وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

تَیسیرُ القُرآن

قرآن مجید کی تفسیر کو واضح کرنے والا آسان ترین عام فہم ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

جلد اول

از سورۂ فاتحہ تا سورۂ بنی اسرائیل

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظجی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات انڈیا

ناشر

نورانی مکاتب

www.nooranimakatib.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

تیسیر القرآن

قرآنِ مجید کی تفسیر کو واضح کرنے والا آسان ترین عام فہم ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

ترجمہ پڑھتے جاؤ اور مفہوم سمجھتے جاؤ

جلد اول

از سورۂ فاتحہ تا سورۂ بنی اسرائیل

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات، انڈیا

ناشر

نورانی مکاتب

WWW.NOORANI MAKATIB.COM

تفصیلات

نام کتاب:.....................تیسیر القرآن، قرآن مجید کا آسان ترین ترجمہ (جلد اول)

مترجم:.....................................مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

صفحات:..۶۲۴

ناشر:..نورانی مکاتب

کیفیت.........................تیسرا تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن ۲۰۱۹ء

ملنے کے پتے

مولانا یوسف صاحب بھانا، محمود نگر، ڈابھیل:9558174772

Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

ادارۃ الصدیق ڈابھیل، گجرات۔99048,86188 \ 99133,19190

جامعہ دارالاحسان، بارڈولی، سورت، گجرات

جامعہ دارالاحسان، نواپور، نندوربار، مہاراشٹر

صفحہ	فہرستِ مضامین	نمبر شمار

پیش لفظ

الحمدللّٰہ الرحمن الذي أنزل القرآن،والصلوۃ والسلام علی سیدنامحمد خاتم النبیین الذي علمناالقرآن،وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وعلیٰ من تبعھم الناشرین القرآن لفظاًومعنیً۔

أما بعد:اس ربِّ کریم کا ہم شکرادا کر ہی نہیں سکتے،انعامات کی ایسی موسلا دھار بارش! کہ کس منہ سے اور کونسی نعمت کے لیے شکر کیا جائے سمجھ سے بالاتر ہے؛لیکن میرے رب کا بہت ہی بڑا فضل اور انعام یہ ہوا کہ ربّ کریم نے اِس بندۂ نااہل سے اپنے کلامِ پاک کے ترجمہ کا کام لیا۔

یوں تو اردو زبان میں قرآنِ کریم کے متعدد تراجم ہیں اور سبھی ماشاءاللہ! مفید ہیں؛اس کے باوجود بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ ایک ترجمہ بالکل سہل اور سلیس اردو زبان میں ہونا چاہیے؛چنانچہ اس ربِّ کریم کی اعانت اور مدد مانگتے ہوئے اس کام کو حرمِ مکّہ سے شروع کردیا۔

چوں کہ تدریس کے شروع زمانے؛ بلکہ سالِ اول سے بحمداللہ! قرآن کے معانی ومطالب پڑھانے کا سلسلہ جاری ہے اور جلالین کا سبق بھی،نیز عوام میں بھی درسِ قرآن کا سلسلہ چل رہا ہے ان ذمے داریوں نے کافی ہمت افزائی کی اور الحمدللہ! ان سالوں کے درمیان اردو،عربی تفاسیر اور اردو تراجم دیکھنے کا موقع ملتا رہا؛خصوصاً ترجمۂ شیخ الہندؒ،کشف الرحمن (سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ) معارف القرآن،اور ابھی ماضی قریب میں آسان ترجمۂ قرآن (مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم) سے بھی استفادہ کیا اور لغات القرآن (مولانا عبدالرشید نعمانی،مولانا عبد الدائم الجلالی) اور مفردات القرآن للراغب اصفہانی کو بارہا دیکھنے کا موقع ملا۔

ہمت بڑھنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ طلبہ کے درمیان ترجمہ کافی مقبول رہا؛چنانچہ طلبہ اس ترجمہ کو کاپیوں میں بھی نقل کرتے اور بعض طلبہ تو سالہائے گذشتہ کی کاپی لے کر سبق میں آتے اور گذشتہ اور موجودہ سبق کا مقابلہ کر کے جو چیز زائد سنی جاتی اسے نوٹ کر لیتے۔شاید یہی سبب ہے کہ میں نے اس ترجمہ کے حاشیہ پر ایک ہی آیت کے دو،تین ترجمے کیے ہیں؛تاکہ مجھ جیسے کمزور حضرات بھی اس کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

بتوفیقِ الٰہی کافی سالوں کے بعد اس ترجمہ کو شائع کرنے کی میں نے ہمت کر ہی لی اور الحمد للہ! اس میں مستقل لگ گیا، رفتہ رفتہ کام ہوتا رہا؛ یہاں تک کہ امسال یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا اور طباعت کے لیے روانہ کیا جارہا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر کام کی نوعیت بھی قارئین کی خدمت میں پیش کردی جائے۔

کام کی نوعیت

(۱) بین القوسین کی عبارت آیت کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے ہے، کسی جگہ قرآنی لفظ کا دوسرا ترجمہ ہے، نیز بہت سارے مقامات پر حاشیہ میں دوسرا ترجمہ نقل کردیا گیا ہے۔

(۲) مختلف تفاسیر میں سے راجح کو ترجیح دی گئی ہے۔

(۳) ایک لفظ کے متعدد معانی میں سے ایک کی تعیین میں سیاق وسباق کی رعایت کی گئی ہے۔

(۴) ایک لفظ کا الگ الگ آیت میں الگ الگ ترجمہ اس کے مختلف معانی ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے؛ تاکہ سب معانی قاری کے سامنے آجائے۔ نیز اس بات کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ ضمائر کے مراجع راجح قول کے اعتبار سے واضح کیے جائے؛ تاکہ مرادِ باری تعالیٰ کو سمجھنا سہل اور آسان ہوجائے۔ (۵) تعظیم کے خاطر اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے؛ البتہ بعض جگہ توحیدِ خالص کی اہم ضرورت کے پیشِ نظر واحد کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۶) ترجمہ لفظی نہیں ہے؛ بلکہ تشریحی، تفہیمی اور توضیحی ہے؛ تاکہ آیت کا ترجمہ پڑھتے ہی مفہوم سمجھ میں آجائے، اسی وجہ سے بعض مقامات پر قوس کی عبارت طویل ہوگئی ہے۔

(۷) چوں کہ اکابر کے ترجمہ کے ساتھ موافقت کی بھرپور کوشش کی گئی ہے؛ اس لیے جہاں کہیں نیا ترجمہ نظر آئے وہ اکابر میں سے کسی کے ترجمہ کے ساتھ ضرور موافقت کرتا ہوگا۔

(۸) ہر سورت کے شروع میں سورت کی وجہِ تسمیہ، اس کی کوئی منقول فضیلت، یا آپ ﷺ سے کسی نماز کے موقع پر اس کو پڑھنا ثابت ہو تو اس کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔

(۹) سورتوں کے فضائل اور مسنون قرأت کے لیے حسبِ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے: [۱] التذكار في أفضل الأذكار (امام ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر انصاری قرطبیؒ)۔ [۲] فضائلِ

حفاظ القرآن (قاری محمد طاہر رحیمی مدنی)۔[۳] رسالہ مسنون قرأۃ (محدث ومقری زین العابدین اعظمیؒ)۔[۴] آثار السنن۔

(۱۰) سورتوں کی ترتیبِ نزولی کے نمبر کے لیے ''دکتور سیف بن راشد الجابری'' کی کتاب ''مقاصد أسماء سور القران الكريم'' پر اعتماد کیا گیا ہے۔

اِس ترجمہ میں ایک خاص قابلِ لحاظ امر یہ ہے کہ بندہ نے ''ملاوی'' کے اسفار کے موقع پر مستورات کے سامنے اور عوام کے درمیان قرآنِ کریم میں آئے ہوئے خواتین کے واقعات کو تفصیل سے بیان کیا تھا جو اب تک نو جلدوں میں آچکے ہیں؛ لہذا جہاں کہیں بھی قرآن میں کسی خاتون کا کوئی قصہ آیا تو میں نے اس قصہ کی تفصیل بیانات کی جلد نمبر بتلا کر اس کے حوالے کر دی ہے۔

نیز بفضلہٖ تعالیٰ بہت سارے ایسے مقامات جن کا تذکرہ قرآنِ کریم میں آیا ہے بندے کو ان کے دیکھنے کا موقع نصیب ہوا ہے اور کتابوں کی شکل میں وہ سفر نامے شائع بھی ہوئے ہیں؛ لہذا قرآن میں جس جگہ ان مقامات کا تذکرہ آیا ہے میں نے ان کی تفصیل کو اپنے سفر نامے۔ جو ''دیکھی ہوئی دنیا'' کے نام سے شائع ہوئے اور اب تک چار جلدوں میں تیار ہو کر اس کا کافی حصہ شائع بھی ہو چکا ہے۔ کے حوالے کر دی ہے۔

اخیر میں اہلِ علم قارئین سے ایک اہم گزارش یہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں میں موجود ترجمۂ قرآن کا یہ پہلا ایڈیشن ہے، ترجمے یا طباعت کی کوئی غلطی ہوگی تو دوسرے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ! اس لیے ایسی کوئی قابلِ اصلاح چیز نظر سے گذرے تو ضرور مطلع فرمائیں، نیز عوامی حلقوں میں عمومی بیانات کرنے کی وجہ سے بندے کی اردو بھی بہت بلند اور معیاری نہیں رہی ہے، اگر تعبیر کی کوئی فروگذاشت ہو تو بھی اطلاع فرمائیں بندہ تہہِ دل سے ممنون ومشکور ہوگا۔

اس موقع پر میں اپنے ان تمام عزیزوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے اس کاوش میں میری بھرپور مدد کی، جی تو یہ چاہتا تھا کہ ان تمام کا ناموں کے ساتھ ذکر کروں؛ لیکن ان کے اصرارِ عدمِ ذکر کو مقدم رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا وآخرت میں ہر قسم کی نعمتیں، لذتیں اور راحتیں عطا فرمائے اور اپنی شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے، اِس کاوش کو ہدایت کا اور

لوگوں کے فائدے کا اور اپنی رضاو خوشنودی کا سبب بنائے، آمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

فقط والسلام

(مفتی) محمود حافظ جی، بارڈولی

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، سملک

مورخہ: ۳/ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

مطابق ۲۶/اگست ۲۰۱۷ء

تشکر و امتنان بہ موقع طبعِ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ''تیسیر القرآن'' کو مقبولیت عطا فرمائی اور الحمدللہ! ذی الحجہ میں شائع ہو کر محض تین چار مہینے میں اس کا پہلا ایڈیشن مکمل ہو گیا، بہت سے احباب کا اصرار تھا کہ دوسرا ایڈیشن جلدی شائع کیا جائے؛ لیکن بندے نے مناسب سمجھا کہ اس سلسلے میں اہلِ علم کی رائیں آجائے؛ چنانچہ بہت سے اہلِ علم نے اپنا قیمتی وقت فارغ فرما کر اس کا مطالعہ فرمایا اور اپنے مفید مشوروں اور بہت سی کمپوزنگ کی اصلاحات اور دیگر اہم امور کی طرف ہمیں متوجہ کیا، ان سب حضرات کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اس تعاون کا دنیا و آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے، آمین۔

اس درمیان حضرت الاستاذ مفتی سعید صاحب پالنپوری دامت برکاتہم اور دیگر علمائے کرام کی طرف سے ہمت افزا کلمات نے حوصلے کو مزید بلند کیا۔

پہلے اور دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں جن حضرات کا مالی تعاون شامل رہا، اللہ تعالیٰ ان کے تعاون کو بے انتہا قبول فرماوے، آمین۔ وصلی اللہ علی النبی الکریم

ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق اگست ۲۰۱۸ء

مقدمہ

علومِ قرآن کے متعلق چند اہم باتیں

افادات: سیدی ومرشدی واستاذی حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ

نوٹ: قرآنِ مجید کی متعدد تفاسیر میں اور الگ سے بہت سارے مضامین علومِ تفسیر کے عنوان سے موجود ہیں، یہاں حضرتؒ کی چند باتیں بطورِ تبرک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

خطِّ عروض اور خطِّ قرآن توقیفی ہیں

بندہ (جامع ومرتب) نے دریافت کیا کہ عربی رسم الخط میں فعل کے صیغۂ جمع مذکر کے آگے الف لکھا جاتا ہے، قرآنِ حکیم کی آیت "وما کنت تتلوا من قبله الخ" میں تتلوا کے صیغۂ جمع نہ ہونے کے باوجود اس کے آگے الف ہے ایسا کیوں ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: کوئی بات نہیں "الخطان لا یقاسان: خط العروض وخط القرآن" یعنی خطِ عروض اور خطِ قرآن کو قیاس نہیں کیا جا سکتا؛ اس لیے کہ یہ توقیفی ہے، قیاسی نہیں۔ (ملفوظات فقیہ الامت: ۱/ ۳۸)

نتیجہ: قرآنِ مجید کو جہاں بھی لکھیں تو قواعدِ رسم کی پابندی کر کے لکھیں۔

قرآنِ پاک کے بعض الفاظ پر غرابت کا اشکال

فرمایا کہ: ایک عالم سے کسی معترض نے کہا کہ: قرآنِ پاک میں تین لفظ ایسے ہیں جو کلامِ عرب میں مستعمل نہیں؛ یعنی غریب ہیں۔ جن کی وجہ سے قرآنِ پاک کے فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ معیار پر ہونے میں کلام ہے۔ اول: ھزو۔ حق تعالیٰ کے قول "اتخذنا ھزوا" میں۔ دوم: کبار۔ حق تعالیٰ کے قول "ومکروا مکرا کبارا" میں۔ سوم: عجاب، اللہ کے ارشاد "وقال الکافرون ھذا شیئ عجاب" میں۔ انھوں نے فرمایا کہ: یہ الفاظ عرب میں متروک الاستعمال نہیں، قصور آپ کے تتبع (تلاش کرنے) کا ہے۔ اس کے بعد ایک دیہاتی عربی بوڑھے کو بلایا جو شہر سے دور رہتا تھا، اس سے کہا: اجلس۔ وہ بیٹھ گیا، پھر کہا: قم۔ وہ کھڑا ہو گیا، پھر کہا: اجلس۔ وہ بیٹھ گیا، پھر کہا: قم۔ وہ

کھڑا ہو گیا، اسی طرح تیسری مرتبہ ہوا، چوتھی مرتبہ وہ بوڑھا بولا: ''اتتخذ نی ھزوا، انی شیخ کبار، ان ھذالشیء عجاب'' یعنی کیا آپ میرا مذاق بناتے ہیں؟ میں بہت بوڑھا آدمی ہوں، آپ کا میرے ساتھ یہ سلوک عجیب بات ہے۔ اس کے بعد ان عالم صاحب نے اس معترض سے کہا کہ: دیکھیے! یہ بوڑھا دیہات میں رہتا ہے، شہری زبان سے اس کو کوئی واسطہ نہیں، یہ رسالہ، اخبار وغیرہ کچھ نہیں دیکھتا کہ ان میں دیکھ کر یہ الفاظ بول دیے ہوں، اس سے ظاہر ہوا کہ قصور آپ کی تلاش کا ہے جس کی وجہ سے ان الفاظ کو غریب کہتے ہو۔ ہم الزام ان کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت: ۴، ص: ۳۲)

تفسیر و تأویل

ارشاد فرمایا: تفسیر کے معنیٰ ''مرادِ خداوندی کو واضح کرنا'' ہے اور اس کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

اول یہ کہ لفظ کے حقیقی معنیٰ مراد لیے جائیں یا مجازِ متعارف سے خروج نہ ہو۔

دوم یہ کہ اس معنیٰ کو شاہدانِ وحی (حضرات صحابۂ کرام ؓ) کے قول سے مؤید کرنا۔

سوم یہ کہ نصوصِ شرعیہ ظاہرہ کا اس معنیٰ کے خلاف نہ ہونا۔

اگر یہ تینوں چیزیں ہوں تو تفسیر تفسیر ہے؛ ورنہ کوئی ایک فوت ہو جائے تو تاویلِ قریب ہے، دو فوت ہو جائیں تو تاویلِ بعید، اور تینوں فوت ہو جائیں تو تحریف ہے۔ تفسیرِ عزیزی میں ایسا ہی لکھا ہے۔

جو بات اللہ کی نہیں اس کو اللہ کی بات بتلانا۔

جو شخص کوئی حکم کرے اور کہے کہ اللہ کا حکم ہے اور حقیقتاً وہ اللہ کا حکم نہ ہو؛ بلکہ اس نے غلط حکم کو اللہ کا حکم بتایا ہو تو اس نے کفر کیا۔

قرآن میں رحمت کا تذکرہ زیادہ ہے یا قہر کا؟

سوال: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اپنے قہر کا ذکر زیادہ فرمایا ہے یا رحمت کا؟ مجھے ایسا

محسوس ہوتا ہے کہ اپنے غضب کا ذکر زیادہ فرمایا ہے۔

الجواب حامداومصلیا:

ایسا نہیں ہے؛ بلکہ رحمت کے وعدے اور بشارتیں زیادہ ہیں، عذاب وغضب کے لیے تو نافرمانی کی قید ہے اور ثواب ورحمت کے لیے اعمالِ صالحہ کی قید نہیں، مثلاً معصوم بچے کچھ کیے بغیر ہی بخشے جائیں گے۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۴/ ۲/ ۹۰ھ۔

عدمِ ذکر ذکرِ عدم کو مستلزم نہیں

سوال: مؤمن ہونے کے لیے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول دونوں ضروری ہیں، اللہ و رسول میں سے اگر کسی ایک پر بھی ایمان نہ لائے تو مؤمن نہیں ہوسکتا؛ لیکن آیت: ''ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا الخ'' میں ایمان بالرسول کا کہیں ذکر نہیں، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان بالرسول ضروری نہیں، اگر ضروری ہے تو عدمِ ذکر کی وجہ تحریر فرمائی جائے؟

الجواب: ایمان بالرسول کے ساتھ ایمان بالملائکہ اور ایمان بالکتب بھی ضروری ہے، نیز ایمان بالقدر بھی ضروری ہے؛ لیکن ہر آیت میں تمام چیزوں کو بیان نہیں کیا گیا، موقع اور محل کے لحاظ سے کہیں تمام چیزوں کا ذکر کردیا گیا، کہیں بعض کا، اسی طرح یہاں بھی بعض کے بیان پر اکتفا کیا گیا، جس کی حکمت بیان کی جاسکتی ہے، مثلاً: یہ کہ جتنے فرقے اس آیت میں بیان کیے گئے ہیں وہ سب ایمان بالرسول رکھتے تھے، یہود و نصاریٰ کا حال تو ظاہر ہے، صابئین کے متعلق بھی ایک قول یہی ہے۔

جس طرح عدمِ ذکر سے ایمان بالکتب، ایمان بالملائکہ، ایمان بالقدر کی ضرورت کی نفی کرنا صحیح نہیں اسی طرح ایمان بالرسول کی ضرورت کی نفی کرنا بھی درست نہیں۔

ایک کلیہ یاد رکھیے کہ عدمِ ذکر، ذکرِ عدم کو مستلزم نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

تفسیرِ قرآن ذاتی مطالعہ سے

سوال: کیا تعلیم یافتہ مسلمان مرد جس کو اردو، انگریزی، ہندی اور تھوڑا بہت عربی سے تعلق

ہو وہ آدمی تفسیرِ قرآن کو بیان کرسکتا ہے یا نہیں؟ جیسے بیان القرآن یا ابن کثیر، مظہری وغیرہ؛ یعنی دیکھ کر اپنے اہل وعیال کو یا مسجد میں چند آدمیوں کو پڑھ کر سنا سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح درسِ قرآن وغیرہ کے لیے کیا عالم ہونا شرط ہے، یا تعلیم یافتہ مرد بھی کرسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قرآنِ پاک کا ترجمہ یا تفسیر وہ شخص بیان کرے جس نے ترجمہ یا تفسیر استاذ سے حاصل کیا ہو، محض اپنے ذاتی مطالعہ سے قرآنِ کریم کی تفسیر کو حاصل کرنا اور پھر بیان کرنا مناسب نہیں: (۱) قرآنِ کریم کو دیگر کتب کی طرح نہ سمجھیں، اس کی شان بہت بلند ہے، اس کے لیے بہت سے علوم کی ضرورت ہے (۲) جو حضرات ذاتی مطالعہ سے اس کو سمجھتے اور سمجھاتے ہیں وہ بہت سی غلطیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور دوسروں کو مبتلا کرتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایک آیت پر اشکال وجواب

''ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا'' بعض مفسرین نے تو اس آیت کا مطلب یہ بتایا کہ آیت میں اختلاف سے مراد اختلاف فی البلاغۃ ہے مطلب یہ ہے کہ مکمل قرآنِ پاک فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ معیار پر ہے، ایسا اختلاف نہیں کہ بعض اعلیٰ معیار پر ہو اور بعض اعلیٰ معیار پر نہ ہو، بخلاف غیر اللہ کے کہ اس کا کلام فصاحت وبلاغت کے ایک معیار پر نہیں ہوتا۔ اگر قرآن پاک غیر اللہ کا کلام ہوتا اور اس کی نسبت وہ غیر اللہ، حق تعالیٰ شانہ کی طرف کرتا اور اس کو کلامِ الٰہی بتلاتا تو اس میں کثیر تناقض ہوتا؛ اس لیے کہ غیر کلامِ الٰہی کو کلامِ الٰہی بتلانے والے کلام کے لیے تناقض لازم ہے؛ تاکہ اس کے کلام میں تناقض دیکھ کر لوگ کلامِ الٰہی اور غیرِ کلامِ الٰہی میں تمیز پیدا کرسکیں۔ (ملفوظات فقیہ الامت: ۲، ص: ۳۶)

قرآن میں تدبّر

جو شخص جس قدر زیادہ تدبّر کے ساتھ عظمتِ قرآنِ کریم کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوت کرے گا اسی قدر زیادہ ثواب پائے گا۔ تدبّر کے لیے صرفی صیغوں اور نحوی ترکیبوں کا ذہن میں آنا

ضروری نہیں ؛ بلکہ کلام اور متکلم کی جلالتِ شان اور آیاتِ رحمت وآیاتِ عذاب پر رجاوخوف اوراوامر ونواہی پرعزمِ عمل واجتناب وغیرہ اثرات کا پیدا ہونا تدبر کا ثمرہ ہے۔

ایک بڑا زبردست عالم بھی اگر بے دھیانی سے تلاوت کرتا ہےتو وہ ان ثمرات سے خالی رہتا ہے،صَرف ونحو سے ناواقف آدمی اگر دھیان سے تلاوت کرتا ہےتو اس کے قلب میں بھی رقت پیدا ہوتی ہےاور ایمان قوی ہوتا ہے۔عالم اگر دھیان سے کام لےتو اس کے لیے زیادہ موقع ہے،اس کا درجہ ہی بلند ہے۔فقط واللہ تعالیٰ علم۔

قرآنِ کریم کی آیتوں کی مقدار میں اختلاف کی ایک وجہ

حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رأس الآیۃ کو بتلانے کے لیے رؤوسِ آیات پر وقف فرماتے تھے،محلِ آیات کو بتلانے کے بعد وصل کرتے تھےتو سامع کو خیال ہوتا کہ جہاں وقف کیا تھاوہ فاصلہ (یعنی رأس الآیۃ) نہیں ہے۔(الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی،ص:۱۴۶)

لہٰذا وقف ووصل کی تعیین کے سلسلے میں سامعین میں سے جس کسی نے اپنے ذوق وفہم سے جو سمجھا تھااسی کو بیان کیا اسی کے نتیجے میں قرآنی آیتوں کی تعدادشماری میں اختلاف ہوگیا۔

وکیل کالفظ

’’وکیل‘‘ کس کو کہتے ہیں !اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کردیا جائے اور دل سے پورا بھروسہ رکھے کہ میرا حقیقی کارساز وہی ہےجس طرح چاہےوہ کام بنادے،ظاہری اسباب مؤثرِ حقیقی نہیں ہیں۔

فرشتوں ہی کوسجدہ کاحکم کیوں؟

اللہ نے جب فرشتوں کوحضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ کاحکم دیاتواس حکم میں ابلیس بھی شامل تھا؛ البتہ آیت میں سجدہ کے حکم کے لیے جوملائکہ کی تخصیص ہےوہ ان کی شرافت کی وجہ سے ہےاور ضابطہ یہ ہے کہ جب کسی کی تعظیم کے لیےحکم کیاجاتا ہےتو بڑوں کوخطاب کیا جاتا ہے،چھوٹے تبعاً اس

میں داخل ہو جاتے ہیں اور چھوٹے اپنے آپ کو خود بہ خود مامور سمجھتے ہیں چاہے چھوٹوں کو خصوصیت سے خطاب نہ کیا جائے۔

قرآن میں یہود و نصاریٰ کی باتیں

یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں جو چیزیں قرآن وحدیث کے خلاف ہیں، ان کو تفسیرِ قرآن کے لیے بطورِ تائید پیش کرنا درست نہیں؛ بلکہ گمراہی ہے اور جو چیزیں خلاف نہیں ہیں ان کو پیش کرنے میں مضائقہ نہیں۔

سورة الفاتحة

(المكية)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک قول کے مطابق سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات کے نزول کے موقع پر ’’بسم اللہ‘‘ کا نزول ہو چکا تھا۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب استاذ بچے سے کہتا ہے پڑھو ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم‘‘ پھر بچہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بچے کے لیے اور معلم اور اس کے والدین کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ

اس سورت میں سات آیتیں ہیں، مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی مکمل پہلی سورت ہے اور کہا جاتا ہے کہ: دوسری مرتبہ مدینۂ منورہ میں بھی اس کا نزول ہوا، یہ اس کی شرافت اور عظمت کی دلیل ہے۔ سورۂ مدثر کے بعد اور سورۂ لہب سے پہلے پانچ (۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس کو سورۂ فاتحہ کہتے ہیں، موجودہ ترتیبِ مصاحف میں قرآنِ مجید اسی سے شروع ہوتا ہے اور اس کو ’’سورۃ الحمد‘‘ بھی کہتے ہیں، اس کے شروع میں لفظ ’’الحمد‘‘ ہے۔

خود باری تعالیٰ نے اس کو ’’سبعِ مثانی‘‘ اور ’’قرآنِ عظیم‘‘ فرمایا: **وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾** (الحجر)

ترجمہ: اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور (ان سات آیات کو) عظمت والا قرآن (بھی کہا جا سکتا ہو) دے رکھا ہے۔

یہ سورت نماز کی ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے اور وظیفے کے طور پر بار بار اس کو پڑھا جاتا ہے، اور اس چھوٹی سی سورت کو ’’قرآنِ عظیم‘‘ یعنی بڑا قرآن درجہ کے اعتبار سے فرمایا گیا۔ قرآن کے جملہ مقاصد کے بیان کی جامع یہ سورت ہے۔ اسی طرح اس سورت کو ’’ام القرآن‘‘ بھی کہا گیا ہے؛ یعنی قرآن کے تمام علوم کا اجمالی نقشہ اس سورت میں موجود ہے۔

سورۃ الحمد بھی نام ہے، اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے اسما اور صفات کے ذریعے ثنا اور بزرگی

بیان کی گئی ہے اور حمد بھی کی گئی ہے۔

سورۃ الشافیہ، سورۃ الشفاء، اساس القرآن، سورۃ الصلوۃ یہ سب نام بھی ہیں۔

مکمل نازل ہونے والی پہلی سورت ''سورۂ فاتحہ'' بتلائی جاتی ہے۔

حدیث شریف کا خلاصہ: آسمان کا ایک خاص دروازہ کھولا گیا جو پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا اور اس سے ایک ایسا فرشتہ اترا جو کبھی زمین پر نہیں اترا تھا، اس فرشتے نے نبیٔ کریم ﷺ کو سلام پیش کیا اور عرض کیا کہ: آپ ایسے دو نوروں کی خوش خبری سن لیجیے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں، اور ان میں جتنی دعائیں ہیں وہ سب قبول ہوں گی۔

اور نور کا مطلب ہے یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے آگے آگے چلیں گی۔

حدیث شریف سے سورۂ فاتحہ کا ایک عمل: ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا تھا، حضرت ابو سعید خدری ﷛ نے سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، اس کی ترتیب یہ ہوئی: ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر منہ میں تھوک جمع کر کے بچھو کی کاٹی ہوئی جگہ پر تھوک لے جاتے (یعنی لگا دیتے) اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرما دی، اس پر تیس بکریاں بھی مل گئیں، خود نبیٔ کریم ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

جس گھر میں کسی شخص نے سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو پڑھ لیا اس گھر کے تمام افراد کو پورا دن کسی انسان یا جن کی بری نظر نہیں لگ سکتی۔

انسان کے لیے سب سے بڑی دعا ہدایت پانے کی اور اس پر قائم رہنے کی ہے جس کی اس سورت میں تعلیم دی گئی۔ نیز کسی سے کوئی چیز مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا گیا کہ سیدھا جا کر سوال مت کرو؛ بلکہ پہلے اس کے اوصاف وغیرہ ذکر کرو پھر سوال کرو۔ نیز یہ بھی بتلایا گیا کہ اپنے بڑوں کا تذکرہ ان کے اوصاف کے ساتھ کرنا چاہیے، جیسے الحمد للہ رب العالمین۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ۝۱ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ۝۲ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِؕ۝۳ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُؕ۝۴ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۝۶ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۝۷ ع

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

سورة الفاتحة

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے لائق ہیں ① جو تمام عالموں کے پالنے والے ہیں ② ﴿۱﴾ جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ (جو اللہ تعالیٰ) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کے مالک ہیں ﴿۳﴾ (اے اللہ!) ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں ③ ﴿۴﴾ آپ ہم کو سیدھے راستے پر چلایئے ④ ﴿۵﴾ ایسے لوگوں کے (سیدھے) راستے پر جن پر آپ نے (اپنا) انعام ⑤ (یعنی فضل) فرمایا ہے ﴿۶﴾ (یہ وہ لوگ ہیں) جن پر نہ آپ کا غصہ اترا ہے اور نہ بھٹکے ہوئے ہیں ⑥ ﴿۷﴾ امین ⑦ (اے اللہ! اس دعا کو قبول فرمالیجیے)

---

① حمد کی حقیقت:

(۱) نعمت دینے والے کو پہچانو۔

(۲) جو نعمت دی اس پر راضی رہو۔

(۳) اس کی دی ہوئی قوت باقی رہے اس وقت تک نافرمانی کے قریب بھی مت جاؤ۔

حمد میں عظمت کا مفہوم بھی ہے؛ یعنی عظمت اور محبت کے ساتھ کسی کی خوبیاں بیان کی جائیں۔

②رب: تربیت کرنے والا، کسی چیز کو اس کی تمام مصلحتوں کی رعایت کرتے ہوئے درجہ بہ درجہ آگے بڑھایا جائے یہاں تک کہ وہ کامل ہوجائے۔ ''رب العالمین'' والا جز دلیل ہے؛ یعنی جب اللہ ہی تربیت کرتے ہیں تو حمد کا حق بھی اللہ ہی کا ہے۔

③عبادت کو مقدم کیا گیا؛ چوں کہ وہ اللہ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔عبادت کے لفظ میں اعتقادی و عملی دونوں طرح کی عبادت شامل ہے۔اور نستعین میں دینی، دنیوی اور اخروی ہر طرح کی ضرورت شامل ہے۔

④ہدایت کی طرف رہنمائی کیجیے، ہدایت میں ترقی دیجیے، ہدایت پر دوام عطا فرمایئے۔منزلِ مقصود کی طرف مہربانی کے ساتھ رہنمائی کرنا ہدایت کہلاتا ہے، اسی طرح زندگی کے ہر شعبے میں ایسا صحیح طریقہ جس میں غلط کاری اور بدانجامی نہ ہو وہ ہدایت کہلاتا ہے۔ہدایت ایک نور ہے جس کے ذریعہ صحیح اور غلط کے درمیان تمیز ہوتی ہے۔

⑤انعام کہا جاتا ہے جس میں عقل ہو اس پر احسان کرنا۔''انعمت علیہم'' میں ضمیر کا مرجع ان چاروں جماعتوں کی طرف ہے جن کا تذکرہ اس آیت:

''وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ‏﴿۶۹﴾ (النساء)''

میں ہے؛ یعنی (۱) انبیائے کرام علیہم السلام (۲) صدیقین (۳) شہدا (۴) صالحین۔

⑥حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ''مغضوب علیہم'' سے یہود اور ''ضالین'' سے نصاریٰ مراد ہے۔اس لیے کہ یہود احکامِ الٰہیہ کو جانتے تھے پھر بھی نفسانی اغراض کی وجہ سے احکامِ الٰہیہ کی انھوں نے خلاف ورزی کی اور نصاریٰ ناواقفیت اور جہالت کی وجہ سے غلط راستے میں پڑے۔

غضب: انتقام کے ارادے سے دل کے خون کا جوش مارنا، اور جب اللہ کی صفت بنتا ہے تو مراد ہے انتقام یا انتقام کا ارادہ۔انسان کی بے جا غضب سے حفاظت ہوجائے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔

⑦یہ سورۂ فاتحہ یا قرآن کا حصہ نہیں ہے؛ البتہ سورۂ فاتحہ پڑھنے والا ''آمین'' پڑھ لیوے۔

سورة البقرة

(المدنية)

سورۂ بقرہ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں دو سو چھیاسی (۲۸۶) آیتیں ہیں، مدینہ میں نازل ہونے والی اول سورت ہے۔ سورۂ مطففین کے بعد اور سورۂ انفال سے پہلے ستاسی (۸۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

''بقرہ'' عربی زبان میں گائے بیل کو کہتے ہیں، اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے گائے کا ایک عجیب وغریب واقعہ بیان فرمایا ہے۔

فوائد: (۱) جس گھر میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہے، اگر دن میں پڑھی جائے تو تین دن تک شیطان گھر میں نہیں آتا اور رات میں پڑھی جائے تو تین رات تک نہیں آتا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قرآنِ کریم کو پڑھا کرو؛ کیوں کہ وہ قیامت کے دن اس کے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا، تم دو روشن سورتیں ''سورۂ بقرہ'' اور ''آلِ عمران'' پڑھا کرو؛ کیوں کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن (عاملِ قرآن کے آگے) دو گھرے سیاہ بادلوں یا دو سائبانوں یا صف بستہ پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی، یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی زبردست سفارش کریں گی، سورۂ بقرہ پڑھا کرو؛ کیوں کہ یہ باعثِ برکت ہے اور اس کو چھوڑنا موجبِ حسرت ہے، جادوگر اور سست لوگ اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

(۲) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھ لے تو اس رات میں جن اور شیاطین گھر میں نہیں آئیں گے، پڑھنے والے اور اس کے گھر والوں کو کوئی آفت، بیماری، رنج وغم اور ناگوار چیز پیش نہیں آئے گی، اور اگر یہی آیات کسی مجنون پر پڑھ دی جائیں تو افاقہ ہوگا۔ دس آیتوں سے مراد: شروع کی چار آیتیں، پھر آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں ''ھم فیھا خالدون'' تک اور اخیری تین آیتیں؛ یعنی ''للّٰہ ما فی السموات'' سے ختمِ سورت تک۔

عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد مغیرہ بن سبیعؒ فرماتے ہیں: جس نے ان آیتوں کو

رات کو سوتے وقت پڑھنے کا معمول بنا دیا وہ قرآن کبھی نہیں بھولے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا: سورۂ بقرہ ''سنام القرآن'' اور ''ذروۃ القرآن'' ہے، سنام اور ذروہ ہر چیز کے اعلیٰ و افضل حصہ کو کہا جاتا ہے۔

سورۂ بقرہ کی ایک عجیب خوبی: یہ قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورت ہے، فضیلت کے اعتبار سے سب سے بڑی آیت یعنی آیۃ الکرسی اور مقدار کے اعتبار سے سب سے بڑی آیت یعنی آیتِ مداینہ اسی سورت میں ہے۔ اور نزول کے اعتبار سے سب سے آخری آیت ''واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ'' بھی اسی سورت میں ہے۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت: (۱) ایک روایت میں ہے: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے سوائے موت کے دوسری کوئی رکاوٹ نہیں ہے؛ یعنی موت کے فوراً بعد وہ جنت کے آثار اور راحت وآرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

نیز ایک فرض نماز کے بعد تلاوت کرے تو دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

(۲) سوتے وقت بستر پر آیۃ الکرسی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) مقرر کر دیا جاتا ہے اور صبح تک گھر، جان، مال، اولاد سب کی چور اور شیطان اور ڈکیتوں سے حفاظت کی جاتی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب اپنے مکان میں داخل ہوتے تھے تو گھر کے چاروں کونوں میں آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابوداؤد نے اپنی سند کے ذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی عاقل، بالغ آدمی دینِ اسلام میں داخل ہوا ہو اور وہ آیۃ الکرسی پڑھے بغیر رات کو سو جایا کرتا ہو۔

تین رات مسلسل کسی گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جاوے تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں آسکتا۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت: (۱) پانچ وقت کی نماز (۲) سورۂ بقرہ کی آخری

آیتیں (۳) اور غیر مشرک کے کبیرہ گناہوں کی بخشش یہ تینوں چیزیں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو معراج کی رات میں ساتویں آسمان پر سدرۃ المنتہی کے قریب باری تعالیٰ کی ملاقات کے وقت بطورِ تحفہ کے عطا کی گئی۔

اس سورت کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا گیا جو نبیٔ کریم ﷺ کو عرش کے نیچے والے خصوصی خزانے میں سے عطا کی گئی۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ: حضور ﷺ فجر (کی سنت) کی پہلی رکعت میں (کبھی کبھی) سورۂ بقرہ کی آیت ''قولوا أمنا بالله وما انزل الينا'' اور دوسری رکعت میں (آلِ عمران کی آیت) ''أمنا باللّٰہ واشھد بانا مسلمون'' پڑھا کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تم اپنی عورتوں اور اولاد کو بھی یہ آیتیں سکھایا کرو۔

جس نے عشا کی نماز کے بعد ان دونوں آیتوں کو پڑھ لیا (تورات کی عبادت اور تہجد کی نماز کی طرف سے) کافی ہو جائے گا۔

دفن کے بعد سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیتیں قبر پر میت کے سرہانے پر اور آخری آیتیں پیر کے قریب کھڑے ہو کر پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ
یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ
مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ
الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ یہ کتاب (یعنی قرآن) ایسی ہے کہ اس میں ذرا برابر شک نہیں ہے، تقویٰ والوں کو ①راستہ بتلاتی ہے ﴿۲﴾ (متقی) لوگ وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں ﴿۳﴾ اور وہ (متقی) لوگ جو (وحی) تم پر اتاری گئی اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو (وحی) تم سے پہلے اتاری گئی اس پر بھی، اور وہ لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ﴿۴﴾ یہی (متقی) لوگ اپنے رب کی طرف سے صحیح راستے پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں② ﴿۵﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے③ ان کے لیے برابر ہے کہ (اے نبی!) تم ان کو (جہنم کی آگ سے) ڈراؤ④ یا تم ان کو نہ ڈراؤ، وہ (کافر) ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۶﴾

① تقویٰ کے دو معنی ہیں: ڈرنا اور بچنا، دونوں کو ملانے سے تقویٰ کی تعریف ہوجاتی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اس سے بچنا''۔ ② اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی یہاں چھ (۶) نشانیاں بیان کی گئیں، ایسے اوصاف والے فلاح یاب ہوں گے۔ لفظ ''فلاح'' دین، دنیا اور آخرت کی ہر طرح کی بھلائیوں کو شامل ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کفر کی عادت بنالی۔ ④ نبی جو ڈرساتے ہیں اس میں شفقت ہوتی ہے۔ بہت سے مترجمین اس طرح کے مواقع میں ''ڈرسانے'' کا ترجمہ بھی کرتے ہیں۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ
ع عَظِيْمٌ۠ۧ۝۷ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۝۸
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ۝۹ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۝۱۰ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۝۱۱ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ
الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۝۱۲

اللہ تعالیٰ نے ان (کافروں) کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مُہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (ڈال دیا گیا) ہے اور ان کے لیے (کفر کی سزا میں) بڑا عذاب ہے ﴿۷﴾

اور کچھ لوگ (یعنی منافقین) ایسے (بھی) ہیں جو (نبی ﷺ اور مسلمانوں کے سامنے اپنی زبان سے یہ) کہتے ہیں کہ: ہم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لے آئے؛ حالاں کہ وہ (حقیقت میں دل سے) بالکل ایمان نہیں لائے ہیں ﴿۸﴾ وہ (منافق) لوگ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں① اور (حقیقت میں) خود اپنے آپ ہی کو وہ (منافقین) دھوکا دیتے ہیں② اور ان کو (اس بات کا) احساس نہیں ہے③ ﴿۹﴾ ان (منافقوں) کے دلوں میں بیماری ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو اور بڑھادیا اور ان کے جھوٹ کہنے پر ان کے لیے دردناک عذاب (تیار) ہے④ ﴿۱۰﴾ اور جب ان (منافقوں) کو کہا جاتا ہے کہ: تم زمین میں فساد مت مچاؤ⑤، تو وہ (منافقین) کہتے ہیں کہ: ہم تو اصلاح ہی کرتے ہیں ﴿۱۱﴾ (اچھی طرح) سن لو! یقیناً وہ (منافق) لوگ ہی فساد کرنے والے ہیں؛ لیکن وہ (فساد کو فساد) سمجھتے نہیں ہیں ﴿۱۲﴾

---

① یعنی دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ② چوں کہ دھوکا کی سزا خود ان کو بھگتنی ہے (اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا؛ لیکن آپ ﷺ اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے سے تعبیر فرمایا ہے، یہ نبی ﷺ اور صحابۂ کرام ؓ کے لیے بڑی اونچی بات ہے۔ ③ کہ دھوکا کی سزا دنیا و آخرت میں کیسی خطرناک ہے۔ ④ اسلام کا جھوٹا دعویٰ دردناک عذاب کا ذریعہ ہوگا۔ ⑤ ظاہری ایمان سے لوگوں کو دھوکہ دینا اور مسلمانوں میں انتشار پھیلانا وغیرہ۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ
هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا
اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَ
يَمُدُّهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۵﴾

اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ: تم لوگوں (یعنی کامل مؤمن صحابہ ﷺ) کے ایمان لانے کی طرح ایمان لے آؤ تو وہ (منافقین جواب میں) کہتے ہیں کہ: کیا ہم ایسا ہی ایمان لائیں جیسا (وہ) بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ ① (دھیان سے) سنو! یقیناً وہی (منافقین خود) بیوقوف ہیں ②؛ لیکن وہ جانتے نہیں ③ ﴿۱۳﴾ اور (ان منافقوں کا طریقہ یہ ہے کہ) جب وہ (منافقین) ایمان والوں سے ملتے ہیں تو (مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے زبان سے) کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ (منافقین) تنہائی میں اپنے شیطانوں ④ سے ملتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ: ہم تو یقیناً تمھارے ساتھ ہیں ⑤، ہم تو صرف (مسلمانوں کا) مذاق اڑاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ ان (منافقوں) کے ساتھ مذاق (کا معاملہ) کرتے ہیں ⑥ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان (منافقوں) کو ان کی شرارت میں بڑھاتے ہیں ⑦ حالت یہ ہے کہ وہ (اپنی شرارت میں) بھٹکتے رہتے ہیں ⑧ ﴿۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہیں (یعنی صحابہ ﷺ کی طرح دل سے ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہے) حضرات صحابۂ کرام ﷺ کے ایمان کو معیار بنایا گیا یہ ان کے لیے سعادتِ عظمٰی ہے۔
② حضراتِ صحابہ ﷺ نے ایمان کی خاطر دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان گوارہ کیا، اس چیز کو یہ لوگ بیوقوفی سمجھتے ہیں؛ حالاں کہ یہ کامل عقل مندی کی بات ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) سن لو! حقیقت میں وہ منافق خود ہی بیوقوف ہیں؛ لیکن ان کو (اپنی بیوقوفی کی) خبر نہیں ہے (یعنی دنیوی فانی اغراض کے لیے آخرت کی دائمی راحت چھوڑنا یہ بڑی بیوقوفی ہے؛ لیکن اتنی آسان بات بھی وہ نہیں جانتے)۔
④ یعنی سرداروں سے جو شیطان جیسے ہیں۔ ⑤ یعنی تمھارے جیسے یہود یا کافر ہی ہیں۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان (منافقین) کی مذاق کا (دنیا و آخرت میں) بدلہ دیتے ہیں۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ ان کو ڈھیل دیتا ہے۔ ⑧ یعنی وہ منافقین عقل سے ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ وہ صحیح رائے قائم نہیں کر سکتے۔ (دوسرا ترجمہ) حالت یہ ہے کہ وہ حیران رہتے ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَٰرَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ⑯
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَ
تَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ⑰ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ⑱ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ
السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِيٓ ءَاذَانِهِم مِّنَ الصَّوَٰعِقِ
حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللَّهُ مُحِيطٌۢ بِالْكَٰفِرِينَ ⑲ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَٰرَهُمْ ۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ
لَهُم مَّشَوْا فِيهِ ۙ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ

ان ہی (منافق) لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی کو اپنالیا، سو (ان منافقوں کو) ان کے کاروبار میں نفع نہیں ہوا اور ان کو صحیح راستہ بھی نصیب نہیں ہوا① ﴿۱۶﴾ ان (منافقوں) کی حالت اس شخص جیسی ہے جس نے آگ روشن کی، پھر جب اس (آگ) نے اس کے آس پاس کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیریوں میں (اس طرح) چھوڑ دیا کہ ان (منافقوں) کو کچھ سمجھ میں نہیں آتا② ﴿۱۷﴾ (وہ منافقین) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، وہ (منافق گمراہی سے ہدایت کی طرف) واپس نہیں آئیں گے③ ﴿۱۸﴾ یا (ان منافقوں کی مثال ایسی بھی ہے) جیسے کہ آسمان سے بارش زور سے برستی ہو، اس میں اندھیریاں ہوں اور (بادل کے) گرج (کی آواز) ہو اور (بجلی کی) چمک ہو، وہ (منافقین) کڑکے کی آواز سے موت کے ڈر سے اپنی انگلیوں (یعنی پوروں) کو اپنے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو گھیرے میں لے رکھا ہے ﴿۱۹﴾ ایسا لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لیوے④، جب بھی وہ (بجلی) ان (منافقوں) کے لیے روشنی کر دیتی ہے تو وہ اس (روشنی) میں چلنے لگتے ہیں اور جب وہ (بجلی) ان (منافقوں) پر اندھیرا کر دیتی ہے تو وہ کھڑے رہ جاتے ہیں،

①ہر انسان کو پیدائشی طور پر اللہ تعالیٰ فطرت ایمان، توحید پر پیدا فرماتے ہیں، اگر انسان اس کو ضائع کر دے تو پھر وہ گمراہی پر چلا جاتا ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) وہ کچھ دیکھ پاتے نہیں ہیں۔
③(دوسرا ترجمہ) سو وہ (منافق گمراہی سے) باہر نہیں نکلیں گے۔ ④یعنی ختم کر دیوے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ یٰۤاَیُّهَا ع
النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾
الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ
بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ
رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا
النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو ان کے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت (یا طاقت) کو ختم کر دیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۰﴾

اے لوگو! تم اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا؛ تاکہ تم (عبادت کے ذریعہ عذاب سے) بچ جاؤ① ﴿۲۱﴾ (وہ رب) جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت (بنایا) اور اسی (رب) نے آسمان سے (بارش کا) پانی اتارا، پھر (اسی رب نے) اس (پانی) کے ذریعہ سے تمھارے رزق کے لیے پھل پیدا کیے، سو جب تم (ان سب باتوں کو) جانتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ② ﴿۲۲﴾ اور اگر اس (قرآن) کے بارے میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر اتارا تم کو (واقعی) ذرا بھی شک ہو تو اِس (قرآن) جیسی ایک سورت ہی تم بنا کر کے بتا دو، اور (اس کام کے لیے) اللہ تعالیٰ کے سوا تم اپنے مددگاروں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو (کہ ہم قرآن جیسی سورت بنا سکتے ہیں) ﴿۲۳﴾ پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا اور (آنے والے زمانے میں) کبھی بھی تم ایسا نہیں کر سکو گے تو (پھر) تم (جہنم کی) ایسی آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، وہ (آگ، اللہ تعالیٰ کے کلام قرآنِ کریم کا) انکار کرنے والوں کے لیے تیار کی جا چکی ہے ﴿۲۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم متقی بن جاؤ۔ ② (دوسرا ترجمہ) کسی کو مقابل نہ ٹھہراؤ۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا
رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَ
لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا
يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ﴿۲۶﴾

اور (اے نبی!) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو تم خوش خبری سناؤ① کہ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان (جنتیوں) کو ان (باغات) میں سے جب بھی کوئی پھل کھانے کے لیے دیا جائے گا تو وہ (جنتی لوگ) کہیں گے کہ: یہ (پھل) تو وہی ہے جو ہم کو پہلے بھی (کھانے کے لیے) دیا جا چکا ہے اور انھیں ایک دوسرے سے (صورت میں) ملتے جلتے پھل دیے جائیں گے اور ان کے لیے اس (جنت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ (جنتی لوگ) اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ شرماتے نہیں ہیں کہ (کسی بات کو سمجھانے کے لیے) کوئی بھی مثال دیویں، مچھر کی یا اس (مچھر) سے زیادہ معمولی چیز کی②، سو جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو یہ جانتے (یا سمجھتے) ہیں کہ یہ (مثال جو) ان کے رب کی طرف سے (آئی ہے وہ) بالکل ٹھیک ہے اور جو لوگ کافر ہیں سو وہ (ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (معمولی مثال) سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے؟ وہ (اللہ تعالیٰ) اس مثال (کی وجہ) سے بہت سوں کو گمراہ کرتے ہیں③ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس (مثال) سے بہت سوں کو ہدایت دیتے ہیں④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) نافرمانوں ہی کو اس (مثال) سے گمراہ کرتے ہیں ﴿۲۶﴾

① بشارت: [۱] کسی کو پہلے سے خبر نہ ہو ایسی خوش کرنے والی خبر دینا اور اس خوشی کے آثار ظاہر میں بھی نظر آنے لگے [۲] اس خبر کی وجہ سے چمڑی پر خوشی کے اثرات بالکل ظاہر ہو جائے۔ ② یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی۔
③ جو لوگ مثال کو صحیح نہیں مانتے، مناسب نہیں مانتے، بے موقع مانتے ہیں ان کو۔
④ جو لوگ ایسی مثال کو صحیح، مناسب اور صحیح موقع پر سمجھتے ہیں ان کو۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ
اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَاۤءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَ هُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا ع
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَاۤءَ ۚ

(نافرمان) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد کیا اس کو پکا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور وہ ان تعلقات کو توڑ دیتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور وہ زمین میں فساد مچاتے ہیں، بس یہی لوگ (دنیا و آخرت میں) نقصان میں پڑنے والے ہیں ﴿۲۷﴾ تم اللہ تعالیٰ کا کیسے انکار کرتے ہو①؛ حالاں کہ تم تو بے جان تھے سو اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زندہ کر دیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (دنیا کی مقررہ زندگی ختم ہونے پر) موت دیں گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (آخرت میں) زندہ کریں گے، پھر تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (حساب کے لیے) لوٹائے جاؤ گے② ﴿۲۸﴾ (اللہ تعالیٰ کی ذات) وہی ہے جس نے زمین کی تمام چیزیں تمھارے (فائدے کے) لیے بنائی ہیں، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمان کا قصد کیا، سو ان کو سات آسمانوں (کی شکل) میں ٹھیک بنا دیا اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۲۹﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں کو فرمایا کہ: میں زمین میں ایک خلیفہ (یعنی نائب) بنانے والا ہوں، تو وہ (فرشتے) کہنے لگے: (اے ہمارے پروردگار!) کیا آپ اس (زمین) میں ایسے (انسان) کو پیدا کریں گے جو اس (زمین) میں فساد کرے گا اور وہ خون بہائے گا

---

① یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید یا اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا۔

② انسان دنیا میں آنے سے قبل ایک طویل عرصہ بے جان پڑا ہوتا ہے، رحمِ مادر میں جب حمل چار ماہ کا ہوتا ہے تب اس میں جان پڑتی ہے، دنیوی زندگی کے بعد پھر موت ہے اور موت کے بعد اخروی ابدی زندگی ہے۔

وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ
الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾
قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ
غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا
لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ ٭ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾

حالاں کہ ہم (فرشتے) آپ کی حمد وثنا① پڑھتے ہیں اور آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں، تو اس (اللہ تعا
لیٰ) نے فرمایا کہ: یقیناً جو (بات) میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے ہو ﴿۳۰﴾ اور اس (اللہ
تعالیٰ) نے آدم (علیہ السلام) کو سب چیزوں کے نام سکھلا دیے، پھر وہ چیزیں اس (اللہ تعالیٰ) نے
فرشتوں کے سامنے پیش کردیں، سو اس (اللہ تعالیٰ) نے (فرشتوں سے) فرمایا کہ: اگر تم سچے ہو② تو
ان سب چیزوں کے نام مجھ کو بتلاؤ ﴿۳۱﴾ ان سب (فرشتوں) نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا: آپ کی
ذات تو پاک ہے، جتنا علم آپ نے ہم کو سکھلایا ہے اس کے سوا ہم کچھ نہیں جانتے، یقیناً آپ ہی
بڑے علم، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: اے آدم! تو ان (فرشتوں)
کو ان سب (چیزوں) کے نام بتلا دے، سو اس (آدم) نے جب ان (فرشتوں) کو ان سب (چیزوں)
کے نام (جلدی جلدی) بتلا دیے تب اس (اللہ تعالیٰ) نے (فرشتوں کو) فرمایا کہ: کیا میں نے تم سے
کہا نہیں تھا کہ: آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو یقیناً میں ہی جانتا ہوں اور جو باتیں تم ظاہر
کرتے ہو اور جو باتیں تم چھپاتے ہو وہ سب کچھ مجھ کو معلوم ہے ﴿۳۳﴾ اور جب ہم نے فرشتوں کو
حکم دیا کہ: تم آدم کے سامنے③ سجدہ کرو، تو ابلیس کے سوا سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، اس (ابلیس)
نے (اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے) انکار کر دیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا ﴿۳۴﴾

---

① یعنی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح میں لگے ہیں۔ ② کہ ہمارے ہوتے ہوئے خلافت کے لیے انسان کو بنانے کی ضرورت نہیں۔
③ حضرت آدمؑ کے علمی کمالات پر عملی تعظیم کا اظہار ہوا، یا ان کو قبلہ مانو اور حکمِ الٰہی کو سجدہ کرو۔
نوٹ: ایک قول یہ ہے کہ ابلیس جنات کی قوم میں سے تھا (از ملفوظاتِ فقیہ الامت)۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾
فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا
مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو اور تم دونوں اس (جنت) میں سے (جو چاہو) جہاں سے چاہو خوب جی بھر کر کے کھاؤ اور (اے آدم وحوا!) تم دونوں اس (خاص) درخت کے قریب مت جانا؛ ورنہ تم دونوں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۳۵﴾ سو ان دونوں (آدم اور حوا) کو شیطان نے اس (درخت) کی وجہ سے پھسلا دیا①، پھر وہ دونوں (اس جنت میں عزت و راحت سے) جس (مزے) میں رہتے تھے اس سے اس (شیطان) نے ان دونوں کو نکال دیا اور ہم نے حکم دیا کہ: تم سب (آدم، حوا اور شیطان نیچے دنیا میں) اتر جاؤ، تم (آپس میں) ایک دوسرے کے دشمن بن کر رہو گے اور تمھارے لیے زمین میں ایک مدت (یعنی قیامت) تک کے لیے ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا (طے کر دیا گیا) ہے ﴿۳۶﴾ پھر آدم (علیہ السلام) نے (پورے شوق کے ساتھ) اپنے رب سے (توبہ کے) چند کلمات سیکھ لیے، (سو آدم علیہ السلام نے ان کلمات کے ذریعہ سے توبہ کی) تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کی توبہ قبول کر لی، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بہت بڑے توبہ قبول کرنے والے، بہت مہربان ہیں ﴿۳۷﴾ ہم نے حکم دیا کہ: تم سب اس (جنت) سے نیچے (دنیا میں) اتر جاؤ، سو اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت آوے تو جو بھی میری (بھیجی ہوئی) ہدایت پر چلے گا تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے ﴿۳۸﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ آگ میں جانے والے ہیں② اس (آگ) میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) ڈگمگا دیا (یعنی کسی بھی طرح درخت سے کھلا ہی دیا)۔ ② (دوسرا ترجمہ) جہنمی ہیں۔

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ
وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ
بِهٖ ۖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ
وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ
الرّٰكِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٤٤﴾ وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿٤٥﴾

اے بنی اسرائیل!① میں نے اپنے جو احسانات تم پر کیے ان کو تم یاد کرو② اور تم میرے عہد کو پورا کرو، میں تمھارے عہد کو پورا کروں گا اور (صرف) مجھ ہی سے تم لوگ ڈرو③ ﴿۴۰﴾ اور جو کتاب (یعنی قرآن) میں نے اتاری اس کو تم مان لو؛ جبکہ وہ کتاب (یعنی قرآن) تمھارے پاس جو (کتاب یعنی تورات وانجیل) ہیں ان کو سچا بتلاتی ہے اور تم سب سے پہلے④ اس (قرآن) کا انکار کرنے والے مت بنو، اور تم (دنیا کی) معمولی قیمت لے کر میرے احکام کو مت بیچو اور تم صرف میری (ناراضگی) سے بچتے رہو ﴿۴۱﴾ اور تم حق کے ساتھ باطل کو مت ملاؤ اور تم جان بوجھ کر حق کو مت چھپاؤ ﴿۴۲﴾ اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ دیا کرو اور تم رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو⑤ ﴿۴۳﴾ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور خود اپنی ذات کو بھول جاتے ہو⑥ حالاں کہ تم تو خود کتاب (تورات بھی) پڑھتے ہو، تو کیا پھر تم (اتنا بھی) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۴۴﴾ اور تم مدد مانگو صبر کر کے اور نماز پڑھ کے، اور یقیناً وہ (نماز) بھاری تو لگتی ہے؛ مگر خشوع کرنے والے لوگوں پر⑦ ﴿۴۵﴾

① یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔
② (دوسرا ترجمہ) میں نے میری جو نعمت تم کو عطا کی اس کو یاد کرو۔
③ کسی اور سے مت ڈرو۔ ④ یعنی تمھاری امت میں سے۔
⑤ اس میں امتِ محمدیہ کی طرح رکوع کے ساتھ با جماعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے، یہود کی نماز میں رکوع نہیں تھا۔
⑥ خود عمل نہیں کرتے ہو، خود لا پرواہی اور غفلت برتتے ہو۔
⑦ یعنی ان کو بھاری نہیں لگتی۔ خشوع: یعنی نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہو، ظاہری عاجزی ہو اور ہر وقت اللہ کا ڈر رہو۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا
بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴿۵۰﴾

(عاجزی کرنے والے) وہ (لوگ) ہیں جو خیال (یعنی یقین) کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف وہ لوٹنے والے ہیں ﴿۴۶﴾

اے بنی اسرائیل! تم میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے ہیں① اور (یہ بھی یاد کرو کہ) میں نے تم کو تمام جہاں والوں پر فضیلت دی تھی② ﴿۴۷﴾ اور تم اس (قیامت کے) دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کو ذرا برابر بھی کام نہیں آسکے گا اور نہ کسی (کی طرف) سے کوئی سفارش بھی قبول کی جائے گی اور نہ کسی (کی طرف) سے کسی قسم کا (عذاب سے چھٹکارے کا) عوض لیا جائے گا اور نہ ان (مجرموں) کو (کسی کی طرف سے) کوئی مدد پہنچے گی ﴿۴۸﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعونی لوگوں سے نجات دی جو تم کو برا عذاب دیتے تھے، تمھارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور تمھاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور ان (تمام حالات) میں تمھارے رب کی طرف سے (تمھارے لیے) بڑا امتحان تھا③ ﴿۴۹﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمھارے لیے سمندر کو پھاڑ دیا تھا④ پھر (سمندر سے پار کر کے) ہم نے تم سب کو بچا لیا اور ہم نے فرعونی لوگوں کو ڈبو دیا تھا اور تم تو (ان سب باتوں کو اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے⑤ ﴿۵۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) تمام اقوامِ عالم پر فوقیت عطا کی تھی۔ ③"بلا" کے چند معنی آتے ہیں، اگر "ذٰلکم" کا اشارہ ذبح کی طرف لیا جائے تو اس کے معنی مصیبت کے ہوں گے، اور اگر نجات کی طرف اشارہ ہے تو تو معنی نعمت کے ہوں گے اور مجموعہ کی طرف ہو تو معنی امتحان کے لیے جائیں گے۔

④یعنی سمندر میں راستے بنا دیے۔ ⑤(دوسرا ترجمہ) اور ہم نے فرعونیوں کو تمھاری نظروں کے سامنے ڈبو دیا۔

وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾
ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ
وَالۡفُرۡقَانَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ
اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡٓا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡٓا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ
لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۴﴾

اور (اے بنی اسرائیل !وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا ① پھر اس (موسیٰ علیہ السلام) کے (طور پر جانے کے) بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظلم کر رہے تھے ﴿۵۱﴾ پھر اس (گناہ) کے بعد بھی ہم نے تم کو معاف کر دیا؛ تاکہ تم (اس معافی اور دوسری نعمت پر) شکر کرو ﴿۵۲﴾ اور (اے بنی اسرائیل !وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی تورات) اور حق سے باطل کو جدا کرنے والے احکام دیے؛ تاکہ تم (اس پر عمل کر کے) صحیح راستے پر آجاؤ ② ﴿۵۳﴾ اور (اے بنی اسرائیل !وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا: اے میری قوم !تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر یقیناً اپنا بڑا نقصان کیا ہے؛ سو (گناہ سے معافی کے لیے) تم اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے توبہ کرو اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو ③ (توبہ کا) یہی (طریقہ) تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیے بہتر ہے ④ سو ⑤ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری توبہ قبول کر لی، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے توبہ قبول کرنے والے، سب سے بڑے مہربان ہیں ﴿۵۴﴾

---

① کہ طور پر آ کر اعتکاف کرے اور تورات لے جائے۔ ② یعنی ہدایت پا لو۔
③ جنھوں نے بچھڑے کی عبادت نہیں کی وہ اپنے ہاتھ سے بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کر دیویں۔
④ امتِ محمدیہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ ان کے لیے ایسی سخت توبہ کا حکم نہیں ہے، آسان توبہ اس امت کو ملی ہے کہ برے راستے کو چھوڑ کر ہدایت کے راستے پر لوٹ آویں؛ البتہ توبہ کے لیے یہ چیزیں شرط ہیں: [۱] کیے ہوئے گناہ پر ندامت [۲] گناہ کو ترک کرنا [۳] آئندہ نہ کرنے کا عزم [۴] اللہ تعالیٰ اور بندوں کے باقی حقوق کی ادائیگی۔
⑤ یعنی جب بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کر دیا گیا تو۔

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ یٰمُوۡسٰی لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہۡرَۃً فَاَخَذَتۡکُمُ الصّٰعِقَۃُ وَاَنۡتُمۡ
تَنۡظُرُوۡنَ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلۡنَا عَلَیۡکُمُ
الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰی ؕ کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ ؕ وَمَا
ظَلَمُوۡنَا وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ﴿۵۷﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃَ فَکُلُوۡا
مِنۡہَا حَیۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّۃٌ نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ
خَطٰیٰکُمۡ ؕ وَسَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴿۵۸﴾

اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے (طور پر یوں) کہا تھا: اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم (خود) اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دیکھ نہ لیویں① (تمھارے اس غلط مطالبے کا) نتیجہ یہ ہوا کہ (زوردار آواز والی) بجلی نے تم کو پکڑ لیا اور تم (یہ منظر اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے ﴿۵۵﴾ پھر ہم نے تمھاری موت کے بعد (زندہ کرکے) تم کو اٹھایا؛ تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو ﴿۵۶﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ نعمتیں بھی یاد کرو کہ) ہم نے (وادیٔ تیہ میں) تمھارے اوپر بادل سے سایہ کیا اور ہم نے تمھارے اوپر ’’منّ‘‘ اور ’’سلویٰ‘‘ اتارا، جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی اس میں سے تم کھاؤ، اور (نافرمانی کرکے) ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا؛ بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے② ﴿۵۷﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے (تم کو) حکم دیا کہ تم اس بستی میں داخل ہوجاؤ، سو اس (شہر) میں سے جہاں سے چاہو تم جی بھر کر کھاؤ اور تم (شہر کے) دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوو③ اور یہ بولتے ہوئے جاؤ کہ (اے اللہ!) ہم تو بخشش چاہتے ہیں‘‘ (اس عمل کی برکت سے) ہم تمھارے گناہوں کو معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو ہم زیادہ (ثواب اور نعمتیں) دیں گے ﴿۵۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) جب ہم خود اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے سامنے دیکھ لیں گے تب ہی ہم آپ کی بات پر یقین کریں گے (کہ جو آواز ہم نے طور پر سنی یہ اللہ کی ہی ہے)۔ ② یعنی اس نافرمانی کا نقصان دنیا و آخرت میں بھگتنا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) سر جھکائے ہوئے داخل ہوو۔ فعلی و قولی ادب دونوں کا آیت میں تذکرہ ہے، البتہ عملی مقدم ہے، شاید اس کی زیادہ اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ ع
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴿۶۰﴾ وَاِذْ
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ
هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ

سو جو لفظ (معافی کا) ان کو (بولنے کے لیے) کہا گیا تھا تو ظالموں نے اس کو دوسرے (مذاق کے) لفظ سے بدل دیا① اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو نافرمانی وہ کرتے تھے اس کی وجہ سے ظالموں پر ہم نے آسمان سے عذاب اتارا ﴿۵۹﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے واسطے (وادئ تیہ میں) پانی کی دعا کی، تو ہم نے کہا کہ: (موسیٰ!) اپنے عصا کو (خاص) پتھر پر مارو، سو (لکڑی مارتے ہی) اس (پتھر) سے بارہ چشمے بہنے لگے② پکی بات یہ ہے کہ ہر قبیلے نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا، (ہم نے کہا) تم اللہ تعالیٰ کے (دیے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿۶۰﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: اے موسیٰ! ہم ایک ہی قسم کے کھانے (من وسلویٰ) پر ہرگز صبر (یعنی اکتفا) نہیں کریں گے؛ لہذا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ (عام طور پر) زمین جو چیزیں اگاتی ہے وہ چیزیں وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے لیے پیدا کریں؛ یعنی اس (زمین) کی سبزی اور اس کی ککڑی اور اس کے گیہوں③ اور اس کا مسور اور اس کی پیاز (ہم کو کھانے ملے) اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: کیا بہتر چیز بدل کر گھٹیا چیز تم لینا چاہتے ہو؟

---

① بنی اسرائیل نے دونوں طرح کے ادب کی خلاف ورزی کی تب بے ادبی پر عذاب نازل ہوا۔
② اس لیے کہ بنی اسرائیل کے بارہ خاندان تھے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) لہسن۔

اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ ؕ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ ۚ وَبَآءُوۡ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ
الۡحَـقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا ع
وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ
عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا
فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ
تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

تم کسی شہر میں اترو (۱) تو تم کو تمھاری مانگی ہوئی چیز مل جائے گی اور ذلتی اور محتاجگی ان پر (ہمیشہ) لگا دی گئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے حق دار ہوئے، یہ (سزا) (۲) اس لیے (دی گئی) کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ اس وجہ سے (بھی) کہ انھوں نے (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کی اور وہ (شریعت کی) حد سے نکل جایا کرتے تھے ﴿۶۱﴾

یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے (۳) اور جو لوگ یہودی اور نصرانی اور صابی ہوئے (ان میں سے) جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک کام کیا تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا ثواب (ملنے والا) ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے ﴿۶۲﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے (تورات پر عمل کرنے کا) عہد لیا تھا اور ہم نے تمھارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھایا تھا کہ جو (تورات کتاب) ہم نے تم کو دی اس کو مضبوطی سے پکڑو (۴) اور جو (احکام) اس میں ہیں اس کو یاد رکھو؛ تاکہ تم کو (عمل کرنے سے) تقویٰ حاصل ہو جائے ﴿۶۳﴾ پھر اس (پکے قرار) کے بعد بھی تم (اپنے پورا عمل کرنے کے وعدے سے) پھر گئے، سو اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ضرور (تباہ و) برباد ہو جاتے ﴿۶۴﴾

---

(۱) یعنی کسی شہر میں جاؤ۔ (۲) اس سزا کی وجہ یا نبیوں کے قتل پر دلیری کی وجہ۔

(۳) یعنی جو خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ (۴) یعنی پورا عمل کرو۔ (دوسرا ترجمہ) پوری عزیمت اور قوت سے قبول کرو۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾
فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ
لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ
أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا
بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

اور پکی بات ہے کہ تم (اپنے) ان لوگوں کو (اچھی طرح) جانتے ہو جنھوں نے تم میں سے سنیچر کے دن کے (احکام کے) بارے میں زیادتی کی تو ہم نے ان کو کہا کہ: تم ذلیل بندر بن جاؤ① ﴿٦٥﴾ سو ہم نے اس (واقعہ) کو اس زمانے کے لوگوں کے لیے اور اس کے بعد والے لوگوں کے لیے عبرت اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا سامان بنا دیا ﴿٦٦﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو کہا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ایک گائے ذبح کرو② (تو قوم کے) لوگوں نے کہا کہ: (اے موسیٰ!) کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ وہ (موسیٰ علیہ السلام) کہنے لگے: میں اللہ تعالیٰ سے حفاظت چاہتا ہوں کہ میں (ایسے) نادانوں میں سے بنوں③ ﴿٦٧﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر دیجیے④ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو صاف صاف بتلا دیویں کہ وہ گائے کیسی ہو؟ اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) حکم دیتے ہیں کہ: وہ ایسی گائے ہو جو بہت زیادہ بوڑھی بھی نہ ہو اور کم عمر (یعنی بچھڑی) بھی نہ ہو (بلکہ بڑھاپا اور بچپن) دونوں کے درمیان کی (عمر کی) ہو، (اے میری قوم بنی اسرائیل!) اب جو حکم تم کو دیا گیا ہے اس کو تم کر ڈالو⑤ ﴿٦٨﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بندر بنا دیے گئے۔

② اس لیے کہ قاتل کو تلاش کرنا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) احکامِ خداوندی میں تمسخر کرنے لگوں ایسی حالت سے میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت چاہتا ہوں (معلوم ہوا مذاق میں بھی جھوٹ بات نہ بولے)۔

④ (دوسرا ترجمہ) درخواست کر دیجیے۔ ⑤ یعنی گائے کے بارے میں زیادہ سوالات مت کرو اور گائے ذبح کر دو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ
لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ
عَلَيْنَا ۚ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ
الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ
ع فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾

وہ (قوم کے لوگ پھر) کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر دیجیے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو صاف بتلا دیویں کہ اس (گائے) کا رنگ کیسا ہونا چاہیے؟ اس (موسیٰ) نے کہا: وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ: وہ گائے زرد (یعنی پیلے) رنگ کی ہونی چاہیے، اس کا ایسا گہرا (زرد) رنگ ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیوے ﴿۶۹﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر دیجیے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو صاف صاف بتلا دیویں کہ وہ (گائے) کس قسم کی ہونی چاہیے؟ یقیناً گائے ابھی بھی ہم پر مشتبہ ہے① اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (گائے کی قِسم کے ظاہر ہونے کو بعد) ہم ضرور (اس گائے کا) پتہ لگالیں گے ﴿۷۰﴾ اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً وہ (میرے اللہ) یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ ایسی گائے ہو جو محنت کر کے زمین کو جوتنے والی نہ ہو اور نہ تو وہ (گائے) کھیتی کو پانی دینے (یعنی سینچائی) کا کام کرتی ہو، (وہ گائے پوری طرح کام کاج کے اثرات یا عیب سے) سلامت ہو، اس (گائے) میں کسی طرح کا (دوسرے رنگ کا) داغ (یعنی دھبّہ) نہ ہو، (قوم کے) لوگ کہنے لگے کہ: (اے موسیٰ!) اب تم صاف (یعنی پوری) بات لائے②، سو انھوں نے اس (گائے) کو ذبح کیا③ حالاں کہ لگتا نہیں تھا کہ وہ یہ کام کریں گے ﴿۷۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) یقینا گائے کے بارے میں ہم (ابھی بھی) شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔
② یعنی اب گائے کے بارے میں پوری بات ہمارے سامنے آگئی۔
③ جس بچے کے پاس ایسے اوصاف والی گائے تھی اس سے خرید کر۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ
بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ
قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ
مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ
خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

اور (یاد کرو) جب (اے بنی اسرائیل!) تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور اس (قتل) کا الزام تم ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے اور جو (راز) تم چھپانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ تو اس کو ظاہر کرنے والے ہی تھے① ﴿۷۲﴾ سو ہم نے حکم دیا کہ: (اے بنی اسرائیل!) اس (ذبح کی ہوئی گائے) کا ایک حصہ اس (مقتول) سے لگا دو② اسی طرح (قیامت میں) اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی قدرت کے نمونے تم کو دکھلاتے ہیں؛ تا کہ تم عقل سے کام لو ﴿۷۳﴾ پھر اس (طرح کے واقعات کو دیکھنے) کے بعد (بھی) تمھارے دل سخت ہو گئے کہ جیسے وہ پتھر ہیں یا اس (پتھر) سے بھی زیادہ سخت ہیں اور یقیناً بعض پتھروں میں سے تو نہریں بہتی ہیں اور یقیناً ان (پتھروں) میں سے (دوسرے) بعض ایسے پتھر ہوتے ہیں کہ جب وہ پھٹتے ہیں تو اس میں سے پانی نکلتا ہے اور بعض ان میں سے (تیسری قسم کے پتھر) ایسے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے (اوپر سے) نیچے کی طرف گرتے ہیں اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۷۴﴾ (اے مسلمانو!) کیا پھر بھی تم توقع رکھتے ہو اس بات کی کہ وہ (یہودی) تمھارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور (ان کا تو حال یہ ہے کہ) ان کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنتی تھی پھر اس کو سمجھنے کے بعد (جان بوجھ کر) وہ اس کو بدل ڈالتے تھے؛ حالاں کہ وہ (اس بدلنے کی برائی کو) جانتے بھی تھے③ ﴿۷۵﴾

---

① یعنی حقیقی قاتل کون ہے وہ ظاہر کرنا تھا۔ ② تب اس مقتول نے زندہ ہو کر قاتل کا نام بتا دیا کہ میرے بھتیجے نے مجھے قتل کیا تھا۔ ③ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام بدلنے پر دنیوی و اخروی سزائیں جانتے تھے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾
اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾

النصف

اوروہ (یہودی منافقین) جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو (زبان سے) کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے ہیں اور جب تنہائی (یا آپس) میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو (یہودی کافر منافقین سے) کہتے ہیں کہ: جو باتیں اللہ تعالیٰ نے تم پر (تورات میں) کھولیں① تم وہ باتیں ان (مسلمانوں) کو کیوں بتا دیتے ہو؟ تاکہ وہ (مسلمان قیامت کے دن) تمھارے خلاف ان باتوں سے تمھارے رب کے پاس دلیل بازی کریں②، کیا پھر بھی تم (اتنی) بات سمجھتے نہیں ہو③ ﴿۷٦﴾ (جو لوگ آپس میں ایسی باتیں کرتے ہیں) کیا ان کو اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ جو بات وہ چھپاتے ہیں اور جو بات وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب (باتوں) کو جانتے ہیں ﴿۷۷﴾ اور ان (بنی اسرائیل) میں کچھ اَن پڑھ لوگ بھی ہیں④ جو کتاب (یعنی تورات) کا علم تو نہیں رکھتے، صرف (بڑوں سے سنی سنائی جھوٹی یعنی دل خوش کرنے والی باتوں پر) امیدیں (قائم کر رکھی) ہیں اور (ان کا کام یہ ہے کہ) وہ صرف خیالات باندھتے (یعنی قائم کرتے) رہتے ہیں ﴿۷۸﴾

① تورات میں نبی کریم ﷺ کے متعلق جو بشارت آئی تھی یا قرآن کے متعلق جو خبر آئی تھی ان میں سے کوئی ایک آدھ بات منافقین اپنے ایمان کی سچائی کا ثبوت دینے کے لیے مسلمانوں کو کہہ دیتے، اس پر یہودی ناراض ہو جاتے کہ تم اس طرح راز کی بات مت بتایا کرو، ورنہ مسلمان اسی بات کو لیکر قیامت کے دن تمھارے خلاف حجت قائم کریں گے جیسے کوئی شخص زبان سے کسی بات کا اقرار کرے یا اقرار کی کوئی تحریر لکھ کر دیوے اور پھر اسی بات کا انکار کر دیوے تو بہت زیادہ رسوائی ہوتی ہے کہ اقرار کر کے پھر گیا۔

نوٹ: تورات اور انجیل میں تحریفات کے باوجود آج تک حضرت نبی کریم ﷺ کی بشارت واضح الفاظ میں موجود ہے۔

② کہ یہ یہود جانتے ہوئے بھی مانتے نہ تھے۔ (دوسرا ترجمہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مسلمان ان باتوں کی وجہ سے تمھارے رب کے سامنے تم پر الزام قائم کر دیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم میں اتنی عقل بھی نہیں ہے۔ ④ یہود علما کے مقابلہ میں عوام میں علم کی کمی۔

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۚ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾
وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ عَهۡدًا فَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ عَهۡدَهٗۤ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۰﴾

سو بہت بڑی تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں① پھر (لوگوں سے یوں) کہتے ہیں کہ: یہ باتیں تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہیں؛ تاکہ وہ ایسی (جھوٹی) بات کے ذریعے تھوڑا سا (دنیا کا) سرمایہ کمالیویں، سو ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کی وجہ سے ان کے لیے بڑی تباہی ہے اور اس (خود کی لکھی ہوئی باتوں) سے جو (دنیا کی) کمائی کی اس کی وجہ سے (بھی) ان کے لیے بھاری تباہی ہے ﴿۷۹﴾ اور وہ (بنی اسرائیل یوں) کہنے لگے کہ: ہم کو تو آگ بالکل نہیں لگے گی، ہاں چند دن کے لیے② (جہنم کی آگ لگے گی) تو (اے نبی!) تم (ان بنی اسرائیل سے) کہو کہ: کیا تم نے (اس معاملے میں) اللہ تعالیٰ سے (اس کا) کوئی عہد لے رکھا ہے③ کہ اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے بالکل خلاف نہیں کریں گے یا تو تم اللہ تعالیٰ پر ایسی باتیں بولتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو④ ﴿۸۰﴾

---

① یعنی تورات میں اپنی لکھی ہوئی بات کو ملاتے ہیں۔

②: [۱] بعض کے نزدیک سات دن؛ اس لیے کہ یہود کے زعم میں دنیا کی مجموعی عمر سات ہزار سال ہے، ایک ہزار کے بدلے ایک دن، اس طرح سات ہزار کے بدلے سات دن۔

[۲] بعض نے اس سے چالیس دن مراد لیے ہیں؛ اس لیے کہ قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے زمانے میں چالیس دن بچھڑے کی پرستش کی تھی۔

[۳] بعض نے چالیس سال مراد لیے ہیں؛ اس لیے کہ چالیس سال بنو اسرائیل وادیٔ تیہ میں حیران و پریشان پھرتے رہے۔

[۴] اور بعض نے ہر یہودی جتنے سال دنیا میں زندہ رہا اتنے سال جہنم میں جلے گا، یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔

(دوسرا ترجمہ) گنتی کے چند دنوں کے سوا (جہنم کی) آگ ہم کو مس بھی نہ کرے گی۔

③ اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دن تم کو جہنم میں ڈالے گا۔

④ یعنی ایسا کوئی عہد ہوا ہی نہیں ہے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ﴿۸۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ ع ۱۱
اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ
وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ﴿۸۴﴾

کیوں نہیں! (جہنم کا قاعدہ یہ ہے کہ) جس نے گناہ کمایا اور اس کے گناہ نے سب طرف سے اس کو گھیر لیا① سو وہی جہنم میں جانے والے لوگ ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۸۱﴾ اور (جنت کا قاعدہ یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے وہی جنت میں جانے والے ہیں، (اور) وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۸۲﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا تھا (اس اقرار کی باتیں یہ تھیں) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (اچھا سلوک کرو) اور لوگوں کو نیک بات کہو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم زکوۃ دیتے رہو، پھر تم میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا باقی سب (لوگ اس عہد سے) پھر گئے اور تم (وعدہ کرکے) پھرنے ہی والے ہو② ﴿۸۳﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے اقرار لیا تھا (جس کی خاص خاص باتیں یہ تھیں) کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور اپنوں کو اپنے وطن سے تم نہیں نکالو گے، پھر تم نے (ان باتوں پر) اقرار کر لیا اور تم اس بات کے (اس اقرار کے) گواہ ہو ﴿۸۴﴾

---

① گناہ کے گھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کا کوئی اثر تک نہ رہے، ظاہر ہے کہ یہ بات کافر میں ہوتی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور تمھاری تو عادت ہی ہے (اقرار کرکے) پھر جانا۔

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ ۫ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾

پھر (اے بنی اسرائیل!) تم وہی لوگ تو ہو جو (اپنے اقرار کے خلاف کرکے) اپنوں کو قتل کر دیتے ہو اور تم اپنوں میں سے کچھ لوگوں کو وطن سے نکال دیتے ہو (گویا) ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کام میں (دوسروں کی) مدد کرتے ہو اور (عجیب بات یہ ہے کہ) اگر وہ (اپنے مذہبی یا خاندانی لوگ دشمنوں کے) قیدی بن کر تمھارے پاس آجائیں تو تم فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو؛ حالاں کہ (وطن سے) ان کو نکال دینا بھی تمھارے اوپر حرام تھا①، تو کیا تم (تورات) کتاب کے بعض احکام مانتے ہو اور بعض (احکام) کا تم انکار کرتے ہو②؟ سو جو شخص تم میں سے ایسا کرتا ہے اس کی سزا یہی ہے کہ دنیوی زندگی میں رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب میں لوٹا (یعنی ڈال) دیے جائیں گے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۸۵﴾

① مدینہ میں یہودیوں کے دو بڑے قبیلے رہتے تھے: (۱) بنو قریظہ (۲) بنو نضیر۔ بنو قریظہ کی قبیلۂ اوس سے دوستی تھی اور بنو نضیر کی قبیلۂ خزرج سے دوستی تھی، اب اوس اور خزرج میں آپس میں لڑائی ہوتی رہتی تھی تو دوستی کے تقاضے سے قبیلۂ بنو قریظہ کے لوگ اوس والوں کی مدد کرتے تھے اور اسی مدد کی وجہ سے جب بنو نضیر کے لوگ خزرج کے لوگوں کا ساتھ دینے آتے تو قریظہ اور نضیر کے لوگوں میں بھی لڑائی ہو جاتی اور بنو نضیر اور بنو قریظہ کے لوگ ایک دوسرے کے خاندان والوں کو قتل کرتے اور جلاوطن کرنے کی بھی نوبت آتی تو اس میں بھی مدد کرتے؛ حالاں کہ تورات میں یہودیوں کے لیے تین خاص حکم تھے: (۱) آپس میں قتل نہ کرنا (۲) وطن نہ چھڑانا۔ یہودی لوگ ان دونوں حکم کی خلاف ورزی کرتے تھے اور کوئی ان کو تورات کا حکم یاد دلاتا تو وہ یوں کہتے کہ: دوستوں کی تو مدد کرنی ہوتی ہے اور دوستوں کی مدد میں مجبوراً شریعت کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے؛ حالاں کہ یہ بھی محض ایک حیلہ اور دھوکے بازی تھی؛ البتہ تورات میں ایک تیسرا حکم بھی تھا کہ (۳) اپنی قوم میں سے کسی کو جیل میں بند دیکھے تو روپیہ خرچ کر کے اس کو چھڑا کر لے آوے۔ اس تیسرے حکم پر یہودی بڑے اہتمام سے عمل کرتے تھے، جب ان کو کوئی کہتا کہ: تم قیدیوں کو تو چھڑا لیتے ہو تو وہ کہتے کہ: کیا کریں تورات کے حکم پر عمل کرنا پڑتا ہے، یہ عجیب ان کی حالت تھی کہ تورات کے دو حکم پر عمل نہ کرے اور ایک حکم پر عمل کرے، ان کی اس دھوکے بازی کا پردہ چاک کیا گیا ہے) (اللہ کی طرف سے تورات میں عہد کے باوجود جلاوطن کرنے کی شرارت کر کے تم نے احکامِ الٰہی کی نافرمانی کی)۔ ② یعنی جو احکام اپنی چاہت کے مطابق ہیں ان پر عمل کرتے ہو اور جو چاہت کے مطابق نہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا
هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝۸۶ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ وَاٰتَيْنَا
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا
تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ؗ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ۝۸۷ وَقَالُوْا
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ۝۸۸

ان ہی لوگوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا①، سو (کسی وقت بھی) ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور ان (لوگوں) کی (کہیں سے) مدد بھی نہیں کی جائے گی ﴿۸٦﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی اور ہم نے اس کے بعد ایک کے پیچھے ایک (یعنی لگاتار) رسولوں کو بھیجا، اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کو ہم نے کھلے معجزے دیے (جو ان کی نبوت کی نشانی تھی) اور مقدس روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعہ ان کو ہم نے مدد پہنچائی (اے بنی اسرائیل!) کیا پھر (ایسا نہیں ہوا کہ) جب بھی کوئی رسول تمھاری نفسانی خواہشات کے خلاف احکام لایا تو تم تکبر کرنے لگے② سو (رسولوں کی) ایک جماعت کو تم نے جھٹلا دیا اور ایک جماعت کو تم قتل ہی کر ڈالتے تھے ﴿۸۷﴾ اور (جو بنی اسرائیل ایمان نہیں لائے) وہ کہنے لگے کہ: ہمارے دل تو غلاف میں (حفاظت سے رکھے ہوئے) ہیں③؛ بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت ڈال رکھی ہے، اس لیے کم ہی لوگ (ان میں سے) ایمان لاتے ہیں④ ﴿۸۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) جنھوں نے آخرت دے کر دنیا کی زندگی خرید لی۔
② اکڑ گئے کہ نہیں مانیں گے۔
③ (دوسرا ترجمہ) بنی اسرائیل کہنے لگے: ہمارے دل تو (علوم و معارف کا) خزانہ ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ کی نصیحت کی ہم کو ضرورت نہیں) اول ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ دل حفاظت میں ہونے کی وجہ سے یہودیت دل سے نکلتی نہیں اور اسلام اندر داخل ہوگا نہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) وہ بہت ہی تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ
يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ

اور جب ان (بنی اسرائیل) کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب آئی (یعنی قرآن) جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود (تورات) کو سچا بتلاتی ہے؛ حالاں کہ (ان بنی اسرائیل کا) پہلے (یہ طریقہ تھا کہ قرآن کے وسیلے سے) وہ کافروں کے خلاف فتح کی دعا مانگا کرتے تھے، سو جب ان (بنی اسرائیل) کے پاس (پہلے سے) جانی پہچانی کتاب آ چکی (یعنی قرآن) تو ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا، سو (ایسے) کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ﴿۸۹﴾ بہت بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کلام (یعنی قرآن) کا اس ضد پر انھوں نے انکار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل (یعنی وحی) میں سے ① اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اس پر (کیوں) اتارتے ہیں؟ سو وہ (بنی اسرائیل) غضب پر غضب کے حق دار ہوئے ② اور کافروں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے ﴿۹۰﴾ اور جب ان (بنی اسرائیل) سے کہا جاتا ہے کہ: جو (قرآن) اللہ تعالیٰ نے اتارا اس پر تم ایمان لے آؤ تو (جواب میں یہ یوں) کہتے ہیں کہ: جو (کتاب: تورات) ہم پر اتاری گئی ہم (صرف) اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں اور اس (تورات) کے سوا (دوسری آسمانی کتابوں) کا وہ انکار کرتے ہیں؛ حالاں کہ وہ (قرآن) تو حق ہے (اور) ان (بنی اسرائیل) کے پاس جو (تورات) ہے (قرآن) اس کو سچا بتلاتا ہے،

---

① (دوسرا ترجمہ) اپنے فضل کا کوئی حصہ۔ ② ایک غضب کفر کی وجہ سے، دوسرا حسد کی وجہ سے۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى
بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ
اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴿۹۴﴾

تم (ان سے) ① کہو: اگر تم واقعی (تورات پر) ایمان رکھتے تھے تو اس سے پہلے (یعنی پچھلے زمانے میں) اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو تم کیوں قتل کرتے رہے؟ ② ﴿۹۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ (خود) موسیٰ (علیہ السلام) تمھارے پاس کھلے معجزات لے کر آ چکے، پھر ان (موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے) کے بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظلم کرنے والے تھے ③ ﴿۹۲﴾ اور (اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمھارا اقرار لیا تھا اور ہم نے طور پہاڑ کو اٹھا کر تم پر معلق کر دیا (ہم نے حکم دیا) کہ جو ہم نے تم کو دیا ④ اس کو مضبوطی سے پکڑو ⑤ اور (جو کچھ کہا جائے اس کو دھیان سے) سنو، تو ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے کہا: ہم نے سن تو لیا اور (لیکن) ہم نے نہیں مانا ⑥ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت پلا دی گئی ⑦ (اے نبی!) تم (ان بنی اسرائیل سے) کہو: (تمھارے خیال میں) اگر تم ایمان والے ہو تو بہت بری بات ہے جو تمھارا (یہ اپنا خیالی) ایمان تم کو سکھاتا ہے ⑧ ﴿۹۳﴾ (اے نبی!) تم (ان بنی اسرائیل سے) کہو کہ: اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں آخرت کا گھر ⑨ صرف تمھارے لیے خاص ہے، دوسرے لوگوں کے لیے نہیں ⑩ تو اگر تمھاری یہ بات سچی ہے تو موت کی تمنا کر کے دکھا دو ﴿۹۴﴾

---

① بنی اسرائیل کو تورات پر کامل ایمان کے دعوے کی تردید کرنے کے لیے یوں کہو کہ۔ ② اس لیے کہ تورات نبیوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتی۔ ③ یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بچھڑے کو معبود بنانا بڑا ظلم (یعنی کفر) تھا۔ ④ یعنی تورات کے احکام۔
⑤ یعنی اس پر کامل عمل کرو۔ ⑥ یعنی سنی ہوئی بات پر پہلے بھی عمل نہیں کیا اور اب بھی نہیں کریں گے۔
⑦ یعنی بسی ہوئی ہے (دوسرا ترجمہ) اتار دی گئی۔ ⑧ یعنی احکام کو نہ ماننا۔ ⑨ یعنی جنت کی نعمتیں۔ ⑩ جیسا کہ تم کہتے ہو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ
اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ
ع سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴿۹۶﴾ قُلْ
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴿۹۸﴾

اور (ہم تم کو بتادیتے ہیں کہ اپنے) ان کاموں کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں وہ (یہود) کبھی اس (موت) کی تمنا نہیں کریں گے، اور اللہ تعالیٰ (ان) ظالموں کو خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں ① ﴿۹۵﴾ اور تم ان (یہودیوں) میں زندہ رہنے کی لالچ دوسرے لوگوں سے زیادہ پاؤ گے؛ بلکہ جن لوگوں نے شرک کیا ان سے بھی زیادہ (حریص پاؤ گے)، ان (یہود) میں سے ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ ہزار برس زندہ رہے؛ حالاں کہ اتنا لمبا جینا بھی ان کو عذاب سے بچا نہیں سکتا اور وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۹۶﴾

(اے نبی!) تم (ان یہود سے) کہہ دو کہ: جو شخص بھی جبرئیل (علیہ السلام) کا دشمن ہے ② (تو سنو!) اس (جبرئیل علیہ السلام) نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ (قرآن) تمھارے دل پر اتارا ہے جو (قرآن) اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا بتلاتا ہے اور صحیح راہ دکھلاتا ہے اور ایمان والوں کو (جنت کی) خوش خبری سناتا ہے ﴿۹۷﴾ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا دشمن بنا اور اس (اللہ تعالیٰ) کے فرشتوں کا اور اس (اللہ تعالیٰ) کے رسولوں کا اور جبرئیل (علیہ السلام) کا اور میکائیل (علیہ السلام) کا تو (وہ آدمی سن لیوے کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کے دشمن ہیں ﴿۹۸﴾

① اس لیے ان کو ان کے ظلم کی سزا بھی دیں گے۔

② یہود یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے آباء واجداد پر عذاب حضرت جبرئیل علیہ السلام لاتے تھے؛ اس لیے دشمنی رکھتے تھے، یہود کی اس دشمنی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا
عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ
ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ
سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھاری طرف کھلی ہوئی آیتیں اتاریں اور جن لوگوں کی عادت نافرمانی کی ہے وہی لوگ ان (آیتوں) کا انکار کرتے ہیں ﴿۹۹﴾ کیا (ایسی بات نہیں ہے کہ) جب جب بھی ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس (عہد) کو توڑ دیا ①؛ بلکہ ان کے زیادہ لوگ ایسے ہیں جو ایمان ہی نہیں لاتے ② ﴿۱۰۰﴾ اور جب ان (بنی اسرائیل) کے پاس اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ایک رسول (یعنی حضرت محمد ﷺ) آگئے کہ وہ (رسول) ان (بنی اسرائیل) کے پاس جو کتاب (یعنی تورات) ہے، اس کو سچا بتلاتے ہیں تو اہلِ کتاب کی ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی تورات اور انجیل) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ایسا پھینک دیا گویا کہ وہ (اس کتاب کو) جانتے ہی نہیں ﴿۱۰۱﴾ اور وہ (بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ کر) اس (جادو منتر) کے پیچھے پڑ گئے جس کو شیاطین سلیمان (علیہ السلام) کی حکومت کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے اور سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا؛ لیکن شیاطین نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ (بنی اسرائیل) اس (جادو کے علم) کے پیچھے بھی (پڑ گئے) جو (عراق کے) بابل شہر میں ہاروت اور ماروت (نامی) دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا③

① یعنی پوری گستاخی سے رد کر دینا، عمل نہ کرنا۔
② تورات میں حضور ﷺ کی واضح علامات بیان کی گئی ہیں اور حضور ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے؛ اس لیے جو شخص حضور ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ تورات کا بھی مخالف ہے۔ ③ یعنی ان دونوں کو الہام کے ذریعہ سکھایا گیا تھا۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ ؕ فَيَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَا
يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ ؕ وَمَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ
وَيَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ ؕ وَلَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰٮهُ مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ
مِنۡ خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا
وَاتَّقَوۡا لَمَثُوۡبَةٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ خَيۡرٌ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا ع
رَاعِنَا وَقُوۡلُوا انۡظُرۡنَا وَاسۡمَعُوۡا ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۰۴﴾

اور وہ دونوں (فرشتے) کسی کو بھی جادو سکھانے سے پہلے (صاف) کہہ دیا کرتے تھے کہ: ہم تو (جادو سکھانے کے ذریعہ) صرف آزمائش کے لیے (بھیجے گئے) ہیں، لہٰذا تو (جادو کے سیکھنے کے پیچھے پڑ کے) کافر مت بن، پھر بھی ① وہ لوگ ان دونوں (فرشتوں) سے ایسا (جادو) سیکھتے تھے جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دیویں اور (اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ) وہ لوگ اس (جادو) کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ (بنی اسرائیل فرشتوں سے) ایسی چیز سیکھتے تھے جو ان کو نقصان دیتی تھی اور ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتی تھی اور اتنی بات تو وہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ جس نے بھی اس (جادو) کو اختیار کیا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور وہ (جادو) بہت بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش کہ وہ (جادو کی برائی کو) جان لیتے ② ﴿۱۰۲﴾ اور اگر وہ (بنی اسرائیل جادو کے بجائے) ایمان لاتے اور تقویٰ والے ہو جاتے ③ تو (اس پر) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے جو ثواب ملتا یقیناً وہ بہتر ہوتا، کاش کہ وہ (اس بات کو) جان لیتے ﴿۱۰۳﴾

اے ایمان والو! (رسول کو اپنی طرف مخاطب کرنے کے لیے) تم ''رَاعِنَا'' مت بولو اور ''اُنْظُرْنَا'' کہہ دیا کرو ④ اور (رسول کی بات کو دھیان سے) سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۰۴﴾

① یعنی اس طرح فرشتوں کے تنبیہ کرنے کے باوجود۔ ② اور جادو کو اپنا کر اپنی آخرت برباد نہ کرتے۔ باقی پیچھے ☜

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ
مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

نہ تو اہلِ کتاب میں سے جو کافر لوگ ہیں وہ اور (دوسرے) مشرکین (بھی) پسند نہیں کرتے یہ کہ تم (مسلمانوں) پر تمھارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت جس کے لیے چاہتے ہیں (اس کے لیے) خاص کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل کے مالک ہیں ﴿۱۰۵﴾ کسی آیت کو ہم جو منسوخ کر دیتے ہیں یا ہم (ذہن سے) اس (آیت) کو بھلا دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر یا اس کے برابر (آیت یا حکم) لے آتے ہیں① کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۰۶﴾

⬅ **پچھلے صفحے کا مابقیہ:** ③ یعنی جادو کے کاموں سے خود کو بچا لیتے۔ ④ یہودیوں نے ایک نئی شرارت شروع کی تھی کہ نبیٔ کریم ﷺ کی مجلس میں آ کر آپ ﷺ کو ”راعِنا“ کا لفظ کہتے جو عبرانی زبان میں ایک گالی کا لفظ تھا اور زبان دبا کر ”راعینا“ بولے تو معنی ”ہمارے چرواہے“ ہوتا ہے اور یہودی لوگ اسی نیت سے یہ لفظ بولتے تھے، گرچہ عربی زبان میں اس کا معنی یہ بھی ہوتا تھا ”ہماری مصلحت کی رعایت کیجیے“ اس لیے عربی جاننے والے لوگ اس شرارت کو سمجھ نہیں پاتے تھے اور عربی مفہوم کے اعتبار سے بعض مسلمان بھی یہ لفظ استعمال کرنے لگے، اس پر وہ یہودی آپس میں بیٹھ کر ہنستے کہ دیکھو! ہم نبی کو سب کے سامنے برا کہتے ہیں اور خود ان کے ماننے والے مسلمان بھی ہمارے ساتھ اسی میں شامل ہیں۔ اسی لیے یہ ”راعنا“ کا لفظ استعمال کرنا بند کروا دیا گیا اور اس کے بجائے ”انظرنا“ یعنی ”ہماری طرف نظر کیجیے“ یہ لفظ استعمال کرنے کی تاکید کی گئی۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی جائز کام سے دوسروں کو ناجائز کام میں پڑنے کی گنجائش ملتی ہو تو ایسے جائز کام سے بھی بچنا چاہیے، بس اتنا ہے کہ وہ شریعت کے بنیادی فرائض میں سے نہ ہو۔

اس صفحے کا حاشیہ: ① نسخ کی وضاحت: ہر نبی کی شریعت میں بنیادی عقائد: توحید، رسالت، آخرت وغیرہ ہر زمانے میں ایک رہے؛ لیکن عمل کے متعلق جو احکام ہیں ان میں الگ الگ زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تبدیلی فرمائی۔ اسی طرح جب نبیٔ کریم ﷺ پر شروع میں وحی آئی تو احکام میں حالات کے اعتبار سے پہلے ایک حکم دیا گیا، پھر بدل کر اس کی جگہ دوسرا حکم دیا گیا، اس کو قرآن کی زبان میں نسخ کہتے ہیں، البتہ نبیٔ کریم ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے جو کچھ تبدیلی وغیرہ ہونی تھی وہ ہو چکی اور آپ ﷺ کی زندگی میں دین مکمل ہو چکا، آپ ﷺ کے بعد دین میں کسی کو کسی قسم کی تبدیلی کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ نسخ دین میں کوئی عیب نہیں ہے؛ بلکہ یہ بھی ایک کامل حکمت کی چیز ہے جیسے کہ ایک ماہر ڈاکٹر مریض کے حالات کے اعتبار سے دوائی بدلتا رہتا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ
الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾

کیا تم کو (یہ بات) معلوم نہیں کہ یقیناً آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی① اور مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۰۷﴾ (اے مسلمانو!) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے رسول (یعنی محمد ﷺ) سے ایسے (نامناسب) سوال کرو② جیسے (تم سے) پہلے (زمانے میں) موسیٰ (علیہ السلام) سے (نامناسب) سوال کیے گئے③ اور جو شخص ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے پکی بات ہے کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ﴿۱۰۸﴾ (اے مسلمانو!) بہت سارے اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے دل کے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمھارے ایمان لانے کے بعد تمھیں پلٹا کر④ کافر بنا دیں، حق (یعنی اسلام کی سچائی) ان کے سامنے ظاہر ہو چکنے کے باوجود بھی، پھر جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی حکم (ان سے جہاد کا) بھیج دے وہاں تک تم ان کو معاف کرو، اور درگذر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۰۹﴾ اور (اے مسلمانو!) ⑤ تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیا کرو⑥ اور جو بھلائی کا عمل (کر کے) اپنے فائدے کے لیے تم آگے بھیج دو گے⑦ اس (کے ثواب) کو تم اللہ تعالیٰ کے یہاں (محفوظ) پاؤ گے⑧ یقیناً جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے ہیں ﴿۱۱۰﴾

① یعنی کام بنانے والا ② جس سوال میں کوئی دینی فائدہ یا دنیوی کوئی اہم مصلحت نہ ہو ایسے سوال کرنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے ③ نامناسب سوال کرنے والے بنی اسرائیل تھے؛ یعنی مسلمانوں کو اپنے نبی سے نامناسب سوال نہیں کرنا چاہیے ④ (دوسرا ترجمہ) پھر تم کو مرتد بنا کر کافر بنا دیں ⑤ اللہ کی طرف سے دشمنوں کے خلاف جہاد کا حکم اپنے وقت پر آئے گا ابھی تو ⑥ یعنی نصاب کے مطابق حساب کر کے پوری زکوۃ ⑦ یعنی آخرت میں جمع کراؤ گے ⑧ یعنی مرنے کے بعد وہ ثواب کام آئے گا۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى ع
عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور وہ (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ: جنت میں یہودی اور نصرانی کے سوا (دوسرا) کوئی ہرگز داخل نہیں ہوگا① یہ سب ان کی (بے اصل) آرزوئیں ہیں② (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اگر تم سچے ہو③ تو (اس پر) اپنی (کوئی) دلیل لاؤ④ ﴿۱۱۱﴾ کیوں نہیں: (اصل بات تو یہ ہے کہ) جو اپنا چہرا (یعنی زندگی کا رخ) اللہ تعالیٰ کے تابع کردے⑤ اور وہ نیکی کے کام کرنے والا ہو⑥ تو اس (شخص) کو اپنے رب کے پاس اپنے (عمل کا) ثواب ملتا ہے اور ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور وہ لوگ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے ﴿۱۱۲﴾

اور یہود (یوں) کہنے لگے کہ: نصاریٰ کسی دین⑦ پر نہیں ہیں اور (جواب میں) نصاریٰ کہنے لگے کہ: یہود کسی دین پر نہیں ہیں؛ حالاں کہ وہ سب (یہود و نصاریٰ اپنی آسمانی) کتاب پڑھتے ہیں⑧ اسی طرح (یہ سن کر مشرکین) جن کے پاس کوئی (آسمانی) علم نہیں ہے وہ بھی ان (یہود و نصاریٰ) کے جیسی بات کہنے لگے⑨ سو جن باتوں (یعنی امور) کے متعلق وہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان (باتوں) کے متعلق ان کے درمیان فیصلہ فرماویں گے⑩ ﴿۱۱۳﴾

① مذہب کو قومیت کے دائرے میں محدود کر دیا اور خود کی بڑائی، تخصیص جھاڑنی شروع کر دی۔ ② باطل، بے اصل، جھوٹی یا صرف دل خوش کرنے والی باتیں ہیں۔ ③ اپنے جنت کے تمھارے لیے خاص ہونے کے دعوے میں۔ ④ ظاہر ہے کہ ایسی کوئی دلیل نہیں ہے؛ اس لیے کہ دعویٰ ہی غلط ہے۔ ⑤ یعنی اللہ کا کامل فرماں بردار بن جاوے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) نیک روش کا پابند بھی ہو۔ ⑦ یعنی صحیح دین کے راستہ پر نہیں ہے۔ ⑧ یعنی ایک دوسرے کے دین کی حقیقت جانتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے دین کو بے بنیاد و بے اصل کہتے ہیں، یہ مذہبی تعصب کی بات ہے۔ ⑨ مشرکین، یہود و نصاریٰ کے دین کو غلط کہنے لگے؛ حالاں کہ خود مشرکین کا دین غلط ہے⑩ یعنی حق و باطل کو ظاہر فرمائیں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ أُولٰٓئِكَ مَا
كَانَ لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوْهَآ إِلَّا خَآئِفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ
قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَإِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اس (اللہ تعالیٰ) کا نام لینے سے منع کرے اور ان (مسجدوں) کو ویران کرنے کی کوشش کرے اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ ایسے لوگوں کو ان (مسجدوں) میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں پہنچتا، ہاں! (اللہ تعالیٰ کے) ڈر کے ساتھ (ہو تو اور بات ہے)① ان (ظالموں) کے لیے دنیا میں (سخت) رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے② ﴿۱۱۴﴾ اور مشرق اور مغرب سب کے مالک اللہ تعالیٰ ہی ہیں، سو جس طرف بھی تم (اپنا) رخ (یعنی منہ) کرو گے اللہ تعالیٰ کا رخ (یعنی توجہ) وہاں ہے③ یقیناً اللہ تعالیٰ وسعت والے④ سب جانتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: اللہ تعالیٰ کوئی لڑکا رکھتے ہیں؛ (حالاں کہ) اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات (اولاد سے اور تمام عیوب) پاک ہے؛ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، ہر ایک اس کے تابع دار ہیں⑤ ﴿۱۱۶﴾ (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے بنانے والے ہیں، اور جب وہ (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ کرتے ہیں⑥ تو بس اسے (اتنا) کہہ دیتے ہیں کہ "ہو جا" سو وہ (کام) ہو جاتا ہے ﴿۱۱۷﴾

---

① یعنی تواضع اور مسجد کی تعظیم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوسکتے ہیں۔
② مسجد حرام میں عبادت کرنے سے روکنے والے مکہ کے ان ظالموں کے لیے تھوڑے ہی عرصے میں حالات ایسے آگئے کہ مکہ فتح ہوگیا اور مسجد حرام میں ان کو ڈر ڈر کے داخل ہونا پڑا۔
③ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں نماز کے لیے مطلوب جہت وہاں ہے۔
④ یعنی وسیع بخشش والے۔ ⑤ یعنی آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرتی ہے۔
⑥ یعنی کسی کام کو کرنا چاہتے ہیں (دوسرا ترجمہ) کسی کام کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ لَوۡ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوۡ تَاۡتِيۡنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ مِنۡ
قَبۡلِهِمۡ مِّثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ؕ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ
اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ
الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰى ؕ وَلَئِنِ
اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِىۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۲۰﴾

اور جو لوگ جانتے نہیں ہیں وہ (ایسا) کہنے لگے کہ: اللہ تعالیٰ (بلا واسطہ) ہم سے کلام کیوں نہیں کرتے یا (اللہ تعالیٰ کے یہاں سے) ہمارے پاس (کوئی) نشانی (یعنی معجزہ) کیوں نہیں آجاتی؟① اسی طرح ان سے پہلے کے لوگ بھی (جو اپنے زمانے کے رسول کو نہیں مانتے تھے) ان کے جیسی باتیں کہہ چکے ہیں، ان (اگلے پچھلوں) کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جو لوگ یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو ہم (بہت سی) نشانیاں (پہلے ہی) صاف صاف بتلا چکے ہیں ﴿۱۱۸﴾ (اے نبی! یعنی محمد ﷺ) یقیناً ہم نے تم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے، (اطاعت کرنے والوں کے لیے جنت کی) خوش خبری سنانے والا، اور (نہ ماننے والوں کے لیے جہنم کا) ڈر سنانے والا اور جو (لوگ اپنی مرضی سے) جہنم (کا راستہ) اختیار کر چکے ہیں② ان کے بارے میں تم سے کوئی سوال نہ ہوگا ﴿۱۱۹﴾ اور جب تک کہ تم ان (یہود و نصاریٰ) کے دین پر نہیں چلو گے وہاں تک یہود و نصاریٰ ہرگز تم سے خوش نہیں ہوں گے، (اے نبی!) تم (ان یہود و نصاریٰ سے) کہہ دو: اللہ تعالیٰ (دین کا) جو راستہ بتادے وہی حقیقت میں سیدھا راستہ ہے③ اور تمھارے پاس (وحی کے ذریعہ) جو علم آگیا اس کے بعد بھی اگر (بالفرض) ان (یہود و نصاریٰ) کی خواہشات کے مطابق تم چلے تو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے بچانے کے لیے نہ تو تمھارا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی مددگار ﴿۱۲۰﴾

① یعنی رسول کے واسطے کی ضرورت نہ رہے۔
② یعنی بدعملی سے جہنمی بن گئے۔
③ اس دور میں وہ راستہ اسلام ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ع
وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا
يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ
بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا
يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس (کتاب) کی تلاوت کا جو حق ہے اس کے مطابق ہی اس کی تلاوت کرتے ہیں① تو وہی لوگ اس (اللہ کی کتاب اور دین حق) پر (حقیقت میں) ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۱۲۱﴾

اے بنی اسرائیل! میں نے اپنی جو نعمتیں تم کو عطا کی ہیں تم ان کو یاد کرو اور یہ (بھی یاد کرو) کہ میں نے تم کو تمام جہاں والوں② پر فضیلت دی تھی ﴿۱۲۲﴾ اور تم اس (قیامت کے) دن سے ڈرو، جس دن کوئی (شخص) کسی کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور کسی کی طرف سے (عذاب سے چھوٹنے کے لیے کسی قسم کا) فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور کسی (مجرم) کو (کسی کی) سفارش بھی کام نہیں آئے گی اور ان (مجرموں) کو کوئی مدد بھی نہیں پہنچے گی ﴿۱۲۳﴾ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے بہت ساری باتوں میں آزمایا، سو ان سب کو اس (ابراہیم) نے پورا کر کے دکھلایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا③: میں تم کو لوگوں کا (دینی) پیشوا بناؤں گا تو اس (ابراہیم) نے عرض کیا: اور میری اولاد میں سے بھی (کسی کو پیشوا بنایا جائے گا؟) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں ملے گا④ ﴿۱۲۴﴾

① یعنی اللہ کی دی ہوئی علمی صلاحیت سے قرآن کے مضامین کو سمجھا اور عملی طاقت سے قرآن کے احکام پر عمل کیا۔ الفاظ اور معنیٰ میں کوئی تحریف نہ کرنا۔ ہر ہر لفظ صاف صاف ادا کرے، تجوید کے قوانین کی رعایت کرے۔ تلاوت کے وقت معنیٰ اور مفہوم کی طرف دھیان دے۔ جنت کا ذکر آوے تو اس کا سوال کرے، جہنم کا ذکر آوے تو اس سے حفاظت چاہے۔
② (دوسرا ترجمہ) تمام اقوامِ عالم پر۔ ③ حضرت ابراہیم علیہ السلام امتحان میں کامیاب ہوئے تو اس پر خوش خبری کے طور پر۔
④ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اپنی جان پر ظلم کرنے والوں کو پیشوا نہیں بنایا جائے گا۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ
اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب کہ ہم نے بیت اللہ (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لیے بار بار آنے کی ① اور امن کی جگہ بنادیا اور (ہم نے حکم دیا کہ: اے لوگو!) تم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو اور ہم نے ابراہیم واسماعیل (علیہما السلام) کو پوری تاکید سے حکم دیا کہ: میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے (یعنی نماز پڑھنے والوں کے لیے) تم خوب پاک رکھو ② ﴿۱۲۵﴾ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! آپ اس (شہر مکہ) کو امن والا بنادیجیے اور اس (مکہ) کے رہنے والوں میں سے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے ان کو (قسم قسم کے) پھل (کھانے کے لیے) عطا فرمائیے، (اللہ تعالیٰ نے دعا کے جواب میں) ارشاد فرمایا: اور جس نے کفر کیا اس کو بھی میں تھوڑی مدت کے لیے فائدہ اٹھانے کا موقع دوں گا ③ پھر میں اس (کافر) کو زبردستی دوزخ کے عذاب میں پہنچاؤں گا اور وہ (جہنم) رہنے کی بہت بری جگہ ہے ④ ﴿۱۲۶﴾ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) گھر (خانۂ کعبہ) کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے ⑤ اور اسماعیل بھی ⑥ (اور وہ دونوں دعا کر رہے تھے) اے ہمارے رب! آپ ہم سے (کعبہ کی تعمیر کی خدمت کو) قبول کر لیجیے ⑦ یقیناً آپ ہی (ہر ایک کی دعا) پوری طرح سنتے (اور ہر ایک کی دلی نیت کو) اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۲۷﴾

---

① یعنی مرجع بنادیا ② ہر قسم کی ظاہری اور معنوی گندگی سے ③ یعنی پھلوں کی روزی دنیوی زندگی میں کافروں کو بھی ملے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) پہنچنے کی بہت بری جگہ ہے۔ ⑤ یعنی پرانی بنیاد پر جدید دیواریں بنارہے تھے۔
⑥ یعنی اس تعمیر کے کام میں شامل تھے۔ ⑦ ہر نیک عمل کے قبولیت کی دعا بھی کرتے رہنا چاہیے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
ع الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرٰهِمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي
الدُّنْيَا ۚ وَإِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٣٠﴾

اے ہمارے رب! اور آپ ہم کو اپنا پورا فرماں بردار بنا دیجیے① اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (یعنی امت) پیدا کر دیجیے جو آپ کی پوری فرماں بردار ہو اور آپ ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھلا دیجیے② اور آپ ہماری توبہ قبول کر لیجیے③ (اے اللہ!) یقیناً آپ ہی بہت توبہ قبول کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾ اے ہمارے رب! اور آپ ان (مکہ کے رہنے والوں) میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجیے جو ان کے سامنے آپ کی (یعنی قرآن کی) آیتوں کی تلاوت کیا کرے④ اور ان (انسانوں) کو کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت کی باتیں سکھلایا کرے اور ان کو (ظاہری و باطنی گندگی سے) پاک صاف بنائے، یقیناً آپ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۲۹﴾ اور کون ہے جو ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقے سے اعراض کرے⑤؟ مگر وہی شخص (منہ پھرائے گا) جس نے خود بے وقوفی اپنا لی ہو⑥ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں (امامت جیسے اونچے مرتبے کے لیے) منتخب کر لیا تھا اور یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) آخرت میں نیک لوگوں (کی جماعت) میں (شامل) ہوں گے ﴿۱۳۰﴾

---

① اس دعا میں اسلام پر بقا اور استقامت اور ترقی بھی شامل ہے، ایک جلیل القدر نبی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا خود کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے مانگے تو دوسروں کو بھی اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے، خصوصاً اس دور میں ہر ایمان والا اس دعا کو مانگنے کا ہمیشہ اہتمام کرے۔

② یعنی حج اور دوسرے شریعت کے احکام جن کو ہمیں انجام دینا ہے۔ ③ احکام پر عمل کرنے میں جو کوتاہی ہو تو۔

④ یعنی اولاً مکہ والوں کے سامنے پھر تمام انسانوں کے لیے۔ ⑤ یعنی منہ پھرا لیوے اور نہ مانے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) جس نے خود کو بے وقوف بنایا ہو (تیسرا ترجمہ) جو اپنے آپ ہی کو نہ سمجھتا ہو۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝۱۳۱ وَوَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ
وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝۱۳۲ اَمْ
كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۝۱۳۳
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝۱۳۴

جب ان (ابراہیم علیہ السلام) کو ان کے رب نے حکم دیا کہ: تو (اللہ تعالیٰ کے) حکم کو مکمل پورا کرنے والا بن جا① تو (جواب میں فوراً) انھوں نے کہا کہ: میں تمام عالموں کے رب (کے ہر حکم) کا فرماں بردار بن گیا② ﴿۱۳۱﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اسی کی ③ اپنی اولاد کو وصیت کی تھی اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی (اسی اسلام کی وصیت کی اور فرمایا) اے میرے بیٹو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دین (یعنی اسلام) کو منتخب کر لیا ہے، سو (اے میرے بیٹو!) تم کو مسلمان ہونے کی حالت ہی میں موت آوے ﴿۱۳۲﴾ (اے لوگو!) یعقوب (علیہ السلام) کی موت کے وقت کیا تم خود وہاں موجود تھے؟④ جب کہ یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو پوچھا تھا کہ: تم میرے (دنیا سے جانے کے) بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب (بیٹوں) نے جواب دیا: ہم اسی ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے جو آپ (یعنی یعقوب علیہ السلام) کے معبود اور آپ کے (اوپر تک) باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) کے معبود ہیں اور ہم اسی (ایک اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار بن کر رہیں گے ﴿۱۳۳﴾ وہ ایک امت تھی⑤ جو (اپنے وقت پر آ کر) چلی گئی، جو کچھ اس (جماعت) نے کمایا وہ اس کے لیے ہے اور (اے یہود!) تمھارا (اچھا یا برا) کمایا ہوا تم کو ملے گا اور ان کے کاموں کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿۱۳۴﴾

① یعنی فرماں برداری پر قائم رہنا اور اطاعت میں ترقی کرنا۔ ② یعنی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری پر قائم اور باقی رہوں گا، حضرت ابراہیمؑ پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار تھے، اس سوال کے جواب کے ذریعے ان کی فرماں برداری اور زیادہ مضبوط اور ظاہر ہو گئی اور دوسرے لوگوں کو بھی فرماں بردار رہنے کا سبق مل گیا۔ ③ اسلام کی یعنی اللہ کے ہر حکم کو پورا کرنے کی۔ ④ یعنی یہود تو موجود نہیں تھے، اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ ⑤ اللہ کے نیک بندے نبیوں کی جماعت۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾

اور وہ (یہود ونصاریٰ) کہنے لگے: (اے مسلمانو!) تم یہودی یا نصرانی بن جاؤ،تم صحیح راستے
پرآجاؤ گے (توان کو جواب میں) تم کہو: (نہیں) بلکہ (ہم تو) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر عمل
کریں گے جو بالکل ٹھیک (سیدھے) راستہ پر (یعنی موحد) تھے اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) شرک
کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۳۵﴾ (اے مسلمانو!) تم (یہود ونصاریٰ ومشرکین سے) کہہ
دو: ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو (قرآن) ہم پر اتارا گیا اس پر (تفصیلی ایمان لائے) ①
اور جو (وحی) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اس
پر بھی (ہم اجمالی طور ایمان لائے) ② اور جو (شریعت) موسیٰ وعیسیٰ (علیہما السلام) کو دی گئی اس پر بھی
اور جو (شریعت دوسرے) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی (ہم ان سب کو صحیح مانتے ہیں)
ہم ان (پیغمبروں) میں سے کسی کے درمیان (کوئی) تفریق نہیں کرتے ③ اور ہم اسی (تمام نبیوں
پر وحی اتارنے والے اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار ہیں ﴿۱۳۶﴾ سو اگر وہ (اہلِ کتاب اور کافر) بھی
تمھارے ④ جیسا ایمان لے آویں تو پکی بات ہے کہ وہ (اہلِ کتاب اور کافر بھی) ہدایت پر آجائیں گے
اور اگر وہ (یہود ونصاریٰ) منہ پھرالیویں ⑤ تو وہ یقیناً مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ⑥ (اے محمد! تم
ان کی دشمنی سے نہ گھبراؤ) سو عنقریب تمھاری طرف سے اللہ تعالیٰ ان (یہود ونصاریٰ اور کافروں) کو
کافی ہوجائیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر بات کو سنتے (اور) ہر بات کو جانتے ہیں ﴿۱۳۷﴾

---

① یعنی ہمارا عمل قرآن کے مطابق ہے۔ ② یعنی ان نبیوں کی شریعت ان کے زمانے میں صحیح تھی یہ ہم مانتے ہیں۔ ③ یعنی سب رسولوں کو مانتے ہیں۔ ④ مراد حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یعنی صحابہ کے ایمان کو معیار بتایا گیا یہ بڑی سعادت ہے۔ ⑤ یعنی مسلمانوں جیسا ایمان نہ لاوے۔ ⑥ یعنی حضرت محمد ﷺ اور دینِ حق کی مخالفت کررہے ہیں۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي
اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ
تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا
كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶

(اے مسلمانو! ان نصاریٰ سے کہہ دو: ہم نے تو) اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کرلیا① اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہوسکتا ہے؟ اور ہم تو اسی (ایک اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنے والے ہیں ﴿۱۳۸﴾ تم (ان یہود ونصاریٰ سے) کہہ دو: کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے بحث کرتے ہو؟② حالاں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تو ہمارے رب ہیں اور تمھارے (سب کے بھی) رب ہیں اور ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال ہیں اور ہم تو خالص اس (اللہ تعالیٰ ہی) کی اطاعت کرنے والے ہیں ﴿۱۳۹﴾ (اے یہود ونصاریٰ!) کیا تم (ایسا) کہتے ہو کہ: یقیناً ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد وہ (سب) یہودی یا نصرانی تھے؟ تم (ان سے) کہو کہ: (ان کے مذہب کے بارے میں) تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں؟ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کے پاس آئی ہوئی شہادت کو چھپائے③؟ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۱۴۰﴾ وہ امت تھی جو (اپنے وقت پر دنیا میں آکر) چلی گئی، جو کچھ اس (امت) نے کمایا وہ اس کے لیے ہے اور تمھارا کمایا ہوا (یعنی تمھارے کیے کرائے اعمال) تمھارے لیے ہیں اور ان کے کاموں کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿۱۴۱﴾

① رنگ جس طرح سامنے سے نظر آجاتا ہے اسی طرح حقیقی دین داری دین دار پر نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے یعنی ہم مکمل اللہ کے دین میں آگئے۔ ② یعنی اللہ تعالیٰ صرف تم یہود ونصاریٰ کی بخشش کریں گے اور ہم مسلمانوں کی بخشش نہیں کریں گے۔
③ شہادت: [۱] حضرت ابراہیمؑ کے ملتِ توحید ہونے کے بارے میں تھی جس کو انھوں نے چھپایا اور حضرت ابراہیمؑ کو یہودی اور نصرانی کہنے لگے [۲] حضور ﷺ کی صفات جو تورات میں تھی اس کو چھپایا۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ
اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى
عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ
اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اب تو① بے وقوف لوگ (یوں) کہیں گے کہ: ان (مسلمانوں) کو اپنے اس قبلے سے کس چیز نے پھیر دیا جس پر وہ (کچھ عرصے سے قائم) تھے؟ (اے نبی!) تم (جواب میں) کہو کہ: مشرق و مغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں سیدھی راہ پر چلاتے ہیں ﴿۱۴۲﴾ اور اسی طرح ②ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا؛ تا کہ (قیامت کے روز) لوگوں پر تم گواہ بنو اور رسول (محمد ﷺ) تم پر گواہ بنیں اور جس قبلے کی طرف (اب تک) تم (عارضی طور پر منہ کرتے چلے آرہے) تھے③ وہ (قبلہ) ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا تا کہ ہم معلوم کر لیویں④ کہ کون رسول کا حکم مانتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں پر الٹا پھر جاتا ہے⑤ اور یقیناً یہ (قبلے کی تبدیلی) بڑی مشکل بات تھی؛ مگر ان لوگوں کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی⑥ اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ تمھارے ایمان کو ضائع کریں⑦ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والے، نہایت مہربان ہیں ﴿۱۴۳﴾

---

① یعنی جب کعبہ قبلہ مقرر ہوا اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنا چھوڑ دیا گیا تب ② جس طرح اس امت کو افضل نبی حضرت محمد ﷺ عطا ہوئے، قرآن جیسی افضل کتاب ملی اسی طرح آخری نبی کی امت کو کعبہ جیسا افضل قبلہ عطا فرمایا اور تحویل کے حکم کے بعد لوگوں کو دل و جان سے اس کے قبول کرنے کی توفیق دی ③ ہجرت سے قبل بیت المقدس قبلہ تھا جو ہجرت کے بعد سولہ یا سترہ ماہ تک باقی رہا پھر کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔ دوسری روایت کے مطابق مکی زندگی میں کعبہ قبلہ تھا، ہجرت کے بعد ۱۶ یا ۱۷ ماہ بیت المقدس قبلہ رہا پھر دوبارہ کعبہ کو قبلہ بنایا گیا ④ (دوسرا ترجمہ) تمیز کر دیوے ⑤ (دوسرا ترجمہ) یعنی ماننے سے انکار کر دیتا ہے ⑥ ان کے لیے اس نئے قبلے پر عمل کرنا ذرا بھی مشکل نہیں ⑦ بعض لوگ یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کا تحویلِ قبلہ دین سے انحراف ہے اور اس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے، اس بے وقوفی والے خیال کا رد ہے، دوسرا ترجمہ ''ایمان'' کا ''نماز'' ہے؛ چوں کہ نماز ایمان کا اہم رکن ہے، تحویلِ قبلہ سے قبل پڑھی گئی نماز ضائع نہیں ہوئی یہ بتا دیا گیا۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ
اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ
قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ
كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

(اے ہمارے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھیرنا دیکھ رہے ہیں، سو تم جس قبلے (یعنی کعبہ) کو پسند کرتے ہو اس کی طرف ہم ضرور تمھارے رخ کو پھیر دیں گے ①، سو (اب سے) تم اپنا رخ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لو اور (آئندہ) جہاں کہیں بھی تم لوگ ہو تو اپنے چہروں کو اسی (مسجدِ حرام ہی) کی طرف کر لیا کرو، اور یقیناً اہلِ کتاب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ (قبلہ بدلنے کا حکم) حق ہے جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اور وہ (اہلِ کتاب قبلے کے بدلنے کی مخالفت کا) جو کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہیں ﴿۱۴۴﴾ اور اگر تم ان اہلِ کتاب کے سامنے (قبلہ کی تبدیلی کے) تمام دلائل پیش کر دو تب بھی وہ تمھارے قبلے کو ماننے والے نہیں ہیں اور نہ تم ان کے قبلے کو ماننے والے ہو اور نہ وہ (اہلِ کتاب) آپس میں ایک دوسرے کے قبلے کو ماننے والے ہیں اور جو (وحی کا) علم تمھارے پاس آچکا ہے اس کے بعد بھی اگر ان (اہلِ کتاب) کی خواہشات پر تم (بالفرض) چلیں تب تو یقیناً تمھارا شمار ظالموں میں ہوگا ② ﴿۱۴۵﴾ جن لوگوں کو ہم نے کتاب (یعنی تورات اور انجیل) دی وہ اس (رسول یعنی حضرت محمد ﷺ) کو (اچھی طرح) پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے (سگے) بیٹوں (یعنی اولاد) کو پہچانتے ہیں، اور یقینی بات یہ ہے کہ ان (اہلِ کتاب) میں سے ایک جماعت (ایسے لوگوں کی ہے جو) جان بوجھ کر حق کو چھپاتی ہے ③ ﴿۱۴۶﴾

---

① یہ تبدیلیٔ قبلہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہو گیا جو ایک مستقل خوشی ہے، پھر اس وعدے کو پورا کرتے ہوئے فرمایا۔

عِ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ۝١٤٧ وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا
الۡخَيۡرٰتِ ؕ اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يَاۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ۝١٤٨ وَمِنۡ
حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۝١٤٩

حق وہی ہے جو تمھارے رب کی طرف سے ہے، سو (اس لیے) تم شک کرنے والوں میں بالکل شامل نہ ہونا ﴿۱۴۷﴾

اور ہر ایک (مذہب والوں) کی ایک سمت (رخ کرنے کی) ہے جس کی طرف (اپنی عبادت میں) وہ رخ کرتے ہیں، سو تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم سب جہاں بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) تم سب کو (جمع کر کے اپنے پاس) لاویں گے، حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۴۸﴾ اور جہاں سے بھی تم (سفر کے لیے) باہر نکلو تو اپنا منہ (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف کرلیا کرو① اور یقیناً یہی حق بات (کا حکم) ہے جو تمھارے رب کی طرف سے ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۱۴۹﴾

پچھلے صفحے کا باقی:

② ظاہر بات ہے حضور ﷺ یہ کر ہی نہیں سکتے۔ ③ نبی کریم ﷺ کے تورات میں بیان شدہ علامات کی روشنی میں وہ آپ کو نبی حق جانتے تھے؛ لیکن پھر بھی لوگوں سے چھپاتے تھے۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① قبلے کے بدلنے کا جو حکم آیا اس کے لیے واحد کا صیغہ تین مرتبہ اور جمع کا صیغہ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے، اس طرح بار بار حکم دینے کی مختلف حکمتیں ہوسکتی ہیں: (۱) قبلے کے بدلنے پر دشمنوں کی طرف سے بہت سارے اعتراضات ہوئے ان اعتراضات کو بند کرنا۔ (۲) مسلمانوں کے لیے بھی قبلے کا بدلنا ایک عظیم انقلاب تھا؛ اس لیے کہ آج تک جس قبلے کو صحیح سمجھ کر نماز میں اس کی طرف رخ کرتے رہے تھے اس کو اب چھوڑ کر نئے قبلے کی طرف رخ کرنا۔

(۳) عام حکم کو بتلانا تھا کہ سفر ہو کہ کسی جگہ مقیم ہو پھر یہ سفر اور اقامت کبھی طویل کبھی مختصر، کبھی عارضی کبھی مستقل ہر حال میں کعبہ ہی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ہے۔

(۴) یہ قبلے کی تبدیلی کا حکم خود نبی کریم ﷺ کے لیے اور آپ کی پوری امت کے لیے بھی ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ كَمَآ
اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾

اور جہاں سے بھی تم (سفر میں) باہر نکلو تو اپنا منہ (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف رکھا کرو اور جس جگہ بھی تم لوگ ہوا کرو تو اپنے چہروں کو اسی (مسجدِ حرام) کی طرف کرو①؛ تا کہ تمھارے خلاف لوگوں کو الزام قائم کرنے کا کوئی موقع نہ ملے؛ مگر ان میں سے جن لوگوں کی عادت ظلم بن چکی ہے (ایسے ضدی لوگ چپ نہیں رہیں گے) سو تم ان (لوگوں) سے مت ڈرو اور تم مجھ ہی سے ڈرو؛ اور تا کہ میں اپنی نعمت② تم پر پوری کروں اور تا کہ تم لوگ صحیح راہ پر رہو ﴿١٥٠﴾ (یہ احسان ایسا ہے)③ جیسا کہ ہم نے تمھارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول (محمد ﷺ) بھیجا جو تمھارے سامنے ہماری آیتوں کو پڑھ پڑھ کے سناتا ہے اور تم کو (ظاہری و باطنی گندگی سے) پاک (وصاف) کرتا ہے اور تم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور جو باتیں (اب تک) تم نہیں جانتے تھے④ وہ تم کو سکھلاتا ہے ﴿١٥١﴾

① تم عالم کی الگ الگ سمتوں سے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک ہی رخ سمجھا جائے گا۔

② دشمنوں کے طعن سے حفاظت ہو اور اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام، برکات، انوار اور ہدایت کے پورے حق دار بنو اور آخرت میں جنت کا داخلہ مل جاوے یہ فضلِ الٰہی ہے۔
دوسرا مطلب: فضل اور انعام یعنی اسلام کی کامل ہدایت۔

③ آیت میں تشبیہ کا حاصل:
[١] یعنی تمھارا پسندیدہ قبلہ کعبہ مل گیا وہ نعمت ہے، اسی طرح تم کو ایک کامل رسول اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔
[٢] کعبہ کی تعمیر مقبول ہو وہ دعا مقبول ہوئی اور نبی کی بعثت والی دعا بھی مقبول ہوئی۔

④ (دوسرا ترجمہ) یا جو باتیں تم (خود کبھی) نہ جان سکتے تھے۔

ع فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝۱۵۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝۱۵۳ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝۱۵۴ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۝۱۵۵ الَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝۱۵۶ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۝۱۵۷

سو (ان نعمتوں پر) تم مجھ کو یاد کرتے رہو، میں تم کو یاد رکھوں گا① اور (ان نعمتوں کے ملنے پر) تم میرا شکرادا کرتے رہو② اور تم میری ناشکری (یعنی نافرمانی) نہ کیا کرو ﴿۱۵۲﴾

اے ایمان والو! (مصیبت پر) صبر کر کے اور نماز پڑھ کر (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل کرو③ یقیناً اللہ تعالیٰ (کی مدد) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۵۳﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) کیے جائیں ان کو تم (عام مُردوں کی طرح) مرے ہوئے مت کہو؛ بلکہ وہ تو سب زندہ ہیں④؛ لیکن تم کو (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہے⑤ ﴿۱۵۴﴾ اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے (کبھی تو) تھوڑے سے خوف سے اور (کبھی تو تھوڑی سی) بھوک سے اور (کبھی تو تھوڑے سے) مال اور جان اور پھلوں میں نقصان (یعنی کمی) کرنے سے اور (ایسے امتحان کے حالات میں) صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنادو ﴿۱۵۵﴾ (صبر کرنے والے) وہ ہیں کہ جب ان کو (کسی قسم کی) کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم سب تو اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہیں اور ہم سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف واپس جانے والے ہیں ﴿۱۵۶﴾ انہی (صبر کرنے والوں) پر ان کے رب کی طرف سے (خاص) عنایتیں ہوں گی اور رحمت (بھی) ہوگی اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں ﴿۱۵۷﴾

---

① ذکر کا ایک معنیٰ ''یاد کرنا'' ہے جس کا تعلق دل سے ہے اور زبان اس کی ترجمان ہوتی ہے۔ ذکر کی ایک تفسیر ''اطاعت'' یعنی ہر موقع پر شریعت کا جو حکم ہو اس کو پورا کرنا بھی ہے۔ ② شکر: قلبی، لسانی، عملی تین طرح سے ہے۔ ③ نماز میں نصرت الٰہیہ کو کھینچ کرلانے کی تاثیر ہے۔ ④ برزخی خاص قسم کی حیات۔ ⑤ تم ان کی زندگی کا ادراک نہیں کر سکتے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ
يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ
اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ
يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰۗىِٕكَ
اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

یقیناً صفا اور مَروہ (دونوں پہاڑ) اللہ (کے دین) کی (خاص) نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں (پہاڑ) کے چکر لگائے اور جو شخص بھی نیکی کا کام خوشی (اور شوق) سے کرے گا① تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی قدر کرنے والے② سب کچھ جاننے والے ہیں ﴿۱۵۸﴾ یقیناً جو لوگ ہمارے اتارے ہوئے صاف احکام اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم ان (مضامین) کو کتاب (تورات وانجیل) میں لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں اور ان پر (دوسرے) سب لعنت کرنے والے بھی لعنت (یعنی لعنت کی بد دعا) کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ مگر (لعنت سے بچ گئے وہ لوگ) جنھوں نے توبہ کی اور انھوں نے (اپنی) اصلاح کر لی اور انھوں نے (آسمانی کتاب کی چھپائی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیا تو ایسے لوگوں کی توبہ میں قبول کر لیتا ہوں اور میں تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، سب پر مہربان ہوں ﴿۱۶۰﴾ حقیقت میں جن لوگوں نے کفر اپنا لیا اور کفر ہی پر مرے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے ﴿۱۶۱﴾ وہ اس (لعنت) میں ہمیشہ رہیں گے، ان پر سے (کبھی بھی) عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور (کسی وقت بھی) ان کو مہلت (بھی) نہیں دی جائے گی ﴿۱۶۲﴾

---

① یعنی نیکی کا کام کرنا تو ہے ہی تو بہتر یہ ہے کہ خوشی اور رغبت سے کرو۔

② نیکی کو قبول کر کے زیادہ نیکی کی توفیق دیوے اور آخرت میں اجر دیوے۔

ع وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ
وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ
دَآبَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ
يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ
وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوۡ يَرَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

اور تمھارا (حقیقی) معبود ایک (اللہ تعالیٰ) ہی معبود ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، جن کی رحمت سب کے لیے ہے (اور وہ) بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶۳﴾

یقیناً آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے (مسلسل) بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدے کا سامان لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور اس (بارش کے) پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا، پھر اس (بارش کے پانی) کے ذریعے زمین کو اس کے مُردہ ہونے (یعنی اجڑ جانے) کے بعد زندہ کر دیا اور ہر قسم کے جانور اس (زمین) میں پھیلا دیئے اور ہواؤں کے (رخ) بدلنے میں اور جو بادل آسمان و زمین کے درمیان (اللہ تعالیٰ کے حکم کے) پابند رہ کر کام میں لگے ہوئے ہیں ان میں عقل سے کام لینے والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۶۴﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں) کو شریک بناتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے جیسی محبت رکھنی چاہیے وہ ویسی محبت ان (شریکوں) سے رکھتے ہیں [۱] اور ایمان والے اللہ تعالیٰ ہی سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں [۲] اور کاش کہ یہ ظالم (یعنی کافر) لوگ جب (آنے والے) عذاب (کے منظر) کو دیکھ لیتے تو اسی وقت ان (کافروں) کو یقین ہو جاتا کہ طاقت تو پوری اللہ تعالیٰ ہی کی ہے [۳] اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں) بہت سخت ہوگا [۴] ﴿۱۶۵﴾

---

① یعنی جیسی تعظیم اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہئے یہ مشرکین بتوں کی ویسی تعظیم کرتے ہیں۔ باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ
كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يَا أَيُّهَا ع
النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٦٨﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾

جب① وہ (لیڈر) لوگ جن کے کہنے پر (دنیا میں) دوسرے لوگ چلتے تھے اپنے پیروں کاروں سے بے تعلقی کا اعلان کریں گے② اور وہ (عوام اور لیڈر) سب عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے اور ان کے (آپس کے) سب تعلقات ختم ہو جائیں گے ﴿١٦٦﴾ اور (اس وقت) عوام کہیں گے کہ: کاش ہم کو (دنیا میں) دوبارہ جانے کا موقع ملے تو ہم اعلان کر دیں گے کہ ان (لیڈروں) سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ ان لیڈروں نے ہم سے تعلق کے نہ ہونے کا (یہاں قیامت میں) اعلان کر دیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کو (قیامت میں) دکھلائیں گے کہ ان کے اعمال ان کے لیے حسرت ہی حسرت بن چکے ہیں اور وہ (لیڈر اور عوام) آگ سے نکلنے والے ہی نہیں ہیں ﴿١٦٧﴾

اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں اس میں سے تم کھاؤ اور تم شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، یقین رکھو کہ وہ (شیطان) تمھارا کھلا دشمن ہے ﴿١٦٨﴾ یقیناً وہ (شیطان) تو تم کو بری باتوں کا اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے اور یہ کہ جو (باتیں) تم نہیں جانتے اس کا اللہ پر تم بہتان لگاؤ③ ﴿١٦٩﴾

⊃ **پچھلے صفحے کا مابقیہ:** ③ (دوسرا ترجمہ) اور جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے میں نہایت سخت (بہت مضبوط) ہے۔ ③ پھر اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت نہ کرتے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور اگر یہ ظالم جب دنیا میں کوئی تکلیف دیکھتے اس وقت یہ سمجھ لیتے کہ ساری طاقت اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے (اور دوسرے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز ہیں) اور یقیناً اللہ کا عذاب (آخرت میں) بہت سخت ہوگا۔

اِس صفحہ کا حاشیہ: ① یعنی آخرت میں عذاب کا سخت ہونا خاص طور پر اس وقت معلوم ہوگا جب۔ ② یعنی ہمارا (اس) عوام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ کے بارے میں تم ایسی باتیں بولو جن باتوں کی حقیقت تم جانتے نہیں ہو۔ نوٹ: انسان انسان کے متعلق بغیر جانے کوئی بات بولے تو وہ برا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے معاملے میں بے بنیاد باتیں بولنا نہایت خطرناک ہے۔

وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَآ اَلۡفَیۡنَا عَلَیۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوۡ
كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ شَیۡـًٔا وَّلَا یَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا كَمَثَلِ الَّذِیۡ
یَنۡعِقُ بِمَا لَا یَسۡمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِیَّاهُ
تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡكُمُ الۡمَیۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیۡرِ اللّٰهِ ۚ

اور جب ان (کافروں) کو یہ بات کہی جاتی ہے کہ جو احکام اللہ تعالیٰ نے اتارے اس کے مطابق تم چلو تو وہ (کافر) جواب دیتے ہیں کہ: (نہیں) بلکہ ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، بھلا کیا ان (کافروں) کے باپ دادا (دین کی) ذرا بھی سمجھ نہ رکھتے ہوں اور سیدھے راستے پر نہ ہوں تب بھی؟① ﴿۱۷۰﴾ اور (ضدی) کافروں (کو اسلام کی دعوت دینے) کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی ایسے (جانور) کے پیچھے چلّاتا ہو جو سوائے پکار اور آواز کے کچھ نہ سنتا ہو ② وہ (کافر) بہرے، گونگے، اندھے ہیں؛ لہٰذا وہ (کافر اسلام کو) سمجھتے نہیں ہیں③ ﴿۱۷۱﴾ اے ایمان والو! جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی اس میں سے کھاؤ اور اگر (حقیقت میں) تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرتے ہو تو (پھر کامل اور حقیقی) شکر (بھی) اللہ تعالیٰ کا ادا کرو ﴿۱۷۲﴾ یقیناً مردار اور (بہنے والا) خون اور خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا (یعنی بولا) گیا ہو صرف یہ سب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر حرام کر دیے ہیں،

---

① یعنی تب بھی انہی باپ دادا کے کفر والے راستے پر چلنے کی بات کریں گے؟

② جس طرح جانور کچھ سمجھتا نہیں اسی طرح اَڑے ہوئے کافر اسلام کو سمجھتے نہیں اور قبول نہیں کرتے۔

③ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر کافروں کے لیے اس طرح کے الفاظ آئے ہیں، مراد یہ ہے کہ وہ کان سے سنتے تو ہیں؛ لیکن کام کی بات جس کے ذریعے ایمان قبول کر لیوے وہ سمجھتے نہیں ہیں، ایسے بہرے بن جاتے ہیں جیسے حق بات سنی ہی نہیں، زبان سلامت ہے، بولتے بھی خوب ہیں؛ لیکن سچی بات، ایمان کو قبول کرنے کی بات زبان پر آتی ہی نہیں، آنکھ بھی سلامت ہے؛ لیکن آخرت کا نفع، نقصان ان کو نظر آتا ہی نہیں ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ
بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ
اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى
الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع ۵

سو اگر کوئی شخص (آخری درجے کی) مجبوری میں ہو① (اور کھانے کا) مقصد لذت حاصل کرنا نہ ہو② اور ضرورت سے زیادہ نہ کھاوے تو اس (شخص) پر (کھانے کا) کوئی گناہ نہیں ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۱۷۳﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب میں سے (بہت سی باتوں کو) چھپاتے ہیں اور اس (چھپانے) کے بدلے میں (دنیا کا) تھوڑا سا عوض لیتے ہیں ویسے لوگ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی بھر رہے ہیں، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان (چھپانے والوں) سے (خوشی کی) بات نہیں کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۷۴﴾ انہی (آسمانی کتابوں کی حق بات چھپانے والے) لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا اور مغفرت کے بدلے عذاب کو (لے لیا) سو (ایسی بری حرکت کرکے) تعجب کی بات ہے کہ جہنم کی آگ سہنے کے لیے وہ کتنے تیار ہیں! ﴿۱۷۵﴾ یہ (سزا) اس لیے (ہوئی) کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب ٹھیک ٹھیک اتاری اور جن لوگوں نے (سچی) کتاب میں اختلاف کھڑا کر دیا وہ تو ضد میں (سچائی کے راستے سے بہت) دور جا کر پڑے ہیں③ ﴿۱۷۶﴾

① اور ان حرام چیزوں میں سے جان بچانے کے لیے کچھ کھالیوے۔
② (دوسرا ترجمہ) نافرمانی نہ کرے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تو وہ یقیناً ایسی مخالفت میں پڑے ہیں جو (حق کے راستے سے) بہت دور ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۱۷۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ

تم صرف اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو اسی کا نام (کامل) نیکی نہیں ہے؛ لیکن (کامل) نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب آسمانی) کتابوں پر اور (تمام) نبیوں پر ایمان لاویں اور اس (اللہ) کی محبت میں ① (اپنا) مال رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافر کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں ② (دیویں) اور وہ نماز کو قائم کریں اور زکوۃ بھی ادا کریں اور جب بھی کوئی (جائز کام کا) عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرنے کی عادت ہو اور تنگی (یعنی سختی، فقیری) اور تکلیف (یعنی بیماری، مصیبت) اور جنگ کے وقت میں صبر کرنے کی عادت ہو، ایسے لوگ ہی (نیکی پر ہونے کے دعوے میں) سچے ہیں اور ایسے لوگ ہی تقویٰ والے ہیں ﴿۱۷۷﴾ اے ایمان والو! (جن لوگوں کو ناحق قتل کر دیا جاوے ان) مقتولوں (کے بارے) میں (قاتل سے) قصاص لینا تم پر فرض ہے، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے عوض غلام اور عورت کے بدلے عورت (ہی کو قتل کیا جائے گا) پھر اگر اس (قاتل) کو اس کے بھائی (مقتول کے وارث) ③ کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے ④ تو وہ اچھے طریقے سے مانگنے کا حق رکھتا ہے ⑤ اور (اس قاتل پر) خوشی کے ساتھ اس کو ادا کرنا ضروری ہے ⑥

① یا مال کی محبت دل میں ہے اس کے باوجود مال خرچ کرے یا فقیروں کے ساتھ محبت کرتے ہوئے مال دیوے ان کو حقیر نہ سمجھے۔ ② یعنی غلاموں اور قیدی کو آزاد کرانے میں۔ ③ مقتول کا وارث رشتے دار جو قصاص چاہتا ہے، اس سے یہاں ایمانی اخوت یاد دلا کر معافی کی ترغیب دی گئی۔ ④ یعنی قصاص چھوڑ دیا جائے۔ ⑤ یعنی مقتول کے رشتے دار وارث معافی کے بدلے میں دیت کی رقم اچھے طریقے سے مانگنے کا حق رکھتا ہے، اور قاتل بھی اچھے برتاؤ سے ادا کرے۔ ⑥ یعنی قصاص کی معافی کے بدلے میں دیت کی رقم مقتول کے وارث کو اچھے انداز میں ادا کر دینا چاہیے۔

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا
حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ؕ

یہ (قصاص کی معافی اور دیت کی رقم) تمھارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے، سواس (آسانی) کے بعد بھی جو کوئی زیادتی کرے گا تو اس کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے[۱] ﴿۱۷۸﴾ اور اے عقل والو! قصاص لینے میں تمھارے لیے (دوسروں کی) زندگی (کی حفاظت) ہے[۲] پوری امید ہے کہ (قصاص کے ڈر سے ناحق قتل سے) تم بچتے رہو گے[۳] ﴿۱۷۹﴾ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آجائے[۴] اگر وہ (مرتے وقت اپنے پیچھے) کچھ مال چھوڑے تو والدین کے لیے اور قریبی رشتے داروں کے لیے انصاف کے ساتھ تم پر وصیت کرنا فرض ہے، (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں پر (اس طرح کی وصیت کرنا) ضروری حق ہے[۵] ﴿۱۸۰﴾

---

①یعنی قاتل دیت کی رقم دینے میں ٹال مٹول یا انکار کرے، اسی طرح مقتول کے رشتے دار دیت کی رقم بھی لیویں اور قاتل کو قتل کرنے کی یا تکلیف دینے کی بھی کوشش کریں یہ سب زیادتی ہے۔②(دوسرا ترجمہ) اے عقل والو! اس قصاص کے حکم میں تمھاری زندگی اور بقا ہے۔ عقل استعمال کر کے سوچو تو حقیقت سمجھ میں آوے گی کہ قاتل سے قصاص لینے کے ذریعے دوسروں کی زندگی بچ جائے گی؛ یعنی دوسرے لوگ ڈر جاویں گے اور قتل کے جرم کا ارتکاب نہ کریں گے۔

③(دوسرا ترجمہ) پوری امید ہے کہ تم اس (قصاص کے حکم کی خلاف ورزی کرنے) سے بچتے رہو گے۔

④یعنی موت کے آثار ظاہر ہونے لگے۔⑤شروع اسلام میں کسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے مال میں سے وارثوں کے کوئی حصے متعین نہیں تھے، مرنے والے کا پورا مال اس کے بڑے لڑکوں کو مل جاتا تھا، اسی لیے اس آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ ہر انسان اپنی موت سے پہلے والدین اور دوسرے رشتے داروں کے لیے وصیت کر کے جائے کہ فلاں فلاں کو اتنا اتنا حصہ دیا جائے، پھر جب سورۂ نساء میں ۱۱ سے لیکر کے ۱۴ تک کی آیتیں نازل ہوئیں تو مرنے والے کا کون وارث ہوگا اور اس کے کتنے حصے ہوں گے وہ سب خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیئے؛ اس لیے اس آیت میں جس وصیت کا ذکر ہے وہ فرض نہیں رہی؛ لیکن کسی آدمی کے ذمے کسی کا کوئی حق ہے تو اس کو ادا کر دیوے اور ابھی ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وصیت کر دیوے یہ فرض ہے، اسی طرح مرنے والے کے مال میں جو لوگ شرعاً وارث نہیں ہیں ان کے لیے اپنے مال میں سے یا کسی دینی کام کے لیے ایک تہائی تک وصیت کرنا جائز ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ ع
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾

پھر جس شخص نے اس (مرنے والے سے وصیت) کو سننے کے بعد اس میں تبدیلی کر ڈالی تو اس کو تبدیل کرنے والوں پر ہی اس (وصیت کے تبدیل کرنے) کا گناہ ہوگا① یقیناً اللہ تعالیٰ تو (ہر چیز کو) سنتے ہیں (اور تمام چیزوں کو) جانتے ہیں ﴿۱۸۱﴾ پھر جس کو ڈر ہے کہ وصیت کرنے والا (غلط طرف داری یا (حق تلفی کا) گناہ کر رہا ہے تو ان (مرحوم کے وارثوں اور وصیت والوں) کے درمیان (شرعی قانون کے مطابق وصیت بدل کر) صلح کرا دے تو اس (صلح کرانے والے) پر کوئی گناہ نہیں ہے② یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۸۲﴾

اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے (پچھلی امت کے) لوگوں پر فرض کیے گئے تھے؛ تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ ﴿۱۸۳﴾ چند ہی دن گنتی کے (روزے رکھنے ہیں)③ پھر جو شخص تم میں سے (رمضان میں) بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو (جتنے روزے چھوٹ گئے) دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) اتنی گنتی کو پورا کرنا ہے، اور جن لوگوں کو روزے کی طاقت ہے (لیکن روزہ نہ رکھنا چاہیں) تو وہ مسکین کو کھانا دے کر (روزہ نہ رکھنے کا) فدیہ دے دیویں④ پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر تم سمجھ دار ہو تو (سنو! رمضان میں) تمھارا روزہ رکھنا ہی تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے ﴿۱۸۴﴾

---

① مرنے والی کی زبان سے جس نے بھی کوئی وصیت سنی تو اس میں اپنی طرف سے کم زیادہ نہ کرے؛ بلکہ وصیت کے مطابق عمل کرنا واجب ہے، کسی آدمی نے وصیت کرنے میں ناانصافی کردی تو مرنے سے پہلے پہلے اس کو سمجھا بجھا کر وصیت میں شریعت کے حکم کے مطابق تبدیلی کروا دیوے اور اگر کوئی آدمی نامناسب یا شرعی حکم کے خلاف وصیت کر کے مر گیا ☜

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں لوگوں کے لیے ہدایت (کی باتوں) سے بھرا ہوا قرآن اتارا گیا اور یہ (قرآن) ہدایت کے صاف اور حق کو باطل سے جدا کرنے والے دلائل کا مجموعہ ہے، سو جو شخص تم میں سے (روزہ کی صلاحیت کی حالت میں رمضان کا) مہینہ پاوے تو وہ ضرور اس کے روزے رکھے، اور جو شخص (رمضان میں) بیمار ہو یا سفر میں ہو تو (جتنے روزے چھوٹ گئے) اتنی گنتی دوسرے دنوں میں (روزہ رکھ کر) پوری کرلے، اللہ تعالیٰ تمھارے لیے آسانی کرنا چاہتے ہیں اور تم کو (کسی) مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتے؛ اور تاکہ (اس طرح آسان اور رعایت والے احکام کے ذریعے) تم (پورے رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کرلو اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ہدایت کا راستہ بتادیا اس پر (اس کا احسان مانتے ہوئے) تم اللہ کی بڑائی بیان کرو؛ اور تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۸۵﴾ اور جب تم سے میرے بارے میں میرے بندے پوچھیں تو (بتلادو کہ) میں یقیناً (اتنا) قریب ہوں کہ جب کوئی (دعا کرنے والا) مجھ سے دعا کرے تو میں (بلاواسطہ) دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں

⊃ تو جن کے لیے وصیت کی ہے ان کے ساتھ وارثوں کی شریعت کے حکم کے موافق صلح کرادیوے، اس طرح کی تبدیلی میں گناہ بھی نہیں ہوگا؛ بلکہ بہتر ہوگا۔ ② یعنی ایسی صلح کرادینی چاہیے۔ ③ انتیس یا تیس دن روزے رکھنا ہے۔

④ اس قرأت کے مطابق یہ حکم (فدیہ والا) روزے کی طاقت والے کے لیے اب منسوخ ہے۔ دوسری قرأت میں آیت "**لایطیقونه**" ہے اس اعتبار سے معنیٰ یہ ہوگا کہ "جو لوگ روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بڑھاپے کی وجہ سے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے اچھے ہونے کی کوئی امید نہ ہو) تو وہ ایک مسکین کو کھانا دے کر روزہ نہ رکھنے کا فدیہ دیوے" (اس صورت میں آیت کو منسوخ ماننے کی بھی ضرورت نہیں ہے)۔

نوٹ: اوپر آیتوں میں رمضان کا تذکرہ، بعد والی آیت میں بھی رمضان کا تذکرہ، درمیان میں سوال اور دعا کی بات آگئی، اس سے رمضان میں دعا کی اہمیت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴿١٨٦﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى
نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠

(جب میں اتنا مہربان ہوں) تو ان (بندوں) کو چاہیے کہ وہ میرے حکموں کو (دل سے) مانیں اور ①مجھ پر ایمان (یعنی یقین) رکھیں؛ تا کہ وہ نیک راہ پر آجائیں ﴿١٨٦﴾ (رمضان کے) روزہ (رکھنے) کی رات میں اپنی بیویوں سے جماع کرنا (اب) تمھارے لیے حلال کر دیا گیا ہے، وہ (بیویاں) تمھارے لیے لباس ہیں ②اور تم ان کے لباس ہو ③ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ تم اپنے حق میں خیانت کر رہے تھے ④ پھر اس (اللہ) نے تم پر عنایت کی اور تمھاری غلطی معاف کر دی ⑤ سو اب (اگر چاہو تو) تم ان (عورتوں) سے جماع کر لیا کرو ⑥ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے جو لکھ دیا وہ تم حاصل کرو ⑦

① دعا کی قبولیت کے بارے میں اور دوسرے کاموں کے بننے کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین ہو۔

② میاں اور بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کے لیے لباس کہا گیا: (الف) لباس انسان کے گلے لگا ہوتا ہے، اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کے گلے لگے ہوتے ہیں، یہ کامل اتصال کی بات ہے۔

(ب) لباس پہننے سے انسان کا ستر چھپ جاتا ہے، اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کے عیوب کو چھپاتے ہیں اور برے کام سے حفاظت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

(ج) جس طرح انسان لباس کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کی ضرورت رہتی ہے، ایک دوسرے کے بغیر صبر نہیں ہوتا۔

(د) شریف انسان کو لباس سے جدائی گوارہ نہیں، اسی طرح میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جدائی گوارہ نہیں۔

(ہ) آیت میں عورت کے لباس ہونے کو مقدم کیا گیا، سمجھ میں آیا کہ مرد عورت کی طرف اس طرح کے معاملات میں سبقت اور پہل کرتا ہے اور مرد کی طرف سے یہ چیزیں بکثرت پیش آتی ہیں۔

③ پہلے رمضان کی راتوں میں ایک بار سو گئے تو اٹھ کر صحبت کرنا منع تھا پھر بھی تم تنہائی میں بے بس ہو کر صحبت کر لیتے تھے۔

④ جماع کو خیانت سے تعبیر فرمایا، یہ اس زمانہ کے حکم کے اعتبار سے رات کو سونے کے بعد جماع کرنے کی برائی کو بتانا ہے، خیانت یعنی اس طرح کی کوتاہی ہو جاتی تھی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اللہ نے تمھاری توبہ قبول کر لی اور تم کو معاف کر دیا۔

⑥ رمضان کی پوری رات میں کسی بھی وقت صحبت جائز ہونے کا حکم آنے کے بعد اب اجازت ہے۔

⑦ حصولِ لذت کے ساتھ جو اولاد مقدر ہے اسے حاصل کرو۔ ''کَتَبَ'' کا دوسرا ترجمہ: تمھارے لیے مقدر کر دیا ہے۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪
ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا
تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِيَ ع
مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ

اور صبح (صادق) کی سفید دھاری (یعنی سفیدی، رات کی) سیاہ دھاری (یعنی سیاہی) سے جدا ہو کر تم کو صاف نظر آوے وہاں تک تم کھاؤ اور پیو، پھر تم رات تک روزے کو پورا کیا کرو اور تم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تب (رات یا دن میں) ان (عورتوں) سے جماع نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حدیں (مقرر کردی گئی) ہیں، لہذا تم (ان کو توڑنے کے ارادے سے) ان کے پاس بھی مت جانا① اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تاکہ لوگ (احکام کی مخالفت سے) بچتے رہیں ﴿۱۸۷﴾ اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ② اور تم ان (مالوں کے مقدمے) کو حاکموں کے پاس (ایسے مقصد سے) مت لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کوئی حصہ تم ظلم کر کے (ناحق) کھا جاؤ اور تم تو (حقیقت) جانتے ہو③ ﴿۱۸۸﴾

یہ (بعض صحابہ ہر مہینے کے) نئے چاند کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: وہ (یعنی ہر مہینے نئے چاند کا نکلنا) لوگوں کے لیے (مختلف معاملات کے) اور حج کے اوقات کو پہچاننے کا ذریعہ ہے،

① اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش نہ کرنا۔
② یعنی کسی کا مال غلط طریقے سے مت لے لو۔
③ تمھارا کوئی حق نہیں ہے اس بات کو جانتے ہوئے بھی غلط مقدمہ کے ذریعہ کسی کے مال کو ہڑپ کرنے کی کوشش مت کرو، جو مال شرعاً تمھارا نہ ہو وہ کسی عدالت کے فیصلے کی وجہ سے تمھارا نہ ہوگا۔

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ تم (دروازے کو چھوڑ کر) گھروں میں ان کے پیچھے کی طرف سے آؤ؛ لیکن نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو①؛ تاکہ تم لوگ فلاح پاؤ ﴿۱۸۹﴾ اور جو لوگ تم سے (اسلام کی مخالفت میں) جنگ کرتے ہیں تم بھی ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرو② اور تم زیادتی مت کرو③ یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۹۰﴾ اور تم ان لوگوں کو④ جہاں پاؤ (وہاں) قتل کرو اور تم ان کو نکالو اس جگہ (یعنی مکہ) سے جہاں سے انھوں نے تم کو (جبراً) نکالا اور فتنہ تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے⑤ اور تم ان (دین کے دشمنوں) سے مسجدِ حرام کے پاس (یعنی حدودِ حرم میں) اس وقت تک لڑائی مت کرو جب تک کہ وہ خود اس (حدودِ حرم) میں تم سے لڑائی (شروع) نہ کریں⑥ سو وہ (دشمن) اگر تم سے (حدودِ حرم میں) لڑائی (شروع) کر دیویں تو تم بھی ان سے لڑو، یہی (ایسے) کافروں کی سزا ہے ﴿۱۹۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) اللہ کے حکموں کو توڑنے سے بچو۔ ② یعنی اللہ کے دین کی خاطر جنگ ہو، محض حکومت بڑھانا اور مال حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔ ③ اور تم کو عورتیں، بچے، بہت بوڑھے، دنیوی کاموں سے ہٹ کر مذہبی عبادت میں مشغول رہنے والے اور معذور لوگ جو جنگ میں شریک نہ ہوں تو ان کو مارنے کی اجازت نہیں ہے، ہاں! اگر یہ لوگ کسی طرح بھی لڑائی میں کافروں کی مدد کریں تو ان کو قتل کرنا جائز ہے، اسی طریقے سے جس قوم سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا ہو تو معاہدہ کی مدت میں معاہدہ توڑ کر لڑائی مت کرو۔ جنگ میں بھی ہمارا دین ہم کو انصاف، اعتدال اور حدود کی رعایت سکھاتا ہے تو دوسرے مقامات میں تو بدرجۂ اولیٰ اس کی رعایت کرنی ہے۔ ④ یعنی جو کافر دین کی خاطر تم سے دشمنی رکھے اور لڑے۔

⑤ فتنہ یعنی خود دینِ اسلام کو قبول نہ کرنا، دوسروں کو اسلام سے روکنا، شرارت کرنا، حرم میں عبادت کے لیے آنے سے روکنا، اس کے علاوہ فتنے کا مطلب عہد کو توڑنا، کفر و شرک کرنا، مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکنا جیسا کہ مکہ کے ⬅

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾

سواگروہ (دشمن) رک جاویں① تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ مہربان ہیں ﴿۱۹۲﴾ اور (اے مسلمانو!) تم ان (دین کے دشمنوں) سے لڑو، یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر اور شرک) باقی نہ رہے② اور دین (فقط) اللہ تعالیٰ ہی کا باقی رہے③ سوا گروہ (دشمن کفر سے) رک جاویں (اور ایمان لے آویں)④ تو سختی صرف ظالموں (یعنی کافروں) پر ہی رہے گی ﴿۱۹۳﴾ احترام والے مہینے کا بدلا ہے احترام والا مہینہ⑤ اور (اس لیے کہ) احترام کرنے میں تو برابری ہے⑥ سو جو (کافر) تمھارے اوپر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ایسی ہی زیادتی تم اس پر کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم (یہ بات) جان لو کہ اللہ تعالیٰ (کی مدد) ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۹۴﴾

⊃ پچھلے صفحہ کا حاشیہ: کافروں نے ٦ھ میں نبی ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کو عمرہ کے لیے آنے سے روکا جس کے نتیجے میں صلحِ حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔ ⑥ یعنی حرم میں اپنی طرف سے جنگ کی ابتدا مت کرو۔

اس صفحہ کا حاشیہ: ① کفر اور جنگ کرنے سے رک جاویں اور اسلام قبول کر لیویں۔

② امن کی حالت ہو یا جنگ کی مسلمانوں کو سچائی اور انصاف ہی پر قائم رہنا چاہیے اس کے خلاف کوئی بات نہ کہنی چاہیے، نہ کرنی چاہیے۔ فائدہ: جنگ کسی درجے میں نامناسب چیز ہے؛ لیکن فتنہ اور شرارت کی جڑ اور بنیاد کا قائم رہنا اس سے بھی زیادہ سخت اور برائی ہے؛ اسی لیے فتنے اور شرارت کو ختم کرنے کے لیے جنگ کو گوارہ کر لیا جائے، گویا ایک بڑی برائی کو ختم کرنے کے لیے ایک ہلکی اور چھوٹی، ظاہراً نامناسب چیز کو اختیار کر لینا عقل مندی اور انصاف ہے۔

③ یعنی لوگ اسلام مذہب قبول کر لیں۔ ④ کفر سے رک جاویں تو آخرت میں جنت کے حق دار ہوں گے اور دنیا میں بھی امن ملے گا اور جو لوگ ناانصافی کریں اور کفر و شرک میں پڑے رہیں، تو سختی صرف (ایسے) ظالموں (کافروں) پر ہی رہے گی۔ ⑤ یعنی اگر کافر احترام والے مہینے کا ادب کر کے لڑائی نہ کریں تو تم بھی اس کا لحاظ رکھو۔

⑥ اگر وہ کافر چار احترام والے مہینے: رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم کا احترام کریں تو تم بھی احترام کرو اور اگر احترام نہ کریں اور لڑائی کریں تو تم ان کا دفاع کرو۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۖۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٝ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

اور تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت ڈالو اور تم نیکی کرو، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں ﴿۱۹۵﴾ اور تم حج اور عمرہ (خاص) اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو①، سو اگر تم روک دیے جاؤ② تو جو قربانی کا جانور آسانی سے مل جائے (وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ذبح کردو) اور جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ (یعنی حرم کی حد میں) پہنچ (کر ذبح) نہ (ہو) جاوے وہاں تک تم (احرام کھولنے کے لیے) اپنے سروں کو نہ منڈاؤ، (ہاں!) سو جو شخص تم میں سے (احرام کی حالت میں) بیمار ہو جاوے، یا اس کو اپنے سر میں تکلیف ہونے لگے تو (تین) روزے رکھ کر یا (چھ فقیروں کو) صدقہ دے کر یا (ایک بکری) ذبح کر کے فدیہ ادا کرے③ پھر جب تم مطمئن ہو④ تو جو شخص عمرے کو حج کے ساتھ (ایک سفر میں) ملا کر فائدہ اٹھائے⑤ تو (شکرانے کے طور پر) جو بھی جانور ہدی کے طور پر آسانی سے مل جاوے (تو اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرنا ضروری ہے)

---

① یعنی نیت کر کے حج، عمرہ شروع کرنے کے بعد پورا کرو، نیز حج، عمرہ اور دوسری تمام عبادتیں خاص اللہ ہی کے لیے کرنے والے بنو۔

② یعنی اگر حج اور عمرہ شروع کرنے کے بعد پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ آجائے۔

③ یعنی تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا پڑا تو اس کے بدلے۔

④ امن کے حاصل ہونے کی دو صورتیں ہیں: (الف) پہلے ہی سے دشمن کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

(ب) دشمن کا خطرہ تھا؛ لیکن وہ ختم ہوگیا۔ اس کا خلاصہ: عام معمول کے مطابق حالات کہ جس میں کوئی رکاوٹ اور خطرہ نہ ہو۔

⑤ یعنی حجِ تمتع کرے یا قران کرے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا ع ۸
فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ
الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

سو جس کے پاس (قربانی کرنے کی) گنجائش نہ ہو تو (اس کے ذمے) تین روزے حج کے دنوں میں (۹ ذی الحجہ تک) رکھنا ضروری ہے اور (حج سے فارغ ہو کر منیٰ سے) جب تم واپس لوٹو تب (مکہ میں یا وطن آکر) سات (روزے رکھنا ہے، اس طرح) وہ دس (روزے قربانی کے بدلے کے) پورے ہوں گے (جن کا رکھنا ضروری ہے) یہ حکم (یعنی ایک سفر میں عمرہ اور حج کو ملا کر فائدہ اٹھانا) ایسے شخص کے لیے (جائز) ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے پاس نہ رہتے ہوں① اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا سخت ہے ﴿۱۹۶﴾

حج کے مہینے تو معروف (ومشہور) ہیں، سو جو شخص ان (مہینوں) میں (احرام باندھ کر) حج کو (اپنے لیے) لازم کر لیوے تو حج کے دوران فحش بات (اور کام) نہ کرے اور گناہ کے کام نہ کرے اور (کسی سے) جھگڑا (بھی) نہ کرے اور جو نیکی کا کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں② اور تم راستے کا توشہ ساتھ لے لو؛ کیوں کہ (اپنے سفر کا) توشہ ساتھ لینے کا بہترین فائدہ سوال سے بچے رہنا ہے③ اور اے عقل والو! تم میری نافرمانی سے بچتے رہو ﴿۱۹۷﴾

---

① یعنی جو آفاقی ہو۔

② اس لیے اللہ تعالیٰ نیکی پر تم کو ثواب دیں گے۔

③ یعنی سفر کی ضروری چیزیں ساتھ لینے سے انسان دوسرے سے سوال کرنے سے بچا رہے گا۔ (دوسرا ترجمہ) کیوں کہ سفر کا بہترین سامان تقویٰ ہے۔

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ
فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ۖ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰىكُمۡ ۚ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ
لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيۡتُمۡ مَّنَاسِكَكُمۡ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَذِكۡرِكُمۡ اٰبَآءَكُمۡ اَوۡ اَشَدَّ
ذِكۡرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

(حج کے سفر میں تجارت اور مزدوری کر کے) تمھارے اپنے رب کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرنے میں تمھارے لیے کوئی گناہ نہیں ہے① سو جب تم (نو'۹' ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد) عرفات سے روانہ ہو تو مشعرِ حرام (یعنی مزدلفہ) کے پاس اللہ تعالیٰ کا تم ذکر کرو اور اسی طرح تم اس (اللہ تعالیٰ) کا ذکر کرو جس طرح تم کو بتایا ہے② حقیقت یہ ہے کہ تم اس (بتانے) سے پہلے ناواقفوں میں سے تھے ﴿۱۹۸﴾ پھر (یہ بھی دھیان میں رکھو اے قریش!) تم بھی وہاں (یعنی عرفات) جا کر واپس آؤ جہاں سے اور لوگ (یعنی عام حاجی) واپس آتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو③ یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں④ ﴿۱۹۹﴾ پھر جب تم اپنے حج کے (بڑے) کام پورے کر چکو تو تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو⑤ جیسے کہ تم اپنے باپ دادوں کو (زمانۂ جاہلیت میں) یاد کیا کرتے تھے؛ بلکہ ان (باپ دادوں) کی یاد سے بھی زیادہ (اللہ کا) ذکر کرو اور بعض لوگ تو (دعا میں بس) یہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو دنیا ہی میں (سب کچھ) دے دیجیے، اور ایسے (دعا کرنے والے) شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے⑥ ﴿۲۰۰﴾

---

① حلال روزی کو آیتِ کریمہ میں فضل سے تعبیر کیا گیا ہے؛ اس لیے کہ انسانوں کے لیے روزی کا انتظام کرنا باری تعالیٰ کے لیے ضروری نہیں ہے، وہ محض اپنے فضل سے روزی کا انتظام فرماتے ہیں۔ سفر کا مقصد حج ہو، باقی چیز ضمنی ہو۔
② ایک مطلب ہے: اللہ نے تم کو ہدایت دی ہے اس کے شکرانے میں تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔
③ یعنی قریش عرفات نہیں جاتے تھے، مزدلفہ ہی سے واپس لوٹ جاتے تھے اس پر۔
④ شریعت کے قانون میں امت کے لیے مثالی مساوات کا حکم ہے، دین کے عمومی احکام میں کسی بھی امتی کے لیے کوئی امتیاز نہیں سب کے لیے برابری ہے۔ ⑤ یعنی خاص منیٰ کے قیام: ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ میں۔ اور حج کے بعد والی زندگی بھی ذکر کی کثرت والی ہو جائے۔ ⑥ جس کا آخرت کی طرف دھیان نہیں ہے اس لیے وہ آخرت کا منکر ہے۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓٮِٕكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡۤ
اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ
لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّعۡجِبُكَ
قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

اور ان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو (دعا میں) یہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو دنیا میں بھلائی دیجیے اور آخرت میں بھی بھلائی (دیجیے) اور ہم کو (جہنم کی) آگ کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿۲۰۱﴾ انہی لوگوں کے لیے ان کی (دنیا کے اعمال کی) کمائی کی وجہ سے (آخرت میں ثواب کا بڑا) حصہ ہے[۱] اور اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۲۰۲﴾ اور گنتی کے چند دنوں میں[۲] تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو[۳] سو جو شخص دو ہی دن میں (منیٰ سے) جلدی (مکہ) چلا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص (۱۳ تاریخ تک منیٰ میں رہ کر) تاخیر سے (مکہ) آیا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، یہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے (آدمی) کے لیے ہے[۴] اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (یہ بات) جان لو کہ تم سب کو (لے جا کر) اسی (اللہ تعالیٰ) کے سامنے جمع کیا جائے گا ﴿۲۰۳﴾ اور لوگوں میں سے ایک شخص وہ بھی ہے کہ دنیوی زندگی کے بارے میں تم کو اس کی باتیں بڑی اچھی (مزے دار) لگتی ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بناتا ہے؛ حالاں کہ وہ (تمھارے مخالفوں میں) سب سے زیادہ لڑنے (جھگڑنے) والا ہے[۵] ﴿۲۰۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایسے ہی لوگوں کو (دنیا اور آخرت میں) اپنی کمائی کا بڑا حصہ (بھلائی کی شکل میں) ملے گا۔

② یعنی ایامِ تشریق میں تکبیرِ تشریق ہر فرض نماز کے بعد پڑھو اور کنکریاں مارتے ہوئے بھی اللہ کا ذکر کرو۔

③ حج کے احکام کے دوران مختلف آیتوں میں ذکر کی خاص تاکید آئی ہے، اعمالِ حج میں مختلف مواقع پر مختلف اذکار اور احکام ثابت ہیں؛ لیکن خاص بات یہ ہے کہ یہ عبادت غفلت سے گزارنی نہیں ہے؛ بلکہ ہر موقع پر اللہ کے احکام کو پورے طور پر ادا کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل غفلت نہ برتی جائے، عامۂ حجاجِ کرام سے ہونے والی غفلت پر بھی تنبیہ ہو گئی۔

④ [۱] یعنی تیرھویں تاریخ تک منیٰ میں رکنا یہ متقی حاجی کا کام ہے [۲] جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہی نہیں اس کو احکام کی تفصیل اور ثواب اور گناہ کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ⑤ مراد اخنس بن شریق ہے۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۝۲۰۵ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ۝۲۰۶ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۝۲۰۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۝۲۰۸

اور (اے نبی!) جب وہ (آپ کی مجلس سے اٹھ کر) واپس جاتا ہے تو زمین میں فساد کرنے کی غرض سے اس (زمین) میں دوڑ دھوپ کرتا پھرتا ہے① اور کھیتی اور جانور کو برباد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۰۵﴾ اور جب اس کو کہا جاتا ہے کہ: "تو اللہ تعالیٰ سے ڈر" تو (اس کا) گھمنڈ اس کو گناہ پر (اور زیادہ) ابھارتا ہے، سو اس کے لیے جہنم (کی سزا) کافی ہے اور وہ بہت ہی برا بچھونا ہے② ﴿۲۰۶﴾ اور کچھ لوگ ایسے (مخلص) بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان تک خرچ کر ڈالتے ہیں③ اور اللہ تعالیٰ (ایسے) بندوں پر بڑی شفقت کرتے ہیں④ ﴿۲۰۷﴾ اے ایمان والو! تم پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ⑤ اور تم شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو⑥ یقین جانو کہ وہ (شیطان) تو تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے ﴿۲۰۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) زمین میں فساد کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

② یہ آیت اگرچہ خاص آدمی کے متعلق نازل ہوئی ہے؛ لیکن جو بھی اس طرح کی حرکت کرے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

③ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جان تک کی بازی لگا دیتے ہیں اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ④ اللہ کی ایک صفت "رَءُوْف" بھی ہے اسی "رَءُوْف" والی صفت کا تقاضا ہے کہ بندوں کو اللہ کی رضا حاصل ہونے کے لیے جو کام ضروری ہے اس کی بندوں کو توفیق دیتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) تم پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ (تیسرا) تم پورے (مکمل) اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

دینی امور کا خلاصہ آسانی کے لیے پانچ شعبوں میں تقسیم کر کے بتایا جاتا ہے: (۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرت (۵) اخلاق۔ اور اہلِ حکومت کے لیے سیاسیات۔ جب ان تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو اپنایا جائے وہ کامل اسلام کہلانے کے قابل ہوتا ہے۔ ہر مؤمن کا ظاہر و باطن، صبح سے شام، ولادت سے موت اور زندگی کا ہر موقع، غمی خوشی وہ اسلامی طریقے سے انجام دینا ہے۔ ⑥ یعنی شیطان کی بات پر عمل مت کرو۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۰۹ هَلْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۲۱۰ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ ع
اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۱۱ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۱۲

پھر تمھارے پاس صاف احکام (یا دلائل) آچکنے کے بعد بھی اگر تم (سیدھے راستے سے) پھسل گئے① تو (اس بات کو) جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے زبردست② بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۰۹﴾ کیا وہ (کافر ایمان لانے کے لیے) صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ (خود) اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ③ بادلوں کے سائبانوں میں ان کے سامنے آجائے④ اور (سب) کاموں کا فیصلہ ہی کر دیا جائے اور (آخرکار) تمام معاملات (کے فیصلے) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاویں گے ﴿۲۱۰﴾

تم بنی اسرائیل سے پوچھو کہ: کتنی ساری کھلی نشانیاں (یا احکام) ہم نے ان کو دی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمت اس کے پاس پہنچ جانے کے بعد اس کو بدل ڈالے تو (اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۲۱۱﴾ دنیا کی زندگی کافروں کے لیے دل کش (یعنی خوش نما) بنادی گئی ہے اور وہ (کافر) ایمان والوں پر ہنستے ہیں⑤ اور تقویٰ (یعنی کفر و شرک سے بچنے) والے قیامت کے دن ان (کافروں) سے اعلیٰ درجے پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں ﴿۲۱۲﴾

①(دوسرا ترجمہ) ڈگمگا گئے۔ ②اللہ تعالیٰ ایسے زبردست ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔
③(دوسرا ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ اور فرشتے۔ ④یہ سب قیامت میں ہوگا۔
⑤(دوسرا ترجمہ) ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مسلمان فکرِ آخرت میں اللہ کے احکام کو پورا کرنے میں مشغول ہیں جس سے دنیا کا ظاہری نقصان ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ کافروں کو تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو اپنی دنیا کا بڑا نقصان کرتے ہیں؛ اس لیے اس فکرِ آخرت پر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

(شروع میں) سب لوگ ایک ہی دین پر تھے ① پھر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا② جو (ایمان والوں کو جنت کی) خوش خبری سناتے تھے اور (نافرمانوں کو جہنم سے) ڈراتے تھے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (نبیوں) کے ساتھ سچی کتاب اتاری؛ تاکہ جس چیز میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اس میں لوگوں کے درمیان وہ فیصلہ کریں اور (افسوس کی بات تو یہ ہے کہ) جن کو وہ کتاب دی گئی کھلے احکام ان کو مل جانے کے بعد محض آپس کی ضد کی وجہ سے انہی لوگوں نے اس (کتاب) میں اختلاف کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم (یعنی فضل) سے وہ (اختلاف کرنے والے) جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے ان میں ایمان والوں کو صحیح راستے کی ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو سیدھا راستہ بتلا دیتے ہیں ﴿۲۱۳﴾ (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم (ایسے ہی) جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالاں کہ ابھی تک تو تمھارے اوپر تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں جیسے حالات بھی نہیں آئے، ان (پہلے لوگوں) کو (دین کی خاطر) بڑی سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ لوگ ہلا دیے گئے، یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان والے کہنے لگے کہ: ''اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی'' سن لو! اللہ تعالیٰ کی مدد تو قریب (میں آنے) ہی (والی) ہے ﴿۲۱۴﴾

---

① یعنی: [الف] عالمِ ارواح میں ''بلٰی'' والے قول کے وقت سب مُوَحِّد تھے [ب] حضرت آدمؑ اور حوّا کے ابتدائی زمانہ میں سب لوگ توحید پر تھے [ج] آدمؑ سے ادریسؑ تک پورے ایک ہزار سال تک سب مؤمن تھے [د] نوحؑ کے ساتھ کشتی میں بیٹھنے والے جب غرقِ عالم کے بعد دوبارہ کشتی کے رکنے پر دنیا میں آئے تب سب مسلمان ہی تھے۔ ② طبیعتوں کے اختلاف اور شیطانی اغوا کے نتیجے میں عقائد میں اختلاف پیدا ہوا تو اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے نبیوں کو بھیجا گیا۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَھُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَھُوْا شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ ع
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ

وہ (صحابہ) آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے) کیا خرچ کریں؟ تو تم (جواب میں یوں) کہو کہ: جو مال بھی تم خرچ کرو① تو وہ والدین اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہونا چاہیے اور جو (بھی) تم بھلائی کا کام کرتے ہو (تو) اللہ تعالیٰ کو یقیناً اس کی پوری خبر ہے②﴿٢١٥﴾ تم پر لڑائی کرنا فرض کیا گیا ہے③ اور وہ تم کو بھاری لگتا ہے اور ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک چیز کو تم پسند نہ کرو؛ حالاں کہ وہ چیز تمھارے لیے بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو؛ حالاں کہ وہ چیز تمھارے لیے بری ہو، اور (ہر چیز کی حقیقت) اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم لوگ جانتے نہیں ہو﴿٢١٦﴾

یہ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں احترام والے مہینے میں جنگ کے بارے میں (تو اے نبی!) تم (ان سے یوں) کہو کہ: اس (احترام کے مہینے) میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے؛ لیکن (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا④ اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا اور مسجدِ حرام (میں عبادت) سے (لوگوں کو روکنا) اور مسجدِ حرام کے رہنے والوں (مسلمانوں) کو وہاں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس (لڑائی) سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور فتنہ کرنا⑤ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے،

---

① قرآن میں مال کو ''خیر'' کہا، اس کی حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ انسان مال کی وجہ سے خیریت سے رہتا ہے، چوری، ڈکیتی اور سوال کرنے سے بچ جاتا ہے۔ ② اور وہ اس کا بدلہ (ثواب) ضرور دیں گے۔ ③ یعنی دین کی خاطر دشمنی کرنے والوں سے خاص خاص حالات میں۔ ④ کوئی مسلمان ہو تو اس کو تکلیف پہنچانا کہ ڈر کے مارے دوسرے لوگ مسلمان نہ ہو اور جو ایمان لانا چاہے اس کو اسلام سے بدگمان کرنا؛ تا کہ وہ ایمان لانے سے رک جائے۔ ⑤ لوگوں کو دین سے پھیرنا۔

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ
فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ
قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

اور وہ (کافر لوگ) تم (مسلمانوں) سے برابر لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان (کافروں) کا بس چلے تو تم (مسلمانوں) کو تمھارے دین سے ہی ہٹا دیویں① اور تم میں سے جو شخص بھی اپنا دین چھوڑ کر مرتد ہو جائے اور وہ کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے اور ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۱۷﴾ یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (دین کی خاطر دشمنوں سے) جہاد کیا تو ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت مہربان ہیں ﴿۲۱۸﴾ یہ لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں (اے نبی!) تم (جواب میں یوں) کہو کہ: ان (شراب اور جوئے دونوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے (بھی) ہیں؛ لیکن ان دونوں (شراب اور جوئے) کا گناہ (نقصان) اِن دونوں کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے اور وہ (لوگ) تم سے سوال کرتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے) وہ کیا خرچ کریں؟ (اے نبی! جواب میں) یوں کہو کہ: ضرورت سے زیادہ جتنا بھی ہو (وہ سب کچھ خرچ کرو) اسی طرح اللہ تعالیٰ احکام کو تمھارے لیے صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تا کہ تم غور و فکر کیا کرو ﴿۲۱۹﴾ دنیا کے بارے میں بھی اور آخرت کے بارے میں بھی②

① یعنی اسلام چھڑوا دیوے ② دنیا فانی ہے؛ لیکن دنیا میں انسان کو بہت ساری ضروریات ہیں؛ اس لیے دنیا میں جائز ضروریات میں ضرورت کے مطابق خرچ کرو، آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے، ثواب ملنے کی جگہ ہے؛ اس لیے ثواب حاصل کرنے اور اللہ کو خوش کرنے کے لیے صدقات و خیرات بھی کرو، خلاصہ یہ کہ دنیا و آخرت دونوں کے مناسب حال سوچ سمجھ کر خرچ کیا کرو۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ
بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

اور وہ (صحابہ) تم سے سوال کرتے ہیں یتیموں کے بارے میں (اے نبی!) تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: ان (یتیموں کے مالی حال) کو ٹھیک (کرنے کی محنت) کرنا نیکی کا کام ہے[1] اور اگر تم ان (یتیموں) کا خرچا اپنے (کھانے کے خرچ کے) ساتھ ملا جلا کر کرو (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ اس لیے کہ) وہ تو تمھارے بھائی (ہی) ہیں اور اللہ تعالیٰ (معاملات) بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے الگ پہچانتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مشکلی میں ڈال دیتے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں، ہر کام کی حکمت ان کو معلوم ہے ﴿۲۲۰﴾ اور تم (اے مسلمان مردو!) مشرکہ عورتوں سے اس وقت تک شادی مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آویں اور (یہ بات یاد رکھو کہ) یقیناً ایمان والی باندی کسی بھی مشرکہ عورت سے بہتر ہی ہے، چاہے وہ (مشرکہ عورت) تم کو پسند آ رہی ہو اور تم (مسلمان عورتوں کا) مشرک مردوں کے ساتھ نکاح مت کراؤ جب تک کہ وہ (مشرک مرد) ایمان نہ لے آویں اور (یہ بات سن لو کہ) یقیناً (ایک) ایمان والا غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہی ہے اگرچہ وہ (مشرک مرد) تم کو کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہوتا ہو[2] وہ (مشرک مرد و عورت) تو (کفر کے ذریعے) تم کو (جہنم کی) آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تا کہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں ﴿۲۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان (یتیموں) کی بھلائی ہو ایسی کوشش کرنا یہ نیکی کا کام ہے۔

② تو بھی تم ان سے شادی مت کرو، مال اور حسن کو نکاح کے لیے بنیاد بنانا نہیں ہے، ایمان مقدم ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا
تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ
وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۲۳ وَلَا تَجْعَلُوا
اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۴

اور وہ (صحابہ) تم سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں① (اے نبی!) تم (ان کو جواب میں) کہو کہ: وہ (حیض) تو گندی چیز ہے، سو حیض کی حالت میں تم عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ (عورتیں حیض سے) پوری طرح پاک نہ ہوں وہاں تک (جماع کرنے کے لیے) ان کے پاس مت جاؤ، پھر جب وہ (عورتیں) پوری طرح حیض سے پاک ہو جائیں تو ان (عورتوں) کے پاس اسی طریقے سے جاؤ جس طریقے (یعنی جگہ) سے جانے کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے② یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں ﴿۲۲۲﴾ تمھاری بیویاں تمھارے لیے کھیتی ہیں، سو تم اپنی کھیتی میں (آگے والے راستے سے) جس طرح سے چاہو آؤ اور اپنے لیے آگے (آخرت میں کام آنے والے اچھے اعمال) بھیجو اور تم اللہ تعالیٰ سے (ہر حالت میں) ڈرو اور تم (اس بات کو) جان کر رکھو کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ملنے والے ہو③ اور (اے نبی!) ایمان والوں کو (جنت کی) خوش خبری سنا دو ﴿۲۲۳﴾ اور تم اللہ تعالیٰ (کے مبارک نام) کو اپنی قسموں میں (لوگوں کے ساتھ) نیک سلوک کرنے اور تقویٰ اپنانے اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے (جیسے اچھے کاموں) سے رک جانے کا ذریعہ مت بناؤ④ اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات کو سننے والے، اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۲۲۴﴾

---

① حیض کا خون آیا ہو اس وقت حیض کی جگہ کے بارے میں سوال، اور خود حیض کا خون کیا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جس جگہ (یعنی آگے) سے جانے کی اجازت دی ہے اس جگہ سے جاؤ (جماع کے لیے)۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم یقیناً اللہ کے حضور پیش ہونے والے ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (کے نام) کو اپنی قسموں میں (فاسد) غرض کے لیے استعمال مت کرو کہ (اللہ کے مبارک نام سے قسم کھا کر) لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، ☜

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾

تمھاری لغو قسموں میں اللہ تعالیٰ تمھاری پکڑ نہیں کریں گے؛ لیکن اپنے دلوں کے ارادے سے جو قسم کھائی ہے اس (کے توڑنے) پر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری پکڑ کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے حلیم ہیں① ﴿۲۲۵﴾ جو لوگ اپنی بیویوں سے جماع نہ کرنے کی قسم کھا لیتے ہیں تو ان کو چار مہینے کی مہلت ہے، پھر اگر وہ (قسم توڑ کر) رجوع کر لیویں② تو یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲۶﴾ اور اگر وہ (قسم کھانے والے بیوی کو) چھوڑ دینے کا پکا ارادہ کر لیویں③ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننے والے، جاننے والے ہیں ﴿۲۲۷﴾

⊃ تقویٰ اپنانا، لوگوں کے درمیان صلح کرانا (جیسے اچھے کاموں سے) تم رک جاؤ (یعنی دور رہو)۔ (اچھے کام تو کرنے کے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نام سے قسم کھا کر اچھے کاموں کو مت چھوڑ دو، اسی طرح اچھے کام کرنے کے لیے کہا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے نام سے قسم کھا کر انکار مت کر دو۔ اسی طرح بات بات میں قسم کھانے سے اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی عظمت جیسی چاہیے ویسی باقی نہ رہے گی)۔

اِس صفحے کا حاشیہ: ① لفظ حلیم کے معانی: (۱) جو اپنے نافرمان اور کافر بندوں کو جلد سزا نہیں دیا کرتے؛ بلکہ ان کو مہلت دیتے ہیں، اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کے گناہوں کو معاف کرتے ہیں (۲) جو بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتے اور وہ اللہ تعالیٰ کیسے بدلہ لینے میں جلدی کریں گے جن کو کسی کے بارے میں اپنی پکڑ سے بھاگ جانے کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے (۳) جو گناہوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والے ہو اور عیوب کو بہت زیادہ چھپانے والے ہو (۴) جو گناہوں کو چھپانے کے ساتھ معاف کر دیتے ہیں (۵) جو کسی نافرمان کی نافرمانی سے جوش میں نہیں آتے اور کسی سرکش کی سرکشی ان کو بے چین نہیں کرتی (۶) ایک عارف کا قول ہے: ساری تعریفوں کے مستحق اللہ ہیں جو جاننے کے باوجود بردباری کرتے ہیں اور عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کرتے ہیں۔ صفتِ حلم میں سے بندے کو وافر حصہ اس طور حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ بردباری اختیار کرے اور اپنے آپ کو غصہ پینے پر آمادہ کرے اور بردباری کے ذریعے غصے کی آگ بجھانے کی کوشش کرے۔ ② (دوسرا ترجمہ) مل جاوے (یعنی چار مہینے پورے ہونے سے پہلے بیوی سے جماع کر لیوے تو صرف قسم کا کفارہ دینا ہے)۔ ③ یعنی چار مہینے تک جماع نہیں کیا تو بیوی کو طلاق پڑ جائے گی۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ
ع وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ

اور جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو وہ عورتیں تین مرتبہ حیض آنے تک خود کو روکے رکھیں① اور اگر وہ (طلاق والی عورتیں) اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں تو ان کے لیے حلال نہیں کہ جو کچھ (حیض یا حمل) اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے وہ اس کو چھپائیں اور ان (مطلقہ عورتوں) کے شوہر اس عدت (کے دنوں) میں ان سے رجوع کر لینے کے زیادہ حق دار ہیں، اگر وہ (ان عورتوں سے) حسنِ سلوک کا ارادہ رکھتے ہوں اور ان (عورتوں) کو ضابطے کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے ان (مردوں) کو ان (عورتوں) پر (حقوق حاصل) ہیں اور مردوں کو ان (عورتوں) پر ایک درجہ (فضیلت) حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت کے مالک ہیں② ﴿۲۲۸﴾

طلاق (رجعی) دو مرتبہ تک دی جا سکتی ہے، پھر (اس کے بعد شوہر کے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو پورے حقوق ادا کرتے ہوئے (بیوی کو اپنے نکاح میں) رکھ لینا ہے③ یا تو (رجوع نہ کرے اور) اچھے انداز سے چھوڑ دینا ہے اور (اے شوہرو!) تمھارے لیے حلال نہیں ہے کہ جو کچھ تم ان (بیویوں) کو دے چکے اس میں سے کچھ واپس لے لو؛ مگر یہ کہ ان دونوں (میاں بیوی) کو اس بات کا خطرہ ہو کہ (نکاح باقی رہے گا تو) وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی نہیں کر سکیں گے، پھر اگر تم کو خطرہ ہو کہ (نکاح باقی رکھنے میں) وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو اس میں ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ عورت مال کا بدلہ دے کر الگ ہو جاوے، یہ تو سب اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، لہٰذا تم اس سے آگے مت بڑھو،

---

① یعنی تین حیض تک عدت میں رہیں۔ ② باری تعالیٰ کی صفات جو آیت کے آخر میں لائی جاتی ہیں اس کا سابقہ ←

وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴿۲۲۹﴾ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ
حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ يُّقِيۡمَا
حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ
فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ
ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے حدود سے آگے نکل جائے گا، سو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں ﴿۲۲۹﴾ پھر اگر (دو کے بعد) تیسری طلاق بھی شوہر نے عورت کو دے دی تو وہ (طلاق والی عورت) اس وقت تک اس (اپنے پہلے شوہر) کے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ (عورت) اس (طلاق دینے والے) کے علاوہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح① نہ کرلیوے، پھر اگر وہ (دوسرا شوہر بھی) اس عورت کو طلاق دے دیوے تو وہ دونوں پھر آپس میں مل جاویں اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، جب کہ ان دونوں کو یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جاننے والی قوم کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں ﴿۲۳۰﴾ اور جب تم نے عورتوں کو طلاق (رجعی) دے دی اور وہ (عورتیں) اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو (اے شوہرو! دو کام میں سے ایک کام کرو) بھلائی کے ساتھ تم ان کو (اپنے نکاح میں) روکے رکھو یا بھلائی کے ساتھ ان (عورتوں) کو چھوڑ دو اور تم ستانے کی غرض سے ان (عورتوں) کو (نکاح میں) روکے مت رکھو؛ تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو بھی ایسا کرے گا تو پکی بات ہے کہ وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے احکام کو مذاق مت بناؤ،

⊃ مضمون سے بڑا ربط ہوتا ہے، یہاں دو صفت لائی گئیں: [۱] عزیز: یعنی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ زبردست ہے [۲] حکیم: یعنی شریعت کے تمام احکام حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔

② یہ رکھ لینے کو رجعت کہتے ہیں جو عدت کے زمانے ہی میں ہوسکتی ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ: ① جس دوسرے نکاح کے بعد جماع بھی ہوا ہو، یہ شرط بھی حدیث شریف سے ثابت ہے۔

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۲۳۱ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ
وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۲۳۲ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ

اور اللہ تعالیٰ نے جو احسانات تم پر کیے اسے اور (خاص کر) کتاب وحکمت کی باتیں جو تم پر اتاری جس کے ذریعہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو نصیحت کرتے ہیں ان سب کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ سے تم ڈرتے رہو اور تم یہ بات سمجھ لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۳۱﴾

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ (عورتیں) اپنی عدت کو پوری کر چکیں تو ان (عورتوں) کو ان کے (پہلے والے) شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے تم (یعنی عورت کے والی) مت روکو جب کہ وہ (دونوں مرد اور عورت) آپس کی خوشی سے بھلائی کے ساتھ رہنا چاہیں، ان باتوں کی نصیحت تم میں سے اس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، یہ (نصیحت مان لینا) تمھارے لیے زیادہ صاف ستھرا اور زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم لوگ جانتے نہیں ہو ﴿۲۳۲﴾ اور مائیں پورے دو سال اپنی اولاد کو دودھ پلائیں ①، یہ مدت ان لوگوں کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہیں اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر ضروری ہے کہ ان (دودھ پلانے والی ماؤں) کے کھانے اور ان کے کپڑے کا خرچہ معروف طریقے سے اٹھائے، کسی شخص کو اس کی وسعت (یعنی حیثیت) سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی، نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے (تکلیف دی جائے)

① طلاق کے احکام کے درمیان بچے کو دودھ پلانے کا ذکر اس وجہ سے آیا کہ بعض مرتبہ یہ مسئلہ ماں باپ کے درمیان جھگڑے کا سبب بن جاتا ہے۔

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ
اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ

اور (اگر بچے کا باپ نہ ہوتو محرم) وارث پر اسی طرح (بچے کو دودھ پلانے اور پرورش) کی ذمے داری ہے، پھر اگر وہ دونوں (یعنی بچے کے ماں، باپ) آپس کی خوشی اور مشورے سے (دوسال پورے ہونے سے پہلے ہی بچے کا) دودھ چھڑانا چاہیں تو (اس میں بھی) ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں، اور اگر تم یہ چاہو کہ کسی (دایا) سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، جب کہ تم نے (دودھ پلانے کی) جو (اجرت) دینا طے کی تھی وہ بھلے طریقے سے (قاعدے کے مطابق) تم (دایا کو) دے دو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (یہ بات) تم جان رکھو کہ تم جو اعمال کرتے ہو ان کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۲۳۳﴾ اور تم میں سے جن کی وفات ہوجائے اور وہ (مرنے والے اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ کر جائیں تو وہ (بیویاں) اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک (عدت میں) روکے رکھیں، پھر جب وہ (عورتیں) اپنی (عدت کی) مدت کو پوری کر چکیں تو وہ اپنے بارے میں جو وہ شرعی قانون کے مطابق کرنا چاہیں① تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۳۴﴾ اور (عدت جاری ہو تب) اشارے اشارے میں تمھارا عورتوں کو شادی کا پیغام (اگر دینا چاہو تو) دینے میں یا تمھارا (شادی کا ارادہ) اپنے دل میں چھپا کر کے رکھنے میں تم (مردوں) پر کوئی گناہ نہیں ہے،

---

① یعنی عدت کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ ع
عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ
عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

اللہ تعالیٰ کو یہ بات معلوم ہے کہ تم ان عورتوں (سے نکاح) کا تذکرہ کروگے ①؛ لیکن تم چھپ کر ان (عورتوں) سے وعدہ مت کرنا؛ الا یہ کہ مناسب طریقے سے کوئی بات کہہ دو ② اور جب تک کہ مقررہ عدت اپنی مدت کو پہنچ نہ جاوے وہاں تک تم نکاح کا عقد پکا کرنے کا ارادہ بھی مت کرو اور تم جان لو کہ جو بات تمھارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، سو تم اس (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے تحمل والے ہیں ﴿۲۳۵﴾

جن (عورتوں) کو تم نے ہاتھ بھی نہیں لگایا ③ اور ان کے لیے تم نے کوئی مہر بھی مقرر نہیں کیا (ایسی صورت میں) تم اگر (کسی خاص ضرورت سے) ان عورتوں کو طلاق دے دو تو (اس میں) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور (ایسی صورت میں) ان (عورتوں) کو کچھ تحفہ دے دو ④، وسعت والے پر اس کی حیثیت کے مطابق (ان عورتوں کو) اور غریب آدمی پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے، بھلے طریقے سے فائدہ پہنچائے (یعنی تحفہ دیوے) جو (لوگوں سے معاملہ کرنے میں) نیک ہیں ان کے لیے یہ ضروری ہے ﴿۲۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم ان سے نکاح کا خیال کروگے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہاں شریعت کے قانون کے مطابق جتنی بات کہہ سکتے ہو اتنی کہہ دو؛ یعنی اس کو آپ کے متعلق نکاح کی چاہت کا اشارہ مل جائے۔

③ یعنی جماع یا خلوتِ صحیحہ نہیں کی۔

④ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ طلاق ضرورت کے پیشِ نظر دی ہے اور طلاق کے بعد بھی عورت کے ساتھ عناد و الا برتاؤ نہیں ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾

اور اگر تم نے ان (عورتوں) کو طلاق دے دی ان (عورتوں) کو ہاتھ لگانے سے پہلے اور تم ان (عورتوں) کے لیے مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مہر مقرر کیا تھا اس کا آدھا دینا (ضروری) ہے؛ الا یہ کہ وہ (عورتیں رعایت کر کے) معاف کر دیویں (اور مہر ہی نہ مانگیں) یا وہ (شوہر) جس کے ہاتھ میں نکاح کا اختیار ہے وہ (رعایت کر کے) معاف کر دے (یعنی پورا مہر دے دیوے) اور تمھارا (اپنے حقوق) معاف کر دینا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا① مت بھولو، جو عمل بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے ہیں ﴿۲۳۷﴾ تم تمام نمازوں کا پورا خیال رکھو② اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کا (برابر خیال کرو) اور اللہ تعالیٰ کے سامنے (نماز میں) فرماں بردار بن کر کھڑے رہو③ ﴿۲۳۸﴾ پھر اگر تم کو (دشمن کا) خوف ہو تو کھڑے کھڑے یا سوار ہو کر (نماز پڑھو)④ پھر جب تم کو امن حاصل ہو جائے (یعنی خوف جاتا رہے) تو تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جیسا اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو وہ سکھلایا جو تم (پہلے سے) جانتے نہیں تھے ﴿۲۳۹﴾

① رعایت، دریا دلی سے سلوک کرنا، میاں بیوی کے سلوک، خوش گواری، پاس داری کا لحاظ۔

② معاشرتی الجھنوں میں انسان بنیادی فرائض سے غافل نہ رہے اس کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ دوسری بات: صلوۃ وسطیٰ کی تعیین میں الگ الگ اقوال ہیں، حالات اور زمانے کے اعتبار سے ہر قول کی اہمیت ہے، جن علاقوں میں جس زمانے میں رات کو خریداری زیادہ ہو جاتی ہے تو عشا صلوۃِ وسطیٰ ہو جاتی ہے، ویسے زیادہ تر اقوال عصر کے متعلق ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) باادب کھڑے رہو (تیسرا ترجمہ) یا خاموش کھڑے رہو۔

④ جنگ میں جب باقاعدہ نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کھڑے کھڑے اشارے سے نماز پڑھ لیوے، چلتے ہوئے نماز نہ پڑھے، کھڑے ہونے کا بھی موقع نہ ہو تو قضا کر سکتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ
غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ع
خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ
اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

اورتم میں سے جن کی بھی وفات ہوجائے اوروہ بیویوں کو(اپنے پیچھے) چھوڑ کر جاویں تووہ اپنی بیویوں کے بارے میں ایک سال تک خرچہ دینے کی اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر کے جائے، پھر اگروہ (عورتیں) خودنکل جائیں①توتم پراس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ (عورتیں) اپنی ذات کے بارے میں قاعدے کے مطابق جوکچھ بھی کریں②اور اللہ تعالیٰ توبڑے اقتدار کے مالک ہیں، حکمت کے مالک ہیں ﴿۲۴۰﴾ اور(سب) مطلقہ عورتوں کوقاعدے کے مطابق فائدہ پہنچانا ہے③ (ایسا کرنا) تقویٰ والوں پرایک حق ہے④ ﴿۲۴۱﴾ اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمھارے لیے اسی طرح (وضاحت کے ساتھ) بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم سمجھداری سے کام لو ﴿۲۴۲﴾

کیاتم کوان لوگوں کا حال معلوم نہیں⑤جوموت سے بچنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے تھےاوروہ ہزاروں (انسان) تھے،سواللہ تعالیٰ نے ان کوحکم دیا کہ تم مرجاؤ،پھراللہ تعالیٰ نے (لمبے زمانے کے بعد)ان کوزندہ کردیا،یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پرفضل فرماتے ہیں؛لیکن اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کا)شکرنہیں کرتے ﴿۲۴۳﴾

---

①ایک سال پوراہونے سے پہلے۔یہ آیت منسوخ الحکم،باقی التلاوت ہے۔②(دوسراترجمہ)توتم پرکوئی گناہ نہیں ہے (کہ شوہرکےگھرسے نکلنے کے بعد)وہ عورتیں اپنے حق میں کوئی بھلی بات کریں۔③(دوسراترجمہ)سب مطلقہ عورتوں کو بھلائی کے ساتھ فائدہ پہنچانا ہے۔④یعنی تقویٰ والے اخلاقی طور پرضروری سمجھیں گےاگرچہ ایک صورت کےعلاوہ متعہ مستحب ہے۔⑤اس طرح کےواقعات قرآن مجید میں کئی جگہوں پرہیں جوحضورﷺکے زمانے سے بہت پہلے ہوچکے تھے اس لیے آنکھ سے دیکھنے کا کوئی امکان ہی نہیں؛اس لیے ایسے مواقع پر''اَلَمْ تَرَ''سے اس واقعہ کاعلم اورادراک ہونامراد ہوتا ہےاوراس واقعے کےمشہورہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ
تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا
نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ
قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٤٦﴾

اور تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو اور تم جان لو کہ یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ تو بہت سننے والے، بہت جاننے والے ہیں ﴿۲۴۴﴾ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھے طریقے پر قرض دیوے ① پھر اس (کے دیے ہوئے قرض) کو وہ (اللہ تعالیٰ) ② اس کے لیے کئی گنا زیادہ کر دیویں، اور اللہ تعالیٰ ہی تنگی (کمی) کرتے ہیں ③ اور وسعت دیتے ہیں اور تم (سب) کو اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹایا جائے گا ﴿۲۴۵﴾ کیا تم کو بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا قصہ معلوم نہیں؟ جو (قصہ) موسیٰ (علیہ السلام کے دنیا سے جانے) کے بعد پیش آیا، جب کہ وہ (بنی اسرائیل) اپنے (زمانے کے) نبی سے کہنے لگے کہ: آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو؛ تاکہ ہم (اس کی امارت میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کریں، نبی نے کہا: تمھارے بارے میں تو ایسا لگتا ہے کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جاوے تو تم جہاد نہیں کروگے، وہ (بنی اسرائیل جواب میں) کہنے لگے کہ: ہمارے لیے ایسی کون سی گنجائش باقی ہے ④ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد نہ کریں؛ حالاں کہ ہم کو اپنے گھروں اور اپنی اولاد سے نکال (کر دور کر) دیا گیا ہے، پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا سب پیٹھ پھرا گئے ⑤ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۴۶﴾

① (۱) اللہ کے راستے میں اخلاص سے خرچ (۲) نیک اعمال (۳) مؤمنوں کو غیر سودی قرض دینا تینوں اس میں شامل ہے۔
② قرض دینے والے کے فائدے کے لیے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ناپ کر دیتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ہمارے لیے کیا عذر رہوگا۔ ⑤ انسان بزدلی کی وجہ سے جنگ سے پھر جاتا ہے اور یہاں بنی اسرائیل میدانِ جنگ میں پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے بھاگ گئے تھے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

اور ان (بنی اسرائیل) سے ان کے (اس زمانے کے) نبی نے کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تم پر بادشاہ مقرر کر دیا ہے، وہ (بنی اسرائیل) کہنے لگے: اس (طالوت) کو ہم پر حکومت کرنے کا حق کیسے حاصل ہو گیا؟ حالاں کہ حکومت چلانے کے تو اس (طالوت) سے زیادہ ہم حق دار ہیں اور اس (طالوت) کو تو کوئی مالی وسعت بھی نہیں ملی ہے ① تو نبی نے کہا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقابلے میں اس (طالوت) کو پسند فرمالیا اور اس (طالوت) کو علم (کی وسعت) اور جسم کے پھیلاؤ میں بڑھا دیا ہے ② اور اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والے، بہت جاننے والے ہیں ③ ﴿۲۴۷﴾ اور ان (بنی اسرائیل) سے ان کے (اس زمانے کے) نبی نے کہا: یقیناً اس (طالوت) کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمھارے پاس وہ صندوق (واپس) آجائے گا جس میں تمھارے رب کی طرف سے دل کی تسلی کا سامان ہے اور موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی اولاد جو کچھ چھوڑ کر گئے تھے ان میں سے باقی رہ جانے والی چیزیں بھی ہیں، اس (صندوق) کو فرشتے اٹھا کر لاویں گے، اگر تم مؤمن (یعنی یقین والے) ہو تو اس میں تمھارے لیے بڑی نشانی ہے ﴿۲۴۸﴾

① یعنی طالوت کوئی زیادہ مال دار نہیں ہے۔
② علم اور صحت افضل ہے جہالت اور مال کے مقابلے میں۔ اس آیت سے اہم سبق: ہمارے دین میں عہدے اوصافِ خیر اور قابلیت کی بنیاد پر ہے، مال و دولت اور خاندانی بنیادوں پر نہیں ہے۔
③ اللہ تعالیٰ کی صفت وسعت والے ہونا یعنی فقیر کو، رائی کو اپنی وسعتوں سے بادشاہ بنا دیوے۔ وسعتِ صفتی مراد ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾

پھر جب طالوت فوجوں کے ساتھ باہر نکلا تو اس (طالوت) نے (لشکر والوں سے) کہا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ ایک نہر ① (یعنی دریا) کے ذریعے تمھارا امتحان لینے والے ہیں، سو جو شخص بھی اس (دریا) سے (پانی) پیے گا تو وہ میرے ساتھیوں میں سے نہیں ہے اور جو اس (پانی) کو چکھے گا بھی نہیں تو وہ میرا (یعنی میری جماعت کا آدمی) ہے، ہاں! جو اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر (کے پی) لیوے (تو اتنی اجازت ہے) پھر (ایسا ہوا کہ) ان میں کے چند آدمیوں کے سوا باقی سب نے اس (دریا) سے (خوب) پانی پیا، پھر جب وہ (طالوت) اور ان کے ساتھ ایمان والے اس (دریا) کو پار کر گئے تو (دیکھا کہ طالوت کی بات ماننے والوں کی تعداد تو کم ہے، اس وقت) کچھ لوگ کہنے لگے کہ: آج کے دن جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کی ہم میں بالکل طاقت نہیں ہے، (یہ بات سن کر) جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے (جا کر) ملنا ہے وہ کہنے لگے: بہت سی مرتبہ (ایسا ہوا کہ) چھوٹی سی جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آ گئی اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ② ﴿٢٤٩﴾

---

① اس سے نہرِ اردن مراد ہے جو فلسطین اور اردن کے درمیان میں ہے، تفصیل کے لیے ”دیکھی ہوئی دنیا“ جلد سوم دیکھیں۔

② (دوسرا ترجمہ) (میدان میں) ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوۡا لِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوۡهُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۲۵۲﴾

اور جب وہ لوگ (یعنی طالوت اور اس کے رفقا) جالوت اور اس کے لشکر کے (آمنے) سامنے ہوئے تو (طالوت اور ان کے ساتھیوں نے) دعا کی: اے ہمارے رب! آپ ہم پر (یعنی ہمارے دلوں پر) صبر ڈال دیجیے اور ہم کو ثابت قدم رکھیے اور کافر قوم کے مقابلے میں آپ ہماری مدد کیجیے ﴿۲۵۰﴾ پھر انھوں نے (یعنی طالوت اور ان کے ساتھیوں نے) ان (جالوت اور اس کی فوج) کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہرا دیا اور داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان (داؤد علیہ السلام) کو حکومت اور حکمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو (علم) چاہا ان (داؤد علیہ السلام) کو سکھا دیا اور اگر اللہ تعالیٰ بعض (مفسد) لوگوں کو بعض (اچھے) لوگوں کے ذریعے دفع نہ کرتے رہتے تو زمین میں فساد پھیل پڑے①؛ لیکن اللہ تعالیٰ تمام عالم والوں پر فضل والے ہیں ﴿۲۵۱﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جن کو ہم تمھارے سامنے صحیح صحیح تلاوت کرتے ہیں اور یہ بات بالکل یقینی ہے کہ تم (یعنی محمد ﷺ) رسولوں میں سے ہو ﴿۲۵۲﴾

---

① مسلمانوں کو دین کے مخالفوں سے کسی نہ کسی طرح کی مدافعانہ کارروائی جاری رکھنی چاہیے، جہاں دفاعی قتال کی گنجائش نہ ہو تو پرامن احتجاج کی الگ الگ مختلف شکلیں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا
يُرِيْدُ ۝۲۵۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ ع
وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴

یہ جتنے پیغمبر ہیں ہم نے ان میں سے بعض (حضرات) کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، ان (پیغمبروں) میں سے بعض تو وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا، اور ان (پیغمبروں) میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے درجات میں بلند فرمایا، اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو (ان کی سچائی پر) کھلے دلائل عطا کیے اور ہم نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعہ تائید (یعنی مدد) کی① اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان (پیغمبروں) کے بعد کے لوگ ان کو صاف احکام مل جانے کے بعد (دین میں اختلاف پیدا کر کے) آپس میں نہ لڑتے؛ لیکن ان لوگوں نے (آپس میں) اختلاف کیا، سو ان میں سے کچھ ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ نے کفر اپنا لیا اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہی کرتے ہیں ﴿۲۵۳﴾

اے ایمان والو! جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ) خرچ کرلو، اس (قیامت کے) دن کے آنے سے پہلے جس میں کوئی سودا (یعنی خریدنا اور بیچنا) نہیں ہوگا اور (اس میں) نہ کوئی دوستی (کام آئے گی) اور (اس میں) نہ کوئی سفارش (چلے گی) اور جو لوگ کفر اختیار کر چکے ہیں وہی ظالم (ناانصاف) ہیں ﴿۲۵۴﴾

---

① ''روح القدس'' کے معنیٰ ہے: مقدس روح، اور قرآن میں یہ لقب حضرت جبریل علیہ السلام کے لیے (بھی) استعمال کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبریل علیہ السلام کی یہ تائید حاصل تھی کہ وہ ان کے دشمنوں سے ان کی حفاظت کے لیے ان کے ساتھ رہتے تھے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ
تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾

اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، ہمیشہ زندہ ہیں، سب کو سنبھالنے والے ہیں① ان (اللہ تعالیٰ) کو نہ اونگھ پکڑ سکتی اور نہ نیند② آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے، ایسا کون ہے جو ان (اللہ تعالیٰ) کے پاس ان (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کر سکے؟ وہ (اللہ تعالیٰ) ان (تمام مخلوق) کے آگے کے اور ان کے پیچھے کے حالات کو (اچھی طرح) جانتے ہیں③ اور وہ سب (مخلوق) ان (اللہ تعالیٰ) کے علم کی کوئی بات (اپنے علم کے) احاطے میں نہیں لا سکتے؛ مگر (ہاں) جتنا وہ (خود اللہ تعالیٰ) چاہیں④ ان (اللہ تعالیٰ) کی کرسی⑤ نے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے⑥ اور ان دونوں (آسمان اور زمین) کی حفاظت کا ان (اللہ تعالیٰ) کو کوئی بوجھ نہیں ہے⑦ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اونچے مقام والے ہیں، بڑی عظمت والے ہیں ﴿٢٥٥﴾ دین (کے بارے) میں کوئی زبردستی نہیں ہے، پکی بات یہ ہے کہ ہدایت کا راستہ گمراہی سے جدا ہو کر (پورے طور پر) ظاہر ہو چکا ہے، سو جو شخص طاغوت (یعنی بت اور شیطان) کا انکار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو اس نے حقیقت میں (بہت) مضبوط حلقہ (یعنی کڑا) تھام لیا ہے⑧، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سننے والے، (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿٢٥٦﴾

---

① قیوم: وہ ذات ہے جو خود قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے، سنبھالے۔

② جب انسان کو نیند آنے لگتی ہے تو شروع میں جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں اس کو عربی میں "سنة" اور اردو میں "اونگھ" سے تعبیر کرتے ہیں، جس میں غفلت آنے لگتی ہے؛ لیکن سمجھ اور احساس باقی رہتا ہے، پھر جب مکمل غفلت آجاوے، شعور اور احساس بھی باقی نہ رہے تو اس کو عربی میں "نوم" اور اردو میں "نیند" کہتے ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ ع
رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥٨﴾

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ولی (یعنی مدد کرنے والے) ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) ان (ایمان والوں) کو (کفر کی) اندھیریوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاتے ہیں اور جو کافر ہیں، شیطان ان کے دوست ہیں جو ان (کافروں) کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) اندھیریوں کی طرف لے جاتے ہیں، وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۵۷﴾

کیا تم نے اس شخص (کی حالت) پر غور نہیں کیا؟① جس کو اللہ تعالیٰ نے حکومت دی تھی، وہ ابراہیم (علیہ السلام) سے ان کے رب (اللہ تعالیٰ کے وجود) کے بارے میں حجت بازی (یعنی بحث) کرنے لگا، جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے (اس سے) کہا کہ: میرے رب تو وہ ہیں جو زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں تو (اس پر) وہ (ظالم) کہنے لگا کہ: میں (بھی) زندگی اور موت دیتا ہوں، (اس پر) ابراہیم (علیہ السلام) نے (اس ظالم سے) کہا کہ: یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سورج کو (روزانہ) مشرق سے نکالا کرتے ہیں، سو اب تُو اس (سورج) کو (کسی ایک دن بھی) مغرب سے نکال کر لا، تو (اس بات کو سن کر) وہ کافر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۲۵۸﴾

③ ہر مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کے حالات اور بعد کے حالات، اسی طرح ہر مخلوق کے ظاہری و باطنی حالات اللہ تعالیٰ جانتے ہیں ④ بندے اتنی بات اللہ کے علم کی جان سکتے ہیں جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ⑤ (دوسرا ترجمہ) حکومت کا تخت ⑥ یعنی اپنی وسعت کے گھیرے میں لے لیا ہے۔ کرسی کیسی ہے وہ آخرت میں معلوم ہوگا۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے لیے ذرا بھی بھاری نہیں ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے لیے ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔
⑧ یعنی مضبوطی سے پکڑ لیا۔ مراد اسلام ہے، جس طرح مضبوط حلقے کو پکڑنے سے آدمی آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے، اسی طرح اسلام کو مضبوطی سے پکڑ لینے سے دنیا اور آخرت کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اِس صفحے کا حاشیہ: ① (دوسرا ترجمہ) اس آدمی کا واقعہ نہیں دیکھا؟

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾

یا اسی طرح (تم نے) اس شخص (کے واقعے) پر غور کیا جو ایک بستی پر ایسی حالت میں گزرا کہ اس (بستی) کے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے① اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ اِس (بستی) کو اس کے مرنے (یعنی ویران ہونے) کے بعد کیسے (دوبارہ) زندہ کریں گے②! اس پر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو سال تک موت دے دی، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس کو زندہ کر کے اٹھایا (اور پھر) اس (اللہ تعالیٰ) نے (اس سے) پوچھا: تو کتنی مدت تک (اس موت کی حالت میں) رہا؟ (تو جواب میں) اس شخص نے کہا: ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (میں موت کی حالت میں رہا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: (نہیں) بلکہ تو (اس موت کی حالت پر) سو سال رہا ہے، سو تو اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کو دیکھ! وہ (اللہ تعالیٰ کی قدرت سے) بالکل بھی سڑی نہیں ہیں اور (ساتھ ہی) تو اپنے گدھے کو دیکھ (کہ سڑ کر اس کی حالت کیسی ہوگئی؟) اور (اس طرح تم کو موت دے کر دوبارہ زندہ کرنے میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ) تاکہ ہم تجھ کو لوگوں کے لیے (ہماری قدرت کا) ایک نشان بنائیں اور تو (مرے ہوئے گدھے کی) ہڈیوں کی طرف دیکھ! ہم کس طرح (اٹھا کر) ان کو جوڑ دیتے ہیں، پھر ہم ان پر (کس طرح) گوشت چڑھاتے ہیں، سو جب اس کے سامنے حقیقت کھل کر ظاہر ہوگئی تو وہ (بندہ) کہنے لگا: مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چیز پر قدرت رکھتے ہیں③ ﴿۲۵۹﴾

① کسی حادثے میں پہلے چھت گری، پھر دیواریں گریں اور پوری بستی ویران ہوگئی۔
② اس سوچ کا منشا خدانخواستہ کوئی شک کرنا نہیں تھا؛ بلکہ حیرت کا اظہار تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی قدرت کا مشاہدہ اس طرح کرایا جس کا آیت میں ذکر ہے۔ ③ اس میں سے ایک مردے کو زندہ کرنا بھی ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ
لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ ع
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ
سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾

اور (وہ واقعہ ذرا سنو!) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھائیے! آپ کس کیفیت سے مردوں کو زندہ کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھ کو (اس مرنے کے بعد زندہ ہونے پر) یقین نہیں ہے؟ تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے عرض کیا کہ: کیوں نہیں (یعنی یقین رکھتا ہوں)① لیکن (چاہت یہ ہے کہ آنکھ سے وہ کیفیت دیکھ لوں)؛ تا کہ میرے دل کو پورا اطمینان حاصل ہو جاوے②، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اچھا تو چار پرندوں کو پکڑ لے، پھر ان کو اپنے سے مانوس کر لے③ پھر (ذبح کر کے) ہر پہاڑ پر ان (پرندوں کے بدن) کا ایک ایک حصہ رکھ دے، پھر ان (پرندوں) کو تو پکار تو وہ (چاروں پرندے) تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آویں گے، اور (یہ بات اچھی طرح) جان لے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے ہیں ﴿٢٦٠﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ، اس (دانہ) نے سات بالیاں اگائیں (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتے ہیں (ثواب) بڑھا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وسعت والے، (ہر چیز) جاننے والے ہیں ﴿٢٦١﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقین تو میں رکھتا ہوں۔

② اس سوال وجواب سے اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کر دی کہ ابراہیم علیہ السلام کی یہ فرمائش خدانخواستہ کسی شک کی بنا پر نہیں تھی، ان کو خدا کی قدرتِ کاملہ پر پورا بھروسا تھا؛ لیکن آنکھوں سے دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

③ جانور اور پرندوں کو ایک مدت تک اپنے پاس رکھنے سے وہ مانوس ہو جاتے ہیں، آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے، جب بھی آواز دے کر بلاؤ، آنے لگتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ
لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٢٦٢ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ
وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝٢٦٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ
صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٦٤

جولوگ اپنے مالوں کواللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد (جس پر خرچ کیا اس پر) احسان بھی نہیں جتلاتے اور تکلیف بھی نہیں دیتے تو ان (لوگوں) کے لیے ان (کے خرچ کیے ہوئے مال) کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۲۶۲﴾ (سوال کرنے والوں کو) نرمی سے (اچھا) جواب دینا اور معاف کر دینا ①اس صدقے سے بہتر ہے جس (صدقے) کے بعد کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، حلیم ہیں ﴿۲۶۳﴾ اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع مت کرو، اس شخص کی طرح (ضائع مت کرو) جو (محض) لوگوں کو دکھلانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے، سو (لوگوں کو دکھلا کر خرچ کرنے والے) اس شخص کی حالت صاف چکنے پتھر جیسی ہے جس پر (معمولی) مٹی (جمی ہوئی) ہو، سو اس (پتھر) پر زوردار بارش گرے اور وہ (بارش) اس کو (پہلے کی طرح) بالکل صاف کر دیوے، ایسے لوگوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا کچھ (ثواب) ہاتھ میں نہیں آئے گا② اور اللہ تعالیٰ کافروں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتے ﴿۲۶۴﴾

① یعنی وہ اصرار کرے یا بے وقت آوے یا کسی طرح بھی تکلیف دیوے تب بھی۔
② چٹان پر اگر مٹی جمی ہو تو یہ امید ہو سکتی ہے کہ اس پر کوئی چیز اگائی جائے؛ لیکن اگر بارش مٹی بہا لے جائے تو چٹان کے چکنے پتھر کاشت کے قابل نہیں رہتے، اسی طرح صدقہ وخیرات سے آخرت کے ثواب کی امید ہوتی ہے؛ لیکن اگر ←

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ
جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع

اوران لوگوں کی مثال جواللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیےاوراپنے دلوں میں (ثواب ملنے کے) پورے یقین کے ساتھ اپنے مالوں کوخرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے کہ ایک اونچی جگہ پر باغ ہو، اس پرزوردار بارش برسے تووہ (باغ) اپنے پھل دُگنا لائے،سواگراس (باغ) پرزوردار بارش نہ برسے تو ہلکی سی پھوار① بھی اس (اونچے باغ) کے لیے کافی ہےاور جوکام تم لوگ کرتے ہواللہ تعالیٰ اس کوخوب اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۲۶۵﴾ کیاتم میں سے کوئی (یہ بات) پسند کرے گا کہ اس کے لیے کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو② جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں (اور) اس (شخص) کے لیے اس (باغ) میں ہرقسم کے پھل (بھی) ہوں اوراس شخص پر بڑھاپا آ گیا ہواوراس کی اولاد کمزور ہوں، اتنے میں ایک آگ سے بھرا ہوا بگولا (یعنی ہوا کا چکر) اس (باغ) پرآ پڑا،سووہ (پوراباغ) جل گیا③،اسی طرح اللہ تعالیٰ (اپنی) آیتوں کوتمھارے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم غورکرو ﴿۲۶۶﴾

ع اس کے ساتھ ریاکاری یااحسان جتانے کی خرابی لگ جائے تووہ صدقے کوبہالے جاتی ہےاورثواب کی کوئی امید نہیں رہتی۔

اس صفحہ کاحاشیہ:

① یعنی ہلکی سی بارش ہی برس جائے۔② جسے عرف میں باڑی بھی کہتے ہیں۔

③ صدقات وخیرات کوبربادکرنے کی یہ دوسری مثال اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے،جس طرح ایک آگ سے بھرا بگولاہرے بھرے باغ کویکایک تباہ وبربادکرڈالتا ہے،اسی طرح ریاکاری یاصدقہ دےکراحسان جتلانایاکسی اورطرح غریب آدمی کوستاناصدقے کےعظیم ثواب کوبربادکرڈالتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٢٦٧ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٦٨ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٦٩ وَمَاۤ
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٢٧٠

اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اور جو چیزیں ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی (یعنی پیدا کی) ہیں اس کی عمدہ چیزوں کا ایک حصہ (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) تم خرچ کیا کرو اور اس میں سے خراب چیزوں کو (اللہ تعالیٰ کے نام پر) خرچ کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو؛ حالاں کہ (کوئی دوسرا آدمی ایسی خراب چیز تم کو دیوے تو نفرت کی وجہ سے) تم خود بھی اس کو آنکھ بند کیے بغیر نہ لے سکو اور تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں (ہر قسم کی) تعریف کے مالک ہیں ﴿٢٦٧﴾ شیطان تم کو مفلسی سے ڈراتا ہے اور وہ تم کو بے حیائی ① کی باتیں سکھاتا ہے ② اور اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور فضل کا تم سے وعدہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والے، (ہر بات) جاننے والے ہیں ﴿٢٦٨﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں دین کی سمجھ دیتے ہیں اور جس کو دین کی سمجھ عطا کی گئی تو پکی بات ہے کہ اس کو بہت ساری بھلائی عطا کی گئی اور عقل والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿٢٦٩﴾ اور جو کچھ خیرات تم خرچ کرو گے یا تم کوئی منت مانو گے تو یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہوں گے ﴿٢٧٠﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بخیلی۔ مفسرین کی ایک جماعت نے یہاں ''فحشاء'' سے بخیلی کا معنی مراد لیا ہے؛ یعنی خرچ کرو گے تو مفلس ہو جاؤ گے۔

② (دوسرا ترجمہ) شیطان تم کو بے حیائی کی باتوں کی ترغیب دیتا ہے۔

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ
عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ ع ٣٧

اگر تم صدقات کو ظاہر کر کے دو تو بھی بہت اچھا ہے① اور اگر تم ان (صدقات) کو پوشیدہ رکھو اور اسے فقرا کو پہنچاؤ تو وہ تمھارے لیے اور بہتر ہے② اور اللہ تعالیٰ تمھارے کچھ گناہ تم سے دور کر دیں گے③ اور تم جو کام کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۷۱﴾ (اے نبی!) ان (کافروں) کو سیدھے راستے پر لانا تمھاری ذمے داری نہیں ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) سیدھے راستے پر لے آتے ہیں اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو④ تو وہ (خود) تمھارے فائدے کے لیے (ہوتا) ہے، جب کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرو گے اور جو مال (یعنی خیرات) بھی تم خرچ کرو گے تو تم کو وہ (ثواب) پورا پہنچا دیا جائے گا اور تم پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا جاوے گا⑤ ﴿۲۷۲﴾ (مالی مدد خاص طور پر) ان فقیروں کے لیے ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خود کو اس طرح پابند رکھا ہے کہ (روزی کی تلاش کے لیے) وہ زمین میں چل پھر نہیں سکتے (ان کے کسی سے) سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف لوگ ان کو مال دار سمجھتے ہیں، تم ان (کے فقر) کو ان (کے چہرے) کی علامتوں سے پہچان سکتے ہو، وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر (اصرار کر کے) سوال نہیں کرتے اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو تو یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو پوری طرح جانتے ہیں⑥ ﴿۲۷۳﴾

① دوسروں کو صدقے کی ترغیب ہوگی اور اس کا تم کو بھی ثواب ملے گا۔ ② اس میں ریاکاری کا اندیشہ نہیں ہوگا اور فقیر کو لینے میں شرم نہیں ہوگی۔ ③ یعنی معاف کر دیں گے۔ ④ مال کو لفظ ''خیر'' سے تعبیر فرمایا: [الف] مال کی وجہ سے خیریت رہتی ہے [ب] مال کی وجہ سے بہت سارے خیر کے کام ہوتے ہیں۔ ⑤ یعنی ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) جو کام کی چیز تم خرچ کرو گے یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح جانتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝۲۷۴ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝۲۷۵ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۝۲۷۶

جو لوگ اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں چھپا کر کے اور ظاہر کر کے خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے ﴿۲۷۴﴾ جو لوگ سود کھاتے ہیں① وہ (قیامت کے دن قبر سے) اس شخص کے اٹھنے کی طرح ہی اٹھیں گے جس کو شیطان نے چھوکر (یعنی چمٹ کر، لگ کر) پاگل② بنا دیا ہو، یہ سزا اس لیے ہوگی کہ وہ یہ کہتے تھے کہ بیع③ بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے④ حالاں کہ (بیع اور سود میں کھلا فرق ہے، کہ) اللہ تعالیٰ نے خریدنے، بیچنے کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے، سو جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت کی بات پہنچ گئی پھر وہ (آئندہ کے لیے سودی معاملات سے) رک گیا تو (حرمت سے پہلے) جو کچھ (سود) وہ لے چکا وہ اسی کا ہے اور اس (کے دل کے اندر) کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے اور جس شخص نے دوبارہ پھر وہی کام کیا⑤ سو وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، وہ اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷۵﴾ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں⑥ اور صدقات کو بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر ایک بڑے ناشکرے (بڑے) گنہ گار کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۷۶﴾

① یعنی سود کا لین دین کرتے ہیں۔ سود میں کسی طرح بھی مبتلا ہونا۔ ② (دوسرا ترجمہ) حواس باختہ۔ ③ یعنی جائز طریقے سے خریدنا، بیچنا۔ ④ کیوں کہ بیع میں بھی مقصود نفع حاصل کرنا ہوتا ہے اور سود میں بھی زیادہ ملتا ہے یا زیادہ دینا پڑتا ہے۔
⑤ یعنی سود کی حرمت کو نہ مانے اور سودی لین دین کے حرام ہونے پر اعتراض کرتا رہے اور اس میں پڑا رہے۔ ⑥ مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ فی الحال ظاہری طور پر سود کھانے میں مال بڑھتا ہوا نظر آتا ہے؛ لیکن کبھی اللہ تعالیٰ ←

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۷۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۲۷۸﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹﴾ وَإِنْ كَانَ
ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوا
يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾ ع ۳۸

یقینی بات ہے کہ جولوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور انھوں نے نماز قائم کی اور انھوں نے زکوۃ ادا کی ان کو ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ملے گا، اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۲۷۷﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہوتو سود کا جو حصہ بھی (سود کے حرام ہونے کے اعلان کے بعد کسی سے لینا) باقی رہ گیا ہو اس کو چھوڑ دو ﴿۲۷۸﴾ سو اگر تم ایسا نہیں کرو گے ① تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو اور اگر تم (سود سے) توبہ کرلو تو تم کو تمھارا اصل مال مل جائے گا، تم کسی پر ظلم مت کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے ﴿۲۷۹﴾ اور اگر کوئی (مقروض) تنگی میں ہو ② تو اچھی حالت ہونے تک ③ مہلت دینی چاہیے اور اگر تم صدقہ ہی کر دو ④ تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو (تو) ﴿۲۸۰﴾ اور تم اس دن سے ڈرو جس میں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر ہر ایک نفس کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا (پورے) پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ⑤ ﴿۲۸۱﴾

ﮨ اس آدمی پر ایسے حالات دنیا میں ڈال دیتے ہیں کہ دنیا میں ہی سب مال برباد ہوکر وہ آدمی فقیر بن جاتا ہے اور اگر دنیا میں برباد نہ بھی ہوا تو آخرت میں برباد ہونا یقینی ہے؛ کیونکہ وہاں اس آدمی پر عذاب ہوگا۔ اسی طرح سود والے معاملات میں خیر و برکت نہیں ہوتی چاہے مقدار بڑھ جائے۔

اس صفحہ کا حاشیہ:

① یعنی سود سے باز نہیں آؤ گے۔ ② یعنی قرض ادا کرنے کی طاقت نہ ہو۔ ③ یعنی قرض ادا کرنے کی طاقت آجائے وہاں تک۔ ④ یعنی قرض کو معاف کر دو۔ ⑤ نوٹ: کہتے ہیں کہ نزول کے اعتبار سے یہ آخری آیت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ
عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا
اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ
مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ
اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مقرر کی ہوئی مدت کے لیے قرض کا کوئی معاملہ کرو تو تم اس کو لکھ لیا کرو اور جو شخص لکھنا جانتا ہو وہ تمھارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے، اور جو شخص لکھنا جانتا ہو وہ لکھنے سے انکار نہ کرے (بلکہ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (لکھنا) سکھایا تو (اس نعمت کا شکریہ ہے کہ) اس کو لکھ دینا چاہیے اور جس کے ذمے حق واجب ہو رہا ہے[1] اس کو چاہیے کہ وہ (تحریر کا مضمون) لکھوائے اور (ادھار لینے والے کو) چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کے رب ہیں اور اس (ادھار دینے والے کے حق کو لکھوانے) میں کچھ کمی نہ کرے (بلکہ پوری بات لکھوائے) سو اگر وہ شخص جس کے ذمے حق واجب ہو رہا ہے (یعنی ادھار لینے والا) ناسمجھ ہے (یعنی کم عقل ہے) یا کمزور ہے یا (کسی اور وجہ سے) وہ تحریر نہیں لکھوا سکتا تو اس (ادھار لینے والے) کا ذمہ دار (والی یا وکیل جس کو مدیون کی طرف سے کام کا اختیار ہوتا ہے وہ) انصاف کے ساتھ (ادھاری کی تحریر) لکھوائے اور (ادھاری کی تحریر میں لکھے ہوئے معاملے پر) تم اپنے (مسلمان) مردوں میں سے دو گواہ بنالو، سو اگر دو مرد (میسر) نہ ہوں تو جن گواہوں کو تم پسند کرو[2] ان میں سے ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنیں کہ ان دو (عورتوں) میں سے ایک (عورت) بھول جائے تو ان دو میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے اور گواہوں کو جب (گواہ بننے کے لیے یا گواہی دینے کے لیے) بلایا جاوے تو وہ انکار نہ کریں،

---

① یعنی ادھار لینے والا۔ مقروض، مدیون یہ اس کی طرف سے اقرار ہو رہا ہے۔

② جن پر اطمینان ہونے کی وجہ سے یعنی عادل اور ثقہ ہونے کی وجہ سے جن کی گواہی معتبر ہو۔

وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا
شَهِيْدٌ ڛ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰي سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ اَمِنَ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۭ

اور قرضے کے کسی معاملے کو اس کے مقررہ وقت تک لکھنے میں تم کوتاہی مت کرو① (یا اکتا مت جاؤ)
چاہے معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، یہ (ادھاری کی تحریر لکھ لینا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت انصاف کی بات
ہے اور گواہی کو درست رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اس بات سے بھی زیادہ نزدیک ہے کہ تم
(مستقبل میں) شک میں نہیں پڑو گے②؛ مگر یہ کہ نقد لین دین سے تمھارے آپس میں کوئی سودا ہو تو
اس کو نہ لکھنے میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے اور (ہاں! اس قسم کے نقد) خرید نے بیچنے کے وقت پر بھی
(احتیاطاً) تم گواہ بنالیا کرو اور نہ لکھنے والے کو اور نہ گواہ بننے والے کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور اگر تم
یہ (تکلیف پہنچانے کا) کام کرو گے تو وہ تمھارے لیے گناہ کی بات ہوگی اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے
رہو اور اللہ تعالیٰ (آپس میں معاملات کیسے کرنا ہے وہ) تم کو سکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام چیز کو اچھی
طرح جانتے ہیں③ ﴿۲۸۲﴾ اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی (ادھاری کی تحریر کو) لکھنے والا نہ ملے تو
(ادھاری کی ادائیگی کی ضمانت کے طور پر) کوئی چیز گروی ہو جس پر قبضہ بھی کرلیا گیا ہو④ اور اگر (ایسے
موقع پر) تم ایک دوسرے پر بھروسہ کرو (اور بغیر گروی ادھار دے دو) تو جس پر بھروسہ کیا گیا⑤ وہ
(پوری پوری) اپنی امانت (یعنی حق) ادا کردیوے⑤ اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کے رب ہیں

---

① قرض میں ادائیگی کے لیے وقت پہلے سے مقرر کرہی لینا چاہیے۔
② دَین جو وصول کرنا ہے اس کی مقدار کتنی ہے اور ادھاری کی مدت کتنی ہے اس میں کوئی شک باقی نہ رہے۔
③ اللہ تعالیٰ کے یہاں معاملات کی صفائی کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے، قرآن کی سب سے بڑی آیت معاملات کے متعلق
ہے۔ ④ یعنی گروی کی چیز پر ادھار دینے والے کا قبضہ ہو جائے؛ لیکن وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ◐

ع وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫

اور تم گواہی کو نہ چھپایا کرو اور جو شخص اس (گواہی) کو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہوگا① اور اللہ تعالیٰ تم جو کام کرتے ہو اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٢٨٣﴾

آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ (سب) اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے، اور جو باتیں تمھارے دلوں میں ہیں چاہے تم اس کو ظاہر کرو یا اس کو تم چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لیں گے، سو وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہیں گے معاف کر دیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہیں گے عذاب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿٢٨٤﴾ رسول (یعنی محمد ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے جو کچھ اتارا گیا وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور (رسول کے ساتھ) سب ایمان والے بھی (ایمان لائے) وہ سب اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے② (وہ کہتے ہیں کہ ایمان لانے میں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق (یعنی جدائی) نہیں کرتے اور وہ سب کہتے ہیں کہ: ہم نے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کو دھیان سے) سن لیا اور (خوشی سے) ہم اطاعت کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور (ہم کو) آپ ہی کی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿٢٨٥﴾

⊃ ⑤ یعنی بغیر گروی رکھے ادھار لینے والا۔ ⑥ یعنی لیے ہوئے قرض یا ادھار مال کی پوری مقدار واپس کرے۔

اس صفحہ کا حاشیہ:

① یعنی گواہی کے چھپانے کا صرف زبان کا گناہ نہ سمجھے؛ بلکہ یہ تو دل کا گناہ ہے، اس لیے کہ اصل ارادہ تو پہلے دل ہی نے کیا۔

② یعنی تمام رسولوں کو برحق مانتے ہیں، عمل کریں گے حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر۔

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کی وسعت (یعنی طاقت) سے زیادہ ذمے داری نہیں دیتے، جو اعمال اس نے کیے اس کا فائدہ اس کو ملے گا اور جو گناہ اس نے کیے اس کا نقصان اس پر پڑے گا، (اے مسلمانو! یہ دعا کرو) اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوجائے تو آپ (اس پر) ہماری پکڑ نہ فرمایئے، اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسے (سخت احکام کا) بوجھ نہ ڈالیے جیسا بوجھ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور آپ ایسے (سخت احکام کا) بوجھ ہم سے نہ اٹھوایئے جن (کو اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور آپ ہم کو معاف کردیجیے اور آپ ہم کو بخش دیجیے، اور آپ ہم پر رحم فرمایئے، آپ ہی ہماری مدد کرنے والے ہیں، سو کافر قوم کے مقابلے میں آپ ہماری مدد فرمایئے ﴿٢٨٦﴾

سورة آل عمران

(المدنية)

سورۂ آلِ عمران

یہ سورت مدنی ہے،اس میں دوسو(۲۰۰) آیتیں ہیں،سورۂ بقرہ کے بعد اورسورۂ انفال سے پہلے یاسورۂ انفال کے بعد(۴۸)نمبر یا(۸۹)نمبر پر نازل ہوئی۔

آلِ عمران کا مطلب ہے''عمران کا خاندان''۔اس سورت میں آلِ عمران کے فضائل بیان کے گئے ہیں،یعنی عمران بن ماتان جوحضرت مریم علیہاالسلام کے والد ہیں اوران کی آل یعنی حضرت عمران کے خاندان والےجن میں حضرت مریمؑ اورحضرت عیسیٰ ﷺ وغیرہ شامل ہیں۔حضرت موسیٰ ﷺ کے والد کا نام بھی عمران ہے؛لیکن وہ اوران کی نسل یہاں مرادنہیں ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے مروی ہے کہ:تم دوروشن سورتیں: بقرہ وآل عمران پڑھا کرو؛ کیوں کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن (عمل کرنے والے قاری کے آگے آگے)دو گہرے سیاہ بادلوں یادوسائبانوں یا صف بستہ پرندوں کی دوٹولیوں کی شکل میں آئیں گی (ان دونوں سورتوں کے درمیان ایک روشنی اور چمک حدِ فاصل ہوگی جس سے بسم اللہ کے فاصلے کی طرف اشارہ ہے) یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی زبردست سفارش کریں گی۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم (جس کے ذریعہ دعامانگی جائے توقبول ہوجاتی ہے) ان دوآیتوں میں ہے:"والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم"(البقرۃ:۱۶۳)دوسری آلِ عمران کی شروع والی آیت"اللّٰہ لا الہ الا ھو الحي القیوم۔

اس سورت کی ایک آیت ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾:حضرت نبیٔ کریم ﷺ اور حضراتِ صحابہ نے غزوۂ احد کے فوراً بعد خطرناک موقع پر اس کو پڑھا تھا،اسی طرح جب حضرت ابراہیم ﷺ کو آگ میں ڈالا گیا تھا تب آپ نے اس کو پڑھا۔معلوم ہوا کہ مصیبت اور تکلیف کے مواقع پراس کاوِرد کرنا مفید ہے۔

اس سورت کا ایک نام''سورۂ مجادلہ'' بھی منقول ہے؛نجران (یمن) سے نصاریٰ کا ایک وفد نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور انھوں نے حضرت عیسیٰ ﷺ کے اِلٰہ ہونے کے سلسلے میں مجادلہ اور مباحثہ کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ① اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ② نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ③ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ④ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ⑤ ھُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑥

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جن کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہمیشہ زندہ (اور) پوری کائنات کو سنبھالنے والے ہیں ﴿۲﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر سچی کتاب اتاری ① جو اپنے سے پہلے (نازل ہونے) والی (کتابوں) کو سچا بتاتی ہے اور اس (اللہ تعالیٰ ہی) نے تورات اور انجیل (بھی) اتاریں ﴿۳﴾ جو اس (قرآن) سے پہلے لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ تھیں ② اور اس (اللہ تعالیٰ) نے حق کو باطل سے جدا کرنے والی چیز بھی اتاری ③ یقینی بات ہے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ تو زبردست، انتقام (یعنی برائی کا بدلہ دینے) والے ہیں ﴿۴﴾ یقینی بات ہے کہ زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے (بالکل) چھپ نہیں سکتی ﴿۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو ماؤں کے پیٹ میں جس طرح چاہتے ہیں تمھاری صورتیں بناتے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایسی کتاب اتاری جو حق پر مشتمل ہے (یعنی جو سچے مضامین پر مشتمل ہے)
② (دوسرا ترجمہ) اس (قرآن) سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل کو اتارا۔
③ قرآن خود حق اور باطل میں فیصلہ کرتا ہے، اسی طرح نبیوں کے معجزات بھی حق اور باطل میں جدائی کرتے ہیں اور ہر زمانے میں اس زمانے کے حالات کے مناسب حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے اتاریں۔

هُوَالَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ
وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا
بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۷ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ
اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ۸ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ
ع النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ۹

(اے نبی!) اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم پر کتاب (یعنی قرآن) اتاری، اس (کتاب) میں سے بعض آیتیں محکم ہیں ① وہی (محکم آیتیں) کتاب کی اصل (بنیاد) ہیں اور دوسری (کچھ آیتیں) متشابہات ہیں ② سو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھاپن ہے ③ وہ ان متشابہ آیتوں کے پیچھے (لگے) رہتے ہیں ④ فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے اور ان کی تاویلات تلاش کرنے کے لیے ⑤؛ حالاں کہ ان (متشابہ) کا صحیح مطلب تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور جن لوگوں کا علم مضبوط ہے وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم ان (متشابہ آیات) پر (اجمالی) یقین رکھتے ہیں ⑥ سب (آیتیں: محکم اور متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے (اتری) ہیں اور عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۷﴾ (ایسے عقل والے لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! جب آپ ہم کو ہدایت دے چکے تو اب اس (ہدایت) کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھاپن پیدا نہ ہونے دیجیے اور (خاص) اپنے پاس سے آپ ہم کو رحمت عطا فرمائیے، یقینی بات ہے کہ آپ ہی سب سے زیادہ دینے والے ہیں ﴿۸﴾ اے ہمارے رب! یقینی بات ہے کہ آپ لوگوں کو ایک ایسے دن (یعنی قیامت) میں جمع کرنے والے ہیں جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتے ﴿۹﴾

---

① محکم وہ آیتیں جن کا مطلب ظاہر ہو۔ ② یعنی جن کا حقیقی معنی ہم کو معلوم نہیں یا جس کا مطلب ظاہر نہیں ہے، یا مختلف معانی میں سے ایک معنی کو متعین کرنا مشکل ہے۔ ③ یعنی جن کی سوچ ہی ٹیڑھی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) وہ متشابہ آیتوں ہی میں لگے رہتے ہیں۔ ⑤ غلط تاویل کے ذریعہ اپنے غلط عقیدے کو ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ ⑥ یہ متشابہ آیات بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہی آئی ہے اس بات کا ہم یقین رکھتے ہیں اگرچہ ان کا مفہوم ہم کو معلوم نہیں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ
وَقُوْدُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى
جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے کفر اپنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) کے مقابلے میں ان کے مال اور ان کی اولاد ان کے کچھ بھی کام نہیں آویں گے اور وہی لوگ آگ کا ایندھن بنیں گے ﴿۱۰﴾ ان کا حال فرعون والے اور ان کے پہلے لوگوں (کافروں) جیسا ہے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، پھر (انجام یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے ﴿۱۱﴾ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے تم ان سے کہہ دو کہ: عنقریب (دنیا میں) تم ہرا دیے جاؤ گے اور (آخرت میں) تم کو جمع کر کے جہنم کی طرف لے جایا جاوے گا اور وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانا ہے ﴿۱۲﴾ پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے دو جماعتوں① میں بڑی نشانی ہے جن میں آپس میں ایک دوسرے سے (بدر کے میدان میں) مقابلہ ہوا، ایک (مسلمانوں کی) جماعت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑ رہی تھی اور دوسری جماعت کافروں کی تھی جو کھلی آنکھوں سے ان کو اپنے سے دوگنا (زیادہ) دیکھ رہے تھے② اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی مدد سے طاقت پہنچاتے ہیں،

---

① بدر کے واقعے میں ایک مسلمان کی جماعت اور دوسری مشرکین کی جماعت میں۔

② غزوۂ بدر میں الگ الگ حالات پیش آئے، یہاں ایک خاص حالت کا بیان ہے کہ کافروں کے لشکر کو مسلمانوں کی تعداد اپنے سے دوگنی نظر آرہی تھی جس کی وجہ سے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کی تعداد کے زیادہ ہونے کے خیال سے ایک رعب پیدا ہوگیا۔ دوسرا: مسلمانوں کو کافروں کی تعداد اپنی تعداد سے دوگنی نظر آئی، یعنی تقریباً چھ سو چھبیس (۶۲۶)؛ اس لیے کہ شجاع لوگ اپنے سے دوگنے سے مقابلے کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ حضرت علامہ عثمانیؒ کی بات کا خلاصہ: بدر میں ایک موقع پر مسلمان اور کافر ہر ایک کے لشکر کو ایسی حالت پیش آئی کہ ہر ایک مدِ مقابل کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے؛ اس لیے کفار کے دل مرعوب ہوگئے اور مسلمانوں کو کفار کی تعداد اپنے سے دوگنی نظر آئی؛ اس لیے حق تعالیٰ کی طرف توجہ زیادہ ہوگئی اور سورۂ انفال میں ایک دوسرے موقع کا بیان ہے جس میں ہر لشکر کو دوسرا لشکر کم نظر آرہا تھا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ
وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ
اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ اَلَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

یقینی بات ہے اس میں آنکھوں (سے دیکھنے) والوں کے لیے بڑی عبرت ہے ﴿١٣﴾ جو چیزیں
(نفسانی) خواہشات کے مطابق ہوتی ہیں① ان (چیزوں) کی محبت لوگوں کے لیے خوش نما بنادی گئی،
یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے ڈھیر اور نشان لگائے ہوئے گھوڑے اور
چوپائے اور کھیتی؛ (مگر) یہ سب دنیوی زندگی کا سامان ہے اور بہترین ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
﴿١٤﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: کیا ان سب (دنیوی سامان) سے بہتر چیز میں تم کو بتلاؤں؟
تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس وہ باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان
میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں (بھی) ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشی بھی (ان کو حاصل ہوگی) اور
اللہ تعالیٰ (تمام) بندوں کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿١٥﴾ جو (تقویٰ والے بندے یوں) کہتے ہیں
کہ: اے ہمارے رب! یقینی بات ہے کہ ہم ایمان لے آئے، سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف
کر دیجیے اور آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿١٦﴾ جو صبر کرنے والے ہیں اور جو سچائی پر
رہنے والے ہیں② اور جو فرماں بردار (یعنی ماننے والے) ہیں اور جو (اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے)
خرچ کرنے والے ہیں اور جو رات کے آخری حصے میں استغفار کرنے والے ہیں ﴿١٧﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مرغوب چیزوں کی محبت نے لوگوں کو فریفتہ کر دیا ہے۔ مرغوبات کی اس فہرست پر غور کرو، اس میں اول نمبر عورت کو دیا ہے۔ ② یعنی سچائی ان کی عادت ہے۔

النصف

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

(خود) اللہ تعالیٰ نے گواہی ① دی ہے کہ یقینی بات ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (توحید ہی کا اقرار کیا ہے) وہی (اللہ تعالیٰ) انصاف کو قائم کرنے والے ہیں، ان (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿١٨﴾ یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں (مقبول) دین (تو) اسلام ہی ہے، اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی وہ (اسلام کی سچائی کا) علم ان کو حاصل ہونے کے بعد آپس کی حسد کی وجہ سے ہی مخالف ہو گئے ② اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی آیتوں (پر ایمان لانے) سے انکار کرے تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿١٩﴾

---

① شہادت کا معنی آگاہ کرنا؛ یعنی ہر ہر چیز سے توحید کا پتہ چلنا:

(الف) اللہ تعالیٰ کی گواہی کا مطلب: اس کائنات میں جتنی بھی چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں ہر چیز اس کی وحدانیت کی دلیل ہے، اسی طرح آسمانی کتابوں میں جو باتیں اللہ نے بیان فرمائی ہیں وہ سب توحید ہی کو بتلاتی ہیں۔

(ب) فرشتوں کی گواہی: فرشتے غیب کی بہت ساری چیزیں جانتے اور دیکھتے ہیں اور اپنے ذکر میں توحید سے بھرے ہوئے کلمات پڑھتے ہیں، اس سے فرشتوں کی بھی شہادت ہوگئی کہ اللہ ایک ہے اور فرشتے توحید کا پیغام بھی لاتے ہیں۔

(ج) اہل علم کی شہادت: اہلِ علم سے اللہ کے نبی اور پیغمبر خاص طور سے مراد ہیں، ساتھ ہی ہر زمانے کے آسمانی کتابوں کا علم رکھنے والے علما، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی شہادت دیتے ہیں، اسی طرح جو لوگ اس دنیا میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور کرتے ہیں وہ خود بھی اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) اہلِ کتاب نے اسلام کے بارے میں جو اختلاف کیا۔

خلاصہ: اہلِ کتاب کو مسلمانوں سے حسد تھا؛ اس لیے وہ ایمان نہیں لائے، اسی طرح اہلِ کتاب علما میں "بڑا" بننے کی ایک بیماری تھی تو ان کو یہ ڈر لگ گیا کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو جو ہم کو عوام پر سرداری حاصل ہے وہ چلی جائے گی، اسی طرح "ضد" بھی ان میں تھی اور ضد انسان کو بہت ساری خیر سے محروم کرتی ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ
ع وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ
وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

(اے نبی!) سو اگر وہ (مشرکین اور اہلِ کتاب میں سے اسلام کا انکار کرنے والے) تم سے جھگڑا کریں تو (جواب میں) کہہ دو کہ: میں نے اور میرے ماننے والوں نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری قبول کر لی① اور (اے نبی!) جن کو کتاب دی گئی ہے ان سے اور (عرب کے) ان پڑھ (مشرک) لوگوں سے سوال کرو کہ: کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟ سو اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو پکی بات یہ ہے کہ وہ سیدھا راستہ پالیں گے اور اگر وہ (اسلام قبول کرنے سے) منہ پھرا ویں② تو آپ کی ذمے داری تو (اللہ تعالیٰ کی بات) صرف پہنچا دینے کی ہے اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کو (اچھی طرح) دیکھ رہے ہیں ﴿٢٠﴾

یقینی بات ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کا ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم دینے والوں③ کو قتل کرتے ہیں تو ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو④ ﴿٢١﴾ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے اور ان کا کوئی بھی (آخرت میں) مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿٢٢﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کر لیا۔

② یعنی اسلام قبول کرنے سے انکار کرے۔

③ (دوسرا ترجمہ) انصاف کی ترغیب دینے والوں کو۔

④ کافر لوگ اپنے جن کرتوت پر آج دنیا میں خوش ہو رہے ہیں آخرت میں وہی کرتوت عذاب کا ذریعہ ہوں گے، اس سے معلوم ہوا کہ ان کافروں کے لیے عذاب پر خوش خبری کا لفظ استعمال ہوا وہ بھی ان کافروں کا ایک طرح کا مذاق ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴿۲۵﴾

(اے نبی!) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (یعنی تورات) کا ایک حصہ دیا گیا (جب) ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ① کی طرف بلایا جاتا ہے؛ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ کی کتاب) ان کے درمیان میں فیصلہ کرے اس کے باوجود ان (اہل کتاب) کی ایک جماعت اعراض کرتے ہوئے منہ پھیر لیتی ہے ﴿۲۳﴾ یہ (قرآن کی دعوت کو نہ ماننا) اس لیے ہوا کہ وہ (اہلِ کتاب) کہنے لگے کہ: چند دنوں کے سوا جہنم کی آگ ہم کو ہرگز نہیں لگے گی اور ان کو ان کے دین کے بارے میں اپنی خود کی بنائی ہوئی (یعنی گھڑی ہوئی) باتوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے ﴿۲۴﴾ پھر کیا حال ہوگا جب ہم ان کو اس (قیامت کے) دن میں جمع کر کے لاویں گے جس (کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں ہے اور ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا ② ﴿۲۵﴾

---

① کتاب اللہ سے کیا مراد ہے؟

(الف) اگر قرآن مراد لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ خود تورات اور انجیل نے قرآن مجید کے سچا ہونے کی خوش خبری دی ہے، لہٰذا قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مذہبی اختلاف کا فیصلہ کرالو۔

(ب) کتاب سے مراد خود تورات اور انجیل ہے، تورات اور انجیل کی جو باتیں اصلی تھیں، تحریف سے بچی ہوئی تھیں اور وہ اصلی آسمانی مضامین کا تھوڑا بہت حصہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے اہلِ کتاب کو پہنچا تھا، جن میں نبی کریم ﷺ اور قرآن کے سچائی کی باتیں تھیں؛ اگرچہ اس طرح کی کچھ باتیں آج بھی ان محرف کتابوں میں ہیں، تورات اور انجیل کی ان باتوں کی روشنی میں مذہبی اختلاف کا فیصلہ کرانا آسان ہے۔

② یعنی کسی انسان کی کوئی بھی نیکی ضائع نہیں ہوگی، چھوٹی بڑی ہر نیکی پر ثواب ملے گا، اسی طرح کسی نے کوئی جرم نہ کیا ہو اس کے باوجود اس نے یہ جرم کیا ایسا بتا کر سزا نہیں دی جائے گی جس کے جیسے اور جتنے گناہ ہوں گے اسی کے مطابق اس کو سزا دی جائے گی اس سے زیادہ سزا اس کو نہیں دی جائے گی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

(اے نبی!) تم (ایسا) کہو کہ: اے اللہ! جو حکومت (یعنی اقتدار اور سلطنت) کے مالک ہیں آپ جس کو چاہتے ہیں حکومت عطا فرماتے ہیں اور آپ جس سے چاہتے ہیں (اس سے) حکومت کو چھین لیتے ہیں، اور آپ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عزت دیتے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں ذلیل کرتے ہیں، تمام (قسم کی) بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے، یقینی بات ہے کہ آپ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں① ﴿٢٦﴾ آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں② اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں، اور آپ ہی جاندار (جیسے پودا) کو بے جان (جیسے بیج) سے نکالتے ہیں اور آپ ہی بے جان (جیسے انڈے) کو جاندار (جیسے مرغی) سے نکالتے ہیں③ اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں ﴿٢٧﴾

---

① غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ مسلمان ''روم اور ایران'' کو فتح کریں گے تو اس وقت منافقین نے مذاق اڑایا تھا کہ ''یہ مسلمان اپنے بچاؤ کے لیے خندق کھود رہے ہیں اور کھانے کے فاقے ہیں اور اس زمانے کی دنیا کی سب سے بڑی حکومت روم وایران کو فتح کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں'' اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسلمانوں کو یہ دعا کی تلقین فرما کر ایک لطیف پیرائے میں ان منافقین کا جواب دے دیا گیا۔

② داخل کرنے کا کیا مطلب؟ سال کے بعض دنوں میں دن کا وقت رات میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رات لمبی ہو جاتی ہے جیسے سردیوں کے موسم میں۔ اسی طرح سال کے دوسرے بعض دنوں میں رات کا وقت دن میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دن لمبا اور رات چھوٹی ہو جاتی ہے جیسے گرمیوں کی موسم میں دیکھنے کو ملتا ہے اور یہ دن اور رات کا چھوٹا ہونا سورج اور چاند کے طلوع اور غروب سے لگا ہوا ہے۔ نتیجہ نکلا سورج اور چاند کا طلوع اور غروب رات اور دن کا لمبا اور چھوٹا ہونا یہ سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ③ کافر جو روحانی موت مرا ہوا ہے اس سے مسلمان اولاد اللہ تعالیٰ پیدا فرماتے ہیں، اسی طرح مسلمان جو روحانی زندہ ہے اس سے کافر اولاد پیدا فرماتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک) اسی طرح عالم سے جاہل اور جاہل سے عالم اور تندرست سے ناقص اور ناقص سے تندرست اللہ تعالیٰ پیدا فرماتے ہیں۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا
عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا
بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ ع / ١١

مؤمن لوگ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) مددگار کرنے والا (یا دلی دوست) نہ بنائیں ① اور جو شخص ایسا کام کرے گا اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں؛ مگر یہ کہ ان (کے ظلم اور شرارت) سے بچنے کے لیے تم بچاؤ کا کوئی راستہ اپناؤ (تو اس میں حرج نہیں ہے) اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے (یعنی اپنے عذاب اور ناراضگی سے) ڈراتے ہیں ② اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۲۸﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں کو) بتلا دو کہ: جو کچھ تمھارے دلوں میں ہیں اگر تم اس کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے ان سب کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۹﴾ (اس قیامت کے دن کو یاد کرو) جس دن ہر انسان جو کچھ بھلائی کا کام اس نے کیا (اس کو اپنے سامنے) موجود پائے گا اور جو کچھ برائی کا کام کیا تھا اس کو بھی (اپنے سامنے موجود پاکر) وہ تمنا کرے گا کہ کتنی اچھی بات ہوتی کہ اس کے اور اس کی برائی کے درمیان میں بہت دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات (یعنی اپنی ناراضگی) سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر بہت شفقت کرتے ہیں ﴿۳۰﴾

① یعنی ایسی دوستی اور قلبی محبت کا تعلق جس کے نتیجے میں دونوں کا مقصدِ زندگی اور نفع و نقصان ایک ہوجائے، اس قسم کا تعلق مسلمان کا صرف مسلمان ہی سے ہوسکتا ہے، اور کسی غیر مسلم سے ایسا تعلق رکھنا سخت گناہ ہے؛ البتہ جو غیر مسلم حالتِ جنگ میں نہ ہوں ان کے ساتھ حسنِ سلوک، رواداری اور خیر خواہی کا معاملہ نہ صرف جائز ہے؛ بلکہ مطلوب ہے۔

② یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی محبت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو خود اپنی ہی ذات سے ڈراتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ۙ
ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ۚ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾

(اے نبی!) تم (لوگوں سے) کہو کہ: اگر (واقعی) تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو معاف کردیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۳۱﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں سے) کہہ دو کہ: تم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر تم منہ پھراؤ گے ① تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتے ﴿۳۲﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اور نوح (علیہ السلام) کو اور ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان کو② اور عمران کے خاندان کو تمام دنیا والوں پر (نبوت کے لیے) چن لیا تھا③ ﴿۳۳﴾ جو آپس میں ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ تو سب کچھ سنتے ہیں، سب کچھ جانتے ہیں ﴿۳۴﴾ (اللہ کے یہاں دعا قبول ہونے کا واقعہ سنو!) جب کہ عمران کی بیوی (حنہ) نے کہا: اے میرے رب! میں نے آپ کے لیے منت مانی ہے کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے وہ (سب دنیوی کاموں سے) آزاد (ہوکر آپ کے لیے وقف) ہوگا④ سو آپ میری طرف سے (اس منت کو) قبول فرمالیجیے، یقینی بات ہے کہ آپ ہر ایک بات کو سنتے ہیں، ہر ایک بات کو جانتے ہیں ﴿۳۵﴾

---

① یعنی اطاعت نہیں کروگے۔

② بعض مفسرین نے ''آل'' سے خود حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عمرانؑ ہی کو مراد لیا ہے۔

③ یعنی بحیثیت خاندان ان خاندانوں میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں نبی پیدا ہوئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) دنیوی کاموں سے فارغ رکھا جاوے گا۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَآ أُنْثٰى ط وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَيْسَ
الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ۚ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّيٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ط
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ط
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا
رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾

پھر جب اس (عمران کی بیوی) کو لڑکی پیدا ہوئی تو وہ (افسوس سے) کہنے لگی: اے میرے رب! مجھ سے تو لڑکی پیدا ہوئی؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ تو پوری طرح جانتے ہیں اس (لڑکی کی شان) کو جوان کے یہاں پیدا ہوئی ہے اور لڑکا (جس کی وہ تمنا کرتے تھے) اِس لڑکی جیسا نہیں ہوسکتا اور میں نے اس کا نام ''مریم'' رکھا اور میں اس (لڑکی) کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی حفاظت میں دیتی ہوں ﴿۳۶﴾ پھر اس (لڑکی) کو ان کے رب نے اچھی طرح قبول کرلیا اور بہترین طریقے سے اس کو بڑھایا① اور اس (اللہ تعالیٰ) نے وہ لڑکی زکریا (علیہ السلام) کی نگرانی میں دے دی② جب کبھی زکریا (علیہ السلام) اس (مریم) کے پاس مسجد میں③ آتے تو اس کے پاس کھانے کی کوئی نہ کوئی چیز پاتے، اس (زکریا علیہ السلام) نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟④ تو اس (مریم) نے جواب دیا کہ: وہ (کھانے کی چیزیں) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (آئی) ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق دیتے ہیں⑤ ﴿۳۷﴾ اس موقع پر (اسی جگہ) زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی (زکریا علیہ السلام نے دعا میں) عرض کیا: اے میرے رب! آپ مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرمائیے، یقینی بات ہے کہ آپ دعا کو بہت سنتے ہیں ﴿۳۸﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بہترین طریقے سے اس لڑکی کو پروان چڑھایا۔②(دوسرا ترجمہ) زکریاؑ اس لڑکی کے نگران بنے۔③یعنی عبادت اور رہنے کے حجرے میں۔④یعنی جب کہ مکان بند ہے اور باہر سے کسی کے آنے جانے کا امکان نہیں۔⑤نوٹ: اس واقعے کی تفصیلات مع فوائدِ عجیبہ بندے کے خطبات جلد: دوم (۲) میں ملاحظہ فرمائیں۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا
بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ
غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ
رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ
ع رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾

سو (اس دعا کی قبولیت کا پتہ اس طرح چلا ایک دن) اس (زکریا علیہ السلام) کو جب کہ وہ عبادت کی جگہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، فرشتوں نے آواز دے کر کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ کی (پیدائش کی) خوش خبری دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ایک کلمے ① (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو سچا بتاویں گے اور وہ (دینی) سردار ہوں گے اور خود کو نفسانی خواہشات سے پورے طور پر روکنے والے ہوں گے ② اور نبی ہوں گے (اور) نیک لوگوں میں (ان کا) شمار ہوگا ﴿٣٩﴾ وہ (زکریا علیہ السلام) بولے: اے میرے رب! میرے یہاں لڑکا کس طرح (پیدا) ہوگا؟ اور مجھ پر تو بڑھاپا پہنچ چکا ہے ③ اور میری بیوی (ایشاع) بانجھ ہے، اللہ تعالیٰ نے (جواب میں) فرمایا: اسی طرح (ہوگا) ④ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں ﴿٤٠﴾ اس (زکریا علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے رب! آپ میرے لیے (بچہ پیدا ہونے کے وقت کے قریب آنے کی) کوئی نشانی مقرر فرما دیجیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمھارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن ⑤ اشارے کے سوا لوگوں سے (کوئی) بات چیت نہیں کر سکو گے اور تم اپنے رب کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرتے رہو اور تم صبح و شام (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کرتے رہو ⑥ ﴿٤١﴾

---

① آپ بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (کن) سے پیدا ہوئے تھے اس لئے آپ کو "کلمہ" کہا گیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) عورت کے پاس نہیں جاویں گے۔ ③ یعنی میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ ④ یعنی اسی حالت میں اللہ تعالیٰ بچہ عطا فرمائیں گے۔
⑤ یہاں "ثلاثۃ ایام" ہے اور یہ مدنی سورت ہے جو نزول کے اعتبار سے بعد میں ہے، اس میں لطیف اشارہ ہے کہ اسلامی نظام میں دن بعد میں ہوتا ہے؛ جبکہ سورۂ مریم میں "ثلاث لیال" ہے اور وہ مکی ہے؛ یعنی اس کا نزول پہلے ہوا ہے، اس میں لطیف اشارہ ہے کہ اسلامی نظام میں رات پہلے ہوتی ہے۔ ⑥ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے ایسا مضمون والا کلمہ پڑھا کرو، کسی اللہ کے نیک بندے کی وجہ سے جگہوں میں برکت آتی ہے اور ایسی جگہوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ
الْعٰلَمِيْنَ۝۴۲ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۝۴۳ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ
مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ۝۴۴ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۝۴۵ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝۴۶

اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ: اے مریم! یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو منتخب فرما لیا ہے اور تجھے (ہر قسم کے گندے اخلاق واعمال سے) پاک رکھا ہے اور تمام عالم کی عورتوں پر تجھ کو چن لیا ہے ﴿۴۲﴾ اے مریم! تو اپنے رب کی بندگی میں لگی رہ اور تو سجدہ کرتی رہ اور تو رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ ﴿۴۳﴾ (اے نبی!) یہ سب باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کے ذریعہ تمھاری طرف پہنچا رہے ہیں؛ ورنہ تم ان لوگوں کے پاس (اس وقت) موجود نہیں تھے جب وہ (بیت المقدس کے اس دور کے علما) اپنے قلموں کو (دریا میں) ڈال رہے تھے، (اپنی اس بات کو طے کرنے کے لیے) کہ ان سب میں سے کون مریم کی کفالت کرے گا اور تم اس وقت بھی ان کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ (اس پرورش کے معاملے میں) آپس میں (قلم کے ذریعہ قرعہ ڈالنے سے پہلے) بحث کر رہے تھے ﴿۴۴﴾ (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم! یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے ایک کلمے① کی (پیدائش کی) خوش خبری دیتے ہیں، جس کا نام "مسیح عیسیٰ ابن مریم" ہوگا جو دنیا اور آخرت میں بڑے مرتبے والا ہوگا اور (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہوگا ﴿۴۵﴾ اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) گہوارے میں اور بڑی عمر (یعنی اڈھیر پن) میں لوگوں سے بات کرے گا② اور وہ (اللہ تعالیٰ کے) نیک بندوں میں سے ہوگا ﴿۴۶﴾

① عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا "کلمہ" کہتے ہیں؛ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انھوں نے بچپن میں بڑا عاقلانہ کلام کیا تھا۔ ② متوسط عمر کا آدمی، پچاس کی عمر کے آس پاس، بالوں میں سفیدی سیاہی دونوں ہوں، اس کو "کہلاً" کہتے ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے قبل یہ عمر ہوئی نہیں تھی؛ اس لیے دنیا میں واپس اتر کر اس عمر کا ہونا اور اس میں کلام کرنا معجزہ ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ
اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْۤ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ
فِىْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾

وہ (مریم) بولی: اے میرے رب! میرے یہاں لڑکا کس طرح پیدا ہوگا؛ حالاں کہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا①: اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو اس (کام) کو (بس) اتنا فرماتے ہیں ''ہوجا'' تو وہ (کام) ہو جاتا ہے ﴿۴۷﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کو (آسمانی) کتاب② اور حکمت اور (خاص کر) تورات اور انجیل کی تعلیم دیں گے ﴿۴۸﴾ اور بنی اسرائیل کی طرف رسول مقرر کرے گا (اور عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے یہ کہتے تھے) کہ میں تمھارے پاس تمھارے رب کے یہاں سے نشانی لے کر آیا ہوں، میں تمھارے سامنے مٹی (کے گارے) سے پرندے جیسی شکل بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے (اڑتا ہوا) پرندہ بن جاتا ہے اور ماں کے پیٹ سے جو اندھا اور کوڑھ والا (آیا) ہو میں اس کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو (چیزیں) تم کھا کر آتے ہو اور جو (آنے والے دنوں کے لیے) اپنے گھروں میں ذخیرہ کر کے تم رکھتے ہو میں تم کو وہ بتا دیتا ہوں، اگر تم ایمان والے ہو تو یقیناً تمھارے لیے اس میں (کافی) نشانی ہے③ ﴿۴۹﴾

① فرشتوں کے واسطے سے جواب دیا۔ ② کتاب سے مراد: عام آسمانی کتابوں کا علم ہے خاص کر تورات وانجیل کا علم، اسی طرح قرآن وحدیث کا علم بھی سکھانا مراد ہو سکتا ہے؛ کیوں کہ حضرت عیسیٰ دنیا میں جب دوبارہ تشریف لاویں گے تو قرآن وحدیث کے مطابق حکم جاری کریں گے اور لکھنے کا فن سکھانا بھی مراد ہو سکتا ہے۔
③ یعنی توحید اور نبوت پر اگر تم ایمان لانا چاہو تو اس میں تمھارے لیے کافی دلیل ہے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ
وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ ع

اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی میں اس کو سچا بتاتا ہوں اور (میں اس لیے بھیجا گیا ہوں) تاکہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں ان کو تمھارے لیے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) حلال کردوں اور میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے (اپنے نبی ہونے پر) دلیل لے کر آیا ہوں سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۵۰﴾ یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، سو انھی کی تم عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۵۱﴾ پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے معلوم کیا کہ وہ (بنی اسرائیل) تو کفر پر ہیں ① تو (عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے) کہا: کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں میری مدد کرے ②؟ تو (جواب میں) حواریوں نے کہا کہ: ہم لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور (اے عیسیٰ!) تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان (یعنی فرماں بردار) ہیں ﴿۵۲﴾ اے ہمارے رب! جو کچھ آپ نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے رسول (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی اتباع کی ہے، سو آپ ہم کو (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجیے ③ ﴿۵۳﴾ اور انھوں نے (یعنی یہودی کافروں نے عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف) ایک خفیہ سازش کی اور اللہ تعالیٰ نے (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی) ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والے ہیں ﴿۵۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) سو جب عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے کفر پر ہونے کا احساس ہوگیا۔
② (دوسرا ترجمہ) کون ہے جو اللہ کے دین کی خاطر میری مدد کرے؟۔
③ (دوسرا ترجمہ) (آپ کا) حکم ماننے والوں کے ساتھ لکھ دیجیے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ
الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾

(وہ وقت یاد کرو) جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! یقینی بات ہے کہ میں تم کو (صحیح سالم اپنے پاس آسمان پر پورا) لے لوں گا① اور میں تم کو اپنے پاس اٹھالوں گا اور کافروں (کی تہمتوں) سے میں تم کو پاک کردوں گا اور جن لوگوں نے تمھاری اتباع کی ان کو قیامت کے دن تک (تمھارے) منکرین پر غالب رکھوں گا② پھر تم (سب) کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، سو جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے میں ان میں تمھارے درمیان فیصلہ کردوں گا ﴿۵۵﴾ سو جن لوگوں نے کفر اپنالیا تو میں ان کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور کوئی بھی ان کا مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے سو ان کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا ثواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتے ﴿۵۷﴾ یہ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یہ (تمھاری نبوت کے) دلائل ہیں اور حکمت سے بھری نصیحت ہے ﴿۵۸﴾ یقینی بات ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی حالت اللہ تعالیٰ کے یہاں آدم (علیہ السلام) جیسی ہے کہ اس (آدم علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: ''ہوجا'' تو وہ ہوگئے ﴿۵۹﴾ (عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں) حق وہی ہے جو تمھارے رب کی طرف سے (آیا) ہے، لہٰذا تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوجانا ﴿۶۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اے عیسیٰ میں تیری (دنیا میں رہنے کی) مدت پوری کروں گا۔ ②حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے دو طرح کے ہیں: (۱) صحیح طور پر ماننے والے مسلمان (۲) صرف برائے نام ماننے والے عیسائی لوگ۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا
وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ع
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا
يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

پھر تمھارے پاس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صحیح) علم آجانے کے بعد جو شخص بھی اس معاملے میں تم سے جھگڑا کرے تو (ان جھگڑنے والوں کو) کہہ دو کہ: آؤ، ہم اپنے بیٹوں کو اور تم تمھارے بیٹوں کو بلائیں اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم تمھاری عورتوں کو (بلائیں) اور ہم خود بھی (شریک ہوں) اور تم خود بھی (شریک ہوؤ) پھر ہم سب مل کر (اللہ تعالیٰ کے سامنے) گڑگڑا کر دعائیں کریں اور ہم جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں ① ﴿۶۱﴾ یقینی بات ہے کہ یہی (جو ابھی بتایا گیا) واقعات کا سچا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۶۲﴾ پھر اگر وہ منہ پھیر لیویں ② تو فساد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۳﴾

(اے نبی!) تم کہو کہ: اے اہلِ کتاب! تم سب ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان میں برابر (اور مشترک) ہے یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں ③ پھر بھی اگر وہ منہ پھیر لیویں ④ تو تم (مسلمانوں ان اہلِ کتاب سے) کہہ دو کہ: تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں ﴿۶۴﴾

---

① مباہلہ: اگر کسی معاملے کے حق اور باطل ہونے میں دو فریق کے درمیان جھگڑا ہو جائے اور دلائل سے جھگڑا ختم نہ ہو تو دونوں فریق مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ جو باطل پر ہے اس پر اللہ کی طرف سے وبال اور ہلاکت پڑے، جھوٹے پر قہر نازل ہو، اس طرح دعا کرنے کو مباہلہ کہتے ہیں۔ اس میں اصل خود دونوں فریق کا جمع ہو کر دعا کرنا ہے اور اگر رشتے دار اور تعلق والوں کو جمع کر لیا جاوے تو اہتمام اور زیادہ ہو جائے گا۔ ② یعنی جو سچی بات کو قبول نہیں کرتے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہیں بنائے گا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بات قبول نہ کرے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ
بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۶۵ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ
فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝۶۶ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝۶۷ اِنَّ اَوْلَى
النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۝۶۸
وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ۝۶۹ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۝۷۰

اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں جھگڑا کیوں کرتے ہو؛ حالاں کہ تورات اور انجیل تو اس (ابراہیم) کے بعد ہی نازل ہوئی، کیا پھر بھی تم (اتنی بات) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۶۵﴾ دیکھو! تم وہی لوگ تو ہو جو ان باتوں میں بحث کیا کرتے تھے جن کا تھوڑا بہت علم تم کو تھا، اب تم ان باتوں میں کیوں بحث کرتے ہو جن کا تم کو (بالکل) علم ہی نہیں ہے؟ اور اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں اور تم لوگ جانتے نہیں ہو ﴿۶۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) یہودی نہیں تھے اور نصرانی بھی نہیں تھے؛ لیکن وہ بالکل سیدھے راستے پر تھے، پورے فرماں بردار (یعنی حکم ماننے والے) تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۶۷﴾ ابراہیم (علیہ السلام) سے لوگوں میں سب سے زیادہ قریبی تعلق ان لوگوں کو تھا جنھوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کی (ان کے زمانہ میں) اتباع کی اور یہ نبی (محمد ﷺ) اور جو (اس نبی پر) ایمان لائے ہیں ان کو بھی اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے والی ہیں ﴿۶۸﴾ اہلِ کتاب کی ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ وہ (کسی طرح بھی) تم (مسلمانوں) کو گمراہ کر دیوے؛ حالاں کہ وہ اپنے سوا کسی اور کو گمراہ نہیں کرتے [1] اور ان کو (اس کا) احساس بھی نہیں ہے ﴿۶۹﴾ اے اہلِ کتاب! تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو [2]؟ حالاں کہ تم خود (ان آیتوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی) گواہی دیتے ہو [3] ﴿۷۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ وہ خود ہی کو گمراہ کر رہے ہیں (چونکہ گمراہ کرنے کا وبال ان پر پڑے گا)۔
② یعنی تورات اور انجیل کی جن آیتوں میں حضور ﷺ کی نبوت کی سچائی کا بیان ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) قائل ہو۔

ع يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾
وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ
وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ
الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٧٣﴾

اے اہلِ کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور تم سچی بات کو جان بوجھ کر کیوں چھپاتے ہو؟ ﴿۷۱﴾

اور اہلِ کتاب کی ایک جماعت نے (اپنے کچھ لوگوں سے) کہا کہ: جو کتاب (آخری نبی کے) ماننے والوں پر نازل ہوئی اس پر دن کے شروع حصہ میں تو ایمان لے آؤ اور اس (دن) کے آخری حصہ میں (اس قرآن کا) انکار کر دو، شاید (اس تدبیر سے) وہ (مسلمان اپنے دین سے) پھر جائیں ﴿۷۲﴾ اور (اہلِ کتاب نے آپس میں یہ بھی کہا کہ) جو تمھارے دین پر چلے (بس) اسی کو تم (دل سے) ماننا① (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: حقیقت میں ہدایت وہی ہے جو ہدایت اللہ تعالیٰ دیوے اور یہ (نبوت وغیرہ) جو (کسی زمانے میں) تم کو دی گئی تھی وہ (اب) کسی اور کو کیوں مل گئی②؟ یا وہ (مسلمان) تم پر تمھارے رب کے پاس (کیوں) غالب آ گئے③؟ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: (ہر قسم کی) فضیلت تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اپنا فضل عطا فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ تو وسعت والے ہیں، ہر چیز کو جانتے ہیں ﴿۷۳﴾

① بعض یہودی ظاہر میں مسلمان ہوئے تھے؛ لیکن دل سے اپنے پرانے مذہب پر ہی تھے، ان کو ان کے مذہب کے پکے لوگ سمجھا رہے ہیں کہ دیکھو! تم جو مسلمانوں کے سامنے خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہو یہ صرف دنیوی فائدے کے لیے ہے، صرف مسلمانوں کے سامنے دکھلاوے ہی کے لیے ایمان کو ظاہر کرنا ہے، باقی تم یہودی مذہب پر ہی ہو اور سچے دل سے تم کو صرف یہودی مذہب پر عمل کرنے والوں کی بات کو ماننا ہے۔ لگتا ایسا ہے کہ پکے یہودیوں کو ان منافق یہودیوں کو یہودیت پر جمانے کے لیے یہ باتیں کہنی پڑ رہی ہیں کہ کہیں ظاہر میں اسلام بولتے بولتے دل میں نہ آ جائے اور اوپر جو اسلام سے لوگوں کو بدگمان کرنے کا منصوبہ انھوں نے بنایا کہ صبح میں ایمان کا (ظاہری) اقرار کرو اور شام کو پھر سے اپنے کافر ہونے ←

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا
دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت (یعنی نبوت اور ایمان) کے لیے جس کو چاہتے ہیں خاص کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۷۴﴾ اور اہلِ کتاب میں سے کچھ (لوگ) ایسے (امانت دار) ہیں کہ اگر تم ان کے پاس (مال اور دولت کا) ایک ڈھیر بھی امانت رکھو تو وہ اسے تم کو واپس دے دیں گے اور ان (اہلِ کتاب) میں سے کچھ (دوسرے) ایسے بھی ہیں کہ تم اگر ایک دینار ان کے پاس امانت رکھو تو وہ اسے تم کو واپس نہیں دیں گے؛ الا یہ کہ تم ان (کے سر) پر (وصول کرنے کے لیے) ہر وقت کھڑے رہو (تو وہ واپس کریں گے) یہ (خیانت) اس وجہ سے کہ وہ (اہلِ کتاب) یہ کہتے ہیں کہ امیوں① کا حق دبا لینے سے ہم کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور وہ (اس طرح) جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں ﴿۷۵﴾ (گناہ) کیوں نہیں (ہوگا؟ ضابطہ یہ ہے کہ) جو شخص اپنا عہد پورا کرے گا اور (گناہ سے خاص کر خیانت سے) بچے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے متقیوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۷۶﴾

گذشتہ صفحے کا مابقیہ:

کا اعلان کر دو، اس میں بھی سچا ایمان لانا نہیں؛ بلکہ مسلمانوں کو اس تدبیر سے گمراہ کرنے کی کوشش کرنا ان کا مقصد تھا۔

② یعنی یہ سب سازشیں تم بنی اسرائیل اس حسد کی وجہ سے کر رہے ہو کہ جو نبوت اور آسمانی کتاب، فضائل اور کمالات کسی زمانے میں تم کو دیے گئے تھے وہ اب کے زمانے میں بنی اسماعیل کو کیوں مل گئے؟۔

③ مذہبی اور دینی محنت میں مسلمان تم یہودیوں سے کیوں آگے نکل گئے یا مسلمان مذہبی مناظرہ میں کیوں غالب آجاتے ہیں، اسی حسد کی وجہ سے یہود اسلام اور مسلمانوں کو نیچا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (دوسرا ترجمہ) یا یہ مسلمان تمھارے رب کے پاس تم سے حجت بازی کرے۔

① یعنی غیر یہودی عرب۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي
الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ
الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا
رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾

یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں (اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا) کوئی حصہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے (محبت اور نجات کی) بات نہیں کریں گے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف (رعایت کی نظر سے) نہیں دیکھیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ﴿۷۷﴾ اور یقینی بات ہے کہ ان (اہلِ کتاب) کی ایک جماعت ہے جو (تورات) کتاب پڑھتے وقت اپنی زبان کو (اس طرح) مروڑ کر (اپنی خود بنائی ہوئی عبارت) پڑھتے ہیں؛ تاکہ تم اس (بنائی ہوئی عبارت) کو (اصل) کتاب (تورات) میں سے (ایک حصہ) سمجھو؛ حالاں کہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور (اوپر سے) وہ (اہلِ کتاب اپنی بنائی ہوئی عبارت کے متعلق) کہتے ہیں کہ: یہ تو اللہ تعالیٰ کی بات ہے؛ حالاں کہ وہ (بات) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (آئی) نہیں ہے اور وہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں ﴿۷۸﴾ کسی بشر کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت (یعنی صحیح علم اور دین کی سمجھ) اور نبوت عطا کرے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ: تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ؛ لیکن (اس کے بجائے) یوں کہے کہ: تم جو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم خود بھی (اللہ تعالیٰ کی کتاب) پڑھتے ہو اس کی برکت سے تم اللہ والے بن جاؤ[1] ﴿۷۹﴾

---

① آیت میں ''ربّانی''، یعنی اللہ والا بننے کا طریقہ بتلایا گیا ہے، قرآن کی تعلیم، تعلم اور تلاوت کی برکت سے انسان اللہ والا بن جاتا ہے؛ اسی لیے حدیث میں فرمایا گیا کہ: تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ
ع مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ
الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ
وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

اور ایسا شخص (کبھی) تم کو یہ بات نہیں سکھلائے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو (اپنا) رب بنالو، جب تم مسلمان ہو چکے ہو تو اس کے بعد کیا وہ شخص تم کو کفر اپنانے کا حکم دے گا؟ ﴿۸۰﴾

اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے اقرار لیا تھا کہ جو کتاب اور حکمت (یعنی شریعت کا علم) میں تم کو عطا کروں، پھر تمھارے پاس کوئی ایسا رسول آوے جو تمھارے پاس (پہلے سے) موجود (کتاب) کو سچا بتاتا ہو تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور تم اس کی مدد (بھی) کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس بات پر تم نے میرا عہد (یعنی حکم) قبول کیا؟ تو انھوں (یعنی نبیوں) نے عرض کیا: ہم اقرار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم سب (ایک دوسرے کے اقرار پر) گواہ رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہی دینے والوں میں (شامل) ہوں ﴿۸۱﴾ پھر اس (پکے عہد) کے بعد بھی① جو پھر جاوے سو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۸۲﴾ کیا اب اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا وہ لوگ کسی اور دین کو تلاش کرتے ہیں؛ حالاں کہ جو (مخلوق) بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (ان میں سے کچھ) خوشی سے اور (دوسرے کچھ) ناخوشی (یعنی لاچاری) سے اسی (اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار ہیں، اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف وہ سب لوٹائے جائیں گے② ﴿۸۳﴾

---

① اوپر آیت میں جو عہد لیا گیا ہے وہ نبیوں کے لیے تھا جب نبی اس عہد کے پابند ہیں تو عام امتوں کو بدرجۂ اولی اس عہد کی پابندی کرنی ہے؛ اس لیے جو انسان بھی نبیوں اور اللہ کے دین کی بات کا انکار کرے وہ نافرمان کافر ہوگا۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

(اے محمد!) تم (ان سے) کہو: ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور جو (دین) ہمارے اوپر اتارا گیا اس پر اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر (دین) اتارا گیا اس پر اور جو (دین) موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا اس پر بھی (ہم اجمالی ایمان لائے) ان (نبیوں) میں سے کسی کے درمیان بھی ہم (کوئی) فرق نہیں کرتے① اور ہم اسی (ایک اللہ) کے فرماں بردار ہیں ﴿۸۴﴾ اور جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ (دین اللہ تعالیٰ کے یہاں) ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں نقصان میں پڑنے والوں میں ہوگا ﴿۸۵﴾ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دیں گے جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا؛ حالاں کہ یہ رسول سچے ہیں اس بات کی وہ (زبان سے) گواہی دے چکے تھے اور ان کے پاس (رسول کی سچائی کی) دلیلیں بھی آچکی تھیں اور ایسے ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیا کرتے② ﴿۸۶﴾

⊃ ⑥ جتنے بھی مسلمان ہیں وہ تو اللہ کے ہر حکم کو خوشی خوشی مانتے ہی ہیں اور جو کافر ہیں وہ اللہ کے دین کے احکام کو تو مانتے نہیں؛ لیکن اللہ کے فیصلے کے مطابق ہی ان کو زندگی گزارنی، موت، حیات، خوشی، غمی، روزی میں تنگی اور وسعت ہر چیز میں اللہ کے فیصلے کے وہ پابند ہیں۔

① یعنی کسی نبی کو ماننا، کسی نبی کو نہ ماننا یہ ہمارا طریقہ نہیں، تمام نبی اور ان کی شریعت کو ہم حق مانتے ہیں۔

② کچھ لوگ ایسے ہیں جو دل سے اسلام کو صحیح سمجھ رہے ہیں اس کے باوجود تکبر، حسد، مال اور عہدوں کی محبت کے خاطر ایمان نہیں قبول کرتے، ایسے لوگوں کو عام طور پر ایمان کی سعادت نصیب نہیں ہوتی، اسی طرح بعض لوگ ایسے بھی جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور اس ارتداد کو ہدایت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ارتداد ہے، ہدایت نہیں ہے۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا
كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ
ع لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ یقیناً ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی ﴿۸۷﴾ اس (لعنت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، (کسی وقت بھی) ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور ان کو ذرا سی ڈھیل (یعنی فرصت، مہلت) بھی نہیں ملے گی ﴿۸۸﴾ مگر اس کے بعد بھی جو شخص توبہ کر لیوے اور اصلاح کر لیوے تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۸۹﴾ (اس کے برخلاف) یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر اپنا لیا، پھر وہ کفر میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور ایسے لوگ بالکل ہی بھٹک چکے ہیں ﴿۹۰﴾ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے کفر اپنایا اور وہ کافر ہونے ہی کی حالت میں مر گئے، ایسے لوگوں میں سے کسی سے بھی پوری زمین بھر کر سونا قبول نہیں کیا جائے گا، چاہے وہ اسے (یعنی پوری زمین بھر کر سونا اپنی جان عذاب سے) چھڑانے کے لیے فدیہ میں دینا چاہے[1] ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان لوگوں کے لیے کوئی بھی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۹۱﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) وہ آدمی اپنی جان (عذاب سے) چھڑانے کے لیے پوری زمین بھر کر کے سونا دینا چاہے تو بھی اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾

تم (اے مسلمانو! کامل) نیکی① ہرگز حاصل نہیں کرسکو گے، جب تک تم اپنی محبوب چیزوں میں سے (اللہ تعالیٰ کے لیے) خرچ نہ کرو گے② اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۲﴾ تورات کے اترنے سے پہلے کھانے کی تمام چیزیں (جو اِس وقت مسلمانوں کے لیے حلال ہیں وہ) بنی اسرائیل کے لیے (بھی) حلال تھیں؛ مگر وہ چند چیزیں جو اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) نے اپنے اوپر حرام کرلی تھیں③ (اے نبی!) تم (یہودیوں سے) کہو: اگر تم (تمھارے دعوے میں) سچے ہو تو تورات لاؤ اور اس کو پڑھو ﴿۹۳﴾ سو اس (طرح صاف بات آجانے) کے بعد جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھا سو وہی لوگ بڑے ظالم (یعنی گنہگار) ہیں ﴿۹۴﴾ تم کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا، سو تم ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی اتباع کرو، جو پوری طرح سیدھے راستے پر تھے اور وہ (بھی) مشرکوں میں سے نہیں تھے ﴿۹۵﴾

---

① البر: اعتقادی اور عملی دونوں قسم کی نیکیاں ''برّ'' میں داخل ہیں۔

② جو چیز انسان کے کام میں آتی ہو، اسی طرح انسان کو اس کی حاجت اور ضرورت ہو انسان کو وہ چیز بڑی پیاری ہے۔ اس کو خرچ کرنا بہت بہتر ہے اور زائد (فالتو) چیزوں کو بھی خرچ کردینا چاہیے اس پر بھی اجر ملے گا۔

③ کمر سے نیچے والے حصہ میں جو درد ہوتا ہے اس کو ''عِرق النساء'' کی بیماری کہتے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ کو یہ درد رات بھر ستاتا تھا تو آپ نے منت مانی کہ اگر مجھے شفا نصیب ہوجائے تو میں اپنی پیاری چیز چھوڑ دوں گا۔ اللہ نے شفا دے دی تو آپ نے اپنی پیاری چیز اونٹ کا گوشت چھوڑ دیا اور منت پوری کی، یہ پچھلی شریعت کی بات ہے، امتِ محمدیہ کے لیے کسی حلال چیز کو اس طرح حرام کرلینا جائز نہیں ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ‏ ﴿۹۶﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌ ۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾

یقینی بات ہے کہ (دنیا کا) سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے مقرر کیا گیا وہ (یہی مکان ہے جو) مکہ میں ہے① (جو شروع ہی سے) برکت والا ہے② اور تمام عالموں کے لیے ہدایت (کا مرکز) ہے③ ﴿۹۶﴾ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں④ (اور) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے رہنے کی جگہ ہے، اور جو شخص بھی اس (کی حدود) میں داخل ہوا اس کو امن مل جاتا ہے، اور جو بھی اس گھر تک پہونچنے کی استطاعت⑤ رکھتا ہو، ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے اس (گھر) کا حج کرنا (فرض) ہے اور جو شخص بھی انکار کرے⑥ تو اللہ تعالیٰ کو تمام جہانوں کے لوگوں کی پروا نہیں ہے ﴿۹۷﴾

① آیت میں "بَکَّۃ" "تَبَاکٌ" سے ہے جس کے معنیٰ "ازدحام، بھیڑ" کے ہے، وہاں طواف میں بھیڑ ہوتی ہے۔ یا "بک" سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہے "مزاحمت کرنا، پھاڑنا" ہے؛ چوں کہ جو شخص بھی مکہ میں ظلم کرنے کی یا الحاد کی کوشش کرتا ہے اس کی کمر توڑ دی جاتی ہے۔ نوٹ: قرآن کے اشارہ سے اور رسولِ اکرم ﷺ کے عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسلمان جب کبھی کوئی نئی آبادی بناوے تو سب سے اول مسجد کی فکر کرے۔

② برکت کے معنیٰ کسی چیز کا بڑھنا یا ثابت رہنا، مقدار بڑھ جائے یا جو موجود ہے اتنی ہی مقدار میں سارے ضروری کام پورے ہو جائے اس کو برکت کہتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) تمام جہاں کے لوگوں کے لیے (نماز جیسی عبادت میں) رہنما (یعنی قبلہ) ہے۔

④ نشانیاں: (۱) بیت اللہ کی برکت سے مکہ والے مخالفین کے حملے سے محفوظ ہیں۔

(۲) حدودِ حرم میں جانوروں کا شکاری سے فائدہ حاصل کرنا کہ وہاں کوئی شکار نہیں کر سکتا۔

(۳) بیت اللہ کی جس جانب بارش ہوتی ہے اس جانب کے ممالک زیادہ بارش سے مالا مال ہوتے ہیں۔

(۴) جمرات کی کنکر کا اٹھالیا جانا؛ حالاں کہ ہر سال لاکھوں حجاج کے کنکر سے پہاڑ بن جانا چاہیے۔

(۵) مقامِ ابراہیم جو جنتی پتھر ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمِ مبارک کے نشانات کا باقی رہنا۔

⑤ استطاعت یعنی قدرت، حیثیت، سفر کے آنے جانے کی اور قیام طعام کے ضروری خرچ کی طاقت مراد ہے، اور جن لوگوں کا خرچ شرعاً اس پر لازم ہے اس کا بھی نظم ہو۔ ⑥ جو آدمی حج کی فرضیت کا انکار کرے وہ آدمی کافر ہو جاتا ہے اور فرض مانتا ہو؛ لیکن استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرے تو اس کا یہ عمل کافروں جیسا ہے۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ‌ۖ وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝٩٨ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ
الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ‌ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝٩٩ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا
الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ۝١٠٠ وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ
اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ ‌ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝١٠١ ع

(اے نبی!) تم کہو: اے کتاب والو! تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں (یعنی احکام) کا کیوں انکار کرتے ہو؟ اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کے گواہ ہیں① ﴿۹۸﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: اے اہلِ کتاب! تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں عیب ڈھونڈھ (نے کی کوشش) کر کے ایمان لانے والوں کو اس (ایمان) سے کیوں روکتے ہو؟② حالاں کہ تم خود (حقیقت کو) جانتے ہو③ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہیں ﴿۹۹﴾ اے ایمان والو! جن کو کتاب دی گئی ان میں سے کسی ایک جماعت کا اگر تم نے کہنا مان لیا (یعنی اطاعت کر لی) تو وہ تم کو تمھارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر چھوڑیں گے ﴿۱۰۰﴾ اور تم کیسے کفر قبول کر سکتے ہو؟ حالاں کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں④ اور تم میں اللہ تعالیٰ کا رسول موجود ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لے پکی بات یہ ہے کہ وہ سیدھے راستے پر پہنچا دیا جاتا ہے ﴿۱۰۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو ان سب کاموں کی خبر ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) جو ایمان لا چکا ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے کیوں روکتے ہو اس طرح کہ تم اس راستے (اسلام) میں عیب ڈھونڈتے رہتے ہو (یعنی اسلام میں کوئی عیب نہیں ہے، لیکن تم اپنی طرف سے عیب کھڑے کرتے ہو؛ تاکہ لوگ بدگمان ہو کر اسلام سے دور ہو جائیں۔ اس طرح کا برا کام اس دور کا اکثر میڈیا (media) انجام دے رہا ہے)۔

③ یعنی اسلام کا حق ہونا۔

④ مشاہدہ یہ ہے کہ جن علاقوں میں قرآن پڑھا پڑھایا جاتا ہو، تعلیماتِ رسول کو پڑھا یا جاتا ہو اس پر عمل کیا جاتا ہو وہاں سے کفر دور ہوتا ہے اور جو علاقے ان مبارک سلسلوں سے محروم ہوتے ہیں وہاں کفر، ارتداد قریب آنے لگتا ہے؛ اس لیے مکاتبِ قرآنیہ کے ذریعہ اس طرح کی مبارک تعلیمات کو عام کرنا ارتداد سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴿۱۰۲﴾ وَاعۡتَصِمُوۡا
بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۖ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ
بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَكُنۡتُمۡ عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ﴿۱۰۳﴾ وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ
يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴿۱۰۴﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا کہ ان سے ڈرنے کا حق ہے① اور تم مسلمان ہونے کی حالت ہی میں مرنا② ﴿۱۰۲﴾ اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (یعنی قرآن) کو مضبوط پکڑے رہو③ اور تم (آپس میں) جدا جدا نہ ہو جاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو تم پر ہے اس کو یاد رکھو جب کہ تم (آپس میں ایک دوسرے کے) دشمن تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھارے دلوں کو جوڑ دیا④، سو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے فضل سے (آپس میں) بھائی بھائی ہو گئے اور تم (جہنم کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، سو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے بچالیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمھارے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم سیدھی راہ پر قائم رہو ﴿۱۰۳﴾ اور (ضرور) تمھارے درمیان ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دیا کرے اور اچھی باتیں سکھلایا کرے⑤ اور بری چیزوں سے روکا کرے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾

---

① یعنی گناہ سے بچنے میں پوری طاقت خرچ کرنا، کامل اطاعت کی جائے اور معصیت سے مکمل بچا جائے۔

② اسلامی زندگی گذارنا اختیاری چیز ہے اس کی برکت سے ان شاء اللہ! اسلام پر موت نصیب ہوگی۔

③ اللہ کی رسی" سے مراد "قرآن مجید ہے" حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ راوی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) دلوں میں الفت ڈال دی۔

⑤ یعنی یہ کام مسلسل ہوتے رہنے چاہیے۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ
لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌۙ‏ ﴿۱۰۵﴾ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ
وُجُوۡهُهُمۡ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ‏ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا
الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ‌ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ‏ ﴿۱۰۷﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَـتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِيۡنَ‏ ﴿۱۰۸﴾

اورتم ان (یہود اور نصاریٰ) لوگوں کی طرح مت ہو جانا جن کے پاس صاف صاف احکام پہنچ جانے کے بعد وہ (آپس میں) جدا جدا (یعنی متفرق) ہو گئے اور وہ (آپس میں) اختلاف میں پڑ گئے① اور ایسے ہی لوگوں کے لیے (اس دن) بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۵﴾ جس (قیامت کے) دن کچھ چہرے (یعنی ایمان والوں کے) سفید (چمکتے) ہوں گے اور کچھ چہرے (یعنی کافر اور نافرمان کے) کالے پڑے ہوں گے، سو جن کے چہرے کالے پڑے ہوں گے ان کو کہا جائے گا کہ تمھارے ایمان لانے کے بعد کیا تم نے کفر اپنا لیا تھا②؟ سو جو کفر تم کرتے تھے اس کی سزا میں (اب) تم عذاب چکھو ﴿۱۰۶﴾ اور جن لوگوں کے چہرے سفید (یعنی روشن چمکتے) ہوں گے سو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت (یعنی جنت) میں ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۷﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جن کو ہم تمھارے سامنے ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام عالم والوں پر (ذرا سا بھی) ظلم کرنا نہیں چاہتے③ ﴿۱۰۸﴾

① یعنی اللہ کے احکام میں بے جا اختلافات اور عملی تفرقے انھوں نے کھڑے کر دیے جو ہرگز مناسب نہیں۔

② ایمان لانے کے بعد کفر کا مطلب: (الف) جو اہلِ کتاب نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے تورات، انجیل میں بتائی ہوئی نشانیوں کی روشنی میں آپ ﷺ کو مانتے تھے اور آپ کی بعثت کا انتظار کرتے تھے، پھر جب آپ کی بعثت ہوئی تو ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ (ب) ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی فطرت پر پیدا فرمایا؛ لیکن کافر لوگ اس فطرت کو ضائع کرتے ہیں اور کفر اپنا لیتے ہیں۔ (ج) مرتد اور منافق بھی مراد ہیں۔ (د) فاسق مسلمان جو ایمان لانے کے بعد کافروں کے جیسا عمل کرتے ہیں، یعنی جن ایمان والوں کا عمل کافروں جیسا ہے وہ بھی مراد ہے۔

③ یعنی عذاب وثواب جو کچھ ہے وہ عین انصاف اور مقتضائے رحمت وحکمت ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ ع
اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوۡ
اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنۡ
يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتۡ
عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ

اورآسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے ﴿۱۰۹﴾

تم (اے امتِ محمدیہ!) بہترین امت ہو جو (عالم میں عام) لوگوں کے فائدے کے لیے بھیجی گئی ہو، تم اچھا کام کرنے کے لیے کہتے ہو اور تم برے کاموں سے روکتے ہو اور تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ تو ایمان والے ہیں① اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں② ﴿۱۱۰﴾ وہ (تھوڑا بہت) ستانے کے سوا تم کو (کوئی بڑا) نقصان ہرگز نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو تم کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۱۱﴾ جہاں کہیں بھی وہ (اہلِ کتاب) پائے جائیں ذلت ان پر ماردی گئی③؛ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سبب بن جائے یا④ لوگوں کی طرف سے کوئی ذریعہ نکل آوے اور وہ (اہلِ کتاب) اللہ تعالیٰ کا غضب لے کر لوٹے ہیں⑤ اور ان (اہلِ کتاب) پر محتاجی مسلط کردی گئی ہے،

---

① جو نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے۔
② اس آیت کے متعلق اہم فوائد اور نکات بندہ کے خطبات جلد: ۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) ذلت ان پر لازم کردی گئی۔
④ جس کے سہارے وہ حفاظت میں آجاوے۔ بہت سے حضرات نے یہاں ''واؤ'' کا ترجمہ ''اور'' کیا ہے۔
⑤ یعنی اللہ کے غضب کے مستحق ہوگئے ہیں۔ ان میں سے اکثر مالداری کے باوجود محتاج اور حریص کی طرح رہتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ
الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

اس (برے حال) کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، (نیز) اس (بری حالت) کا سبب یہ (بھی) ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے① اور (اللہ تعالیٰ کی) حد سے وہ لوگ نکل گئے تھے ﴿۱۱۲﴾ (لیکن) وہ سب (اہلِ کتاب) ایک جیسے نہیں ہیں، اہلِ کتاب میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو (سیدھے راستے یعنی اسلام پر) قائم ہیں، وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو پڑھتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ کے آگے) سجدہ کرتے ہیں② ﴿۱۱۳﴾ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر وہ ایمان رکھتے ہیں اور وہ اچھی باتیں سکھلاتے ہیں اور وہ برائی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں (کے کرنے) میں جلدی کرتے ہیں③ اور ایسے ہی (صفات والے) نیک لوگوں میں سے ہیں ﴿۱۱۴﴾ اور وہ لوگ جو بھی نیک کام کریں گے تو اس کی ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی④ اور اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ یقینی بات ہے جن لوگوں نے کفر اپنا لیا تو نہ ان کا مال اور نہ ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام آئیں گے اور وہی (جہنم کی) آگ (میں جانے) والے ہیں، اس میں وہ (کافر) ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱۶﴾

---

① اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ان کی عادت بن گئی ہے، آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) نماز پڑھتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) نیک کام کرنے میں پھرتیلے رہتے ہیں۔ ④ یعنی اس کے ثواب سے محروم نہیں رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ
ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ‌ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا
عَنِتُّمۡ‌ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ‌ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا
لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

(کافر) لوگ اس دنیا کی زندگی میں جو کچھ (اپنے مال اور صلاحیت کو) خرچ کرتے ہیں اس (خرچ کے ضائع اور برباد ہونے) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سخت ٹھنڈک والی (تیز) ہوا ہو، جو ایسے لوگوں کی کھیتی کو جا لگے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا ہو، سو وہ (ٹھنڈی ہوا) اس (کھیتی) کو (بالکل) برباد کر دیوے، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں ① ﴿۱۱۷﴾ اے ایمان والو! تم اپنوں کے علاوہ (کسی دوسرے) کو (اپنا) راز دار مت بناؤ② وہ تمھارے خلاف فتنہ (فساد) کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے③، جتنی تکلیف تم کو پہنچے اس میں ان کی خوشی ہے④، دشمنی ان کی زبان سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو (کینہ) اپنے سینوں میں وہ چھپا کر بیٹھے ہیں وہ تو اس (ظاہر ہونے والی دشمنی) سے بہت بڑا ہے، پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (ان کی دشمنی کی) علامتیں تمھارے سامنے ظاہر کر دیں، اگر تم سمجھ سے کام لو⑤ ﴿۱۱۸﴾

---

① یعنی خود اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

② بِطَانَةً: معتمد، مشیر، اپنے نظام میں دخل اندازی کرنے والا، یہ سب معانی ''بطانۃ'' کے نکلتے ہیں، جو یہاں آیت میں ہو سکتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔

④ (دوسرا ترجمہ) وہ تمھارے نقصان کی دل سے تمنا کرتے ہیں (تیسرا ترجمہ) وہ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے۔

⑤ تو تم ان یقینی علامتوں سے دشمن کو پہچان لوگے۔

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ
قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۫ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ
يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ
مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۱﴾ ع

(اے مسلمانو!) سن لو! تم ایسے ہو کہ تم ان (منافقوں) سے محبت (کا برتاؤ) رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم (مسلمان) تو تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور (ان کی حالت ایسی ہے کہ) جب وہ تم (مسلمانوں) سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو تمھارے خلاف غصہ کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں① تم (ان کو ایسا) کہہ دو کہ: تم اپنے غصہ میں مرو②، یقینی بات ہے کہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱۹﴾ اگر تم (مسلمانوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم (مسلمانوں) کو کوئی برائی پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر اپنا لو اور تم تقویٰ کے پابند رہو تو ان کی سازش تمھارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی، یقینی بات ہے کہ جو کام بھی وہ لوگ کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ (کے علم اور قدرت) کے احاطہ میں ہیں③ ﴿۱۲۰﴾

اور (احد کی لڑائی کا وقت یاد کرو) جب صبح کے وقت تم اپنے گھر والوں سے نکلے④ ایمان والوں کو لڑائی کی غرض سے (الگ الگ) ٹھکانوں پر مقرر کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتے ہیں، ہر چیز کو جانتے ہیں ﴿۱۲۱﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) انگلیاں چباڈالتے ہیں۔

②یعنی اے منافقو! موت تک مسلمانوں کے متعلق غصے میں پڑے رہو، تمھارے اس غصے سے مسلمانوں کا کوئی نقصان نہیں ہوسکتا اور تمھاری جو چاہت ہے کہ مسلمان برباد ہوجائے وہ چیز حاصل نہ ہوگی۔

③(دوسرا ترجمہ) ان کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے قابو میں ہے۔ ④اس روز حضرت عائشہؓ کی باری تھی، گویا کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے مکان سے احد کے لیے روانہ ہوئے، اس سے حضرت عائشہؓ کی فضیلت ظاہر ہوئی۔

إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا ۙ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَّأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَّكْفِيَكُمْ أَن يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ
الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿۱۲۴﴾ بَلَىٰ ۙ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ
ع رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿۱۲۵﴾

اس وقت تم میں سے دو قبیلے بزدلی دکھانے کا ارادہ کر رہے تھے① اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کے والی تھے② اور مومنوں کو تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بدر (کی لڑائی) میں تمھاری مدد کر چکے تھے؛ حالاں کہ تم (اس وقت) کمزور (یعنی بے بس) تھے؛ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۲۳﴾ (بدر میں یہ مدد اس وقت آئی) جب تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے: کیا تمھارے لیے یہ (بات) کافی نہیں ہے کہ تمھارے رب تین ہزار فرشتے (خاص طور سے) اتار کر تمھاری مدد کرے؟③ ﴿۱۲۴﴾ کیوں نہیں؟ اگر تم صبر کرو گے④ اور تم تقویٰ اپناؤ گے⑤ اور وہ (دشمن) اچانک (ایک ساتھ) تم پر ٹوٹ پڑے تو تمھارے رب پانچ ہزار خاص نشان والے⑥ فرشتوں سے تمھاری مدد کریں گے ﴿۱۲۵﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جب کہ تم میں سے دو قبیلوں کے لوگ ہمت ہار گئے (اور واپس جانے کا ارادہ کر رہے تھے) مراد: بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں۔

②(دوسرا ترجمہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے مددگار تھے۔

نوٹ: اس میں دونوں قبیلے کی فضیلت کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو جما دیا۔

③یعنی جو ملائکہ زمین پر مختلف انتظامات میں ہوتے ہیں ان کے علاوہ آسمان سے خاص مدد ہی کے لیے اتارے جائیں۔

④یعنی میدان میں ثابت قدم رہو گے۔

⑤یعنی نافرمانی سے بچو گے۔

⑥خود فرشتوں پر بھی خاص نشانی تھی اور ان کے گھوڑوں پر بھی خاص نشانی تھی، جنگ کے موقع پر اپنی اپنی فوج کی پہچان کے لیے خاص وردی اور خاص نشان لگائے جاتے ہیں۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا
خَآىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوۤا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ ع ۱۳
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

اور اس (اتنی بڑی تعداد میں مدد) کو اللہ تعالیٰ نے تمھاری خوشی کے لیے ہی مقرر کیا؛ اور تا کہ اس (بڑی تعداد) کے ذریعہ تمھارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور مدد (یا فتح) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے جو (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۲۶﴾ (بدر میں یہ مدد اللہ تعالیٰ نے اس لیے کی؛) تا کہ کافروں کی ایک جماعت کو (اللہ تعالیٰ) ہلاک کر دیویں یا (اللہ تعالیٰ) ان کو ذلیل کریں (یا ہرا دیویں) کہ وہ (کافر) ناکام ہو کر واپس بھاگ جاویں ﴿۱۲۷﴾ (اے نبی!) تم کو ان (کافروں) کے اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں ہے① یا وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو توبہ کی توفیق دیویں② یا (اللہ تعالیٰ) ان کو عذاب دیویں؛ کیوں کہ یقینی بات ہے کہ وہ (کافر) ظالم ہیں ﴿۱۲۸﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں عذاب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ مہربان ہیں ﴿۱۲۹﴾

اے ایمان والو! تم کئی گنا بڑھا کر سود مت کھاؤ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو③؛ تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ ﴿۱۳۰﴾ اور تم ایسی آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۱﴾

① وہ کافر مسلمان بن جاویں یا کافر رہیں۔
② یعنی کافر مسلمان ہو جائیں۔
③ اور ہر طرح کے سود سے خود کو بچاؤ۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۱۳۴﴾
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠

اور تم اللہ تعالیٰ اور رسول کی بات مانو؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۱۳۲﴾ اور تم اپنے رب کی مغفرت اور ایسی جنت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھاؤ① کہ اس (جنت) کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (جیسی) ہے جو تقویٰ والوں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۳﴾ (تقویٰ والے لوگ وہ ہیں) جو خوشی (یعنی اچھی حالت) اور تکلیف میں (اللہ تعالیٰ کے لیے مال) خرچ کرتے ہیں ②اور وہ غصہ کو دباتے ہیں③اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں④اور اللہ تعالیٰ (ایسے) نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۳۴﴾ اور (تقویٰ والے لوگ) وہ ہیں کہ جب وہ کوئی کھلا گناہ کر بیٹھتے ہیں⑤یا (برا کام کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (تو فوراً) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں⑥سو (اللہ تعالیٰ سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں،

---

①یعنی ایسے نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بنے۔

②مال کی کمی کے زمانے میں بھی جو میسر ہو اس کا صدقہ کیا کرو، اس سے صدقہ کی نیک عادت باقی رہے گی اور صدقہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرمائیں گے۔

③(دوسرا ترجمہ) غصہ کو قابو میں رکھتے ہیں۔

④یعنی غصہ کو دبانا اور معاف کرنا ان کی عادت ہے۔

⑤یعنی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے۔

⑥یعنی گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عذاب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور فوراً معافی مانگنے لگ جاتے ہیں، عام طور پر گناہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر سے غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں؛ اس لیے گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، ذکر میں مشغول ہو جاؤ اور معافی کے شرائط کے ساتھ استغفار کرو۔ شرائط توبہ: (۱) ندامت (۲) گناہ کا ترک (۳) آئندہ نہ کرنے کا عزم (۴) حقوق کی ادائیگی، اسی طرح دو رکعت استغفار کی نیت سے پڑھ کر کے بھی معافی مانگے۔

وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓٮِٕكَ
جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَنِعۡمَ
اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا
تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ
مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ ۚ

اور (حقیقت بھی یہی ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور اپنے کیے ہوئے (گناہوں) پر اڑے نہیں رہتے① حال یہ کہ وہ جانتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی سچی توبہ قبول کرتے ہیں) ﴿۱۳۵﴾ یہ (تقویٰ والے) وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور (جنت کے) باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (نیک) عمل کرنے والوں کا بدلہ کتنا اچھا ہے! ﴿۱۳۶﴾ تم سے پہلے بہت سارے واقعات ہو چکے ہیں، سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو② کہ (نبیوں کو) جھٹلانے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوتا ہے؟ ﴿۱۳۷﴾ یہ (تمام) لوگوں کے لیے (صاف صاف) بیان (یعنی اعلان) ہے اور (خاص) تقویٰ والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے ﴿۱۳۸﴾ اور تم کم ہمت مت بنو③ اور تم غمگین بھی مت ہوؤ اور تم ہی لوگ غالب رہوگے اگر تم (کامل) ایمان والے ہو جاؤ ﴿۱۳۹﴾ (اے مسلمانو!) اگر تم کو ایک زخم (احد میں) پہنچا ہے تو اس (کافر) قوم کو بھی ایسا ہی زخم (اس سے پہلے بدر میں) پہنچ چکا ہے اور یہ (ہار جیت کے) دن (یا اوقات) ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں

---

① (دوسرا ترجمہ) جانتے ہوئے اپنے کیے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے۔

② عبرت کی نیت سے سفر اچھی چیز ہے، اب تو عبرت کے مقامات تفریح گاہ بن گئے ہیں، یا للعجب! مزید تفصیل کے لیے بندے کی تالیف ''دیکھی ہوئی دنیا'' دیکھیے۔

③ سست، کمزور مت بنو، ہمت مت ہارو۔

وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۱۴۰﴾
وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَمۡحَقَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ
وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ
ع ۱۴ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ ۖ فَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا
رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ٮِٕنْ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انْقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ
وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔا ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾

اور (احد میں تکلیف پہنچنے کے حالات اس لیے آئے)؛ تا کہ اللہ تعالیٰ (کامل) ایمان والوں کو (جانچ کر یا ظاہر کر کے یا جدا کر کے) جان لیویں اور تم (مسلمانوں) میں سے بعض لوگوں کو شہادت دیویں اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے ﴿۱۴۰﴾ اور تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (گناہ کے میل کچیل سے) پاک کر دیویں اور کافروں (کے زور) کو (اللہ تعالیٰ) مٹا دیویں ﴿۱۴۱﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (ایسے ہی) جنت میں داخل ہو جاؤ گے؛ حالاں کہ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے (جانچ کر یا ظاہری طور پر جدا کر کے) تم میں سے نہ جہاد کرنے والوں کو معلوم کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کیا① ﴿۱۴۲﴾ اور پکی بات ہے کہ اس (شہادت کی موت) کے سامنے آنے سے پہلے تم (شہادت کی) موت کی تمنا کیا کرتے تھے، سو واقعۃً تم نے اس (موت کے اسباب) کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا② ﴿۱۴۳﴾

اور محمد (ﷺ) رسول ہی تو ہے، پکی بات ہے کہ ان سے پہلے بہت سارے رسول گذر چکے③ سو اگر وہ وفات پا جائیں یا ان کو شہید کر دیا جائے تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے④ اور جو شخص بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہر گز اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بدلہ (یعنی ثواب) دیں گے ﴿۱۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) دیکھا ہی نہیں (یعنی کامل ایمان اور صبر کا ظاہر میں بھی امتحان ہوتا ہے)۔② غزوۂ احد میں موت کے حالات سامنے آ گئے تھے۔③ (دوسرا ترجمہ) بہت سارے رسول ہو چکے۔④ یعنی اسلام چھوڑ دو گے۔

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡيَا
نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ؕ وَسَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنۡ
مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا
ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا
اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾

اور کسی بھی نفس (یعنی جان والے) کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مرجائے، جس (موت) کا ایک مقرر وقت پر آنا لکھا ہوا ہے اور جو شخص (بھی) دنیا کا ثواب (یعنی بدلہ) چاہتا ہے تو ہم اس کو اس (دنیا) میں سے کچھ حصہ دے دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا (ہمیشہ کا) ثواب چاہتا ہے تو ہم اس کو اس (آخرت) میں سے حصہ دے دیتے ہیں اور شکر کرنے والوں کو عنقریب ہم بدلہ دیں گے ① ﴿۱۴۵﴾ اور بہت سارے نبی ہیں کہ ان کے ساتھ مل کر بہت سارے اللہ والوں نے (اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے) جنگ کی، پھر ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو تکلیف پہنچی اس سے وہ ہمت نہیں ہارے اور نہ کمزور ہوئے اور وہ نہ (دشمن کے آگے) جھکے ② اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۴۶﴾ اور ان (مجاہدین) کی زبان سے یہی بات نکلی کہ وہ (یوں) کہنے لگے کہ: اے ہمارے رب! آپ ہمارے گناہوں کو اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو زیادتی ہوئی اس کو معاف فرما دیجیے اور آپ ہمارے قدموں کو جما دیجیے، اور آپ کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد کیجیے ﴿۱۴۷﴾

---

① اس سے اشارہ مالِ غنیمت کی طرف ہے؛ یعنی اگر کوئی صرف مالِ غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے جہاد میں شریک ہوگا تو اسے مالِ غنیمت میں سے تو حصہ مل جائے گا؛ لیکن آخرت کا ثواب حاصل نہیں ہوگا اور اگر اصل نیت اللہ کے حکم پر عمل کی ہوگی تو ثواب ملے گا اور ساتھ ساتھ مالِ غنیمت بھی ملے گا۔

② یا دشمن سے دبے۔

ع فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ
وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

سو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کا ثواب (یعنی بدلہ) اور آخرت کا بہترین ثواب عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں ﴿۱۴۸﴾

اے ایمان والو! جنھوں نے کفر اپنا رکھا ہے اگر تم ان کی بات مانو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر دیں گے، سو (جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) تم نقصان میں پڑ جاؤ گے ﴿۱۴۹﴾ (یہ کافر لوگ تمھاری مدد نہیں کر سکتے) بلکہ اللہ تعالیٰ ہی تمھاری مدد کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مدد کرنے والے ہیں ﴿۱۵۰﴾ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے عنقریب ہم ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کیا جس (کے شریک ہونے) کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان (کافروں) کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے اور وہ ظالموں کے رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۱۵۱﴾ اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ اپنا وعدہ (اس وقت) سچا کر دیا جب کہ تم ان (دشمنوں) کو اسی (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (احد کی لڑائی کے شروع میں) قتل کر رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم ہمت ہار گئے اور (نبی کے) حکم (کو پورا کرنے) کے بارے میں آپس میں بحث (یعنی اختلاف) کرنے لگے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو جو چیز پسند تھی وہ (فتح اور مالِ غنیمت①) تم کو دکھا دی اس کے بعد تم نے (امیر کی) بات نہیں مانی،

---

① "پسندیدہ چیز" یہاں مراد "مالِ غنیمت" ہے جسے دیکھ کر پیچھے ٹیلے کے اکثر حضرات اپنے امیر کے حکم کے خلاف ٹیلہ چھوڑ گئے تھے۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

تم میں سے کچھ لوگ وہ تھے جو دنیا کو چاہتے تھے① اور تم میں سے کچھ لوگ وہ تھے جو آخرت کو چاہتے تھے②، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (کافروں) پر سے تمھارا رخ پھیر دیا③؛ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارا امتحان لیویں، اور یقینی بات ہے کہ (اب) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو معاف کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ایمان والوں پر (بڑے) فضل (کرنے) والے ہیں ﴿۱۵۲﴾ جب تم منہ اٹھا کر چلے ہی جا رہے تھے اور تم کسی کو پیچھے مڑ کر دیکھ نہیں رہے تھے؛ حالاں کہ رسول تم کو تمھارے پیچھے کی جانب سے پکار رہے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے تم (مسلمانوں) کو غم کے بدلے غم دیا④؛ تا کہ کسی چیز کے تمھارے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اور کسی مصیبت کے پیش آنے کی وجہ سے تم غمگین نہ ہوا کرو⑤ اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۵۳﴾

① اس لیے کہ غنیمت کا مال دنیا میں بھی فائدہ مند ہے۔
② حضراتِ صحابہؓ کے سامنے دو اہم چیزیں تھیں: [۱] جس جگہ نبی کریم ﷺ نے بٹھایا تھا اس مورچے کی حفاظت۔
[۲] مالِ غنیمت کو جمع کرنا؛ چوں کہ جنگ میں ضابطے کے مطابق غنیمت کو جمع کرنے کے وہ مستحق تھے، اب اس وقت مصلحت یہ تھی کہ صرف مورچے کی حفاظت کی جائے؛ لیکن انھوں نے مورچے کی حفاظت اور مالِ غنیمت کو جمع کرنا دونوں ثواب اس وقت حاصل کرنے کی کوشش کی اور جنگ ختم ہوگئی یہ سمجھ کر جگہ سے ہٹ گئے جو مناسب بات نہیں تھی؛ اس لیے حقیقت (یعنی مورچے کی حفاظت) کو ہی چاہا، حضرات صحابہؓ صرف حصولِ دنیا کو مقصود بالذات سمجھے ایسا نہیں تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ان (کافروں) پر غالب آنے سے ہٹا دیا۔
④ دو غم کس طرح: (۱) اجتہادی غلطی کی وجہ سے حضور (ﷺ) کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی تو نبی کو تم نے غم پہنچایا اس پر اللہ تعالیٰ نے تم کو شکست کا غم پہنچایا۔ (۲) ساتھیوں کی شہادت اور شکست اس طرح غم پر غم تم کو پہنچا۔ (۳) احد میں مسلمان شروع میں کامیابی کی طرف آگے بڑھ رہے تھے وہ کامیابی فوت ہوگئی، اس کا غم اور ساتھ میں نبی کریم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیلی اس کا غم، اس طرح دوہرے غم جمع ہوگئے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) تم زیادہ صدمہ نہ کرو۔

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآٮِٕفَةً مِّنۡكُمۡ‌ ۙ وَطَآٮِٕفَةٌ قَدۡ
اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ الۡجَـاهِلِيَّةِ‌ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ
الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ‌ ؕ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ‌ ؕ
يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ‌ؕ قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ
الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ‌ ۚ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾

پھر (اس) غم کے بعد (اللہ تعالیٰ نے) تم پر اطمینان اتارا، جو ایک اونگھ تھی، جو تم میں سے ایک جماعت پر پوری طرح چھا گئی تھی اور (دوسری) ایک جماعت کو اپنی جان ہی کی فکر لگی ہوئی تھی، جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق (جھوٹے) جاہلوں جیسے گمان کر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے: کیا ہم کو بھی کوئی اختیار حاصل ہے①؟ تو تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: اختیار تو سب کا سب اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، وہ لوگ اپنے دلوں میں وہ بات چھپا رہے تھے جس کو وہ تمھارے سامنے ظاہر نہیں کر رہے تھے، ان کا کہنا یہ تھا کہ اگر اس معاملے میں ہم کو کچھ بھی اختیار حاصل ہوتا② تو ہم یہاں (میدان احد میں) قتل نہ کیے جاتے، تو (اے نبی!) تم (جواب میں ایسا) کہو: اگر تم لوگ اپنے گھروں میں رہتے تو بھی جن کے لیے قتل ہونا (تقدیر میں) لکھا ہوا ہوتا تو وہ ضرور باہر نکل کر اپنی قتل کی جگہ پر پہنچ جاتے اور (یہ قتل و شکست کا معاملہ اس لیے پیش آیا) تاکہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو آزمائیں اور تاکہ جو (ایمان) تمھارے دلوں میں ہے اس کو (اللہ تعالیٰ وساوس وغیرہ سے) پاک صاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ سینوں کی بات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۵۴﴾

① یعنی مدینے سے باہر نہ نکلنے کی ہماری رائے کسی نے نہیں مانی اور مصیبت میں پھنس گئے۔
② یعنی ہماری رائے پر عمل ہوتا، ہماری بات مانی جاتی تو یہ مصیبت نہ آتی؛ گویا تقدیر کا انکار کر رہے تھے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا
كَسَبُوۡا ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا ع
تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ
كَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا قُتِلُوۡا ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ يُحۡىٖ
وَيُمِيۡتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۞ وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَحۡمَةٌ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ۞

یقینی بات ہے کہ جس دن (یعنی احد میں) دو لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے اس دن جو لوگ تم میں سے پیٹھ پھرا گئے حقیقت میں شیطان نے ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے اور پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے حلم والے ہیں ﴿۱۵۵﴾

اے ایمان والو! جنھوں نے کفر اپنا لیا ہے تم ان کی طرح نہ ہو جانا، اور جب ان کے بھائی (زمین میں) کہیں سفر کرتے ہیں یا کسی جنگ میں شامل ہوتے ہیں (اور تقدیر کی بات کہ ان کو موت آ گئی یا وہ شہید ہو گئے) تو وہ (منافق) لوگ ان کے بارے میں (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کر دیے جاتے (یہ بات اس لیے کہتے ہیں) تا کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ان کے دلوں میں افسوس کا ذریعہ بنا دے (ورنہ حقیقت یہ ہے کہ) زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیے جاؤ① یا تم (مقرر وقت پر اپنی موت) مر جاؤ تب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مغفرت اور رحمت (ملنے والی) ہے وہ ان (چیزوں) سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس کو وہ (نافرمان) لوگ جمع کر رہے ہیں ﴿۱۵۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) شہید ہو جاؤ۔

وَلَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَاِالَى اللّٰهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ
فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ
فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ
فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ ۚ وَاِنۡ يَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ
فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّغُلَّ ؕ وَمَنۡ يَّغۡلُلۡ يَاۡتِ بِمَا غَلَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۚ

اور اگر تم اپنی موت مر جاؤ یا تم کو قتل کر دیا جائے تو بھی تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی لے جا کر جمع کیے جاؤ گے ﴿۱۵۸﴾ سو اللہ تعالیٰ کی (بڑی) مہربانی کی وجہ سے تم ان کے لیے نرم (دل) ہو① اور اگر تم سخت مزاج، سخت دل والے (یعنی بداخلاق، بدکلام) ہوتے تو یہ لوگ تمھارے پاس سے (ہٹ کر) منتشر ہو جاتے، سو تم ان کو معاف کر دو اور تم (اللہ تعالیٰ سے) ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور تم (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کرتے رہو②، سو جب تم (کسی کام کا) پکا ارادہ کر لو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کریں تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) وقت پر تمھاری مدد کرنا چھوڑ دیں تو کون ہے جو اس کے بعد تمھاری مدد کرے③؟ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۶۰﴾ اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ (مالِ غنیمت میں) خیانت کرے④ اور جس نے خیانت کی ہوگی وہ قیامت کے دن وہ (خیانت والی) چیز لے کر حاضر ہوگا⑤،

---

① نبی کو وفادار اور جاں نثار صحابہ کے متعلق یہ ہدایت ہے، دوسروں کے لیے تو زیادہ ان اوصاف کو اپنانے کی تاکید ہے۔

② صاحب وحی کو مشورہ کا حکم ہے تو دوسروں کے لیے تو اس کی اہمیت کئی گنا زیادہ ہے، مشورے سے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے اور کام کی مختلف شکلیں سامنے آتی ہیں۔

③ اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں ہوگی تو انسان کو رسوائی سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

④ (دوسرا ترجمہ) وہ (کسی چیز کو) چھپا دیوے۔

⑤ مومنوں کو ہر طرح کی خیانت سے بچنا چاہیے، خیانت کبیرہ گناہ ہے۔

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ
بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا
النصف مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ
اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

پھر ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۶۱﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا (یعنی خوشی) کے تابع ہے تو کیا وہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لے کر لوٹا ہو① ؟ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ (جہنم) بہت بری پہنچنے کی جگہ ہے ﴿۱۶۲﴾ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں (الگ الگ) درجے ہیں اور وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۶۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جب کہ ان کے درمیان ان ہی میں سے ایک ایسے رسول بھیجے جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں② اور ان کو (ظاہری و باطنی گندگی سے) پاک صاف کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں، اور یقینی بات ہے کہ وہ (رسول کے تشریف لانے سے) پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ﴿۱۶۴﴾ اور جب (احد میں) ایک مصیبت تم کو پہنچی جس سے دو گنی مصیبت تم (دشمن کو بدر میں) پہنچا چکے تھے تو کیا تم ایسے موقع پر یوں کہنے لگے کہ: یہ (شکست کی مصیبت) کہاں سے آ گئی؟ تو تم (ان کو جواب میں) کہو: وہ (مصیبت) تو خود تمھاری طرف سے آئی ہے③ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۱۶۵﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہوا ہو۔ ② اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔
③ نبی کی حاضری میں بھی نبی کے حکم کی خلاف ورزی کرو تو اللہ کی مدد رک جاتی ہے؛ گویا مصیبت کے حالات اپنی خود کی کوتاہی کی وجہ سے آئے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
نَافَقُوْا ۖۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا
لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ
اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور وہ نقصان جو دو لشکر کے ٹکرانے کے دن ① تم کو پہنچا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم (یعنی قضائے الٰہی) سے (پہنچا) ہے؛ اور تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (ظاہر میں بھی جانچ کر) معلوم کرلیویں ﴿۱۶۶﴾ اور تاکہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو (بھی ظاہر کرکے) معلوم کرلیویں اور ان (منافقوں) سے (یہی تو) کہا گیا تھا کہ تم آؤ! اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جنگ کرو یا (کم ازکم دشمن کا) دفاع کرو، تو (جواب میں منافقین) کہنے لگے: اگر ہم (اس کو واقعی) لڑائی سمجھتے تو ہم ضرور (جنگ میں) تمھارے ساتھ چلتے، (جس دن وہ منافقین یہ بات کہہ رہے تھے) اس دن وہ (منافقین ظاہر میں بھی) اپنے ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب ہوگئے ②، وہ (منافقین) اپنی زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی ہے اور وہ (منافقین) جو کچھ (اپنے دلوں میں) چھپا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۶۷﴾ (منافق ایسے لوگ ہیں کہ) وہ خود تو بیٹھے رہے اور اپنے (شہید) بھائیوں کے متعلق ③ کہنے لگے: کہ اگر وہ ہمارا کہنا مان لیتے (اور جنگ میں نہ جاتے) تو وہ قتل نہ کر دیے جاتے، تم (ان منافقوں سے) کہہ دو: اگر تم (واقعی) سچے ہو تو (موت کا وقت آوے تب خود) اپنے اوپر سے موت کو ٹال دینا ﴿۱۶۸﴾

---

① مراد احد کی جنگ۔

② زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے۔

③ احد میں جو مسلمان شہید ہوئے تھے بہت سوں کی منافقوں کے ساتھ خاندانی رشتہ داری ہوتی تھی، کم سے کم وطن تو ایک تھا ہی؛ اس لیے خاندانی وطنی بھائی ہونا مراد ہے۔

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَۙ ﴿١٦٩﴾
فَرِحِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَيَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ
خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿١٧٠﴾ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٧١﴾ۚ اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ ع ١٧ ١٦ ٨
بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿١٧٢﴾ۚ اَلَّذِيۡنَ
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا
حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿١٧٣﴾

اور جولوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) کر دیے گئے ہیں ان کو ہرگز (عام مردوں کی طرح) مردہ مت سمجھنا؛ بلکہ وہ تو زندہ ہیں[1]، ان کے رب کے پاس ان کو روزی عطا کی جاتی ہے ﴿۱۶۹﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو جو دیا ہے اس پر وہ خوش وخرم ہیں، اور ان کے پیچھے جو (مسلمان ابھی شہید ہوکر) ان تک نہیں پہنچے (اور دنیا میں زندہ ہیں) ان کے بارے میں (بھی) وہ خوش ہیں کہ (جب وہ شہید ہوکر آخرت میں ان سے آ کر ملیں گے تب) ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا ﴿۱۷۰﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل پر وہ خوشی مناتے ہیں اور اس بات پر بھی (خوشی مناتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے ﴿۱۷۱﴾

وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کا حکم قبول کیا[2] ان میں سے جنھوں نے بھی نیک کام کیے اور تقویٰ اپنالیا ہے ان کے لیے بڑا اجر ہے ﴿۱۷۲﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے یہ کہا تھا کہ: یقیناً (مکہ کے کافر) لوگ تمھارے مقابلہ کے لیے جمع ہو گئے ہیں[3] لہٰذا تم ان سے ڈرتے رہنا، سو اس (خبر) نے ان کے ایمان کو اور زیادہ (قوی) کر دیا اور وہ (ایمان والے) بول اٹھے: ہم کو تو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں اور وہ (اللہ) کتنے اچھے کام بنانے والے ہیں ﴿۱۷۳﴾

---

① یعنی ان کو برزخ میں دنیوی زندگی سے بہتر ایک خاص قسم کی زندگی عطا کی جاتی ہے۔
② یعنی احد کی جنگ کے بعد جب مکہ کے دشمنوں کا پیچھا کرنے کے لیے بلایا گیا، یہ غزوۂ حمراء الاسد کی طرف اشارہ ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) (مکہ کے کافر) لوگوں نے تمھارے (مقابلے کے) لیے (پھر سے سامان) جمع کیا ہے۔

فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡٓا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡٓا اِثۡمًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۷۸﴾

سو وہ (مسلمان) اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے مالا مال ہو کر ① اس طرح واپس ہوئے کہ ان کو ذرا سی تکلیف بھی نہیں پہنچی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی کی اتباع کی ② اور اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی فضل (فرمانے) والے ہیں ﴿۱۷۴﴾ حقیقت یہ ہے کہ شیطان (تم مسلمانوں کو) اپنے دوستوں سے ڈرایا کرتا ہے اگر تم (حقیقت میں) ایمان والے ہو تو تم ان (شیطان کے دوستوں) سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے تم ڈرو ﴿۱۷۵﴾ اور جو لوگ دوڑ دوڑ کر کے کفر میں گرتے ہیں ③ وہ تم کو صدمہ میں نہ ڈالیں، یقین رکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ آخرت (کے ثواب) میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھیں اور ان کے لیے بڑا عذاب تیار ہے ﴿۱۷۶﴾ یقیناً جن لوگوں نے ایمان چھوڑ کر ④ کفر خریدا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا ذرا بھر بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۷۷﴾ اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ ہم ان کو جو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہو، ہم تو صرف ان کو ڈھیل دے رہے ہیں؛ تاکہ وہ گناہ (کرنے) میں ترقی کر جاویں ⑤ اور ان کے لیے عذاب ہے جو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۷۸﴾

① غزوۂ بدرِ صغریٰ کے موقع پر مسلمانوں کو بڑی نعمتیں حاصل ہوئی: (۱) سلامتی (۲) تجارتی نفع (۳) اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا؛ اس لیے کفار بھاگ گئے، قتل وقتال نہیں ہوا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشی (کے مطابق) چلے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو لوگ کفر میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھلاتے ہیں یعنی کفر میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ایمان بیچ کر۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ گناہ زیادہ کریں۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ ع
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ مسلمانوں کو اسی حالت پر چھوڑے رکھیں جس (حالت) پر تم اس وقت ہو، جب تک کہ وہ ناپاک (یعنی منافق) کو پاک (یعنی مؤمن) سے جدا نہ کر دیویں، اور (دوسری طرف) اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ بھی نہیں ہے کہ وہ (بغیر واسطے کے) غیب کی باتیں تم کو بتلا دیا کریں؛ لیکن اللہ تعالیٰ (غیب کی خبر بتانے کے لیے) اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتے ہیں چن لیتے ہیں، سو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان پر رہو گے اور تقویٰ والے رہو گے تو تمھارے لیے بڑا اجر ہے ﴿۱۷۹﴾ اور جو (مال) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے اس میں بھی جو بخیلی کرتے ہیں وہ ہرگز ایسا نہ سمجھیں کہ وہ (بخیلی کرنا) ان کے لیے اچھا ہے؛ بلکہ وہ (بخیلی کرنا) ان کے لیے بہت برا ہے، جس (مال) میں وہ لوگ بخیلی کرتے رہے ہیں عنقریب قیامت کے دن وہ مال طوق (یا ہار) بنا کر ان کو (گلے میں) پہنا دیا جائے گا اور آسمانوں اور زمین کی میراث (یعنی حقیقی مالکی) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۸۰﴾

بالکل پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان (گستاخ یہود) لوگوں کی بات سن لی جو یہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ تو فقیر ہے اور ہم مال دار ہیں، جو کچھ انھوں نے کہا وہ (ان کے اعمال نامہ میں) ہم لکھ رکھیں گے اور انھوں نے نبیوں کو جو ناحق قتل کیا ہے اس کو بھی (لکھ رکھیں گے) اور ہم (ان سے آخرت میں) کہیں گے: جلتی آگ کا عذاب تم چکھو ﴿۱۸۱﴾

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ
عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ
رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾
فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ
الۡمُنِيۡرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ فَمَنۡ
زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾

جو کرتوت تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے یہ (جہنم) اس کی سزا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۱۸۲﴾ جن لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہم (یہود) سے (پچھلے نبیوں کے واسطے سے) یہ عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی بھی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لے آویں جس کو (آسمانی) آگ کھا جاتی ہو① تو (ان کے جواب میں) تم (یوں) کہو: پکی بات ہے کہ مجھ سے پہلے بہت سارے رسول تمھارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں اور وہ چیز (یعنی معجزات) بھی لے کر آئے جو تم نے (مجھ سے) کہی تھی② پھر اگر تم سچے ہی تھے تو تم نے ان (نبیوں) کو کیوں قتل کر دیا؟③ ﴿۱۸۳﴾ سو (اے محمد!) وہ (یہودی) لوگ اگر تم کو جھٹلائیں تو (کوئی نئی بات نہیں ہے) پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے؛ جو (رسول) کھلی ہوئی نشانیاں اور (لکھے ہوئے) صحیفے اور (حق کو) روشن کرنے والی کتاب (بھی) لائے تھے ﴿۱۸۴﴾ ہر جاندار کو موت (کا مزہ) چکھنا ہی ہے اور تمھارے (اعمال کے) بدلے قیامت کے دن تم کو پورے پورے دے دیے جائیں گے، سو جو شخص آگ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا سو وہ صحیح معنی میں کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی (جنت کے مقابلے میں) دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے ﴿۱۸۵﴾

① ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا، یہ یہود کی جھوٹی بات نقل کی گئی، ایمان نہ لانے کا اس کو بہانہ ہی کہہ سکتے ہیں۔② (دوسرا) جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا۔③ نبیوں نے تمھاری مانگی ہوئی چیز دکھائی پھر ایمان لانے کے بجائے کیوں ان کو قتل کر دیا؟

لَتُبۡلَوُنَّ فِيۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ۟ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ
قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ
عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ۝۱۸۶ وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا
تَكۡتُمُوۡنَهٗ ۚ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا
يَشۡتَرُوۡنَ ۝۱۸۷ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا
فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝۱۸۸ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۱۸۹ ع

(اے مسلمانو!) تم کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں ضرور آزمایا جائے گا اور تم کو اپنے سے پہلے اہلِ کتاب سے اور مشرکوں سے بہت تکلیف دینے والی باتیں سننی پڑے گی اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ کے پابند رہو تو یقیناً یہ (بڑے) ہمت کے کاموں میں سے ہے ﴿۱۸۶﴾ اور (ان اہلِ کتاب کو وہ وقت بھولنا نہیں چاہیے) جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب سے پکا عہد لیا تھا کہ تم اس (آسمانی کتاب کی تمام باتوں) کو لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرہی دوگے اور اس (کتاب کی کسی بات) کو تم نہیں چھپاؤگے، سوانھوں نے (یعنی اہلِ کتاب نے) اس (عہد) کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا① اور اس (کتاب) کے بدلے بہت ہی معمولی قیمت حاصل کرلی، سو کتنی بری چیز ہے جو وہ لوگ خریدتے ہیں② ﴿۱۸۷﴾ تم ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ جو لوگ اپنے کیے ہوئے (برے) کام پر خوش ہو رہے ہیں اور وہ یوں چاہتے ہیں کہ جو کام انھوں نے نہیں کیے اس پر ان کی تعریف کی جاوے، سو ایسے لوگوں کے بارے میں تم ہرگز یہ مت سمجھنا کہ وہ عذاب سے چھوٹنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے③ ﴿۱۸۸﴾ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۸۹﴾

---

① یعنی بالکل عمل نہیں کیا۔ ②(دوسرا ترجمہ) وہ حاصل کر رہے ہیں۔ ③ آیت یہود کے متعلق نازل ہوئی؛ لیکن حکم عام ہے، برے کام پر خوش ہونا اور نہ کیے ہوئے کاموں پر تعریف کروانا چاہے یہ عذاب کا ذریعہ بننے والی بات ہے۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾
الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ
مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا
مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا ٭ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ
عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۳﴾

یقینی بات ہے کہ آسمانوں اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے (لگا تار باری باری) بدلنے میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۹۰﴾ وہ (عقلمند) لوگ جو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹ کر یعنی ہر حالت میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق (یعنی ساخت) میں غور وفکر کرتے ہیں (اور دل کے یقین کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! یہ سب کچھ آپ نے بے مقصد نہیں بنایا، آپ کی ذات (فضول کاموں سے) پاک ہے، سو آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿۱۹۱﴾ اے ہمارے رب! یقینی بات یہ ہے کہ آپ جس کو آگ میں داخل کر دیں گے سو حقیقت میں اس کو آپ نے رسوا کر دیا اور (ایسے) ظالموں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۱۹۲﴾ اے ہمارے رب! یقینی بات ہے کہ ہم نے ایک پکارنے والے (یعنی محمد ﷺ) کو سنا جو ایمان (لانے) کے لیے پکار رہے تھے کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ، سو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! سو (ہماری درخواست ہے کہ) آپ ہمارے لیے ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے اور ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے① اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجیے② ﴿۱۹۳﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دیجیے۔

②(دوسرا ترجمہ) ہم کو نیک لوگوں میں شامل کر کے موت دیجیے۔ معلوم ہوا کہ صالحین کے ساتھ حشر ونشر مانگنے کی چیز ہے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِیْعَادَ۝۱۹۴ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ
سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۝۱۹۵ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ۝۱۹۶

اے ہمارے رب! اور جن چیزوں کا وعدہ آپ نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے کیا ہے وہ ہم کو عطا فرما دیجیے اور آپ ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، یقینی بات ہے کہ آپ کبھی بھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے ﴿۱۹۴﴾ سو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی (اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں، مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے جیسے ہو، سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں وہ ستائے گئے اور انھوں نے (دین کے خاطر) لڑائی لڑی اور وہ قتل کر دیے گئے① تو ضرور میں ان سے ان کے گناہوں کو معاف کر دوں گا② اور ضرور میں ان کو ایسے باغات میں داخل کروں گا کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس تو بہترین بدلہ ہے③ ﴿۱۹۵﴾ کافروں کا (موج مزہ کے ساتھ) شہروں میں چلنا پھرنا تم کو ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے④ ﴿۱۹۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) شہید کر دیے گئے۔ ② (دوسرا ترجمہ) میں ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کر دوں گا۔
③ ثواب کے لغوی معنی آتے ہیں لوٹنے کے، پہلی حالت کی طرف لوٹنے کو بھی ثواب کہتے ہیں، انسان کا عمل جو بدلے کی طرف لوٹتا اس کو ثواب کہتے ہیں، چاہے وہ بدلہ اچھا ہو یا برا ہو؛ لیکن زیادہ تر اچھے بدلے کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔
④ کافروں کا تجارت کے لیے یا تفریحات کے لیے یا کسی دوسرے مقاصد کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلنا پھرنا، موج مزہ، عیاشی کرنا دھوکہ کھانے کی چیز نہیں ہے کہ ایک مسلمان اس کو اہمیت اور رشک کی نگاہوں سے نہ دیکھے؛ اس لیے کہ یہ دنیا کا چند روزہ مزہ ہے، مرتے ہی اس کا نام ونشان تک نہیں رہے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اے نبی! شہر بہ شہر کافروں کا آنا جانا تم کو کسی مغالطہ میں مبتلا نہ کر دے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

یہ تھوڑا سا مزہ ہے (ان کو اڑا لینے دو) پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ (جہنم) بہت برا بچھونا ہے ﴿۱۹۷﴾ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے ایسے باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یہ ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہت ہی بہتر ہے ﴿۱۹۸﴾ اور اہلِ کتاب میں ضرور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور (دین کی تعلیم) جو تم پر اتاری گئی اس پر اور جو (تعلیم) ان پر اتاری گئی اس پر بھی (پورا ایمان رکھتے ہیں) ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت لے کر بیچ نہیں ڈالتے، یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا بدلہ ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۱۹۹﴾ اے ایمان والو! (مصیبت پر) تم صبر اختیار کرو اور (دشمن سے مقابلے کے وقت پر) مضبوطی سے جمے رہو① اور مستعد رہو② اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم (مقصد میں) کامیاب ہو جاؤ ﴿۲۰۰﴾

---

① نیک کام کرنے میں خود کو جما کر رکھو اور اپنی خواہشات سے مقابلہ کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور لگے رہو (تیسرا ترجمہ) سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو۔ (اپنے نفس کی نگرانی کرنا بھی اس میں داخل ہے)۔

سورة النساء

(المدنية)

سورۂ نساء کبریٰ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) یا (۱۷۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ ممتحنہ کے بعد اور سورۂ زلزال سے پہلے ترانوے (۹۳) یا (۹۲) نمبر پر نازل ہوئی۔ اس کو نسائے کبریٰ بھی کہتے ہیں اور سورۂ طلاق کو نسائے صغریٰ کہتے ہیں۔

''نساء'' عورتوں کو کہتے ہیں، رشتے داریوں کے وجود میں آنے کی جگہ عورت کی رحم دانی بھی ہے، اس سورت میں عورتوں کے متعلق بہت سارے احکام آئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: جو آدمی سورۂ نساء کی یہ دو آیتیں پڑھ لے :(۱) وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾

(۲) وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۱۰﴾ ، پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیں گے۔

اس سورت کی آیت ۹۵ کا ایک حصہ ''غَيۡرُ اُولِى الضَّرَرِ'' ہے جو پورے قرآن میں مستقل نزول کے اعتبار سے کم از کم مقدار ہے، پہلے آیت اس حصے کے بغیر نازل ہوئی تھی۔ آیت سن کر معذور صحابہ کرامؓ نے درخواست کی اس پر باری تعالیٰ نے یہ حصہ نازل فرمایا، اس میں صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی فضیلت ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ظاہر میں کمزور، جہاد میں شرکت نہ کر سکے اس طرح کے صحابۂ کرامؓ کی بھی قدر و قیمت تھی کہ ان کی تسلی کے لیے با قاعدہ وحی نازل ہوئی اور یہ حصہ بڑھایا گیا، اس جزو نے بتادیا کہ بیمار، لنگڑے، لنجے اور اندھے جیسے معذوروں پر جہاد فرض نہیں ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نساء کی اول آیت نکاح کے خطبے میں پڑھتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا
وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الۡيَتٰمٰٓى اَمۡوَالَهُمۡ‌ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِيۡثَ بِالطَّيِّبِ‌ ۖ
وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤى اَمۡوَالِكُمۡ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوۡبًا كَبِيۡرًا ﴿۲﴾ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا
تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ
خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰٓى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ﴿۳﴾ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے انسانو! تم اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا (یعنی حوا کو) بنایا اور ان دونوں (کے ذریعہ) سے بہت سارے مرد اور عورتوں کو پھیلا دیا اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم آپس میں ایک دوسرے سے (حقوق) مانگتے ہو اور رشتے داریوں (کی حق تلفی) سے (تم بچو) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری نگرانی کر رہے ہیں ﴿۱﴾ اور تم یتیموں کو ان کا مال دے دو اور تم اچھے مال کو خراب مال سے مت بدلو اور تم ان (یتیم) کے مالوں کو اپنے مال کے ساتھ (غلط طریقے سے ملا کر) مت کھاؤ، یقیناً وہ تو بڑا گناہ ہے ﴿۲﴾ اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں (شادی کر کے) تم انصاف نہیں کر سکو گے تو (ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بجائے دوسری) عورتوں میں سے جو تم کو پسند آویں دو دو اور تین تین اور چار چار (عورتوں) سے نکاح کرلو، سو اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ تم (ان دو یا زیادہ بیویوں کے درمیان) انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو① یا تمھاری مالکی میں جو باندیاں ہیں (ان پر اکتفا کرو) ناانصافی سے بچنے کے لیے یہ طریقہ زیادہ قریب ہے ﴿۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایک ہی بیوی سے کام چلالو۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا
مَّرِيْٓـًٔا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا
وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ
فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا
اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

اور تم عورتوں کو ان کا مہر (دل کی) خوشی سے ادا کر دیا کرو① پھر اگر وہ (عورتیں) خود خوشی سے اس (مہر) کا کچھ حصہ تمھارے لیے چھوڑ دیویں تو تم اس کو خوش گواری اور مزے سے کھاؤ ﴿۴﴾ اور تم (اے والیو! ان) ناسمجھوں② کو اپنے وہ مال حوالے نہ کرو جن (مالوں) کو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے زندگی کے گذارے کا ذریعہ بنایا ہے③ اور تم ان (مال) میں سے ان (ناسمجھ) کو کھلاؤ اور ان کو کپڑے پہناؤ اور ان کو مناسب بات کہتے رہو ﴿۵﴾ اور یتیموں (کی عقل اور ہوشیاری) کو تم جانچتے رہو، یہاں تک کہ جب وہ نکاح (کے لائق عمر) کو پہنچ جائیں پھر اگر تم کو یہ محسوس ہو کہ ان (یتیموں) میں سمجھ داری آچکی ہے④ تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو اور ان (یتیموں کے مال) کو ضرورت سے زیادہ (فضول خرچی کر کے) اور حاجت سے پہلے (جلدی کر کے) مت کھا جاؤ (اس خوف سے) کہ (کہیں) وہ (یتیم لڑکے) بڑے نہ ہو جائیں⑤ اور جو (یتیم کا والی) خود مال دار ہو تو (یتیم کا مال کھانے سے) بالکل بچتا رہے، اور جو (وہ والی خود) محتاج ہے تو وہ معروف طریقہ کے مطابق⑥ کھا لیا کرے،

---

①عربی زبان میں مہر کے لیے ''**صدقة**'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے؛ چوں کہ مہر کے ذریعہ شوہر کی بیوی کی طرف سچی رغبت ظاہر ہوتی ہے۔ ②ناسمجھ سے مراد کون ہے؟ [۱] یتیم [۲] عورت اور بچے؛ یعنی عورت اور بچے کو سب کچھ حوالے کر کے آدمی پھر خود ان کا دست نگر بن جائے ایسا مت کرو [۳] ہر وہ بے وقوف مراد ہے جس کو اپنے مال کی حفاظت کا سلیقہ نہ ہو اور بے وقوفی سے مال ضائع کر دے۔ باری تعالیٰ کا منشا یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یتیم، ضعیف اور عاجز لوگوں کا مال سلامت رہے۔

③مال زندگی کا سرمایہ ہے، دینی اور دنیوی مصلحتوں اور ضرورتوں کا بقا مال پر ہے۔

④یعنی مال سنبھالنے کی ہوشیاری اور صلاحیت۔ ⑤اور ان کا مال ہاتھ میں دے دینا پڑے۔

⑥اپنی ضروریات کو سامنے رکھ کر یتیم کی خدمت کی اجرت کا جو رواج چلتا ہو اس کے مطابق لے سکتا ہے۔

فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ
نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ
مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ ؕ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۝۷ وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى
وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝۸ وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا
مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۖ فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۝۹ اِنَّ
الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ۝۱۰ ع

سو جب تم ان (یتیموں) کو ان کے مال حوالے کرو تو ان پر تم گواہ بنالیا کرو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے ﴿۶﴾ مردوں کے لیے (چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے) حصہ (مقرر) ہے اس (مال) میں سے جو (مردوں کے) ماں باپ نے اور نزدیک کے رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لیے بھی (چاہے عورت چھوٹی ہو یا بڑی) حصہ (مقرر) ہے اس (مال) میں سے جو (ان عورتوں کے) والدین اور نزدیک کے رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، چاہے وہ (چھوڑا ہوا مال) کم ہو یا زیادہ ہو، یہ حصہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مقرر ہے ﴿۷﴾ اور جب تقسیم کے وقت (جو وارث نہیں ہیں ایسے) رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجاویں تو ان کو بھی اس (ترکہ کے مال) میں سے کچھ (مال استحبابا) دے دو اور ان سب سے مناسب (یعنی نرمی سے) بات کرو ﴿۸﴾ اور (یتیموں کے مال میں گڑبڑ کرنے سے یہ خیال کر کے) ڈرنا چاہیے ایسے لوگوں کو کہ اگر وہ (خود) ① اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ کر جاویں تو ان (اپنے بچوں) کے بارے میں کیسے کیسے اندیشے ہوتے ہیں؟ لہٰذا وہ (یتیموں کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور وہ سیدھی سچی بات کہیں ﴿۹﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ یتیموں کے مال کو ناحق کھاتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے ﴿۱۰﴾

---

① عام مسلمان، قوم کے ذمے دار، یتیم کے والی، مرحوم کے وصی ان سب کی ذمے داری ہے کہ یتیم کے مال کو ضائع ہونے سے بچاویں۔

يُوۡصِيۡكُمُ اللّٰهُ فِيۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ‌ ۖ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ‌ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ
اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ‌ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ‌ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ
فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ‌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ
دَيۡنٍ‌ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا‌ ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ (ترکہ کی تقسیم کے لیے) تم کو تمھاری اولاد کے بارے میں حکم کرتے ہیں کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے، سو اگر (میراث لینے والی) عورتیں ہی عورتیں (یعنی لڑکیاں دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو ان عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو اس (مرنے والے) نے جو (مال) چھوڑا ہے اس میں سے دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو (مرنے والے کے چھوڑے ہوئے مال کا) آدھا ملے گا اور اگر میت کی اولاد بھی ہوں تو مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو اس (میت) کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہوں، اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس (مرنے والے) کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا، سو اگر (مرنے والی کی اولاد نہ ہوں) مرنے والے کے ایک سے زیادہ بھائی (یا بہن) ہوں تو اس (مرنے والے) کی امّاں کو چھٹا حصہ ملے گا (یہ سب تقسیم میت نے) جو وصیت کی ہو اس کو پورا کرنے کے بعد یا (میت کا کوئی قرض ہو تو) قرض ادا کرنے کے بعد (ہوگی)، تم کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ تمھارے باپ (دادے) اور بیٹے (پوتے) میں سے کون فائدہ پہنچانے کے اعتبار سے تم سے زیادہ نزدیک ہے①، یہ (سب حصے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۱﴾

① یہ تنبیہ اس لیے کی گئی کہ کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ فلاں وارث کو زیادہ حصہ ملتا تو اچھا ہوتا، یا فلاں کو کم ملنا مناسب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ: تمھیں مصلحت کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے، اللہ نے جس کا جو حصہ مقرر فرمادیا ہے وہی مناسب ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ
الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اور (اے شوہرو!) تمھارے لیے تمھاری بیویاں جو (مال) چھوڑ کر (مر) گئیں اس کا آدھا حصہ ہے اگر ان عورتوں کی کوئی اولاد (چاہے تم سے ہو یا اگلے شوہر سے زندہ) نہ ہوں، سو اگر ان (بیویوں) کی اولاد ہوں تو تم (شوہروں) کو ان (بیویوں) کے چھوڑے ہوئے (مال) کا چوتھائی حصہ ملے گا، بیویوں نے جو وصیت کی ہو یا جو قرضہ چھوڑا ہو اس کو ادا کرنے کے بعد اور ان (زندہ رہنے والی بیویوں) کے لیے تمھارے (یعنی مرنے والے شوہر کے) چھوڑے ہوئے (مال) میں سے چوتھائی حصہ ہوگا، اگر تمھاری اولاد نہ ہوں، سو اگر تمھاری اولاد ہوں① تو ان (بیویوں) کو تمھارے چھوڑے ہوئے (مال) میں سے آٹھواں حصہ ملے گا، تم نے جو وصیت کی ہو یا جو قرضہ چھوڑا ہے اس کو ادا کرنے کے بعد اور اگر جس کی میراث تقسیم کرنی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو② اور اس (کلالہ) کے (ماں شریک) بھائی یا بہن (زندہ) ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، سو اگر وہ (یعنی ماں شریک بھائی بہن دو یا) اس سے زیادہ ہوں تو وہ ایک تہائی حصہ میں (برابر) شریک ہوں گے، جو وصیت کی گئی ہو یا قرضہ (چھوڑا) ہو تو اس کو چکا دینے کے بعد (میراث دینی ہے) جب کہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے③، یہ سب اللہ کی طرف سے تاکیدی حکم (دیا گیا) ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے، بڑے حلیم ہیں ﴿۱۲﴾

① چاہے اولاد اس بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے۔ ② یعنی ایسے ہو کہ اس کے والدین اور اولاد کوئی زندہ نہ ہو۔ ③ یعنی: [۱] مرنے والا قرض کا جھوٹا اقرار کرے [۲] ذاتی مال کو دوسرے کی امانت بتادے [۳] ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرے [۴] قرض باقی ہے؛ لیکن وصول یابی کا اقرار کرے [۵] مرض الوفات میں ایک تہائی سے زیادہ کسی کو ہدیہ دیوے، اس طرح ورثا کو نقصان پہنچانے کی شکلیں ہو سکتی ہیں، اس سے مرنے والے کو خود بچنا چاہیے اور مرنے والے کو بچانا بھی چاہیے۔

تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ
ع يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِىۡ يَاۡتِيۡنَ الۡفَاحِشَةَ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ
فَاسۡتَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِنَّ اَرۡبَعَةً مِّنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ فِى الۡبُيُوۡتِ حَتّٰى
يَتَوَفّٰٮهُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ يَجۡعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيۡلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاۡتِيٰنِهَا مِنۡكُمۡ فَاٰذُوۡهُمَا ۚ
فَاِنۡ تَابَا وَاَصۡلَحَا فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۶﴾

یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں① اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۳﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدوں سے نکل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی آگ میں داخل کریں گے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو (آگ میں) ایسا عذاب ہوگا جو (اس کو) ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۴﴾

اور تمھاری عورتوں میں سے جو بدکاری (یعنی زنا) کا کام کریں تو تم ان (عورتوں) کے خلاف اپنوں② میں سے چار مردوں کو گواہ بنالو، پھر اگر وہ (چاروں زنا کی) گواہی دیویں تو تم ان (زنا والی عورتوں) کو گھروں میں اس وقت تک روکے رکھو کہ موت ان کو اٹھا کر لے جاوے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ مقرر فرما دیوے③ ﴿۱۵﴾ اور تم میں سے جو دو مرد بدکاری کا کام کریں تو تم ان دونوں کو ایذا دو، پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیویں اور (اپنی) اصلاح کرلیویں تو ان کا خیال چھوڑ دو④ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے توبہ کو قبول کرنے والے اور بہت ہی مہربان ہیں ﴿۱۶﴾

① یعنی جو میراث تقسیم کرنے کے احکام بتائے گئے۔ ② یعنی اچھے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ مرد۔
③ اور جو وعدہ اس آیت میں کیا گیا وہ پورا کردیا گیا، حدیث میں آیا ہے کہ شادی شدہ زنا کرے تو اس کو پتھر مار کر ہلاک کردیا جائے اور قرآن کی دوسری آیت میں ہے کہ جس نے شادی نہیں کی اور زنا کیا اس کو (۱۰۰) کوڑے مارے جائیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان کے پیچھے پڑنا چھوڑ دو۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ
يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ
وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ
تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ
تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ ضرور قبول فرماتے ہیں جو لوگ نادانی سے کوئی برائی کر ڈالتے ہیں، پھر قریب ہی کے وقت میں توبہ کر لیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ① ﴿۱۷﴾ اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو گناہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت کا وقت آ جاتا ہے ② تب وہ کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ تو ان لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر ہی کی حالت میں مر جاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۸﴾ اے ایمان والو! تمھارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم عورتوں (کے مال یا جان) کو زبردستی میراث میں لے لو اور نہ اس غرض سے تم ان (عورتوں) کو روکے رکھو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہو اس کا کچھ حصہ واپس لے لو، مگر یہ کہ وہ (عورتیں) کھلی بے حیائی کا کام کریں ③ اور تم ان (عورتوں) کے ساتھ حسنِ سلوک سے زندگی بسر کرو، سو اگر تم ان (عورتوں) کو ناپسند کرو تو ایسا ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ساری بھلائی رکھ دیوے ﴿۱۹﴾

---

① موت سے پہلے غیب کی دنیا اور فرشتے نظر آنے لگے اس سے پہلے پہلے جو توبہ اخلاص کے ساتھ ہوتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے یعنی دنیوی زندگی کے آخری وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ایسے ایمان کا تقاضہ ہے گناہ ہو جاوے تو قریب ہی میں توبہ کر لیوے تاخیر نہ کرے۔ ② (دوسرا ترجمہ) موت آ کر کھڑی ہو جاتی ہے (یعنی غیب کی دنیا کی چیزیں جیسے فرشتوں کا آنا جانا نظر آنے لگتا ہے)۔ ③ زنا، بدزبانی، شوہر کی نافرمانی جیسے کام کریں۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا
مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۲۰ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى
بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۲۱ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ
مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۲۲ حُرِّمَتْ ع
عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ
رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ
تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۲۳

اور اگر ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی سے تم نکاح کرنا چاہو اور ان میں سے ایک (جس) کو (چھوڑنا چاہتے ہو) ڈھیر سارا مال (مہر یا ہدیہ میں) دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو، کیا تم بہتان لگا کر (یعنی ناحق) اور کھلا گناہ (یعنی ظلم) کر کے وہ (دیا ہوا مال) واپس لینا چاہتے ہو؟ ﴿۲۰﴾ آخر کیسے تم وہ (مال واپس) لے سکتے ہو جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے تک پہنچ چکے تھے① اور وہ (عورتیں) تم سے (شرعاً) پکا عہد بھی لے چکی ہیں② ﴿۲۱﴾ اور جن عورتوں سے (کسی بھی وقت) تمھارے باپوں (دادا، نانا) نے نکاح کیا ہو تم ان کے ساتھ نکاح مت کرو؛ مگر جو پہلے ہو چکا وہ ہو چکا، دراصل وہ (باپ دادا کی نکاح کی ہوئی عورت سے شادی کرنا) بڑی بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت ہی برا طریقہ ہے ﴿۲۲﴾

اور تمھارے اوپر حرام کر دی گئی ہیں③ تمھاری مائیں④ اور تمھاری بیٹیاں⑤ اور تمھاری بہنیں⑥ اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں⑦ اور بھتیجیاں⑧ اور بھانجیاں⑨ اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہے (یعنی دایا) اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں (یعنی ساس) اور تمھاری بیویوں کی (اگلے شوہر سے) بیٹیاں جو تمھاری پرورش میں ہیں⑩ تمھاری ان

بیویوں سے جن کے ساتھ تم نے جماع کرلیا ہو⑪ہاں !اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو⑫تو تم پر (ان لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور تمھارے صلبی (یعنی نسلی) بیٹوں کی بیویاں (بہو بھی تم پر حرام ہے) اور یہ بھی (حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو؛ مگر جو کچھ پہلے ہو چکا⑬(وہ معاف ہے) یقین رکھو اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے ہیں بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾

---

①یعنی تنہائی میں بغیر کسی حجاب کے ملنا، جماع کرنا، لطف اندوز ہونا یہ مراد ہے۔
②یعنی نکاح کا عہد جو اللہ کے نام کے ساتھ خطبہ پڑھ کر عام مجمع کے سامنے لیا جاتا ہے۔
③یعنی ان تمام عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔
④اسی طرح دادی، نانی۔
⑤اسی طرح پوتی، نواسی۔
⑥ سگی، ماں شریک، باپ شریک۔
⑦خالہ اور پھوپھی سے اماّ اور ابا کی سگی، ماں شریک اور باپ شریک تینوں طرح کی بہنیں مراد ہیں۔
⑧یعنی تینوں طرح کے بھائی کی بیٹی، پوتی، نواسی۔
⑨ تینوں طرح کی بہن کی لڑکیاں اور پوتی، نواسی۔
⑩پرورش میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ یہاں عام حالت کا تذکرہ معلوم ہو رہا ہے۔
⑪ کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کے ساتھ جماع کیا تو اس کے اگلے شوہر سے جو بیٹی ہے وہ حرام ہوگئی اور صحبت نہ ہو سکی اور جدائی ہو جائے تو اس کے اگلے شوہر سے جو بیٹیاں ہیں وہ حرام نہ ہوں گی۔
⑫اور ان کو طلاق دی یا انتقال ہو گیا۔
⑬ آیت نازل ہونے سے پہلے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ
لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا
تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسرے (شوہروں) کے نکاح (کے بندھن) میں ہوں؛ مگر جو (باندیاں) تمھاری مالکی میں آ جائیں (ان کا حکم الگ ہے)①، یہ حکم تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہیں، اور ان (حرام بتائی گئی عورتوں) کے علاوہ (باقی بہت ساری) عورتیں (اس طرح) تمھارے لیے حلال کر دی گئیں کہ تم اپنا مال (یعنی مہر) خرچ کر کے (نکاح کے ذریعے) ان کو حاصل کرو، شرط یہ ہے کہ (مقصد باقاعدہ) نکاح کا بندھن قائم کرنا ہو، صرف شہوت پوری کرنا نہ ہو، پھر تم نے ان (عورتوں) سے نکاح کر کے فائدہ اٹھایا تو ان کو ان کا مقررہ مہر ادا کر دو؛ البتہ (مہر) مقرر کرنے کے بعد آپس میں جس (کمی بیشی) پر تم راضی ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۴﴾ اور تم میں سے جو لوگ آزاد مسلمان (پاک دامن) عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو تمھاری مالکی کی ایمان والی باندیوں میں سے کسی سے بھی نکاح کر سکتے ہیں② اور اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان (کی حالت) کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں، تم آپس میں (جنس کے اعتبار سے) ایک ہی ہو،

---

① مسلمان دار الحرب کے کافروں سے قتال کریں اور وہاں سے عورتیں قید کر کے لائیں اور ان کا شوہر دار الحرب میں ہی رہ گیا ہو تو اس کا نکاح دار الحرب والے شوہر سے ختم ہو گیا، اب اگر یہ عورت کتابیہ ہے یا مسلمان ہو گئی تو کوئی بھی مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے، اسی طرح مسلمانوں کے امیر نے اگر اس کو باندی کے طور پر فوجیوں کو غنیمت میں تقسیم کر دیا تب بھی ایک حیض آ جانے کے بعد اس سے ہر طرح کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، حمل ہو تو بچہ پیدا ہونے کے بعد فائدہ اٹھاوے۔

② یعنی کسی بھی مسلمان بھائی کی مسلمان باندی سے نکاح کر لو اس میں خرچ کم آتا ہے۔

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ
وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى
الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ ع
قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾

سوتم ان (باندیوں) سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرلیا کرو اور ان کو ان کا مہر دستور کے مطابق دے دیا کرو، بشرطیکہ نکاح کا رشتہ قائم کرنا (مقصود) ہو①، وہ کھلی ہوئی زنا کار نہ ہوں اور چھپی ہوئی دوستیاں نہ کرتی ہوں②، پھر جب وہ باندیاں (نکاح کے) بندھن میں آگئیں③ پھر اگر وہ زنا کا کام کریں تو (بغیر شادی والی) آزاد عورتوں کو (زنا کی) جو سزا دی جاتی ہے اس سے آدھی سزا ان کو دینا ضروری ہے④، یہ (باندی کے ساتھ نکاح کی اجازت) اس آدمی کے لیے ہے جو تم میں سے (نکاح نہ کرے تو) گناہ میں پڑنے سے ڈرتا ہو⑤ اور تم صبر کرلو (اور ضبط سے کام لو) تو تمھارے لیے بہت ہی بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے اور بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۵﴾

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ (اپنے احکام) تمھارے (فائدے کے) لیے صاف صاف بیان کردیں⑥ اور تم سے پہلے جو (نیک) لوگ گذریں ہیں ان کے طریقوں پر تم کو چلاویں اور (اللہ تعالیٰ) تمھاری توبہ قبول فرمائیں⑦ اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پاک دامن ہوں، یعنی نکاح آزاد عورت سے کرے یا باندی سے پاک دامنی کو خاص دیکھا جائے۔
② (دوسرا ترجمہ) چپکے چپکے (ناجائز) دوست بنانے والی نہ ہوں۔
③ یعنی بیوی بن گئی۔
④ یعنی اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں۔
⑤ اس لیے کہ دنیا و آخرت میں زنا کے گناہ کی سزا بھاری ہے۔
⑥ فائدہ: اللہ تعالیٰ کسی کو جہالت والے کاموں سے بچا کر رکھے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) تم پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرماویں۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا
عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا
تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ
نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تمھاری توبہ قبول فرمائے اور جو لوگ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستے سے بہت دور ہٹ جاؤ① ﴿۲۷﴾ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تمھارے ساتھ آسانی کا معاملہ کریں② اور انسان (طبعی طور پر) کمزور بنایا گیا ہے③ ﴿۲۸﴾ اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل (غیر شرعی) طریقے سے مت کھاؤ؛ مگر یہ کہ کوئی تجارت تمھاری آپس کی خوشی سے ہوئی ہو اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو④، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت ہی رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۹﴾ اور جو شخص زیادتی اور ظلم کے طور پر یہ (قتل اور تمام ممنوع) کام کرے گا تو ہم عنقریب اس کو آگ میں داخل کریں گے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے (بالکل) آسان ہے ﴿۳۰﴾ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تم کو (اللہ کی طرف سے) روکا گیا ہے تو ہم تمھارے (چھوٹے) گناہوں کو تم سے معاف کر دیں گے اور ہم تم کو عزت کی جگہ (جنت) میں داخل کریں گے ﴿۳۱﴾ اور جن چیزوں میں اللہ نے تم کو آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اس کی تم تمنا مت کرو⑤

---

① یعنی پاک دامنی کی پاکیزہ راہ سے دور کرنا چاہتے ہیں② (دوسرا) تمھارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں۔
③ خواہشوں پر صبر نہ کرسکنا یہ انسانی کمزوری ہے؛ اس لیے اس کی تکمیل کی جائز صورتیں بتا دی گئیں۔
④ یعنی خودکشی نہ کرو (دوسرا) آپس میں ایک دوسرے کو (ناحق) قتل بھی نہ کرو؛ اس لیے کہ دوسرے بھائی کا قتل خود کے قتل کی طرح ہے۔⑤ خاص ایسے کمالات اور خوبیاں جن میں انسان کی محنت اور عمل کا کوئی دخل ہی نہیں ہے، جو محض اللہ کا انعام ہے، جیسے مرد ہونا، اس میں کوئی عورت کوشش نہ کرے کہ میں مرد بن جاؤں، اسی طرح خوب صورت ہونا، اس میں دوسرا برابری کی کوشش نہ کرے اور حسد میں نہ پڑے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ع ۸
وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ
اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ

مردوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں میں سے حصہ ملے گا اور عورتوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا حصہ ملے گا اور تم اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، یقین رکھو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور والدین اور (دوسرے) رشتے دار (اپنے مرنے کے بعد) جو (مال) چھوڑ کر جاویں ہم نے اس میں سے ہر ایک کے لیے وارث مقرر کیے ہیں اور جن لوگوں سے تم نے (پہلے سے) کوئی عہد باندھا ہو تو ان کو ان کا حصہ دے دو①یقینی بات ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے پیشِ نظر ہے ﴿۳۳﴾

مرد عورتوں پر نگران (یعنی حاکم) ہیں②: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لیے (بھی) کہ ان مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے، سو جو عورتیں نیک ہوتی ہیں وہ (اپنے شوہروں کی بھی) فرماں بردار ہوتی ہیں (اور شوہر کی) غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حفاظت سے (شوہر کی آبرو اور مال کی) حفاظت کرتی ہیں، اور جن عورتوں کی شرارت کا تم کو ڈر ہو تو تم ان (عورتوں) کو (پہلے) نصیحت کرو اور (اس سے کام نہ چلے تو) تم ان کو بستروں میں تنہا چھوڑ دو③ اور (اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) تم ان کو مارو④

---

① یہ ''مَوْلَی الْمُوَالات ہے، مولی الموالات کی شکل یہ ہے کہ ایک کافر شخص کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے اور یہ دونوں وارث بنانے کو آپس میں طے کر لے اور اس نومسلم کا کوئی وارث نہ ہو، تو اس صورت میں اس نومسلم کے انتقال پر پرانا مسلمان وارث بنے گا''۔ یہ رشتہ اب بھی ''نومسلم'' سے قائم ہو سکتا ہے۔ ②قوّام: یعنی جو کسی کام کے کرنے یا اس کا انتظام کرنے کا ذمہ دار ہو، نظام چلانے والا۔ ③یعنی مکان چھوڑ کر نہ چلے جاؤ؛ بلکہ بستر الگ کر دو۔ ④مارنے میں ان باتوں کا لحاظ ضروری ہے: [۱] بدن پر نشان نہ پڑے [۲] ہڈی نہ ٹوٹے [۳] زخم نہ ہو [۴] چہرے پر نہ مارے، اس سلسلے میں تفصیل کے لیے بندہ کے خطبات میں ''پرسنل لاء'' والے خطبات ضرور دیکھیں۔

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۳۴ وَاِنْ
خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ
اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۳۵ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي
الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ

پھر اگر وہ تمھاری بات ماننے لگیں تو ان کے خلاف (ظلم کی) کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے اوپر، سب سے بڑے ہیں ﴿۳۴﴾ اور اگر تم کو ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان آپس میں کش مکش بڑھ جانے کا ڈر ہے تو ایک انصاف کرنے والا مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک انصاف کرنے والا عورت کے گھر والوں میں سے (منتخب کر کے) بھیجو ① اگر وہ دونوں (حَکَم) (سچے دل سے) اصلاح کا ارادہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان موافقت (یعنی جوڑ) کردیں گے ② یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ③ ﴿۳۵﴾ اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور رشتے داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور قریب والے پڑوسی کے ساتھ اور دور والے (یا اجنبی) پڑوسی کے ساتھ اور پاس میں بیٹھنے والے کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے غلام، باندی کے ساتھ (بھی اچھا برتاؤ کرو)

---

① قرآن میں ''حَکَم'' کا لفظ ہے، یعنی: [۱] جھگڑوں میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہو۔ [۲] علم ہو۔ [۳] دیانت دار ہو۔ [۴] سب سے بڑی بات حَکَم کی نیت اور جذبات اچھے ہوں۔

② اچھی نیت پر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ جوڑ ہوجاوے گا اس لیے کہ جب کبھی اخلاص نیت میں کمی آتی ہے تو آپس میں صلح میں دشواری ہوتی ہے۔

③ ازدواجی زندگی میں رطب ویابس چلتا رہتا ہے، اس کی اصلاح کی یہ چار تدبیریں بتائی؛ البتہ کوئی شخص ان چاروں باتوں پر عمل نہ کرے اور سیدھا طلاق ہی دے ڈالے تو واقع ہوجائے گی۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿۳۶﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿۳۷﴾ وَالَّذِينَ
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَكُنِ
الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿۳۹﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ
وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۴۰﴾

یقینی بات ہے کہ جو شخص اترانے والا فخر کرنے والا (یعنی شیخی مارنے والا) ہے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے① ﴿۳۶﴾ جو (خود) بخیلی کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بخیلی سکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے جو دیا ہے اس کو وہ چھپاتے ہیں② اور ہم نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے ﴿۳۷﴾ اور جو لوگ اپنے اموال کو لوگوں کو دکھلانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ قیامت کے دن پر (ایمان رکھتے ہیں) اور جس شخص کا شیطان دوست ہو وہ بہت ہی برا دوست ہے ﴿۳۸﴾ اور ان کا کونسا نقصان ہو جاتا اگر وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور جو روزی اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ کے راستے میں اخلاص کے ساتھ) خرچ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان (کے حال) کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۹﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتے اور اگر ایک چھوٹی نیکی ہوگی تو (اللہ تعالیٰ) اس کو (کئی گنا) بڑھا دیں گے اور اپنے پاس سے (مزید) عظیم اجر دیں گے ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اترانے والے کو، تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اترانا: اپنے اندر ایسی بڑائی کا خیال کرے جو واقعۃً خود میں نہیں ہے۔

مُخْتَال: تکبر کرنے والا، جو دوسروں کی طرف دھیان نہ دیوے، خود کو ہی اونچا، بڑا سمجھے۔

فَخُور: جو لوگوں پر فخر کرتا ہو، خود بینی، خود پسندی میں مبتلا ہو، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کو ادا نہ کرتا ہو۔

② اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا اس کو بخیلی سے چھپاوے اور لوگوں کو نہ دیوے، اسی طرح دین کا علم چھپاوے اور دین کی امانت دوسروں کو نہ پہنچاوے وہ بھی بخیل ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝۴۱ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ
ع حَدِيْثًا ۝۴۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا
تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝۴۳

سو (ان لوگوں کا) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ طلب کریں گے اور (اے محمد!) ہم تم کو ان لوگوں پر گواہی کے لیے لائیں گے ① ﴿۴۱﴾ جن لوگوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی وہ لوگ اس (قیامت کے) دن یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کو زمین (میں دھنسا کر اس) کے برابر کر دیا جاوے ②(اور حساب نہ ہو) اور وہ (اس دن) اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے ﴿۴۲﴾

اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تب نماز کے قریب مت آؤ؛ جب تک کہ (زبان سے) جو کچھ بول رہے ہو اس کو تم سمجھنے لگو③ اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز نہ پڑھو) جب تک تم غسل نہ کرلو؛ مگر یہ کہ تم مسافر ہو④ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر (نکلے) ہو یا تم میں سے کوئی (پیشاب، پاخانہ کی) حاجت کی جگہ سے فارغ ہو کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا (یعنی جماع کیا) ہو، پھر تم کو پانی نہیں ملا تو پاک مٹی سے تم تیمم کرلو، سو (تیمم کرنے میں) اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرلو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ بخشنے والے ہیں ﴿۴۳﴾

---

① نبیٔ کریم ﷺ اپنی امت کے فاسق، فاجر اور کافروں کے خلاف گواہی دیں گے، مراد اس سے نبیٔ کریم ﷺ کے زمانے کے کافر اور منافق ہیں جن سے آپ ﷺ کو سابقہ پڑا، اسی طرح قیامت تک آنے والی پوری امت بھی مراد ہو سکتی ہے؛ اس لیے کہ امت کے اعمال آپ ﷺ پر پیش ہوتے رہتے ہیں، جس طرح پچھلی امتوں کے انبیا اپنی امت کے اعمال کی گواہی دیں گے اسی طرح آپ ﷺ اپنی امت کے اعمال کی گواہی دیں گے، اسی طریقے سے پچھلے نبیوں کی تائید میں گواہی دیں گے۔
② کاش زمین پھٹ جائے اور وہ دھنسا دیے جائیں۔ ③ یہ شروع میں حکم تھا، بعد میں شراب کے بالکل حرام ہونے کا حکم دوسری آیت میں آچکا ④ اس وقت پانی ملے تو غسل کے بغیر نماز صحیح نہیں اور پانی نہ ملے تو تیمم سے نماز جائز ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ
تَضِلُّوا السَّبِيۡلَؕ‏ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآٮِٕكُمۡ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ
نَصِيۡرًا‏ ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا
وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ‌ؕ

کیاتم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جن کو کتاب (یعنی تورات کے علم) سے ایک (کافی) حصہ دیا گیا تھا وہ تو گمراہی خریدتے ہیں① اور وہ تو یہ (بھی) چاہتے ہیں کہ تم (صحیح) راستے سے بھٹک جاؤ ﴿۴۴﴾ اور اللہ تعالیٰ تمھارے دشمنوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حمایت کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ مدد کرنے کے لیے کافی ہے ﴿۴۵﴾ یہودیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو (تورات کے) الفاظ کو ان کی (اصلی) جگہوں سے (لفظاً و معنیً) پھرا دیتے ہیں اور (حضرت نبی کریم ﷺ سے بات کرتے وقت) اپنی زبان کو مروڑ کر دین میں طعنہ مارتے ہوئے② ایسا کہتے ہیں ③ ''سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا''④ (کہ ہم نے بات سن لی اور ہم نے نافرمانی کی) اور ''اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ'' ⑤ (یعنی آپ ہماری بات سنیں آپ کو کوئی بات سنائی نہ جائے) اور ''رَاعِنَا''⑥ (بولتے ہیں)

---

① یعنی گمراہی اختیار کرتے ہیں۔
② بولنے کا لہجہ بدل کر بولتے ہیں، توقیر اور احترام کے لہجے سے بولنے کے بجائے تحقیر اور توہین کے انداز میں بولتے ہیں۔
③ یعنی دو معنیٰ والے الفاظ بولتے ہوئے، ایک معنیٰ اچھا ہوتا اور دوسرا برا ہوتا۔ ④ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا: اس کے دو مطلب ہیں ایک اچھا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کی بات سن لی اور آپ کا مخالف جو بہکانے کی بات ہم کو کرتا ہے وہ ہم نے نہیں مانی اور برا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کی بات سن لی؛ لیکن ہم مانیں گے نہیں اور عمل نہیں کریں گے۔
⑤ وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ: اس لفظ کے بھی دو مطلب ہیں اس کا اچھا مطلب یہ ہے کہ آپ ہماری بات سنو اور ہمیشہ آپ خوشی کی اور آپ کی موافقت کی بات سنتے رہو، کوئی رنج، غم اور مخالفت کی بات آپ کو سننی نہ پڑے اور برا مطلب یہ ہے کہ کوئی خوشی کی بات آپ کو سننے نہ ملے؛ بلکہ جو بات بھی آپ کہیں اس کی مخالفت ہو اور مخالف جواب آپ کو سننے پڑے۔
⑥ اچھا مطلب: ہماری رعایت کیجیے اور برا مطلب: یہودی زبان میں گالی۔ کبھی اس لفظ کو دبا کر بھی یہود بولتے ''راعینا'' تو معنیٰ ہمارا چرواہا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوا
بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى أَدْبَارِهَآ أَوْ
نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ أَصْحٰبَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿٤٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ
يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيلًا ﴿٤٩﴾

اور اگر وہ (یہودی لوگ دو معنیٰ والے الفاظ کی جگہ پر) یوں کہتے کہ: ''سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا'' (ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا ہے) اور ''اسْمَعْ وَانْظُرْنَا'' (آپ سن لیجیے اور ہماری طرف نظر یعنی توجہ فرمایئے) تو (ایسی بات کہنا) ان کے لیے اچھا ہوتا اور (ان کا ایسا کہنا) بہت درست ہوتا؛ لیکن ان (یہودیوں) کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا، سو تھوڑے لوگوں کے سوا باقی ایمان نہیں لاتے ﴿۴۶﴾ اے وہ لوگو جن کو کتاب (یعنی تورات) دی گئی! ہم نے جو (قرآن) اتارا اس کو مان لو، جو (قرآن) تمھارے پاس پہلے سے موجود (تورات کتاب) کو سچا بتلاتا ہے اس (عذاب کے آنے) سے پہلے کہ ہم چہروں (کے نشانات) کو مٹا (کر سپاٹ کر) دیویں، پھر ہم ان (چہروں) کو ان کی پیٹھ کی طرف الٹ دیویں یا ہم ان پر لعنت کریں جیسا کہ ہم نے سنیچر والوں پر لعنت کی تھی ① اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے ﴿۴۷﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شرک کرنے کو معاف نہیں کرتے اور اس (شرک) سے کم درجے (کے صغیرہ یا کبیرہ گناہوں) کو جس کے لیے چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں ② اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے پکی بات ہے کہ اس نے بڑے گناہ کو انجام دیا ﴿۴۸﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاکیزہ بتاتے ہیں (خود کو پاکیزہ بتانے سے کچھ نہیں ہوتا)؛ بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے (اس کو) پاکیزہ کرتے ہیں اور ان پر ڈورے ③ کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا ﴿۴۹﴾

① سورۂ اعراف آیت ۱۶۳ میں واقعہ آرہا ہے ② شرک کو چھوڑ کر کامل توحید اپناوے، یہی شرک کی تلافی کی شکل ہے۔ ↩

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٠ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ع
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝٥١ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝٥٢ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ
نَقِيْرًا ۝٥٣ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝٥٤

تم دیکھو! یہ اللہ تعالیٰ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں؟ اور کھلا گناہ (یا کھلے مجرم) ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے① ﴿۵۰﴾

(اے نبی!) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (یعنی تورات) کا ایک (کافی) حصہ دیا گیا تھا (پھر بھی) وہ تو بت اور شیطان کو مانتے ہیں اور کافروں کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ: یہ (کفار) ایمان والوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں② ﴿۵۱﴾ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ جس پر لعنت کرتے ہیں تم ہرگز اس کے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں پاؤگے ﴿۵۲﴾ کیا ان (یہودیوں) کو (دنیوی) حکومت کا کچھ حصہ ملا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) پھر تو یہ لوگوں کو ذرہ برابر بھی کوئی چیز نہ دیتے ﴿۵۳﴾ یا وہ (یہودی دوسرے) لوگوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے③، پکی بات یہ ہے کہ ہم ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان والوں کو کتاب اور نبوت عطا کر چکے ہیں اور ہم نے ان کو بڑی حکومت دی تھی ﴿۵۴﴾

⊃ ③ کھجور کی گھٹلی کے درمیان کا ریشہ یا جھلی یا ایک دھاگا یا سوت کا تار کتنا باریک اور معمولی ہوتا ہے اتنا بھی ظلم نہیں ہوگا؛ یعنی ظلم ہوگا ہی نہیں۔ (اس صفحے کا حاشیہ:) ①وہ کافر ہے پھر بھی خود کو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول بتاتے ہیں، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ملتی ہیں اس کا مطلب یہ نکالتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کفر پسندیدہ ہے؛ حالاں کہ یہ بے بنیاد بات ہے، اللہ تعالیٰ نے کفر کو کبھی پسند نہیں فرمایا، دنیوی نعمت تو کافروں کے لیے استدراج ہے۔ ②جنگِ احد کے بعد کعب بن اشرف مکہ گیا تھا، اس موقع پر ابوسفیان نے اس سے پوچھا تھا کہ: ہمارا مذہب زیادہ اچھا ہے یا مسلمانوں کا؟ تو اس نے کہا تھا کہ تمھارا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے زیادہ بہتر ہے، اس واقعے کی طرف اشارہ ہے۔
③نبیِ کریم ﷺ کو نبوت اور حکومت ملی اس پر یہود حسد کرتے ہیں ان کے حسد سے کیا ہوگا؟

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝٥٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٥٦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ ع
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز
وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝٥٧ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ
بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝٥٨

سو ان (لوگوں) میں سے کچھ تو اس (اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب) پر ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اس (پر ایمان لانے) سے رکے رہیں اور جہنم کی بھڑکتی آگ (ان کو داخل کرنے کے لیے) کافی ہے ﴿۵۵﴾ یقینی بات ہے کہ جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے، جب جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان (کھالوں) کی جگہ دوسری کھال بدل دیں گے؛ تاکہ وہ (ہمیشہ) عذاب کا مزہ چکھتے رہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے ہی زبردست، بڑے ہی حکمت والے ہیں ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے اس (جنت) میں پاکیزہ[۱] بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو گھنے سایہ[۲] میں داخل کریں گے[۳] ﴿۵۷﴾ (اے مسلمانو! یاد رکھو) یقیناً اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم امانتوں کو اس (امانت) کے حق داروں کو پہنچاؤ، اور (اللہ تعالیٰ یہ بھی حکم دیتے ہیں کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو تم انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ تم کو اچھی بات ہی کی نصیحت کرتے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت سنتے ہیں، بہت دیکھتے ہیں ﴿۵۸﴾

---

(۱) یعنی ظاہری و باطنی گندگی سے پاک۔
(۲) اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ اور جنت کا ایسا سایہ جو کبھی ختم نہ ہوگا۔
(۳) اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنت میں روشنی تو ہوگی؛ مگر دھوپ کی تپش نہیں ہوگی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ ع
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا کہنا مانو اور تم رسول کا کہنا مانو اور تم میں سے اولوالامر ① کا بھی (کہنا مانو) پھر اگر تمھارے درمیان کسی چیز میں (آپس میں) اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ (کی کتاب) اور (اس کے) رسول (کی سنت) کی طرف لوٹایا کرو②، یہ (دنیا میں) اچھا طریقہ ہے اور (آخرت میں اس کا) انجام بھی بہتر ہے ﴿۵۹﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس (کتاب) پر جو تم پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو (کتاب) تم سے پہلے اتاری گئی (اور) وہ (اپنے آپسی مقدمات میں) فیصلہ شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں③؛ حالاں کہ پکی بات یہ ہے کہ اس کو نہ ماننے کا ان کو حکم دیا گیا اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ ان کو (صحیح راستے سے) گمراہ کر کے دور لے جا کر ڈال دیوے ﴿۶۰﴾ اور جب ان کو کہا جاتا کہ تم اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ ④ تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ تمھارے پاس آنے سے پوری طرح رک جاتے ہیں ﴿۶۱﴾

---

① اولوالامر: یعنی علما، فقہا جو رسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں، اسی طرح حکومت کے ذمے دار جو شریعت کے مطابق کوئی حکم اور فیصلہ کریں۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ اور رسول کے حوالے کر دو۔

③ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کسی کی بات مانی جائے یا جس کسی کی عبادت کی جائے وہ ''طاغوت'' ہے۔

④ تاکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کریں۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ
اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۝۶۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝۶۴ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵

پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوتا ہے جب ان کے ہاتھوں کے (پہلے کیے ہوئے) کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت (یعنی سزا اور ذلت) آ پڑتی ہے، پھر وہ (منافقین) تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف بھلائی اور میل ملاپ کرا دینا تھا ﴿۶۲﴾ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں①، سو تم ان کو نظر انداز کر دو② اور تم ان کو نصیحت کرو اور خود ان سے ان کے بارے میں ایسی بات کہو جو دل میں پہنچنے والی ہو③ ﴿۶۳﴾ اور ہم نے کسی بھی رسول کو اس لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے اور اگر یہ لوگ جب انھوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا④ اسی وقت تمھارے پاس آجاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی دعا کرتے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے پاتے ﴿۶۴﴾ سو تمھارے رب کی قسم! وہ لوگ⑤ اس وقت تک (اللہ تعالیٰ کے یہاں کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے آپس کے جھگڑوں میں تم سے فیصلہ نہ کروائیں، پھر تم جو فیصلہ کر دو اس کے متعلق اپنے دلوں میں کوئی گرانی محسوس نہ کریں اور پوری طرح (خوشی سے تمھارے فیصلے کو) مان لیویں ﴿۶۵﴾

---

① ان منافقوں کے زبان سے کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ان کو حقیقی مومن مت سمجھ لینا، حقیقت میں وہ سچے ایمان والے نہیں ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) ان کی پرواہ نہ کرو (تیسرا ترجمہ) آپ ان کی طرف سے دھیان ہٹا لو (چوتھا ترجمہ) ان سے کوئی تعارض نہ کرو۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ایسی بات کہو جو اثر انداز ہو۔ ④ یعنی گناہ کر کے خود ہی کا نقصان کیا تھا۔ ⑤ لا: کا مطلب ہے فلیس الامر کما زعم هؤلاء المنافقون۔ (یعنی بات ایسی نہیں ہے جیسا کہ ان منافقین کا گمان ہے)

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا
قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۟ۙ﴿۶۶﴾
وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ۟ۙ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۟﴿۷۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ ع ۱۱

اور اگر ہم ان (منافقوں) پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو① یا اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا، اور اگر جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل وہ کر لیتے تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہوتا اور (ایمان پر) زیادہ ثابت قدم رہنے کا ذریعہ بنتا② ﴿٦٦﴾ اور (جب وہ ایسا کرتے) تب تو ہم ان کو اپنی طرف سے بہت بڑا ثواب عطا کرتے ﴿٦٧﴾ اور ہم ان کو ضرور سیدھے راستے پر چلاتے ﴿٦٨﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول (محمد ﷺ) کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (کامل) انعام فرمایا ہے یعنی نبیوں اور صدقین اور شہداء اور نیک لوگ اور وہ سب (حضرات) بڑے اچھے ساتھی ہیں ﴿٦٩﴾ (ان اچھے لوگوں کے ساتھ ہونا) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور (لوگوں کے حالات سے) اللہ تعالیٰ کا واقف ہونا کافی ہیں③ ﴿٧٠﴾

اے ایمان والو! (دشمن سے مقابلے کے وقت) تم اپنے بچاؤ کا سامان لے لو، پھر (مقابلے کے لیے جیسا موقع ہو) الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو④ یا تم سب اکٹھے ہو کر کے نکلو ﴿٧١﴾

① یعنی خودکشی کرو۔
② (دوسرا ترجمہ) (ایمان) کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنتا۔
③ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کسی کو یہ فضل وکمال معاذ اللہ! بے خبری کے ساتھ نہیں دیتے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے حالات سے باخبر بھی ہے، اس کے مطابق عنایت ہوتی ہے ④ (دوسرا ترجمہ) چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ
مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ

اور یقیناً تم میں کوئی (منافق) ایسا بھی ضرور ہوگا جو (دشمن کے مقابلہ میں جانے سے) ضرور دیر لگائے گا ①سو اگر (جنگ میں) تم کو کوئی مصیبت آ گئی تو کہتا ہے: پکی بات ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام (یعنی فضل) کیا کہ میں ان کے ساتھ (لڑائی میں) حاضر نہ تھا ﴿۷۲﴾ اور اگر تم (جہاد کرنے والوں) پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضل آ گیا② تو وہ ضرور (یوں) کہے گا کہ: گویا تم میں اور اس کے بیچ میں کبھی کوئی دوستی کا تعلق نہیں تھا③ اے کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی مل جاتی④ ﴿۷۳﴾ سو وہ (مخلص مسلمان) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کریں جو دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ دیتے ہیں⑤ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرتا ہے پھر چاہے وہ قتل ہو جاوے یا (جیت کر) غالب آ جائے (ہر حال میں) ہم اس کو عنقریب بڑا ثواب عطا کریں گے ﴿۷۴﴾ (اے مسلمانو!) اور تمھارے پاس کیا عذر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور ان کمزور (یعنی بے بس) مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر تم نہ لڑو⑥ جو یوں (دعا مانگتے ہوئے) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو اس بستی سے نکال دیجیے جس (بستی) کے لوگ ظالم ہیں،

---

① یعنی بلا وجہ تاخیر کرے گا۔ ② یعنی فتح اور غنیمت۔ ③ یہ منافقین کی اپنی غرض کی بات ہے کہ خود کو مال نہیں مل رہا ہے اس پر افسوس کرے؛ اس لیے کہ جب انسان کو کسی سے محبت اور تعلق ہوتا ہے تو اس کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھ کر اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہے، یہاں مسلمانوں کی کامیابی پر خوشی کی تو کوئی بات ہی نہیں کہی؛ بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنی غرض فوت ہوگئی اس پر افسوس کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ④ یعنی مجھے بھی بہت سارا غنیمت کا مال مل جاتا۔ ⑤ یعنی جو مسلمان دنیوی زندگی کے بدلے آخرت کو لے رہے ہیں (یعنی فانی دنیا کو چھوڑ چکے ہیں)۔ ⑥ تاکہ وہ ظالموں کے ظلم سے نجات حاصل کر سکیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا یہ قتال کا مقصد ہے، اسی طرح مظلوموں کو ظلم سے نجات دلانا یہ بھی قتال کا ایک مستقل مقصد ہے۔

وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا
اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ ع
كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ
عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

اور آپ ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمایت کرنے والا مقرر کر دیجیے اور آپ ہی ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مدد کرنے والا بھیج دیجیے ﴿۷۵﴾ جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں اور جو کافر لوگ ہیں وہ شیطان کے راستے میں قتال کرتے ہیں، سو (اے مسلمانو!) تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو، یقیناً شیطان کی چال کمزور ہے ﴿۷۶﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کہا گیا تھا① کہ تم (ابھی جنگ سے) اپنے ہاتھ روک کر رکھو اور تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیتے رہو، سو جب ان پر (مدنی زندگی میں) جنگ کرنا فرض ہوا تب ان میں سے ایک جماعت لوگوں (یعنی کافروں) سے ایسے ڈرنے لگی جیسے کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے؛ بلکہ اس (اللہ کے ڈر) سے بھی زیادہ ڈرنے لگے اور وہ (یوں) کہنے لگے: اے ہمارے رب! (ابھی) ہمارے اوپر جہاد کرنا آپ نے کیوں فرض کیا؟ تھوڑی سی مدت تک کے لیے آپ نے ہم کو مہلت کیوں نہیں دی②؟ تم (جواب میں) کہو کہ: دنیا کا سامان③ بہت تھوڑا ہے اور تقویٰ والے کے لیے آخرت بہتر ہے اور تم پر تاگے کے برابر (یعنی معمولی) ظلم (بھی) نہیں کیا جائے گا ﴿۷۷﴾

---

① مکی زندگی میں جب جنگ کی اجازت نہیں تھی تب۔ ② ایسا وسوسہ ان کے دل میں پیدا ہوا تھا جس کو ''قول'' سے تعبیر کیا گیا ہے اور وسوسہ کا آنا کوئی معصیت نہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ صحابہ مکہ میں تھے تو کافروں کے ظلم کی وجہ سے تنگ آ کر جہاد کی تمنا کر رہے تھے، مدینہ پہنچ کر کچھ عافیت معلوم ہوئی اور جہاد کا حکم آیا تو اس وقت زبان سے یہ بات نکلی کہ ''اگر اس وقت جہاد کا حکم نہ ہوتا تو بہتر تھا''۔ بعض حضرات کہتے ہیں: یہ منافقین کی بات ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) دنیا کا فائدہ۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ
اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ
لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ
تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ؕ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ
بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ

تم جہاں بھی رہو گے (ایک وقت پر) موت (آ کر) تم کو (وہیں) پکڑ لے گی، چاہے تم مضبوط قلعے میں (حفاظت سے) رہو اور اگر ان (منافقین) کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ: یہ تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے آئی ① اور اگر ان (منافقوں) کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ: یہ تمھاری (ناکام تدبیر کی) وجہ سے آئی ہے (اے نبی! جواب میں) تم کہہ دو: ہر ایک (اچھائی یا برائی) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہی آئی ہے، آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ کوئی بات سمجھنے کے نزدیک بھی نہیں آتے؟ ﴿۷۸﴾ (اے انسان!) جو بھلائی بھی تجھ کو پہنچی سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے) اور جو برائی تجھ کو پہنچی سو وہ تمھاری اپنی خطا کے سبب سے ہے (اے محمد!) اور ہم نے تم کو سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور (آپ رسول ہیں اس بات پر) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے ﴿۷۹﴾ جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے تو پکی بات ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے بھی (اطاعت سے) منہ پھرا لیا تو ہم نے تم کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ﴿۸۰﴾ اور وہ (منافقین تمھارے سامنے تو) کہتے ہیں کہ: ہمارا کام تو (آپ کی) اطاعت کرنا ہے، پھر جب وہ تمھارے پاس سے (نکل کر) باہر جاتے ہیں تو ان (منافقین) میں سے ایک جماعت کے لوگ (تم سے) جو بات کہتے ہیں اس کے خلاف رات کے وقت (خفیہ) مشورہ کرتے ہیں،

---

① مسلمانوں نے کوئی مضبوط تدبیر نہیں کی تھی۔ اتفاقی چیز سمجھتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا
يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا
جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ
مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾

اور رات کے وقت جو مشورہ وہ کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو لکھ رکھتے ہیں ①سو تم ان کو نظر انداز کر دو ② اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہے ﴿۸۱﴾ کیا بھلا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اور اگر وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلافات (یعنی تفاوت) پاتے ﴿۸۲﴾ اور جب ان (منافقین) کے پاس کوئی (نئی) خبر امن کی یا ڈر کی پہنچتی ہے تو (تحقیق کیے بغیر) اس کو پھیلانا شروع کر دیتے ہیں③ اور اگر وہ اس (خبر) کو (پھیلانے سے پہلے) رسول اور اپنے ذمے داروں تک لے جاتے④ تو جو لوگ ان میں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں وہ اس کی پوری حقیقت معلوم کرتے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تھوڑے لوگوں کے سوا (باقی) تم سب شیطان کی اتباع کرنے (یعنی بات ماننے) میں لگ جاتے ﴿۸۳﴾ سو (اے نبی!) اللہ تعالیٰ کے راستے میں تم (دشمنوں سے) قتال کرو، تم صرف اپنی ذات ہی کے ذمے دار ہو اور مومنوں کو (جہاد کے لیے) ترغیب دیتے رہو، اللہ تعالیٰ سے (یقینی) امید ہے کہ وہ کافروں کی لڑائی (کے زور) کو روک دیویں اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سب سے بڑی ہے اور (اللہ تعالیٰ کی) سزا بڑی سخت ہے ﴿۸۴﴾

---

① اللہ تعالیٰ ان کے خفیہ مشوروں کو ملائکہ کے ذریعہ لکھواتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کی طرف دھیان نہ دو۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس کو مشہور کر دیتے ہیں (تیسرا ترجمہ) ہر ایک سے کہتے پھرتے ہیں۔ ④ ذمے دار سے مراد: [۱] علماء، فقہاء۔ [۲] حکومت والے۔ [۳] کسی معاملہ کے ذمے دار اور اکابرین جو صحیح بات کی سمجھ اور خبر رکھتے ہیں۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ
لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا
بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

جوشخص بھی اچھی سفارش کرتا ہے① تو اس (سفارش کرنے والے) کوبھی اس میں سے ایک حصہ (ثواب کا) ملے گا اور جوشخص بری سفارش کرتا ہے تو اس (سفارش کرنے والے) کو اس (برائی) کا ایک حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۸۵﴾ اور جب تم کو کوئی سلامتی کی دعا دے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا (کم سے کم) ان ہی الفاظ میں اس (سلام) کا جواب لوٹا دو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب کرنے والے ہیں ﴿۸۶﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جن کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قیامت کے دن ضرور جمع کریں گے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے؟ ﴿۸۷﴾

---

① اچھی سفارش:

[۱] جس کا مقصد کسی کا حق پورا دلوانا ہو۔

[۲] جائز نفع پہنچانا ہو۔

[۳] نقصان سے بچانا ہو۔

[۴] رشوت نہ لی جائے۔

[۵] ناجائز کام میں نہ ہو۔

[۶] محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔

[۷] جس ثابت شدہ جرم کی سزا قرآن وحدیث میں آئی ہے اس میں نہ ہو۔

[۸] مسلمان کی حاجت روائی کی دعا کرنا یہ بھی اچھی سفارش ہے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

پھر تم (مسلمانوں) کو کیا ہو گیا کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ①؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (منافقوں) کے (برے) کاموں کی وجہ سے ان کو (ظاہری کفر کی طرف) الٹا پھرا دیا ہے ② کیا تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ ایسے شخص کو تم ہدایت پر لے آؤ جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں تو تم ہرگز اس کے لیے کوئی (ایمان کا) راستہ نہیں پاؤ گے ﴿۸۸﴾

① یعنی قدرت کے باوجود دار الاسلام کو چھوڑ دینا یہ عملی ارتداد ہے جس سے نفاق ظاہر ہو ہی گیا؛ اس لیے ان کے بارے میں دو رائے نہ ہو۔

نوٹ: (۱) بعض لوگ ایسے تھے جو ظاہر میں ایمان نہیں لائے اور دل میں تو ایمان تھا ہی نہیں؛ لیکن مسلمانوں سے اور نبی کریم ﷺ سے ملاقات کرتے رہتے تھے اور محبت بھی دکھلاتے تھے؛ لیکن ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر مسلمان ہماری قوم پر حملہ کریں تو ہمارے تعلق کی وجہ سے ہماری اور ہمارے گھر والوں کی حفاظت ہو، ان کی اس غلط نیت کا جب پتہ چل گیا تو دو رائے ہو گئیں، بعض حضرات کا یہ کہنا تھا کہ ان سے تعلق بالکل ختم کر دیا جائے؛ تا کہ وہ ہم سے جدا ہو جائیں اور بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ ان سے تعلق باقی رکھو کہ اس تعلق کی برکت سے وہ لوگ ایمان کو قبول کر لیویں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتلا دیا کہ تم سب آپس میں ایک رائے ہو کر ان کے بارے میں کارروائی کرو جو آگے والی آیت میں ذکر کی گئی ہے۔

نوٹ: (۲) عرب کے کچھ مشرکین مکہ سے مدینہ آئے اور ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہیں، ہجرت کر کے آئے ہیں؛ حالاں کہ انھوں نے دل سے ایمان قبول نہیں کیا تھا، منافقین کی طرح تھے، پھر نبی ﷺ کے سامنے بہانہ کیا کہ مدینہ کی ہواء موافق نہیں آرہی ہے یا ہم تجارت کا سامان لینے مکہ جا رہے ہیں، اس طرح کی باتیں کر کے مدینہ سے مکہ گئے، پھر وہیں رہ گئے، مدینہ واپس نہیں آئے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے چھپے ہوئے کفر کو ظاہر فرما دیا تو مخلص صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض حضرات نے ان کی حقیقت کے پیشِ نظر ان کو کافر ہی سمجھا اور کافروں والا سلوک ان کے ساتھ کیا جائے یہ ان کی رائے تھی، ان کی بڑی دلیل یہ تھی کہ ان کا دار الاسلام مدینہ چھوڑ کر دار الکفر مکہ چلا جانا اور وہیں رہ جانا کافر ہو جانے کی نشانی ہے اور دوسرے صحابہ حسنِ ظن کی وجہ سے ان کو مسلمان جیسا سمجھتے رہے؛ لیکن جب وہ مکہ واپس چلے گئے تو اب ان کے بارے میں کسی طرح کا اختلاف رائے نہ ہونا چاہیے؛ چوں کہ اس وقت مکہ سے مدینہ ہجرت لازمی تھی اور قدرت کے باوجود ہجرت نہ کرے تو اس کو مسلمان قرار نہیں دیں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کو اوندھا کر دیا ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى
يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠
وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

وہ (منافق) تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ (خود) کافر ہو گئے ہیں تم بھی کافر بن جاؤ؛ تا کہ (وہ منافق اور) تم (مسلمان) سب (کفر میں) برابر ہو جاؤ①؛ لہٰذا (اے مسلمانو!) تم ان میں سے کسی کو (اس وقت تک) اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں②، پھر اگر وہ (منافقین اسلام و ہجرت کو) قبول نہ کریں تو جس جگہ بھی تم ان (منافقوں) کو پاؤ ان کو پکڑو اور ان کو قتل کر دو اور تم ان (منافقوں) میں سے کسی کو نہ (اپنا) دوست بناؤ اور نہ مددگار ﴿٨٩﴾ مگر جو (منافق) لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے کہ تمھارے اور ان کے درمیان (کوئی صلح کا) معاہدہ ہوا ہے، یا وہ لوگ تمھارے پاس ایسی حالت میں آئیں کہ تمھارے خلاف جنگ کرنے سے یا اپنی قوم کے خلاف جنگ کرنے سے ان کے دل تنگ ہوں③ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ان کو تم پر مسلط کر دیتے④، تب وہ تم سے ضرور لڑنے لگ جاتے، سو اگر وہ تم سے (صلح کر کے) دور رہے پھر تم سے جنگ نہ کریں اور تمھارے ساتھ مصالحانہ رویہ رکھے⑤ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے خلاف تم کو کسی بھی کارروائی کا حق نہیں دیا⑥ ﴿٩٠﴾

① اسی کو ہمارے ملک کی اصطلاح میں یونیفارم سول کوڈ کہتے ہے۔ ایمانیات کے بجائے کفریات اپنا لینا۔
② اس لیے کہ اس زمانے میں دل سے مسلمان بن کر مدینہ منورہ کی ہجرت کرنا اپنے اسلام کو ظاہر میں ثابت کرنے کے لیے ضروری تھا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کبیدہ خاطر ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ان کو تم پر زور دے دیتے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) تم پر صلح پیش کرے۔ ⑥ یعنی ایسے غیر جانب دار لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کو بھی صلح سے رہنا چاہیے اور مسلمانوں کی ہیبت کا ان کے دل میں آ جانا اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر ان کو پکڑنے اور قتل کرنے سے بچنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ اگر کوئی کافر ہمارے ساتھ صلح و شانتی کو آگے بڑھانا چاہے تو پھر ہر حالت میں ان سے جنگ نہ کرنا چاہیے۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ
اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا ع
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ

(ان منافقین میں سے) کچھ دوسرے لوگ تم کو ایسے ملیں گے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم (مسلمان) سے (بھی) امن میں رہیں① اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (مگر ان کی حالت یہ ہے کہ) جب کبھی ان کو کسی شرارت (فتنہ وفساد) کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس میں (جا کر) وہ اوندھے گرتے ہیں②، سو اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) جدا نہ ہوں③ اور تم سے مصالحانہ رویہ نہ رکھیں اور اپنے ہاتھوں کو (مسلمانوں کے ساتھ لڑائی سے) نہ روکیں تو جہاں بھی تم ان کو پاؤ، تو ان کو پکڑو اور ان کو قتل کر دو اور ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ہم نے تم کو کھلی سند دے دی ہے ﴿۹۱﴾

اور کسی ایمان والے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایمان والے کو (ناحق) قتل کر دیوے؛ مگر یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جاوے اور جو شخص کسی ایمان والے کو غلطی سے قتل کر دیوے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک ایمان والے غلام یا باندی کو آزاد کر دیوے اور دیت اس (مقتول) کے وارثوں کو پہنچا دیوے؛ مگر یہ کہ وہ (مقتول کے ورثاء دیت کو) معاف کر دیویں، سو اگر وہ (مقتول)④ تمھاری دشمن قوم سے ہے⑤؛ حالاں کہ وہ (قاتل) خود ایمان والا ہے تو ایک مسلمان غلام یا باندی کو آزاد کرنا ضروری ہے⑥

①یعنی لڑائی سے بے خطر رہے، بے خوف رہے۔ ②یعنی ان کو مسلمانوں سے لڑنے کے لیے کہا جاتا ہے تو لڑنے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ ③یعنی جنگ نہ چھوڑیں۔ ④یعنی جس کو غلطی سے قتل کیا گیا ہے۔
⑤یعنی دار الحرب کا رہنے والا کافر ہو اور کسی وجہ سے یہاں رہتا ہو۔ ⑥یعنی دیت کی رقم نہیں دینی پڑے گی۔

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ

اور اگر وہ (مقتول) کوئی ایسی قوم سے ہو کہ (جو مسلمان نہیں ہے اور) تمھارے اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ ہے① تو بھی اس (مقتول) کے گھر والوں (یعنی وارثوں) کو دیت سونپ دینا ضروری ہے اور ایک ایمان والے غلام یا باندی کو آزاد بھی کر دینا ہے، سو جس شخص کو (غلام یا باندی) نہ ملے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھنا ہے، یہ توبہ کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۹۲﴾ اور جو شخص کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا② اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر لیا ہے ﴿۹۳﴾ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر (کیا) کرو تو (ہر کام میں) پوری تحقیق کر لیا کرو اور جو شخص تم کو سلام کرے③ تو اس کو ایسا مت کہو کہ: ''تو مومن نہیں ہے'' تم (صرف) دنیوی زندگی کا سامان (یعنی غنیمت) حاصل کرنا چاہتے ہو،

---

① یعنی ذمی تھا یا مستأمن تھا یا اس کو قوم کے ساتھ کوئی صلح ہوئی تھی۔ نوٹ: غیر مسلموں کی جان کی حفاظت کا بھی اسلامی قانون کتنا اچھا ہے۔ ② کسی مسلمان کو حلال سمجھ کر ناحق جان بوجھ کر قتل کر دیوے تو وہ آدمی مرتد ہو جاتا ہے اور اس کی سزا دائمی جہنم ہے اور حلال نہ سمجھے اور جان بوجھ کر قتل کرے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کا حق دار ہے، باقی یہ ہے کہ ایمان کی برکت سے دیر سے صحیح اللہ تعالیٰ معاف فرما دیویں ایسی امید ہے یا خلود سے مراد: لمبی مدت جہنم میں رہنا ہے۔
③ سلام کا دوسرا مطلب ہے تمھاری اطاعت قبول کر لیوے۔
(نوٹ) یہاں ''سلام'' سے مراد جو ایمان کے اظہار کے طور پر ہو، ورنہ آج کل بہت سے مسلمان غیر مسلموں سے دوستیاں کرتے ہیں اور وہ غیر مسلم کفر پر رہتے ہوئے دوستی میں مسلمان کو سلام کرے وہ سلام علامتِ ایمان نہیں ہے، جیسے کہ ووٹ لینے آنے والے سلام کرتے ہیں۔ بس جو آدمی خود کو ظاہر میں مسلمان بتاوے اور اس کے لیے سلام کرے یہ کافی ہے۔

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي
الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ
الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ ع
كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ

سو اللہ تعالیٰ کے پاس تو بہت ساری غنیمت ہے (آخر) تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا؛ لہٰذا (اب) تم اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، یقینی بات ہے کہ جو کام تم لوگ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۹۴﴾ جن ایمان والوں کو کوئی (شرعی) معذوری نہ ہو اور وہ بیٹھے رہیں وہ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، جو لوگ اپنے مال اور اپنی جان سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) جہاد کرتے ہیں ان کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجے کے اعتبار سے فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا (یعنی جنت کا) وعدہ کیا ہے اور (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑے ثواب میں فضیلت دی ہے ﴿۹۵﴾ (وہ عظیم اجر) اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے درجات اور مغفرت اور رحمت ہوگی اور اللہ تعالیٰ تو بہت ہی معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۶﴾

یقیناً جنھوں نے (مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا① (اور اسی حالت میں) فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو وہ (فرشتے) کہتے ہیں: تم (دنیا میں) کس حالت میں تھے؟ تو وہ (ہجرت نہ کرنے والے جواب میں) کہتے ہیں کہ: ہم زمین میں بے بس تھے،

① یعنی ہجرت چھوڑ کر خود کو گنہگار کر رکھا تھا۔

قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا
وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ
وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ ع
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

تو وہ (فرشتے) کہتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں تھی؟ سو تم ہجرت کر کے وہاں چلے جاتے، لہٰذا ایسے ہی لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ (جہنم) بہت ہی برا انجام ہے① ﴿۹۷﴾ مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے (واقعی) بے بس (یعنی کمزور) تھے② جو (ہجرت کی) کوئی تدبیر نہیں کر سکتے تھے اور (نکلنے کا) کوئی راستہ بھی نہیں جانتے تھے ﴿۹۸﴾ تو پوری امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، بڑے بخشنے والے ہیں ﴿۹۹﴾ اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرتا ہے تو اس کو زمین میں بڑی جگہ اور وسعت ملے گی③ اور جو شخص بھی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے گا، پھر موت نے آ کر اس کو پکڑ لیا تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۰﴾

اور جب تم زمین میں سفر میں نکلو اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو پریشان کریں گے تو تم کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نماز میں قصر کر لیا کرو،

---

① (دوسرا ترجمہ) اور وہ پہنچنے کی بہت بری جگہ ہے۔ ② یعنی جن میں ہجرت کرنے کی طاقت نہیں تھی۔
③ ہجرت کی برکت سے گناہوں کی معافی، حلال روزی، عمدہ وسیع مکان، مخالفین پر دینی غلبہ، عزت اور شرافت ملے گی اور دین کی اشاعت کا موقع بھی ملے گا۔

اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ
فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ
وَّرَآىِٕكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ
وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴿۱۰۲﴾

یقینی بات ہے کہ کافر لوگ تو تمھارے کھلے ہوئے دشمن ہیں①﴿۱۰۱﴾اور (اے نبی!) جب (دشمن سے مقابلے کے وقت) تم ان (مسلمانوں) کے درمیان میں موجود ہوں، پھر تم ان کو نماز پڑھانے کھڑے ہوں②تو چاہیے کہ ان (مسلمانوں) کی ایک جماعت تمھارے ساتھ (نماز پڑھنے) کھڑی ہوجائے اور وہ لوگ اپنے ہتھیار (اپنے ساتھ) لے لیویں، پھر جب وہ لوگ③سجدہ کر چکیں تو ان کو چاہیے کہ وہ تمھارے پیچھے چلے جائیں④اور دوسری جماعت جس نے (ابھی تک) نماز نہیں پڑھی وہ (آگے امام کے پیچھے) آجاویں، سو وہ تمھارے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ (دوسری جماعت کے) لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار (ساتھ) لے لیویں⑤(کیوں کہ) کافر لوگ تو یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیار اور اپنے سامان سے غافل ہوجاؤ تو وہ تم پر ایک دم حملہ کر دیویں اور اگر بارش کی وجہ سے تم کو تکلیف ہووے یا تم بیمار ہوؤ تو اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہتھیار (اتار کر) رکھ دو اور (اس وقت بھی) تم (صرف) اپنے بچاؤ (حفاظت) کا سامان (ساتھ) لے لو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے﴿۱۰۲﴾

---

①عام طور پر دشمنوں کی طرف سے سفر میں خطرہ لگا رہتا ہے، ورنہ خطرہ نہ ہو تب بھی شرعی مقدار والے سفر میں نماز قصر کرنی ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) تم ان (ساتھیوں) کو نماز پڑھاؤ۔ ③یعنی شروع سے امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے۔

④(دوسرا ترجمہ) تمھارے پاس سے پیچھے ہٹ جاویں۔ ⑤اس کو صلوۃ الخوف کہا جاتا ہے، حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک صلوۃ الخوف پڑھی جاسکتی ہے، اور جس طرح انسان کے خوف سے یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے اسی طرح شیر، اژدہا یا اس طرح کے سنگین حالات کے موقع پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ (باقی اگلے صفحہ)

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي
ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
ع مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ
النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾

پھر جب تم لوگ نماز پوری کر چکو تو کھڑے ہونے کی حالت میں (بھی) اور بیٹھنے کی حالت میں (بھی) اور اپنی کروٹ پر لیٹے لیٹے (بھی؛ یعنی ہر حالت میں) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو① پھر جب (دشمن کے حملے سے) تم کو اطمینان ہو جاوے تو (قاعدے کے مطابق) تم نماز قائم کرو، یقینی بات ہے کہ نماز معین وقت (کی پابندی) کے ساتھ ایمان والوں پر فرض ہے② ﴿۱۰۳﴾ اور تم (دشمن) قوم کا پیچھا کرنے سے ہمت مت ہارو، اگر تم (مسلمانوں) کو (زخموں سے) تکلیف پہنچی ہو تو یقیناً ان (کافروں) کو بھی تمھاری جیسی ہی (زخموں کی) تکلیف پہنچی ہے اور تم (مسلمانوں) کو اللہ تعالیٰ سے اس (ثواب) کی امید ہے جو ان (کافروں) کو نہیں ہے اور اللہ تو سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰۴﴾

یقیناً ہم نے تمھاری طرف سچی کتاب (یعنی قرآن) اتاری ہے؛ تاکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جو (طریقہ) سمجھا دیا اس کے مطابق تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور تم خیانت کرنے والوں کی طرف داری کرنے والے نہ بنو ﴿۱۰۵﴾ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ بخشنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۶﴾

⊃ یہ خاص کر کے اس وقت ہے جب کہ تمام حضرات ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے اصرار کرے اور سب کے ایک ساتھ نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے سنگین خطرات ہو، اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(اس صفحہ کا حاشیہ:)

① یہ ذکر کی اہمیت کی طرف اشارہ کہ جنگ جہاں جان کا خطرہ ہوتا ہے پھر بھی دورانِ جنگ اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے اور شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) یقیناً معین (مقرر) وقتوں میں ایمان والوں پر نماز فرض ہے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۙ﴿۱۰۷﴾

اور جو لوگ اپنے بارے میں خیانت کرتے ہیں① ان لوگوں کی طرف سے (کسی بھی معاملے میں) تم وکیل مت بنو② یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے جو بڑا خیانت کرنے والا، گنہگار ہو③ ﴿۱۰۷﴾

①(دوسرا ترجمہ) جو لوگ اپنے دلوں میں دغا رکھتے ہیں۔②(دوسرا ترجمہ) آپ جواب مت دینا۔

③ چھوٹی خیانت کو بھی اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے؛ لیکن یہ آیت جس کے بارے میں نازل ہوئی وہ بشیر نام کا آدمی بڑا خیانت کرنے والا تھا، اس کی طرف اشارہ کرنے کے لیے یہ مبالغہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چھوٹی بڑی کسی طرح خیانت دین میں پسندیدہ نہیں ہے۔

ان آیات میں جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: حضرت رفاعہؓ نے گیہوں کا آٹا خرید کر ایک بوری میں رکھا ہوا تھا، ایک شخص جو حقیقت میں منافق تھا جس کا نام طعمہ یا بشیر ابن ابیرق بتلایا جاتا ہے اس کو جب پتہ چلا تو اس نے نقب لگا کر آٹا اور ہتھیار کی چوری کر لی، اور خود پر الزام نہ آوے اس لیے ایک یہودی کے یہاں چپکے سے رکھ دیا، طعمہ نے ہوشیاری یہ بھی کی کہ آٹے کی بوری کو تھوڑا سا پھاڑ لیا جس کی وجہ سے حضرت رفاعہؓ کے مکان سے یہودی کے مکان تک آٹا گرتا ہوا چلا گیا اور آٹے کے آثار رہ گئے، بعد میں جب تحقیق ہوئی تو شہرت ہوگئی کہ یہ آٹا اور اسلحہ تو چوری کا ہے، یہودی نے قسم کھالی کہ یہ سب چیزیں طعمہ نے میرے پاس رکھی تھیں۔

حضرت رفاعہ اور ان کے بھتیجے حضرت قتادہ ابن نعمانؓ کو مختلف قرائن سے غالب گمان ہوگیا تھا کہ یہ چوری طعمہ ہی نے کی ہے۔ حضرت قتادہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چوری کا واقعہ سنایا اور طعمہ کے متعلق غالب گمان کا تذکرہ کیا۔

طعمہ کو خبر ہوئی تو اس نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت رفاعہؓ اور حضرت قتادہؓ کی شکایت کی کہ ان کے پاس کوئی شرعی ثبوت نہیں ہے پھر بھی وہ میرے اوپر چوری کا الزام لگا رہے ہیں؛ حالاں کہ چوری کا مال یہودی کے گھر سے نکلا ہے اور درخواست کی کہ نبیٔ کرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں حضرات کو طعمہ کے نام تہمت لگانے سے روکے اور یہودی کے خلاف دعویٰ دائر کرے۔

ظاہری حالات اور آثار سے خود حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رجحان یہ ہوا کہ یہ چوری یہودی نے کی ہے اور ارادہ یہ فرمایا کہ: یہودی پر چوری کی سزا جاری کرے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے الخ۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد قرآنِ کریم میں پورا رکوع نازل کیا گیا جس میں یہ واضح کیا گیا کہ طعمہ ہی نے چوری کی ہے اور یہودی بری ہے، طعمہ مدینہ سے مکہ بھاگ گیا، اب تک منافق تھا اب پکا کافر ہوگیا، مکہ میں بھی کسی کی دیوار میں نقب لگانے گیا، دیوار گر گئی اور دب کر مر گیا۔

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ
وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ
ع ١٦ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾

(ان لوگوں کی عادت یہ ہے کہ) وہ (عام) لوگوں سے تو شرماتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتے؛ حالاں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس وقت بھی ان کے پاس ہوتے ہیں جب وہ رات کو ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جو بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ①اور وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے ﴿١٠٨﴾ ہاں! تمھاری اتنی ہی طاقت ہے کہ تم ان (خیانت کرنے والوں) کی طرف سے دنیوی زندگی میں جھگڑ رہے ہو ②، پھر قیامت کے دن کون ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کو جواب دے گا؟ یا کون شخص ان (خیانت کرنے والوں) کا وکیل بنے گا؟ ﴿١٠٩﴾ اور جو شخص کوئی برائی کا کام کرتا ہے یا اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے پاوے گا ﴿١١٠﴾ اور جو شخص بھی کوئی گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ اپنے گناہ سے خود ہی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، حکمت کے مالک ہیں ﴿١١١﴾ اور جو شخص غلطی (یعنی چھوٹا گناہ کرتا ہے) یا (بڑا) گناہ کرتا ہے، پھر اس (گناہ) کا الزام کسی بے گناہ پر لگا دیوے تو پکی بات یہ ہے کہ وہ بڑا بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے (سر کے) اوپر اٹھاتا ہے ﴿١١٢﴾

① (دوسرا ترجمہ) جب وہ رات کو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) خیانت کرنے والوں کی طرف سے دنیوی زندگی میں جواب دے دیا (دنیا میں تو اس کو بچانے کے لیے تم نے غلط طرف داری کر لی، آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کو کون بچا سکے گا؟ اللہ تعالیٰ کے سامنے کون اس کی طرف داری کر سکے گا؟)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ
اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنْ
نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ
جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ ع

الثلثة

اور (اے نبی!) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو ان (دشمنوں) میں سے ایک جماعت نے تم کو غلطی میں ڈالنے کا پکا ارادہ کرلیا تھا اور (حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ خود اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرسکتے① اور وہ آپ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری اور آپ کو ایسی بات سکھلائی جس کو آپ (اب تک) نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا فضل (ہمیشہ) آپ پر بہت بڑا ہے ﴿۱۱۳﴾ ان لوگوں کے بہت سارے خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں ہوتی؛ مگر یہ کہ جو شخص صدقہ کرنے کا یا نیک کام کرنے کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیوے② اور جو شخص یہ کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے تو ہم اس کو عنقریب بڑا ثواب دیں گے③ ﴿۱۱۴﴾ اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت کے ظاہر ہوجانے کے بعد (بھی) رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے (دینی) راستے کے سوا کوئی اور راستے پر چلے تو ہم اس کو اسی کے حوالے کردیں گے جو راہ اس نے اختیار کی ہے④ اور ہم اس کو (آخرت میں) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانہ ہے ﴿۱۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور وہ اپنے آپ ہی کو گمراہ کرتے ہیں۔ ② یعنی ترغیب دیوے۔
③ خفیہ مشوروں کے لیے بنیادی ضابطہ اس آیت میں ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) تو ہم اس کو (دنیا میں) جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا
مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ
وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کسی کو شریک بنانے کو معاف نہیں کرتے اور اس (شرک) سے کم درجے کے گناہ (یعنی صغیرہ یا کبیرہ) جس کے لیے چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے سو پکی بات ہے کہ وہ (سیدھے راستے سے) گمراہ ہو کر بہت دور جا کر گرتا ہے ﴿۱۱۶﴾ وہ (مشرکین) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں (جیسی چیزوں ہی) کو پکارتے ہیں اور وہ (مشرک) لوگ جس کو پکارتے ہیں وہ سرکش شیطان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہیں ﴿۱۱۷﴾ اللہ تعالیٰ نے جس (شیطان) پر لعنت کی ہے اور اس (شیطان) نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا: میں تیرے بندوں میں سے (میری اطاعت کا) مقرر کیا ہوا حصہ ضرور لے کر ہی رہوں گا① ﴿۱۱۸﴾ اور میں ان کو (سیدھے راستے سے) ضرور گمراہ کروں گا اور میں ان کو یقیناً (بے بنیاد) امیدیں دلاؤں گا اور میں ان کو ضرور (برے کام) سکھلاؤں گا تو وہ (بتوں کے نام پر) چوپایوں کے کان چیر ڈالیں گے② اور میں ان کو ضرور سکھلاؤں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کر ہی ڈالیں گے③ اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو پکی بات ہے کہ وہ کھلے نقصان میں پڑ گیا ﴿۱۱۹﴾

---

① یعنی انسانوں کے ایک بڑے حصے کو گمراہ کر کے شیطان اپنے ساتھ آگ میں لے جاوے گا، اسی طرح انسان کے کمائے ہوئے مال کا ایک حصہ شیطان گناہ میں خرچ کرواتا ہے۔

② جاہلیت کے دور میں جانوروں کے کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔

③ مراد اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑ دیں گے جیسے ڈاڑھی منڈانا یا شرعی مقدار سے کم کتروانا وغیرہ۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ
وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۖ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾
لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۖ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾

وہ (شیطان) ان سے (جھوٹے) وعدے کرتا ہے اور ان کو (بے بنیاد) آرزوؤں میں لگاتا ہے اور
شیطان ان سے جو وعدہ کرتا ہے وہ تو دھوکا ہی ہے ﴿۱۲۰﴾ ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ اس سے
بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں پاویں گے ﴿۱۲۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم
ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش
رہیں گے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بات میں زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے؟ ﴿۱۲۲﴾
(اے مسلمانو!) نہ تو تمھاری تمنائیں (جنت میں لے جانے کے لیے) کافی ہیں اور نہ تو اہلِ کتاب کی
تمنائیں (جنت میں لے جانے کے لیے کافی ہیں؛ بلکہ بات یہ ہے کہ) جو شخص بھی کوئی برائی کرے گا
اس کو اس کی سزا ملے گی اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نہ کوئی حمایتی اس کو ملے گا اور نہ کوئی مدد کرنے والا (اس کو
ملے گا) ﴿۱۲۳﴾ اور جو شخص بھی نیک کام کرتا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو، شرط یہ ہے کہ وہ ایمان
والا ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور تل کے برابر (بھی) ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۲۴﴾
اور اس شخص سے زیادہ اچھا دین (یعنی طریقہ) کس کا ہو سکتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے اپنے
چہرے کو جھکا لیا ہو ① اور وہ نیکی کی عادت رکھتا ہو ② اور ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر چلتا ہو جو بالکل
سیدھے راستے پر تھے اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (اپنا خالص) دوست بنا لیا تھا ﴿۱۲۵﴾

---

① یعنی اللہ کا پورا فرماں بردار ہو۔ ② یعنی وہ نیک کاموں میں لگا ہوا ہو (محسن: کا ایک مطلب اخلاص سے عبادت کرنا ہے)۔

ع ۱۲ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾
وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ (مخلوقات) ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے ①﴿۱۲۶﴾

اور وہ لوگ تم سے عورتوں (کی میراث اور نکاح کی مہر) کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں تو تم (جواب میں یہ) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ان (عورتوں) کے بارے میں تم کو شرعی حکم بتلاتے ہیں اور کتاب (یعنی قرآن) میں جو آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ بھی ان یتیم لڑکیوں کے متعلق (شرعی حکم بتلاتی) ہیں، جن (یتیم لڑکیوں) کو تم ان کا مقرر کیا ہوا (میراث اور مہر کا) حق نہیں دیتے اور ان سے تم نکاح کرنا بھی چاہتے ہو② اور (قرآن کی آیتیں) کمزور بچوں کے بارے میں بھی (تم کو شرعی حکم بتاتی) ہیں اور یہ (بھی شرعی حکم ہے) کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف قائم کرو اور جو بھی بھلائی کا کام تم کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا علم ہے③﴿۱۲۷﴾ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی (یعنی لڑائی)④ یا بے رغبتی⑤ کا ڈر ہو،

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو اپنے قابو میں لے لیا ہے۔
② تا کہ یتیم لڑکیوں کا مال کسی دوسرے کے گھر میں نہ چلا جاوے اور تمھارے پاس ہی رہے۔
(دوسرا ترجمہ) اور ان یتیم لڑکیوں سے (خوب صورت نہ ہونے کی وجہ سے) تم نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو۔
③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں (لہذا تم کو اس کے مطابق ثواب دیں گے)۔
نوٹ: اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی میراث اور مہر اور یتامی کے متعلق جو احکام پہلے نازل ہو چکے ہیں وہ عارضی نہیں؛ بلکہ دائمی ہیں۔ ④یعنی شوہر بیوی کو اپنے سے دور رکھے، یا خرچہ دینے میں تنگی کرے، بیوی کو جسمانی یا ذہنی تکلیف پہنچا تا رہے۔ ⑤یعنی بیوی سے بات نہ کرے، نرم برتاؤ نہ کرے۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ
الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا
اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

توان دونوں (میاں بیوی) پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ دونوں آپس میں (کسی خاص طریقے سے) صلح کرلیویں① اور صلح کرلینا تو (ہر حالت میں) بہتر ہے، اور (طبعی طور پر ہر انسان کے) دلوں میں لالچ تو رکھی ہوئی ہے اور اگر تم احسان (یعنی اچھا برتاؤ) کرو اور تقویٰ والے بن جاؤ تو جو کام تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۲۸﴾ اور چاہے تم کتنی بھی لالچ رکھو② تب بھی تمام بیویوں کے درمیان برابری تم کر ہی نہیں سکتے③ سو تم (کسی ایک بیوی کی طرف) پورے پورے جھک نہ جاؤ کہ اس (دوسری بیوی) کو بیچ میں لٹکی ہوئی چیز کی طرح چھوڑے رکھو اور اگر تم اصلاح کرلو④ اور (آئندہ) تقویٰ اپنالو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۹﴾

---

① اگر شوہر بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا تو آپس میں مالی حقوق کی کمی یا مالی حقوق چھوڑنے پر صلح کی جاسکتی ہے، جیسے کہ کل مہر یا مہر کا ایک حصہ معاف کردیوے، یا دوسرے اخراجات میں کچھ کمی کرے، اگرچہ نکاح کے خطبے میں تین آیتیں پڑھی جاتی ہیں، تینوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کر شوہر کو بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اور اگر عورت کو بے سہارا سمجھ کر اس پر ظلم کیا تو آخرت میں اس پر سخت گرفت ہوگی۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم کتنا بھی چاہو۔ شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو بیوی کس طرح صلح کرے؟

③ قلبی محبت ایک ایسی چیز ہے کہ انسان تمام بیویوں میں برابری کی چاہت رکھتا ہو تو بھی نہیں کرسکتا، ظاہراً برابری تو کر سکتا ہے، اس لیے تو عربی زبان میں دل کو قلب کہتے ہیں جس کے مادہ میں پلٹنے اور پھرتے رہنے کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔

④ یعنی پچھلے دنوں بیوی سے جو نامناسب معاملات کیے اس کی اصلاح کرلو۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝۱۳۰ وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ
اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝۱۳۱ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۱۳۲ اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝۱۳۳ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۱۳۴ ع ۱۹

اور اگر دونوں (میاں و بیوی طلاق یا خلع سے) جدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی (قدرت و رحمت کی) وسعت سے غنی کر دیں گے ① اور اللہ تعالیٰ تو بہت وسعت والے، حکمت کے مالک ہیں ﴿۱۳۰﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے اہلِ کتاب کو اور خود تم کو اسی بات کا حکم کیا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور اگر تم کفر کرتے ہو (تو اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان؟) سو یقینی بات ہے کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے ② اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہیں، سب خوبیوں والے ہیں ﴿۱۳۱﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے اور کام بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۱۳۲﴾ اے لوگو! اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو تم سب کو (دنیا سے) لے جاویں ③ اور (تمھاری جگہ) دوسروں کو لے آویں اور اس (لے جانے اور لانے) پر اللہ تعالیٰ پوری طرح قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۳۳﴾ جو شخص (صرف) دنیا کا بدلہ چاہتا ہے تو (اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کا بدلہ ہے ④ اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات کو سنتے ہیں، ہر چیز کو دیکھتے ہیں ﴿۱۳۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) دونوں کو ایک دوسرے کی حاجت سے بے پرواکر دیں گے (مطلب یہ ہے کہ مرد کو دوسری بیوی مل جاوے اور بیوی کو دوسرا شوہر مل جاوے اور ہر ایک کا کام اپنی جگہ چلتا رہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کو روزی دے کر ہر ایک کی حاجت بھی پوری فرما دیں گے)۔ ② ایک ہی آیت میں دو مرتبہ آسمان، زمین کی ملکیت اللہ تعالیٰ کے لیے بیان کی گئی، تقویٰ کی تاکید اور اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی کو تاکید کے ساتھ بتایا گیا۔ ③ یعنی فنا کر دیوے۔ ④ یعنی آخرت کا اعلیٰ و باقی اور دنیا کا ادنیٰ و فانی بدلہ دونوں اللہ کے پاس ہی ہے تو آخرت کا اعلیٰ بدلہ اللہ سے زیادہ مانگو، دنیا کا حسن بھی مطلوب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ
تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

اے ایمان والو! تم انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے بنو، اللہ تعالیٰ کے خاطر (سچی) گواہی دینے والے (رہو) اگرچہ (اس صحیح گواہی میں) تمھارا یا (تمھارے) والدین کا اور رشتے داروں کا نقصان ہوتا ہو، اگر وہ (جس کے خلاف گواہی دینی ہے) مال دار ہو یا فقیر ہو تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی (تم سے) زیادہ بھلائی چاہنے والے ہیں، لہٰذا تم نفسانی خواہشات کے پیچھے مت چلو کہ تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم زبان کو دباؤ گے ① یا تم (شہادت دینے سے) خود کو بچاؤ گے ② تو یاد رکھنا تم جو کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان کی پوری طرح خبر رکھتے ہیں ﴿۱۳۵﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب ③ اس (اللہ) نے اپنے رسول پر اتاری اس پر اور جو کتاب ④ اس (اللہ تعالیٰ) نے پہلے اتاری تھی اس پر تم ایمان لاؤ، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے تو پکی بات یہ ہے کہ وہ (سیدھے راستے سے) بھٹک کر دور جا کر پڑا ﴿۱۳۶﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا، پھر وہ لوگ ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر (اپنے) کفر میں وہ بڑھتے چلے گئے،

① بات کو توڑ موڑ کر کے غلط گواہی دو گے، ہیر پھیر سے گواہی دو گے۔
② یعنی سچی گواہی دینے کو ٹالو گے، شہادت سے پہلو تہی کرو گے۔
③ قرآن مراد ہے۔
④ پچھلی کتابیں مراد ہیں۔

لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؕ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمَا ۙ﴿١٣٨﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ
عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۖ
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿١٤٠﴾

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت نہیں کریں گے اور ان کو ہدایت کے راستے پر نہیں لاویں گے ①
﴿١٣٧﴾ تم منافقین کو خوش خبری سنادو کہ: ان کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے
﴿١٣٨﴾ جو (منافقین) ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست بناتے ہیں، کیا وہ (منافق)
ان (کافروں) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ سو عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں
ہے ﴿١٣٩﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب (یعنی قرآن کی سورۂ انعام) میں یہ حکم
اتارا کہ جب تم (کسی مجمع کے بارے میں) سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور ان
(آیتوں) کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے
سوا کوئی (دوسری) بات شروع نہ کردیویں ② یقیناً تب تو ③ تم بھی (گناہ میں) ان کے جیسے ہی ہوجاؤ گے
یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک ساتھ جمع کرنے والے ہیں ﴿١٤٠﴾

---

① دو قول ہیں: [١] یہ آیت منافقین کے متعلق ہے، نفاق سے انھوں نے صحیح، سچی توبہ ہی نہیں کی اور مرتے دم تک کفر پر ہی رہے، ان کا برا انجام ہوگا، ورنہ جو آدمی نفاق کے بعد کبھی بھی صحیح سچی توبہ کرلیوے اور اس پر موت تک جما ہوا رہے تو نفاق والا گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردیتے ہیں۔ [٢] دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود کے متعلق ہے، الگ الگ زمانے میں ان کے الگ الگ حالات رہے: اٰمَنُوْا: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے، ثُمَّ كَفَرُوْا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے زمانے میں بچھڑے کی پوجا کرکے کافر بن گئے، ثُمَّ اٰمَنُوْا: پھر توبہ کرکے ایمان لائے، ثُمَّ كَفَرُوْا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے کافر ہوگئے، ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا: حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے کا انکار کرکے کفر میں آگے بڑھ گئے۔

② (دوسرا) جب تک وہ دوسری بات میں مشغول نہ ہوجاویں۔

③ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار اور مذاق کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہے تو۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ
كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ ع
قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ

جو (منافق) تمھارے (یعنی مسلمانوں کے برے انجام کے) بارے میں انتظار میں لگے رہتے ہیں، سو اگر تم (مسلمانوں) کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح مل گئی تو وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: کیا ہم تمھارے ساتھ نہیں تھے ①؟ اور اگر کافروں کو (غلبے کا) کچھ حصہ مل گیا تو وہ (منافقین ان سے) کہنے لگتے ہیں کہ: کیا ہم تم پر غالب نہیں آ رہے تھے ②؟ اور ہم نے تم کو ایمان والوں سے بچا نہیں لیا تھا؟ سو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھارے درمیان فیصلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر (غالب آنے کا) ہرگز کوئی راستہ نہیں دیں گے ﴿۱۴۱﴾

یقینی بات ہے کہ منافق لوگ (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہے ہیں ③؛ حالاں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو دھوکے کی سزا دینے والے ہیں ④ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں ⑤، وہ لوگوں کے سامنے (خود کے نمازی ہونے کا) دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا (زبان سے) ذکر بھی تھوڑا سا ہی کرتے ہیں ﴿۱۴۲﴾ وہ (منافقین) اس (کفر و ایمان) کے بیچ میں تردد (تذبذب) کی حالت میں ہیں،

① یعنی ہم کو بھی غنیمت میں سے حصہ دو ② (دوسرا ترجمہ) کیا ہم نے تم کو گھیراؤ میں نہیں لے لیا تھا؟ (اس لیے تم کافروں کو جو کچھ فتح ملی اس کو ہمارا احسان سمجھو مگر ہم نے تم کافروں کو غالب کرنے کے لیے جان بوجھ کر مسلمانوں کی مدد نہیں کی، نتیجہ یہ کہ جو کچھ مال تمھارے ہاتھ میں آیا اس میں سے ہم کو حصہ دو، یہ دونوں طرف سے حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں)۔
③ (دوسرا ترجمہ) وہ چال بازی کرتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ اللہ ہی ان کو فریب میں دیں گے۔
⑤ کسلان اعتقادی اور عملی دونوں شامل ہے۔ نماز میں منافقین کو اکتاہٹ ہوتی تھی۔ صحیح اعتقاد اور ثواب کی امید سے نشاط آتا ہے، دونوں چیزیں منافقین میں مفقود تھیں۔

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ
عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ
لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

نہ (پورے طور پر) ان (مسلمانوں) کی طرف اور نہ (پورے طور پر) ان (کافروں) کی طرف اور
جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتے ہیں تو تم ہرگز اس کے لیے (ہدایت پر آنے کا) کوئی راستہ نہیں پاؤ گے
﴿۱۴۳﴾ اے ایمان والو! تم ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست مت بناؤ①، کیا تم
چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے خلاف کھلا الزام قائم کرو؟② ﴿۱۴۴﴾ یقینی بات ہے کہ منافق
لوگ آگ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے③ اور تم ان کے لیے ہرگز کوئی مدد کرنے والا نہیں
پاؤ گے ﴿۱۴۵﴾ مگر جن (منافق) لوگوں نے (نفاق چھوڑ کر) توبہ کر لی اور (اپنی) اصلاح کر لی اور
اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کر لیا تو وہ لوگ ایمان والوں کے
ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو عنقریب بڑا اجر دیں گے ﴿۱۴۶﴾ اگر تم شکر کرنے والے
بن جاؤ اور تم (صحیح معنیٰ میں) ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کر کیا کریں گے④ اور اللہ
تعالیٰ تو بڑے قدر کرنے والے (سب کے حالات کو) اچھی طرح جانتے ہیں⑤ ﴿۱۴۷﴾

---

① چاہے وہ کھلا کافر ہو یا منافق ہو، دلی دوستی کسی سے نہ ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے خلاف کھلی وجہ قائم کرو (کہ ہم عذاب کے حق دار تھے)۔ نوٹ: کافروں سے دلی دوستی کفر سے محبت کی علامت ہے یا کم از کم کفر سے نفرت کی کمی کی نشانی ہے اور ایسا شخص عذاب کے لیے اپنے خلاف ثبوت قائم کر رہا ہے۔ ③ جنت میں درجات ہیں اسی طرح جہنم میں درکات ہیں۔ ④ یعنی عذاب نہیں دیں گے۔ ⑤ یعنی ایمان لانے والے اور شکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیں گے، وہ تو نافرمانوں کو عذاب دیتے ہیں۔ انسان دنیا والوں سے قدر دانی کو چاہتا ہے؛ حالاں کہ وہ کیسی بھی قدر کرے، فانی ہے، جنت اور رضائے الٰہی کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے یہاں جو قدر ہوگی وہ دائمی اور باقی ہوگی۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ
تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ
بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ
يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع ٢١

اللہ تعالیٰ (کسی کی) بری بات ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے ہیں①؛ مگر جس شخص پر ظلم کیا گیا② اور اللہ تعالیٰ تو (ہر ایک کی بات) سننے والے، (سب کچھ) جاننے والے ہیں ﴿١٤٨﴾ اگر کوئی نیک کام تم ظاہر کر کے (یعنی سب کے سامنے) کرو یا اس کو چھپا کر کے کرو یا تم (کسی کی) برائی معاف کر دو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے قدرت والے ہیں ﴿١٤٩﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں③ اور وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم تو بعض (رسولوں) کو مانتے اور بعض کو نہیں مانتے اور اس (کفر اور ایمان) کے بیچ کوئی (نئے مذہب کا) راستہ نکالنا چاہتے ہیں ﴿١٥٠﴾ یہی لوگ پکے (اصلی) کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿١٥١﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کے بیچ (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، ان لوگوں کو بہت جلد ان کا ثواب (اللہ تعالیٰ) دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿١٥٢﴾

①(دوسرا ترجمہ) (کوئی) کسی کی بری بات ظاہر کرے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے کہ کوئی کسی کو ظاہر میں برا کہے۔ ② وہ مظلوم ظالم کے ظلم کی داستان ظاہر کر سکتا ہے؛ البتہ مظلوم خلافِ واقعہ بات نہ کہے اور زائد بات نہ بتاوے۔ ③ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور رسول کو نہیں مانتے، کچھ لوگ کسی خاص نبی پر ایمان لاتے ہیں، دوسرے نبیوں کو نہیں مانتے ہیں۔

یَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ
لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ
وَكُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ
طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾

اہلِ کتاب تم سے سوال کرتے ہیں یہ کہ تم ان پر کوئی (خاص) کتاب آسمان سے اتار کر لاؤ (ان کے ایسے سوال سے تعجب مت کرو؛ اس لیے کہ) پکی بات یہ ہے کہ موسیٰ (علیہ السلام) سے اس سے بھی بڑا سوال وہ کر چکے ہیں، سو انھوں نے (یوں) کہا تھا کہ: ہم کو اللہ تعالیٰ کھلی آنکھوں سے دکھا دو①، سو ان کے ظلم (یعنی گستاخی) کی وجہ سے بجلی نے ان کو پکڑ لیا، پھر ان کے پاس (حق کی) کھلی نشانیاں پہنچ جانے کے بعد انھوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا، سو ہم نے اس (غلطی) کو معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو صریح غلبہ عطا کیا تھا ﴿۱۵۳﴾ اور ان کا (تورات پر عمل کرنے کا) اقرار لینے کے لیے ہم نے طور پہاڑ کو ان پر اٹھایا تھا اور ہم نے ان سے کہا تھا کہ: تم سجدہ کرتے ہوئے (یعنی سر جھکا کر) دروازے میں داخل ہوؤ اور ہم نے ان سے کہا کہ: تم سنیچر کے دن میں زیادتی مت کرو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا تھا ﴿۱۵۴﴾ سو (ہم نے ان کو سزا میں مبتلا کیا) ان (بنی اسرائیل) کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ سے② اور ان کے اللہ تعالیٰ کی آیتوں (یعنی احکام) کا انکار کرنے کی وجہ سے اور ان کے نبیوں کو ناحق قتل کر دینے کی وجہ سے اور ان (بنی اسرائیل) کے اس کہنے کی وجہ سے کہ: ''ہمارے دل تو غلاف میں محفوظ ہیں''، بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر مہر لگا دی ہے، سو تھوڑی سی باتوں کے سوا وہ کسی بات پر بھی ایمان نہیں لاتے③ ﴿۱۵۵﴾

① یعنی اللہ تعالیٰ ہماری نظروں کے سامنے آجاویں نعوذ باللہ!۔

(باقی آئندہ صفحہ پر)

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ
يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا
لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾

اور ان (بنی اسرائیل) کے کفر کرنے کی وجہ سے اور ان کے مریم پر بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے ﴿۱۵۶﴾ اور (اسی طرح) ان کی اس بات کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح مریم کے بیٹے، اللہ تعالیٰ کے رسول کو قتل کر دیا تھا①؛ حالاں کہ انھوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور اس کو سولی بھی نہیں دی؛ لیکن (حقیقت کے بارے میں) ان کو اشتباہ ہو گیا تھا اور یقیناً جو لوگ عیسیٰ کے بارے میں مختلف باتیں کر رہے ہیں دراصل اس میں وہ شک (غلط خیال) میں پڑے ہیں، اٹکل کی (خیالی) باتوں پر چلنے کے سوا ان کے پاس اس بارے میں کوئی (صحیح) علم نہیں ہے، اور یقیناً انھوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ﴿۱۵۷﴾ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسعیسیٰکو اپنے پاس (زندہ آسمانوں پر) اٹھا لیا تھا اور اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۵۸﴾ اور جتنے بھی اہلِ کتاب ہیں② وہ عیسیٰ③ پر ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لاویں گے④ اور قیامت کے دن عیسیٰ ان کے خلاف گواہی دیں گے⑤ ﴿۱۵۹﴾

⇐ ②اس میں بنی اسرائیل پر الگ الگ سزاؤں کے آنے کی وجہ بتائی گئی ہے۔
③اور نجات کے لیے مکمل ایمان چاہیے، ان کے پاس تو قلیل ایمان ہے اور وہ معتبر نہیں ہے (دوسرا ترجمہ) سو تھوڑے سے (لوگ) ہی ایمان لاتے ہیں (یعنی کامل ایمان حضرت عبداللہ بن سلامؓ جیسے چند ہی حضرات نے قبول کیا)۔

(اس صفحے کا حاشیہ:) ①نبی کے لیے قتل کی بات نبی سے عداوت کی دلیل ہے جس سے آدمی کافر بن جاتا ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) اہلِ کتاب کی جتنی بھی جماعتیں ہیں۔ ③جب حضرت عیسیٰؑ کا دنیا میں نزول ہو جائے گا تو اس زمانے میں جتنے بھی اہلِ کتاب موجود ہوں گے، وہ عیسیٰؑ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لے آئیں گے، اور دجال اور دجالیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔ ④(دوسرا ترجمہ) جتنے بھی اہلِ کتاب ہیں وہ اپنی موت سے (ذرا) پہلے اس (حضرت عیسیٰؑ) پر ضرور ایمان لاتے ہیں، یعنی جب عالمِ غیب نظر آنے لگے تب؛ حالاں کہ اس وقت کسی چیز کا ماننا فائدہ نہیں دیتا۔ ⑤گواہی یعنی یہود نے مجھے جھٹلایا تھا اور نصاریٰ نے مجھے اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانا تھا۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى ع
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ
وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾

سو یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے بہت ساری پاکیزہ چیزیں جو (پہلے سے) ان کے لیے حلال تھیں ہم نے ان پر حرام کر دیں اور اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ (یہود) بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے ﴿۱۶۰﴾ اور ان کے سود لینے کی وجہ سے: حالاں کہ ان کو (تورات میں) اس (سود لینے) سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کے مالوں کو ناحق (یعنی غلط اور ناجائز) طریقے سے کھا جانے کی وجہ سے اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۶۱﴾ لیکن ان (اہلِ کتاب) میں سے جو علم میں پکے ہیں اور جو ایمان والے ہیں جو تم پر اتاری گئی شریعت پر اور تم سے پہلے اتاری گئی شریعت پر ایمان لاتے ہیں اور (وہ) نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم عنقریب بڑا ثواب دیں گے[1] ﴿۱۶۲﴾

(اے نبی!) یقینی بات ہے کہ ہم نے تمھاری طرف ایسی ہی وحی بھیجی جیسی وحی ہم نے نوح اور ان کے بعد والے نبیوں پر بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد (میں جو نبی تھے) اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف ہم نے وحی بھیجی، اور ہم نے داؤد کو زبور (کتاب) دی ﴿۱۶۳﴾

---

① معلوم ہوا کہ جو شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ان کو معاف کر دیا جائے گا۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ
مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ
الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾

اور (اسی طرح) بہت سارے رسول ایسے (ہم نے بھیجے) ہیں کہ ہم نے تمھارے سامنے ان کے واقعات پہلے سنا دیے اور بہت سارے رسول ایسے ہیں کہ ان کے واقعات ہم نے (اب تک) نہیں سنائے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ خاص کلام فرمایا① ﴿۱۶۴﴾ ان سب رسولوں کو (ایمان والوں کو جنت کی) خوش خبری سنانے والے اور (کافروں کو جہنم کا) ڈر سنانے والے بنا کر ہم نے اس لیے بھیجا؛ تا کہ رسولوں کے (آجانے کے) بعد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عذر (یعنی حجت بازی) کرنے کا کوئی موقع نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۶۵﴾ (لوگ مانیں کہ نہ مانیں) لیکن اللہ تعالیٰ (خود) اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر (اس کتاب قرآن کے ذریعہ) اتارا ہے اس کو اپنے (خاص) علم سے اتارا ہے② اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور (یوں تو) اللہ تعالیٰ گواہی دینے کے لیے کافی ہیں ﴿۱۶۶﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا پکی بات ہے کہ وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں ﴿۱۶۷﴾ یقینی بات ہے جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا③، اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف کرنے والے نہیں ہیں اور ان کو (ہدایت کا) راستہ بھی دکھلانے والے نہیں ہیں ﴿۱۶۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ (فرشتے کے واسطے کے بغیر) بہت ساری بات چیت کی۔
② یا خاص علم کے ساتھ۔
③ یعنی سچی بات کو چھپا کر دوسروں کو ایمان سے روک کر ظلم کیا یعنی دوسروں کا بھی نقصان کر رہے ہیں۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ
قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا
فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ
وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ
وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ

مگر جہنم کا راستہ (ان کو دکھایا جائے گا) جس (جہنم) میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ (سزا دینا) اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۱۶۹﴾ اے لوگو! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس (ایک) رسول حق بات لے کر کے آچکے، سوتم (اس رسول پر) ایمان لے آؤ، تمھارا بھلا ہوگا ① اور اگر (اب بھی) تم انکار کرو گے تو (تمھارا ہی نقصان ہے، اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں) اچھی طرح سمجھ لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ملکی میں ہے ② اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۷۰﴾ اے کتاب والو! تم اپنے دین میں مبالغہ مت کرو ③ اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق بات کے سوا کوئی (غلط) بات نہ کہو ④، پکی بات یہ ہے کہ مسیح عیسیٰ، مریم کا بیٹا، اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہے ⑤ جس کو اللہ تعالیٰ نے (جبریل علیہ السلام کے واسطے سے) مریم تک پہنچایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح (جان دار چیز) ہے ⑥،

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے لیے وہی بہتر ہے؛ یعنی دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی ہے۔ ② مالک پر ایمان نہ لاوے تو مالک سزا دیں گے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) تم تمھارے دین میں حد سے آگے مت بڑھو۔ غلو کا حاصل یہ ہے کہ انسان اپنے یا اپنے جیسے نظریات، عقائد، اعمال، طریقۂ کار میں اپنے خلاف دوسروں کی ان چیزوں میں تنقید، تنقیص، تردید میں مبالغہ سے کام لیوے۔ ④ جو بات دین میں نہیں ہے اس کو اپنی طرف سے دین میں داخل مت کرو۔ ⑤ مادی وظاہری اسباب میں مرد کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کا کلمہ ''کن'' یعنی ''ہوجا'' سے پیدا ہوئے۔ یا نشانی کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی۔
⑥ روح: (۱) اللہ تعالیٰ کا حکم (۲) رحمت۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔ (۳) روح سے روحانی حیات مراد ہے؛ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت انسانوں کے قلوب میں روحانی حیات کا ذریعہ (۴) مضاف محذوف معلوم ہورہا ہے، ذی روح اور اللہ کی طرف نسبت بطورِ شرف ہے (۵) راز کا معنیٰ: آپ کی بغیر باپ کے تخلیق اللہ تعالیٰ کا راز ہے (۶) روح بمعنی پھونکنا (۷) طہارت اور پاکیزگی کو بتلانے کے لیے بطور مبالغہ۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ
سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ
يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

سو تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (خدا) تین ہیں ایسی بات مت کہو، اس شرک کی بات تم چھوڑ دو، تمھارے لیے (یہی) بہتر ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے، اپنے لیے بیٹے کے ہونے سے وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے، آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اس (اللہ) کی مالکی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہیں ﴿۱۷۱﴾

مسیح اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے میں ہرگز عار نہیں سمجھتے اور نہ تو مقرب فرشتے (اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے میں عار سمجھتے ہیں) اور جس کو بھی اس (اللہ تعالیٰ) کی بندگی سے عار آتی ہے اور وہ تکبر کرتا ہے تو (اس کو سمجھ لینا چاہیے کہ) عنقریب وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو اپنے پاس جمع کریں گے ﴿۱۷۲﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کا پورا ثواب دیں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (اس سے بھی) زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کی عبادت کو) عار سمجھا اور تکبر کیا تو اللہ تعالیٰ ان کو دردناک عذاب دیں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ کوئی مددگار (ملے گا) ﴿۱۷۳﴾ اے لوگو! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے بڑی دلیل (خود حضور ﷺ کی ذات) آچکی اور ہم نے تمھاری طرف صاف نور (یعنی قرآن) اتار دیا ہے① ﴿۱۷۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایسی روشنی اتاری جو (سچائی کو) پوری طرح ظاہر کردے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ
وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ
امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا
وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً
ع فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

سو جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس (اللہ تعالیٰ کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاس پہنچنے کا سیدھا راستہ بتلا دیں گے [1] ﴿١٧٥﴾ (اے نبی!) وہ لوگ تم سے (کلالہ کا) شرعی حکم پوچھتے ہیں تو تم جواب دو کہ: اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے بارے میں شرعی حکم بتلاتے ہیں، اگر ایسا شخص مر جاوے کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی (حقیقی یا باپ شریک) بہن ہو تو اس (بہن) کو اس (مرنے والے) کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ملے گا اور اگر اس (بہن) کی اولاد نہ ہو [2] تو وہ (بھائی) اس (بہن کے پورے مال) کا وارث ہوگا، پھر اگر (مرنے والے کی) دو بہنیں (یا زیادہ) ہوں تو ان دونوں (بہنوں) کو اس (بھائی) کے چھوڑے ہوئے (مال) میں سے دو تہائی (حصہ) ملے گا اور اگر (مرنے والے کے) مرد (بھائی بھی) اور عورتیں (بہن بھی) وارث ہوں تو دو عورتوں کے برابر ایک مرد کو حصہ ملے گا [3] اللہ تعالیٰ تمھارے لیے (احکام کو) کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں؛ تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿١٧٦﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی طرف آنے والی سیدھی راہ پر پہنچا دیں گے۔

② والدین بھی نہ ہو اور بہن مر جاوے، بھائی زندہ ہو۔

③ یعنی بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔

سورة المائدة

(المدنية)

سورۂ مائدہ

یہ سورت بالاتفاق مدنی ہے، اور مدنی سورت میں بھی آخری سورت ہے؛ یہاں تک کہ بعض حضرات نے اس کو قران کی آخری سوت بھی کہا ہے۔

اس میں ایک سو بیس (١٢٠) آیتیں ہیں، سورۂ فتح کے بعد اور سورۂ توبہ سے پہلے ایک سو بارہ (١١٢) نمبر پر نازل ہوئی۔

''مائدہ'' دسترخوان کو کہتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری حضرات نے جب درخواست کی اس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دسترخوان نازل فرمایا تھا۔

اس سورت کا ایک نام ''سورۂ عقود'' بھی ہے، اس سورت میں نکاح، مہر، قسم، امان، امانت، ودیعت اور وصیت وغیرہ عقود یعنی عہدوں کا تذکرہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى
عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ① يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَآئِدَ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! تم قول وقرار کو پورا کرو①، تمھارے لیے چوپایوں کی قسم کے تمام جانور حلال کردیے گئے ہیں② سوائے ان (جانوروں) کے کہ (جن کا حرام ہونا) تم کو (آگے والی آیت میں) پڑھ کر سنادیا جائے گا (لیکن) جب تم احرام کی حالت (اور حرم کی حد) میں ہوں تو تم (ان میں جو) شکار (کے جانور ہیں ان) کو حلال مت سمجھنا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں (اس کا) حکم دیتے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی نشانیوں کو حلال مت سمجھو③ اور نہ احترام کے مہینے کو④ اور نہ ہدی (یعنی جو قربانی کا جانور حرم لے جایا جارہا ہو اس) کو اور نہ جن (جانوروں) کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا ہو ان کو،

①[۱] عقد بمعنی عہد چونکہ گرہ کی طرف عہد بھی باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں سے ایمان واطاعت کے متعلق جو عہد لیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو پورا کرنا۔ [۲] لوگوں کے آپس کے جائز کاموں کے معاہدے۔ [۳] آپس میں مدد کرنے کے لیے بات پکی کرنا۔ [۴] دو شخص یا دو جماعت کے درمیان کوئی کام کرنے یا چھوڑنے کی جو جائز پابندی ایک دوسرے پر ڈالی جائے۔

② اونٹ، بکری، گائے اس طرح کے پالتو جانور کو عربی میں ''اَنعام'' اور اردو میں مویشی کہتے ہیں، جانوروں کی بولی مبہم ہوتی ہے اس لیے ان کو ''بہیمہ'' کہتے ہیں۔ ③ ادب واحترام ہی نہ ہوا ایسا اس کے ساتھ برتاؤ نہ کرو۔ شعائر: جو چیزیں حق تعالیٰ کی عظمت اور معبودیت کے لیے خاص علامت قرار دی گئی ہو، اسی طرح جو چیز عرف میں مسلمان ہونے یا مسلمانوں کی علامت سمجھی جائے جیسے مساجد، قرآن، دینی احکام، مکہ ومدینہ میں خاص خاص مقامات، اذان، ختنہ، حج، نماز باجماعت وغیرہ۔ ④ رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم یہ چار مہینے مراد ہیں۔

وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ
فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ
الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ
اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ

اور نہ ان لوگوں کو جو اپنے رب کا فضل اور خوشی حاصل کرنے کے لیے احترام والے گھر (یعنی کعبہ) کے ارادے سے جارہے ہوں① اور جب تم (احرام کھول کرکے) حلال ہوجاؤ تو تم شکار (کرنا چاہو تو) کرلو، اور جس قوم کے ساتھ اس وجہ سے دشمنی ہو کہ انھوں نے تم کو مسجدِ حرام سے روکا تھا یہ (دشمنی) اس بات پر تم کو نہ ابھارے کہ تم (ان پر) زیادتی کرنے لگو اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کام) میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کام) میں تم ایک دوسرے کی مدد مت کیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے ﴿٢﴾ تمھارے لیے حرام کردیا گیا ہے مُردار (جانور) اور (بہنے والا) خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو اور جو (جانور) گلا گھونٹنے سے مرا ہو اور جو (جانور) چوٹ کھانے سے مرگیا ہو اور جو (جانور اوپر سے) گر کر مرگیا ہو اور جو (جانور کسی جانور کے) سینگ مارنے سے مرا ہو اور جس (جانور) کو کسی پھاڑ کھانے والے جانور نے (پھاڑ) کھایا ہو (اور وہ مرجاوے)؛ مگر یہ کہ (مرنے سے پہلے) تم اس کو ذبح کردو (تو اس کو کھانا حلال ہے) اور وہ (جانور بھی حرام ہے) جن کو بتوں کے تھان② پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بات بھی (حرام ہے) کہ جوئے کے تیروں سے تم (گوشت وغیرہ) تقسیم کرو③،

① یعنی ان سب کی بے ادبی مت کرو اور ادب کا لحاظ رکھو۔ ② اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی عبادت (پوجا) کی جگہ، استھان۔ جو جگہیں غیر مسلموں کے یہاں غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے کے لیے متعین ہوتی ہے اس کو "نُصب" کہا جاتا ہے۔ اگر ایسی جگہ کوئی مسلمان اللہ کا نام لے کر بھی ذبح کرے تو بھی وہ حلال نہیں ہوگا؛ چوں کہ وہ جگہ بتوں کے چڑھاوے کے جانور کے ذبح کے لیے متعین ہوتی ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) (یہ بھی حرام ہے) کہ فال کے تیروں سے تم قسمت معلوم کرو۔

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ
فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠

یہ سب باتیں بڑے گناہ ہیں، آج کے دن کافر لوگ تمھارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں⑴، سو (اے مسلمانو!) تم ان (کافروں) سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے تم ڈرو، آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین (ہر طرح سے) مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت میں نے پوری کر دی⑵ اور میں نے تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کیا⑶ ہاں! جو آدمی سخت بھوک کی وجہ سے مجبور ہو جائے⑷ شرط یہ ہے کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو⑸ تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۳﴾ وہ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں کہ کیا چیزیں ان کے لیے حلال کی گئی ہیں؟ تو (جواب میں) کہو: تمام پاکیزہ چیزیں تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے شکار پر دوڑانے کو سدھا لیا ہو جب کہ تم نے ان کو وہ طریقے سکھلائے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھائے ہیں، وہ (شکاری جانور) جس (جانور) کو (شکار کر کے) تمھارے لیے پکڑ رکھیں تو اس میں سے تم کھاؤ⑹ اور اس (شکاری جانور کو دوڑاتے وقت اس) پر تم اللہ کا نام پڑھ لیا کرو،

⑴ یعنی اسلام ختم بھی نہ ہوگا اور کبھی مغلوب بھی نہ ہوگا۔ ⑵ دینی نعمت یہ کہ احکام مکمل ہو گئے۔ دنیوی نعمت یہ کہ مسلمانوں کو طاقت اور مضبوطی مل گئی۔ اِکمال: کسی چیز سے جو غرض اور مقصود ہو وہ پورا ہو جائے۔ اِتمام: دوسری چیز کی ضرورت نہ رہے۔ ⑶ لہٰذا پورے دین پر تم عمل کرو۔ ⑷ اور مجبوری میں حرام چیز میں سے کچھ کھا لیوے۔ ⑸ یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور کھانے میں لذت مقصد نہ ہو۔ ⑹ یہاں خاص طور پر مراد کتے، باز اور ان جیسے جانور جن کو شکار کی تعلیم دی گئی ہے اور وہ شکار کر لا دیں تو شکار کیے ہوئے جانور آیت میں جن شرائط کی طرف اشارہ ہے ان کی رعایت کے ساتھ حلال ہے، وہ شرائط یہ ہیں: (۱) کتا یا باز سکھایا ہوا ہو جس کی ایک علامت یہ ہے کہ جب کتا شکار کرے تو اسے خود نہ کھاوے اور باز کو جب بلاؤ تو فوراً آ جاوے (۲) اپنے ارادے سے کتے یا باز کو شکار کے پیچھے چھوڑنا یعنی وہ خود بخود کسی شکار کے پیچھے دوڑ کر شکار نہ کریں (۳) شکاری جانور شکار خود نہ کھاوے؛ بلکہ مالک کے پاس لے آوے (۴) بسم اللہ کہہ کر چھوڑے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ
ع حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى
الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ

اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۴﴾ آج کے دن تمھارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں اور جن کو کتاب دی گئی ان کا کھانا ① تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا ① ان (اہلِ کتاب) کے لیے حلال ہے، اور ایمان والی پاک دامن عورتیں بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) اور تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی ان میں کی پاک دامن عورتیں بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) جب کہ تم ان (عورتوں) کو نکاح (کے بندھن) میں لانے کے لیے ان کا مہر دے دو (بغیر نکاح کے) صرف خواہش پوری کرنی نہ ہو ② اور خفیہ دوستی کرنے والے نہ ہوں ③ اور جو شخص ایمان کا انکار کرتا ہے پکی بات یہ ہے کہ اس کا عمل ضائع ہوگیا اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ﴿۵﴾

اے ایمان والو! جب تم نماز (پڑھنے) کے لیے اٹھو ④ تو تم اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک (دھولیا کرو) اور اگر تم جنابت کی حالت میں ⑤ ہوں تو تم (پورے جسم کو دھوکر) اچھی طرح پاک ہوجاؤ،

---

① یعنی ذبح کیا ہوا جانور۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور صرف مستی کرنی مقصود نہ ہو۔ ③ پرائی عورت سے معاشقہ جو آج کی دنیا میں ایک فیشن سمجھا جا رہا ہے اور اس کو لوگ برا بھی نہیں سمجھتے شریعت نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔
④ یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ کرو۔ ⑤ یعنی بڑی ناپاکی کی حالت جس میں غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ
قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا
تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں (نکلے) ہو یا تم میں سے کوئی استنجے سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم (مردوں) نے عورتوں سے ملاپ کیا ہو①، پھر (اس کے بعد) تم پانی کو نہ پاؤ② تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، سو تم اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو، اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تنگی کرنا نہیں چاہتے؛ لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) تو تم کو پاک و صاف کرنا چاہتے ہیں؛ اور تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کریں؛ تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿٦﴾ اور اللہ تعالیٰ کی جو نعمت تم پر ہے (اس کو) اور اس (اللہ تعالیٰ) کے اس عہد کو یاد رکھو جو اس نے تم سے لیا تھا جب کہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے (احکام کو) سن لیا اور ہم نے مان لیا اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سینوں کی بات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٧﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے) کے لیے ہر وقت تیار رہو (اور) انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو③ اور کسی قوم کے ساتھ دشمنی تم کو اس بات کے لیے نہ ابھارے کہ تم انصاف کرنا چھوڑ دو (بلکہ) تم انصاف کرو④، وہ تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے⑤

① جماع کرنے سے غسل کی ضرورت پڑتی ہے۔ ② یعنی پانی کا استعمال ناممکن ہو۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ (کی خوشی) کے لیے (احکام کی) پوری پابندی کرنے والے (اور) انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔

④ انصاف: افراط اور تفریط کے بغیر کسی کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے۔ دشمن سے بھی انصاف یہ اسلام کی عظیم خوبیوں میں سے ہے۔

⑤ شرعاً جو چیزیں حرام ہیں ان سے بچنے کی وجہ سے ایک نورانی کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ بھی تقویٰ ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِیْمِ ﴿١٠﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا
ع اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾
وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ
اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ

اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو①یقینی بات ہے کہ جو کچھ (اعمال) تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۸﴾ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب ہے ﴿۹﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخ (میں رہنے) والے ہیں ﴿۱۰﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا احسان جو تم پر ہے اس کو یاد رکھو (خاص کر کے) جب کہ ایک قوم نے تم پر اپنا ہاتھ چلانے کا ارادہ کیا②تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ تم (کو نقصان پہنچانے) سے روک دیے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۱﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل سے اقرار لے چکے تھے اور ہم نے ان میں سے بارہ ذمے دار (یعنی نگران) مقرر کیے تھے③اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: یقیناً میں (اپنی مدد کے ذریعے) تمھارے ساتھ ہی ہوں، اگر تم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ ادا کرو اور تم میرے (سب) رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم ان (رسولوں) کی مدد کرو،

---

① محبت کے جذبات میں مغلوب ہو کر بے جا طرف داری نہ کرنا اور عداوت کے غلبے میں بے انصافی نہ کرنا یہ تقویٰ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسی طرح اعمالِ خیر اور اچھی عادتوں سے بھی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔
② مکہ کے قریشی کافروں کا حملہ مراد ہے۔ کفار کی تدابیر کو ناکام کر کے حفاظت کرنا یہ بھی مؤمنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ ③عمل زندہ کرنے کے لیے نگران کی ضرورت پڑتی ہے، نگران کی برکت سے عمل میں پابندی بھی آتی ہے۔

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴿١٢﴾
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا
نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴿١٤﴾

اور تم اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو① تو میں تم سے ضرور تمھارے گناہوں کو دور کر دوں گا اور میں تم کو ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، سو اس کے بعد بھی جو شخص تم میں سے کفر اختیار کرے گا، سو پکی بات ہے کہ وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا ﴿۱۲﴾ سو ان لوگوں نے جو اپنے عہد کو توڑ ڈالا اس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا، وہ (بنی اسرائیل کے علما اللہ تعالیٰ کے) کلمات کو اس کی جگہوں سے بدل دیتے ہیں② اور جو نصیحت ان کو کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھول چکے ہیں③ ان میں سے چند لوگوں کو چھوڑ کر ان کی (کسی نہ کسی) خیانت کا تم کو برابر پتہ چلتا رہے گا، سو (ابھی تو) تم ان کو معاف کر دو اور تم (ان سے) درگزر کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۳﴾ اور جن لوگوں نے کہا کہ: ہم تو نصرانی ہی ہیں، ہم نے ان کا اقرار لیا، سو ان کو جو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھول گئے، سو ہم نے قیامت تک ان کے درمیان میں دشمنی اور بغض (یعنی کینہ) لازم کر دیا اور جو کام وہ کیا کرتے تھے عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو بتلا دیں گے④ ﴿۱۴﴾

---

① یعنی اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔
② یعنی تورات کے الفاظ اور معانی میں تحریفات کرنا۔
③ یعنی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ④ پھر سزا دیں گے۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ
الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ﴿١٥﴾ يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ
مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ
وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ
مَرۡيَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ
وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ يَخۡلُقُ مَا
يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٧﴾

اے کتاب والو! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس ہمارے رسول (محمد ﷺ) آچکے، کتاب (یعنی تورات وانجیل) کی بہت ساری باتیں جو تم چھپایا کرتے تھے اس کو تمھارے لیے وہ صاف صاف ظاہر کر دیتے ہیں اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتے ہیں① پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی② اور (سچائی کو) ظاہر کرنے والی کتاب (یعنی قرآن) آچکی ﴿۱۵﴾ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھلاتے ہیں جو اس کی خوشی چاہتے ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے③ ان کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف نکالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو (ہمیشہ) سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں ﴿۱۶﴾ وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے ہیں جن لوگوں نے ایسی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ ہی مسیح ابن مریم ہے (اے نبی!) تم (ان سے جواب میں) کہو کہ: اگر اللہ تعالیٰ مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی اماں کو اور سب زمین والوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو کون ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارادے کو روکنے کی ذرا بھی طاقت رکھتا ہو؟ اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۷﴾

---

① یعنی جن باتوں کو اب چھپانے سے عقیدے یا عمل میں کوئی نقصان نہ ہو۔ ② نور سے مراد نبیٔ کریم ﷺ کی بشری ذات نورانی الصفات ہے، اور بعض مفسرین نے عطفِ تفسیری قرار دیا، اس صورت میں نور اور روشنی سے مراد کتاب قرآنِ مجید ہے جو سراپا نور ہی نور ہے۔ ③ مراد اپنی طرف سے نیک توفیق کے ذریعے سے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ⑱ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا
نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑲ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى ع
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ڰ
وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ⑳

یہود اور نصاریٰ کہنے لگے: ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، تو تم (جواب میں) کہو: (اگر ایسی ہی بات ہوتی) تو پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں پر تم کو سزا کیوں دیتے ہیں؟ بلکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کی مخلوق میں سے (عام انسانوں کی طرح) ایک انسان ہو، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں معاف کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں عذاب دیتے ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۸﴾ اے اہلِ کتاب! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس ہمارے رسول آچکے جو تمھارے سامنے (ہمارے احکام) کھول کر بتاتے ہیں (ایسے وقت میں یہ رسول آئے) جب کہ ایک زمانے سے رسولوں کے آنے کا سلسلہ بند تھا؛ تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوش خبری سنانے والا اور کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، سو پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا (یعنی رسول محمد ﷺ) آچکا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۹﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کے جو احسان تم پر ہیں اس کو یاد کرو: جب کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم میں بہت سارے نبی پیدا کیے اور تم کو حکمران بنایا① اور تم کو (کچھ) ایسی نعمت بھی عطا فرمائی جو (تم سے پہلے) جہاں والوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی ﴿۲۰﴾

① یعنی تمھارے خاندان میں حکومت اور مال داری عطا فرمائی۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

اے میری قوم! تم اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے حق میں لکھ دی ہے اور تم اپنی پیٹھ دکھا کر واپس مت بھاگو، ورنہ تم نقصان میں پڑ جاؤ گے① ﴿۲۱﴾ وہ (بنی اسرائیل) کہنے لگے کہ: اے موسیٰ! اُس (شہر) میں تو (ایک) بڑی طاقتور قوم ہے② اور جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جاویں گے ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے، ہاں! اگر وہ لوگ وہاں سے نکل جاویں تو ہم ضرور داخل ہوں گے ﴿۲۲﴾ (موسیٰ علیہ السلام کی تائید میں) دو آدمیوں نے (بھی) کہا: جو کہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں میں سے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر اپنا (خاص) احسان کیا تھا③ کہ تم ان پر (حملہ کر کے شہر کے) دروازے سے گھس جاؤ، سو جب تم اس (دروازے) میں داخل ہو جاؤ گے تو یقین رکھو (اسی وقت) تم غالب آ جاؤ گے④ اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم واقعی مؤمن ہو ﴿۲۳﴾

① یعنی دنیا میں حکومت جاوے گی اور آخرت میں جہاد چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔

② ایک قول میں جبارین سے یہاں قومِ عمالقہ مراد ہے، یہ حضرت ہودؑ پر ایمان لانے والوں کی اولاد میں سے ہیں، جنھوں نے حضرت یعقوبؑ کے زمانے میں بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ ایسی سخت قوم تھی جن کا مقابلہ کرنا مشکل تھا، جو لوگوں کو زبردستی اپنا تابع بناتے تھے۔

③ ان دونوں نے نبی سے جو عہد کیا تھا اس پر اللہ کے فضل سے ثابت قدم تھے، نبی کی پوری اطاعت کر رہے تھے اور نبی کی ہدایت کے مطابق طاقتور قوم کے حال کا جو راز تھا انھوں نے کھولا نہیں تھا۔

نوٹ: یہ دو شخص انہی بارہ سرداروں میں سے تھے، بہت سے مفسرینؒ نے ان کا نام حضرت یوشع ابن نون اور کالب ابن یوقنا لکھا ہے۔

④ یعنی جلدی فتح ہوگی۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰىٓ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا
هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا
تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا ع
فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴿۲۷﴾ النصف

(مگر بنی اسرائیل پھر بھی یہی) کہنے لگے: اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ اس (شہر) میں موجود ہیں ہم کبھی بھی اس (ملک) میں داخل نہیں ہوں گے، سو (اے موسیٰ! اگر ان سے لڑنا ہے تو) تم اور تمھارا رب دونوں جاؤ اور تم دونوں (ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں پر بیٹھے ہیں ﴿۲۴﴾ اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا کوئی اختیار نہیں ہے، سو آپ ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجیے [1] ﴿۲۵﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب وہ مقدس زمین چالیس سال تک ان پر حرام کر دی گئی ہے [2] زمین (کے ایک خاص حصہ) میں وہ سر مارتے پھریں گے [3] سو (اے موسیٰ!) تم نافرمان قوم پر افسوس (بھی) مت کرو ﴿۲۶﴾

اور (اے نبی محمد!) تم ان کے سامنے آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں [4] کی خبر (یعنی واقعہ) صحیح صحیح پڑھ کر سناؤ، جب دونوں نے (اللہ تعالیٰ کے لیے) قربانی پیش کی تو ان دونوں میں ایک کی (قربانی) قبول ہو گئی اور دوسرے کی (قربانی) قبول نہیں ہوئی، (قابیل نے) کہا کہ: میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا، (جس کی قربانی قبول ہوئی تھی اس ہابیل نے) کہا: اللہ تعالیٰ تو تقویٰ والوں ہی سے (قربانی) قبول کرتے ہیں ﴿۲۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سو آپ ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان فرق (جدائی) کر دیجیے۔
② یعنی گھر میں جا نہیں سکیں گے اور راستہ بھی نہیں ملے گا، بنی اسرائیل کے لیے چالیس سال ایک کھلا میدان قید خانہ بنا دیا گیا، کیسی عجیب قدرت ہے خدا تعالیٰ کی، وادیٔ تیہ کی تفصیلات بندے کی کتاب ''دیکھی ہوئی دنیا'' مصر کے سفر نامہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) حیران و پریشان پھرتے رہیں گے۔ مراد وادیٔ تیہ ہے۔ ④ یعنی قابیل اور ہابیل۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ
رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۝۲۸ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ۝۲۹ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۝۳۰

اگر تو مجھ کو قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف تجھ کو قتل کرنے کے لیے نہیں اٹھاؤں گا، یقیناً میں تو تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ﴿۲۸﴾ میں یہ چاہتا ہوں کہ تو اپنے گناہوں کے ساتھ میرے (قتل کے) گناہ کو بھی حاصل کر لیوے، سو تو جہنم والوں میں (شامل) ہو جائے اور یہی ظالموں کی سزا ہے ﴿۲۹﴾ سو اس (قابیل) کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا، اور اس نے اس (اپنے بھائی) کو قتل کر (ہی) ڈالا تو وہ (قاتل) نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو گیا① ﴿۳۰﴾

---

① قابیل حقیقت میں ناقابل ثابت ہوا۔

واقعہ کا خلاصہ: اس زمانے میں دنیا میں کوئی اور انسان نہیں تھے؛ اس لیے قانون یہ بنایا گیا کہ جو جڑوے لڑکے لڑکی ایک مرتبہ ولادت میں پیدا ہو وہ آپس میں حقیقی بھائی بہن سمجھے جائیں گے اور ان کی آپس میں شادی نہیں ہو سکتی، اس لحاظ سے قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی تھی اس کے ساتھ قابیل کا نکاح نہیں ہو سکتا؛ بلکہ اس کا نکاح ہابیل کے ساتھ ہو سکتا ہے؛ لیکن بات یہ ہوئی کہ قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بہت خوب صورت تھی اور ہابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ سانولی تھی؛ اس لیے اس زمانے کے قانونِ الٰہی کے مطابق قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نکاح ہابیل سے اور ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نکاح قابیل سے ہو؛ لیکن یہ رشتہ قابیل کو منظور نہیں تھا؛ کیونکہ اس کے ساتھ جس کا نکاح ہو رہا تھا وہ سانولی تھی؛ اس لیے قابیل نے اس قانون پر عمل کرنے سے انکار کر دیا، گویا اس دنیا کا اول جھگڑا اور فتنہ حسن کی بنیاد پر ہوا اور اس میں حسد کا بھی دخل تھا؛ گویا قابیل کو یہ حسد ہوا کہ ہابیل کو حسین بیوی مل رہی ہے اور مجھے سانولی، اس جھگڑے کو حل کرنے کے لیے یہ قربانی والی شکل بتائی گئی جس میں ہابیل کا حق پر ہونا واضح کر دیا گیا، پھر بھی قابیل نے اس کو تسلیم نہ کیا، اور ہابیل کی قربانی کی قبولیت پر قابل کو مزید حسد ہوا۔

نوٹ: قابیل کے مجموعی گناہ: (۱) اللہ کی نافرمانی۔ (۲) والد کی نافرمانی۔ (۳) حسن پرستی کا گناہ۔ (۴) حسد کا گناہ۔ یہ گناہ تھے ہی اور مزید پانچواں گناہ اپنے بھائی کا قتل، وہ بھی ناحق بنیاد پر۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى
اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ
النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ
نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا
النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ
فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا، جو زمین میں کھودنے لگا؛ تاکہ وہ (کوّا) اس (قاتل) کو بتائے کہ وہ
اپنے بھائی کی لاش کس طرح چھپائے؟ (یہ دیکھ کر قاتل) بولا: ہائے افسوس! کیا میں اس کوے جیسا
بھی نہیں ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش میں چھپا دیتا، پھر وہ اس حالت پر پچھتانے لگا ﴿۳۱﴾ اسی
(واقعے) کی وجہ سے (یہ فرمان) ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جو شخص کسی انسان کو قتل کر ڈالے؛
جب کہ اس (مقتول) نے کسی شخص کو قتل بھی نہیں کیا تھا یا زمین میں فساد بھی نہیں پھیلایا تھا① تو اس
نے (ایسا ہی جرم کیا) گویا کہ تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی (کی زندگی) کو بچا لینے کا ذریعہ بنا تو
(اس نے ایسا کام کیا) گویا کہ اس نے تمام لوگوں کی زندگی بچالی اور پکی بات یہ ہے کہ ہمارے رسول
ان (بنی اسرائیل) کے پاس کھلے کھلے احکام لے کر آئے، مگر اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے
لوگ زمین میں زیادتیاں ہی کرتے رہتے ہیں ﴿۳۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو شخص کسی (دوسرے) شخص کو بغیر کسی انسانی خون کے بدلے کے یا زمین میں فساد پھیلائے بغیر قتل
کر ڈالے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ
يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ
لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ
ع اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں① ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی پر چڑھادیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیے جائیں② یا وہ زمین سے دور (یعنی جلاوطن) کر دیے جاویں، یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے ﴿۳۳﴾ مگر جن لوگوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پالو (یعنی ان کو گرفتار کر لو) تو تم جان لو یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس (اللہ تعالیٰ) تک (پہنچنے کا) وسیلہ تلاش کرو③ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں جہاد کرو؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ﴿۳۵﴾

---

①: فساد [۱] یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے قانون کی برکت سے اسلامی حکومت میں جو امن کا ماحول ہے اس کو ختم کرے۔ [۲] ہتھیاروں کے ساتھ عوام پر حملہ کر کے ڈاکے ڈالنے والے۔ [۳] بدامنی پھیلانے والے۔ [۴] راہ زنی کرنے والے یعنی جو اجتماعی شرارت کرتے ہیں۔ [۵] اسی طرح اہلِ حق کو دینِ حق سے روکنا یہ سب سے بڑا فساد ہے۔ [۶] اس میں نبی کی اہانت، ارتداد کی سعی وغیرہ بھی شامل ہے۔

②یعنی ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔

③وسیلہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رضامندی والے کام کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اسی طرح وسیلہ جنت کا ایک اعلیٰ درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ ہی نہیں ہے، جو عرشِ رحمن سے نہایت قریب ہے، ہر مؤمن کو چاہیے کہ وہ اذان کے بعد درود پڑھ کر دعا پڑھنے کی عادت بنا دے، اس میں وسیلے کی دعا بھی ہے اور وہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے جو حضرت نبیِ کریم ﷺ کے لیے خاص ہے اور اس کے نیچے کے درجات تمام مؤمنین کے لیے ہیں، اسی طرح وسیلے کی ایک تعبیر یہ ہے کہ ''ہر وہ چیز جو بندے کو رغبت و محبت کے ساتھ اپنے معبود کے قریب کر دیوے''۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ
عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۳۶ يُرِيْدُوْنَ اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۳۷ وَالسَّارِقُ
وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝۳۸ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝۳۹ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۰

یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا، اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب ان کے پاس ہو اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ ان (چیزوں) کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ میں دینا چاہیں تب بھی ان کی طرف سے وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۳۶﴾ وہ (کافر) آگ سے نکل جانا چاہیں گے؛ حالاں کہ وہ اس (آگ) سے نکلنے والے نہیں ہیں اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ﴿۳۷﴾ اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت سو تم ان دونوں کے (پہنچوں سے) ہاتھ کاٹ دو، یہ ان دونوں کے کیے ہوئے کام کا بدلہ ہے (اور یہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں① ﴿۳۸﴾ سو جس شخص نے اپنے ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلی اور اصلاح کرلی تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۳۹﴾ کیا تم کو (یہ بات) معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں عذاب دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں معاف کردیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۰﴾

---

① قابلِ احترام انسان کا ہاتھ جب خود انسان اس کے احترام کو چوری کرکے باقی نہ رکھے تو وہ ہاتھ بدن سے الگ کردیے جانے کے لائق ہوجاتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا
بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا
فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

اے رسول! جولوگ دوڑ دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں وہ تم کو غم میں نہ ڈالیں① (ایک) تو ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنے منہ (زبان) سے یہ کہہ دیا کہ ہم ایمان لائے ہیں؛ حالاں کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے② اور (دوسرے) ان لوگوں میں سے ہیں جو یہودی ہیں، جھوٹ بولنے کے لیے جاسوسی کرتے ہیں③ وہ دوسری قوم (کو آپ کی بات پہنچانے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں، جو (قوم) تمھارے پاس آئی ہی نہیں④ وہ (اللہ تعالیٰ کی) باتوں کو بدل ڈالتے ہیں اس کا (صحیح) موقع (اور محل) طے ہو جانے کے بعد⑤ وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر تم کو یہ حکم⑥ ملے تو اس کو لے لینا اور اگر ایسا (حکم) نہ ملے تو بچ کر نکل جانا اور جس کو اللہ تعالیٰ فتنہ (یعنی گمراہی) میں ڈالنا چاہے تو تم اس (کو بچانے) کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں کچھ نہیں کر سکتے⑦

① (دوسرا ترجمہ) جو لوگ کفر میں تیزی دکھاتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کریں۔
② یعنی منافق جو زبان سے ایمان کا دعویٰ کرے، دل میں ایمان نہ ہو۔
③ (دوسرا ترجمہ) جھوٹی بات کان لگا کر سنتے ہیں (تیسرا ترجمہ) جھوٹی بات سننے کی ان کی عادت ہے۔ آیت میں لفظ "سَمّٰعُوْنَ" ہے جس کا معنیٰ ہے، بہت زیادہ سننا، حاصل معنیٰ ہے جاسوسی کرنا۔ کان لگا کر سننا۔
④ (دوسرا ترجمہ) جس قوم نے (تکبر اور دشمنی کی وجہ سے) تم تک آنا ہی گوارا نہیں کیا۔ یعنی یہود خود تو آتے نہیں، منافقوں کے واسطے سے کیا فیصلہ ہوگا وہ معلوم کرواتے تھے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) (اللہ تعالیٰ کی کتاب کے) کلمات کے معانی متعین ہو جانے کے بعد بدل دیتے ہیں (تیسرا ترجمہ) (اللہ تعالیٰ کے) کلام کو (جبکہ وہ) کلام اپنے صحیح موقع پر قائم ہوتا ہے (اس کے) بعد (لفظاً و معنیً) بدلتے رہتے ہیں۔ یعنی باتوں کو بدل کر کہاں سے کہاں کر دیتے ہیں، یا بات کہیں سے کہیں لگاتے ہیں۔ ⑥ یعنی تمھاری مرضی کے مطابق کا فیصلہ ملے تو عمل کرنا؛ ورنہ کسی بہانے سے چلے آنا۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (کے یہاں) سے (آنے والے عذاب سے) اس کو بچانے کے لیے آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُرِدِ اللّٰهُ اَنۡ يُّطَهِّرَ قُلُوۡبَهُمۡ‌ؕ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ ۖۚ وَّلَهُمۡ فِى
الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ‌ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ
بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ‌ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ شَيۡـئًا‌ؕ وَاِنۡ حَكَمۡتَ
فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيۡفَ يُحَكِّمُوۡنَكَ وَعِنۡدَهُمُ
التَّوۡرٰٮةُ فِيۡهَا حُكۡمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۳﴾ ع

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو (کفریات سے) پاک کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہی نہیں کیا① ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے ﴿۴۱﴾ جھوٹ بولنے کے لیے یہ جاسوسی کرتے ہیں②، بڑے حرام کھانے والے ہیں③، سو اگر وہ لوگ تمھارے پاس (فیصلہ کرانے) آجاویں تو تم ان کے درمیان فیصلہ کرو یا تم ان سے اعراض کرو④ اور اگر تم ان سے اعراض کرو گے⑤ تو (بھی) وہ ہرگز تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم کو فیصلہ کرنا ہو تو تم ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں ﴿۴۲﴾ اور وہ لوگ تم سے کیسے فیصلہ کرائیں گے⑥؛ حالاں کہ ان کے پاس تورات موجود ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم (لکھا ہوا) ہے، پھر اس (یعنی نبی ﷺ کے یا تورات کے فیصلے) کے بعد وہ لوگ منہ پھرا لیتے ہیں⑦ اور (حقیقت میں) وہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں ﴿۴۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے دلوں کو (کفریات سے) پاک کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہی نہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) کان لگا لگا کر جھوٹی باتیں سننے والے ہیں (تیسرا ترجمہ) جھوٹی باتیں سننے کی عادت رکھتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) حرام کا مال بہت کھانے والے ہیں۔ ''سُحت'' کا لغوی معنی ہے کسی چیز کی بنیاد کھود کر اس کو برباد کر دینا، رشوت اور حرام مال کا یہی حال ہے کہ وہ دیانت کی بنیادوں کو کھود کر بالکل برباد کر دیتا ہے۔
④ یعنی ان کے مقدمے کو آپ نہ سنیں؛ بلکہ ٹال دیں۔
⑤ اور ان کا مقدمہ نہ چلائیں۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ آپ کو (فیصلہ میں) کیسے حاکم بنانا چاہتے ہیں؟
⑦ یعنی ہٹ جاتے ہیں، مانتے نہیں۔

إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ
اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۗ فَمَنْ
تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾

یقیناً ہم ہی نے (موسیٰ پر) تورات اتاری تھی، اس میں ہدایت اور روشنی تھی (اس دور کے) وہ تمام نبی جو (اللہ تعالیٰ کے) فرماں بردار تھے یہودیوں (کے معاملات) میں اس (تورات) کے (حکم کے) مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے، اور تمام اللہ والے اور علما بھی ①؛ کیوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا ذمے دار بنایا گیا تھا اور وہی (لوگ) اس پر نگران (یا گواہ) (بھی) تھے، سو (اے یہودیو!) تم لوگوں سے مت ڈرو اور تم مجھ ہی سے ڈرو اور میرے احکام کے بدلے (دنیا کی) تھوڑی سی قیمت مت لو، اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے، سو وہی لوگ کافر ہیں ﴿۴۴﴾ اور ہم نے اس (تورات) میں ان کے لیے یہ (حکم) لکھ دیا تھا کہ جان، جان کے بدلے میں اور آنکھ، آنکھ کے بدلے میں اور ناک، ناک کے بدلے میں اور کان، کان کے بدلے میں اور دانت، دانت کے بدلے میں اور زخموں میں بھی (اسی طرح برابری کا) بدلہ لیا جائے گا، سو جو بھی اس (بدلہ لینے) کو معاف کر دیوے تو وہ اس (معاف کرنے والے) کے لیے (گناہ کا) کفارہ ہوگا② اور جو شخص بھی اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۴۵﴾

① یعنی اس تورات کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے۔ دو قسم کی جماعت تھی: اول: رَبَّانِيُّوْن: جن کی عبادت کی طرف توجہ زیادہ ہوتی تھی، اگرچہ علم بہ قدرِ ضرورت ہوتا تھا، ایسے دنیا سے بے رغبت لوگ جیسے مکتب کے ابتدائی مدرسین۔ دوم: احبار: جن میں علم زیادہ ہو اور عمل بھی ہو، یہ لوگ باتوں کو عمدہ طریقے سے پیش کرنے میں ماہر ہوتے تھے۔ دونوں جماعتوں کا مقصد اللہ اور رسول کی اطاعت؛ البتہ ان کے نام غلبہ کے اعتبار سے رکھے گئے جن میں عبادت کا غلبہ تھا ان کو ''رب'' کی طرف نسبت کرکے ''ربانی'' یعنی اللہ والے، اور جن میں علم کا غلبہ تھا ان کو ''احبار'' کہا گیا۔ ② یعنی گناہ ختم ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠
وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى
وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ
يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ

اوران سب (نبیوں) کے پیچھے ہی ان کے نشان قدم پر ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو اس سے پہلی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والا بنا کر بھیجا اور ہم نے اس (عیسیٰ) کو انجیل دی، اس (انجیل) میں ہدایت اور روشنی تھی اور وہ (انجیل) اپنے سے پہلی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والی (یعنی سچا بتانے والی) تھی اور تقویٰ والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی ﴿۴۶﴾ اور انجیل والے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس (انجیل) میں اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کیا کریں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے سو وہی لوگ نافرمان ہیں① ﴿۴۷﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم پر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی (آسمانی) کتابوں کو سچا بتلاتی ہے اور ان (اگلی کتابوں کے مضامین) کی حفاظت کرنے والی ہے، لہٰذا جو اللہ تعالیٰ نے (تم پر) اتارا ہے اسی کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرو اور جو سچی بات تمھارے پاس آ گئی اس کو چھوڑ کر تم ان کی خواہشات کے پیچھے مت چلو، ہم نے تم میں سے ہر ایک (امت) کے لیے (الگ الگ) شریعت اور طریقہ مقرر کیا ہے②

① یہاں تین طرح کی آیتیں ہیں، (**اولئك هم الفسقون، الظلمون، الكافرون**) تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام کے خلاف حکم دینا کبھی تو کفر ہوتا ہے اور کبھی ظلم وفسق، اگر عملاً اس کے خلاف کرنے کے ساتھ ساتھ اعتقاد میں بھی اس کو حق نہ جانتا ہو تو یہ کفر ہے اور اگر عقیدے کی رو سے تو ان احکام کو حق مانتا ہے؛ مگر عملاً اس کے خلاف کرتا ہے تو یہ ظلم وفسق ہے۔ بنی اسرائیل نے آپسی مفاہمت سے شرعی قانون کے خلاف ایک خودساختہ دستور قائم کر لیا تھا اور اس پر عمل کرتے تھے اور یہ شریعت کے عمل اور انصاف کے قانون کی عملی مخالفت تھی، یہ بھی ان کی طرف سے ایک طرح کا ظلم تھا۔ ② ہر زمانے میں ہر امت کو فروعات میں الگ الگ طریقہ دیا اور اصول ہر دور میں متحد رہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾ وَاَنِ
احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ
بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ
ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ
ع اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم (سب) کو ایک ہی امت کر دیتے ①؛ لیکن تا کہ جو کچھ اس نے تم کو دیا اس میں اللہ تعالیٰ تم کو آزماوے، سو بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تم کوشش کرو، اللہ تعالیٰ ہی کے پاس تم سب کو واپس جانا ہے، سو جن چیزوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ تم کو اس کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۴۸﴾ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا اس کے مطابق تم ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو اور تم ان کی خواہشات کے مطابق مت چلو اور ان سے اس بات سے بچتے رہو ② کہ وہ تم کو فتنے میں ڈال کر کسی ایسے حکم سے تم کو ہٹا دیویں جو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف اتارا ہے، سو اگر وہ لوگ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بعض گناہوں کی (کچھ) سزا (دنیا ہی میں) دینا چاہتے ہیں اور یقیناً لوگوں میں سے بہت سارے فاسق ہی ہیں ﴿۴۹﴾ بھلا کیا جاہلیت والا فیصلہ وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ③؟ اور جو قوم یقین رکھتی ہو ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ ﴿۵۰﴾

---

① اور الگ الگ زمانے میں الگ الگ شریعت نہ آتی۔

② (دوسرا ترجمہ) احتیاط رکھو (تیسرا) ان سے ہوشیار رہو۔

③ شریعت کے فیصلوں میں سب کے لیے عدل وانصاف ہے اور جاہلیت کے فیصلوں میں امیر اور غریب قوی اور کمزور میں فرق رکھا جاتا ہے؛ گویا آسمانی شریعت کے خلاف من گھڑت قوانین پر وہ عمل کرتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا
دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِىْۤ
اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

اے ایمان والو! تم یہود اور نصاریٰ کو (اپنا گہرا) دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان (یہود و نصاریٰ) سے دوستی کرے گا سو یقیناً وہ ان ہی میں سے ہوگا① یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیں گے ﴿۵۱﴾ سو تم دیکھو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ ان (یہود و نصاریٰ) سے جلدی جلدی ملتے ہیں (یعنی دوستی کے تعلقات بڑھا رہے ہیں) وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ ہم پر مصیبت کا کوئی چکر② پیش نہ آجاوے ③ سو (یہ بات) قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ (مسلمانوں کو) فتح دے دیویں④ یا اپنی طرف سے کوئی (خاص) بات ظاہر کردیں⑤ پھر (اس وقت) جو بات ان منافقوں نے اپنے دلوں میں چھپائی تھی اس پر وہ پچھتانے لگے ﴿۵۲﴾ اور (اس وقت) ایمان والے (تعجب سے) کہیں گے کہ: کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ یقیناً وہ تمھارے ساتھ ہی ہیں، ان کے اعمال برباد ہوگئے جس کے نتیجے میں وہ لوگ نقصان میں رہ گئے ﴿۵۳﴾

① اگر کسی مسلمان نے اس قانون کی خلاف ورزی کرکے کسی یہودی یا نصرانی سے گہری دوستی کرلی تو وہ اسلام کی نظر میں بجائے مسلمان کے اسی قوم کا فرد شمار ہونے کے قابل ہے۔

② مصیبت جس پر آتی ہے وہ اس کو گھیر لیتی ہے، یہ ''دائرۃ'' کی تعبیر کا مفہوم معلوم ہو رہا ہے۔

③ یعنی مسلمان مغلوب ہوگئے اور کوئی برا وقت آگیا تو یہ یہود و نصاریٰ ہماری مدد کریں گے؛ اس لیے ان سے بھی محبت رکھو۔

④ یعنی مکہ کی فتح ہوگئی۔

⑤ اس کی ایک مراد منافقوں کے نفاق کا پردہ پھاڑ کر ان کو ظاہر کردیا جاوے جس میں ان کی رسوائی ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا
وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع ۹
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اے ایمان والو! جو شخص بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جاوے① تو بہت جلدی اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے، ایمان والوں پر نرم (یعنی مہربانی کرنے والے)، کافروں کے لیے سخت ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ (اللہ) جس کو چاہتے ہیں فضل دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑی وسعت والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۵۴﴾ (اے مسلمانو!) یقیناً تمھارے مدد کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور اس کے رسول ہیں اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ (اللہ کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں ﴿۵۵﴾ اور جو شخص اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو دوست بناتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے) تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے ﴿۵۶﴾

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے جنھوں نے تمھارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کافروں کو تم دوست مت بناؤ، اور اگر تم حقیقت میں ایمان والے ہو تو تم اللہ تعالیٰ (ہی) سے ڈرو ﴿۵۷﴾

① یعنی مرتد ہو جاوے۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ۝۵۸
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ۝۵۹ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۝۶۰ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ
دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ۝۶۱

اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ لوگ اس (اذان ونماز) کے ساتھ کھیل اور مذاق کرتے ہیں، یہ اس واسطے کہ وہ (کافر) ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے اہلِ کتاب! کیا تم کو ہماری صرف یہ بات بری لگتی ہے① کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو (قرآن) ہم پر اتارا گیا اور جو (تورات وانجیل وغیرہ کتابیں) پہلے اتاری گئی اس پر ہم ایمان لائے، اور یقیناً تم میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں ﴿۵۹﴾ تم کہہ دو: کیا میں تم کو بتلاؤں کہ اس سے زیادہ بری سزا اللہ تعالیٰ کے یہاں کس کو ہوگی② یہ وہ (یہود) ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب اترا، اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا اور ان لوگوں نے شیطان کی عبادت کی، ایسے ہی لوگوں کا بہت برا ٹھکانہ ہے اور (وہی لوگ) سیدھے راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ﴿۶۰﴾ اور جب وہ (منافق) لوگ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے؛ حالاں کہ وہ کفر لے کر (مسلمانوں کی مجلس میں) داخل ہوئے اور وہ اسی (کفر) کو لے کر نکلے اور اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں جس کو وہ لوگ چھپاتے ہیں ﴿۶۱﴾

---

①(دوسرا) کیا تم ہمارے ساتھ صرف اس لیے بیر (یا ضد) رکھتے ہو (تیسرا) کیا تم صرف ہماری اس بات پر عیب لگاتے ہو۔ ②مخاطبین کو اشتعال پیدا نہ ہو جائے ایسے عنوان سے خطاب کرنا یہ داعی کے لیے ضروری ہے، آیت میں مخاطب یہود ہے؛ لیکن موازنہ اور مثال کے انداز میں کلام کیا گیا ہے۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۲ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۶۳ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ
غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ

اور تم ان (یہودیوں) میں سے بہت سوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم اور حرام کے مال کھانے میں دوڑ دوڑ کر وہ آگے بڑھتے ہیں، جو کام وہ کر رہے ہیں وہ بہت ہی برے ہیں ﴿۶۲﴾ اللہ والے اور علما گناہ کی بات کہنے اور حرام کا مال کھانے سے ان کو کیوں نہیں روکتے؟ بہت ہی برا کام ہے جو وہ لوگ کر رہے ہیں① ﴿۶۳﴾ اور یہود لوگ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ (خرچ کرنے سے) بند ہو گئے ہیں ②(بلکہ سچا جواب یہ ہے کہ) ہاتھ تو خود ان (یہودیوں) کے بند ہو گئے ہیں، انھوں نے ایسی (اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی والی) بات کہی ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی ہے؛ بلکہ اس (اللہ تعالیٰ) کے دونوں ہاتھ پوری طرح کھلے ہوئے ہیں③ وہ (اللہ تعالیٰ) جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں

① (دوسرا ترجمہ) واقعی ان کی یہ عادت بری ہے۔ نوٹ: (۱) علمائے یہود نے نہی عن المنکر کا کام قصداً چھوڑ دیا اور اس کی عادت بنالی، یہ عادت محض دنیا طلبی کی وجہ سے تھی۔ نوٹ: (۲) اسی لیے حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ: یہ آیت قرآنِ کریم کی سخت آیت ہے کہ جس میں نہی عن المنکر چھوڑنے والے کو برائی کرنے والے کے درجے میں سمجھا گیا۔

نوٹ: عربی زبان میں جب لفظ ''فعل'' استعمال ہوتا ہے تو اس میں ہر قسم کا کام شامل ہوتا ہے، چاہے وہ کام قصداً کرے یا بغیر قصد کے کرے۔ اور ''عمل'' کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ کام ہوتا ہے جو قصد اور ارادے سے کیا جائے۔ اور ''صنع'' کا لفظ ایسے کام کے لیے بولا جاتا ہے جو کام انسان اپنے اختیار اور اپنے ارادے سے کرے اور اس کام کو عادت اور مقصد بنالیوے۔ آیت میں عوام کے برے کاموں کو بتلانے کے لیے ''**یعملون**'' کا لفظ استعمال ہوا اور مشائخین اور علما کے لیے ''**یصنعون**'' کا لفظ استعمال ہوا۔ علما عوام سے بدگمان ہو گئے تھے کہ ہم ان کو برائیوں سے روکیں گے تو وہ رکیں گے نہیں اور بڑی بات تو یہ تھی کہ عوام سے تحفے حاصل کرنے کی لالچ میں سچائی کی حمایت کا جذبہ ہی علماء میں پیدا نہیں ہوتا تھا، برے کام کرنے والے علما کی عوام سے بھی زیادہ خطرناک حالت تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قوم کے لوگ اگر گناہ میں مبتلا ہوں اور علما کو اندازہ ہو کہ ہم ان کو روکیں گے تو وہ رک جائیں گے، پھر بھی نہ روکیں، چاہے کسی لالچ کی وجہ سے چاہے کسی ڈر کی وجہ سے تو ان علما کا یہ جرم اصل گنہگاروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لیے نہی عن المنکر کی کوشش تو کرتے ہی رہنا چاہیے نتیجہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ ② یعنی نعوذ باللہ یہ لوگ اللہ کو بخیل کہنے لگے ③ اللہ تعالیٰ تو بڑے سخاوت کرنے والے ہیں۔

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ
وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ
تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

اور (اے نبی!) تم پر جو (کلام) تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سوں میں (ان کی ضد کی وجہ سے) شرارت اور کفر ضرور بڑھا کر ہی رہے گا اور ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے، جب کبھی وہ (مسلمانوں کے ساتھ) لڑائی کے لیے آگ بھڑکاتے ہیں① تو اللہ تعالیٰ اس (آگ) کو بجھا دیتے ہیں اور وہ زمین میں فساد پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے ﴿٦٤﴾ اور اگر اہلِ کتاب (قرآن اور محمد ﷺ پر) ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے معاف کر دیتے اور ہم ان کو ضرور نعمتوں کے باغات میں داخل کرتے ﴿٦٥﴾ اور اگر وہ (اہلِ کتاب) تورات اور انجیل② اور جو (قرآن) ان پر ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا اس پر (عمل کرنے کی) پوری پابندی کرتے تو وہ اپنے اوپر سے③ اور اپنے قدموں کے نیچے④ سے (یعنی ہر طرف سے) ضرور کھاتے⑤ کچھ ان میں سے سیدھے راستے پر بھی ہیں اور ان میں زیادہ لوگ وہ ہیں جو (بہت ہی) برے کام کرتے ہیں ﴿٦٦﴾

① (دوسرا) آگ سلگاتے ہیں۔ ② تورات اور انجیل پر پورا عمل اسی وقت ہوگا جب حضور ﷺ پر ایمان لے آویں۔ چونکہ تورات اور انجیل میں جابجا حضور ﷺ کی پیشین گوئی موجود ہیں۔ ③ یعنی آسمان سے برکت والا پانی برستا۔
④ یعنی زمین کی کھیتی۔ اسی طرح معدنیات کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے۔
⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق خوب فراغت سے کھاتے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ‌ؕ
وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٦٧﴾ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ
الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ
رَّبِّكُمۡ‌ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ۚ فَلَا
تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـُٔوۡنَ
وَالنَّصٰرٰى مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ
يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ رُسُلًا‌ؕ

اے رسول! (محمد ﷺ) جو (کلام یا احکام) تم پر تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا وہ (تمام لوگوں کو) پہنچا دو اور اگر (بالفرض) تم نے ایسا نہیں کیا تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اللہ تعالیٰ کا (کامل) پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ تم کو لوگوں (کی سازشوں) سے بچائیں گے [1] یقیناً اللہ تعالیٰ کفر کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿٦٧﴾ (اے نبی!) تم (یوں) کہو کہ: اے اہلِ کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل اور جو (قرآن) تم پر تمھارے رب کی طرف سے (محمد ﷺ کے واسطے سے) اتارا گیا اس کو قائم (یعنی پوری پابندی سے عمل) نہ کرو وہاں تک تم (صحیح دین کے) راستے پر نہیں ہو اور (اے نبی!) تم پر جو (قرآن) تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سوں کو شرارت اور کفر میں ضرور بڑھاوے گا، سو کافر قوم پر تم افسوس نہ کیا کرو ﴿٦٨﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں جو بھی (ان میں سے) اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے ﴿٦٩﴾ پکی بات ہے کہ بنی اسرائیل سے ہم نے (تورات میں تمام نبیوں کو سچا ماننے کا) عہد لیا تھا اور ہم نے ان کے پاس بہت سارے رسول بھیجے،

---

[1] (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو حفاظت میں رکھیں گے۔

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝٧٠
وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ
ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٧٢

جب بھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لائے جس (حکم) کو ان کا دل پسند نہ کرتا ہو① تو (رسولوں کی) ایک جماعت کو ان لوگوں نے جھٹلا دیا اور ایک جماعت کو وہ قتل کر دیتے تھے ﴿۷۰﴾ اور انھوں نے ایسا سمجھ لیا کہ (ان کی نبیوں کے جھٹلانے پر) کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اس لیے وہ لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی② پھر (بھی) ان میں سے بہت سارے لوگ (اسی طرح) اندھے اور بہرے بنے رہے اور جو کام وہ لوگ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۷۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے ایسی بات کہی: یقیناً اللہ تعالیٰ ہی مسیح ابن مریم ہیں؛ حالاں کہ (خود) مسیح نے (یہ) کہا تھا: اے بنی اسرائیل! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، یقینی بات ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس (شخص) کا ٹھکانہ آگ ہے اور (ایسے) ظالموں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۷۲﴾

---

① اپنی چاہتوں کو احکام الٰہی کے تابع بنانا ہے نہ کہ احکام کو مرضی کے تابع بنانا۔

② ان کی ہدایت کے لیے اگلے نبیوں کے بعد دوسرے نبی بھیجے گئے کہ وہ سیدھے راستے پر آ دیں، اس کے باوجود انھوں نے نبیوں کی اطاعت نہیں کی اور اوپر سے یہ بھی خیال کہ نبیوں کی مخالفت کے باوجود ان پر کوئی عذاب آنے والا نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کی ان شرارتوں کی وجہ سے اللہ کا عذاب ان پر آیا اور ظالم لوگ ان پر مسلط کیے گئے تب انھوں نے توبہ کی؛ لیکن اچھے حالات ہوتے ہی شرارتوں میں لگ گئے، نبیوں کو قتل کیا، سورۂ اسراء کے شروع میں اس کا بیان ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

پکی بات یہ ہے کہ وہ (نصاریٰ) لوگ (بھی) کافر ہو چکے ہیں جو ایسا کہتے ہیں کہ: یقیناً اللہ تو تین (خداؤں) میں کا تیسرا ہے؛ حالاں کہ ایک معبود (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور جو بات وہ (نصاریٰ) لوگ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہیں آئے① تو ان میں سے جو لوگ کفر پر (قائم) ہیں ان کو دردناک عذاب پہنچ کر ہی رہے گا ﴿۷۳﴾ بھلا کیا وہ لوگ (ایسے غلط عقیدوں سے) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں مانگتے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۷۴﴾ مسیح مریم کا بیٹا ایک رسول ہی تو ہے، اس سے پہلے بہت سارے رسول گذر چکے ہیں، اور اس کی اماں بڑی سچائی پر چلنے والی (یعنی ولیہ) تھی، وہ (ماں، بیٹے) دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، تم دیکھو! ہم ان کے لیے کس طرح کھول کھول کر (توحید کی) دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر تم دیکھو کہ وہ کہاں الٹے جا رہے ہیں ﴿۷۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کیا تم ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تمھارے لیے نہ نقصان کی کوئی طاقت رکھتی ہو اور نہ نفع کی، اور اللہ تعالیٰ ہی بڑے سننے والے، بہت جاننے والے ہیں ﴿۷۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) اگر یہ لوگ اپنی کہی ہوئی بات سے باز نہ آئے۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ غَيۡرَ الۡحَـقِّ وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا
مِنۡ قَبۡلُ وَاَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا وَّضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ۝ لُعِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِىۡۤ ع
اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ‌ ؕ ذٰ لِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ۝
كَانُوۡا لَا يَتَـنَاهَوۡنَ عَنۡ مُّنۡكَرٍ فَعَلُوۡهُ‌ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۝ تَرٰى كَثِيۡرًا
مِّنۡهُمۡ يَتَوَلَّوۡنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ لَبِئۡسَ مَا قَدَّمَتۡ لَهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ اَنۡ سَخِطَ اللّٰهُ
عَلَيۡهِمۡ وَفِى الۡعَذَابِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۝

(اے نبی!) تم کہو: اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین میں ناحق غلو مت کرو① اور تم ایسے لوگوں کی خواہشات پر مت چلو جو خود پہلے ہی سے گمراہ ہو گئے ہیں اور وہ بہتسوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور وہ سیدھے راستے (کو جانتے ہوئے بھی اس) سے بھٹک گئے ہیں ﴿۷۷﴾

بنی اسرائیل کے جو لوگ کافر بن گئے ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) داوٗد (علیہ السلام) اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام دونوں) کی زبان سے لعنت کی گئی②، یہ (لعنت) اس لیے ہوئی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے نکل جاتے تھے ﴿۷۸﴾ جو برائی کے کام وہ کرتے تھے اس سے آپس میں ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے③ جو کام وہ لوگ کرتے تھے واقعۃً وہ بہت ہی برے تھے ﴿۷۹﴾ ان (یہود) میں سے بہت سوں کو تم دیکھو گے کہ انھوں نے کافروں کو (اپنا) دوست بنایا ہوا ہے، جو (کام) وہ اپنے لیے آگے (آخرت میں) بھیج رہے ہیں یقیناً وہ بہت ہی برا ہے، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہو گئے ہیں اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۸۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم تمھارے دین کی بات میں ناحق مبالغہ مت کرو۔

② ظاہری لعنت: بندر اور خنزیر کی شکل بنا دی گئی۔
باطنی لعنت: اللہ کے نیک بندوں سے نفرت اور مشرکین کی محبت ان کے دل میں آئی۔

③ خود بھی برائی سے رکتے نہیں تھے اور دوسروں کو بھی برائی سے روکتے نہیں تھے۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۝٨١ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ
مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۝٨٢

اور اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر① اور جو (کلام) ان کی طرف اتارا گیا اس پر ایمان لاتے تو ان (مشرکوں) کو کبھی بھی (اپنا) دوست نہ بناتے؛ لیکن ان میں کے زیادہ لوگ تو نافرمان ہیں ﴿۸۱﴾ (اے نبی!) تم ایمان والوں سے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت دشمنی کرنے والے یہود اور شرک کرنے والوں کو پاؤ گے اور تم ان (غیر مسلموں میں سے) ایمان والوں سے دوستی کرنے میں زیادہ نزدیک ان لوگوں کو پاؤ گے جنھوں نے کہا کہ: ہم تو نصرانی ہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان (نصرانیوں) میں بہت سارے علما اور (دنیا چھوڑ کر تنہائی میں رہنے والے) درویش لوگ ہیں اور اس واسطے کہ وہ (نصاریٰ) تکبر نہیں کرتے② ﴿۸۲﴾

① مراد: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آیت منافقین کے لیے ہے، یا حضرت موسیٰ مراد ہیں اور آیت یہودیوں کے لیے ہے۔
② یہود اور مشرکین کے مقابلے میں نصاریٰ قدرے غنیمت ہے۔ جب کہ درویشی اور گوشہ نشینی ہو اور تکبر میں کمی ہو یہ سب اوصاف ہوں، بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ: یہ آیت نجاشی اور ان کے رفقا کے متعلق نازل ہوئی۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ
الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا
جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا
قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا ع
تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾

اور جب وہ① اس کلام (یعنی قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (یعنی محمد ﷺ) پر اتارا گیا ہے تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ وہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں، اس وجہ سے کہ انھوں نے حق (یعنی اسلام) کو پہچان لیا ہے، وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہم تو ایمان لے آئے، سو آپ ہم کو ماننے والوں کے ساتھ لکھ دیجیے ﴿۸۳﴾ اور ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو سچا دین ہمارے پاس آ گیا ہے اس پر کیوں ایمان نہ لائیں؟ اور (پھر) ہم اس بات کی توقع رکھیں کہ ہمارے رب ہم کو نیک لوگوں میں داخل کر دیں گے ②﴿۸۴﴾ سو اللہ تعالیٰ اُن کی (اِن) کہی ہوئی باتوں کے بدلے میں ان کو ایسے باغات عطا فرمائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے ﴿۸۵﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنم والے ہیں ﴿۸۶﴾

اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کر دی ہیں تم ان کو حرام مت کر لیا کرو اور تم (شریعت کی) حد سے آگے مت بڑھو، یقیناً اللہ تعالیٰ (شریعت کی) حد سے باہر نکلنے والوں سے محبت نہیں کرتے ﴿۸۷﴾

① یعنی نصاریٰ جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔

② آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ شامل ہونے کی امید ایمان لانے پر موقوف ہے؛ اس لیے ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح حق قبول کرنے والوں پر ملامت کرنا نیک بختی نہیں ہے۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا
يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ
اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا
حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

اور اللہ تعالیٰ نے جو رزق تم کو دیا ہے تم اس میں سے حلال، پاکیزہ چیزیں ① کھاؤ اور جس اللہ تعالیٰ پر تم ایمان رکھتے ہو تم اس سے ڈرتے رہو ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھاری پکڑ نہیں کریں گے ②؛ لیکن جو قسمیں تم نے مضبوط باندھیں ③ ان (کے توڑنے) پر تمھاری پکڑ کریں گے، سو اس (پکی قسم توڑنے) کا کفارہ یہ ہے: جو درمیانی درجے کا کھانا تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو ویسا دس مسکینوں کو کھلانا ہے یا ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دو یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی) آزاد کرو، سو جس کے پاس (اس میں سے کچھ بھی) نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا بیٹھو (اور قسم توڑ ڈالی ہو) اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو ④ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم شکر کرنے والے بنو ﴿۸۹﴾ اے ایمان والو! یقینی بات ہے کہ شراب اور جوا اور بتوں کے تھان ⑤ اور قسمت معلوم کرنے کے تیر یہ سب ناپاک، شیطانی کام ہیں، لہٰذا تم اس سے بچو؛ تاکہ تم فلاح پا جاؤ ﴿۹۰﴾

---

① طبیعت جس کی طرف رغبت کرے، لذیذ۔ ② یعنی کفارہ واجب نہیں۔ لغو قسم: کسی گذشتہ واقعہ پر اپنے خیال کے مطابق سچا سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو، اسی طرح بلا قصد جو قسم کے الفاظ زبان سے نکلے۔ ③ یعنی پکی کھائی۔
④ قسم کھانے میں جلد بازی نہ کرو، بلاضرورت قسم نہ کھاؤ، قسم کھانے کے بعد شرعی یا طبعی ضرورت کے بغیر قسم کو مت توڑو۔
⑤ تھان: ہر بت کے آگے جانور ذبح کرنے کے لیے ایک خاص جگہ بناتے تھے، جہاں آکر لوگ اس بت کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے، اسی طرح بغیر تراشے ہوئے پتھر جن میں کوئی صورت بنی ہوئی نہ ہو اس کو بھی ''انصاب'' کہتے ہیں۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا
اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

شیطان تو یہی ارادہ کرتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز سے روک دیوے، سو کیا تم (اب ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟ (یعنی رک جاؤ) ﴿۹۱﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو اور تم (نافرمانی سے) بچتے رہو، سو اگر تم منہ پھرالو گے ① تو تم جان لو کہ ہمارے رسول کی ذمے داری صرف صاف صاف (احکام) پہنچا دینا ہے ﴿۹۲﴾ جو لوگ ایمان والے ہوں اور وہ نیک کام کرتے رہیں تو (حرام ہونے سے پہلے) جو کچھ کھایا (یا پیا) اس کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے جب کہ وہ (اس وقت بھی حرام چیزوں سے) بچتے رہیں اور وہ ایمان پر (قائم) رہیں اور نیک کام کرتے رہیں، پھر (آئندہ جو چیزیں حرام کی گئیں اس سے بھی) وہ بچتے رہیں اور ایمان پر (مضبوط) رہیں، پھر تقویٰ پر رہیں ② اور نیکی کی اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں ③ ﴿۹۳﴾

① یعنی اطاعت نہیں کرو گے۔

② یعنی ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتے کرتے اونچے مقام پر پہنچ گئے۔

③ اس آیت میں تین مرتبہ ''اتقوا'' کا ذکر ہے، اس کی مراد یہ سمجھ میں آتی ہے کہ پہلے سے مراد کفر سے بچنا، دوسرے سے مراد گناہِ کبیرہ سے بچنا اور تیسرے سے مراد گناہِ صغیرہ سے بچنا ہے۔ پہلے ''اٰمنوا'' میں عمومی ایمان، دوسرے میں یقین مراد لیا جائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ
مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ
طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ

اے ایمان والو! شکار کے کچھ جانوروں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ضرور تمھاری آزمائش کریں گے ① جن کو تمھارے ہاتھ اور تمھارے نیزے حاصل کرسکیں گے؛ تاکہ اللہ تعالیٰ (ظاہر کر کے بھی) جان لیویں کہ کون بغیر دیکھے ہوئے اس (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے ڈرتا ہے، پھر جو شخص اس (حرمت) کے بعد زیادتی کرے گا تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۹۴﴾ اے ایمان والو! تم احرام کی حالت میں ہو تب شکار مت کرو اور جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر اس (شکار) کو قتل کردیوے تو (اس پر) اس قتل کیے ہوئے جانور جیسا چوپایوں ② میں سے بدلہ میں دینا ضروری ہوگا، جس کا تم میں سے دو معتبر ③ شخص فیصلہ کریں گے، جس کو کعبہ تک پہنچا کر ذبح کردیا جائے یا کفّارے میں (اس جانور کی قیمت کا) مسکینوں کو کھانا دے دیا جاوے ④ یا اس کے برابر روزے رکھنے ہیں؛ تاکہ وہ (شکار کرنے والا) اپنے کیے ہوئے کام کے وبال کا مزہ چکھے، پہلے جو کچھ ہو چکا اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرچکے ہیں

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایک معمولی سی شکار کی بات میں تمھاری ضرور آزمائش کریں گے۔ حدیبیہ کے سفر کے موقع پر جانور سامنے پھر رہے تھے، یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش تھی؛ لیکن چوں کہ صحابہؓ احرام کی حالت میں تھے اس لیے شکار نہیں کرسکتے اور صحابہؓ نے اس چیز پر عمل کر کے دکھلایا، جبکہ یہود سنیچر کے دن حیلے بہانے کر کے مچھلی پکڑتے رہے؛ حالانکہ ان کو منع کیا گیا تھا، حضرت طالوت نے بھی لشکر میں مخلصین کی جانچ کے لیے پانی پینے سے منع کیا تھا، گویا معمولی معمولی چیزوں میں نفس پر قابو کرنے کی عادت بنوائی جارہی ہے، چونکہ جو آدمی ایسی معمولی چیزوں میں نفس پر قابو نہیں کرسکتا ایسے آدمی کے لیے بلند کارنامے انجام دینے مشکل ہوا کرتے ہیں۔ ② یعنی دیانت دار، تجربہ کار، صاحب بصیرت۔
④ اس شکار کی قیمت سے مساکین کو غلہ دینا ہے؛ یعنی ایک مسکین کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار کا اناج، اس طرح پوری قیمت سے جس قدر مساکین کو ہوسکے ہر مسکین کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار کا غلہ بانٹ دیا جائے یا جتنے مساکین کو غلہ دیا جاسکتا ہے اتنی مقدار میں روزے رکھیں۔

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ
وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ
وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ

اور جو شخص دوبارہ یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست انتقام لینے والے ہیں ﴿٩٥﴾ تمھارے لیے سمندر کا شکار کرنا اور اس کا کھانا خود تمھارے لیے اور (قافلہ میں چلنے والے) مسافروں کے لیے فائدہ اٹھانے کی غرض سے حلال کر دیا گیا ہے اور جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تمھارے لیے زمین کا شکار حرام کیا گیا ہے اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے ﴿٩٦﴾ اللہ تعالیٰ نے احترام والے گھر کعبہ کو لوگوں کے لیے (امن اور بھلائی کے) قیام کا ذریعہ بنایا ہے① اور احترام والے مہینے② اور ہدی③ اور جن (جانوروں) کے گلے میں پٹہ④ ڈالا جاتا ہے ان کو بھی⑤؛

① قیام کا مطلب: (١) جس پر کسی چیز کا قائم اور باقی رہنا موقوف ہو۔ (٢) دنیا کا بقا کعبہ سے ہے، دنیا کی شروعات کعبے سے ہوئی اور قیامت کے قریب جب کعبہ نہ رہے گا تو پھر اس دنیا کا فنا ہونا شروع ہوجائے گا۔ (٣) اسی طرح کعبہ نماز، حج، عمرہ کے قائم ہونے کا ذریعہ ہے۔ (٤) مکہ کے لوگوں کو کعبہ کی برکت سے امن اور انواع واقسام کے پھل ملتے ہیں۔ (٥) ظلم اور خون ریزی سے امن ہے۔ (٦) گویا کعبہ پورے عالم کے لوگوں کے لیے بقا اور امن کا ذریعہ ہے۔ (٧) پھر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کا مولد و مسکن ہے، جن کی ذات قیامِ انسانیت کا ذریعہ ہے۔
② ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے یا چاروں احترام والے مہینے: رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم سب مراد ہیں۔
③ حرم کے پاس ذبح کرنے کے لیے جو جانور لے جاتے ہیں۔
④ اسلام سے پہلے جاہلیت کے دور میں جو بھی آدمی حج کے لیے جاتا وہ اپنے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیتا، جیسے آج کے جاہلیت کے دور کے حاجی گلے میں پھول کا ہار ڈالتے ہیں جو غلط کام ہے، جس سے لوگ یہ سمجھتے کہ یہ انسان حج میں جارہا ہے، اسلام میں بھی قربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ ڈالنا جائز ہے؛ تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ جانور کعبہ لے جاکر ذبح کرنا ہے تو کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچاتا، سب اس کا احترام کرتے ہیں۔
⑤ ان سب کو بھی لوگوں کے لیے امن، بھلائی قائم ہونے کا ذریعہ بنادیا ہے۔

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ
وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
ع تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ
تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾

یہ اس لیے تا کہ تم لوگ جان لو کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۷﴾ تم جان لو یقیناً اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۸﴾ رسول کے ذمے تو (اللہ تعالیٰ کی بات) پہنچادیناہی ہے اور جو کچھ تم لوگ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم لوگ چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۹۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: ناپاک چیز اور پاک چیز برابر نہیں ہو سکتی① اگرچہ ناپاک چیز کا زیادہ ہونا تم کو اچھا ہی لگتا ہو، سوائے عقل والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو؛ تا کہ تم لوگ کامیابی حاصل کرلو ﴿۱۰۰﴾

اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جاوے تو وہ تم کو بری لگے اور اگر ان (چیزوں) کے بارے میں ایسے وقت میں تم سوال کرو گے جب قرآن اتارا جارہا ہو تو وہ تم پر ظاہر کردی جائیں گی② اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کردیا③ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، حلیم ہیں④ ﴿۱۰۱﴾

---

① خبیث سے مراد: حرام یا ناپاک چیز، گناہ کرنے والا یا برے اعمال اور طیب سے مراد: حلال یا پاک چیز، اطاعت کرنے والا اور اچھے اعمال۔ ② لیکن جب پورا قرآن نازل ہو چکا تو پھر وحی کا سلسلہ بند کردیا گیا۔
③ یعنی پہلے جو ایسے نامناسب سوالات کیے گئے اس کو اللہ نے معاف کردیا؛ لیکن آئندہ ایسے سوال نہ کرنا۔
④ اللہ تعالیٰ کسی نافرمانی پر دنیا میں سزا نہ دیویں تو ایسا مت سمجھنا کہ آگے بھی کوئی سزا یا عذاب نہیں دیں گے۔

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا
سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا
حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ﴿۱۰۴﴾

تم سے پہلے (زمانوں میں دوسری امت) کے لوگوں نے (اپنے رسولوں سے) اس قسم کے سوالات کیے تھے، پھر وہ ان کا (جواب ملا تو عمل کرنے سے) انکار کرنے لگے ﴿۱۰۲﴾ اللہ تعالیٰ نے (کسی جانور کو) بحیرہ نہیں بنایا اور سائبہ بھی نہیں بنایا اور وصیلہ بھی نہیں بنایا اور حام بھی نہیں بنایا①؛ لیکن کافر لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت باندھتے ہیں اور ان (کافروں) میں سے زیادہ لوگوں کو (دین کی صحیح) سمجھ نہیں ہے ﴿۱۰۳﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ: جو چیز اللہ تعالیٰ نے اتاری اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ، تو وہ (جواب میں) کہتے ہیں: ہم نے جن (طریقوں) پر اپنے باپ دادوں کو پایا وہی ہمارے لیے کافی ہے، کیا بھلا ان کے باپ دادوں کو (دین کی) کسی بات کا علم نہ ہو اور وہ (آسمانی کتاب کی) ہدایت پر نہ ہو تو بھی (ان ہی کے پیچھے چلیں گے؟)② ﴿۱۰۴﴾

---

① بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کی تفصیل:

بحیرہ: جس اونٹنی کا کان چیر کر اس کے دودھ کو بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاوے، کوئی اس کا دودھ دوہتا نہیں تھا۔

سائبہ: جو اونٹنی بتوں کے لیے مکمل چھوڑ دی جاتی، اس پر کوئی سواری نہ کرتا، بوجھ نہ لادتا، کسی کام میں اس کو استعمال نہ کیا جاتا، یہ سلسلہ آج کے دور میں بھی ہے۔

وصیلہ: جس اونٹنی کو مسلسل مادہ بچے پیدا ہوں، درمیان میں کوئی بھی نر بچہ پیدا نہ ہو، ایسی اونٹنی کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔

حام: جو ایک خاص مقرر کی ہوئی مقدار میں (تقریباً دس) وطی کر لیوے یعنی اس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو جائیں تو اس کو بھی مکمل بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس کو کسی بھی کام میں نہ لاتے۔

② یعنی اس طرح کے جاہل آباء و اجداد کی جاہلانہ تقلید نہ کریں۔ خاندانی رسم و رواج جس کی بنیاد جہالت پر ہے اہلِ علم کو اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ
بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا
مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ

اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر ضرور کرو، جب تم ہدایت پر ہو تو جو لوگ گمراہ ہو گئے ہیں وہ تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ①تم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے، سو جو کام تم کرتے تھے اسے وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بتلا دیں گے ﴿۱۰۵﴾ اے ایمان والو! جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو جاوے تو وصیت کرنے کے وقت تم میں سے دو امانت دار آدمی کو تمھارے درمیان (وصیت پر) گواہ بنانا مناسب ہے، یا تم زمین میں سفر میں نکلے ہو پھر (وہیں) موت کی مصیبت نے (آکر) تم کو پکڑ لیا (اور مسلمان گواہ نہ مل سکے) تو تمھارے غیروں میں سے دو (غیر مسلموں) کو (وصیت پر گواہ) بنا لو②(پھر) اگر تم (وارثوں) کو (ان دونوں وصیت کے گواہ کے بارے میں) کوئی شک ہو جاوے تو ان دونوں (گواہوں) کو نماز کے بعد روک لو، پھر وہ دونوں گواہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر (اس طرح) کہیں کہ: ہم اِس (قسم) کے ذریعے کوئی مال (یا فائدہ) لینا نہیں چاہتے، چاہے وہ (معاملہ ہمارے) کسی رشتے دار کا ہو،

---

① تفسیرِ بحرِ محیط میں حضرت سعید ابن جبیرؒ سے آیت کی یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ ''تم اپنے واجباتِ شرعیہ کو ادا کرتے رہو، جن میں جہاد اور امر بالمعروف بھی داخل ہے، یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی جو لوگ گمراہ رہیں تو تم پر کوئی نقصان نہیں ہے'' (از معارف القرآن)

''**اذا اھتدیتم**'' کے معنی ہے جب تم راہ پر چل رہے ہو تو دوسروں کی گمراہی تمھارے لیے مضر نہیں اور ظاہر ہے کہ جو شخص امر بالمعروف کے فریضہ کو ترک کر دے وہ راہ پر نہیں چل رہا ہے۔

② وصیت پر گواہ مسلم اور غیر مسلم دونوں میں سے بنا سکتے ہیں چاہے سفر ہو یا وطن میں ہو، ایک گواہ بھی چل سکتا ہے، عادل ہو یا نہ ہو دونوں طرح کے چل سکتے ہیں۔

وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اور اللہ تعالیٰ کی (طرف سے) گواہی (دینے کی جو ذمے داری ہم پر ہے اس) کو ہم نہیں چھپائیں گے (اگر ہم نے چھپایا) تب تو یقیناً ہم گنہگاروں میں سے ہو جائیں گے''①﴿۱۰۶﴾

① مرنے والا کسی زندہ انسان کو مال سونپے اور مال کے متعلق کہہ دے کہ: یہ مال فلاں کو دینا، دلانا تو ایسے زندہ شخص کو ''وصی'' کہتے ہیں، وصی ایک شخص بھی ہو سکتا ہے اور ایک سے زیادہ بھی۔

سفر ہو یا حضر وصی مسلمان اور عادل ہو یہ افضل ہے۔

شرعی ضابطے میں دعویٰ کرنے والے سے گواہ لیے جاتے ہیں، اگر وہ گواہ پیش کر دے تو فیصلہ اس کے حق میں ہوگا اور اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو جس پر دعویٰ ہے اس سے قسم لی جائے گی اور قسم کی بنیاد پر مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں ہوگا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دے تو دعویٰ کرنے والے کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔

قسم کو پکا کرنے کے لیے خاص جگہ یا خاص وقت کا اہتمام کیا جا سکتا ہے، حاکم موقع ومحل دیکھ کر اس پر عمل کر سکتا ہے۔

آیاتِ مذکورہ کے نزول کا واقعہ یہ ہے کہ: ایک مسلمان جن کا نام 'بُدیل' اور دو نصرانی جن کا نام تمیم اور عدی تھا تجارت کے لیے ملکِ شام کی طرف گئے، شام پہنچ کر بدیل بیمار ہو گئے، انھوں نے اپنے مال کی فہرست لکھ کر سامان میں رکھ دی اور اپنے دونوں ساتھیوں کو اطلاع نہیں کی، مرض جب زیادہ بڑھ گیا تو انھوں نے اپنے دونوں نصرانی ساتھیوں کو وصیت کی کہ: سب سامان میرے وارثوں کو پہنچا دینا۔ انھوں نے سب سامان لا کر وارثوں کے حوالے کر دیا؛ مگر چاندی کا ایک پیالہ جس پر سونے کا ملمع یا نقش ونگار تھا اس میں سے نکال لیا، وارثوں کو سامان میں سے فہرست ملی، فہرست کے مطابق مال میں سے سونے کا ایک پیالہ غائب تھا، وارثوں نے ان دونوں سے پوچھا کہ: مرنے والے نے کچھ سامان بیچا تھا؟ یا کچھ زیادہ بیمار رہا کہ علاج وغیرہ میں خرچ ہوا ہو؟ ان دونوں نے کہا کہ نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ آخر معاملہ حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی عدالت میں پیش ہوا؛ چونکہ وارثوں کے پاس گواہ نہ تھے تو ان دونوں نصرانیوں سے قسم لی گئی کہ: ''ہم نے میت کے مال میں کسی طرح کی خیانت نہیں کی، نہ کوئی چیز اس کی چھپائی''۔ قسم کی بنیاد پر ان کے حق میں فیصلہ کر دیا گیا، کچھ مدت کے بعد ظاہر ہوا کہ انھوں نے وہ پیالہ مکہ میں کسی سنار کو بیچا ہے۔ جب ان سے پوچھا تو کہنے لگے کہ: ہم نے میت سے خرید لیا تھا؛ چونکہ خریداری پر گواہ نہ تھے؛ اس لیے ہم نے پہلے اس کا ذکر نہیں کیا۔ میت کے وارثوں نے پھر نبیٔ کریم ﷺ کی طرف رجوع کیا، اب پہلی صورت کے برعکس وہ دونوں خریداری کے مدعی اور وارث منکر تھے، ان دونوں کے پاس گواہ نہیں تھے اس لیے وارث میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریبی تھے قسم کھائی کہ ''پیالہ میت کی مالکی کا تھا اور یہ دونوں نصرانی اپنی دعوے میں جھوٹے ہیں''۔ چنانچہ جس قیمت (ہزار درہم) پر انھوں نے بیچا تھا وہ وارثوں کو دلائی گئی۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ
عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَیْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَاۤ اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ
ع بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ یَوْمَ یَجْمَعُ
اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

پھر اگر (وصیت کے دونوں گواہوں کے بارے میں) پتہ چلا کہ (حق دبا کر جھوٹ بول کر) وہ دونوں گناہ کے حق دار ہوئے ہیں تو جن کا حق دبا ہے ان میں سے دوسرے دو آدمی جو (میت کے) زیادہ قریب کے (رشتے دار) ہوں (گواہی دینے کے لیے) ان کی جگہ کھڑے ہوجائیں گے، سو وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر کہیں گے کہ: ان (پہلے) دو کی گواہی کے مقابلے میں ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہم نے (اس گواہی میں) بالکل زیادتی نہیں کی، یقیناً (اگر ہم نے زیادتی کی) تب تو ہم بڑے ظالم ہوں گے ﴿۱۰۷﴾ اس (طریقے) میں زیادہ امید ہے کہ وہ (وصیت کے گواہ پہلے ہی سے) صحیح صحیح شہادت دیں گے یا اس بات سے ڈریں گے کہ (جھوٹی گواہی دی تو) ان (وصیت کے گواہ) سے قسموں کے بعد لوٹا کر (مرنے والے کے وارثوں سے دوسری) قسمیں لی جائے گی اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم (احکام کو) سنو اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۱۰۸﴾

جس دن اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: تم کو (امتوں کی طرف سے دین کی دعوت پر) کیا جواب ملا تھا؟ تو وہ (رسول جواب میں) کہیں گے: ہم کو (ان کے دل کی حقیقت کے بارے میں) کچھ معلوم نہیں ہے①، آپ ہی چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جاننے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾

---

① (دوسرا مطلب) علمِ الٰہی کے سامنے ہمارا علم کچھ نہیں (تیسرا) ہماری زندگی میں انھوں نے جو کام ہمارے سامنے کیے وہ تو معلوم ہے؛ لیکن ہمارے بعد کیا ہوا؟ وہ معلوم نہیں (چوتھا مطلب) یقینی طور پر ہم کو معلوم نہیں (پانچواں مطلب) شروع میں خشیت کے غلبے کے وقت یہ جواب ہوگا، پھر حالات عرض کریں گے۔

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ إِذْ أَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ ۚ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِيْ ۚ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِيْ ۚ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾

جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! تو میرے احسانات جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہیں ان کو یاد کر، جب کہ میں نے پاک روح (جبریل) کے ذریعے سے تیری مدد کی تھی، تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے بات کیا کرتا تھا① اور (وہ نعمت بھی یاد کرو کہ) جب میں نے تجھ کو کتاب② اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھلائی تھی③، اور (وہ احسان بھی یاد کرو) جب تو میرے حکم سے مٹی کے گارے سے پرندے جیسی صورت بناتا تھا، پھر تو اس میں پھونک مار دیا کرتا تھا تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ) اڑنے والا ہو جاتا تھا اور ماں کے پیٹ سے جو اندھا اور کوڑھ والا ہو اس کو تو میرے حکم سے اچھا کر دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مُردوں کو (زندہ) نکالتا تھا، اور (وہ نعمتیں یاد کرو) جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کو (تجھ کو تکلیف دینے سے) اس وقت روک لیا تھا جب کہ تو ان (بنی اسرائیل) کے پاس (اپنی نبوت کی) کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آیا تھا، سو ان (بنی اسرائیل) کے کافروں نے کہا تھا کہ: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے ﴿۱۱۰﴾

① مختلف علوم وفنون کا علم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

② حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے اچھے ماہر کاتب بھی تھے اور حکمت اور علومِ نافعہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا۔ بعض حضرات نے یہاں ''کتاب وحکمت'' سے ''قرآن وسنت'' مراد لیا ہے، چوں کہ آخری دور میں دنیا میں تشریف لا کر اس کے مطابق عمل اور تبلیغ کرنی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

③ محلِ نعمت میں اس کو بیان کیا جا رہا ہے۔

وَ اِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ بِاَنَّنَا
مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ
عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ
نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَىٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور (یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب میں نے حواریین کی طرف (نبی کے واسطے سے) حکم بھیجا① یہ کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو (حواریین) کہنے لگے کہ: ہم ایمان لے آئے اور (اے اللہ!) آپ گواہ رہنا کہ ہم پورے فرماں بردار ہیں ﴿۱۱۱﴾ (وہ واقعہ بھی دھیان میں رکھنے جیسا ہے) جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا بھرا) خوان اتاریں②؟ عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: اگر تم حقیقت میں ایمان والے ہو تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو③ ﴿۱۱۲﴾ وہ (حواری لوگ) کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ اس (خوان) میں سے کھاویں اور ہمارے دلوں کو (پورا) اطمینان ہو اور ہم (پہلے سے بھی زیادہ یقین سے) جان لیویں کہ آپ نے ہم سے (اپنے رسول ہونے کے بارے میں جو بھی کہا تھا وہ) سچ کہا تھا اور اس (معجزہ) پر ہم (دوسروں کے سامنے) گواہی دینے والوں میں شامل ہو جاویں ﴿۱۱۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میں نے حواریین کے دل میں بات ڈال دی۔

نوٹ: حضرت عیسیٰؑ کی حیات میں ان پر ایمان لانے والے حواری کہلاتے ہیں۔

② ہماری درخواست ہمارے لیے آسمانی کھانے کی ہے وہ بطورِ معجزہ پوری ہوگی کہ نہ ہوگی؟

اس درخواست میں اس طرف میں اشارہ نکل سکتا ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کی تخلیق عام اسباب سے ہٹ کر ہے اسی طرح روزی ان کی برکت سے عام اسباب سے ہٹ کر ملے۔

③ روزی حاصل کرنے کے جو عام ذرائع ہیں وہ اختیار کرو۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا
عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ
مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ ع
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؔ اِنْ
كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ

مریم کے بیٹے عیسیٰ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے رب! آپ ہم پر آسمان سے (کھانے کا بھرا ہوا) خوان اتار دیجیے جو ہمارے لیے یعنی ہمارے پہلے ① اور بعد (کے زمانے میں آنے) والے سب لوگوں کے لیے عید کا دن رہے ② اور وہ (خوان) آپ کی (قدرت کی) نشانی ہو جاوے اور آپ ہم کو روزی دیجیے اور آپ تو روزی دینے والوں میں سب سے اچھے ہیں ﴿۱۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقین رکھو! وہ (کھانے کا بھرا ہوا خوان) میں تم پر اتارنے والا ہوں، سو جو شخص تم میں سے اس کے بعد کفر کرے گا تو میں اس کو ایسی سخت سزا دوں گا جو تمام دنیا والوں میں کسی کو بھی (ایسی سزا) نہیں دوں گا ﴿۱۱۵﴾

اور (قیامت کے دن کی بات سنو) جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا تم نے لوگوں سے (ایسا) کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود بناؤ؟ تو وہ (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے (کہ اے اللہ!) آپ کی ذات تو (شرک سے) پاک ہے، میری مجال نہیں تھی کہ میں ایسی بات کہوں جس (کے کہنے) کا مجھے کوئی حق ہی نہیں، اگر میں نے کوئی ایسی بات کہی ہوتی تو یقیناً آپ کو اس کا علم ہوتا، آپ تو میرے دل کی (ہر چھپی) بات کو جانتے ہیں اور میں آپ کی چھپی ہوئی باتوں کو (آپ کے بتائے بغیر) نہیں جانتا،

---

① یعنی موجودہ زمانے کے لوگ۔ ② (دوسرا ترجمہ) خوشی کا موقع ہو جاوے (اس دن کو یادگار بنا لیویں)۔
عید میں خوشی ہر سال لوٹ کر آتی ہے اس لیے اس کو عید کہتے ہیں۔

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ
وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ
الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ
وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ
صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ؕ
ع وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

یقیناً آپ تو تمام چھپی ہوئی باتوں کو پورا پورا جانتے ہو① ﴿۱۱۶﴾ میں نے ان لوگوں کو (کچھ) نہیں کہا تھا؛ مگر اتنی بات (کہی تھی) جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں'' اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان (کے حالات) سے واقف تھا، پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ہی ان پر خبر رکھنے والے تھے اور آپ تو ہر چیز پر گواہ ہیں ﴿۱۱۷﴾ اگر آپ ان کو عذاب دیں تو وہ آپ ہی کے بندے ہیں② اور اگر آپ ان کو معاف کردیں تو یقیناً آپ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۱۸﴾ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو ان کا سچ نفع دے گا، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگئے اور وہ اس اللہ سے خوش ہوگئے، یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی ﴿۱۱۹﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے ان (سب) کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور وہ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۲۰﴾

① قیامت کے دن ہونے والی بات پہلے سے بتادی گئی؛ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری حقیقت لوگ سمجھ لیوے اور ان کو خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانے۔

② اور مالک کو حق ہوتا ہے کہ بندوں کو جرم پر سزا دیویں۔

سورة الأنعام

(المكية)

سورۂ انعام

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) آیتیں ہیں، سورۂ حجر کے بعد اور سورۂ صافات سے پہلے پچپن (۵۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

مکہ مکرمہ میں رات کے وقت تقریباً ایک ساتھ یہ پوری سورت نازل ہوئی، ستر ہزار (۷۰۰۰۰) ملائکہ اس کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہوئے دنیا میں آئے؛ اسی لیے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: سورۂ انعام قرآنِ کریم کی افضل اور اعلیٰ سورتوں میں سے ہے۔

بعض روایات میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ: یہ سورت جس مریض پر پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتے ہیں۔

اَنعام: نَعَم کی جمع ہے: اصل اونٹ کو کہا جاتا ہے اور اہلِ عرب کے یہاں اونٹ بہت بڑی نعمت ہے، اور بھیڑ، بکری، گائے، بھینس وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

یہ سورت حمد سے شروع ہوتی ہے اور مغفرت پر ختم ہوتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ① هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى
عِنۡدَهٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ
وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ③ وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں اور روشنی بنائی، پھر بھی کافر لوگ (عبادت میں) اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کا درجہ دیتے ہیں ﴿۱﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو مٹی کے گارے سے پیدا کیا، پھر (تمھاری موت کا) ایک وقت مقرر کر دیا اور (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا) ایک وقت اس کے پاس متعین ہے، پھر بھی تم لوگ (قیامت کے بارے میں) شک میں پڑے ہوئے ہو① ﴿۲﴾ اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی اللہ تعالیٰ (معبودِ برحق) ہیں② وہی تمھارے چھپے ہوئے اور تمھارے کھلے ہوئے (سب حالات) کو جانتے ہیں اور جو کچھ عمل تم (چھپ کر یا ظاہر میں) کر رہے ہو اس کو بھی وہ جانتے ہیں ﴿۳﴾ اور (اِن کافروں کی حالت یہ ہے کہ) اُن کے پاس اُن کے رب کی نشانیوں میں سے جب بھی کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھرا لیتے ہیں ﴿۴﴾

---

① آیت میں دو "اجل" ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اول اجل سے مراد انسان کی ولادت سے موت تک کی زندگی اور دوسرے اجل سے مراد موت سے لیکر دوسری مرتبہ زندہ ہونے تک کا وقت، یہ ایک تفسیر ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہی اللہ تعالیٰ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے۔

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَٰٓؤُا مَا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٥﴾
أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنَّٰهُمْ فِى الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ
وَأَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْأَنْهَٰرَ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَٰهُمْ
بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا ءَاخَرِينَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَٰبًا فِى قِرْطَاسٍ
فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ﴿٨﴾

سو پکی بات یہ ہے کہ جب وہ سچی بات (یعنی قرآن) ان کے پاس آگئی تو انھوں نے اس (سچی بات) کو جھٹلا دیا، تو اب (نتیجہ یہ ہوگا کہ) جس بات کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس کی حقیقت بہت جلد ان کو معلوم ہو جائے گی ﴿۵﴾ کیا انھوں نے (یعنی کافروں نے) نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، جن کو ہم نے زمین میں ایسی طاقت دی تھی① جیسی طاقت (ابھی تک) تم کو (بھی) نہیں دی② اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب (لگاتار) بارش برسائی اور ہم نے نہریں بنائیں جو ان کے نیچے سے بہتی تھیں (اتنی ساری نعمت پر ایمان نہ لائے تو) پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے دوسری امتوں کو پیدا کیا ﴿۶﴾ اور (ان کافروں کی حالت یہ ہے کہ) اگر ہم تم پر کاغذ پر لکھی ہوئی کوئی کتاب اتارتے، پھر وہ (کافر) اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو (کر کے بھی دیکھ) لیتے پھر بھی کافر لوگ تو یہی بات کہتے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہی ہے ﴿۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ (یہ بات) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتار دیتے تو سب قصہ ہی ختم ہو جاتا، پھر ان کو (ذرا بھی) ڈھیل نہ دی جاتی③ ﴿۸﴾

---

① یعنی ان کے جسم میں بڑی قوت دی گئی، مال و دولت کی بھی کثرت تھی۔
② (دوسرا ترجمہ) ایسا جما دیا تھا جتنا (ابھی تک) ہم نے تم کو نہیں جمایا۔ ③ فرشتے کے آجانے کا معجزہ دیکھ لیتے اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لاتے تو ان کو ذرا بھی مہلت نہیں ملتی اور فوراً ہلاک کر دیے جاتے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ قُلْ سِيْرُوْا ع
فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا
رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۳

اور اگر ہم اس (رسول) کو (انسان کے بجائے) فرشتہ بناتے ① تو ہم اس کو (بھی لازمی طور پر) آدمی ہی (کی شکل) بناتے اور ہم ان کو انہی شبہات میں پھر مبتلا کر دیتے جن میں وہ ابھی پھنسے ہوئے ہیں ﴿۹﴾ اور (اے نبی!) پکی بات ہے کہ تم سے پہلے رسولوں کا (مخالفین کی طرف سے) مذاق اڑایا جا چکا ہے؛ پھر نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے مذاق اڑانے والوں کو اُسی (عذاب) نے آ کر گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ﴿۱۰﴾

(اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو: تم زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۱۱﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت میں ہے؟ (پھر وہ جواب نہ دیویں تو آپ ہی) جواب دیجیے کہ: وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے ②، اللہ تعالیٰ نے (مخلوق کے ساتھ) رحم کا برتاؤ کرنا اپنے ذمے لازم کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ تم سب کو قیامت کے دن ضرور جمع کریں گے، اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے، جن لوگوں نے خود اپنے لیے نقصان کا سودا کر رکھا ہے (یا خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے) سو وہ ایمان نہیں لاتے ﴿۱۲﴾ اور رات اور دن میں ③ جتنی مخلوقات بھی آرام پاتی ہیں وہ سب (مخلوقات) اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ ہر بات کو) پوری طرح سننے والے (ہر چیز کو) اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۱۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور اگر ہم (انسان کے بجائے) کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔ ② اس سوال کا جواب متعین ہے، اس کے سوا جواب ہو ہی نہیں سکتا۔ ③ سابقہ اور اس آیت میں قدرتِ الٰہی کا تعمیم مکان اور زمان کا بیان ہے۔

قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّيٓ
أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ
عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۗ وَذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۗ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ
فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۗ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾

(اے نبی!) تم کہو کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو میں مدد کرنے والا مقرر کروں①؟ جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب کو کھلاتے ہیں اور ان کو کوئی نہیں کھلاتا② (اے نبی!) تم یہ (بھی) کہو کہ: مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ (سب لوگوں میں) سب سے پہلا حکم ماننے والا بن کر میں رہوں اور تم شرک کرنے والوں میں ہرگز شامل مت ہونا ﴿۱۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن (یعنی قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۵﴾ جس شخص پر سے اس (قیامت کے) دن وہ (عذاب) ہٹا دیا گیا تو یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا اور یہی کھلم کھلی کامیابی ہے ﴿۱۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس (تکلیف) کو کوئی دور نہیں کر سکتا، صرف وہی (اللہ تعالیٰ ہی دور کر سکتے ہیں) اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائیں تو وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں③ ﴿۱۷﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں پر (ہر اعتبار سے) غالب ہیں④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۸﴾

---

① سوال نفی کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود بنانا ہی نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ جو کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں اور جو (سب) کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان کو کوئی نہیں کھلاتا تو (ایسے اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی (دوسرے) کو اپنا معبود قرار دوں؟

نوٹ: کھلانا ظاہر میں بھی ہوتا ہے اور کسی کو سامانِ بقا عطا کرنا یہ بھی ایک طرح کا کھلانا ہے۔ ہر مخلوق کو باقی رہنے کے لیے جن سامان کی ضرورت پڑتی ہو چاہے طعام یا کوئی دوسری چیز ہو تمام کے موجد اللہ تعالیٰ ہے۔

③ اس لیے وہ بھلائی تم کو مل کر ہی رہے گی۔ ④ جس کا زور ہر چیز پر چلتا ہو وہ 'قاہر' ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۫ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ
لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ
قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ
كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ ع ٨
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَیَوْمَ
نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ: گواہی دینے کے لیے کونسی چیز سب سے بڑی ہے①؟ (پھر) تم (جواب میں خود) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ہی (یعنی سب سے بڑے گواہ ہیں جو) میرے اور تمھارے درمیان گواہ ہیں اور مجھ پر یہ قرآن وحی کے ذریعے اتارا گیا؛ تاکہ میں تم کو اس (قرآن) کے ذریعے ڈراؤں اور جن کو (یہ قرآن) پہنچ جاوے②(ان سب کو بھی ڈراؤں)، کیا تم واقعی یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں؟ (یہ بات) بتلادو کہ: میں تو (کبھی ایسی) شہادت نہیں دوں گا، تم یہ کہہ دو کہ: یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو ایک ہی معبود ہیں اور جن چیزوں کو تم شریک کرتے ہو یقیناً میں تو اس سے بَری ہوں③ ﴿۱۹﴾ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ ان (آخری نبی) کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو (ایمان نہ لاکر) نقصان میں ڈالا سو ایسے لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۲۰﴾

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا④ یا اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کو جھٹلایا؟ یقیناً ایسے ظالموں کو فلاح نصیب نہیں ہوگی ﴿۲۱﴾ اور جس (قیامت کے) دن ہم ان سب کو (ایک ساتھ میدان میں) جمع کریں گے، پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے کہ: تمھارے وہ شریک (معبود) کہاں ہیں جن کے (معبود ہونے کے) بارے میں تم دعویٰ کیا کرتے تھے؟ ﴿۲۲﴾

---

① یعنی جس گواہی پر سارے اختلافات ختم ہوجائیں۔ ② تعمیم نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ ③ یعنی شرک سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ ④: (۱) یعنی اللہ کی طرف شرک کی نسبت کی۔ (۲) جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا پھر بھی وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔ (۳) سچے نبی کی بات نہ ماننا۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ
كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ
وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا
يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

پھر ان کے پاس کوئی بہانہ نہیں ہوگا[1]؛ مگر وہ یوں کہیں گے کہ: ہمارے رب اللہ تعالیٰ کی قسم! کہ ہم شرک کرنے والے نہیں تھے ﴿۲۳﴾ دیکھو تو! وہ اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولے اور جو (جھوٹ) وہ بناتے تھے وہ سب ان سے گم ہو گئے ﴿۲۴﴾ اور ان (مشرکوں) میں سے کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو (آپ کے قرآن پڑھتے وقت) تمھاری طرف کان لگا کر (قرآن) سنتے ہیں اور (مگر سننے کا مقصد ماننا نہیں ہوتا تھا؛ اس لیے) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں؛ تاکہ وہ اس (قرآن) کو سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرا پن (یا گرانی پیدا کر دی) ہے، اور اگر وہ لوگ (ایک ایک کر کے) تمام نشانیاں بھی دیکھ لیویں تب بھی وہ ان پر ایمان نہیں لاویں گے (ان کی دشمنی) یہاں تک (پہنچ گئی ہے) کہ جب وہ (کافر لوگ) تمھارے پاس تم سے جھگڑا کرنے کے لیے آتے ہیں تو (یہ) کافر لوگ (اس قرآن کے بارے میں ایسا) کہتے ہیں کہ: یہ (قرآن) تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں ﴿۲۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) اس (قرآن) سے (دوسروں کو بھی) روکتے ہیں اور وہ (خود بھی) اس سے دور رہتے ہیں[2] اور وہ اپنی ہی جانوں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور وہ (اس بات کو) سمجھتے بھی نہیں ہیں ﴿۲۶﴾

---

[1] یعنی معذرت کرنے کا سامان۔

[2] دوسرا ترجمہ: بھاگتے ہیں۔

وَلَوْ تَرٰىٓ اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا
نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرٰىٓ اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى
وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

اور (اے نبی!) کاش کہ تم (ان کی حالت) دیکھ سکتے جب وہ (کافر لوگ قیامت کے دن) آگ (یعنی جہنم) پر کھڑے کیے جاویں گے، سو وہ (کافر لوگ) بولیں گے: اے کاش! (کوئی ایسی صورت ہو) کہ ہم واپس (دنیا میں) بھیج دیے جاویں①؛ اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں ﴿۲۷﴾ (حالاں کہ ان کی یہ آرزو بھی سچی نہیں ہوگی) بلکہ جن باتوں کو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے وہ (آج) ان پر ظاہر ہو جائیں گی② اور اگر ان کو دوبارہ (دنیا میں) بھیج دیا جاوے تو بھی یہ وہی کام کریں گے جس سے ان کو روکا گیا تھا③، اور (تم) یقین جانو کہ وہ پکے جھوٹے ہیں ﴿۲۸﴾ اور وہ تو (یوں بھی) کہتے ہیں کہ: بس ہماری تو (جو کچھ ہے وہ) یہی دنیوی زندگی ہے اور (مرنے کے بعد) ہم کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا ﴿۲۹﴾ اور اگر تم وہ وقت دیکھو جب وہ (کافر) اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو وہ (اللہ تعالیٰ ان سے) پوچھیں گے کہ: کیا یہ (دوبارہ زندہ ہونا) حق نہیں ہے؟ تو وہ (جواب میں) کہیں گے: کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم④! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: سو جو کفر تم کیا کرتے تھے اس کے سبب تم عذاب (کا مزہ) چکھو ﴿۳۰﴾

① عین سزا کے وقت مہلت مانگنا یہ انسان کی عادت ہے۔ ② مراد آخرت کا عذاب ہے جس کا دنیا میں انکار کرتے تھے، آج وہ سامنے ہوگا (دوسرا مطلب) بدی کے جو اثرات اندر ہی اندر غیر مرئی طور پر پرورش پا رہے تھے وہ دردناک عذاب کی شکل میں ممثل ہو کر سامنے آئے گا [دوسرا ترجمہ] بلکہ دراصل وہ چیز (یعنی آخرت) ان کے سامنے کھل کر آ چکی ہوگی جسے وہ پہلے چھپایا کرتے تھے (اس لیے مجبوراً یہ بات کہیں گے) ③ دنیا میں روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ مہلت ملنے پر انسان عبرت حاصل کر کے توبہ نہیں کرتا؛ بلکہ انھیں جرائم میں دوبارہ ملوث ہوتا ہے۔ ④ یعنی موت کے بعد کی دوسری زندگی حق ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝٣١
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝٣٢ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝٣٣ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا
كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ
نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣٤

پکی بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا وہ نقصان میں پڑ گئے[1] یہاں تک کہ جب قیامت ان کے سامنے اچانک آ کر کھڑی ہو جائے گی تب وہ کہیں گے: ہائے افسوس! ہماری اس کوتاہی پر جو اس (قیامت) کے بارے میں ہوئی ہے، اور وہ اپنی پیٹھوں پر اپنے (گناہوں کا بھاری) بوجھ لادے ہوئے ہوں گے[2] سن لو! بہت ہی برا بوجھ ہے جو وہ (اپنے اوپر) اٹھائیں گے ﴿۳۱﴾ اور دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں ہے اور جو لوگ ڈرتے ہیں ان کے لیے تو آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، کیا پھر بھی تم (اتنی سی بات بھی) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۳۲﴾ (اے نبی!) ہم کو معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتیں تم کو رنج میں ڈالتی ہیں، سو حقیقت میں وہ (کافر لوگ) تم کو نہیں جھٹلاتے؛ لیکن ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا (جان بوجھ کر) انکار کرتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے، پھر ان (رسولوں) کو جو جھٹلایا گیا اور ستایا گیا اس پر انھوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری مدد ان کو پہنچ گئی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور پکی بات ہے کہ (پچھلے) رسولوں کے بعض واقعات تم تک (قرآن میں) پہنچ بھی چکے ہیں ﴿۳۴﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ تباہ ہو گئے۔

[2] (دوسرا ترجمہ) اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ
سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ
يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور اگر ان (کافروں) کا (ایمان سے) منہ پھرانا تم کو بہت بھاری لگتا ہے تو تم اگر زمین کے اندر (جانے کی) کوئی سرنگ یا آسمان میں (چڑھنے کے لیے) کوئی سیڑھی تلاش کر کے (ان کا منہ مانگا) معجزہ لا سکتے ہو تو لے آؤ، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتے؛ لہٰذا تم ہرگز نادانوں میں شامل نہ ہونا①﴿۳۵﴾ (تمھاری دعوت تو) وہی (لوگ) قبول کرتے ہیں جو (حق کی طلب کے ساتھ) سنتے ہیں اور جو مُردے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو (قیامت میں) زندہ کر کے اٹھائیں گے، پھر وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جائیں گے﴿۳۶﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے: اس (نبی) پر ان کے رب کی طرف سے (جیسی ہم چاہتے ہیں ویسی) کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ (تو اے نبی!) تم (جواب میں) کہو کہ: یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ (منہ مانگی) نشانی اتارنے کی قدرت رکھتے ہیں؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ (اس کا انجام) نہیں جانتے②﴿۳۷﴾

① کفار کی طرف سے بہت سارے بیجا معجزات کا مطالبہ ہوتا جس کا مقصد صرف ہٹ دھرمی اور ضد ہوتا، ان کی حالت تو ایسی ہے کہ تمام معجزات بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہیں لاویں گے، ان کے مطالبات کو پورا کرنا بیکار ہے اور خدا کی حکمت کے بھی خلاف ہے۔ ہاں! اگر آپ ان کے مطالبات پورا کرنے کے لیے ان کے کہنے کے مطابق زمین کے اندر جانے کے لیے کوئی سرنگ بنا سکیں یا آسمان پر چڑھنے کے لیے کوئی سیڑھی ایجاد کر سکیں تو یہ بھی کر دیجیے اور ظاہر ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر آپ ایسا نہیں کر سکتے؛ اس لیے یہ فکر چھوڑ دیجیے کہ ان کے منہ مانگے مطالبات ان کو دکھائے جائیں۔ اس آیت کے ذریعہ آپ ﷺ کو ان ازلی کفار کے ایمان سے ناامید کرنا ہے اور تسلی ہے کہ ان کافروں کے ایمان نہ لانے سے آپ رنجیدہ نہ ہو۔ ②: (۱) خود کے مانگے ہوئے معجزات مل جاویں اور ایمان نہ لاویں تو فوری عذاب آتا ہے۔ (۲) جن قوانینِ حکمت ورحمت پر تکوینی نظام کی بنیاد ہے اس کو وہ لوگ جانتے نہیں۔ یعنی بے جا مطالبے کا برا انجام وہ جانتے نہیں۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي
الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي
الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ
اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ ع

اور زمین میں جتنے بھی جانور چلتے ہیں اور جتنے بھی پرندے اپنے دونوں پروں سے اڑتے ہیں وہ تمھاری طرح (مخلوق) کی مختلف جماعتیں ہیں①،ہم نے کتاب (لوحِ محفوظ) میں کوئی کمی نہیں چھوڑی②،پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے ﴿۳۸﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے ہیں اور گونگے ہیں،اندھیریوں میں پڑے ہیں③،اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو گمراہ کردیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اس کو سیدھی راہ پر لگادیتے ہیں ﴿۳۹﴾ (اے نبی! ان کافروں سے) تم کہہ دو: اگر تم (شرک کے دعوے میں) سچے ہو تو بتاؤ اگر تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاوے یا تمھارے پاس قیامت آجاوے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور (معبود) کو پکارو گے؟ (ہرگز نہیں) ﴿۴۰﴾ بلکہ تم اسی (اللہ تعالیٰ) کو پکارو گے، پھر جس مصیبت کی وجہ سے تم نے (اس کو) پکارا ہے اگر وہ چاہیں گے تو وہ اس (مصیبت) کو دور کردیں گے، اور جن (بتوں) کو تم (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک ٹھہراتے ہو (ایسے حالات میں) تم ان سب کو بھول جاؤ گے ﴿۴۱﴾

① یعنی قیامت کے دن زندہ ہوکر اٹھنے اور حساب میں سب برابر ہیں،اسی طرح پیدائشی اور نظامِ رزق میں بھی یہ مخلوق انسان کی طرح اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

② قیامت تک ہونے والی تمام چیزیں لوحِ محفوظ میں لکھ دی ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہ اندھیروں میں بھٹکتے بھٹکتے بہرے اور گونگے ہو چکے ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۴۲ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۴۳ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ
شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝۴۴ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۵ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ
سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ

اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تھے، پھر ہم نے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ان کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تھا؛ تا کہ وہ لوگ عاجزی اختیار کریں① ﴿۴۲﴾ پھر جب ان کے پاس ہمارا عذاب پہنچا② تو وہ (ہمارے سامنے) کیوں نہیں گڑگڑائے؟ لیکن (بات یہ تھی کہ) ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور جو (برے) کام وہ کرتے تھے وہ شیطان نے ان کے سامنے شاندار کر کے دکھلائے تھے③ ﴿۴۳﴾ پھر جو نصیحت ان کو کی گئی تھی جب وہ اس کو بھلا بیٹھے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جو (نعمتیں) ان کو دی گئی تھیں ان پر وہ اترانے لگے تو اچانک ہم نے ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا، تب پھر وہ بالکل مایوس ہو کر رہ گئے④ ﴿۴۴﴾ سو ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں⑤ ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری سننے کی طاقت اور تمھاری آنکھیں (تم سے) واپس لے اور تمھارے دلوں پر مہر لگا دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو یہ (نعمتیں) لا کر تم کو دیوے؟

---

① (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ لوگ گڑگڑائیں۔ (تیسرا) تا کہ وہ لوگ ڈھیلے پڑ جاویں (اور کفر اور معصیت سے توبہ کر لیویں)۔
② (دوسرا ترجمہ) سختی پہنچی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) بلکہ ان کے دل (تو اور) سخت ہو گئے اور جو (برے) کام وہ کرتے تھے شیطان ان کے سامنے شاندار کر کے دکھلاتا رہا۔ ④ بہت سی مرتبہ دولت کی کثرت عذاب کی شکل ہوتی ہے جیسے چوہے کو پنجرے میں ملنے والی روٹی۔ ⑤ ظلم سے نہ رکنے والے ظالموں کا خاتمہ بھی ربوبیت اور رحمت کا اثر ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ
اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ
عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
ع يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾

تم دیکھو ہم کیسے کیسے مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ (ماننے سے) کتراتے ہیں① ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: ذرا تم بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب تمھارے پاس اچانک② یا کھلم کھلا آ جاوے③ تو (دونوں حالتوں میں) کیا ظالم لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک ہوگا؟④ ﴿۴۷﴾ ہم رسولوں کو (نیک لوگوں کے لیے) خوش خبری سنانے اور (نافرمانی کرنے والوں کے لیے) ڈرانے کے لیے ہی بھیجتے ہیں، سو جو کوئی بھی ایمان لے آیا اور (اپنی) اصلاح کر لی تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۴۸﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو ان کی نافرمانیاں کرنے کی وجہ سے عذاب پہنچ کر رہے گا ﴿۴۹﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو: میں تم سے (یہ) نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے (تمام) خزانے ہیں اور نہ (میں یہ کہتا ہوں کہ) غیب (کی تمام باتوں) کا علم میرے پاس ہے اور میں تم سے (یہ بھی) نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اپنے پاس (اللہ تعالیٰ کا) جو حکم آتا ہے اسی پر چلتا ہوں، تم (ان سے) کہو کہ: کیا اندھا اور بینائی رکھنے والا (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا بھلا پھر تم (اتنا بھی) سوچتے نہیں ہو؟ ﴿۵۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) آپ دیکھیے کہ ہم کیسے آیتوں کو پھیر پھیر کر (الگ الگ انداز سے) بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ (ماننے سے) منہ پھراتے ہیں (تیسرا ترجمہ) بے رخی کرتے ہیں۔ ② جس عذاب کی کوئی علامت پہلے سے ظاہر نہ ہو۔

③ یعنی علی الاعلان ہوشیاری کے وقت آوے یعنی جس کی کچھ اطلاع پہلے ہو جائے۔

④ (دوسرا ترجمہ) تب صرف ظالم لوگ ہی ہلاک ہوں گے۔

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ
لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ
وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا
أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾

اور (اے نبی!) اس (قرآن) کے ذریعے سے تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کیے جائیں گے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا ان کا کوئی مدد کرنے والا اور سفارش کرنے والا نہیں ہوگا؛ تاکہ (عذاب کی بات سن کر) وہ (گناہوں سے) بچنے لگیں ﴿۵۱﴾ اور جو لوگ صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس (رب) کی خوشی حاصل کرنے کے لیے① ایسے (مخلص) لوگوں کو (اپنی مجلس سے) علیحدہ نہ کیجیے، ان (کے باطن کے اعمال) کے حساب کی کسی چیز کی ذمے داری تم پر نہیں ہے اور تمھارے (اعمال کے) حساب کی کوئی ذمے داری ان پر نہیں ہے، سو تم (بالفرض) ان (مخلص لوگوں) کو اپنے پاس سے ہٹا دو تو پھر تم (بھی) ناانصافی کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے② ﴿۵۲﴾ اور اسی طرح ہم نے بعض (انسانوں) کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈال رکھا ہے؛③ تاکہ وہ (کافر لوگ مسلمانوں کے بارے میں یوں) کہیں کہ: کیا یہی (کم درجے کے) وہ لوگ ہیں کہ ہم سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہی (اسلام کا) احسان کیا، کیا اللہ تعالیٰ (اپنے) شکر کرنے والے بندوں کو (دوسروں سے) زیادہ جاننے والے نہیں ہے؟ ﴿۵۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو لوگ صبح وشام اپنے رب کی یاد میں رہتے ہیں (ہر کام میں) اس کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

② بے جا، بے موقع کوئی کام کرنا ظلم کہلاتا ہے، اگر بالفرض یہ (یعنی فقراء صحابہ کو مال داروں کی خاطر مجلس سے ہٹانے کا) کام کیا تو یہ ظلم ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ حضرت نبیٔ کریم ﷺ ایسا کوئی نامناسب کام نہیں کر سکتے تھے، یہ دوسروں کو تنبیہ ہے۔

③ جیسے مالدار کے ذریعے غریبوں کی آزمائش، قوی کے ذریعے کمزور کا امتحان۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ
ع غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ قُلْ اِنِّيْ
نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ
اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

اور جب تمھارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو تم (ان سے) کہو کہ: تم پر سلامتی ہو① تمھارے رب نے (یہ) رحم کا برتاؤ کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے، کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے② کوئی برا کام کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) حالت درست کرلیوے تو یقین رکھو کہ (اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ) وہ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۴﴾ اور اسی طرح ہم نشانیوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں؛ اور تاکہ (لوگ سمجھیں اور) گنہگاروں کا راستہ (بھی سب کے سامنے) کھل کر آجاوے③ ﴿۵۵﴾

(اے نبی!) تم (ان مشرکین سے) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو ان کی عبادت کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے (اے نبی!) تم (یہ بھی) کہہ دو کہ: میں تمھاری خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتا④ (اگر میں نے ایسا کیا) تب تو میں گمراہ ہوجاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں شامل نہیں رہوں گا⑤ ﴿۵۶﴾

---

① نبی کے واسطے سے اللہ سلام بھیجے یہ صحابۂ کرامؓ کی بڑی سعادت کی بات ہے، ساتھ میں تمام مخلص مؤمنین بھی اس مثالی عنایت میں شامل ہے۔

② جہالتِ عملی جو کام وقار کے خلاف ہوتا ہے، اسی طرح مؤمن جو بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے انجامِ بد کے عدمِ استحضار سے کرتا ہے۔

③ اور نیک لوگوں کا راستہ بھی واضح ہوجاوے؛ تاکہ حق کو اپنانا اور باطل سے بچنا آسان ہوجاوے۔ (مجرموں کی راہ اس لیے ظاہر کی گئی؛ تاکہ اس سے دور رہنا آسان ہوجائے۔)

④ (دوسرا ترجمہ) میں تمھاری خوشی پر چل نہیں سکتا۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہدایت پر چلنے والوں میں نہیں رہوں گا۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ۝۵۷ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ
لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ۝۵۸ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا
یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا
حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۝۵۹

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: مجھ کو تو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل (یعنی قرآن) مل چکی ہے جس پر میں (قائم) ہوں① اور تم نے تو اس کو جھٹلا دیا ہے، جس (عذاب) کو تم جلدی مانگتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے②، حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) سچی بات بیان فرماتے ہیں اور وہی سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۵۷﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جس (عذاب) کی تم جلدی مچاتے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو میرے اور تمھارے درمیان (کب سے) فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا، اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں③ ﴿۵۸﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس غیب کی چابیاں ہیں④، جن کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی نہیں جانتا اور خشکی (یعنی زمین) اور سمندر میں جو بھی ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور (کسی بھی درخت سے) کوئی پتہ نہیں گرتا جس کا اس (اللہ تعالیٰ) کو علم نہ ہو اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی بھی دانہ اور کوئی بھی تر اور خشک چیز ایسی نہیں ہے جو ایک کھلی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں نہ ہو ﴿۵۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) یقیناً میں میرے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہوں۔
② (دوسرا ترجمہ) اس کو لانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔
③ اس لیے ان کو کب، کس طرح عذاب دینا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس غیب کے خزانے ہیں۔ جو چیز ابھی تک وجود میں نہیں آئی یا وجود میں تو آ گئی؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر کسی کو مطلع نہیں فرمایا وہ بھی غیب کہلاتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى
ع اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ
فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا
وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ
لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں، پھر اس (آنے والے نئے دن) میں تم کو (دوبارہ نیند سے) اٹھا دیتے ہیں؛ تا کہ (تمھاری زندگی کی) مقررہ مدت پوری کی جائے، پھر تم (سب) کو اسی کی طرف واپس جانا ہے، پھر اللہ تعالیٰ تم کو جو کام تم کیا کرتے تھے اس کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۶۰﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں پر (ہر اعتبار سے) غالب ہیں اور تمھارے اوپر حفاظت کرنے والے (فرشتے) بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں① اور وہ (کسی قسم کی ذرا برابر) کوتاہی نہیں کرتے② ﴿۶۱﴾ پھر وہ اپنے حقیقی مالک اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاویں گے، سن لو حکم تو اسی (اللہ تعالیٰ) کا (چلتا) ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۶۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: زمین اور سمندر کی اندھیریوں سے کون تم کو بچا لیتا ہے جب تم اس (اللہ تعالیٰ) کو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارتے ہو (اور تم یہ کہتے ہو) کہ اگر ہم کو اس (اللہ تعالیٰ) نے اِس (مصیبت) سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاویں گے ﴿۶۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پورا وصول کر لیتے ہیں۔

② وقت، مکان، حالت کسی میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ
يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ
بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ
قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ﴿۶۶﴾ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴿۶۷﴾
وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ
غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴿۶۸﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ تم کو ان (مصیبتوں) سے ① اور ہر (دوسری) تکلیف سے بچا لیتے ہیں، پھر تم شرک کرنے لگ جاتے ہو ﴿۶۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس بات پر (پوری) قدرت رکھتے ہیں کہ تم پر عذاب بھیجے، تمھارے اوپر سے ② یا تمھارے پیروں کے نیچے سے ③ یا تم کو (کئی) مختلف فرقے کر کے آپس میں بھڑا دے ④ اور (آپس میں) تم کو ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھاویں، تو دیکھ! ہم کس طرح مختلف طریقوں سے (توحید کی) نشانیاں بیان کرتے ہیں ⑤؛ تا کہ وہ (لوگ) سمجھ جاویں ﴿۶۵﴾ اور (اے نبی!) تمھاری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا؛ حالاں کہ وہ بالکل حق ہے ⑥ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میں تم پر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۶۶﴾ ہر ایک واقعہ (یا خبر) کا ایک وقت مقرر ہے، اور عنقریب تم کو (سب) معلوم ہو جاوے گا ﴿۶۷﴾ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں (بے ہودہ) نکتہ چینی کرنے میں لگے ہیں ⑦ تو تم ایسے لوگوں سے (اس وقت تک) الگ ہو جاؤ جب تک کہ وہ اس کے علاوہ دوسری کسی بات میں مشغول نہ ہو جائیں اور اگر کبھی شیطان تم کو (یہ حکم) بھلا دیوے تو یاد آنے کے بعد (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ تم نہ بیٹھو ﴿۶۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان (اندھیریوں) سے۔ ② پتھر برساوے یا ہوا چلاوے یا طوفانی بارش برسائے۔

③ زمین میں زلزلہ یا سیلاب کے ذریعے یا زمین میں دھسانے کے ذریعے۔

④ آپس میں فرقہ بندی و لڑائی یہ بھی عذاب کی ایک قسم ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم آیتوں کو کیسے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) آپ کی قوم نے اس (عذاب) کو جھٹلا دیا؛ حالاں کہ اس (عذاب) کا آنا بالکل سچی بات ہے۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) جو ہماری آیتوں کے بارے میں برا بھلا کہتے ہیں۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾
وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ
نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ
لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ
ع اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ
عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ

اوران (قرآن کی آیتوں کے بارے میں نکتہ چینی کرنے والوں) کے حساب کی کوئی ذمے داری تقویٰ والوں پر نہیں ہے؛ لیکن (تقویٰ والوں کی ذمے داری یہ ہے کہ) وہ نصیحت کردیویں؛ تاکہ وہ (ایسی باتوں سے) بچتے رہیں ﴿٦٩﴾ اور تم ان لوگوں کو (ان کی حالت پر) چھوڑ دو جنھوں نے اپنے دین[1] کو کھیل اور تماشا بنالیا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا ہے اور (ایسے لوگوں کو) اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کرتے رہو؛ تاکہ کوئی بھی شخص اپنے کیے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے (ہلاکت میں اس طرح) پھنس نہ جاوے کہ اس (نفس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے) کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی مددکرنے والا ہو اور نہ کوئی سفارش کرنے والا، اور (اس کی حالت یہ ہوگی کہ عذاب سے رہائی پانے کے لیے) اگر وہ ہر ایک چیز اپنے فدیے میں دے دیوے تو بھی وہ (فدیہ) اس سے قبول نہیں کیا جاوے گا، یہی (اپنے دین کو کھیل تماشا بنانے والے) وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے (ہلاکت میں) پھنسے ہیں، وہ لوگ جو کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں ان کے لیے تیز گرم پینے کی چیز اور دردناک عذاب ہوگا ﴿٧٠﴾

(اے نبی!) تم (کافروں سے) کہہ دو کہ: کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کریں جو ہم کو نفع نہیں پہنچاتی اور نقصان (بھی) نہیں پہنچا سکتی؟ اور جب اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت دے چکے تو اس کے بعد بھی ہم کیا الٹے پاؤں پھر جاویں؟ (تب تو حالت) اس شخص کی طرح (ہوجاوے گی) جس کو شیطانوں نے جنگل میں راستہ سے بھٹکا دیا ہو، جس کی وجہ سے وہ حیران (یعنی مارا مارا) پھرتا ہو،

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ
الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ
قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

اس کے کچھ ساتھی ہوں جو اس کو سیدھے راستے کی طرف (آنے کے لیے) پکارتے ہوں کہ تو ہمارے پاس آجا① تم کہہ دو کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ کی (دی ہوئی) ہدایت ہی (صحیح) ہدایت ہے اور ہم کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام عالموں کے رب کے سامنے (فرماں برداری سے) جھک جاویں ﴿۷۱﴾ اور یہ کہ تم نماز قائم کرو اور اس (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) سے تم بچتے رہو اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جن کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے ﴿۷۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا، جس دن وہ (اللہ تعالیٰ قیامت سے) فرمائیں گے کہ: تو ہوجا، سو وہ (قیامت واقع) ہوجائے گی، اس (اللہ تعالیٰ) کی بات سچی ہے② اور جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن اسی (اللہ تعالیٰ) کی حکومت (ظاہراً اور حقیقۃً) ہوگی، وہ چھپی ہوئی اور حاضر (ہر) چیز کے جاننے والے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑی حکمت کے مالک، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿۷۳﴾ اور (وہ واقعہ بھی سننے جیسا ہے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ابا آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بنائے بیٹھے ہو؟ (اے ابا!) میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اور تمھاری قوم یقیناً کھلی گمراہی میں ہے ﴿۷۴﴾

(پچھلے صفحے کا حاشیہ:)

① یعنی جس دینِ اسلام کا ماننا ان کے ذمے فرض تھا۔

(اس صفحہ کا حاشیہ:)

① لیکن وہ ایسا بھٹکا ہوا ہے کہ صحیح راستے پر پہنچ نہیں سکتا۔

② اللہ تعالیٰ جو فرماتے ہیں وہ ہو ہی جاتا ہے، خالی نہیں جاتا۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبۡرٰهِيۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلِيَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِيۡنَ ﴿٧٥﴾
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيۡهِ الَّيۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ
الۡاٰفِلِيۡنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنۡ لَّمۡ يَهۡدِنِيۡ رَبِّيۡ
لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّيۡنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ ۚ
فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّيۡ بَرِيۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّيۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِيَ لِلَّذِيۡ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِيۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿٧٩﴾

اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی عجیب عجیب چیزیں دکھلاتے تھے؛ اور تا کہ وہ (کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہوجاویں ﴿۷۵﴾ پھر جب اس (ابراہیم علیہ السلام) کے سامنے رات (کی تاریکی) چھا گئی تو اس (ابراہیم) نے ایک تارا دیکھا، (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: یہ میرا رب ہے [۱] پھر جب وہ (تارا) ڈوب گیا تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہوں ﴿۷۶﴾ پھر جب اس (ابراہیم علیہ السلام) نے (اسی رات یا بعد میں) چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا کہ: یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ (چاند بھی) غائب ہوگیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ: اگر مجھ کو میرے رب ہدایت نہ دیتے تو یقیناً میں گمراہ لوگوں میں شامل ہوجاتا [۲] ﴿۷۷﴾ پھر جب اس (ابراہیم علیہ السلام) نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: یہ میرا رب ہے، یہ (دوسرے ستاروں سے) زیادہ بڑا ہے، پھر جب وہ (سورج بھی) غروب ہوگیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: اے میری قوم! جن جن چیزوں کو تم (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک کرتے ہو یقیناً میں ان چیزوں سے سخت بیزار ہوں [۳] ﴿۷۸﴾ یقین کے ساتھ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، میں بالکل سیدھے راستے پر ہوں [۴] اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ﴿۷۹﴾

---

(۱) انکار کے انداز میں سوال ہے یا مخاطبین کو سمجھانے کے لیے ان کے عقیدہ کے مطابق بات ہے۔
(۲) چاند بہت حسین ہے، اللہ تعالیٰ کی دستگیری نہ ہو تو انسان اس کی پرستش میں پھنس جائے۔
(۳) (دوسرا ترجمہ) میرا ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (۴) (دوسرا ترجمہ) میں نے سب سے یکسو ہوکر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔

وَحَآجَّهٗ قَوۡمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوۡٓنِّىۡ فِى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشۡرِكُوۡنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ
اَنۡ يَّشَآءَ رَبِّىۡ شَيۡـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّىۡ كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيۡفَ اَخَافُ
مَاۤ اَشۡرَكۡتُمۡ وَلَا تَخَافُوۡنَ اَنَّكُمۡ اَشۡرَكۡتُمۡ بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ عَلَيۡكُمۡ سُلۡطٰنًا ؕ
فَاَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ اَحَقُّ بِالۡاَمۡنِ ۚ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا
اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰۤـئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلۡكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَيۡنٰهَاۤ ع
اِبۡرٰهِيۡمَ عَلٰى قَوۡمِهٖ ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۸۳﴾

اور اس (ابراہیم) کی قوم اس (ابراہیم) سے بحث (یعنی جھگڑا) کرنے لگی، ابراہیم نے (ان سے) کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے بارے میں مجھ سے بحث کرتے ہو؟ حالاں کہ اس نے مجھے ہدایت دے رکھی ہے، اور جن چیزوں کو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شریک مانتے ہو میں ان سے (بالکل) نہیں ڈرتا ہوں①، مگر یہ کہ میرے رب (مجھے) کچھ (نقصان پہنچانا) چاہیں②، میرے رب کے علم نے ہر چیز کو احاطے میں لے لیا ہے، کیا پھر بھی تم نصیحت نہیں مانتے؟﴿۸۰﴾ اور جن چیزوں کو تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنا رکھا ہے میں ان سے کیسے ڈروں؟ حالاں کہ تم ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ماننے سے نہیں ڈرتے جن (کے شریک ہونے) کے بارے میں اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری، اب اگر تم جانتے ہو تو (جواب دو کہ) دونوں فریق میں سے کونسا فریق امن (اطمینان) سے رہنے کا زیادہ حق دار ہے؟﴿۸۱﴾ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انھوں نے کسی طرح کا شرک نہیں ملایا ایسے ہی لوگوں کے لیے امن ہے اور وہی لوگ صحیح راستے پر ہیں ﴿۸۲﴾

اور یہ (دلیل جو ابراہیمؑ نے توحید پر قائم کی تھی) ہماری (دی ہوئی) وہ مضبوط دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھی، ہم جس کے درجات کو چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں، یقیناً تمھارے رب بڑی حکمت والے ہیں، (ہر چیز کو) اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۸۳﴾

---

① کہ مجھے کچھ نقصان پہنچائیں گے۔

② تو وہ نقصان ہر حالت میں پہنچ کر رہے گا۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ كُلًّا هَدَيۡنَا ۚ وَنُوۡحًا هَدَيۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ
وَسُلَيۡمٰنَ وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡسُفَ وَمُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا
وَيَحۡيٰى وَعِيۡسٰى وَاِلۡيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۙ﴿۸۵﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَيُوۡنُسَ وَلُوۡطًا ؕ
وَكُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۸۶﴾ وَمِنۡ اٰبَآٮِٕهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَاِخۡوَانِهِمۡ ۚ وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ
وَهَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ
وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰۤٮِٕكَ الَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ
وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنۡ يَّكۡفُرۡ بِهَا هٰۤؤُلَاۤءِ فَقَدۡ وَكَّلۡنَا بِهَا قَوۡمًا لَّيۡسُوۡا بِهَا بِكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾

اور ہم نے اس (ابراہیم) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) دیا، سب کو ہم نے ہدایت
دے رکھی تھی اور ہم نے نوح کو (تو ابراہیم سے) پہلے ہی ہدایت دے رکھی تھی اور اس (ابراہیم) کی
اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی (ہدایت دی تھی) اور
نیک کام کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۴﴾ اور زکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی
(ہدایت دی تھی) ہر ایک نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۸۵﴾ اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو بھی
(ہدایت دی) اور ہر ایک کو ہم نے تمام عالم (کے لوگوں) پر فضیلت دے رکھی تھی ﴿۸۶﴾ اور (ابھی
جن کے نام آئے) ان کے بعض باپ دادوں اور ان (کی بعض) اولاد کو اور ان کے (بعض) بھائیوں کو
بھی (ہدایت دی تھی) اور ان سب کو ہم نے چن لیا اور ہم نے ان کو سیدھی راہ پر چلایا ﴿۸۷﴾ یہ اللہ
تعالیٰ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس پر چلاتے ہیں، اور اگر (بالفرض) وہ
(انبیا بھی) شرک کرنے لگتے تو ان کے بھی وہ سب (نیک) اعمال جو وہ کرتے تھے ضائع ہو جاتے ①
﴿۸۸﴾ یہ وہی لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکمت (یعنی شریعت) اور نبوت عطا کی تھی، سو اگر وہ
(مکہ والے) اس کا انکار کر دیویں ② (تو اس کی پرواہ نہ کرو) سو پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس (پر ایمان
لانے) کے لیے (بہت سارے) ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کا انکار کرنے والے نہیں ہیں ﴿۸۹﴾

---

① انبیا تو کبھی شرک کر ہی نہیں سکتے: بلھذا یہ دوسروں کو سنانا ہے ② یعنی اوپر بیان کی ہوئی باتوں کا اور تمھاری نبوت کا۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا
ذِكْرَىٰ لِلْعَٰلَمِينَ ﴿٩٠﴾ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا مَآ أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن ع
شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَٰبَ الَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ
قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ
قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩١﴾

یہ تمام (انبیا علیہم السلام) وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، سو (اے محمد!) تم بھی ان کے راستے پر چلو① (ان کافروں سے) تم کہہ دو کہ: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، وہ (قرآن) تو تمام عالموں کے لیے نصیحت ہے ﴿۹۰﴾

اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح قدر نہیں پہچانی② جب انھوں نے یہ کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری، (اے نبی!) تم (ان سے) سوال کرو کہ: جو کتاب موسیٰ (علیہ السلام) لے کر آئے تھے وہ کس نے اتاری تھی؟ جو (کتاب) لوگوں کے لیے نور اور ہدایت تھی، تم نے اس (کتاب) کو الگ الگ ورق کی شکل میں کر رکھا ہے، اس (میں سے کچھ) کو تم ظاہر کرتے ہو③ اور بہت سے حصے کو تم چھپاتے ہو④ اور تم کو (اس کتاب کے ذریعے سے) وہ چیزیں سکھائی گئی تھیں جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمھارے باپ دادا (جانتے تھے، اے نبی! اس سوال کے جواب میں) تم (خود ہی اتنا) کہہ دو کہ: (وہ کتاب تو) اللہ تعالیٰ ہی نے (اتاری ہے) پھر ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، وہ اپنی (بے ہودہ) خرافات میں مشغول رہیں⑤ ﴿۹۱﴾

---

① اصولِ دین سب کے متفق ہیں۔
② یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عناد میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ ارسالِ رسل کا انکار کیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) لوگوں کو دکھلاتے ہو (جس میں تمھارے مطلب کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔)
④ جو تمھارے مطلب کے خلاف ہو۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ اپنی (بے ہودہ) خرافات میں کھیلتے پڑے رہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ
حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ
قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ
بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾

اور یہ (قرآن بھی) ایک کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، بڑی برکت والی ہے، جو اپنے سے پہلی (آسمانی کتابوں) کو سچا بتلاتی ہے①؛ اور (یہ اس لیے اتاری) تاکہ (اس کتاب کے ذریعے سے) تمام بستیوں کے مرکز (یعنی مکہ شہر) اور اس کے چاروں طرف (رہنے) والوں کو تم ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس (قرآن) کو (بھی) مانتے (ہی) ہیں اور وہ اپنی نماز پر پوری پابندی کرتے ہیں ﴿٩٢﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے یا (یوں) کہے کہ: مجھ پر وحی آئی ہے؛ حالاں کہ اس پر ②کوئی چیز وحی میں نہیں آئی، اور (اسی طرح) وہ شخص بھی (بڑا ظالم ہے) جو (یوں) کہے کہ: جو (کلام) اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے میں بھی ویسا ہی کلام اتار دوں گا ③اور کاش کہ! آپ وہ وقت دیکھ سکتے جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں (پڑے) ہوں گے اور (موت کے) فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے④ (یہ کہہ رہے) ہوں گے کہ تم اپنی جانیں (جلدی) نکالو⑤، تم اللہ تعالیٰ پر ناحق (یعنی جھوٹی) باتیں جو کہا کرتے تھے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کے خلاف تکبر کیا کرتے تھے اس کی سزا میں آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا ﴿٩٣﴾

① قرآن نے نبی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اسلام نیا مذہب ہے، قرآن کی کسی بھی آیت میں نہیں ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ کوئی نیا الگ مذہب دنیا میں بھیجا گیا ہو بلکہ پہلے انسان پہلے نبی حضرت آدمؑ کے زمانے سے جو اسلام دنیا میں آیا آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک تمام زمانوں میں اصول کے اعتبار سے دین ایک ہی رہا، اس لیے تمام نبی اور تمام آسمانی کتابیں ایک دوسرے کو سچا بتلاتی ہے۔ ② جھوٹے مدعیانِ نبوت مراد ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اتار سکتا ہوں (تیسرا ترجمہ) میں بھی لاکر دکھاتا ہوں۔ ④ (دوسرا) ہاتھ بڑھا کر۔ ⑤ گویا ملائکہ کافر کی روح نکالتے وقت غیظ و غضب کا اظہار کریں گے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ
ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ
تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ ع ١٢
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾

اور (اللہ فرمائیں گے کہ) پکی بات یہ ہے کہ تم ہمارے پاس اسی طرح اکیلے (تنِ تنہا) حاضر ہوئے جیسے ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ (سامان) ہم نے تم کو دیا تھا وہ سب اپنے پیچھے تم چھوڑ کر آئے ہو، اور ہم کو تو تمھارے ساتھ تمھارے وہ سفارش کرنے والے بھی نظر نہیں آتے جن کے متعلق تمھارا یہ خیال تھا کہ وہ تمھارے معاملے میں (ہمارے ساتھ) شریک ہیں، حقیقت میں ان کے ساتھ تمھارے (آپس کے سارے) تعلقات ٹوٹ چکے ہیں اور جن (بتوں) کے بارے میں تم کو بڑا دعویٰ تھا (کہ وہ ہم کو بچا لیں گے) وہ سب تم سے گم ہو گئے ہیں ﴿۹۴﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ دانہ اور گٹھلی کو (زمین میں جانے کے بعد) پھاڑنے والے ہیں، وہی مرے ہوئے سے زندہ کو نکالتے ہیں اور وہی زندہ سے مرے ہوئے کو نکالنے والے ہیں، یہی تو اللہ تعالیٰ ہے، پھر تم (اس کو چھوڑ کر) کدھر الٹے پھرے جا رہے ہو[1]؟ ﴿۹۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) صبح کی روشنی پھاڑ کر نکالنے والے ہیں اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے رات کو سکون (یعنی راحت کا وقت) بنایا اور حساب کے لیے سورج اور چاند کو مقرر کیا ہے، یہ اندازہ (یعنی ضابطہ) ایک بڑے زبردست، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ ہی) کا (بنایا ہوا) ہے[2] ﴿۹۶﴾

---

① کوئی تم کو کدھر الٹا پھرا کر لے جا رہا ہے؟۔

② (دوسرا ترجمہ) یہ (حساب کے مطابق سورج اور چاند کا چلنا یہ) منصوبہ ہے اس (اللہ تعالیٰ) کا جو زبردست، (ہر چیز کے) جاننے والے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ
طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے (فائدے کے) لیے ستارے پیدا کیے؛ تاکہ اس کے ذریعے خشکی (یعنی زمین) اور سمندر کی اندھیریوں میں تم راستہ معلوم کرو، پکی بات یہ ہے کہ جاننے والی قوم کے لیے ہم نے آیتوں کو کھول کھول کر کے بیان کر دیا ﴿۹۷﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو ایک جان (حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، پھر (ہر ایک کا) ایک ٹھہرنے کا مقام ① اور (ایک) امانت رکھے جانے کی جگہ (بنائی) ہے ②، پکی بات یہ ہے کہ جو لوگ سمجھتے ہیں ان کے لیے ہم نے آیتوں کو کھول کھول کر کے بیان کر دیا ﴿۹۸﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمان سے (بارش کا) پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعے سے ہر قسم کی کونپلیں نکالیں ③، پھر اس (کونپل) میں سے ہم نے ہریالی پیدا کی ④ جن سے ہم ایک پر ایک چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے (یعنی شگوفے) میں سے (پھلوں کے) ایسے گچھے (یعنی خوشے) نکالتے ہیں جو (بوجھ سے زمین کی طرف) جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور (اسی پانی سے ہم نے) انگور کے باغات اور زیتون اور انار (کے درخت پیدا کیے) جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں بھی ہوتے ہیں،

---

① جہاں زیادہ دیر رہنا ہے جیسے آخرت۔

② جہاں عارضی تھوڑا رہنا ہے، جیسے پیدائش سے لے کر موت تک دنیا میں یا برزخ میں جس میں موت سے قیامت تک رہنا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہر قسم کی اگنے والی چیز نکالی۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس میں سبز رنگ کی شاخ نکالی، پھر ہم اس شاخ میں سے ایسے دانے نکالتے ہیں جو باہم اوپر تلے گتھے ہوئے ہوتے ہیں۔

اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ ع
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾

جب یہ (درخت) پھل دیتے ہیں تب ان کے پھلوں کو اور اس کے پکنے کو تم (غور سے) دیکھو، یقیناً اس میں ایمان والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿٩٩﴾ اور ان مشرکوں نے جنات کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ (خدائی میں) شریک بنا رکھا ہے①؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے ان (جنوں) کو بھی پیدا کیا ہے اور ان مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بغیر جانے (جہالت سے) بیٹے اور بیٹیاں گھڑ رکھی ہیں②؛ (حالاں کہ) اس (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) جو باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب سے پاک اور دور ہیں ﴿١٠٠﴾

وہی (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو نئی طرح سے بنانے والے ہیں، اس کی کوئی اولاد کہاں ہو سکتی ہے؟ حالاں کہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو بنایا ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿١٠١﴾ یہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، اس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، جو ہر چیز کو پیدا کرنے والے ہیں، لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کی نگرانی کرنے والے ہیں③ ﴿١٠٢﴾

---

① جنات سے مراد شیاطین ہیں، یہ ان لوگوں کے باطل عقیدے کی طرف اشارہ ہے جو یہ کہتے تھے کہ: تمام اچھی مخلوقات تو اللہ نے پیدا کی؛ لیکن تمام بری چیزیں اور موذی جانور شیطان نے پیدا کیے۔

② عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور عرب کے مشرکین فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔

③ (حقیقی) کام بنانے والا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَآءَكُمْ
بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾
اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾

اس (اللہ تعالیٰ) کا آنکھیں ادراک ①نہیں کر سکتیں اور وہ (اللہ تعالیٰ سب کی) آنکھوں کا ادراک کرتے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) باریکی سے دیکھنے والے، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۰۳﴾ (اے نبی! ان لوگوں سے کہہ دو کہ) پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس (آنکھیں کھولنے والی) نشانیاں آ چکیں، سو جس نے ان کو دیکھ لیا (اور ایمان لے آیا) تو اس کو اس کا فائدہ ہوگا اور جو (ان سے) اندھا رہا② تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا، اور میں تمھاری حفاظت پر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۱۰۴﴾ اور اسی طرح ہم مختلف طریقوں سے آیتوں کو سمجھاتے ہیں③؛ اور تا کہ یہ لوگ (دشمنی کی وجہ سے یوں) کہیں کہ: تم نے (یہ قرآن کسی سے) سیکھ لیا ہے④ اور تا کہ جاننے والوں کے لیے ہم اس (قرآن کی باتوں) کو اچھی طرح ظاہر کر دیں⑤ ﴿۱۰۵﴾ (اے نبی!) تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو وحی بھیجی گئی تم اس کے مطابق چلو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے اور تم مشرکین کی طرف دھیان مت دو⑥ ﴿۱۰۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو وہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان کی حفاظت کے لیے مقرر نہیں کیا اور تم ان پر ذمے دار (بھی) نہیں ہوں ﴿۱۰۷﴾

---

① یعنی اللہ کی حقیقت کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ (دوسرا ترجمہ) اس کو نگاہیں پا نہیں سکتی۔
② یعنی آنکھ کھول کر دیکھا نہیں اور ایمان نہیں لایا۔
③ (دوسرا ترجمہ) اسی طرح ہم آیتوں کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) پڑھ لیا ہے۔
⑤ مخالفین قرآن کے لیے کہیں گے کہ نبی کہیں سے سیکھ کر آئے اور سمجھ دار لوگوں کے سامنے ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔⑥ (دوسرا ترجمہ) مشرکوں سے بے پرواہ ہو جاؤ۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ
اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ
كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع

اور (اے مسلمانو!) جن (بتوں) کی وہ (مشرکین) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں تم ان کو برا مت کہو؛ ورنہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت سے) بغیر سمجھے ہوئے حد سے آگے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو برا کہنے لگے، اسی طرح ہر امت کے لیے ان کے اعمال ہم نے (ان کی نظر میں) مزین بنا کر کے دکھائے ہیں، پھر ان سب کو ان کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے، سو اس وقت جو اعمال وہ کرتے تھے ان کی حقیقت اللہ تعالیٰ ان کو بتلا دیں گے ﴿۱۰۸﴾ اور ان (کافر) لوگوں نے اللہ تعالیٰ (کے نام) کی بڑی زوردار قسمیں کھائی کہ اگر ان کے پاس (ان کی چاہت کے مطابق) کوئی معجزہ آجاوے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آویں گے، (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: (ساری) نشانیاں (یعنی معجزات) تو اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں اور تم (مسلمانوں) کو کیا پتہ ہے کہ یہ لوگ (ان کی چاہت کے مطابق) ان (معجزات) کے آجانے کے بعد بھی (دشمنی میں) ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰۹﴾ اور جس طرح یہ لوگ پہلی مرتبہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے ہیں ہم (ان کی ضد کی وجہ سے) ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیں گے اور ہم ان کو ان کی شرارت میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے ﴿۱۱۰﴾

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا
مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا
لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ
غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾

اور اگر ہم ان (کافروں) پر فرشتے اتار (بھی) دیویں اور مُردے (زندہ ہوکر) ان سے باتیں (بھی) کرنے لگے اور ہر (غیبی) چیز ان کے پاس آنکھوں کے سامنے لاکر ہم جمع (بھی) کر دیویں① تب بھی (کافر لوگ) ایمان لانے والے نہیں ہیں؛ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے②؛ لیکن ان (کافروں) میں اکثر لوگ جہالت میں پڑے ہوئے ہیں③ ﴿۱۱۱﴾ اور اسی طریقے سے④ (بہت سارے) شرارت پسند انسانوں اور جناتوں کو ہم نے (پہلے گذرے ہوئے) ہر نبی کا دشمن بنایا تھا جو دھوکہ دینے کی غرض سے ایک دوسرے کو خوش نما⑤ باتیں سکھاتے تھے⑥ اور اگر تمھارے رب چاہیں تو وہ اس (طرح کے کام) کو نہ کرتے، سو جو جھوٹ وہ بناتے ہیں اس میں ان کو پڑا رہنے دو ﴿۱۱۲﴾ اور (وہ نبی کے دشمن اس طرح کی باتیں اس لیے کرتے تھے؛) تاکہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ان (فریب والی باتوں) کی طرف مائل ہوجاویں اور تاکہ وہ اس سے راضی بھی رہیں⑦ اور وہ (تمام برے) کام بھی کرتے رہیں جو وہ کرتے چلے آئے تھے ﴿۱۱۳﴾

---

① یعنی جنت، جہنم، فرشتے سب ان کے سامنے آجاویں۔
② یعنی ان کو ایمان پر مجبور کردیوے یا ان کی تقدیر بدل دیوے۔
③ یعنی ان کے دلوں میں ایمان لانے کا ارادہ تو ہے نہیں پھر بھی معجزات مانگتے رہتے ہیں، یہ بڑی جہالت ہے۔
④ یعنی جس طرح یہ مکہ کے لوگ آج ہمارے نبی ﷺ کے دشمن ہیں اس طریقے سے۔
⑤ خوش نما یعنی چکنی چپڑی بات۔ جو بات ظاہر میں اچھی لگے اور اندر سے بالکل باطل اور دھوکا ہو وہ ”زُخْرُفَ الْقَوْلِ“ ہے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) دل میں ڈالتے تھے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) تاکہ وہ اس کو (دل سے) پسند کریں۔

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَإِنْ تُطِعْ
أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾

کیا بھلا! اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (کسی اور کو) فیصلہ کرنے والا میں تلاش کروں؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب (یعنی قرآن) اتاری جس میں (پوری) تفصیل ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ (کتاب) تمھارے رب ہی کی طرف سے ٹھیک اتاری گئی ہے، سو تم شک کرنے والوں میں بالکل شامل نہ ہونا ﴿۱۱۴﴾ اور تمھارے رب کا کلام (یعنی قرآن) سچائی اور انصاف① میں کامل ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کی بات کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۱۱۵﴾ اور جو لوگ زمین میں ہیں ان میں سے اکثر لوگوں کا② کہنا اگر (بالفرض) تم ماننے لگے تو وہ تم کو (بھی) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے، وہ سب لوگ تو خیال (یعنی وہم) ہی کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ لوگ تو (خیالی) اندازے (یعنی اٹکل) ہی لگاتے ہیں ﴿۱۱۶﴾ یقین رکھو! تمھارے رب وہی سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ کون اس کے راستے سے بھٹک رہا ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کو بھی پوری طرح جانتے ہیں جو ہدایت پائے ہوئے ہیں ﴿۱۱۷﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان رکھتے ہو تو (ہر) اس (حلال) جانور میں سے کھاؤ جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو ﴿۱۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اعتدال۔

② دنیا میں اس وقت اکثریت گمراہ لوگوں کی ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا
مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ
الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ
ع ١١ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور تمھارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تم اس (جانور) میں سے بھی نہ کھاؤ؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان چیزوں کی تفصیل بتلا دی ہے جو تمھارے لیے حرام کی ہے؛ مگر یہ کہ تم جن کے (کھانے کے) لیے مجبور ہو جاؤ① اور یقیناً بہت سارے لوگ (وہ ہیں جو) بغیر کسی علم کے (صرف) اپنی خواہشات (یعنی غلط خیالات) کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں، یقیناً تمھارے رب ہی حد سے گزرنے والوں کو خوب (اچھی طرح) جانتے ہیں ﴿۱۱۹﴾ اور تم کھلا گناہ اور چھپا ہوا گناہ② چھوڑ دو، یقیناً جو لوگ گناہ کا کام کرتے ہیں عنقریب ان کو ان کے کیے ہوئے (گناہوں) کی سزا دی جائے گی ﴿۱۲۰﴾ اور جن جانوروں پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو تم ان میں سے نہ کھاؤ اور وہ (یعنی اس کا کھانا) تو یقیناً کھلم کھلا گناہ ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں؛ تاکہ وہ تم سے (بے کار) بحث (یعنی جھگڑا) کریں اور اگر (بالفرض) تم نے ان کا کہنا مانا تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے ﴿۱۲۱﴾

---

① مثلاً حلال کے بارے میں حرام کا اعتقاد رکھنا یہ باطنی گناہ ہے۔

② تو وہ حرام چیزیں تم ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہو۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ

کیا بھلا جو شخص مرا ہوا تھا①، سو ہم نے اس کو زندہ کر دیا② اور ہم نے اس کو ایسا نور عطا کیا جس کو لے کر لوگوں میں چلتا پھرتا ہے③ (کیا) وہ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو (مختلف) اندھیریوں میں (پڑا ہوا) ہو، وہ ان (اندھیریوں) سے باہر نکل نہیں سکتا، اسی طرح کافروں کو جو کام وہ کرتے ہیں ان کی نظر میں وہ خوش نما کر دیے گئے ہیں④ ﴿۱۲۲﴾ اور اسی طرح⑤ ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کو سردار بنا دیے⑥؛ تا کہ وہ اس (بستی) میں (ایمان والوں کے خلاف) سازشیں کیا کریں اور وہ جو سازشیں کرتے ہیں وہ ان کے اپنے ہی خلاف پڑتی ہیں اور وہ سوچتے ہی نہیں ﴿۱۲۳﴾ اور جب ان (مکہ والوں) کے پاس (قرآن کی) کوئی آیت آتی ہے تو وہ (یوں) کہتے ہیں: ہم تو اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو ایسی چیز نہ دی جاوے جیسی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی جا چکی ہے⑦،

---

① یعنی گمراہ تھا۔

② یعنی مسلمان بنا دیا۔

③ یعنی نور کی برکت سے گمراہی سے محفوظ رہتا ہے اور خود بھی اسلامی زندگی گذارے اور دوسروں کے ساتھ اسلامی طریقے سے برتاؤ کرے۔ دوسروں کو اس کے ایمانی نور سے فائدہ پہنچائے۔

④ یعنی کافروں کی سوچ میں کفر اچھی چیز ہے (دوسرا) اسی طرح مزین (بھلا) دکھایا ہے کافروں کو جو کام وہ کر رہے ہیں۔

⑤ یعنی جس طرح مکہ کے بڑے لوگ سازشیں کر رہے ہیں اسی طرح۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اور جس طرح مکہ کے بڑے لوگ جرم کر رہے ہیں اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس بستی کے سرداروں ہی کو (مخالف اور) مجرم بنا دیا۔

⑦ یعنی خود ہم پر وحی نازل ہو، فرشتہ آوے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ

اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اپنی رسالت کس کو دیویں①، عنقریب (اس طرح کے) مجرموں کو وہ جو سازشیں کرتے تھے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلتی اور سخت عذاب ہوگا ﴿۱۲۴﴾ سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر لانا چاہتے ہیں اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں②، اور جس کو (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے سینے کو بہت ہی زیادہ تنگ کردیتے ہیں③ (اور اس کو ایمان لانا ایسا بھاری لگتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو،

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ ہی اپنے پیغام بھیجنے کے محل (اور موقع) کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

② یعنی وہ اسلام قبول کرنے میں پس و پیش نہیں کرتا۔

شرح صدر کا مطلب:

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابۂ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے شرحِ صدر یعنی سینہ اسلام کے لیے کھول دینے کی تفسیر دریافت کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ مؤمن کے دل میں ایک روشنی ڈال دیتے ہیں جس سے اس کا دل حق بات کو دیکھنے سمجھنے اور قبول کرنے کے لیے کھل جاتا ہے (یعنی حق بات کو آسانی سے قبول کرنے لگتا ہے اور خلافِ حق سے وحشت اور نفرت ہونے لگتی ہے)۔

صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ: کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے جس سے وہ شخص پہچانا جائے جس کو شرحِ صدر حاصل ہوگیا ہے؟

فرمایا: ہاں! علامت یہ ہے کہ اس شخص کی ساری رغبت آخرت اور اس کی نعمتوں کی طرف ہوجاتی ہے، دنیا کی بے جا خواہشات اور فانی لذتوں سے گھبراتا ہے اور موت کے آنے سے پہلے موت کی تیاری کرنے لگتا ہے۔)

③ سینہ تنگ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: اس کو حق بات کا قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ایسا دشوار ہوتا ہے جیسے کسی انسان کا آسمان میں چڑھنا اور اس کے دل میں حق اور بھلائی کے لیے کوئی راستہ نہیں رہتا، جب وہ اللہ کا ذکر سنتا ہے تو اس کو وحشت ہونے لگتی ہے اور جب کفر اور شرک کی باتیں ہوتی ہے تو ان میں دل لگتا ہے۔

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ
اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ
لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب ڈالیں گے[1] ﴿۱۲۵﴾ اور یہ (اسلام یا قرآن ہی)
تمھارے رب کا (بتایا ہوا) سیدھا راستہ ہے، پکی بات ہے کہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہم
نے آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا ہے ﴿۱۲۶﴾ جو (نیک) عمل وہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے ان
کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے[2] اور وہی (اللہ تعالیٰ) ان کے مددگار ہیں ﴿۱۲۷﴾
اور (اس قیامت کے دن کو یاد رکھو) جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب (مخلوق) کو جمع کریں گے (اور
اللہ تعالیٰ سب سے فرمائیں گے) اے جنات کی جماعت! تم نے بہت سارے انسانوں کو (گمراہ کر
کے) اپنا بنالیا تھا اور انسانوں میں سے ان (جنات) کے دوست بولیں گے: اے ہمارے رب!
(دنیا میں) ہم نے (آپس میں) ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرلیا اور (بالآخر) آپ نے ہمارے
لیے جو وقت (قیامت کا) متعین کیا تھا (اب) ہم اپنے اس وقت پر پہنچ گئے ہیں[3]۔ اللہ تعالیٰ
فرمائیں گے کہ: (جہنم کی) آگ تم سب کا ٹھکانہ ہے، اس میں تم سب ہمیشہ رہو گے؛ مگر اللہ تعالیٰ جو
چاہے[4]۔ یقیناً تمھارے رب بڑی حکمت والے ہیں، (ہر چیز کو) اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾

---

[1] ''رِجس'' کا دوسرا مطلب شیطان ہے؛ یعنی ایمان نہ لانے والوں پر اللہ تعالیٰ شیطان کو مسلط فرماتے ہیں۔

[2] ہر محنت اور مصیبت سے سلامت گھر جنت ہے۔ ''سلام'' اسمائے حسنیٰ میں سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ جو گھر دیں گے وہ امن، سلامتی والا ہی ہوگا۔

[3] یعنی قیامت آگئی۔

[4] جس کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نکالنا چاہیں گے اس کو نجات ملے گی۔

ع وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ
يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾

اور اسی طرح ① بعض ظالموں کو ہم (دوسرے) بعض کے ساتھ (جہنم میں) ان کی اس کمائی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے ساتھ ملا دیں گے ② ﴿١٢٩﴾

اے جنات اور انسان کی جماعت! کیا تمھارے پاس (خود) تم ہی میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہوں اور تم کو اس (قیامت کے) دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں، تو وہ (سب مل کر) کہیں گے: ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا ہے ③ اور (حقیقت میں) ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا اور وہ خود اپنے خلاف اعتراف کریں گے کہ وہ کافر تھے ﴿١٣٠﴾ یہ (نبیوں کو جو بھیجا جاتا رہا وہ) اس لیے کہ تمھارا رب ایسا نہیں تھا کہ وہ بستی والوں کو (ان کے) ظلم کی وجہ سے ہلاک کردیوے اور وہاں کے لوگوں کو (احکامِ الٰہی کی) خبر بھی نہ ہو ﴿١٣١﴾ اور ہر قسم کے لوگوں کو ان کے عمل کے اعتبار سے درجات ملیں گے اور جو کام بھی وہ لوگ کررہے ہیں ان سے تمھارے رب بے خبر نہیں ہیں ﴿١٣٢﴾ اور تمھارے رب تو بے نیاز ہیں، (بڑی) رحمت والے ہیں، اگر وہ چاہیں تو تم سب کو (دنیا سے) لے جاویں (یعنی ختم کردیویں) اور تمھارے بعد جس کو چاہیں تمھاری جگہ لے آویں جیسا تم کو دوسری قوم کی اولاد سے پیدا کیا تھا ﴿١٣٣﴾

---

① یعنی جس طرح دنیا میں سب گمراہوں کا آپس میں تعلق تھا اسی طرح۔

② (دوسرا ترجمہ) (جس طرح کافروں کی ضد کی وجہ سے ان پر شیطان مسلط کیا گیا ہے) اسی طرح ہم ظالموں کو ایک دوسرے پر ان کے اعمال کی وجہ سے مسلط کردیں گے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔

إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي
عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾
وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا
لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ
شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ
أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ
فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾

یقین رکھو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ (عذاب) آنے ہی والا ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے
﴿۱۳۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اے میری قوم! تم اپنی جگہ (اپنے طریقے کے مطابق) عمل کرتے
رہو، میں بھی (اپنے طریقے کے مطابق اپنا) کام کر رہا ہوں، سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا
کا انجام کس کے حق میں (اچھا) ہوتا ہے، یقیناً ظالم لوگ فلاح (یعنی کامیابی) پاتے نہیں ہیں
﴿۱۳۵﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جو کھیتی اور جانور پیدا کیے ہیں ان میں سے ان کافروں نے اللہ
تعالیٰ کا ایک حصہ مقرر کر دیا، پھر اپنے (فاسد) خیال سے یہ کہتے ہیں کہ: اتنا (حصہ) اللہ تعالیٰ کا ہے
اور اتنا (حصہ) ہمارے شریکوں کا ہے①، پھر جو حصہ ان کے معبودوں کا ہوتا ہے سو وہ تو اللہ تعالیٰ کے
پاس (کبھی) نہیں پہنچتا اور جو حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے سو ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتا
ہے، کیسا برا وہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں؟ ﴿۱۳۶﴾ اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے معبودوں
(یعنی شیطانوں) نے سمجھا رکھا ہے② کہ اپنی اولاد کو قتل کرنا اچھا کام ہے؛ تاکہ وہ ان (مشرکوں) کو
(دنیا و آخرت میں) بالکل ہلاک کر ڈالیں اور تاکہ ان پر ان کے دین کو مشتبہ کر دیویں③ اور اگر اللہ تعالیٰ
چاہتے تو وہ اس طرح کے کام نہ کرتے، لہٰذا جو جھوٹ وہ گھڑتے ہیں اسی میں ان کو چھوڑ دیجیے ﴿۱۳۷﴾

---

① یعنی جن کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ (عبادت میں) شریک کر رکھا ہے ان کا۔ ② (دوسرا ترجمہ) دل میں بٹھا رکھا ہے۔
③ یعنی جو دین کی بات نہیں ہے وہ ان کو دین کی بات سمجھا دیوے۔ (دوسرا ترجمہ) ان کے دین کے بارے میں ان پر
گڑبڑی (مغالطہ) ڈال دیوے۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ
حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ
عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا
رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع

اور وہ (مشرکین) کہنے لگے: یہ (خاص قسم کے) جانور اور کھیتی ممنوع ہے①، ان کا خیال ہے کہ جن کو ہم چاہیں اس کے سوا کوئی ان کو نہیں کھا سکتا اور کچھ (خاص قسم کے) جانور ہیں کہ جن کی پیٹھ پر سوار ہو نا حرام قرار دیا گیا ہے اور کچھ (خاص قسم کے) جانور ہیں کہ جن پر وہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے② (یہ سب من گھڑت باتیں) اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھ کر (کہتے ہیں) عنقریب اللہ تعالیٰ جو بہتان وہ باندھتے تھے ان کا بدلہ دیں گے ﴿١٣٨﴾ اور وہ (مشرک یہ بات بھی) کہتے ہیں کہ: ان (خاص) جانوروں کے پیٹوں میں جو (بچے) ہیں وہ تو ہمارے مَردوں کے لیے خاص (حلال) ہیں اور (اس کا کھانا) ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ (بچہ) مرا ہوا (پیدا) ہو تو وہ (مرد اور عورت) سب اس (کھانے) میں برابر شریک ہو جاویں، عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو ان کی (غلط) بیان کی ہوئی باتوں کی سزا دیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی حکمت والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿١٣٩﴾ پکی بات ہے کہ وہ لوگ بڑے نقصان میں پڑ گئے ہیں جنھوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بغیر سمجھے ہوئے قتل کر دیا اور جو (حلال) روزی اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھ کر حرام کر لیا ہے، پکی بات یہ ہے کہ وہ (خود) گمراہ ہو گئے ہیں اور سیدھے راستے پر آئے ہی نہیں ہیں ﴿١٤٠﴾

① یعنی ان کا استعمال ہر شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔ ② یعنی بعض جانوروں کے بارے میں کافروں کے یہاں یہ طے تھا کہ اس کو ذبح کرتے وقت، ان کا گوشت کھاتے وقت، ان پر سواری کرتے وقت ان کا دودھ نکالتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لے سکتے کہ بتوں کی چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی شرکت نہ ہو جاویں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ
وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ
يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ
كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ
اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے باغات (یعنی باڑیاں) پیدا کیے، (ان میں سے کچھ ایسے بیل والے ہیں) جو سہاروں سے اوپر چڑھائے جاتے ہیں اور (کچھ ایسے بھی ہیں) جو سہاروں سے (ٹٹیوں پر) چڑھائے نہیں جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی (بھی پیدا کی) ان سب کے پھل (اور ذائقے) الگ الگ طرح کے ہیں ① (یہ سب اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیے) اور زیتون اور انار (پیدا کیے) جو ایک دوسرے سے (صورت، شکل اور مزہ میں) ملتے جلتے بھی ہیں اور ایک دوسرے سے الگ الگ بھی ہیں، جب وہ پھل نکل آوے تب اس کے پھلوں کو کھاؤ اور جس دن تم اس کو کاٹو (تب) اس کا (مقررہ) حق ادا کرو اور تم فضول خرچی مت کرو، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۴۱﴾ اور جانوروں میں سے بعض تو وہ (پیدا کیے) ہیں جو بوجھا ٹھاتے ہیں ② اور (کچھ جانور ایسے ہیں) جو زمین سے لگے ہوئے ہیں ③، اللہ تعالیٰ نے تم کو جو روزی دی اس میں سے تم کھاؤ اور تم شیطان کے قدموں پر مت چلو، یقین رکھو کہ وہ (شیطان) تو تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے ﴿۱۴۲﴾ (اللہ تعالیٰ نے) آٹھ نر مادہ (یعنی جوڑے) پیدا کیے ہیں، دو (نر، مادہ) بھیڑوں (یا دنبہ) کی نسل سے اور دو بکریوں میں سے، تم (ان سے) پوچھو کہ کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو (حرام کیا ہے) یا اس (بچے) کو (حرام کیا ہے) جو دونوں مادہ کے پیٹ میں موجود ہے؟ اگر تم سچے ہو تو صحیح (یعنی علمی) دلیل سے مجھ کو جواب دو ﴿۱۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جن میں کھانے کی چیزیں مختلف (طریقے) کی حاصل ہوتی ہیں۔

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
ع الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾ قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن
يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ
بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾

اور (اسی طرح) اونٹ میں سے دو (یعنی نر، مادہ پیدا کیے) اور گائے میں سے (بھی) دو (نر، مادہ پیدا کیے) تم (ان سے) پوچھو کہ کیا (اللہ تعالیٰ نے) دو نر کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو (حرام کیا ہے) یا اس (بچے) کو حرام کیا ہے جس کو دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہوں؟ جب اللہ تعالیٰ نے تم کو ان (کے حرام ہونے) کا حکم دیا تھا تب تم خود (وہاں) موجود تھے؟ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت باندھے اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ تاکہ بغیر (علمی) تحقیق کے لوگوں کو گمراہ کردے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۱۴۴﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: جو احکام مجھ پر وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی ایسی چیز کہ اس کو کھانا کسی کھانے والے کے لیے حرام کیا گیا ہو میں تو نہیں پاتا①؛ مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، سو وہ تو بالکل ناپاک ہے یا وہ جانور جو نافرمانی (یا شرک) کا ذریعہ ہو جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کا نام لیا گیا ہو، سو جو شخص (ان میں سے کسی بھی چیز کے کھانے پر) مجبور ہو جاوے جبکہ لذت حاصل کرنے والا نہ ہو، اور ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے والا نہ ہو تو یقیناً تمھارے رب بہت زیادہ بخشنے والے، سب سے بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴۵﴾

⊃ ②یعنی اونچے قد کے ہیں، مال برداری کے کام آتے ہیں۔ ③یعنی چھوٹے قد کے ہیں۔
(اس صفحے کا حاشیہ)

① جن چیزوں کو تم نے اپنی مرضی سے حرام ٹھہرا رکھا ہے میرے پر نازل ہونے والی وحی میں وہ حرام نہیں ہیں۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ
بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ
بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ
اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾

اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کردیے تھے، اور گائے اور بکری میں سے ان کی چربیاں ہم نے ان (یہودیوں) پر حرام کردی تھی؛ مگر جو (چربی) ان دونوں (گائے، بکری) کی پیٹھ یا آنتوں پر لگی ہوئی ہو یا جو (چربی) ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو (اس کا استعمال حلال تھا)، یہ ان کی شرارت کی وجہ سے ہم نے ان کو سزا دی اور یقیناً ہم تو سچے ہی ہیں ﴿۱۴۶﴾ سو اگر وہ تم کو جھٹلاویں تو کہہ دو کہ: تمھارے رب بڑی وسیع رحمت والے ہیں اور اس کا عذاب مجرم قوم سے ٹلنے والا نہیں ہے ﴿۱۴۷﴾ عنقریب مشرک لوگ کہیں گے کہ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا (شرک کرتے) اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے، ان سے پہلے لوگوں نے (بھی) اسی طرح جھٹلایا تھا، یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا (اے نبی!) تم کہہ دو: کیا تمھارے پاس کوئی علم (یعنی دلیل) ہے تو وہ ہم کو نکال کر کے دکھاؤ①؟ تم تو گمان (یعنی نرے اٹکل) پر ہی چلتے ہو اور تم تو (وہمی) اندازے ہی لگاتے رہتے ہو② ﴿۱۴۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: پکی دلیل (جو دل میں اتر جاوے وہ) تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، سو اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہتے تو تم سب کو ہدایت پر لے آتے ﴿۱۴۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہمارے سامنے ظاہر کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم تو تخمینہ کی ہی باتیں کرتے ہو۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ
مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۝۱۵۰ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ع
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ
اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۝۱۵۱

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم اپنے گواہوں کو (سامنے) لاؤ جو یہ گواہی دیویں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (بیان کی ہوئی اوپر کی) چیزوں کو حرام کیا ہے، سو اگر وہ ایسی گواہی دے بھی دیویں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا① اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ دوسروں کو (عبادت میں) اپنے رب کے برابر کرتے ہیں تم ان کی خواہشات (یعنی خوشی) پر مت چلنا ﴿۱۵۰﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: تم آؤ میں (تم کو) پڑھ کر سناؤں کہ تمھارے رب نے (حقیقت میں) کونسی باتیں تم پر حرام کی ہیں: یہ کہ تم اس (رب) کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور ماں، باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور تم اپنی اولاد کو مفلسی (یعنی غریبی) کے ڈر سے قتل مت کرو، ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی (روزی دیتے ہیں) اور تم بے حیائی کے کاموں کے پاس مت جاؤ چاہے وہ (بے حیائی) کھلی ہوئی ہو اور چھپی ہوئی ہو② اور تم اس جان کو قتل مت کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے احترام والا بنایا ہے؛ مگر یہ کہ (قتل کرنے کا کوئی شرعی) حق بنتا ہو، یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے؛ تا کہ تم سمجھو ﴿۱۵۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کی گواہی نہ سننا (تیسرا ترجمہ) تو تم (ان کی گواہی کا) اعتبار نہ کرنا۔

② چھپی برائی یعنی برے ارادے اور خیالات بالقصد دل میں لانا اور اس کو پورا کرنے کی تدابیر کرنا۔ اسی طرح باطنی گناہ بھی مراد ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا
قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي
مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ
وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ
وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾ ع

اور تم یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ؛ مگر ایسے طریقے سے (تصرف کرنے کی اجازت ہے) جو (اس یتیم کے حق میں) بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاوے (تب اس کو اس کا مال حوالے کر دیا جاوے) اور تم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کیا کرو①، ہم کسی بھی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کہو تو انصاف کی (بات) کہو اگرچہ وہ قریبی رشتے دار ہی ہو (تب بھی) اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو تم پورا کرو②، یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے؛ تاکہ تم دھیان دو (اور عمل کرو) ﴿۱۵۲﴾ اور (اے نبی! ان سے) یہ بھی (کہہ دو) کہ یہ میرا راستہ بالکل سیدھا ہے③، سو تم اسی (راستے) پر چلو اور تم (دوسرے) راستوں پر مت چلو، ورنہ وہ (گمراہی کے راستے) تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے جدا کر دیں گے، یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے؛ تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ④ ﴿۱۵۳﴾ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو (بھی) ایک کتاب (یعنی تورات) دی تھی؛ تاکہ نیک کام کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہو اور (دین کے متعلق) ہر چیز کی تفصیل ہو⑤ اور (لوگوں کے لیے) ہدایت اور رحمت (کا ذریعہ) بنے؛ تاکہ وہ (آخرت میں) اپنے رب کی ملاقات پر یقین لے آویں ﴿۱۵۴﴾

---

① پوری پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ناپ تول ٹھیک ہو؛ لیکن کوشش کے باوجود تھوڑا بہت فرق رہ جائے تو معاف ہے۔
② جائز منت قسم وغیرہ۔ ③ مکمل دین اسلام صراط مستقیم ہے۔ ④ شریعت کے بتائے نواہی سے خود کو بچانا اور حکمِ شریعت کے مطابق زندگی گزارنا یہ حصولِ تقویٰ کا آسان ذریعہ ہے۔ ⑤ اس زمانہ کی دینی ضروریات کی تکمیل کے تمام اصول۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ﴿۱۵۶﴾ اَوْ
تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی
الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ
اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ
رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ

اور یہ (قرآن) برکت والی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، سو تم اس (کے احکام) پر چلو اور تم تقویٰ اپنالو؛ تاکہ تم پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت ہو ﴿۱۵۵﴾ (ہم نے یہ کتاب اس لیے اتاری) تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ (آسمانی) کتاب ہم سے پہلے دو جماعت (یعنی یہود ونصاریٰ) پر ہی اتاری گئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے ﴿۱۵۶﴾ یا تم ایسا بھی نہ کہہ سکو کہ ہم لوگوں پر کوئی کتاب اتاری جاتی تو ہم ان (یہود ونصاریٰ) سے یقیناً بہت زیادہ ہدایت پر ہوتے، سو پکی بات ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے، سو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاوے اور (لوگوں کو) ان سے روکے①؟ عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کی وجہ سے ہم برے عذاب کی سزا دیں گے ﴿۱۵۷﴾ کیا وہ لوگ (ایمان لانے کے لیے) صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان (کافروں) کے پاس فرشتے آجاویں یا (خود) تمھارے رب آجاویں یا تمھارے رب کی کچھ آیتیں (یعنی بڑی نشانیاں) آجاویں②؟ (کیا تب یہ لوگ ایمان لاویں گے)، جس دن تمھارے رب کی بعض (بڑی) نشانیاں آجاویں گی تو ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا (پہلے ایمان تو لایا ہو؛ لیکن) اپنے ایمان میں کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو

---

① صدف: کترانا، اعراض کرنا۔ ② قیامت کی بڑی نشانی مراد ہے جیسے آفتاب کا مغرب سے نکلنا۔

قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ
فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾
قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ۙ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: تم انتظار کرو، یقیناً ہم بھی انتظار کرتے ہیں ﴿۱۵۸﴾ یقیناً جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا① اور الگ الگ فرقوں میں (تقسیم) ہو گئے②، ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں، ان کا معاملہ تو (صرف) اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو بتلادیں گے جو کام بھی وہ کرتے تھے ﴿۱۵۹﴾ جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کو اس (نیکی) کا دس گنا (ثواب) ملے گا اور جو شخص کوئی برائی لے کر آئے گا تو اس کو صرف اسی (برائی) کے جیسی سزا دی جائے گی اور ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۶۰﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: یقیناً مجھ کو تو میرے رب نے ایک سیدھے راستے کی ہدایت (یعنی سمجھ) دے دی ہے جو بالکل صحیح (مضبوط) دین ہے، ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت (یعنی دین) ہے، جو بالکل سیدھے راستے پر تھے اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۶۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: یقیناً میری نماز اور میری قربانی (ہر ایک عبادت) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب عالموں کے رب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں ﴿۱۶۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی بات کا مجھ کو حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا③ مسلمان (یعنی فرماں بردار) ہوں ﴿۱۶۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) دین میں جدائی پیدا کر دی یعنی الگ راہیں نکالی۔
② (دوسرا ترجمہ) الگ الگ بہت ساری جماعتیں بن گئیں۔
③ ہر نبی اپنی امت کے اعتبار سے سب سے پہلے اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوتا ہے۔

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
النصف ع دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میں کوئی اور رب تلاش کروں؛ حالاں کہ وہ ہر چیز کے رب (یعنی مالک) ہیں اور ہر نفس جو گناہ بھی کرتا ہے اس کا وبال (یعنی نقصان) اسی پر ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تم کو تمھارے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان سب باتوں کی حقیقت تم کو بتلا دیں گے جس میں تم اختلاف (یعنی جھگڑا) کیا کرتے تھے ﴿۱۶۴﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ (یعنی نائب) بنایا① اور جس نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر (مختلف چیزوں میں) درجات کے اعتبار سے اونچا کیا؛② تاکہ جو نعمتیں تم کو دی ہیں ان میں تم کو آزماویں، یقین رکھو کہ تمھارے رب بہت جلد سزا دینے والے ہیں اور یقیناً وہ (رب) تو بہت ہی زیادہ معاف کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶۵﴾

① اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کو زمین میں تصرف کرنے کے اختیارات دیے گئے ہیں۔

② شکل، صورت، رنگ، لہجہ، اخلاق، رزق، عزت، جاہ مختلف اعتبار سے فرق رکھا ہے۔

سورة الأعراف

(المكية)

سورۂ اعراف

یہ سورت مکی ہے، اس میں دوسو چھ (٢٠٦) آیتیں ہیں۔ سورۂ ''ص'' کے بعد اور سورۂ جن سے پہلے انتالیس (٣٩) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ عرف کی جمع ہے، معنیٰ آتا ہے: اونچی جگہ۔ جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہوگی اس کو اعراف کی دیوار کہتے ہیں، یہ دیوار جنت کی لذتوں کو جہنم تک اور جہنم کی تکلیفوں کو جنت تک پہنچنے سے مانع ہوگی، اس دیوار کا اوپر والا حصہ مراد لیا گیا ہے۔ اس سورت میں اس دیوار کا اور اس کے اوپر رہنے والے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ کچھ وقت اعراف میں رہیں گے اور رشک اور لالچ کی نظروں سے اہلِ جنت کو دیکھتے رہیں گے؛ بالآخر ان کو بھی جنت کا داخلہ ملے گا۔

اس سورت کی آخری آیت آیتِ سجدہ ہے، صحیح مسلم میں بروایت ابو ہریرہؓ منقول ہے کہ: جب کوئی آدم کا بیٹا کوئی آیتِ سجدہ پڑھتا ہے اور پھر سجدۂ تلاوت کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے اور کہتا ہے کہ: ہائے افسوس! انسان کو سجدہ کرنے کا حکم ملا اور اس نے تعمیل کرلی تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوا، اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا میں نے نافرمانی کی تو میرا ٹھکانہ جہنم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓصٓ ۚ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾
فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ
اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

المص ﴿۱﴾ تم پر یہ کتاب (اس لیے) اتاری گئی؛ تاکہ اس کے ذریعے (لوگوں کونافرمانی کی سزا سے) تم ڈراؤ؛ لہذا اس (کتاب) کی وجہ سے تمھارے دل میں کوئی تنگی نہ ہو① اور ایمان والوں کے لیے نصیحت ہو ﴿۲﴾ تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو اتارا گیا اس پر تم چلو اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں② کی بات پر مت چلو، تم بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۳﴾ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی، سو ان کے پاس ہمارا عذاب رات کے وقت یا دوپہر کے وقت جب وہ سو رہے تھے تب آیا ﴿۴﴾ سو جب ان کے پاس ہمارا عذاب پہنچا تو اس وقت وہ لوگ پکار کر کے یہی بات کہنے لگے کہ: یقیناً ہم ہی لوگ ظالم تھے③ ﴿۵﴾ سو ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے اور ضرور ہم رسولوں سے بھی سوال کریں گے④ ﴿۶﴾ پھر وہ (تمام اقوال) جو ہمارے علم میں ہے ان کے سامنے بیان کردیں گے اور (حالات کے پیش آنے کے وقت) ہم غائب نہیں تھے ﴿۷﴾

---

① یعنی مقصد پہنچانا ہے؛ اس لیے کسی کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ کے دل میں تنگی نہ آوے۔ یعنی لوگوں کی طرف سے تکذیب کا خوف تبلیغ میں مانع نہ ہو۔ ''حَرَج'' کا دوسرا ترجمہ شک ہے۔ ② جیسے شیطان الجن والانس وغیرہ۔
③ عذاب کے وقت گناہ کا اقرار کرنے کا فائدہ نہیں، پہلے اقرار کرتے اور توبہ کرتے تو عذاب سے بچ جاتے۔
④ امتوں سے سوال ہوگا کہ تم نے رسول کی بات مانی تھی یا نہیں اور رسولوں سے سوال ہوگا کہ امتوں نے تمھارا کہنا مانا یا نہیں

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَنْ
خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾
ع وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾

اوراس (قیامت کے) دن صحیح صحیح وزن ہوگا①،سوجن کی ترازو کے پلّے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے ﴿٨﴾ اور جن کی ترازو کے پلّے ہلکے ہوں گے سو یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے خود کو نقصان میں ڈال دیا اس وجہ سے وہ کہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے ﴿٩﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تو تم کو زمین میں رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمھارے لیے اس (زمین) میں روزی کے اسباب بنادیے②،تم بہت کم شکر گزاری کرتے ہو ﴿١٠﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم نے تمھاری صورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا③، وہ (ابلیس) سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا ﴿١١﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس (قیامت کے) دن وزن ہونا بالکل سچی بات ہے۔

② زمین کا انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مالک بنایا گیا، یہ ملکیت اگرچہ عارضی ہے؛ لیکن انسان کے لیے بڑی نعمت ہے، اس میں روزی کے کتنے سارے اسباب ہیں اور آج انسان یہ عارضی ملکیت کے نشے میں چور ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول گیا ہے اور زمین کی قیمتوں کا بڑھنا یہ ایک آزمائش بن چکا ہے، کسی نے خوب کہا: زمین کی قیمت بڑھ گئی، ایمانیات کی قیمت گھٹ گئی؛ اس لیے کہ زمین کے سلسلہ میں جھوٹ، دھوکہ، فریب عام ہے، نعوذ باللہ من ذلک!۔

③ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اپنے علم خاص سے نوازا، پھر دونوں کا امتحان لیا جس میں آدم علیہ السلام کامیاب ہوئے، اس سے ملائکہ جان گئے کہ آدم علیہ السلام کے پاس ایسا علم ہے جو ان کے پاس نہیں جس کی بنا پر وہ فرشتوں سے فائق ہیں، پھر ان کی اس فوقیت اور فضیلت کے اظہار کے لیے ''اسجدوا لآدم'' کا حکم ہوا، علما نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے ''آدم کی وجہ سے سجدہ کرو'' یعنی آدم کے پیدا ہونے پر تم نے اعتراض کیا تھا اب تم نے دیکھ لیا کہ اس کو کتنی بڑی فوقیت و فضیلت حاصل ہے، اس کے پاس کتنا بڑا علم ہے، اس کی وجہ سے اب تم سجدہ کرو، یہ نہیں کہا کہ: آدم کو سجدہ کرو؛ ←

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ
الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَاۤ
اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا کہ: میں اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم) کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ﴿١٢﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ابلیس!) تو اس (آسمان) سے نیچے اتر؛ کیوں کہ تجھے حق نہیں ہے کہ اس میں (رہ کر) تو تکبر کرے، سو تو (باہر) نکل، یقیناً تو ذلیلوں میں سے ہے ﴿١٣﴾ ابلیس نے کہا: (اے اللہ!) مجھ کو دوبارہ زندہ کیے جانے کے دن تک مہلت دیجیے ﴿١٤﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً تجھ کو مہلت دے دی گئی ﴿١٥﴾ ابلیس نے کہا: (اے اللہ!) اب جیسا تو نے مجھ کو گمراہ کردیا، میں بھی ضرور ان (انسانوں) کی تاک میں تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا ﴿١٦﴾ پھر ان (انسانوں) کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی داہنے طرف سے اور ان کی بائیں طرف سے ان کے پاس (بہکانے کے لیے حملہ کرنے) ضرور آؤں گا① اور آپ ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر کرنے والا نہیں پائیں گے ﴿١٧﴾

⊃ بلکہ آدم کی وجہ سے سجدہ کرو، جیسے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے سجدہ کیا جاتا ہے تو وہ سجدہ خانۂ کعبہ کو نہیں کیا جاتا، سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ علما نے لکھا ہے جو شخص بیت اللہ کی طرف سجدہ کرتا ہے اور نیت کرتا ہے بیت اللہ کو سجدہ کرنے کی تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے ان کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا (از ملفوظات فقیہ الامت)۔

① چار جہات سے تمام جہات مراد ہیں؛ گویا کہ شیطان نے تمام جہات سے حملہ کرنے کا عزم کیا ہے۔

(۱) نکتہ: شیطان نے چار جہات بولی؛ لیکن دو جہات اس کو بھلا دی گئی: ایک اوپر، دوسری نیچے۔ نیچے دیکھ کر چلنے سے بدنظری سے حفاظت ہوتی ہے، قرآن میں نگاہ نیچے رکھنے کا صریح حکم موجود ہے۔ رہی اوپر والی جہت تو جب تک اونچی عمارتیں ''اپارٹمنٹ'' کی شکل میں نہ ہوتی تھی اس دور میں اوپر کی طرف نظر کرنے سے بھی انسان بدنگاہی سے محفوظ ⊂

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ
اَجْمَعِيْنَ۝١٨ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝١٩ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا
وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ۝٢٠ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ۝٢١

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ابلیس!) تو اس (آسمان) سے ذلیل، مردود ہوکر نکل، ان (انسانوں) میں سے جو بھی تیرے پیچھے چلے گا میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا ﴿۱۸﴾ اور اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو سو جہاں سے (جو چیز) تم چاہو کھاؤ[1] اور اس درخت کے پاس (بھی) مت جانا؛ ورنہ (جو گئے تو) تم دونوں گنہگار ہو جاؤ گے ﴿۱۹﴾ سو شیطان نے ان دونوں (آدم و حوا کے دلوں) میں وسوسہ ڈالا؛ تا کہ ان دونوں کی شرم کی جگہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں وہ ایک دوسرے کے سامنے کھول دیوے اور وہ (ابلیس) کہنے لگا: تم دونوں کو تمھارے رب نے اس درخت سے صرف اس لیے منع کیا کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تم دونوں (اس کو کھا کر) فرشتے بن جاؤ یا تم دونوں (جنت میں) ہمیشہ رہنے والوں میں سے بن جاؤ ﴿۲۰﴾ اور قسم کھا کر دونوں سے (اس شیطان نے) کہا: یقین رکھو! میں تم دونوں کے لیے بھلائی ہی چاہنے والوں میں سے ہوں[2] ﴿۲۱﴾

⇐ رہتا تھا؛ لیکن اب وہ بات نہ رہی، ویسے اوپر ہی اوپر دیکھ کر چلنا بھی جنون کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ شیطان کی سب سے بڑی محنت یہ ہے کہ وہ انسان کو ناشکرا بناتا ہے۔ (۲) ہاں یہ بات ضرور ہے اوپر والے اللہ کی طرف نظر ہو، اس کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جائیں، شیطان سے حفاظت کی دعا کی جائے اور نظریں جھکا کر رہیں تو ان شاء اللہ! حفاظت ہوگی۔

(۱) نکتہ: اطاعت سے عزت، معصیت سے ذلت ملتی ہے۔ (۲) مطلب یہ تھا چوں کہ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس میں سے کھالیتا ہے وہ یا تو فرشتہ بن جاتا ہے یا اسے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جاتی ہے، اس لیے اسے کھانے کے لیے مخصوص قوت کی ضرورت ہے، شروع میں آپ دونوں کو یہ قوت حاصل نہیں تھی؛ اس لیے منع کیا گیا تھا، اب ایک مدت سے جنت میں رہنے کی وجہ سے آپ میں وہ قوت پیدا ہوگئی ہے؛ اس لیے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: حضرت آدم اور ماں حوا رضی اللہ عنہا کا پورا تفصیلی واقعہ خطباتِ محمود جلد ہفتم (۷) میں ملاحظہ فرمائیں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ
الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ﴿۲۴﴾ قَالَ فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَ فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ﴿۲۵﴾ ع

شیطان نے دھوکہ دے کر ان دونوں کو (اپنی بات ماننے کے لیے) مائل (یعنی تیار) کرلیا، سو جب ان دونوں نے درخت کو چکھا① تو ان دونوں کی شرم کی جگہیں ایک دوسرے کے سامنے کھل گئیں② اور دونوں اپنے (بدن) پر جنت کے پتے (جوڑ جوڑ کر) چپکانے لگے③ اور ان دونوں کے رب نے ان دونوں کو آواز دی کہ: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت (کے پاس جانے) سے روکا نہیں تھا اور میں نے تم دونوں سے کہا نہیں تھا کہ: یقیناً شیطان تم دونوں کا کھلم کھلا دشمن ہے④؟ ﴿۲۲﴾ دونوں کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہم نے (آپ کے حکم کے خلاف کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر آپ ہم کو معاف نہ کردیں اور (آپ) ہم پر رحم نہ فرمائیں تو ہم ضرور نقصان میں پڑنے والوں میں سے ہوجاویں گے ﴿۲۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم (سب یہاں سے) نیچے اترو⑤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور تمھارے لیے زمین میں ایک مدت تک ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہوگا ﴿۲۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی (زمین) میں تم زندہ رہوگے اور اسی میں تم کو موت آئے گی اور اسی سے تم (قیامت کے دن) نکالے جاؤگے ﴿۲۵﴾

---

① ممنوع چیز قلیل استعمال کرو یا کثیر یکساں ہے، یہ "ذَاقَا" سے نکلتا ہے۔ ② یعنی جنتی لباس نکل گیا اور دونوں شرما گئے۔
نکتہ: ممنوع غذا کا اثر لباس پر بھی پڑتا ہے، بے حیائی والے لباس آج عام ہے اس میں بڑا دخل غیر شرعی آمدنی اور حرام غذا کا بھی ہے۔ ③ سترِ عورت فطری تقاضہ ہے۔ (دوسرا ترجمہ) ملا ملا کر رکھنے لگے۔
④ استفہام کے انداز میں لطیف تنبیہ ہوئی، معلوم ہوا کسی سے غلطی ہوجاوے تو بڑوں کو چاہیے کہ غلطی کی وجہ سے لطیف انداز میں تنبیہ بھی کرے۔ ⑤ نیچے اتارنے کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اطاعت کے جس بلند مقام پر تھے اس سے نیچے اتارا، اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جنت سے دنیا میں اتارا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ
ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا
سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ
اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ
اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

اے آدم کی اولاد! پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم پر لباس اتارا ہے① جو تمھاری شرم کی جگہوں کو چھپاتا ہے اور (ایسے کپڑے بھی اتارے جو تمھارے لیے) زینت ہے② اور تقویٰ کا لباس وہ بہترین (لباس) ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ہے③؛ تاکہ وہ لوگ غور کریں ﴿۲۶﴾ اے آدم کی اولاد! شیطان تم کو ہرگز (کسی) فتنے میں نہ ڈالے جیسا کہ تمھارے ابا، اماں کو جنت سے نکالا④، کہ ان دونوں کا لباس بھی ان (کے جسم) سے اتروا دیا؛ تاکہ ان دونوں کو ان کی شرم کی جگہیں دکھاوے، یقیناً وہ (شیطان) اور اس کی قوم (یعنی خاندان) تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو (عادۃً) نہیں دیکھ سکتے، یقیناً ہم نے شیطانوں کو انھی لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان لاتے نہیں ہیں ﴿۲۷﴾ اور جب وہ (کافر لوگ) کوئی بے حیائی⑤ کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہی حکم دیا ہے، (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیا کرتے، کیا تم اللہ تعالیٰ پر ایسی باتیں لگاتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو ﴿۲۸﴾

① لباس کا اصل مادہ خالص عطائے الٰہی ہے۔
② یعنی اچھا دکھنے کا اور جمال کا ذریعہ، ظاہری عمدہ لباس کے ساتھ باطنی عمدگی بھی مطلوب ہے۔
③ یعنی لباس کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ ④ یعنی جنت سے نکلوانے کا ذریعہ بنا۔
⑤ یعنی جس کام کی برائی کھلی ہو، انسانی فطرت اس کو برا سمجھے۔ کافر لوگ کعبہ کے اردگرد ننگا طواف بھی کرتے تھے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ۲۹ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ
اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۳۰ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا
زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۳۱ ع
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۳۲

(اے نبی!) تم کہہ دو: مجھ کو تو میرے رب نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور تم ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو① اور تم اسی (اللہ تعالیٰ) کو (اس یقین کے ساتھ) پکارو کہ عبادت خالص اسی (اللہ) کا حق ہے②، جس طرح اس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہوں گے ﴿۲۹﴾ (تم میں سے) ایک جماعت کو (اللہ تعالیٰ نے دنیا میں) ہدایت دے دی ہے اور دوسری جماعت پر گمراہی مقرر ہو چکی ہے؛ اس لیے کہ ان گمراہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا رکھا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یقیناً وہ سیدھے راستے پر ہیں ﴿۳۰﴾ اے آدم کی اولاد! ہر مسجد (یا نماز) کی حاضری کے وقت اپنا (اچھا) لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۳۱﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو: زینت کا جو سامان اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں (جو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائی ہے) کس نے حرام کر لی؟ تم (ان سے جواب میں) کہو: یہ (نعمتیں) دنیوی زندگی میں تو اصل میں ایمان والوں کے لیے ہیں (ساتھ میں غیر مسلم بھی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور) قیامت کے دن تو خالص ان (ایمان والوں ہی) کے لیے ہوں گی، اسی طرح ہم (اپنے) احکام سمجھ داروں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں ﴿۳۲﴾

① قبلہ رخ کرنے کے ساتھ ساتھ عبادت کے وقت دل بھی اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو۔ نبوی طریقے سے عبادت ہو، عبادت میں استقامت ہو، ہر قول و فعل میں رب کی اطاعت ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم اسی (اللہ) کی عبادت اس طرح کرو کہ تم عبادت خالص اللہ کے لیے کرنے والے ہوں۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝٣٣
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ۝٣٤ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ
اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝٣٥ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝٣٦ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ

(اے نبی!) تم کہہ دو: میرے رب نے تو (تمام) بے حیائی کے کاموں کو چاہے وہ کھلے ہوئے ہوں اور چھپے ہوئے ہوں اور (ہر) گناہ کو اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسی طرح (اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی حرام کیا ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرو جس کے بارے میں (اللہ تعالیٰ نے) کوئی دلیل نہیں اتاری ہے اور اسی طرح (یہ بھی حرام کر دیا کہ) تم اللہ تعالیٰ کے لیے وہ باتیں بولو جو تم کو معلوم نہیں ہے ① ﴿۳۳﴾ اور ہر امت کے لیے ایک وعدہ مقرر ہے، پھر جب ان کا مقرر وقت آجائے گا تو ایک گھڑی بھی پیچھے نہیں ہوسکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ﴿۳۴﴾ ② اے آدم کی اولاد! اگر تمھارے پاس تمھیں میں سے پیغمبر آجاوے جو تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائے تو جو شخص (نبی کی بات مان کر) تقویٰ اپنالیوے اور (اپنی) اصلاح کر لیوے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۳۵﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان (آیات) کے مقابلے میں تکبر کیا وہی لوگ جہنم والے ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۶﴾ سو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گڑھا یا اس (اللہ تعالیٰ) کے احکام کو جھٹلایا، ان لوگوں کے نصیب میں (عمر، رزق اور عزت وغیرہ) جتنا لکھا ہوا ہے وہ ان کو (یہاں دنیا میں) ملتا رہے گا،

---

① ویسے تو کسی بھی شخص کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرنا ہر اعتبار سے ایک ناجائز اور غیر اخلاقی فعل ہے؛ لیکن اگر یہ جرم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا جائے تو اس کی سنگینی انسان کو کفر تک لے جاتی ہے۔

② انسان کو دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے عالمِ ارواح میں کہہ دیا گیا تھا کہ۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ
حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ
لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ﴿۳۹﴾ ع

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان (کی روح) کو قبض کرنے کے لیے آ پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: تمھارے وہ (معبود) کہاں ہیں جن کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ تو وہ (کافر جواب میں) کہیں گے کہ: وہ تو سب ہم سے گم (یعنی غائب) ہو گئے اور (اس وقت) وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ حقیقت میں وہ کافر تھے① ﴿۳۷﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جنات اور انسانوں کی جو (کافر) امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں تم بھی ان کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ، جب بھی کوئی امت (آگ میں) داخل ہوگی تو وہ اپنے جیسی دوسری امت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب وہ سب (اگلے، پچھلے) اس (آگ) میں جمع ہو جاویں گے، تو ان میں سے جو لوگ بعد میں (آگ میں) آئے② تو وہ اپنے سے پہلے آنے والوں③ کے بارے میں کہیں گے کہ: اے ہمارے رب! انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا؛ اس لیے آپ ان کو آگ کا دُگنا عذاب دیجیے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: ہر ایک④ کے لیے دُگنا (عذاب) ہے؛ لیکن تم (ابھی) سمجھتے نہیں ہو ﴿۳۸﴾ اور ان میں سے (جہنم میں) پہلے آنے والے بعد میں آنے والوں سے کہیں گے کہ: بس اب تو تم کو (عذاب کے ہلکا ہونے کے بارے میں) ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے؛ لہٰذا تم جو (گناہ) کماتے تھے اس کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور (اس وقت) وہ اپنے کافر ہونے کا اقرار کرلیں گے۔
② یعنی عوام۔ ③ یعنی پیشوا۔ ④ دونوں فریق کو یا اگلے فریق کے ہر ایک کو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۰ لَهُمْ
مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ز اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۴۲ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

یقیناً جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے اور اس کے مقابلے میں تکبر کرتے رہے ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے ① اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس نہ جاوے ② اور جرم کرنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیں گے ﴿۴۰﴾ ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے آگ کا اوڑھنا ہے اور ظلم کرنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیں گے ﴿۴۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ③، وہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۴۲﴾ اور ان (جنتیوں) کے دلوں میں (دنیا میں ایک دوسرے کے بارے میں) جو ناراضگی تھی ④ (جنت میں داخل ہونے سے پہلے) ہم وہ نکال لیں گے، (ان کی حالت یہ ہوگی کہ) ان کے (مکانات کے) نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم کو یہاں پہنچادیا اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت نہ دیتے تو ہم (یہاں) نہ پہنچ سکتے تھے، واقعہ یہ ہے کہ ہمارے رب کے پیغمبر (ہمارے پاس) سچی بات لے کر آئے تھے،

---

① مطلب یہ ہے کہ دعا بھی قبول نہ ہوگی اور اعمال کیے ہوں گے تو وہ بھی علیین میں نہیں جائیں گے، ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ان نافرمانوں کی روحیں عزت کے ساتھ آسمانوں پر نہیں چڑھائی جائے گی؛ بلکہ روحیں نیچے زمین کی طرف پٹک دی جائے گی۔
② دوسری تفسیر: اس جگہ اونٹ مراد نہیں؛ بلکہ ''موٹا رسا'' مراد ہے؛ اس لیے کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہونے والی چیز کی جنس سے نہیں، البتہ موٹا رسا جس سے کشتی باندھی جاتی ہے اس کی جنس سے ہے؛ اس لیے جمل سے یہاں اونٹ مراد نہیں موٹا رسا مراد ہے (از ملفوظات فقیہ الامت، وایضاً بیضاوی) ③ (دوسرا ترجمہ) طاقت سے زیادہ کوئی بھی کام نہیں بتلاتے۔

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ۝۴۳ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۝۴۴ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
كٰفِرُوْنَ۝۴۵ۘ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ۝۴۶

اور (ان جنت والوں کو) پکار کر کہا جائے گا کہ تم جو عمل کرتے تھے اس کے بدلے میں تم کو اس جنت کا وارث بنا دیا گیا ہے ﴿۴۳﴾ اور جنت والے جہنم والوں کو پکار کر کے پوچھیں گے کہ: ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا ہم نے تو اس کو بالکل سچا پایا، کیا تم سے تمھارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اس کو سچا پایا؟ وہ جواب دیں گے کہ: جی ہاں! سو ان (دونوں فریق) کے بیچ میں ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ان ظالموں پر ہے ﴿۴۴﴾ جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے اور اس میں عیب تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کا انکار کرتے تھے ﴿۴۵﴾ اور ان دونوں (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان ایک (اعراف نام کی) دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو (جنتی اور جہنمی) ہر ایک کو ان کی علامتوں سے پہچانتے ہوں گے [1] اور وہ (اعراف والے) جنت والوں کو پکار کر کہیں گے: تم پر سلامتی ہو (اور ان اعراف والوں کی حالت یہ ہوگی کہ) وہ (اب تک) اس (جنت) میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور وہ (پورے شوق کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی) امید لگائے ہوئے ہوں گے ﴿۴۶﴾

① یوں تو اعراف والے جنت اور جہنم دونوں کا نظارہ کر رہے ہوں گے؛ اس لیے انھیں جنتیوں اور دوزخیوں کو پہچاننے کے لیے کسی علامت کی ضرورت نہیں ہوگی؛ لیکن یہاں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ یہ لوگ جنت اور دوزخ والوں کو دنیا میں بھی ان کی علامتوں سے پہچانتے تھے اور چوں کہ یہ لوگ صاحبِ ایمان تھے اس لیے انھیں دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اتنی حِس عطا فرمادی تھی کہ یہ متقی اور پرہیز گار لوگوں کے چہروں سے پہچان لیتے تھے کہ یہ نیک لوگ ہیں اور کافروں کے چہروں سے پہچان لیتے تھے کہ یہ کافر ہیں۔

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
ع الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى
عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ
بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ
حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور جب ان (اعراف والوں) کی نظروں کو جہنم والوں کی طرف پھرایا جائے گا تو وہ (اعراف والے) کہیں گے: اے ہمارے رب! آپ ہم کو ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ (جہنم میں) نہ رکھنا ﴿۴۷﴾

اور اعراف والے ان (بہت سارے) لوگوں کو جن کو وہ ان کی علامتوں① سے پہچانتے ہوں گے آواز دے کر یوں کہیں گے کہ: تم کو تمھاری جماعت اور جو تکبر تم کرتے تھے وہ کچھ کام نہیں آئے ﴿۴۸﴾ (باری تعالیٰ جہنم والوں سے خطاب کریں گے) کیا یہ وہی (غریب جنتی مسلمان) لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسم کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (اپنی) رحمت کا کوئی حصہ نہیں دیں گے (تو ان پر تو اتنی بڑی رحمت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تم پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوں گے ﴿۴۹﴾ اور جہنم والے جنت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ: تم تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو روزی اللہ تعالیٰ نے تم کو دی ہے اس میں سے کچھ دے دو، وہ (جنتی لوگ) جواب دیں گے کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں (ان) کافروں پر حرام کر دی ہے② ﴿۵۰﴾ جنھوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنایا تھا اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا، سو جس طرح ان کافروں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور (جس طرح) وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے سو آج ہم ان کو اسی طرح بھلا دیں گے③ ﴿۵۱﴾

① دنیوی یا جہنم کے کالے چہروں والی علامتوں سے۔ ② یعنی رحم و کرم سے بھلا دیے جائیں گے۔ ③ یعنی تم کو نہ ملے گی۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴿۵۲﴾ هَلْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ
كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ ع
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب (قرآن) پہنچادی تھی جس میں ہم نے اپنے علم سے ہر چیز تفصیل سے بیان کردی ہے، جو (کتاب) ایمان لانے والی قوم کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۵۲﴾ کیا وہ (کافر) لوگ اس (قرآن) میں (آئے ہوئے) آخری نتیجہ کا انتظار کررہے ہیں①، جس دن اس (قرآن) کا (آیا ہوا قیامت کا) آخری وعدہ ظاہر ہوجائے گا (اس دن) وہ لوگ جو اس (آخری وعدۂ قیامت) کو پہلے سے بھول گئے تھے وہ کہیں گے کہ: پکی بات ہے ہمارے رب کے پیغمبر سچی بات لے کر آئے تھے، سو کیا ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والے ہیں جو ہمارے لیے سفارش کرتے ہوں یا ہم (دنیا میں) واپس لوٹا دیے جاویں کہ، پھر ہم (پہلے) جو (برے) کام کیا کرتے تھے (اب) اس کے بجائے دوسرے (نیک) عمل کریں، پکی بات ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو (معبود) انھوں نے گڑھ رکھے تھے وہ ان سے گم ہوجائیں گے ﴿۵۳﴾

یقیناً تمھارے رب اللہ تعالیٰ ہی ہیں جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن (کے برابر وقت) میں پیدا کیا②، پھر وہ (رب اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے،

① مراد: (۱) قیامت کے ظاہر ہونے کا انتظار۔ (۲) دنیوی عذاب کے واقع ہونے کا انتظار۔ (۳) نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انجام کا انتظار۔ (۴) قرآن میں جو خیر اور شر کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا انتظار۔

② اس میں بندوں کے لیے ہر کام کے تدریجاً کرنے کی تعلیم ہوگئی، ورنہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے میں کسی وقت کی مقدار کے محتاج نہیں ہیں، نیز یہ بھی اشارہ نکلا کہ جو کام تدریجاً ہوتا ہے اس میں پختگی ہوتی ہے۔

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

رات کودن پر اوڑھا دیتے ہیں (اس طرح) کہ وہ (رات) اس (دن) کے پیچھے دوڑتی ہوئی چلی آتی ہے① اور سورج اور چاند اور ستاروں کو بھی (پیدا کیا) جو اس کے حکم کے تابع ہیں②، سن لو! پیدا کرنا اور حکم کرنا سب اسی کا کام ہے (اور) اللہ تعالیٰ بڑی اونچی شان والے ہیں، جو سب عالموں کے رب ہیں ﴿۵۴﴾ (اے لوگو!) تم گڑگڑا کر (بھی) اور چپکے چپکے اپنے رب سے دعا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۵۵﴾ اور زمین میں اس کی اصلاح ہوجانے کے بعد تم فساد مت مچاؤ③ اور تم (عذاب کا) ڈر اور (رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو④، یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے ﴿۵۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ (ہوائیں) بھاری بادلوں کو اٹھالیتی ہیں تو ہم اس کو مردہ شہر کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعے پانی برساتے ہیں، پھر ہم اس (پانی) کے ذریعے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں، اسی طرح (قیامت کے دن) ہم مُردوں کو (زندہ کرکے) نکالیں گے؛ تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کی قدرت پر) غور کرو ﴿۵۷﴾

---

① یعنی ایسا لگتا ہے کہ دن جلدی گذر گئے اور رات دفعۃً آ گئی۔ ② (دوسرا ترجمہ) کام میں لگا دیا۔ ③ زمین کی اصلاح دو طرح سے ہیں: ایک ظاہری اصلاح یعنی زمین کو درخت اور کھیتی اگانے کے قابل بنادیا، بارش کے ذریعے ساری زمین کو ہرا بھرا بنادیا اور دوسری باطنی اصلاح: یعنی زمین پر رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائی اور ہدایات کے ذریعے زمین کو کفر، شرک کے فساد سے پاک کر دیا۔ اور دونوں طرح کی اصلاح کی ضد فساد ہے۔ ④ دونوں آیت ملا کر دعا اور عبادت کے ضابطے بیان ہوئے: (۱) دعا میں گڑگڑانا (۲) آہستہ آہستہ دعا کرنا (۳) خدا کی ناراضگی کا ڈر (۴) اللہ کی رحمت کی امید ہونا۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ
كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ ع
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ
ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ
وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اور جو عمدہ (زمین والا) شہر ہوتا ہے اس کی پیداوار اس کے رب کے حکم سے (خوب) نکلتی ہے اور جو خراب (زمین والا شہر) ہوتا ہے تو ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا①، اسی طرح ہم نشانیوں کو (مختلف طریقے سے) پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں شکر کرنے والی قوم کے واسطے ﴿۵۸﴾

پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا، سو اس (نوح علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، یقین جانو! میں تمھارے متعلق ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۵۹﴾ اس (یعنی نوح علیہ السلام) کی قوم کے سرداروں نے کہا: ہم تو دیکھتے ہیں② کہ تم کھلی گمراہی (یعنی غلطی) میں پڑے ہو ﴿۶۰﴾ اس (نوح علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! میں گمراہی (یعنی غلطی) میں نہیں ہوں؛ لیکن میں تو تمام عالموں کے رب کا (بھیجا ہوا) پیغمبر ہوں ﴿۶۱﴾ میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھاری بھلائی چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جن کا تم کو پتہ نہیں ہے③ ﴿۶۲﴾

---

① نَكِدًا: یعنی ایسی پیداوار جو معمولی بے فائدہ اور مقدار میں کم ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) ہم تو سمجھتے ہیں۔

③ جاننے کا مطلب: [۱] ایمان نہ لانے کی صورت میں بڑا عذاب آئے گا۔ [۲] قیامت کا یقینی علم۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا
وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴿۶۳﴾فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ
ع كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴿۶۵﴾قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ﴿۶۶﴾قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ
وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ﴿۶۸﴾

بھلا کیا تم کو تعجب ہو رہا ہے کہ تمھارے پاس تمھیں میں سے کسی ایک آدمی① پر تمھارے رب کی نصیحت پہنچی؛ تا کہ وہ (نبی) تم کو (عذاب سے) ڈراوے؛ اور تا کہ تم (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) بچو②؛ اور تا کہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے ﴿۶۳﴾ سو ان لوگوں نے اس (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا، پھر ہم نے اس (نوح علیہ السلام) کو اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں (سوار کر کے) بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کو ڈبو دیا، یقیناً وہ اندھے لوگ تھے ﴿۶۴﴾

اور قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) اس (ہود علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے، کیا پھر بھی تم ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۶۵﴾ ہود (علیہ السلام) کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تم کو دیکھتے ہیں کہ تم میں کچھ عقل نہیں ہے اور ہمارا خیال یہ ہے کہ یقیناً تم جھوٹے لوگوں میں سے ہی ہو ﴿۶۶﴾ ہود (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! مجھ میں ذرا سی بھی بے وقوفی نہیں ہے؛ لیکن میں (تمام) عالموں کے رب کا رسول ہوں ﴿۶۷﴾ میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تو تمھاری بھلائی چاہتا ہوں (اور میں) امانت دار ہوں③ ﴿۶۸﴾

---

① یعنی خود حضرت نوح علیہ السلام۔ ② اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی برکت سے رحم و کرم کا وعدہ ہے۔
③ کتنے بڑے الزامات اور تہمتیں نبی پر ڈالی گئیں؛ لیکن کتنا اطمینان والا سیدھا سا جواب دیا، ذرہ برابر مشتعل نہیں ہوئے۔ (دوسرا ترجمہ) اطمینان کرنے کے لائق ہوں۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ
جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۶۹ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝۷۰ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا
مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۝۷۱

بھلا کیا تم کو تعجب ہو رہا ہے کہ تم ہی میں سے ایک آدمی کے ذریعے تم کو تمھارے رب کی نصیحت پہنچی؛ تا کہ وہ تم کو ڈراوے اور تم یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے تم کو قومِ نوح کے بعد (زمین کا) خلیفہ بنایا ①اور تم کو بدن کا پھیلاؤ (دوسروں سے) زیادہ عطا کیا②،سو تم اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو؛ تا کہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤ ﴿۶۹﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور ہمارے باپ دادے جن (بتوں) کی عبادت کرتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں؟ اگر تو سچوں میں سے ہے تو ہمارے پاس وہ (عذاب) لا جس کی تو ہم کو دھمکی دیتا ہے③ ﴿۷۰﴾ ہود (علیہ السلام) نے کہا: پکی بات ہے کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب (کا آنا) طے ہو چکا ہے، کیا تم مجھ سے چند (بے حقیقت) ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے (خود پہلے) رکھ لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (کے معبود ہونے) پر کوئی دلیل نہیں اتاری؟ سو تم انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۷۱﴾

---

① یعنی قائم مقام۔

② جسم کی لمبائی اور طاقت دوسروں سے زیادہ تم کو ملی ہے، تندرستی کے ساتھ جسم کا پھیلاؤ بھی ایک نعمت ہے اس سے بھی شان نمایاں ہوتی ہے۔

③ (دوسرا) جس سے تو ہم کو ڈراتا ہے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
ع مُؤْمِنِيْنَ﴿٧٢﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ
الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴿٧٤﴾

سو ہم نے اس (ہود علیہ السلام) کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت (اور کرم) سے (عذاب سے) بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی① ﴿۷۲﴾

اور (قومِ) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا)، صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس ایک روشن دلیل آچکی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لیے ایک معجزہ بن کر آئی ہے؛ لہٰذا تم اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور تم اس کو تکلیف پہنچانے کے ارادے سے ہاتھ بھی مت لگانا، ورنہ تم کو دردناک عذاب (آکر) پکڑے گا ﴿۷۳﴾ اور (اللہ تعالیٰ کے احسان کو) تم یاد کرو جب تم کو قومِ عاد (کے ہلاک ہونے) کے بعد خلیفہ بنایا② اور تم کو زمین میں (اس طرح) بسایا تم نرم زمین پر بڑے بڑے محل بناتے ہو③ اور تم پہاڑوں کو تراش کر کے (ان میں) گھر بناتے ہو، سو تم اللہ تعالیٰ کی (ان) نعمتوں کو یاد کرو اور تم زمین میں فساد مچاتے ہوئے مت پھرو ﴿۷۴﴾

① یعنی عذاب کے ذریعے بالکل ختم کر ڈالا۔
② یعنی آباد کیا۔
③ یعنی ہموار میدانی علاقوں میں۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵ قَالَ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ
رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۷۸ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۷۹

اس کی قوم کے سردار جنھوں نے تکبر کیا انھوں نے ان کمزور لوگوں سے① جو اس (صالح علیہ السلام کی قوم) میں سے ایمان لا چکے تھے ان سے پوچھا کہ: کیا تم کو یقین ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے؟ ان (کمزور) لوگوں نے جواب میں کہا کہ: جو حکم دے کر اس (صالح علیہ السلام) کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجا گیا ہم تو اس پر پورا ایمان رکھتے ہیں ﴿۷۵﴾ (یہ جواب سن کر) وہ تکبر کرنے والے کہنے لگے کہ: جس پر تم (کمزور لوگ) ایمان لائے ہو یقیناً ہم اس کا انکار کرتے ہیں ﴿۷۶﴾ سو ان (تکبر کرنے والے) لوگوں نے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور انھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور وہ (متکبر) لوگ (بے باکی سے) کہنے لگے: اے صالح! اگر تم واقعی رسولوں میں سے ہو تو وہ (عذاب) ہمارے پاس لے آؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیتے ہو② ﴿۷۷﴾ سو ان (قومِ ثمود) کو زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۷۸﴾ پھر وہ (صالح علیہ السلام) ان سے منہ پھرا کر چلے گئے اور وہ کہنے لگے: اے میری قوم! پکی بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور میں نے تو تمھاری بھلائی چاہی؛ لیکن تم (ہو کہ) بھلائی چاہنے والوں کو پسند نہیں کرتے تھے ﴿۷۹﴾

---

① کافر لوگ ایمان لانے والوں کو بلاوجہ کمزور سمجھتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ﴿٨٠﴾
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ﴿٨١﴾ وَمَا
كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
ع مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ﴿٨٤﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر بھیجا)①، جب اس (لوط علیہ السلام) نے اپنی قوم② سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے (تمام) عالم والوں میں سے کسی نے نہیں کیا؟ ﴿٨٠﴾ یقیناً تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت پوری کرنے کے لیے آتے ہو؛ بلکہ تم تو حد سے آگے نکل چکے ہو ﴿٨١﴾ اور اس کی قوم کے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہیں تھا، کہ وہ (آپس میں) یوں کہنے لگے کہ: تم ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو، یقیناً یہ لوگ تو بہت ہی پاک رہنا چاہتے ہیں③ ﴿٨٢﴾ سو ہم نے اس (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے متعلقین کو (عذاب سے) بچا لیا؛ مگر اس کی بیوی کو وہ تو (عذاب میں) پیچھے رہنے والوں میں سے تھی ﴿٨٣﴾ اور ہم نے ان پر ایک زور دار (پتھروں کی) بارش برسائی، سو تم دیکھو کہ جرم کرنے والوں کی سزا کیسی رہی!! ﴿٨٤﴾

اور مدین (والوں) کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے،

---

① حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے، اردن کے شہر سدوم میں نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، مفصل تذکرہ ''خطباتِ محمود: جلد: ٨'' اور سفرنامہ دیکھی ہوئی دنیا میں ملاحظہ فرمائیں۔ ② جن کی طرف بھیجے گئے اس امت سے؛ چوں کہ آبائی وطن عراق تھا۔ ③ یہ ایک اور بھیانک بیماری ہے کہ نیک اور پاک رہنے والوں کو ان کی نیکی پر طنز کیا جائے اور ان کو تنگ کر کے نیکی سے روکنے کی خطرناک سازش کی جائے، قومِ لوط والا یہ طرز تو آج بھی عام ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمائے۔
قومِ لوط کی آبادیوں کے نام: عمورہ، ادمہ، صبوییم، بالع (صوغر)، ان سب میں مرکزی مقام صدوم تھا۔

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

پکی بات ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے کھلی دلیل آ چکی ہے، سوتم ناپ ① اور (ترازو کا) تول ② پورا کیا کرو، اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو ③ اور زمین میں اس کی اصلاح ہو جانے کے بعد تم فساد مت مچاؤ، اگر تم ایمان والے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۸۵﴾ اور تم ہر راستے پر (اس غرض سے) مت بیٹھا کرو کہ جو لوگ اس (اللہ تعالیٰ) پر ایمان لائے ہیں تم ان کو دھمکیاں دو اور (تم ان کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکو ④ اور تم اس (یعنی اللہ تعالیٰ کے دین) میں عیب تلاش کرو، اور تم (اللہ تعالیٰ کے احسان کو) یاد کرو جب تم (مال اور تعداد میں) کم تھے ⑤، سو اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زیادہ کر دیا اور تم دیکھو! فساد کرنے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿۸۶﴾ اور اگر تم میں کی ایک جماعت اس (پیغام) پر ایمان لے آئی ہے جو میرے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ہے، سو تم صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیویں اور وہ تو بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۸۷﴾

---

① کیل: یعنی ناپ۔ ② میزان: یعنی تولنا۔ ③ بخس: یعنی کسی کے حق میں کمی کر کے نقصان پہنچانا۔ لوگوں کو کسی چیز کے دیتے وقت کسی چیز میں کمی کر کے نقصان مت پہنچاؤ۔ عزت و آبرو پامال مت کرو۔ کسی کے درجہ اور رتبہ کے موافق احترام کرو۔ جس کی اطاعت، تعظیم و تکریم ضروری ہے اس میں کوتاہی مت کرو۔ ④ یعنی ایمان لانے سے روکو۔
⑤ جس طرح مال کی کثرت کو انسان اچھا سمجھتا ہے اسی طرح اولاد کی کثرت دین داری کے ساتھ بھی نعمت ہی ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ
مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ
اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ
شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾

شعیب (علیہ السلام) کی قوم میں سے جو تکبر کرنے والے سردار تھے انھوں نے کہا: اے شعیب! تجھ کو اور تیرے ساتھ جو ایمان لائے ہیں ان سب کو ہم ضرور اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں چلے آؤ ① شعیب (علیہ السلام) نے کہا: کیا ہم اگر (تمھارے دین کو) برا سمجھتے ہوں تب بھی (اس میں آجائیں)؟ ﴿۸۸﴾ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس (کفر) سے بچالیا اس کے باوجود بھی اگر ہم تمھارے دین میں آجائیں تب تو ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھیں گے اور ہمارے لیے تو ممکن ہی نہیں کہ ہم اس (تمھارے دین) میں چلے آویں؛ مگر یہ کہ ہمارے مالک اللہ تعالیٰ (ایسا) چاہیں (تو دوسری بات ہے) ②، ہمارے رب کے علم نے ہر چیز کو (اپنے) احاطے میں لے لیا ہے، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا، اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان آپ ہی ٹھیک فیصلہ کردیجیے ③ اور آپ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۸۹﴾ اور اس (شعیب) کی قوم کے کافر سردار (عوام سے) کہنے لگے: اگر تم شعیب کی بات پر چلے تب تو تم یقیناً بڑے نقصان میں پڑوگے ④ ﴿۹۰﴾ سو زلزلے نے ان کو پکڑلیا، پھر وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۹۱﴾

---

① یعنی موجودہ توحید چھوڑ کر ہمارے دین کی طرف لوٹ آؤ۔

② اللہ تعالیٰ کفر کو پسند فرماتے نہیں ہیں اور نبی سے کفر ہونا محال ہے، آیت میں نبی کی طرف سے عجز اور انکساری کا اظہار ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی بات ہے کہ نیکی کرنا اور گناہ سے بچنا اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے۔

③ یعنی عملی طور پر حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ظاہر فرمادیجیے، اور اس کی شکل یہ ہوئی کہ اللہ کی طرف سے زلزلہ کا فیصلہ ہوا۔ ④ قدیم دور سے لوگوں میں ایک جماعت ایسی رہی ہے جو اتباعِ نبوی کو نقصان کا ذریعہ سمجھتا ہے، اللہ ہی صحیح سمجھ دیوے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ
فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا ع
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى
عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾

جنھوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا سو وہ ایسے ہو گئے جیسے وہاں پر کبھی آباد ہی نہ ہوئے ہوں①، جنھوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا وہی لوگ نقصان میں پڑ گئے ﴿۹۲﴾ شعیب (علیہ السلام) نے اُن لوگوں سے منہ پھرا لیا② اور (یہ) کہا: اے میری قوم! پکی بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے اور میں نے تو تمھاری بھلائی چاہی، سو کافر لوگوں (کے ہلاک ہونے) پر کیسے افسوس کروں؟ ﴿۹۳﴾

اور ہم نے کسی بھی بستی میں کسی نبی کو بھیجا تو ہم نے اُس بستی والوں کو سختی③ اور تکلیف میں④ ضرور پکڑا؛ تا کہ وہ لوگ گڑگڑائیں⑤ ﴿۹۴﴾ پھر ہم نے بُرے حالات کی جگہ اچھے حالات⑥ بدل دیے؛ یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے⑦ اور وہ کہنے لگے کہ: ہمارے باپ دادوں کو (بھی) دکھ اور سُکھ پیش آتے رہے ہیں⑧، پھر ہم نے اُن کو اچانک (اس طرح) پکڑ لیا کہ ان کو (پہلے سے اِس کا) پتہ بھی نہیں چل سکا ﴿۹۵﴾

---

① نبی کو بستی سے نکالنے کی سازش کرنے والے خود دنیا سے نکال دیے گئے۔

② (دوسرا ترجمہ) سو شعیب علیہ السلام ان لوگوں سے منہ پھرا کر یہ کہتے ہوئے چل دیے۔ ③ فقر و فاقہ اور مالی نقصان۔

④ بیماریاں، جانی نقصان۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ لوگ عاجزی کریں۔ نبی کی بات نہ ماننے تو حالات ابتداً رحمت بن کر آتے ہیں؛ تا کہ لوگ نبی کی بات مان لیوے۔

⑥ مال میں وسعت ہو گئی، بدن کی تندرستی عمدہ ہو گئی، سلامتی ہو گئی، خوف ختم ہو گیا، یہ ''الحسنة'' سے مراد ہے۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) وہ پھلے پھولے (یعنی مال اور تندرستی میں خوب ترقی ہوئی)۔

⑧ یعنی مصیبت اور تکلیف کفر کی وجہ سے نہیں آتی؛ بلکہ یہ تو بس اتفاق ہے، دنیا ہے چلتا رہتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ
بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
ع يَلْعَبُوْنَ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴿٩٩﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ
لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ﴿١٠٠﴾

اور اگر بستی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ والے بن جاتے تو تم یقین رکھو کہ ہم اُن پر آسمان اور زمین (دونوں طرف) سے برکتیں کھول دیتے؛ لیکن انھوں نے (نبیوں کو) جھٹلایا، سو جو کام وہ کرتے تھے اُس کی وجہ سے ہم نے اُن کو پکڑ لیا ﴿۹۶﴾ کیا پھر بھی اِس بات (کی طرف) سے بستی والوں کا ڈر ختم ہوگیا① کہ اُن پر ہمارا عذاب رات کو ایسے وقت آ پڑے کہ وہ سوئے ہوئے ہوں ﴿۹۷﴾ اور کیا بستی والے اِس بات (کی طرف) سے نڈر ہو گئے کہ اُن پر ہمارا عذاب چاشت کے وقت میں② ایسی حالت میں آجاوے کہ وہ لوگ کھیلتے ہوں ﴿۹۸﴾ بھلا کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مکر ③ سے امن (یعنی اطمینان) میں ہو گئے④؟ سو اللہ تعالیٰ کے مکر (پکڑ) سے تو صرف وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو تباہ و برباد ہونے والے ہوں ﴿۹۹﴾

بھلا کیا زمین پر (پہلے زمانے میں) رہنے والوں کے (ہلاک ہونے کے) بعد اب جو لوگ (آج کل) اس (زمین) کے وارث بنے ہیں اُن کو یہ ہدایت (یعنی نصیحت) نہیں ملی کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کو بھی اُن کے گناہوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں پکڑ لے ویں اور (جو ضد پر رہیں) ہم اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں؛ لہٰذا وہ (کوئی بات) سنتے نہیں ﴿۱۰۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) کیا اِس بات کی طرف سے بستی والے امن (چین) میں آگئے۔
② چاشت یعنی صبح میں جب دھوپ پوری طرح پھیل جاوے وہ وقت۔
③ یعنی اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ سے۔ ④(دوسرا ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ کے مکر کی طرف سے ان کا ڈر بالکل ختم ہوگیا؟۔

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا
كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا
وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى
اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

(اے نبی!) یہ وہ بستیاں ہیں جن کے کچھ واقعات ہم آپ کو سناتے ہیں اور یقیناً اُن (بستی کے لوگوں) کے پاس اُن کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے؛ لیکن جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اُس پر ایمان لانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۱۰۱﴾ اور ہم نے اُن میں کے اکثر (لوگوں) کو عہد کو پورا کرنے والا نہیں پایا① اور ہم نے تو اُن میں کے اکثر (لوگوں) کو نافرمان ہی پایا ﴿۱۰۲﴾ پھر ہم نے اُن (نبیوں) کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انھوں نے اُن (نشانیوں) کے ساتھ ظلم کیا②، سو تو دیکھ فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۱۰۳﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے فرعون! یقینی بات ہے کہ میں (تمام) عالموں کے رب کا رسول ہوں ﴿۱۰۴﴾ میرے لیے یہی ضروری ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق بات ہی کہوں، پکی بات یہ ہے میں تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس (میری سچائی پر) کھلی دلیل لے کر آیا ہوں، سو تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو (ملکِ شام) بھیج دے ﴿۱۰۵﴾ فرعون نے کہا: اگر تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو اس کو (ہمارے سامنے) لا، اگر تو سچوں میں سے ہے ﴿۱۰۶﴾

---

① ایمان واطاعت کا عہد جو عالمِ ارواح میں لیا گیا تھا وہ مراد ہے۔ ② یعنی ماننے سے انکار کر دیا۔ ظالمانہ برتاؤ کیا۔
نوٹ: کسی چیز کو اس کے محل اور موقع کے خلاف استعمال کرنا ظلم ہے۔

ع فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ
الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا
تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ
عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوٓا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ
وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا يٰمُوسٰٓى إِمَّآ أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَنْ نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾
قَالَ أَلْقُوا ۚ فَلَمَّآ أَلْقَوْا سَحَرُوٓا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾

موسیٰ (عليه السلام) نے اپنی لکڑی ڈال دی تب (اچانک) وہ کھلم کھلا اژدہا بن گئی ﴿۱۰۷﴾ اور موسیٰ (عليه السلام) نے اپنا ہاتھ کھینچ کر نکالا① تب وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک دار بن گیا ﴿۱۰۸﴾

فرعون کی قوم کے سردار (آپس میں) کہنے لگے: یقیناً یہ تو بڑا ماہر (یعنی جان کار) جادوگر ہے ﴿۱۰۹﴾ تم کو تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے②، (بولو!) اب تم کیا مشورہ دیتے ہو③؟ ﴿۱۱۰﴾ ان سرداروں نے کہا: تو اس (موسیٰ) کو اور اُس کے بھائی کو (کچھ وقت کے لیے) مہلت دے دے اور (تمام) شہروں میں جمع کر کے لانے والوں (یعنی چپراسی) کو بھیج دے ﴿۱۱۱﴾ کہ وہ ہر ماہر جادوگر کو (جمع کر کے) تیرے پاس لے آویں ﴿۱۱۲﴾ اور جادوگر لوگ فرعون کے پاس آئے، کہنے لگے: اگر ہم (موسیٰ پر) غالب آ گئے تو ہم کو کچھ بدلہ ملے گا؟ ﴿۱۱۳﴾ فرعون نے کہا: ہاں! (انعام تو ملے گا ہی) اور تم خاص (میرے) نزدیک کے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۱۱۴﴾ وہ (جادوگر) کہنے لگے: اے موسیٰ! یا تو (جو تم ڈالنا چاہتے ہو) تم ڈالو یا (ہم کو جو ڈالنا ہے) ہم ڈال دیتے ہیں④ ﴿۱۱۵﴾ موسیٰ (عليه السلام) نے کہا: تم ہی (پہلے) ڈالو، سو جب اُن جادوگروں نے ڈالا تو انھوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا⑤ اور ان کو ڈرا دیا اور وہ بڑا (بھاری) جادو بنا کر لائے ﴿۱۱۶﴾

---

① یعنی گریبان سے بازو کے اندر سے بغل میں سے دبا کر نکالے تو ایسی سفید چمک ہوتی کہ پوری فضا جگمگا اٹھتی۔
② یعنی مصری حکومت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ ③ یہ کافر؛ بلکہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا تک اہم امور میں مشورہ کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔ ④ یعنی نبی کے ساتھ ادب کا برتاؤ کرنا جادوگروں کے لیے ایمان کا ذریعہ بن گیا۔ ⑤ یعنی نظر بندی کر دی۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ
اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ: تو اپنی لاٹھی ڈال دے، (موسیٰ علیہ السلام نے لکڑی ڈالی) تو اسی وقت جو جھوٹی چیزیں اُن جادوگروں نے بنا رکھی تھیں اُن (سب) کو اس نے نگلنا شروع کر دیا① ﴿۱۱۷﴾ سو حق ظاہر (یعنی ثابت) ہو گیا اور وہ (جادوگر) جو کام کر رہے تھے وہ غلط ہو گیا ﴿۱۱۸﴾ سو وہ (فرعون اور اُس کے جادوگر) اس جگہ پر ہار گئے② اور ذلیل ہو کر واپس چلے گئے ﴿۱۱۹﴾ اور (اس واقعہ سے) جادوگروں کو سجدہ میں گرا دیا گیا③ ﴿۱۲۰﴾ وہ (جادوگر لوگ) کہنے لگے: ہم تو (تمام) عالموں کے رب پر ایمان لے آئے④ ﴿۱۲۱﴾ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کے (بھی) رب ہیں ﴿۱۲۲﴾ فرعون (جادوگروں سے) کہنے لگا: تم میری اجازت سے پہلے ہی اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہ ایک (بڑی) سازش⑤ ہے جو تم نے (مِل جُل کر اس) شہر میں بنائی ہے؛ تاکہ تم اِس (شہر) میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو، سو تم کو (ایمان لانے کا انجام) ابھی پتہ چل جائے گا ﴿۱۲۳﴾ میں تمھارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کٹوا دوں گا، پھر تم سب کو (ایک ساتھ) ضرور سولی پر لٹکا دوں گا ﴿۱۲۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) ان (جادوگروں) کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کر دیا۔ ②(دوسرا ترجمہ) مغلوب ہو گئے۔
③ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل گئی، واقعہ سے مبہوت ہو کر بے اختیار سجدے میں گرا دیے گئے۔
④ فرعون خود کو ربِ اعلیٰ کہلواتا تھا؛ اس لیے وضاحت کے ساتھ اعلان کیا کہ: فرعون پر نہیں؛ بلکہ تمام عالموں کے ربِ حقیقی اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ ⑤ گویا فرعون نے یہ سمجھا کہ یہ ایک پہلے سے طے شدہ منصوبہ ہے جس کو آج کل کی اصطلاح میں فکسنگ (Fixing) کہا جاتا ہے اور یہی چیز آج کل سیاست، کھیل اور انتخابات میں عام ہے، لگتا ایسا ہے کہ اس دور میں فرعون کی حکومت میں یہ چیز عام تھی؛ اس لیے فرعون نے اس طرح بات کہی؛ حالاں کہ حقیقی واقعہ ایسا نہیں تھا۔

قَالُوٓا إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ
ع رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ ٱلْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ
مُوسَىٰ وَقَوْمَهُۥ لِيُفْسِدُوا فِى ٱلْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَءَالِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَآءَهُمْ
وَنَسْتَحْىِۦ نِسَآءَهُمْ ۚ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَٰهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱسْتَعِينُوا بِٱللَّهِ
وَٱصْبِرُوٓا ۚ إِنَّ ٱلْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾

وہ (جادوگر) کہنے لگے: یقیناً ہم اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے ﴿۱۲۵﴾ اور تو (اے فرعون!) ہمارے ساتھ صرف اس لیے دشمنی رکھتا ہے کہ ہمارے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آ گئیں تو ہم اس پر ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! آپ ہم کو صبر کی توفیق عطا فرمایئے اور آپ ہم کو مسلمان ہونے کی حالت① میں وفات دیجیے ﴿۱۲۶﴾ اور فرعون کی قوم کے سردار کہنے لگے: (اے فرعون!) کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو (یوں ہی کھلا) چھوڑ رہا ہے کہ وہ ملک میں فساد پھیلاتے رہیں اور وہ تجھ کو اور تیرے معبودوں کو نظر انداز کرتے رہیں؟ فرعون نے کہا: (ایسے ہی تھوڑے چھوڑیں گے) عنقریب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ (باقی) رہنے دیں گے اور بلا شبہ ہم کو ان پر پورا قابو حاصل ہے ﴿۱۲۷﴾ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور تم صبر کرو② (اور گھبراؤ مت)، یقین رکھو! زمین تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس (زمین) کا مالک بناتے ہیں اور آخر میں بھلائی تو تقویٰ والوں کے لیے ہی ہو گی ﴿۱۲۸﴾

① ایذاؤں پر بے صبری نہ ہو اور واپس کفر میں نہ جاوے۔

② طبیعت کے خلاف باتوں پر صبر کرو، خود کو قابو میں رکھو، اس وقت بھارت بھر میں مسلمانوں کو اس آیت پر خوب دھیان دے کر عمل کرنا ہے۔

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ ع
فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ
قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ
فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

بنی اسرائیل کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ کے ہمارے پاس تشریف لانے سے پہلے اور آپ کے ہمارے پاس تشریف لانے کے بعد (بھی) ہم کو ستایا گیا①، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: لگتا ہے کہ تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کر دیوے اور (فرعونیوں کی جگہ پر) تم کو زمین (یعنی ملک) کا خلیفہ (یعنی مالک) بنا دیوے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) دیکھے گا کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو②؟ ﴿۱۲۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالیوں میں اور پھلوں (یعنی پیداوار) کی کمی میں مبتلا کیا③؛ تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ﴿۱۳۰﴾ سو جب ان (فرعونیوں) کے پاس اچھے حالات آئے تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو ہمارا حق ہے④ اور اگر ان پر برے حالات (یعنی مصیبت) پہنچ گئے تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتانے لگے، سن لو (یہ تو) خود ان کی ہی نحوست تھی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی⑤؛ لیکن ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۳۱﴾ اور وہ (فرعونی لوگ موسیٰ علیہ السلام سے) کہتے تھے: تم ہم پر جادو چلانے کے لیے کیسی بھی (عجیب) نشانی لے آؤ؛ لیکن ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۳۲﴾

---

① بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کے واقعات دو مرتبہ پیش آئے، موسیٰ کی ولادت کے زمانہ میں، پھر نبوت کے زمانہ میں، اگر چہ دونوں مرتبہ کے مقاصد الگ الگ تھے۔ ② حکومت ملنے پر اس کے صحیح تقاضوں کو پورا کرنا اور انصاف کرنا اصل ہے۔
③ شہروں میں پھلوں کی کمی اور دیہات میں غلوں کی کمی۔
④ (دوسرا ترجمہ) یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے تھا۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ان کی اس نحوست کا سبب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾

سو (جب فرعونی لوگوں نے ایسی شرارت اپنائی تو) ہم نے ان پر (پانی) طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں ①(یا گھن کے کیڑے) اور بہت سارے مینڈک اور خون (عذاب کے طور پر) بھیجا، یہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں، پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے اور وہ گنہگار لوگ تھے ﴿۱۳۳﴾

اور جب بھی کوئی عذاب ان پر آ پڑتا تو وہ (فرعونی لوگ) کہتے کہ: اے موسیٰ! اس (اللہ تعالیٰ) کا جو عہد تمھارے پاس ہے ② اس کا واسطہ دے کر تم ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو ③، واقعۃً اگر تم نے ہم سے عذاب دور کر دیا تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور ہم تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو ضرور بھیج دیں گے ④ ﴿۱۳۴﴾

① ''قُمَّل'' سے مراد: ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ وہ کیڑا مراد ہے جو اناج میں پیدا ہو کر اس کو خراب کر دیتا ہے (اردو میں اس کو سُرسُری کہتے ہیں) انہی سے ایک روایت ہے کہ اس سے وہ چھوٹی ٹڈی مراد ہے جس کے پر نہیں ہوتے اور وہ بھی غلہ کو گھن لگا دیتی ہے، مجاہدؒ، عکرمہؒ، اور قتادہؒ کی بھی یہی رائے ہے۔

ابن جریرؒ کہتے ہیں کہ: ''جوں'' کی طرح ایک کیڑا ہوتا ہے جو اونٹوں میں ہلاکت پیدا کرتا ہے اور راغب اصفہانیؒ کہتے ہیں کہ: اس سے مراد وہ چھوٹی مکھی ہے جو انسانی صحت کے لیے بے حد مضرت رساں ہے۔

قمل: عربی میں عام طور پر ''جوں'' کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قمل اپنے معنی میں ان سب معانی کے لیے مستعمل ہے؛ اس لیے ان تمام اطلاقات کی تطبیق کے لیے یوں کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں پر یہ عذاب نازل فرمایا کہ انسانوں پر جوئیں مسلط فرما دیں، ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں مکھیوں کو پھیلا دیا، ان کے جانوروں میں ہلاک کرنے والا کیڑا پیدا کر دیا اور ان کے اناج اور غلہ میں گھن لگا کر خراب کر دینے والی سرسری کی تباہی پھیلا دی اور ان سب مہلک کیڑوں کو قرآن کے اعجاز نے ''قمل'' کی وسیع تعبیر میں بیان فرما دیا ہے۔

② مراد نبوت کے عہد کے واسطے سے دعا کرو، یا اللہ تعالیٰ کا ہر نبی سے عہد ہوتا ہے کہ قوم کے لوگ نافرمانی سے توبہ کر لیویں اور ایمان لے آویں تو عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تم کو (دعا کا) جو (مؤثر طریقہ) بتلایا ہے (اس کے مطابق) تم ہمارے لیے دعا کرو۔ ④ یعنی غلامی سے آزاد کر دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ
كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا
كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ ع
لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

سو جب ہم نے ان پر سے عذاب اتنی مدت تک کے لیے ہٹا دیا جس (مدت) تک (۱) وہ پہنچنے ہی والے تھے تو اسی وقت وہ (عہد) توڑ دیتے تھے ﴿۱۳۵﴾ آخر میں یہ ہوا کہ ہم نے ان سے (پورا) بدلہ لیا تو ہم نے ان کو سمندر میں ڈبو دیا؛ اس لیے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ان سے بالکل غافل ہو گئے تھے ﴿۱۳۶﴾ اور جن لوگوں کو کمزور سمجھا جاتا تھا (۲) ہم نے ان کو ملک (۳) کے مشرقوں اور اس کے مغربوں کا مالک بنا دیا جس (ملک) میں ہم نے برکت رکھی تھی اور تمھارے رب کا نیکی کا وعدہ (یا خیر کا کلمہ) بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہوا اور فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ بنایا تھا اور جو اونچا چڑھا رکھا تھا (۴) ان سب کو ہم نے برباد کر ڈالا ﴿۱۳۷﴾ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کرا دیا تو وہ ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو اپنے بتوں کو پوجنے میں لگے ہوئے تھے، تو وہ (بنی اسرائیل) بولے: اے موسیٰ! ہمارے لیے (بھی ایسا ہی) دیوتا (معبود) مقرر کر دیجیے جیسے کہ ان لوگوں کے دیوتا ہے، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے (جواب میں) کہا: واقعی تم تو بڑے جاہل لوگ ہو ﴿۱۳۸﴾

---

(۱) اس مدت سے مراد غرق کے ذریعہ موت تک کی مدت مراد ہے یا ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت کے آنے تک کا وقت مراد ہے یعنی اتنی مدت میں بھی وعدہ توڑ کر نافرمانی کرنے لگتے؛ حالاں کہ مصیبت آتی اس وقت وہ پکا وعدہ کرتے کہ ہم آئندہ نافرمانی نہیں کریں گے۔ (۲) (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کو جو کمزور کر دیے گئے تھے یعنی بنو اسرائیل۔
(۳) ملکِ شام یا خود مصر مراد ہے؛ چونکہ نیل جو جنتی نہر ہے اس کی برکتیں ہیں، غرقِ فرعون کے بعد بنی اسرائیل دوبارہ مصر آئے یا جہاں تھے وہاں سے مصر پر حکومت چلائی۔ (۴) یعنی اونچے مکانات بنوائے تھے اور اونچے درخت اور بیلیں چڑھا رکھی تھی۔

إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا
وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۱۴۰﴾ وَإِذْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ
الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۗ وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
ع عَظِيمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً وَّأَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهٖٓ أَرْبَعِينَ
لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هٰرُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ
الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ أَرِنِيٓ أَنْظُرْ إِلَيْكَ ۗ

یقیناً یہ لوگ جن (بتوں کی پرستش) میں لگے ہوئے ہیں وہ تو برباد ہونے والے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ سراسر باطل (یعنی بے بنیاد) ہے ﴿۱۳۹﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میں تمھارے لیے کوئی (دوسرا) معبود تلاش کروں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (تمام) عالموں پر فضیلت دی ﴿۱۴۰﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے بچا لیا، وہ تم کو بہت بری تکلیف پہنچاتے تھے، تمھارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمھاری عورتوں کو زندہ (باقی) رکھتے تھے، اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے (تمھارے لیے) بڑی آزمائش تھی ﴿۱۴۱﴾

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا① اور ہم نے ان میں دس راتیں ملا کر چالیس پورا کیا، سو (اس طرح) ان (موسیٰ علیہ السلام) کے رب کا چالیس راتوں کا وعدہ پورا ہو گیا اور (طور پر جاتے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں تم میرے خلیفہ (یعنی نائب) بن کر رہو اور اصلاح کرتے رہو اور تم فساد کرنے والے لوگوں کے راستے پر مت چلنا ﴿۱۴۲﴾ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کیے ہوئے (چلّے کے) وقت پر پہنچے اور ان سے ان کے رب نے کلام کیا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! آپ (اپنا جمال) مجھے دکھا دیجیے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں،

---

① ان راتوں میں طور پہاڑ پر آ کر اعتکاف کرو۔

قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا
تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ
اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ
وَبِكَلَامِیْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ
شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ
سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم (دنیا میں رہتے ہوئے ان کمزور آنکھوں سے) مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے؛ لیکن تم پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر وہ (پہاڑ) اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم مجھے دیکھ لوگے، سو جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی① تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب ان کو ہوش آیا تو بولے: (اے اللہ!) آپ تو پاک ہیں، میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں ﴿۱۴۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یقیناً میں نے اپنے پیغام (یعنی نبوت دے کر) اور اپنے کلام کے ذریعے سے تم کو لوگوں پر خاص امتیاز دیا، سو جو چیز (یعنی نبوت اور تورات) میں نے تم کو دی اس کو تم لے لو اور تم شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ﴿۱۴۴﴾ اور ہم نے ان کے لیے تختیوں میں② ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی (ضروری) تفصیل لکھ دی تھی، سو (اے موسیٰ!) اس کو تم مضبوطی سے پکڑو③ اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ اس کی بہترین باتوں پر عمل کریں④، میں عنقریب تم کو فاسقوں کا گھر دکھلاؤں گا⑤ ﴿۱۴۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر اپنی شان کے مطابق ظہور فرمایا۔
② دس یا سات یا دو تختیاں تھیں، سبز، زمرد یا ٹھوس پتھر یا جنت کی بیری کی خشک لکڑی کی بنی ہوئی تختیاں تھیں۔
③ یعنی خود بھی عمل کرو اور تبلیغ بھی کرو۔
④ ہر ایک حکم اور بات عمدہ ہی تھی۔
⑤ مصر اور شام پر غلبہ ہوگا اس کی اس میں خوش خبری ہے۔

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا
يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ
يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيۡنَ
كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا
ع يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ
يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾

جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں ان لوگوں کو میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا①، اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھیں گے تو بھی وہ اس کو اپنا راستہ نہیں بنائیں گے ② اور اگر وہ گمراہی کا راستہ دیکھ لیں گے تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں گے (اور عمل کرنے لگیں گے) یہ اس واسطے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ان کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے ﴿۱۴۶﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے اعمال برباد ہوگئے، جو کام وہ لوگ کرتے تھے اسی کا بدلہ ان کو دیا جائے گا ﴿۱۴۷﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان (کے طور پر جانے) کے بعد اپنے زیورات (کو پگھلا کر اس) میں سے ایک بچھڑا بنایا③ جو محض ایک مجسمہ تھا، اس میں بیل جیسی آواز تھی، کیا انھوں نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ وہ ان سے بات بھی نہیں کرسکتا اور ان کو کوئی (دین و دنیا کا) راستہ بھی بتا نہیں سکتا، انھوں نے اس (بچھڑے) کو معبود) بنالیا اور وہ لوگ ظلم کرنے والے تھے ﴿۱۴۸﴾

---

① پھیرنے کا مطلب:

(۱) یعنی آیت میں وہ غور و فکر نہیں کرسکیں گے۔ (۲) احکام ماننے سے دور رکھا جائے گا۔

② یعنی اس کو اپنا کر عمل نہیں کریں گے۔

③ یہ بچھڑا سامری نے بنایا تھا، اس کا مفصل تذکرہ سورۂ طٰہٰ میں آئے گا۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ وَرَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ
لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ
بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِيۡ مِنۡۢ بَعۡدِيۡ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ ۚ وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاۡسِ
اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ اسۡتَضۡعَفُوۡنِيۡ وَكَادُوۡا يَقۡتُلُوۡنَنِيۡ ۖ فَلَا
تُشۡمِتۡ بِيَ الۡاَعۡدَآءَ وَلَا تَجۡعَلۡنِيۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِاَخِيۡ
وَاَدۡخِلۡنَا فِيۡ رَحۡمَتِكَ ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ ع ۸

اور جب وہ (بنی اسرائیل) اپنے کیے (ہوئے کام) پر پچھتانے لگے اور وہ سمجھ گئے کہ یقیناً وہ گمراہ ہوگئے تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہیں کیا اور ہم کو معاف نہیں کیا تو ہم ضرور نقصان میں پڑ جائیں گے ﴿۱۴۹﴾ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) بڑے غصے اور افسوس (یعنی رنج) کی حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا: تم نے میرے (جانے کے) بعد میری بہت بری نیابت (یعنی جانشینی) کی①تم نے اپنے رب کے حکم میں کیوں جلدی کی②؟ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (جلدی میں ایک طرف) تختیاں رکھ دیں اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے سر (کے بال) کو پکڑ کر اس کو اپنی طرف کھینچنے لگے، بھائی (ہارون) نے کہا کہ: اے میری ماں کے بیٹے③! یقینی بات ہے کہ ان لوگوں نے مجھے کمزور (یعنی بے حیثیت) سمجھا اور قریب تھا کہ وہ مجھ کو مار ہی ڈالتے، سو تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے (یعنی خوش ہونے) کا موقع نہ دے اور تو مجھ کو ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ شمار نہ کر④ ﴿۱۵۰﴾ موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! آپ مجھ کو اور میرے بھائی کو معاف کردیجیے اور ہم کو اپنی (خاص) رحمت میں داخل کرلیجیے اور آپ تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۱﴾

① یعنی میری غیر حاضری میں جانشینی کا حق ادا نہیں ہوا۔② (دوسرا ترجمہ) تم لوگوں نے اپنے رب کے حکم (کے آنے سے پہلے) کیوں جلدی کر ڈالی؟۔③ ماں کا نام دینے میں شفقت کو متوجہ کرنا ہے۔
④ یعنی میرے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کیجیے جس سے دشمن خوش ہو اور مجھ کو گمراہوں کے ساتھ نہ سمجھیے۔ عام طور پر جس سے ناراضگی ہوتی ہے اس پر کچھ حالات آتے ہیں تو انسان خوش ہوتا ہے؛ حالاں کہ یہ بہت بری عادت ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَيَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُفۡتَرِيۡنَ ۝١٥٢ وَالَّذِيۡنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهَا وَاٰمَنُوۡۤا اِنَّ
رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝١٥٣ وَلَمَّا سَكَتَ عَنۡ مُّوۡسَى الۡغَضَبُ اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۖۚ
وَفِىۡ نُسۡخَتِهَا هُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ يَرۡهَبُوۡنَ ۝١٥٤ وَاخۡتَارَ مُوۡسٰى قَوۡمَهٗ
سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا لِّمِيۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ قَالَ رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ
مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّاىَ ؕ اَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ هِىَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا
مَنۡ تَشَآءُ وَتَهۡدِىۡ مَنۡ تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغٰفِرِيۡنَ ۝١٥٥

یقیناً جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا عنقریب ان پر ان کے رب کی طرف سے غضب اور دنیا کی زندگی میں (ہی) ذلت آپڑے گی اور بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ﴿۱۵۲﴾ اور جن لوگوں نے برے کام کیے، پھر ان (گناہوں) کے بعد توبہ کرلی اور وہ ایمان لے آئے، تو یقیناً اس (توبہ) کے بعد تمھارے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۳﴾ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا تو انھوں نے (تورات کی) تختیاں اٹھالیں، اور ان میں جو باتیں لکھی تھیں ان میں ہدایت اور رحمت تھی ایسے لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ﴿۱۵۴﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو چن لیا؛ ہمارے وعدے کے وقت (پر طور پر لانے) کے لیے، پھر جب ان (ستر آدمیوں) کو زلزلے نے پکڑلیا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے رب! اگر آپ چاہتے تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی ہلاک کرڈالتے، کیا آپ ہم میں سے کچھ بے وقوفوں کے کام کی وجہ سے ہم سب کو ہلاک کردیں گے؟ وہ (واقعہ) تو آپ کی طرف سے صرف (ایک) امتحان (یعنی آزمائش) ہے، آپ اس کے ذریعے جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں، آپ ہماری مدد کرنے والے ہیں، سو آپ ہم کو معاف کردیجیے اور ہم پر رحم کیجیے اور آپ معاف کرنے والوں میں سب سے اچھے معاف کرنے والے ہیں ﴿۱۵۵﴾

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ
بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ
يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ

اور ہمارے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی لکھ دیجیے ① اور آخرت میں بھی (بھلائی لکھ دیجیے۔ اسی مقصد کے لیے) ہم آپ کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں ②، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنا عذاب میں جس پر چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، سو اس کو میں (خاص طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو (مجھ سے) ڈرتے ہیں ③ اور وہ زکوۃ دیتے رہتے ہیں، اور وہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ جو لوگ اس رسول نبی امی ④ کی بات پر چلتے ہیں جن (کے تذکرہ) کو اپنے پاس موجود تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو (رسول) ان کو اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور ان کو بری باتوں سے روکتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں ⑤ اور گندی (ناپاک) چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے (سخت احکام کے) وہ بوجھ اور پابندیاں جو ان پر چلی آ رہی تھیں ⑥ ان کو ان سے دور کرتے ہیں،

---

① یعنی دنیا میں بھی ہمارے دینی حالات اچھے رہے ایسا مقدر کر دیجیے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی مقرر کر دیجیے اور آخرت میں ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو (نافرمانی سے) بچتے ہیں۔
④ حضور ﷺ کے لیے امی لفظ استعمال ہوا اس لیے اس کا مناسب مفہوم یہ ہے: جنھوں نے دنیا میں کسی انسان سے تعلیم حاصل نہ کی ہو۔ ⑤ یعنی نبیٔ کریم ﷺ اللہ کے حکم کے مطابق حلت و حرمت کو بیان فرمائیں گے۔ ⑥ پچھلی امتوں پر سخت احکام تھے جیسے کہ: (۱) کپڑا اتنا پاک ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جائے، پانی سے دھونا کافی نہیں۔ (۲) غنیمت کا مال استعمال نہیں کر سکتے۔ (۳) سنیچر کے دن شکار کی ممانعت۔ اس طرح کے سخت احکام نبیٔ کریم ﷺ کی برکت سے اس امت کے لیے آسان کر دیے گئے۔ اسی طرح رسم و رواج جو انسان کی گردن میں ایک بیڑی کی طرح ہوتے ہیں۔
نبیٔ کریم ﷺ نے زمانۂ جاہلیت کے رسم و رواج کی اصلاح فرمائی۔

فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ
ع الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى
اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

سو جولوگ اس (نبی) پر ایمان لاتے ہیں اور اس (رسول) کی حمایت (یعنی تعظیم) کرتے ہیں اور اس (رسول) کی مدد کرتے ہیں اور جو نور (یعنی قرآن) اس (رسول) کے ساتھ اتارا گیا اس پر وہ چلتے ہیں① وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۵۷﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں، سو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے اس رسول نبی امی پر۔ جس کی شان یہ ہے کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام کلاموں (یعنی کتابوں) پر ایمان رکھتا ہے۔ تم ایمان لاؤ اور تم اس (رسول نبی امی) کی بات مان لو؛ تا کہ تم لوگ ہدایت پر آجاؤ② ﴿۱۵۸﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے ایک جماعت ایسی (بھی) ہے جو (لوگوں کو) حق کا راستہ بتاتی ہے اور وہ اس (حق) کے مطابق انصاف کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ خاندانوں میں الگ الگ جماعت (کی شکل) میں تقسیم کر دیا تھا اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے اس (موسیٰ علیہ السلام) سے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ تم اپنی لاٹھی پتھر پر مارو،

---

① یعنی اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔
② نبی کی اتباع کی برکت سے کامل ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا
عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ
وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ
قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ ع
الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ

سو (مارتے ہی) اس (پتھر) میں سے بارہ چشمے (پھوٹ کر) بہنے لگے، (بنی اسرائیل کے) ہر خاندان کو اپنی پانی پینے کی جگہ معلوم ہوگئی اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ہم نے ان پر من اور سلویٰ اتارا (ہم نے یہ حکم دیا) کہ جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی ہے تم اس میں سے کھاؤ اور انھوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ﴿۱۶۰﴾ اور جب ان (بنی اسرائیل) سے کہا گیا کہ: تم اس بستی میں (جا کر) رہو اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ اور حطۃ کہو (یعنی اے اللہ! آپ ہم کو معاف کر دیجیے)① اور تم (بستی کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے (یعنی جھکتے ہوئے) داخل ہونا تو ہم تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے، ہم نیکی کرنے والوں کو زیادہ دیں گے② ﴿۱۶۱﴾ سو ان میں سے جو لوگ ظالم تھے انھوں نے ان سے جو بات کہی گئی تھی اس کو دوسری بات سے بدل دیا، سو وہ لوگ جو ظلم کرتے تھے اس کی وجہ سے ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا ﴿۱۶۲﴾

اور (اے نبی!) تم ان (یہودیوں) سے اس بستی کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے آباد تھی،

---

① (دوسرا ترجمہ) ہمارے گناہ جھاڑ دیجیے؛ یعنی اتار دیجیے۔ یا معنی معلوم نہیں صرف لفظ بلوانا تھا۔
② اس آیت میں قولی و عملی ادب بتلائے گئے ہیں۔

إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا
النصف يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ
مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً
إِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ
السُّوْٓءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ
مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خٰسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُومُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ

جب وہ سنیچر کے دن کے بارے میں حد سے آگے بڑھنے لگے، جب ان کا سنیچر کا دن ہوتا تو ان کی مچھلیاں پانی پر (اچھل اچھل کر) ان کے سامنے آتی تھیں اور جب سنیچر کا دن نہیں ہوتا تو ان کے سامنے نہیں آتی تھیں ①، اسی طرح ہم ان کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آزماتے تھے ﴿۱۶۳﴾ اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ ②: تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا سخت عذاب دینے والے ہیں؟ تو (نصیحت کرنے والوں نے) جواب دیا: اس لیے کہ تمھارے رب کے سامنے ہم اپنی ذمے داری سے سبک دوش ہو جائیں اور شاید کہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچنے لگے ﴿۱۶۴﴾ سو جو نصیحت ان کو کی گئی تھی جب وہ اس کو بھول گئے، تو برائی سے روکنے والوں کو تو ہم نے بچا لیا اور ظالموں کو جو نافرمانی وہ کرتے تھے اس کی وجہ سے ہم نے سخت عذاب میں پکڑ لیا ﴿۱۶۵﴾ سو جس (برے کام) سے ان کو روکا گیا تھا جب وہ اس میں حد سے آگے بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہا کہ: تم ذلیل بندر بن جاؤ ﴿۱۶۶﴾ اور جب تمھارے رب نے اعلان کر دیا تھا ③ کہ قیامت کے دن تک ہم ان پر ضرور ایسے شخص کو مسلط کرتے رہیں گے جو ان کو (شدید) بری سزا دیتا رہے ④، یقیناً تمھارے رب تو جلدی سزا دینے والے ہیں،

---

① اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کو بھی اوقات اور دنوں کی تعیین کا شعور عطا فرمایا تھا۔ ② یعنی اس جماعت نے جو خود تو سنیچر کو مچھلی کا شکار نہیں کرتے تھے دوسری جماعت کو جو نصیحت کا کام کرتے تھے ان سے کہا۔ (باقی اگلے صفحہ پر) ◄

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ
ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى
اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

اور وہ یقیناً بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶۷﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو زمین میں الگ الگ جماعتوں میں تقسیم کردیا① ان میں سے بعض نیک لوگ بھی تھے اور ان میں سے دوسری طرح کے (برے) لوگ بھی تھے اور ہم نے ان کو اچھے اور برے حالات کے ذریعے آزمایا تھا؛ تاکہ وہ باز آجائیں ﴿۱۶۸﴾ پھر ان کے بعد ان کی جگہ پر ایسے برے نائب آئے جو کتاب (یعنی تورات) کے وارث تو بنے②؛ لیکن وہ (احکام کے بدلے میں) اس ادنی زندگی کا سامان سمیٹتے ہیں③ اور وہ (اس گناہ کو معمولی سمجھتے ہوئے یوں) کہتے ہیں کہ: ہماری تو بخشش ہوجائے گی اور اگر ان کے پاس اس جیسا دوسرا سامان آجائے④ تو اس کو بھی لے لیتے ہیں⑤ کیا ان سے (تورات) کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کے سوا اور کچھ نہیں بولیں گے؟ اور اس (تورات) میں جو (کچھ لکھا) ہے اس کو انھوں نے پڑھ بھی لیا ہے اور آخرت کا گھر جو لوگ ڈرتے ہیں ان کے لیے بہتر ہے، پھر بھی کیا تم لوگ سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۱۶۹﴾

⊃ ③ (دوسرا ترجمہ) خبر کردی۔ ④ بنی اسرائیل پر ان کی گستاخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں لمبے زمانے سے اللہ کی طرف سے سخت سزا دینے والے، ذلیل کرنے والے حکمران مسلط ہوتے رہتے ہیں اور اگر ظاہر میں کہیں ان کی حکومت نظر آئی ہے تو وہ کسی دوسرے کی پشت پناہی کا نتیجہ ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ)

① (دوسرا ترجمہ) متفرق کردیا۔ ② یعنی تورات کا علم حاصل کیا۔ ③ ذلیل دنیا کا سامان جمع کرنا ان کا مقصد حیات بن گیا ہے۔ ④ آیت میں لفظ ''عرض'' آیا ہے، سامان کا معنی ہے۔ دنیا کا سامان چاہے کتنا زیادہ ہو وہ عارضی ہے، یہ سمجھ میں آرہا ہے۔ ''عارض'' بادل اس کا وجود جلد ہی ختم ہوجاتا ہے۔ ⑤ یعنی ندامت نہیں ہوتی تھی اور مزید کی کوشش جاری رکھتے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝١٧٠ وَاِذْ
نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ
ع وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٧١ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝١٧٢ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ
قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝١٧٣ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝١٧٤

اور جو لوگ (تورات) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں① اور نماز کی پابندی بھی کرتے ہیں تو ہم اصلاح کرنے والوں کی نیکی ضائع نہیں کریں گے ﴿۱۷۰﴾ اور جب ہم نے ان (بنی اسرائیل) پر پہاڑ کو اس طرح اٹھایا تھا جیسے کہ وہ کوئی چھت (یعنی سائبان) ہو اور ان (بنی اسرائیل) کو ایسا گمان (یعنی ڈر) ہو گیا تھا کہ وہ (پہاڑ) ان پر گرنے ہی والا ہے (اور کہا گیا کہ) جو (حکم) ہم نے تم کو دیا ہے اس کو تم مضبوطی سے پکڑ لو اور اس میں جو باتیں ہیں ان کو یاد رکھو؛ تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ ﴿۱۷۱﴾

اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب تمھارے رب نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کی پشتوں میں سے ان کی (تمام) اولادوں کو نکالا تھا اور ان کو خود انہی کی ذات پر گواہ بنایا تھا (اور پوچھا تھا) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ تو سب (لوگوں) نے کہا: کیوں نہیں (واقعی آپ ہمارے رب ہیں)، ہم سب (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں، (یہ اقرار اس لیے لیا) تاکہ تم قیامت کے دن ایسا نہ کہہ سکو کہ ہم کو اس (توحید) کی بالکل خبر ہی نہیں تھی ﴿۱۷۲﴾ یا تم کہیں ایسا نہ کہنے لگو کہ: شرک تو (اصل میں) ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا② اور ہم تو ان کی اولاد تھے جو ان کے بعد (پیدا ہوئے) تھے، تو کیا ان غلط کام کرنے والوں کے کاموں کی وجہ سے آپ ہم کو ہلاک کر دو گے؟ ﴿۱۷۳﴾ اور اسی طرح ہم نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ اور تاکہ وہ باز آجائیں ﴿۱۷۴﴾

---

① یعنی کتاب کی باتوں پر کامل عمل کرتے ہیں۔ ② یعنی اگلے لوگ جو شرک کو جاری کرنے والے تھے وہ اصلی مجرم ہیں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ
الْغٰوِيْنَ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ
يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴿۱۷۸﴾

اور (اے نبی!) تم ان لوگوں کو اس آدمی کا واقعہ پڑھ کر سنا دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں ①؛ پھر وہ (ان کو) چھوڑ کر اس میں سے نکل گیا② تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا، سو وہ گمراہ لوگوں میں سے ہو گیا ﴿۱۷۵﴾ اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان (آیتوں پر عمل) کے ذریعے سے اونچے مرتبے والا کر دیتے؛ لیکن وہ ہمیشہ زمین کی طرف مائل ہو گیا③ اور وہ اپنی خواہش پر چلتا رہا تو اس کی مثال کتے جیسی ہے اگر تو اس پر بوجھ ڈالے④ تو بھی وہ ہانپنے لگتا ہے اور اگر تو اس کو (ایسے ہی) چھوڑ دیوے تو بھی ہانپنے لگتا ہے، یہ (اہلِ مکہ یا بنی اسرائیل) ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (اے نبی!) تم (ان کو) واقعات سناتے رہو؛ تاکہ وہ غور وفکر سے کام کریں ﴿۱۷۶﴾ ان لوگوں کی مثال (یعنی حالت) بہت بری ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ہیں ﴿۱۷۷﴾ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتے ہیں سو وہی شخص ہدایت پانے والا ہے اور جس کو وہ گمراہ کر دیویں سو وہی لوگ نقصان میں پڑنے والے ہیں ﴿۱۷۸﴾

---

① مراد: دینی احکام کا علم۔ ''**لرفعنٰه**'' سے معلوم ہوا کہ اللہ کی آیتوں پر عمل دنیا آخرت میں بلندی کا ذریعہ ہے۔
② جو شخص آیاتِ الٰہیہ کو دنیوی رذیل غرض کے لیے استعمال کرے اس کے لیے علم وبال بنتا ہے۔ قرآن مجید میں کتے اور گدھے کی دو بدترین مثالیں آئی ہیں دونوں دنیا پرست اہلِ علم کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے حفاظت میں رکھے۔ ③ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان کا بالواسطہ یا بلاواسطہ زمین ہی سے تعلق ہے، اس لیے ''**أخلد الی الأرض**'' کا مطلب یہ ہے کہ دنیوی زمینی چیزوں کی شہوتوں اور لذتوں کی طرف مائل ہو گیا۔ دوسرا ترجمہ: مگر وہ خود ہی پستی کی طرف مائل ہو گیا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اس کی حالت کتے جیسی ہے اس کو ڈانٹ دیوے [تیسرا ترجمہ] اس پر حملہ کر دیوے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ
اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ
يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ
ع بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے جنات اور انسان میں سے بہت ساروں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے①، ان کے دل تو ہیں؛ لیکن وہ ان سے سمجھتے نہیں ہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں؛ لیکن ان کے ذریعے وہ دیکھتے نہیں ہیں اور ان کے کان تو ہیں؛ لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں ہیں②، یہی لوگ جانوروں کی طرح ہیں؛ بلکہ وہ تو ان (جانور) سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۱۷۹﴾ اور اچھے اچھے نام (سب کے سب خاص) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں؛ لہٰذا تم انہی (ناموں) سے اللہ تعالیٰ کو پکارو، جو لوگ اس کے ناموں میں ٹیڑھا راستہ اپناتے ہیں③ ان کو تم چھوڑ دو، جو کام وہ لوگ کرتے ہیں عنقریب اس کا بدلہ ان کو دیا جائے گا ﴿۱۸۰﴾ اور ہماری مخلوق میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو (دین) حق (یعنی اسلام) کے موافق (لوگوں کو) راستہ دکھاتی ہے اور اسی (حق) کے مطابق وہ انصاف کرتی ہے ﴿۱۸۱﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو آہستہ آہستہ (جہنم کی طرف) اس طرح پکڑیں گے کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی ﴿۱۸۲﴾ اور میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں، یقین رکھو میری پکڑ تو بڑی مضبوط ہے ﴿۱۸۳﴾

① یعنی ان کی تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے ایسے کام کریں گے جو انھیں جہنم تک لے جائیں گے۔ ② مطلب یہ ہے کہ جو اور جس طرح سمجھنا، دیکھنا، سننا چاہیے وہ نہیں کرتے تھے۔ ③ الحاد: لغت میں ''میلان، درمیان سے ہٹ جانا''، اصطلاحاً: ''صحیح معنی چھوڑ کر منصوص میں ادھر ادھر کی لغو تاویلات کرنا''۔ اللہ کے ناموں میں الحاد کا مطلب یہ ہے کہ جو نام قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے اس کا اطلاق اللہ کے لیے کرنا، اسی طرح اللہ کے لیے ثابت ناموں کو نامناسب سمجھ کر چھوڑ دینا۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا
فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّأَنْ عَسٰى أَنْ يَّكُونَ قَدِ
اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ
وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۚ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا
تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾

کیاان لوگوں نے (اتنی سی بات کو بھی) نہیں سوچا کہ ان کے صاحب ① کو کسی قسم کا جنون نہیں ہے، وہ تو صاف صاف ڈرانے والے ہیں ﴿۱۸۴﴾ کیا انھوں نے آسمان اور زمین کی عجیب عجیب چیزوں اور اللہ تعالیٰ نے (دوسری) جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور نہ اس بات پر (غور کیا) کہ شاید ان کا (موت کا) مقررہ وقت قریب آپہنچا ہو، سو اس (قرآن) کے بعد کونسی بات (ہے جس) پر وہ ایمان لاویں گے؟ ﴿۱۸۵﴾ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کی شرارت میں چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ حیران پھرتے رہیں ﴿۱۸۶﴾ یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ کب قائم ہوگی؟ (اے نبی!) تم (ان کو) جواب دو کہ: اس کی خبر تو صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) اس (قیامت) کو اس کے وقت پر ظاہر کریں گے، (قیامت کا واقع ہونا) آسمانوں اور زمین میں بہت بھاری (حادثہ) ہوگا، وہ (قیامت) تمھارے پاس اچانک ہی آئے گی، وہ لوگ تم سے اس طرح سوال کرتے ہیں جیسا کہ تم اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہو ② (اے نبی!) تم (ان کو ایسا) کہو: اس (قیامت) کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۸۷﴾

---

① حضرت محمد ﷺ جنھوں نے ان کے ساتھ اب تک زندگی گذاری ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہو (تیسرا ترجمہ) پورے پورے واقف ہے۔

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ
ع یُّؤْمِنُوْنَ۠﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ
اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا
لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ
فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴿۱۹۰﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اللہ جتنا چاہے اس کے سوا میں اپنی ذات کے لیے نہ نفع (پہنچانے) کا اور نہ نقصان (دور کرنے) کا اختیار رکھتا ہوں اور اگر میں (تمام) غیب کی باتوں کو جانتا ہوتا تو میں بہت سارے فائدے (اپنے لیے) حاصل کر لیتا اور مجھ کو (کبھی) کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو ایمان والے لوگوں کے لیے صرف ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا ہی ہوں ﴿۱۸۸﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے تم کو ایک جان (یعنی آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس میں سے اس کی بیوی (حوّا) کو پیدا کیا؛ تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے، پھر جب مرد نے اس (عورت) کو ڈھانپ لیا ① تو (شروع میں) اس (عورت) کو ہلکا سا حمل رہ گیا، پھر وہ اس (حمل) کو لے کر (بے تکلف) چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ (حمل والی) عورت (حمل کے بڑا ہونے سے) بھاری ہوگئی تو وہ دونوں (میاں بیوی) اپنے رب اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ: اگر آپ ہم کو صحیح سلامت (یعنی مکمل، تندرست) اولاد دیں گے تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے ﴿۱۸۹﴾ سو جب اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح سلامت (یعنی تندرست) بچہ عطا کیا تو وہ دونوں ان کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت میں شریک مقرر کرنے لگے ②، سو جو شریک وہ لوگ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ تو اس سے بہت دور ہیں ﴿۱۹۰﴾

① یعنی جماع کیا۔

② بعض مرتبہ اولاد کے مشرکانہ نام رکھے جاتے ہیں۔ حضرت آدمؑ وحوا تو شرک نہیں کر سکتے؛ لیکن بعد میں آنے والی نسل میں جو شرک ہونے والا ہے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وَّلَاۤ
اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ
اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ
فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَآ اَمۡ
لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ بِهَآ اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَآ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ
بِهَا ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِىۡ نَزَّلَ
الۡكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۹۶﴾

کیا وہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) ایسوں کو شریک بناتے ہیں کہ وہ ایک چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور (بلکہ) وہ خود پیدا کیے گئے ہیں ﴿۱۹۱﴾ اور وہ (بت) نہ ان (کافروں) کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ (بت) اپنی خود کی مدد کر سکتے ہیں ﴿۱۹۲﴾ اور اگر تم ان کو ہدایت (یعنی صحیح راستہ) کی دعوت دو (یعنی پکارو) تو وہ تمھاری بات نہیں مانیں گے ① (بلکہ) تم ان کو بلاؤ یا چپ رہو دونوں باتیں تمھارے لیے برابر ہیں ﴿۱۹۳﴾ یقیناً جن (بتوں) کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے پکارتے ہو وہ تمھارے جیسے (اللہ تعالیٰ کے) بندے ہی ہیں، سو تم ان کو پکار کر کے دیکھو اگر تم سچے ہو تو وہ تمھاری پکار کو قبول کریں ② ﴿۱۹۴﴾ کیا ان (بتوں) کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہوں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں؟ (اے نبی!) تم کہہ دو: تم اپنے سب شریکوں کو پکارو (یعنی بلاؤ) پھر تم میرے خلاف کوئی سازش (یعنی کارروائی) کرو، پھر مجھے ذرا بھی مہلت مت دو ﴿۱۹۵﴾ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ جنھوں نے کتاب اتاری وہ میری حمایت کرنے والے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) نیک لوگوں کی مدد کرتے ہیں ﴿۱۹۶﴾

---

① تمھارے کہنے پر نہیں چلیں گے۔

① یعنی تمھارے کہنے کے مطابق کر دیویں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ
تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ﴿۱۹۸﴾
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ
الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴿۲۰۱﴾ۚ

اور جن معبودوں کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے، اور وہ خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے ﴿۱۹۷﴾ اور اگر تم ان کو صحیح راستے پر بلاؤ① تو وہ سنیں گے بھی نہیں اور تم ان کو دیکھو گے (تو نظر ایسا آئے گا) کہ وہ تم کو (تاک تاک کر) دیکھ رہے ہیں؛ حالاں کہ (واقعۃً) وہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے ہیں ﴿۱۹۸﴾ درگزر کرنے کی عادت بنالو اور نیک کام کا حکم کرتے رہو اور جاہلوں کی طرف دھیان مت دو ﴿۱۹۹﴾ اور اگر (کبھی) شیطان کی طرف سے تم کو کوئی کچوکا لگ جائے② تو اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ مانگ لیا کرو③، یقیناً وہ بڑے سننے والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۲۰۰﴾ یقیناً جو لوگ تقویٰ والے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ (یعنی غصہ یا گناہ کا خیال) آجاتا ہے④ تو وہ (فوراً اللہ تعالیٰ کو) یاد کر لیتے ہیں تب ہی ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں⑤ ﴿۲۰۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اگر ان کو کوئی بات بتلانے کے لیے پکارو تو۔

② شیطان کی چھیڑ چھاڑ چالو رہتی ہے؛ اس لیے اللہ سے حفاظت کی دعا کرتے رہو (دوسرا ترجمہ) اگر شیطانی وسوسہ کسی وقت آپ کو ابھارے۔

③ یعنی شیطان کی طرف سے طبیعت میں جوش پیدا کیا جائے اور اس کی وجہ سے انسان کوئی نامناسب کام کرنے لگے تو فوراً اللہ سے حفاظت طلب کرے۔

④ (دوسرا ترجمہ) یا گھومنے لگتا ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) تب ان کو سمجھ آجاتی ہے (حقیقت سمجھ میں آجانے سے شیطانی شرارت کا اثر باقی نہیں رہتا)۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ۝٢٠٢ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝٢٠٣ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝٢٠٤ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝٢٠٥ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ۝٢٠٦ ۩

ع ۲۴ السجدۃ

اور جوان (شیطانوں) کے بھائی ہیں وہ اِن کو گمراہی میں کھینچتے چلے جاتے ہیں، پھر وہ (ان کو کھینچنے میں) کوتاہی نہیں کرتے ①《۲۰۲》اور جب تم ان کے پاس (ان کا مانگا ہوا) معجزہ لاتے نہیں ہو تو وہ کہتے ہیں کہ: تم خود (اپنی طرف سے) وہ (معجزہ) کیوں نہیں بنالائے؟ (اے نبی!) تم جواب دے دو: میں تو اپنے رب کی طرف سے جو وحی مجھے بھیجی جاتی ہے اسی پر عمل کرتا ہوں، یہ (قرآن) تو تمھارے رب کی طرف سے بصیرتوں ② کا مجموعہ ہے ③ اور ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان لانے والی قوم کے واسطے《۲۰۳》اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو دھیان سے سنو اور تم چپ رہو؛ تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے《۲۰۴》اور صبح وشام اپنے رب کا ذکر کرو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور خوف کرتے ہوئے اور (زبان سے بھی ذکر کرو) آواز بہت اونچی کیے بغیر اور تم غفلت کرنے والوں میں سے مت ہو《۲۰۵》یقیناً جو (فرشتے) تمھارے رب کے پاس ہیں وہ رب کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے ہیں اور اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں《۲۰۶》

① یعنی کافر کے ساتھ شیطان لگ جائے تو وہ ان کو ہر وقت گمراہی میں مبتلا رکھتے ہیں۔

② قرآن اللہ کی طرف سے بہت ساری دلیلوں اور معجزات کا مجموعہ ہے جس میں ادنیٰ غور کرنے سے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ ہی کا کلام ہے، کسی مخلوق کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) سمجھ پیدا کرنے والی دلیلوں کا مجموعہ ہے۔

سورة الأنفال

(المدنية)

سورۂ انفال

یہ سورت مدنی ہے، اس میں پچھتر (۷۵) یا ستتر (۷۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ آلِ عمران یا سورۂ بقرہ کے بعد اور سورۂ احزاب سے پہلے اٹھاسی (۸۸) یا نواسی (۸۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

انفال نفل کی جمع ہے: لغوی معنیٰ ''زیادتی'' ہے۔ ویسے غنیمت کے مال کو انفال کہتے ہیں۔ عطیہ اور ہدیہ کو بھی کہا جاتا ہے۔

خلیفہ یا امیر کسی غازی کے لیے اس کے حصے سے زیادہ جو چیز مشروط کردے چاہے کسی متعین آدمی کے لیے یا غیر متعین آدمی کے لیے اس کو بھی نفل کہتے ہیں، جیسے کہا: جو کسی کو قتل کرے گا اس کا چھینا ہوا مال اسی کو دیا جائے گا۔

حضرت نبیِٔ کریم ﷺ کی برکت سے غنیمت کا مال امت کے لیے استعمال کرنا حلال ہوا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بخشش ہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ ② الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ ③ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) وہ (صحابہ) تم سے غنیمت کے مالوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: غنیمتوں (کے متعلق فیصلہ کرنے) کا حق تو اللہ تعالیٰ اور رسول ہی کا ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں تعلقات ٹھیک رکھو اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو ﴿۱﴾ ایمان والے تو وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں① اور جب ان کے سامنے اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان مضبوط کر دیتی ہیں② اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۲﴾ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) وہ خرچ کرتے ہیں ﴿۳﴾ وہی لوگ سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس (بڑے) درجے اور مغفرت اور عزت والی روزی ہے ﴿۴﴾

---

① کسی کی عظمت اور جلالتِ شان کی وجہ سے جو ہیبت دل میں آوے وہ مراد ہے، اسی طرح گناہ کا ارادہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی یاد آ گئی، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر گئے اور گناہ سے رک گئے۔

② یعنی ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ (دوسرا ترجمہ) زیادہ کر دیتی ہے۔

كَمَآ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَيۡتِكَ بِالۡحَقِّ ۖ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لَكٰرِهُوۡنَ ۙ﴿٥﴾ يُجَادِلُوۡنَكَ فِى الۡحَقِّ بَعۡدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوۡنَ اِلَى الۡمَوۡتِ وَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ؕ﴿٦﴾ وَاِذۡ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحۡدَى الطَّآئِفَتَيۡنِ اَنَّهَا لَكُمۡ وَتَوَدُّوۡنَ اَنَّ غَيۡرَ ذَاتِ الشَّوۡكَةِ تَكُوۡنُ لَكُمۡ

① جیسا کہ تم کو تمھارے رب نے (بدر کی طرف) تمھارے گھر سے (ایک) حق (کام) کے لیے نکالا اور یہ بات بھی ہے کہ ایمان والوں کی ایک جماعت (اس نکلنے کو) ناپسند کرتی تھی ﴿۵﴾ حق ظاہر ہو جانے کے بعد اس میں اس طرح سے وہ تم سے بحث کر رہے تھے جیسے ان کو موت کی طرف ہانکا جا رہا ہو اور وہ (اس موت کو آنکھوں سے) دیکھ رہے ہوں ﴿۶﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تم سے دو جماعت ② میں سے ایک کا وعدہ کر رہے تھے کہ وہ (ایک) تمھارے ہاتھ آ جائے گی اور تم یہ چاہتے تھے کہ جس میں (جان کے خطرے کا) کوئی کانٹا نہ ہو ③ وہ تمھارے ہاتھ آ جاوے،

① آیت میں ''کَمَا'' کے ذریعہ جو تشبیہ دی جا رہی ہے وہ کس چیز میں ہے؟

[۱] غزوۂ بدر میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو غنیمت کا مال ملا؛ اس لیے اس کی تقسیم میں آپس میں اختلاف ہو گیا؛ لیکن غنیمت کی تقسیم کے متعلق جب اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا تو اس پر آپس میں سب نے اتفاق سے عمل کیا، جس کی وجہ سے بڑی برکتیں حاصل ہوئیں، بالکل اسی طرح بدر کے موقع پر ابتدا میں ابوسفیان کے قافلے کو روکنا مقصود تھا، وہ قافلہ تو سلامت مکہ نکل گیا اور ابوجہل کے بھاری لشکر کے ساتھ مقابلے کی نوبت آئی، اِس اچانک بدلی ہوئی صورتِ حال میں شروع میں بعض حضرات کو اپنی قلت کی وجہ سے لڑنا پسند نہیں تھا؛ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کے لیے سب حضرات لڑنے پر راضی ہو گئے جس کا بہت اچھا نتیجہ سامنے آیا۔

[۲] غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ کی جو نصرت کا وعدہ تھا وہ پورا ہو کر رہا اور مسلمانوں کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی، یہ چیز تو آنکھوں کے سامنے ہوئی، اس سے عبرت حاصل کرنا ہے کہ جس طرح یہ وعدہ یقین سے پورا ہوا بالکل اسی طرح آخرت میں جنت کے درجات اور مغفرت کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا جس کا ذکر آیت نمبر ۴ میں ہوا ہے۔

[۳] یہاں لفظ ''نَصَرَكَ'' کو محذوف مانیں گے اور کاف تشبیہ کے لیے نہیں؛ بلکہ سبب کے لیے ہے، مطلب یہ ہوا کہ بدر میں آپ نے جو جہاد کیا وہ اپنی خواہش سے نہیں کیا؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا، اللہ ہی کے حکم سے آپ گھر سے نکلے، یہ چیز آپ کے لیے اللہ کی مدد کا سبب بنی اور ایسا ہی ہوتا ہے جو شخص بھی اللہ کی اطاعت کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو ہی جاتی ہے۔

② ابوسفیان کا تجارتی قافلہ اور ابوجہل کا لشکر۔ ③ یعنی ابوسفیان والا تجارتی قافلہ جو ایک غیر مسلح جماعت تھی۔

وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ
الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ
بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً ع۱۶
مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ
وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اور اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ حق کو اپنے کلمات سے سچا (یعنی ظاہر) کر کے بتادیں اور کافروں کی جڑ کاٹ (کر کے پھینک) دیں ﴿۷﴾ تاکہ (اللہ تعالیٰ) حق کا سچا ہونا اور باطل کا غلط ہونا ظاہر کر دیں①؛ اگرچہ گنہگار لوگ (اس بات کو) کتنا ہی ناپسند کریں ﴿۸﴾ (اے مسلمانو!) جب تم تمھارے رب سے مدد مانگ رہے تھے② پھر اللہ تعالیٰ نے تمھاری دعا قبول کر لی (جواب میں ارشاد فرمایا) کہ یقین رکھو! میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمھاری مدد کروں گا ﴿۹﴾ اور وہ (فرشتوں سے مدد کرنے کا وعدہ) اللہ تعالیٰ نے محض اس لیے کیا تاکہ وہ (تمھارے لیے) خوش خبری بنے اور تاکہ تمھارے دلوں کو اس (بشارت) سے اطمینان حاصل ہو جاوے اور حقیقت میں مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾

(وہ خاص موقع بھی ذرا یاد کرو) جب وہ (اللہ تعالیٰ) امن (یعنی سکون) دینے کے لیے اپنی طرف سے تم پر اونگھ ڈال رہے تھے اور آسمان سے تمھارے اوپر پانی برسا رہے تھے؛ تاکہ اس کے ذریعے تم کو پاک کر دیں اور شیطان کی گندگی (یعنی وسوسہ) کو تم سے دور کر دیں اور تاکہ تمھارے دلوں کو مضبوط کر دیں اور اس کے ذریعے (تمھارے) قدموں کو جمادیں ﴿۱۱﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت ہو ہی جاتا ہے، حق کو عملاً غلبہ مل ہی جاتا ہے۔

② بدر میں نبیٔ کریم ﷺ نے خوب دعائیں مانگی اور صحابۂ کرامؓ نے آمین کہی، بس وہ دعا قبول ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت آئی۔ ''فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو''۔ ''اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی''۔ دعائیں حالات کو بدل دیتی ہے، آج مسلمانوں کو اپنے اس اصلی کامیاب ہتھیار کو اپنانے کی سخت ضرورت ہے۔

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ اٰمَنُوْا ؕ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ
الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾
ذٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾

جب تمھارے رب فرشتوں کو حکم دے رہے تھے کہ میں تمھارے ساتھ ہی ہوں، سوتم ایمان والوں کو
جماؤ①۔ میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہوں، سوتم گردنوں پر مارو اور تم ان کو ہر ہر
پورو ے (یعنی جوڑ) پر چوٹ مارو ﴿١٢﴾ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول سے دشمنی کی ہے②اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ
سخت سزا دینے والے ہیں ﴿١٣﴾ اس (دنیا میں سزا) کا مزہ تم چکھ لو اور یقین جانو کافروں کے لیے
آگ کا عذاب ہے ﴿١٤﴾ اے ایمان والو! جب تم مقابلے میں کافروں کے آمنے سامنے ہو جاؤ تو تم
ان (کافروں) کو پیٹھ نہ دکھاؤ③ ﴿١٥﴾ اور جو (مسلمان) اس (جنگ کے) دن ان (کافروں) کو
اپنی پیٹھ دکھائے گا تو پکی بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور
وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے؛ الا یہ کہ (پیٹھ پھرانے کا مقصد) جنگ کی کوئی چال چل رہا ہو④ یا
(مجاہدوں کی) کسی دوسری جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہو (تو اس کی اجازت ہے)⑤ ﴿١٦﴾

---

① یعنی ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔
③ یعنی جنگ کے میدان سے مت بھاگو۔ ④ یعنی پینترا بدلتا ہو۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اور اگر کوئی شخص کسی جنگی پینترے کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو (یعنی میدان سے پیٹھ پھرا کر پیچھے ہٹ رہا ہو) یا مسلمانوں کی کسی جماعت سے جاملنا چاہتا ہو (تو اس کو اجازت ہے) مگر اس کے سوا جو شخص (لڑائی) کے دن اپنی پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب لیکر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ
تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

(اے مسلمانو!) سو (حقیقت یہ ہے کہ) تم نے ان (کافروں) کو قتل نہیں کیا؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا اور (اے نبی!) جب تم نے (ان کافروں کی طرف خاک کی مٹھی) پھینکی تو تم نے نہیں پھینکی؛ لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ نے پھینکی؛ اور تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنی طرف سے اچھی طرح آزمائیں ①، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سنتے ہیں، ہر چیز کو جانتے ہیں ﴿۱۷﴾ یہ سب کچھ تو ہو گیا اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی سازش کو کمزور کر دیں گے ﴿۱۸﴾ (اے کافرو!) اگر تم فیصلہ کو چاہ رہے تھے ② تو پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس فیصلہ آ چکا③ اور اگر تم (شرارت کرنے) سے رک جاؤ گے تو یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم (آئندہ بھی) وہی (شرارت) کرتے رہے تو پھر ہم بھی یہی (سزا دینے کا کام) کریں گے اور تمھاری جماعت چاہے کتنی بھی بڑی ہو تم کو ہرگز کچھ بھی کام نہیں آوے گی اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہیں ﴿۱۹﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور تم اس (اطاعت کرنے) سے منہ مت پھراؤ؛ حالاں کہ تم (اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو) سنتے ہو (تو عمل بھی کرو)④ ﴿۲۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا کریں (تیسرا) تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان کریں (اللہ تعالیٰ کی نصرت کا آنا اور فتح نصیب ہونا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے، اس میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ فتح کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھ کر بندہ شکر ادا کرتا ہے یا اپنی قابلیت سمجھ کر فخر کرتا ہے اسی طرح مصیبت اور تکلیف بھی امتحان ہے۔

② مکہ سے روانگی کے وقت ابو جہل نے کعبہ کے پردے پکڑ کر دعا کی تھی: اے اللہ! ہمارے اور محمد میں تیرے نزدیک جو دین کے اعتبار سے بہتر ہو اسی کو فتح دیں۔

③ یعنی جو حق پر ہے ان مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور تم سن کر اس سے منہ مت پھراؤ۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۝۲۱ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۝۲۲ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ
اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝۲۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا
دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۝۲۴

اورتم ان (کافر اور منافق) لوگوں جیسے مت بنو جنھوں نے (زبان سے) کہا کہ: ہم نے سن لیا؛ حالاں کہ وہ حقیقت میں کچھ نہیں سنتے [1] ﴿۲۱﴾ یقیناً (زمین پر چلنے والے) جانوروں میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے برے (جانور) وہ (حق بات سننے سے) بہرے (اور حق بات بولنے سے) گونگے ہیں، جو سمجھتے نہیں ہیں ﴿۲۲﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ان میں کچھ بھی بھلائی (یعنی حق کی طلب) ہوتی تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو سننے کی توفیق عطا فرماتے اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (ابھی کی حالت میں جبکہ ان میں حق کی طلب نہیں ہے) سنا دیتے تو وہ منہ پھیر کر ضرور بھاگ جاتے ﴿۲۳﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول کی دعوت قبول کرلو [2] جبکہ وہ (رسول) تم کو ایسی بات کی طرف بلاوے جس (کو ماننے) میں تمھارے لیے (دنیا وآخرت میں عزت کی) زندگی ہے [3] اور تم جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ انسان سے اس کے دل کو روک لیتے ہیں [4] اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے ﴿۲۴﴾

---

① وہ سننا معتبر ہے جس میں ماننا بھی ہو اور کافر، منافق مانتے نہیں تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) حکم مان لو۔

③ نبی نے ایمان اور قرآن پر عمل کی دعوت دی، جہاد کا راستہ بتایا، اس میں دنیا وآخرت میں عزت کی زندگی ہے۔ (لِمَا يُحْيِيْكُمْ) حیاتِ کاملہ یعنی دنیوی واخروی حیات اللہ نے رکھی ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجایا کرتے۔ مطلب: جس انسان میں نیکی ہو؛ لیکن کبھی گناہ کا تقاضا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہ سے بچا لیتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے دل میں نیکی کا خیال آجائے اور وہ اس کو ٹالتا رہے تو پھر نیکی کی توفیق سے محروم ہوجاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا ہوجاتے ہیں کہ وہ نیکی نہیں کر پاتا۔ اسی طرح مزاج میں نامناسب ضد اور سستی کی وجہ سے بھی خیر کی توفیق چلی جاتی ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ
يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ ع ٣ ٩ ١٤
سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

اور تم اس فتنہ (یعنی وبال) سے بچتے رہو جو تم میں سے خاص ظالموں (یعنی گناہ کرنے والوں) ہی پر نہیں پڑے گا① اور تم جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۲۵﴾ اور (وہ وقت) تم یاد کرو جب تم (تعداد میں) کم تھے، (مکہ کی) زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تم ڈرتے تھے کہ (کافر) لوگ تم کو اچک نہ لے جائیں②، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (مدینہ منورہ میں اطمینان سے) رہنے کی جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو مضبوط کر دیا اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے روزی دی؛ تاکہ تم لوگ شکر ادا کرو ﴿۲۶﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول سے خیانت (یعنی حقوق میں کمی) نہ کرو اور اپنی (آپس کی) امانتوں میں خیانت نہ کیا کرو؛ حالاں کہ تم (اس کا برا انجام) جانتے ہو ﴿۲۷﴾ اور تم جان لو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد (حقیقت میں تمھارے لیے) ایک قسم کی آزمائش ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا ثواب ہے ﴿۲۸﴾

اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو وہ تم کو حق اور باطل میں تمیز (یعنی فیصلہ) کرنے کی صلاحیت عطا کریں گے③ اور تمھارے گناہوں کو تم سے زائل کر دیں گے اور تم کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۹﴾

---

① امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور قتال فی سبیل اللہ کے چھوڑنے پر عمومی عذاب آتا ہے، علانیہ اور متعدی گناہ سے روکو، ورنہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سب پر آئے گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) نوچ لیویں۔

(باقی اگلے صفحے پر)

وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝۳۰ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۳۱ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳۲

اور (وہ وقت یاد کرو) جب (کہ مکہ کے) کافر تمہارے متعلق (مختلف) منصوبے بنا رہے تھے کہ (پکڑ کر کے) تم کو قید کر دیویں یا تم کو قتل کر دیویں① یا تم کو (مکہ سے) نکال دیویں اور وہ (کافر لوگ اپنی) چال چل رہے تھے② اور اللہ تعالیٰ (بھی ان کے توڑ کے لیے) چال چل رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھے منصوبے بنانے والے ہیں ﴿۳۰﴾ اور جب ان (کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم نے تو (آیتوں کو) سن لیا، اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس (قرآن) جیسا کہہ سکتے ہیں، یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں ﴿۳۱﴾ اور (ایک وقت وہ بھی تھا) جب ان کافروں نے (دعا میں) کہا تھا کہ: اے اللہ! اگر یہ (قرآن) وہی حق بات ہے جو آپ کے یہاں سے (اتر کر آیا) ہے تو (اس کو نہ ماننے کی وجہ سے) ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دیجیے یا آپ ہمارے پاس کوئی دردناک عذاب بھیج دیجیے ﴿۳۲﴾

⊃ ③ فرقان: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور ملتا ہے جو حق و باطل میں تمیز کرواتا ہے، اسی طرح نصرتِ الٰہی کی برکت سے حق و باطل میں عملی تمیز ہوتی ہے۔ آخرت میں نجات، دشمنوں پر غلبہ بھی مراد ہے۔

(اس صفحہ کا حاشیہ:)

① مکہ کے کافروں نے دار الندوہ میں ایک خصوصی مجلس قائم کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مقابلے میں تدبیر سوچنے لگے، اس مجلس میں ابلیس بھی شامل ہوا، کسی نے زنجیر میں جکڑ کر مکان میں قید کرنے کی رائے دی، کسی نے مکہ سے نکال دینے کی رائے دی، تو کسی نے حملہ کر کے قتل کرنے کی رائے دی اور اسی پر فیصلہ ہوا، اللہ نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔

② حیلہ اور تدبیر کے ذریعے سامنے والے کو اس کے ارادے پر عمل کرنے سے روک دینا ''مکر'' ہے، اچھا اور برا دونوں طرح کا مکر ہوتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ
اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ
الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ
عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ تمھارے (یعنی محمد ﷺ کے) ان کے درمیان موجود رہتے ہوئے ان پر عذاب بھیج دیویں اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان بھی نہیں ہے کہ وہ لوگ استغفار کرتے ہوں پھر بھی ان پر عذاب بھیج دیویں① ﴿۳۳﴾ اور ان میں کونسی ایسی خوبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہ بھیجے؛ حالاں کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجدِ حرام سے روکتے ہیں؛ حالاں کہ وہ اس کے متولی (بننے کے اہل) بھی نہیں ہیں، اس (مسجدِ حرام) کے (حقیقی) متولی تو صرف تقویٰ والے لوگ ہی ہو سکتے ہیں②؛ لیکن ان کے اکثر لوگ (اپنے نالائق ہونے کو) جانتے نہیں ہیں ﴿۳۴﴾ اور کعبہ کے پاس ان (کافروں) کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ بھی نہیں تھی③؛ لہٰذا تم جو کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۵﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں؛ تاکہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے وہ روکیں، سو ابھی تو وہ لوگ (اسی طرح) مال کو خرچ کریں گے؛ پھر (انجام یہ ہوگا کہ) وہ (مال) ان کے لیے افسوس کا ذریعہ ہوگا④، پھر (آخر میں) وہ ہرا دیے جائیں گے اور کافر لوگوں کو جہنم کے اندر جمع کر دیا جائے گا⑤ ﴿۳۶﴾

---

① نبیٔ کریم ﷺ کے وجودِ بابرکت سے عمومی عذاب رک گیا۔ استغفار کے کلمات جیسے بھی ہوں کفار دورانِ طواف بولتے تھے اس کی برکت سے بھی عذاب دور ہو گیا تو پھر مسلمان صحیح استغفار کرے تو کتنا زیادہ فائدہ ہوگا! ② مساجد اور دینی اداروں کی تولیت کا بہترین اصول کہ متقی لوگ متولی بنیں۔ (دوسرا ترجمہ) اللہ کے دوست متقی لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ③ اس کی شکل ''گربا'' نوراتری کے تہوار کی شکل میں آج بھی ہندوؤں میں رائج ہے۔ ④ دین کے خلاف جو بھی خرچ ہوتا ہے دنیا اور آخرت میں افسوس کا ذریعہ بنتا ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جہنم کی طرف لے جانے کے لیے جمع کیے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
ع فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ
لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک (لوگوں کو یا مال) کو پاک (لوگوں اور مال) سے جدا کر دیں، اور ناپاکوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کا ڈھیر بنائیں پھر اس (ڈھیر) کو جہنم میں ڈال دیویں، وہی لوگ نقصان میں پڑے رہنے والے ہیں ﴿۳۷﴾

(اے نبی!) تم ان کافروں سے کہہ دو: اگر وہ (کفر سے) رک جاتے ہوں تو پہلے جو کچھ ہو چکا ہے وہ معاف ہو جائے گا اور اگر وہی (کفر والے کام وہ) پھر کریں گے تو پچھلے (نافرمان) لوگوں کے ساتھ ایک (خاص) روش اختیار کی جا چکی ہے① ﴿۳۸﴾ اور (اے مسلمانو!) ان (کافروں) کے ساتھ لڑائی جاری رکھو؛ یہاں تک کہ فتنہ (فساد) باقی نہ رہے② اور دین سب کا سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہو جائے، سو اگر وہ لوگ (کفر اور شرارت سے) رک جائیں③ تو یقین رکھو جو کام وہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۳۹﴾ اور اگر وہ لوگ منہ پھرا لیویں④ تو (اے مسلمانو!) یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھاری حمایت کرنے والے ہیں اور بہترین حمایت کرنے والے ہیں، کتنے اچھے وہ مدد کرنے والے ہیں! ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پچھلے کافروں کے حق میں ہمارا (عذاب کا) قانون نافذ ہو چکا ہے وہی تمھارے لیے ہوگا (یعنی پچھلے زمانے کے نافرمانوں جیسا عذاب ان کو بھی دیا جائے گا)

② کفر کی بنیاد پر ہونے والے فتنے مراد ہے۔

③ کفار اسلامی برادری میں آجائے یا مصالحت کر لیوے۔

④ یعنی بات نہ مانے اور کفر شرک ہی پر رہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي
الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى
مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾

اور (اے مسلمانو!) تم جان لو جو (چھوٹی بڑی) چیز① تم کو (لڑائی میں) غنیمت میں ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور رسول کے لیے اور (رسول کے) رشتے داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہوگا، اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر فیصلے (یعنی بدر) کے دن اتاری تھی② جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دونوں فوجیں آپس میں ٹکرائی تھیں اور اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿٤١﴾ (اے مسلمانو!) جب تم (میدان کی مدینہ سے) قریب والی جانب پر تھے اور وہ (مکہ کے کافر میدان کی مدینہ سے) دور والی جانب پر تھے اور (ابوسفیان کا) قافلہ تم سے نیچے (سمندر کے کنارے) اتر گیا تھا اور اگر تم (مسلمان اور کافر لڑائی کا) وقت آپس میں طے کرتے تو وقت طے کرنے میں تمھارے درمیان ضرور اختلاف ہو جاتا③؛ لیکن یہ (جو کچھ ہوا)④؛ اس لیے ہوا تا کہ جو کام مقرر ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر کے دکھلائے⑤؛ تا کہ جس کو مرنا ہو وہ کھلی دلیل⑥ دیکھ کر کے مرے اور جس کو زندہ رہنا ہے وہ کھلی دلیل دیکھتے ہوئے زندہ رہے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے ہیں، اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿٤٢﴾

① ''ما'' عموم کا معنیٰ بتاوے اور ''من شيءٍ'' تاکید؛ یعنی چھوٹی بڑی جو چیز بھی دشمنوں سے جنگ میں ملے اس میں یہ تقسیم ہوگی۔ ② اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے لیے ملائکہ کے واسطے سے غیبی مدد نازل فرمائی تھی۔

③ یعنی وقت طے کرنے میں یا مقرر وقت پر پہنچنے میں اختلاف ہوتا۔ (باقی اگلے صفحے پر)

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي
الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ
الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ
ع وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾

(اے نبی! وہ وقت ذرا یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تم کو تمھارے خواب میں ان (دشمنوں) کی تعداد تھوڑی دکھائی اور اگر تم کو ان (کافروں) کی تعداد زیادہ کر کے دکھاتے تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار ہی جاتے① اور تمھارے درمیان (اس لڑائی کے) معاملے میں آپس میں اختلاف ہو جاتا؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا②، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو سینوں کی بات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۳﴾ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم ایک دوسرے سے مقابلے کے لیے آئے، تب اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری آنکھوں میں ان (دشمنوں) کی تعداد کم کر کے دکھائی اور ان (دشمنوں) کی آنکھوں میں تمھاری تعداد کم کر کے دکھائی؛ تاکہ جس کام کا کرنا مقرر ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیویں اور تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ﴿۴۴﴾

---

④ یعنی پہلے سے مقرر کیے بغیر دونوں لشکر ٹکرا گئے۔
⑤ یعنی صحابۂ کرامؓ کی ایک چھوٹی سی جماعت کو جو نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ آئی تھی ان کو کافروں کے بڑے لشکر کے مقابلے میں کامیاب اور غالب کرنا تھا۔ ⑥ یعنی اسلام کی سچائی۔

(اس صفحے کا حاشیہ)

① مسلمان اور کافر دونوں کے لشکر کو بدر کے میدان میں باقی رکھنا مقصود تھا؛ تاکہ جنگ ہو، کافروں کا لشکر حقیقت میں مسلمانوں سے تین گنا زیادہ تھا؛ مگر اللہ نے اپنی قدرت سے مسلمانوں کو کافروں کی تعداد کم کر کے دکھلائی؛ تاکہ مسلمانوں میں کمزوری پیدا نہ ہو اور ایسا دو مرتبہ ہوا: ایک مرتبہ آپ ﷺ کو خواب دکھلایا گیا اور آپ نے وہ خواب صحابہ کو بتلایا جس سے صحابہ کی ہمت بڑھ گئی۔ دوسری مرتبہ جب جنگ شروع ہونے والی تھی تو قدرت کے کرشمہ سے کافروں کی تعداد کم دکھلائی گئی، ابن مسعودؓ نے اپنے قریب کے ایک ساتھی سے کہا کہ: کافر نوے (۹۰) تعداد میں ہوں گے، تو اس ساتھی نے کہا: نہیں! سو (۱۰۰) ہوں گے۔ آیت نمبر (۴۳) میں خواب کی طرف اور (۴۴) میں بیداری کی طرف اشارہ ہے۔
② یعنی بزدلی یا آپس کے اختلاف سے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا
وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ

اے ایمان والو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے (جہاد میں) تمھارا مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور تم اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو①؛ تاکہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤ ﴿۴۵﴾ اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانو اور تم آپس میں جھگڑے مت کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے اور تمھاری ہوا جاتی رہے گی اور تم صبر کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿۴۶﴾ اور تم ان (کافر) لوگوں کی طرح مت بنو جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو (اپنی شان) دکھاتے ہوئے نکلے② اور وہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کام وہ لوگ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے قابو میں ہے ﴿۴۷﴾ اور جب شیطان نے ان کے کاموں کو ان کی نظروں میں مزین (یعنی خوش نما) کر کے دکھایا اور شیطان کہنے لگا: آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آسکتا، اور یقین رکھو کہ میں تمھاری حفاظت کرنے والا ہوں③،

① ذکر سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے جس کی برکت سے دل مضبوط ہوتا ہے اور قدم اور دل دونوں جم جاویں تو کامیابی یقینی ہوتی ہے، جنگ کی گرمی میں اللہ کا ذکر کرنا یہ واقعی محبتِ الٰہی کی علامت ہے، ذکر میں نعرۂ تکبیر کی آوازیں بلند کرنا، اللہ پر توکل، ہر موقع پر اللہ ورسول کی اطاعت اور ذکر تسبیح سب مراد ہو سکتے ہیں، جب جنگ میں ذکر کی کثرت ہے تو امن کے حالات میں بدرجۂ اولیٰ ذکر کی کثرت کی تاکید ہے۔

② بدر کے وقت ابو جہل لشکر لے کر دھوم دھام سے باجے گاجے کے ساتھ نکلا تھا؛ تاکہ مسلمان مرعوب ہو جائے اور دوسرے عرب قبائل پر دھاک بیٹھ جائے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور یقین رکھو کہ میں تمھارے ساتھ ہوں۔

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا
تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ‌ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ﴿۴۸﴾ اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ
قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۤءِ دِيۡنُهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ﴿۴۹﴾
وَلَوۡ تَرٰۤى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا‌ ۙ الۡمَلٰۤـئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ‌ۚ
وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ﴿۵۱﴾

پھر جب (مسلمان اور کفار کی) دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوگئیں تو شیطان اپنی ایڑیوں پر الٹا بھاگا اور کہنے لگا میں تو تم سے الگ ہوں①، میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتی ہے②یقیناً میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں③اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں ﴿۴۸﴾

جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی وہ کہنے لگے: ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے④اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴۹﴾ اور (اے نبی!) کاش (ان کافروں کی حالت) تم اس وقت دیکھتے جب فرشتے ان کافروں کی روح قبض کرتے ہیں تو ان (کافروں) کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں⑤اور (فرشتے کہتے جاتے ہیں: اے کافرو! آگے چل کر) جلا دینے والے عذاب کا مزہ تم چکھو ﴿۵۰﴾ یہ (عذاب) تمھارے ہاتھوں نے جو (کفریہ) اعمال کر کے آگے بھیج دیے ان کا بدلہ ہے اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتے ﴿۵۱﴾

① میں تمھارا ساتھ نہیں دے سکتا۔

② یعنی فرشتوں کا لشکر۔ ③ یہ شیطان جھوٹ بولا، اگر وہ اللہ سے ڈرتا ہوتا تو اس طرح کے کاموں کی نوبت نہ آتی۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ شیطان نے فرشتوں کا لشکر دیکھا اور وہ فرشتوں کی طاقت سمجھتا ہے؛ اس لیے اس کو ڈر ہوا کہ دنیا ہی میں اب مجھ پر سزا آرہی ہے؛ اس لیے وہ ڈر کی بات کرنے لگا؛ لیکن یہ یاد رہنا چاہیے کہ جو خوف بغیر ایمان و اطاعت کے ہوتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔

④ مسلمان خود کے دین کو حق سمجھ کر ایسے خطرے کے باوجود یہاں لڑنے آئے۔

⑤ فرشتوں کی مار سے جسمانی تکلیف، بولنے سے ذہنی اذیت دونوں طرح کی تکلیف۔

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعۡمَةً اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَكُلٌّ
كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿ۖۚ۵۵﴾ اَلَّذِيۡنَ
عٰهَدْتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمۡ لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

(ان کافروں کی حالت) فرعون والوں کی حالت جیسی ہے اور جو لوگ ان (فرعون والوں) سے پہلے تھے ان کے جیسی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا، سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی سزا (یعنی عذاب) میں پکڑ لیا، یقین رکھو اللہ تعالیٰ کی طاقت بڑی ہے، عذاب بڑا سخت ہے ﴿۵۲﴾ یہ جو کچھ ہوا اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو اس نعمت کو اس وقت تک نہیں بدلتے ہیں① جب تک وہ (قوم کے لوگ) اپنی حالت کو بدل نہ دیویں اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ (ہر بات) سنتے ہیں، (ہر چیز) جانتے ہیں ﴿۵۳﴾ (ان کافروں کی حالت) فرعون والوں کی حالت جیسی ہے اور جو لوگ ان سے بھی پہلے تھے (ان کے جیسی ہے) انھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا، سو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی سزا میں ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون کی قوم کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے ﴿۵۴﴾ یقیناً (زمین پر) چلنے والے سب جانوروں② میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے برے کافر لوگ ہیں کہ وہ ایمان نہیں لاتے ﴿۵۵﴾ جن (کی حالت ایسی ہے کہ) ان سے تم نے (بار بار) معاہدہ کیا ہے؛ پھر وہ ہر مرتبہ اپنا معاہدہ توڑ ڈالتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں ہیں③ ﴿۵۶﴾

① یعنی نعمت اس وقت زحمت بنتی ہے جب بندے نافرمانی کرتے ہیں، بعض مرتبہ اللہ ایسے لوگوں کو بھی نعمت عطا فرماتے ہیں جو اپنے عمل سے نعمت کے مستحق نہیں ہوتے؛ لیکن اللہ کے فضل سے نعمت ملنے کے بعد وہ اپنے اعمال کی اصلاح نہ کرے اور برے اعمال میں زیادتی ہو جائے تو نعمت چھین لی جاتی ہے اور اللہ کے عذاب کے وہ مستحق ہو جاتے ہیں۔ ② معلوم ہوا انسان بھی حیوان کی ایک قسم ہے۔ ③ معاہدہ توڑنے کا جو برا انجام دنیا آخرت میں ہوتا ہے، اس سے ڈرتے نہیں ہیں۔

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا
ع تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا
يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم
مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا
تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ
وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾

لہذا اگروہ (معاہدہ توڑنے والے) لڑائی میں تمھارے ہاتھ آجائیں تو ان کو ایسی سزا دو کہ ان کے پیچھے جو (دوسرے کافر) ہیں وہ (بھی) بھاگ جائیں①؛ تاکہ وہ بھی عبرت حاصل کریں ﴿۵۷﴾ اور (اے نبی!) اگر کسی قوم کی طرف سے دغا بازی (یعنی معاہدہ توڑنے) سے تم ڈرتے ہو تو تم ان کا عہد ان کی طرف (اس طرح) واپس کردو② کہ (تم اور وہ دونوں) برابر ہو جاویں③ یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو (دغا دینے والوں کو) پسند نہیں کرتے ﴿۵۸﴾

اور کافر لوگ ہرگز ایسا خیال نہ کریں کہ وہ (بھاگ کر) بچ گئے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کرسکتے ﴿۵۹﴾ اور (اے مسلمانو!) جو قوت اور گھوڑے پالنے سے ان (دشمنوں کے مقابلے) کے لیے تم تیاری کرسکو تم کرتے رہو④؛ تاکہ تم اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن پر دھاک (یعنی رعب) جماسکو اور ان کے علاوہ دوسرے دشمنوں پر بھی (دھاک بیٹھ جاوے)، جن کو تم جانتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ ان کو جانتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں تم جو کچھ بھی خرچ کروگے وہ (یعنی اس کا ثواب) تم کو پورے پورا دے دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا⑤ ﴿۶۰﴾

---

① یعنی عبرت ناک سزا دیکھ کر دوسرے کافر تتر بتر منتشر ہو جائیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) تو تم (ان کا معاہدہ) ان کی طرف سیدھے طریقے سے پھینک دو (تیسرا) تو جواب دو ان کو برابر برابر۔ ③ ان کی طرف سے ہونے والی خلاف ورزی پر ان کو کھلے طور پر آگاہ کردیا جائے؛ تاکہ عہد ختم ہونے کی خبر میں تم اور وہ دونوں برابر ہو جائیں اور عہد کے باقی رکھنے میں اور جنگ کی تیاری کرنے میں دونوں طرف سے برابر کی تیاری ہو سکے۔ ④ ہر زمانے کے اعتبار سے جس اسلحہ کا دنیا میں رواج اور چلن ہو وہ مسلمانوں کو مہیا کرنا چاہیے۔ ⑤ یعنی ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾ وَاِنْ
يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾
وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ ع
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ

اور اگر وہ (کافر لوگ) صلح کے لیے جھک جائیں① تو تم بھی اس (صلح) کے لیے تیار ہو جاؤ② اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقیناً وہ بڑے سننے والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٦١﴾ اور اگر وہ تم کو دھوکا دینے کا ارادہ کریں تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو تم کو کافی ہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) نے اپنی مدد کے ذریعہ اور ایمان والوں③ کے ذریعہ تمھارے ہاتھ مضبوط کر دیے④ ﴿٦٢﴾ اور ان (مسلمانوں) کے دلوں میں آپس میں (ایک دوسرے کی) الفت (یعنی سچی محبت) پیدا کر دی، اگر تم زمین بھر کی ساری دولت خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں (یہ) الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے⑤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان الفت پیدا کر دی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٦٣﴾ اے نبی! تم کو اور تمھاری اتباع کرنے والے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے⑥ ﴿٦٤﴾

اے نبی! ایمان والوں کو جنگ کرنے کے لیے ابھارو⑦، اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو (دشمنوں) پر غالب آ جائیں گے،

① صلح کے لیے تیار ہو جائیں۔② اختیاری حکم ہے۔③ صحابہؓ کی مثالی فضیلت ہے۔
④ حقیقی تائید نصرتِ الٰہی سے اور ظاہری دنیا میں صحابہؓ کی جاں نثار جماعت سے۔
⑤ حقیقی ایمان اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا جوڑ کا ذریعہ ہے۔ مال جو جھگڑوں کی ایک بڑی بنیاد ہے وہ سارا خرچ کر دیا جائے تو بھی جوڑ مشکل تھا، اندازہ لگاؤ! کیسی لڑائی ہوگی! اور ایمان ساری دنیا کی دولت کے مقابلے میں کیسی بڑی نعمت ہوگی کہ اس کی برکت سے جوڑ ہو گیا!! ⑥ اے نبی! (حقیقت میں) اللہ تعالیٰ ہی آپ کے لیے کافی ہے اور (ظاہری سبب کے طور پر) تمھاری اتباع کرنے والے مؤمنین (وہ کافی ہیں) ⑦ (دوسرا ترجمہ) شوق دلاؤ۔

وَإِن يَكُن مِّنكُمْ مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾
الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ
الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ
عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ
سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے؛ اس لیے کہ وہ (کافر) ایسے لوگ ہیں جو (دین کو) سمجھتے نہیں ہیں ﴿٦٥﴾ اب اللہ تعالیٰ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا اور اس کے علم میں ہے کہ تمھارے اندر (کچھ) کمزوری ہے①، سو اگر تم میں سے سو ثابت قدم رہنے والے لوگ ہوویں تو وہ دو سو دشمنوں پر غالب آجائیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ دو ہزار پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿٦٦﴾ کسی نبی کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کے قبضے میں قیدی باقی رہیں جب تک کہ وہ زمین میں (دشمن کا) خوب خون نہ بہادیویں، تم تو دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ (تمھارے لیے) آخرت (کا ثواب) چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٦٧﴾ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ لکھی جاچکی ہوتی② تو (قیدیوں سے) جو تم نے (فدیہ) لیا اس کی وجہ سے تم پر بڑا عذاب آجاتا ﴿٦٨﴾

---

① بعض ضعفا کی برکت سے احکام میں تخفیف ہوجایا کرتی ہے۔ ضعف: کمزوری، سستی، کم ہمتی: (۱) شروع ہجرت کے زمانے میں چند مسلمان تھے جنھوں نے ایمان کی خاطر بہت زیادہ قربانیاں دی تھیں، ان میں ایمانی قوت اعلیٰ درجے کی تھی، کچھ وقت گزرنے کے بعد ان میں سے بہت سے افراد بوڑھے اور کمزور ہوگئے اور جو نئے حضرات ایمان میں داخل ہوئے ان میں پرانے مہاجرین وانصار کے مقابلے میں کچھ فرق تھا۔ (۲) پہلے تعداد کم تھی، اب تعداد بڑھ گئی، اس کی وجہ سے بھی ہمت میں کچھ کمی آجاتی ہے، جو کام کم لوگ مل کر کرتے ہیں تو ہر ایک پوری طاقت اس میں لگاتا ہے اور جب کام کرنے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو ساتھیوں پر نظر جانے کی وجہ سے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ کمی آجاتی ہے۔ (۳) شروع دور کے صحابہ یقین میں اعلیٰ درجے کا کمال رکھتے تھے، بعد والوں میں ایک درجہ کچھ کمی تھی۔ (خلاصہ از: تفسیر عثمانی)

(باقی اگلے صفحے پر)

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ ع
فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ
فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ

سو جو تم کو غنیمت میں ملا اس کو حلال پاکیزہ سمجھ کر کھاؤ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، سب پر رحم کرنے والے ہیں ﴿٦٩﴾

اے نبی! (بدر کے) جو قیدی تمھارے قبضے میں ہیں ان کو (ایسا) کہو کہ: اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں کوئی بھلائی① دیکھیں گے تو تم سے جو (فدیہ میں) مال لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دے دیں گے اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿٧٠﴾ اور اگر وہ لوگ آپ سے دغابازی کرنے کا ارادہ کریں تو وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیانت کر چکے② سو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو پکڑوا دیا اور اللہ تعالیٰ (ہر چیز کو) جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٧١﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو مدینہ میں) جگہ دی (یعنی آباد کیا) اور انھوں نے (مہاجرین کی) مدد کی وہ (دونوں) آپس میں ایک دوسرے کے والی (یعنی وارث) ہیں③

⬅ ②: [١] اجتہادی غلطی پر عذاب نہیں ہوتا۔ [٢] بدر کے شرکا کے لیے معافی کا اعلان لکھ دیا گیا تھا۔ [٣] حضور ﷺ کی موجودگی میں نزولِ عذاب نہیں ہوتا۔ [٤] بہت سارے قیدیوں کی تقدیر میں ایمان لانا لکھا جا چکا تھا۔

یہاں آیت میں ایک خبر بیان کی گئی ہے جو خوش خبری کے انداز میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں ایمان کی برکت سے وہ قوت رکھی ہے کہ ایک مؤمن دو کافر کا مقابلہ تو کر ہی لیتا ہے''۔

اِس صفحے کا: ① یعنی جس ایمان کا قیدیوں میں سے بعض نے اعلان کیا وہ بالکل واقعی اخلاص کے ساتھ ہے۔ ② عالَمِ ارواح میں کیے ہوئے عہد کو توڑ چکے، اسی طرح دنیا میں نبی سے کئی بار دھوکہ بازی کر چکے۔ ③ ابتدائے اسلام میں وراثت ہجرت اور مواخاتِ ایمانی کی بنیاد پر ملا کرتی تھی، بعد میں آیت ٧٥ نے بتایا کہ اب قیامت تک میراث رشتے داری کی بنیاد پر ملے گی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ
اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ
تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾ ع

اور جو لوگ ایمان لائے اور (اب تک) انھوں نے ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں (اے مسلمانو!) ان کی وراثت میں تمھارا کوئی حصہ نہیں ہے اور اگر وہ (ہجرت نہ کرنے والے مسلمان) دین کے بارے میں تم سے مدد مانگے تو تم پر (ان کی) مدد کرنا ضروری ہے؛ مگر جب وہ ایسی قوم کے خلاف مدد مانگے کہ تم (مسلمانوں) میں اور ان کے مابین (صلح کا) معاہدہ ہو① اور تم جو عمل بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿٧٢﴾ اور کافر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں②، اگر تم اس (حکم) پر عمل نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیل پڑے گا③ ﴿٧٣﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) رہنے کی جگہ دی اور (ہجرت کرنے والوں کی) مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿٧٤﴾ اور جو لوگ (صلح حدیبیہ کے) بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمھارے ساتھ (مل کر) جہاد کیا سو وہ لوگ بھی تم ہی میں (ثواب اور مرتبے کے اعتبار سے) شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رشتے دار آپس میں ایک دوسرے (کی وراثت) کے زیادہ حق دار ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٧٥﴾

---

① یعنی ایسی صورت میں مدد نہیں کریں گے۔ ② کافر کافر کا رفیق اور وارث ہوسکتا ہے۔ ③ اسلام پر عمل کی برکت سے فتنوں سے حفاظت ہے، ورنہ بڑے بھاری فتنے آویں گے اور فساد عام ہوگا، جس کا مشاہدہ آج ہو رہا ہے۔

سورة التوبة

(المدنية)

سورۂ توبہ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ایک سو انتیس (١٢٩) آیتیں ہیں۔ سورۂ فتح یا مائدہ کے بعد ایک سو تیرہ (١١٣) یا چودہ (١١٤) نمبر پر نازل ہوئی، مکمل طور پر اخیری زمانے میں نازل ہونے والی سورت ہے۔ توبہ کا معنی آتا ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا، باز آجانا، متوجہ ہونا۔ بندہ جب نافرمانی سے باز آجاتا ہے، فرماں برداری کی طرف لوٹ آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ حقیقی توبہ ہوتی ہے۔ جب لفظ ''توبہ'' اللہ کے لیے بولا جاتا ہے تو اس کا معنی ہوتا ہے بندوں کی توبہ قبول کرنا اور بندوں کی طرف توجہ فرمانا۔ اس سورت میں مخلص مؤمنوں کی توبہ کا خاص ذکر کیا گیا ہے اور پوری سورت میں کئی مرتبہ توبہ کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس سورت کا ایک نام برأت بھی ہے، برأت کا معنی ہے: ہر اس چیز سے جس کا پاس رہنا برا لگتا ہو اس سے چھٹکارا تلاش کرنا۔ مشرکین کا مرکزِ اسلام یعنی مکہ میں مقیم رہنا یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا؛ اس لیے ان سے بیزاری کا اعلان کر کے مرکزِ اسلام سے دوسری جگہ چلے جانے کا تاکیدی حکم دیا گیا۔

اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نازل نہیں ہوئی اس لیے اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی ہے۔ جامع القرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ: سب سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے سورۂ توبہ کے شروع میں کیوں نہیں؟

تو جواب دیا کہ: اس سورت کا مستقل سورت ہونا یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہوا؛ اس واسطے کہ حضورِ اقدس ﷺ کا انتقال ہو گیا اور آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی؛ اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی؛ مگر مضمون چوں کہ اس کا سورۂ انفال سے ملتا جلتا تھا اس واسطے اس کو کسی دوسری سورت کے بعد رکھنے کے بجائے سورۂ انفال کے بعد رکھا اور چوں کہ اس کے مستقل سورت ہونے کا بھی احتمال ہے اس واسطے اس کے شروع بسم اللہ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ (از ملفوظاتِ فقیہ الامت)

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ① فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ② وَاَذَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ
وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي
اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ③ۙ

اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی طرف سے جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا تھا ان سب کے خلاف بری ہونے کا① اعلان ہے ﴿۱﴾ سو تم (عرب کی) زمین میں چار مہینے (پوری آزادی کے ساتھ) گھوم پھر لو اور تم جان لو کہ یقیناً تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کر کے ہی رہیں گے ﴿۲﴾ اور بڑے حج کے دن اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی طرف سے تمام انسانوں کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بری (یعنی الگ، بیزار) ہیں اوراس کا رسول بھی (بری ہے) سو (اے مشرکو!) اگر تم (کفر سے) توبہ کر لوگے تو یہ تمھارے لیے اچھا ہوگا اور اگر تم (توبہ کرنے سے) منہ پھراؤ گے② تو تم جان لو کہ تم یقیناً اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے ہو اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۳﴾

① یعنی پہلے کے کیے ہوئے عہد کے ختم ہونے کا۔ چونکہ مدت ہی متعین نہیں تھی یا مدت متعین تھی؛ لیکن سامنے والوں نے معاہدہ کی شرطوں کے خلاف کیا، یا معاہدہ ہی نہ تھا۔

② حجِ اکبر سے مراد: [۱] تمام دنوں میں بڑا دن مراد ہے اور یہ عرفہ کا دن ہے۔ [۲] بعض کے نزدیک ۱۰ ر ذی الحجہ یوم النحر مراد ہے۔ [۳] حج کے پانچ دن مراد ہے، اور عرف میں عمرہ کو چھوٹا حج کہتے تھے اس لیے اس سے تمیز کرنے کے لیے "حج اکبر" کہا گیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اگر تم نہیں مانو گے۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا
عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا
انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ
وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
ع فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾

مگر (اے مسلمانو!) وہ مشرک (مستثنیٰ ہیں) جن سے تم نے کوئی عہد کیا ہو، پھر انھوں نے تمھارے ساتھ (عہد نبھانے میں) کوئی کوتاہی نہیں کی اور تمھارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ایسوں کے ساتھ ان کے عہد کو ان کی مدت تک پورا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو① پسند کرتے ہیں ﴿۴﴾ سو جب احترام کے مہینے پورے ہوجاویں تو (جن) مشرکوں (نے تمھارا عہد توڑا تھا ان) کو تم جہاں بھی پاؤ ان کو قتل کرڈالو اور تم ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو② اور ان (کو پکڑنے) کے لیے ہر گھات کی جگہ (تاک لگا کر) بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کرلیویں اور نماز قائم کریں اور وہ زکوۃ دیویں تو ان کا راستہ چھوڑ دو③، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور اگر مشرکین میں سے کوئی بھی تم سے پناہ مانگے④ تو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لیوے اس وقت تک تم اس کو پناہ دے دو، پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پر پہنچا دو⑤؛ یہ اس لیے کہ وہ ایسی قوم ہے جو جانتی نہیں ہے⑥ ﴿۶﴾

---

① یعنی احتیاط کرنے والوں کو، خاص کر جو وعدہ نبھاوے وہ متقی ہے۔
② یہ جنگ کا حکم ہے جس میں اس طرح کی کارروائیاں ہوا ہی کرتی ہیں۔ ③ یعنی قید، قتل نہ کرو۔
④ اطمینان سے اسلام کی باتوں کو سن سکے اور سمجھ سکے اس کے لیے اس کو دارالاسلام میں رہنے کی اجازت دو اور رہنے کے زمانے میں اس کی حفاظت کرو۔ ⑤ یعنی اس کو امن کی جگہ (اس کا قبیلہ اس کی قوم میں) پہنچ جانے دو؛ تاکہ وہ سوچ سمجھ کر اپنی رائے قائم کرلے۔ ⑥ غیر مسلموں کی بہت بڑی تعداد اسلام و قرآن اور نبی ﷺ سے ناواقف ہے ان کو مناسب ذرائع سے تعارف کروانا ضروری ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا
ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کے لیے معاہدہ کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ مگر یہ کہ جن (مشرکوں) سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس عہد کیا①، سو جب تک وہ تمھارے ساتھ سیدھے رہیں تو تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو، یقین رکھو کہ اللہ تقویٰ والوں کو پسند کرتے ہیں ﴿۷﴾ (ان مشرکوں کی) رعایت کیسے ہوسکتی ہے②؟ جن کی حالت ایسی ہے کہ اگر وہ (کسی وقت) تم پر غالب آجاویں تو تمھارے معاملے میں نہ کسی رشتے داری کا خیال کریں اور نہ کسی معاہدے کا (خیال کریں)، تم کو وہ اپنی زبانی باتوں سے خوش کررہے ہیں اور ان کے دل تو انکار کرتے ہیں، اور ان میں کے اکثر لوگ تو نافرمان ہیں ﴿۸﴾ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بدلے میں (دنیا کی) تھوڑی سی قیمت لے لی③ نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے (لوگوں کو) اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے روکا ہے، یقیناً وہ لوگ بہت برے کام کرتے ہیں ﴿۹﴾ یہ لوگ کسی مؤمن کے بارے میں نہ کسی طرح کی رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا (لحاظ کرتے) اور وہی لوگ حد سے آگے بڑھے ہوئے ہیں ﴿۱۰﴾

① یعنی مشرکوں کے عہد کا کیسے اعتبار اور رعایت ہوسکتی ہے؟ اس لیے کہ رعایت اس عہد کی ہوتی ہے جبکہ سامنے والے اس عہد کو نہ توڑیں۔ آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ کافر عہد کو خود توڑیں گے؛ اس لیے ہماری طرف سے بھی اس کی رعایت نہیں ہوگی۔

② (دوسرا ترجمہ) ایسوں کے ساتھ کس طرح صلح قائم رہ سکتی ہے؟

③ دنیوی غرض سے عہد شکنی یہ دینِ صحیح کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دینا ہے۔

فَإِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا
نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾

سو اگر وہ لوگ توبہ کر لیں① اور وہ لوگ نماز کو قائم کریں اور وہ لوگ زکوۃ دیویں تو وہ تمھارے دینی بھائی ہو جاویں گے اور ہم ان لوگوں کے لیے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو جاننا چاہتے ہیں ﴿١١﴾ اور اگر وہ لوگ اپنے عہد (کرنے) کے بعد اپنی قسموں (یعنی عہدوں) کو توڑ ڈالیں اور وہ تمھارے دین (یعنی اسلام) میں طعنے دیں② تو تم کفر کے سرداروں سے لڑو③، یقیناً ایسے لوگوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے④، شاید کہ وہ لوگ (کفر اور شرارت سے) رک جاویں ﴿١٢﴾ کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور انھوں نے رسول (حضرت محمد ﷺ) کو نکالنے کا ارادہ کیا⑤ اور انہی لوگوں نے تمھارے خلاف پہلی مرتبہ (چھیڑنے کی) شروعات کی تھی (اے مسلمانو!) کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ تعالیٰ ہی اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ تم ان سے ڈرو⑥ ﴿١٣﴾

---

① یعنی مسلمان ہو جائیں ② یعنی اعتراض کیے۔ مسلمانوں کے دین پر طعن و تشنیع کرنا عہد شکنی ہے، اسی طرح اسلام اور مسلمانوں کی اہانت کے لیے اسلامی احکام میں علانیہ جو طعن و تشنیع کی جائے وہ بھی مراد ہے۔

③ مکہ کے سردار جو مسلمانوں کے خلاف ابھارتے رہتے تھے اور جنگی تیاری میں لگے رہتے تھے، دشمنوں کی طاقت میں اصل یہی لوگ تھے، ان کے خلاف کارروائی کا حکم ہوا؛ تا کہ دشمن کی طاقت ختم ہو جاوے۔

④ یہ قسمیں توڑنے کے عادی ہیں؛ اس لیے ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں اور جب انھوں نے خود اپنی قسمیں توڑ دیں تو مسلمانوں پر ان کی کوئی ذمے داری نہیں ہے۔ ⑤ یعنی مکہ سے کفار نے اور مدینے سے یہود نے۔

⑥ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ایسا خوف جو احکامِ شرعیہ کی ادائیگی میں رکاوٹ بنے وہ کسی مسلمان کے دل میں ہونا ہی نہیں چاہیے، ایمان اور ایسا خوف دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ
مُّؤۡمِنِيۡنَۙ﴿۱۴﴾ وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ
حَكِيۡمٌ﴿۱۵﴾ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَلَمۡ
يَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوۡلِهٖ وَلَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلِيۡجَةً‌ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا
تَعۡمَلُوۡنَ﴿۱۶﴾ ع ۸

تم ان سے لڑو، تو اللہ تعالیٰ ان کو تمھارے ہاتھوں سے سزا دیں گے اور (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کر دیں گے اور (اللہ تعالیٰ) ان کے خلاف تمھاری مدد کریں گے① اور ایمان والی قوم کے سینوں کو (اللہ تعالیٰ) ٹھنڈا کریں گے② ﴿۱۴﴾ اور (اللہ تعالیٰ) ان (مسلمانوں) کے دلوں کا غصہ دور کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے اس کو توبہ کی توفیق دیں گے③ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۵﴾ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم (ایسے ہی) چھوڑ دیے جاؤ گے؛ حالاں کہ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظاہر نہیں کیا جو تم میں سے جہاد کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو چھوڑ کر کسی اور کو خصوصی راز دار نہیں بناتے④ اور تم جو کام بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو ان پر غالب کر دیں گے۔

② یعنی شفا دیں گے (مظلوم کے دل میں ظالم کی طرف سے ہونے والے مسلسل مظالم کے نتیجہ میں جو غم، رنج، غصہ ہوتا ہے وہ قتال کی برکت سے ٹھنڈا ہوتا ہے)۔

③ جہاد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمۃ للعٰلمین حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ اس امت کو ملی ہے، سابقہ زمانے میں ہوا، پانی، زلزلے کے عام عذاب آتے تھے، جس میں پوری قوم ہلاک کر دی جاتی، جب کہ جہاد کے ذریعہ خاص مجرم لوگوں کو سزا دی جاتی ہے، باقی جو بچ گئے ان میں سے بہت سوں کو ایمان کی سعادت ملی اور ہمیشہ کے لیے جنتی بن گئے۔ دیکھیے حضور ﷺ کو مکہ سے نکالنے پر مکہ پر عمومی عذاب آجاتا تو پھر ہجرت سے لے کر فتحِ مکہ تک جو سینکڑوں حضرات کو ایمان کی سعادت ملی وہ کیسے ایمان لانے کا موقع پاتے؟ خلاصہ یہ کہ مرض کی گرہ کو کاٹ کر پورے جسم کو شفا کے ساتھ سلامت رکھنا یہ جہاد ہے، جو رحمت ہے۔

④ راز دارانہ قلبی دوستی ایمان والوں سے رکھو۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ
يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

مشرکین کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں①؛ جب کہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خود اپنے (عمل سے) کفر کی شہادت دیتے ہیں②، ایسے ہی لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے اور آگ میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۷﴾ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (دل سے) یقین رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، سو ایسے ہی لوگوں کے لیے امید ہے کہ وہ (لوگ) ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے ﴿۱۸﴾ (مکہ کے اے مشرکو!) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجدِ حرام کو آباد رکھنے کو اس شخص (کے اعمال) کے برابر سمجھ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہے؟ یہ (دونوں قسم کے) لوگ اللہ تعالیٰ کے یہاں برابر نہیں ہو سکتے اور ظلم کرنے والی قوم کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۱۹﴾ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۲۰﴾

---

① اس میں مسجد کی ظاہری تعمیر واعمالِ مساجد سے آباد کرنا، حفاظت کرنا، ضروریات کا نظم کرنا اور غیر مناسب چیزوں سے بچانا اور صفائی کرنا یہ سب شامل ہے۔ "یَعْمُرُ" کے اولین مصداق اعمال وتلاوت سے مسجد کو آباد کرنے والے ہیں؛ اس لیے کہ حدیث میں آپ ﷺ نے بکثرت مسجد میں آنے والے شخص کے لیے شہادتِ ایمان کا حکم دیا اور پھر بطور استشہاد کے اس آیت کو ذکر کیا۔ (ریاض الصالحین: ۱۰۶۰) ② اپنی ذات پر کفر تسلیم کرتے ہوئے؛ یعنی کافرانہ نام واعمال سے خود کا تعارف کراتے ہو۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ
وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع ۸

ان کے رب ان کو اپنی طرف سے رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغات کی جن میں ان کے لیے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں①خوش خبری دیتے ہیں ﴿۲۱﴾ ان (باغوں) میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یقین رکھو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا بدلہ ہے ﴿۲۲﴾ اے ایمان والو! اگر تمھارے باپ اور تمھارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو (زیادہ) پسند کریں تو ان کو (اپنا) دوست مت بناؤ اور تم میں سے جو شخص بھی ان سے دوستی کرے گا تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) تم (مسلمانوں سے) کہہ دو: تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا خاندان اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار جس کے بند ہو جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جو تم پسند کرتے ہو اگر یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول اور ان (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پسند ہیں، تب تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیویں② اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۲۴﴾

---

① دوسرا ترجمہ: ہمیشہ آرام۔

② فرضیت کے موقع پر ہجرت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا حکم آجائے، اسی طرح اگر ماں، باپ، بھائی، بیوی، اولاد وغیرہ کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ آئی تو یہ چیزیں انسان کے لیے عذاب کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اسی طرح ترکِ جہاد پر تنبیہ بھی معلوم ہو رہی ہے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝٢٥
ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٦ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٢٨

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (لڑائی کی) بہت ساری جگہوں (یعنی میدانوں) میں تمھاری مدد کی اور (خاص کر کے) حنین کے دن بھی (تمھاری مدد کی) جب تم اپنی تعداد کے زیادہ ہونے پر خوش ہو رہے تھے؛ مگر وہ (تعداد کی زیادتی) تم کو کچھ بھی کام نہیں آئی اور زمین اپنے وسیع ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم (کافروں سے) پیٹھ دکھا کر پیچھے ہٹ گئے ﴿٢٥﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اپنی (طرف سے) سکینت اتاری ① اور ایسے لشکر (یعنی ملائکہ) بھیجے جو تم کو نظر نہیں آئے اور کافروں کو (سخت) سزا دی اور کافروں کی تو یہی سزا ہے ﴿٢٦﴾ پھر اللہ تعالیٰ اس (جنگ) کے بعد جس کو چاہیں گے اس کو توبہ (یعنی اسلام) کی توفیق عطا فرمائیں گے ② اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿٢٧﴾ اے ایمان والو! یقیناً مشرک لوگ تو سراپا ناپاک ہیں، سو وہ لوگ اس سال کے بعد مسجدِ حرام (حدودِ حرم) کے پاس نہ آویں ③ اگر تم کو ڈر ہے مفلس ہو جانے کا تو اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو وہ تم کو بہت جلدی اپنے فضل سے غنی کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٢٨﴾

---

① خود نبیٔ کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ جمے رہنے والے صحابہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تسلی کی برکت سے فتح قریب نظر آنے لگی اور جو حضرات اچانک کے شدید حملے کی وجہ سے ادھر ادھر ہو رہے تھے ان کے لیے تسلی ہوگئی اور وہ میدان میں آ کر جم گئے۔ ② اہلِ حنین سے بہت ساروں کو ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ ③ یعنی مشرکانہ طور پر حج وعمرہ نہ کرے، پہلے مشرکانہ طور پر حج وعمرے ہوتے تھے، سن ٩ ہجری میں اس کو بند کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ
صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ ع
قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

تم اہلِ کتاب میں سے ایسے لوگوں کے ساتھ لڑو جو نہ تو اللہ تعالیٰ پر اور نہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (محمد ﷺ) کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے اور سچے دین کو قبول نہیں کرتے، یہاں تک کہ ماتحت بن کر① (اپنے) ہاتھ سے جزیہ دینا قبول کرلیں ﴿۲۹﴾

اور یہود کہنے لگے کہ: عزیر تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہنے لگے کہ: مسیح اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، یہ سب ان کی منہ کی بنائی ہوئی باتیں ہیں② ان سے پہلے جو کافر تھے انہی کے جیسی باتیں یہ بھی کہنے لگے، اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کردیویں، یہ کہاں اوندھے پھرے جارہے ہیں؟ ﴿۳۰﴾ ان (یہود و نصاریٰ) نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے احبار (یعنی یہودی علما) اور اپنے راہبوں (یعنی نصرانی علما) کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو (بھی) رب بنالیا ہے③؛ حالاں کہ ان کو صرف ایک ہی معبود (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو شرک وہ کرتے ہیں اس سے وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہیں ﴿۳۱﴾ وہ (دشمن) ایسا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (یعنی دینِ اسلام) کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھادیویں④؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہیں رہیں گے، چاہے کافر لوگوں کو یہ بات کتنی ہی بری لگے ﴿۳۲﴾

---

① یعنی اسلامی احکام قوانینِ عامہ کی اطاعت اور بالادستی تسلیم کرلیوے۔ بعض نے "ذلیل ہوکر" یہ ترجمہ بھی کیا ہے۔
② یعنی اس بات پر کوئی دلیل نہیں یا ان کا یہ عقیدہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔ ③ اطاعتِ مطلقہ جو خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے یہود و نصاریٰ اپنے علما کو بھی ویسا سمجھتے تھے۔ ④ دینِ حق کو مٹانے کی کوشش کرنا مراد ہے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ
الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿٣٣﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَیَاۡكُلُوۡنَ النصف
اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ
وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿٣٤﴾ یَّوۡمَ یُحۡمٰی
عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ ؕ هٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ
لِاَنۡفُسِكُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡنِزُوۡنَ ﴿٣٥﴾

اسی (اللہ تعالیٰ) نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تا کہ اس کو تمام دین پر غالب کر دیویں، چاہے مشرک لوگوں کو (یہ بات) پسند نہ ہو ﴿۳۳﴾ اے ایمان والو! یقینی بات ہے کہ بہت سارے احبار (یعنی یہودی علما) اور راہب (یعنی نصرانی علما) لوگوں کے مالوں کو غلط طریقے سے کھاتے ہیں اور وہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے (۱) تو ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ﴿۳۴﴾ جس دن جہنم کی آگ میں (رکھ کر) ان (سونے چاندی) کو تپایا جائے گا، پھر ان (تپے ہوئے سونے چاندی) سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کی کروٹوں (یعنی پہلوؤں) کو اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا (۲) (اور ان کو کہا جائے گا) یہ تو تمھارا وہی خزانہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر کے رکھا تھا، سو تم نے جو جمع کر کے رکھا تھا اس کا مزہ تم لوگ چکھو ﴿۳۵﴾

---

(۱) مراد یہ ہے کہ اس جمع کیے ہوئے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کے لیے یہ وعید ہے۔ قاضی صاحب نے تفسیر مظہری میں ضمیر چاندی کی طرف مانی ہے یعنی کسی کے پاس سونا اور چاندی تھوڑا تھوڑا ہو تو سونے کی قیمت بھی چاندی کے حساب میں لگا کر زکوۃ ادا کرے۔ سونا چاندی قلیل قلیل ہو یا دو میں سے کوئی ایک نقد کرنسی کے ساتھ جمع ہو جائے تو چاندی کے نصاب کو سامنے رکھ کر زکوۃ دیوے یعنی اس صورت میں اقلِ نصاب کا اعتبار ہے، گرچہ اس وقت کا کم قیمت کا نصاب چاندی کا ہے، قیامت سے پہلے صورتِ حال بدل بھی سکتی ہے۔

(۲) چندہ کرنے والے سفیروں اور فقیروں سے ناگواری کا اظہار کرنے کے لیے پہلے پیشانی چڑھائی، پھر کروٹ پھرالی اور پیٹھ دکھا کر چل دیے؛ اس لیے اسی ترتیب سے عذاب کی طرف اشارہ ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ
وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾
إِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا
لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ أَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ ع ٨/١١

جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں بارہ مہینے مقرر ہیں، ان میں سے چار (مہینے) احترام والے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا (سادہ ضابطہ) ہے①، سو ان (چار مہینوں) میں (گناہ کر کے یا ترتیب بدل کر کے) اپنے اوپر ظلم مت کرو② اور (اے مسلمانو!) تم سب مشرکوں سے لڑتے رہو جس طرح وہ تم سب (مسلمانوں) سے لڑتے ہیں③ اور تم یہ بات جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کے ساتھ ہیں ﴿٣٦﴾ مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر (کے زمانے) کی زیادہ کی ہوئی بات ہے④ اس کے ذریعہ کافر لوگ گمراہی میں پڑتے ہیں، وہ کسی سال میں اس (حرام مہینے) کو حلال کر دیتے ہیں اور (دوسرے) کسی سال اس کو حرام کر لیتے ہیں؛ تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مہینے حرام کیے ہیں (بس) اس کی گنتی وہ (کسی طرح بھی) پوری کر لیویں، پھر جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اس کو حلال کر لیتے ہیں⑤، ان کے برے اعمال ان کی نظروں میں خوش نما کر کے دکھائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿٣٧﴾

① دین کے معنی حساب یعنی یہی صحیح حساب ہے۔ ② گناہ کرنے والا خود اپنی جان پر ظلم کرتا ہے؛ کیوں کہ گناہ کا برا انجام اس کی جان ہی کو بھگتنا پڑے گا۔ ③ یعنی جب وہ کفر اور شرارت کے کام کرے اور اس کو عادت بنالیں تو ایسوں کے ساتھ ہر وقت لڑنے کے لیے تیار رہو۔) ④ احترام کے مہینوں کو ترتیب میں آگے پیچھے کرنا؛ تا کہ لڑائی مسلسل لڑ سکے، یہ اپنی طرف سے کرنا غلط ہے۔ ⑤ یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کر کے انھوں نے چار مہینے کی گنتی تو پوری کر لی؛ لیکن ترتیب بدلنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس مہینے میں واقعۃً اللہ تعالیٰ نے لڑائی حرام قرار دی تھی، اس میں انھوں نے لڑائی کو حلال کر لیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى
الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي
الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ
اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾

اے ایمان والو! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ جب تم کو (یوں) کہا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کے لیے باہر) نکلو تو تم بھاری ہو کر کے زمین پر گر جاتے ہو① کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے، سو دنیا کی زندگی کا نفع آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑا ہے ﴿۳۸﴾ اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلے تو تم کو وہ (اللہ تعالیٰ) دردناک عذاب دیں گے اور تمھاری جگہ پر وہ (اللہ تعالیٰ) دوسری قوم کو لے آئیں گے② اور تم ان (اللہ تعالیٰ کے دین) کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۹﴾ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کرو گے تو پکی بات ہے کہ (اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد کریں گے جیسا کہ) اللہ تعالیٰ اس (نبی) کی مدد اس (نازک) وقت میں کر چکے ہیں جب کافروں نے اس (نبی) کو (مکہ سے) نکالا تھا، جبکہ وہ (آپ ﷺ) دو آدمیوں میں سے دوسرے تھے جس وقت وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ (نبی) اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے یہ فرما رہے تھے کہ تم غم مت کرو، یقین رکھو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اس (نبی) پر اپنی (طرف سے) سکینت (یعنی تسلی) نازل فرمائی اور اس (نبی) کی مدد (فرشتوں کے) ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہیں آئے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے کافروں کی بات نیچی کر دی اور اللہ کی بات (ہمیشہ) اونچی ہی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴۰﴾

---

① زمین پر گر جاتے ہو (یعنی جہاد کے لیے اٹھ کر چلتے نہیں ہو)۔ ② یعنی پیدا کریں گے۔

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ
لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤١﴾ لَوۡ كَانَ عَرَضًا قَرِيۡبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡكَ وَلٰـكِنۡۢ
بَعُدَتۡ عَلَيۡهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَكُمۡ ۚ يُهۡلِكُوۡنَ
اَنۡفُسَهُمۡ ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنۡكَ ۚ لِمَ اَذِنۡتَ لَهُمۡ حَتّٰى ع
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَتَعۡلَمَ الۡـكٰذِبِيۡنَ ﴿٤٣﴾

تم (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) چاہے ہلکے ہوں کہ بھاری ہوں نکلو① اور اپنے مال اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو، اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۴۱﴾ اگر (دنیا کا) سامان نزدیک میں ملنے والا ہوتا اور سفر بھی آسان ہوتا تو وہ (منافق لوگ) ضرور تمھارے ساتھ (سفر میں) چلتے؛ لیکن سفر کی مسافت ان کو لمبی نظر آئی (اس لیے بیٹھ پڑے) اور عنقریب وہ اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم ضرور تمھارے ساتھ (سفر میں) نکلتے (جھوٹی قسم کھا کر کے سفر میں نہ جا کر کے) وہ (منافق) لوگ اپنی ہی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ وہ (منافق) لوگ بالکل جھوٹے ہی ہیں ﴿۴۲﴾

(اے نبی!) اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا ہے② تم نے ان کو (جہاد میں شریک نہ ہونے کی) اجازت کیوں دے دی؟ یہاں تک کہ تمھارے سامنے سچ بولنے والے ظاہر ہو جاتے اور جھوٹ بولنے والوں کو بھی تم جان لیتے ﴿۴۳﴾

---

① ہلکے ہوں یا بھاری اس سے مراد: پیدل ہوں یا سوار، فقیر ہوں یا مال دار، جوان ہوں کہ بوڑھا، سامان کم ہو یا زیادہ ہر حالت میں نکلو۔

② مطلب: (۱) صدر کلام میں محض دعا کا ذکر ہے۔

(۲) اجازت نہیں دینی تھی پھر بھی دیدی، خلافِ اولیٰ کام کیا اس پر ”عفا اللہ“ کہا گیا۔

(۳) اللہ سے خصوصی تعلق کی وجہ سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ اطہر ”لِمَ اَذِنۡتَ“ کو برداشت نہ کرسکتا، لہذا پہلے ہی ”عفا اللہ“ فرما دیا گیا۔

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ
لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ﴿۴۶﴾
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ﴿۴۷﴾

جولوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (واقعۃً) ایمان لاتے ہیں وہ اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے کے بارے میں تم سے ① اجازت نہیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ② ﴿۴۴﴾ جولوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل (دین کے بارے میں) شک میں (پڑے ہوئے) ہیں سو وہ لوگ اپنے شک میں ہی بھٹک رہے ہیں، ایسے ہی لوگ تم سے (جہاد میں نہ آنے کی) اجازت مانگتے ہیں ﴿۴۵﴾ اور اگر وہ (جہاد میں) نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے کچھ سامان کی تیاری تو کرتے ③؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا پسند نہیں کیا؛ اس لیے ان کو سست پڑا رہنے دیا ④ اور (ان کو) کہہ دیا گیا کہ: تم بیٹھے رہنے والوں ⑤ کے ساتھ (یہاں) بیٹھے رہو ﴿۴۶﴾ اگر وہ (منافق) تمھارے ساتھ نکلتے بھی تو تمھارے درمیان فساد ⑥ کے سوا اور کچھ نہ بڑھاتے اور تم میں فتنہ پھیلانے کے لیے تمھاری صفوں کے درمیان دوڑتے پھرتے ⑦ اور (اب بھی) ان کے کچھ جاسوس لوگ تم میں (موجود) ہیں اور ظلم کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۷﴾

---

① یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے کی۔ ② دین کے خاطر جان مال لگانے کے لیے تیار رہنا ایمانِ کامل کی نشانی ہے۔
③ مروجہ تبلیغی اصطلاح میں پیشگی تیاری کی ایک شکل "وصولی" ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان کو روک دیا (اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق نہیں دی)۔ ⑤ یعنی معذور، بچے، عورتیں، بوڑھوں کے ساتھ۔ ⑥ یعنی چغلی، لگائی بجھائی کرنا، باتوں کو اِدھر اُدھر کرنا۔ ⑦ بعض لوگ خیر کے کاموں میں فتنے ہی کھڑے کرنے کا کام کرتے ہیں ایسے لوگ تو باہر ہی رہیں، اس میں کام کرنے والوں کی خیریت ہے۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ
وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ
وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ
مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ
اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾

پکی بات یہ ہے کہ وہ (منافق لوگ) تو پہلے سے ہی فتنہ (فساد) کی تلاش میں رہتے ہیں ① اور تمھارے کاموں کو الٹتے رہے ہیں ② یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ تعالیٰ کا حکم غالب رہا اور وہ (منافق) لوگ (اس کو) پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور ان (منافقوں) میں سے ایک ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ: تم مجھ کو (جہاد میں نہ آنے کی) اجازت دے دو اور مجھ کو کسی فتنے میں مت ڈالو ③، ارے! فتنے میں تو یہ (پہلے ہی) پڑے ہوئے ہیں ④ اور یقیناً جہنم (آخرت میں) کافروں کو گھیرنے والی ہے ⑤ ﴿۴۹﴾ اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی دکھ پہنچتا ہے تو وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم نے پہلے سے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا ⑥ اور وہ خوش ہوتے ہوئے (تمھارے پاس سے) واپس چلے جاتے ہیں ﴿۵۰﴾ (اے نبی!) تم (ایسا) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے جو (مصیبت) لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی بھی (مصیبت) ہم کو پہنچ ہی نہیں سکتی، وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے مالک ہیں اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۵۱﴾

① منافقین غزوۂ احد کے وقت آئے تھے، راستے سے ۳۰۰ واپس چلے گئے، گویا اس طرح کی حرکتیں کرنا ان کی پرانی عادت تھی۔ ② یعنی برے داؤ پیچ کھیل رہے ہیں، نبی کی دعوت میں اہلِ باطل نے ہمیشہ رخنہ اندازی کی کوشش کی ہے (دوسرا ترجمہ) آپ کے متعلق الگ الگ تدبیروں کی الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) گمراہی میں نہ ڈالیے، یہ بات جد بن قیس نامی منافق نے کہی تھی کہ رومیوں کی عورتوں کے حسن کے فتنہ میں پڑ جاؤں گا۔
(نوٹ) بعض لوگ خود ساختہ اعذار پیش کر کے اہم دینی کاموں سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس آیت کے مضمون سے نصیحت حاصل کرے۔ ④ باطنی کفر اور نبیٔ کریم ﷺ کی نافرمانی یہ بڑا فتنہ ہے۔ ⑤ نفاق، غلط عذر کر کے جہاد میں نہ جانا یہ سب وہ اسباب ہیں جو آخرت میں جہنم میں لے جانے کا ذریعہ بنیں گے۔ ⑥ (دوسرا) ہمارا کام پہلے سے ہی سنبھال لیا تھا۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ
اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا
طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ
تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ
كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾

(اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: تم تو ہمارے لیے دو بھلائیوں① میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو اور ہم کو تمھارے بارے میں اس بات کا انتظار ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر کوئی سزا بھیج دیویں، سو تم لوگ انتظار کرو، ہم بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتے ہیں ﴿۵۲﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: تم (جہاد میں) خوشی سے خرچ کرو یا زبردستی (خرچ کرو) تم (لوگوں) سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا) بالکل قبول نہیں کیا جائے گا، یقیناً تم لوگ تو ایسی قوم ہو جو (مسلسل) نافرمانی کرتی رہتی ہو ﴿۵۳﴾ اور ان کے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کیے ہوئے مال کے ان سے قبول ہونے میں ان کو صرف اس لیے رکاوٹ آئی کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ نماز نہیں پڑھتے؛ مگر بڑی سستی کرتے ہوئے (کچھ پڑھ لیتے ہیں) اور وہ (دل) نہ چاہتے ہوئے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) مال خرچ کرتے ہیں② ﴿۵۴﴾ سو ان کے مال اور ان کی اولاد (کے زیادہ ہونے) سے تم کو تعجب نہیں ہونا چاہیے③، یقیناً اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتے ہیں کہ ان کو ان چیزوں کے ذریعہ سے دنیا کی زندگی میں عذاب دیویں④ اور ان کی جان کفر کی حالت ہی میں نکلے ﴿۵۵﴾

---

① فتح اور غنیمت یا شہادت دونوں چیز ہمارے لیے بھلائی ہوتی ہے۔

② صرف بدنامی کے ڈر سے چندہ دیتے ہیں اور ثواب کی امید نہیں؛ چونکہ ایمان نہیں اس لیے یہ صدقہ قبول نہیں۔

③ اُس دور میں کفار، یہود اور منافقین کے یہاں بھی اولاد کی کثرت عزت کی چیز سمجھی جاتی تھی، اب آج کا زمانہ کچھ الگ ہے۔

④ مال اور اولاد بہت سی مرتبہ انسان کے لیے بدنامی و مصیبت کا ذریعہ بن جاتی ہے، یہ بھی مستقل عذاب ہے، اللّٰہم احفظنا۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَوْ
يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ
فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ١٤

اور وہ (منافق لوگ) تو اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھاتے ہیں کہ یقیناً وہ تم ہی میں سے ہیں①؛ حالاں کہ وہ تم میں سے نہیں ہیں؛ لیکن وہ تو ڈرپوک لوگ ہیں ﴿۵۶﴾ اگر ان (منافق لوگوں) کو کوئی پناہ کی جگہ مل جاتی یا (پہاڑ میں) غار مل جاتے یا سر گھسانے کی کوئی اور جگہ مل جاتی تو وہ بے لگام ہوکر کے جلدی سے اسی کی طرف بھاگتے② ﴿۵۷﴾ اور ان (منافقوں) میں سے کچھ ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں تم پر عیب (یعنی طعنہ) لگاتے ہیں③ اگر ان کو (ان کی مرضی کے مطابق) اس میں سے دے دیا جاوے تب تو وہ راضی ہوجاتے ہیں اور اگر (ان کی مرضی کے مطابق) اس میں سے ان کو نہ دیا جاوے تب تو وہ ناراض ہوجاتے ہیں ﴿۵۸﴾ اور اگر وہ (منافق) اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے ان کو جو دیا اس پر راضی رہتے اور (یوں) کہتے کہ ہم کو تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں، آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو (اور زیادہ) دیں گے اور اس کے رسول بھی (ہم کو دیں گے) یقیناً ہم تو (دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کو چاہتے ہیں④ ﴿۵۹﴾

① تاکہ ان منافقوں کے ساتھ کافروں جیسا برتاؤ نہ ہو۔
② (دوسرا ترجمہ) تو وہ رسیاں تڑوا کر کے اسی کی طرف دوڑیں گے۔
③ تفسیر ابن جریر میں کئی روایات اس قسم کی نقل کی گئی ہیں جن میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات تقسیم فرمائے تو کچھ منافقین نے اعتراض کیا کہ یہ تقسیم (معاذ اللہ!) انصاف کے مطابق نہیں ہے۔ وجہ یہ تھی کہ ان منافقوں کو ان کے مطلب کے مطابق نہیں دیا گیا تھا۔
④ (دوسرا ترجمہ) ہم تو اللہ تعالیٰ ہی سے توقع رکھنے والے ہیں۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ

یقیناً صدقات ① تو (اصل میں) حق ہے فقیروں کا اور مسکینوں کا اور اس (زکوۃ) کے کام پر جانے والوں کا اور جن کی دل جوئی کرنا مقصود ہو ان کا اور (غلاموں کو) ② آزاد کرانے میں اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں ③ اور مسافروں (کی مدد) میں (خرچ کیا جاوے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٦٠﴾ اور ان (منافقین) میں سے بعض وہ ہیں جو نبی کو تکلیف دیتے ہیں ④ اور وہ (ایسا) کہتے ہیں کہ: وہ (نبی) تو کان ہی ہے ⑤ تو (ان کو جواب میں) کہو کہ: جو تمھارے لیے بھلائی ہے اس میں تو کان ہے ⑥

---

① صدقہ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مال خرچ کرنا ایمان کی سچائی کی نشانی ہے۔

② غلاموں یعنی مکاتب کو۔ ③ ''فی'' کا اعادہ سے اس مصرف میں خرچ کی اہمیت کی طرف اشارہ نکلتا ہے۔

④ یعنی نبیٔ کریم ﷺ کی شان میں ایسی بات بولتے ہیں جس کو سن کر آپ ﷺ کو تکلیف ہو۔

⑤ یعنی ہر بات سن لیتے ہیں یعنی جلدی دھوکا کھا جاتے ہیں (حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے)، منافقین حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی مذاق اڑاتے تھے اور یوں کہتے کہ حضرت محمد ﷺ تو جو کچھ سن لیتے ہیں اس پر یقین کر لیتے ہیں؛ اس لیے ہم کو کوئی فکر نہیں ہے، اگر ان کے خلاف ہماری کوئی سازش کھل بھی گئی تو قسم کھا کر خود کو بری بتادیں گے اور وہ مان بھی لیں گے اور ہماری معذرت قبول کرلیں گے۔ اس مذاق کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا: تمھاری سازش کی حقیقت نبیٔ کریم ﷺ کو معلوم ہے؛ لیکن وہ مکارمِ اخلاق کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں؛ اس لیے ایسا نہ سمجھو کہ ان کو کچھ خبر نہیں ہے اگر تمھارے حالات کی نبی کھود کرید کرتے تو تم رسوا ہو جاتے اور تمھاری پول کھل جاتی، آج دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے متعلق ایسا برتاؤ کرنے والوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے؛ لیکن ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ مکارمِ اخلاق سے غلط فائدہ نہ اٹھاویں۔

⑥ جو بات تمھارے حق میں خیر ہی خیر ہو وہی بات کان دے کر سنتے ہیں، کسی بات کو سن لینا دو طریقے سے ہوتا ہے: (۱) تصدیق کے لیے یعنی اس بات کو صحیح سچا مان کر سن لینا (۲) کسی بات کو غلط جاننے کے باوجود اچھے اخلاق کی وجہ سے سن لینا۔ یہاں آیت میں دوسری بات کی طرف اشارہ ہے۔ (دوسرا ترجمہ) آپ جواب میں کہہ دیں: وہ کان میں تمھاری بھلائی کے لیے ہے۔

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٦١ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ
اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٦٢ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ النصف
لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝٦٣ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ
عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝٦٤

وہ (نبی) اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں① اور (مخلص) ایمان والوں کی بات کو مان لیتے ہیں② اور تم میں سے جو بھی ایمان لاوے ان کے لیے رحمت ہے③ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ستاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۶۱﴾ وہ (منافق) تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں؛ تاکہ وہ تم کو خوش کردیویں، اور اگر وہ (سچے) ایمان والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ وہ ان کو راضی رکھیں ﴿۶۲﴾ کیا وہ لوگ اتنی بات نہیں جانتے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے④ تو اس کے لیے تو جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ بڑی رسوائی ہے ﴿۶۳﴾ منافق لوگ اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (مسلمانوں) پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی سورت اتاری جائے جو ان (منافقوں) کی دل کی باتوں کو ان کے سامنے ظاہر کردیوے، تم (ان کو) کہو کہ: تم مذاق اڑاتے رہو⑤ جس چیز سے تم ڈرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنے ہی والے ہیں ﴿۶۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) یقین رکھتے ہیں۔

②یعنی مؤمنین جو خبر دیتے ہیں اس کو سچا مانتے ہیں اور منافقین کی خبر کا اعتبار نہیں کرتے۔ (دوسرا ترجمہ) بات کا اعتبار کرتے ہیں)

③(دوسرا ترجمہ) ان کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں۔

④(دوسرا ترجمہ) رسول کے خلاف کرنے میں حد سے گزر جاتا ہے۔

⑤امر کا مقصد تنبیہ یا توبیخ ہے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ
ع مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ
بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ
فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾

اور اگر تم ان (منافقوں) سے (مذاق کی وجہ کے بارے میں) سوال کرو تو وہ ضرور جواب میں (ایسا) کہیں گے کہ: ہم تو ہنسی مذاق (والی بات چیت) اور دل لگی کر رہے تھے تو (ان منافقوں کو ایسا) کہو کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم مذاق کر رہے تھے ﴿۶۵﴾ تم بہانے مت بناؤ، پکی بات یہ ہے کہ اپنے ایمان (کا دعوی کرنے) کے بعد تم نے (صریح) کفر کیا①، اگر ہم تم میں سے کسی ایک جماعت کو (مسلمان ہوجانے پر) معاف بھی کر دیں گے تو دوسری جماعت کو ہم ضرور سزا دیں گے②؛ اس لیے کہ وہ گنہگار لوگ ہیں ﴿۶۶﴾

منافق مرد اور منافق عورتیں سب آپس میں ایک جیسے ہیں، وہ بری بات سکھاتے ہیں اور اچھی بات سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں③ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا④ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھلا دیا⑤، یقیناً منافق لوگ ہی نافرمان ہیں ﴿۶۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم تو خود کو مؤمن بتا کر کفر کرنے لگے۔ ② جنھوں نے کفر ونفاق اور استہزاء سے توبہ نہیں کی ان کو۔
③ (دوسرا ترجمہ) اپنی مٹھی کو بند رکھتے ہیں؛ یعنی واجب حقوق کو بھی ادا نہیں کرتے، اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں کرتے۔
④ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی۔
⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ان کو نہیں ملی، بھول جانے کا جو مفہوم ہمارے محاورے میں استعمال ہوتا ہے وہ ہم باری تعالیٰ کے لیے مراد نہیں لے سکتے، اب آیت کا مفہوم اس طرح ہوسکتا ہے: (الف) ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ کا خیال نہیں رکھا؛ یعنی اطاعت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا خیال نہیں رکھا یعنی اپنی خصوصی رحمت سے نہیں نوازا۔
(ب) اللہ تعالیٰ کے احکام کو اس طرح چھوڑ دیا جیسا کہ بھول ہی گئے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ثواب اور آخرت کے معاملے میں ایسا ہی چھوڑا کہ نیکی اور ثواب میں ان کا نام کہیں نہ رہا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً
وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ
اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾

منافق مردوں سے اور منافق عورتوں سے اور کافروں سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، وہ اس (جہنم کی آگ) میں ہمیشہ رہیں گے، وہی (جہنم) ان کو کافی ہے (دوسری کسی سزا کی ضرورت نہیں ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان (منافقوں) کے لیے ہمیشہ کا (برقرار رہنے والا) عذاب ہے ﴿٦٨﴾ (تمھاری حالت بھی) ان لوگوں جیسی ہے جو تم سے پہلے تھے، وہ تم سے زیادہ طاقت والے تھے اور زیادہ مال اور اولاد والے تھے، سو انھوں نے (دنیا میں) اپنے حصے سے مزہ اڑا لیا، پھر تم نے بھی اسی طرح اپنے حصہ سے مزہ اڑایا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ سے مزہ اڑایا تھا①، اور جیسے وہ لوگ بیکار کاموں میں پڑے تھے ویسے تم بھی بیکار کاموں میں پڑے ہو، یہی لوگ تھے کہ دنیا اور آخرت میں ان کے اعمال برباد ہو گئے، اور وہی لوگ نقصان میں پڑنے والے ہیں ﴿٦٩﴾ کیا ان (منافقوں) کو ان سے پہلے جو لوگ تھے ان کی (عذاب کی) خبر نہیں پہنچی (یعنی) نوحؑ کی قوم کی اور عاد کی اور ثمود کی اور ابراہیمؑ کی قوم کی اور مدین والوں کی اور جن بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا ان کی (یعنی حضرت لوطؑ کی قوم کی)، ان (قوموں) کے پاس ان کے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ﴿٧٠﴾

---

① اگلے لوگ طرح طرح کی دنیوی لذتوں میں پڑ کر آخرت کو بھول گئے، مصیبت اور بداخلاقی میں مبتلا ہو گئے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ع
وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں، اچھی بات سکھلاتے ہیں اور وہ بری بات سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم کریں گے ①، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۷۱﴾ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں سے اور ایمان والی عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سدا بہار باغوں میں ② پاکیزہ مکانات کا (جو ان کے لیے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضامندی (ان) سب (نعمتوں) سے بڑی ہے، یہی بہت بڑی کامیابی ہوگی ﴿۷۲﴾

اے نبی! کافروں اور منافقوں کے ساتھ تم جہاد کرو اور تم ان پر سختی کرو ③ اور جہنم (کی آگ) ان کے رہنے کی جگہ ہے اور وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے ﴿۷۳﴾

---

① اللہ کی رحمت لینے کے یہ چھ (٦) اسباب ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) ہمیشہ رہنے کے باغات میں۔
③: (١) سامنے والا جیسے سلوک کا مستحق ہو اس میں کوئی رعایت نہ برتے۔
(٢) احکامِ شرعیہ کو جاری کرنے میں کمی نہ کریں۔
(٣) یعنی تمھارا عمل ان پر سختی کا ہو۔
(٤) ایسی زبانی سختی جس میں گالی گلوچ ہو جائے وہ مناسب نہیں ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ
يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا
لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ
نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

وہ (منافق) لوگ اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھاتے ہیں کہ یہ بات ① انھوں نے نہیں کہی؛ حالاں کہ پکی بات ہے کہ انھوں نے تو کفر کی بات کہی ہے ② اور اپنے اسلام (کو ظاہر کرنے) کے بعد وہ (صریح) کافر بن گئے اور انھوں نے تو ایسا کام کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کام کو وہ کر نہیں سکے ③ اور ان منافقوں نے یہ صرف اس بات کا بدلہ لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ④، سو اگر وہ (منافق) توبہ کر لیویں تو ان کے لیے بھلائی ہے اور اگر وہ مانیں گے نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دیں گے اور زمین (یعنی دنیا) میں ان کے لیے نہ کوئی طرف داری کرنے والا ہوگا اور نہ کوئی مدد کرنے والا (ہوگا) ﴿٧٤﴾ اور ان (منافقوں) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو اپنے فضل سے دیں گے تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور ہم ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے ﴿٧٥﴾ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا تو وہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور وہ (اپنے عہد سے) پھر گئے اور (اس طرح) پھر جانے کی ان کی عادت ہے ﴿٧٦﴾ سو ان کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق قائم کر دیا اس دن تک کہ جس دن وہ اس کے سامنے حاضر ہوں گے (یعنی قیامت تک)؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس لیے کہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے ﴿٧٧﴾

---

① یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی والی۔ ② جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ کبھی رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کر سکتا، گستاخانہ بات اور عمل دلیل ہے نفاق کی۔ ③ یعنی نبی کریم ﷺ کے قتل کا منصوبہ۔ ④ یعنی احسان کا بدلہ قتل کی سازش۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ
يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
ع كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ
بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ان کی چھپی ہوئی بات کو اور ان کے آپس کے مشوروں کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمام چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۷۸﴾ یہ (منافق) لوگ (ایسے ہیں) جو دل کھول کر خرچ کرنے والے مؤمنوں کو طعنہ مارتے ہیں اور جن (مسلمانوں) کے پاس اپنی محنت (کی کمائی) کے سوا کچھ نہیں ہیں (اور وہ اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے ہیں) سو وہ (منافقین) ان کا (بھی) مذاق اڑاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مذاق اڑانے کی سزا دیں گے ① اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۷۹﴾ تم ان (منافقوں) کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) معافی مانگو یا معافی نہ مانگو، اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ معافی مانگو گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف نہیں کریں گے، یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۸۰﴾

رسول اللہ (ﷺ) کے (تبوک میں تشریف لے جانے کے) بعد پیچھے رہنے والے اپنے بیٹھے رہنے پر (بھی) خوش ہو گئے ② اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ان کو پسند نہیں تھا ③

① بعض لوگوں کا مزاج عیب جوئی اور طعنہ زنی کا ہوتا ہے، لوگوں کی اچھائی بھی ان کو برائی ہی نظر آتی ہے۔ ایسے لوگوں نے غزوۂ تبوک میں زیادہ صدقہ دینے والوں کو ریا کا طعنہ دیا تو اپنی حیثیت کے مطابق کم دینے والوں کو بھی طعنہ دیا کہ چڑیا کی ٹانگ خرچ کرنے سے کیا حاصل؟ اس طرح کے لوگ ہر دور میں رہتے ہیں، ان کی طرف دھیان دیے بغیر اخلاص سے کام کرنا ہے۔ ②(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جانے کے بعد خوش ہو رہے تھے (۲) مخالفت کر کے گھر بیٹھے رہے۔ ③ آرام طلبی اور کفر کی وجہ سے اللہ کے راستے میں نکلنے کو پسند نہیں کرتے۔

وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا
قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ
مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ
اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ
مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾

اور وہ کہنے لگے کہ: تم گرمی میں مت نکلو، تو تم (ان کو) کہو کہ: جہنم کی آگ بہت زیادہ گرم ہے، کاش کہ وہ (اس بات کو) سمجھتے ﴿۸۱﴾ سو ان (منافقوں) کو چاہیے کہ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور جو کمائی (یعنی گناہ) وہ لوگ کرتے تھے اس کے بدلے میں (آخرت میں) وہ بہت زیادہ روتے رہیں① ﴿۸۲﴾ سو (اے نبی!) اللہ تعالیٰ تم کو ان (منافقوں) کی کسی جماعت کے پاس (تبوک سے فراغت پر) واپس لے جاویں اور وہ (کسی جہاد میں) نکلنے کے لیے تم سے اجازت مانگے تو تم (ان کو) کہہ دو: تم کبھی بھی میرے ساتھ نہیں نکلو گے② اور تم میرے ساتھ مل کر کسی دشمن سے کبھی نہیں لڑسکو گے، یقیناً تم نے تو پہلی بار بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا؛ لہٰذا اب بھی پیچھے رہنے والوں (معذوروں) کے ساتھ بیٹھے رہو③ ﴿۸۳﴾ اور ان (منافقوں) میں سے کوئی مر جاوے تو تم اس پر کبھی بھی (جنازے کی) نماز نہ پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ رہنا؛ (کیوں کہ) ان منافقوں نے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور نافرمان ہونے کی حالت ہی میں وہ مرے ہیں ﴿۸۴﴾

---

① امر بمعنی خبر یعنی یقینی ایسا ہوگا۔ ② اس وقت تم ان کو کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ (جہاد میں) کبھی بھی نہیں چل سکو گے۔ یعنی یہ لوگ اگر آئندہ کسی جہاد میں شریک ہونے کا ارادہ کریں تو بھی پہلے کی طرح حیلے بہانے کر کے شریک نہیں ہوں گے؛ چونکہ دل میں ایمان نہیں ہے اس لیے ارادے میں اخلاص بھی نہیں ہے؛ اس لیے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اگر وہ سامنے سے جہاد میں شریک ہونے کی درخواست کریں تو ان کو بتلادو کہ تمھاری بات پر ہم کو بھروسہ نہیں ہے، تم جہاد کے لیے نکلو گے بھی نہیں اور میرے ساتھ مل کر دشمن سے جنگ بھی نہیں کرسکو گے۔ نبی کی معیت سے محرومی یہ دنیوی بڑی سزا ہے اور لفظ ''لن'' میں مستقبل میں نفی کی تاکید بھی ہے اور تابید بھی ہے؛ چونکہ غزوۂ تبوک یہ آخری غزوہ ہے اس لیے یہ نکتہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ خلفائے راشدین کی معیت میں بھی ان کو دینِ اسلام کی خاطر جنگ کرنے کی سعادت نصیب نہیں ہوگی، اس سے حضراتِ خلفائے راشدین کی فضیلت کا بھی نکتہ نکل سکتا ہے، کہ لفظ ''معی'' میں حضراتِ خلفائے راشدین کی طرف بھی اشارہ ہوا ہو۔ ③ یہ ان کے لیے دنیوی سزا تھی کہ آئندہ وہ خود جہاد میں شریک ہونا چاہیں تو بھی ان کو شریک نہ کیا جاوے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ
رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا
بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
ع فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾

اوران (منافقوں) کے مال اوران کی اولاد (کی کثرت) سے تم تعجب مت کرو، اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ ان (چیزوں) کے ذریعہ ان کو دنیا کی زندگی میں عذاب دیویں اوران کی جانیں کفرہی کی حالت میں نکلیں ﴿۸۵﴾ اور جب کوئی سورت اس حکم کے ساتھ اتاری جاتی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اورتم اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کروتو ان (منافقوں) میں سے جو طاقت والے ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں اوروہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم کو (یہیں) چھوڑ دو، ہم بھی بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ (یہیں) رہیں[۱] ﴿۸۶﴾ پیچھے رہنے والی عورتوں میں شامل رہنا انھوں نے پسند کیا اوران کے دلوں پر مہر لگادی گئی[۲]، سووہ سمجھتے نہیں ہیں (کہ وہ کیا کررہے ہیں) ﴿۸۷﴾ لیکن رسول اورجولوگ ان (رسول) کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مال اوراپنی جان کے ذریعہ جہاد کیا اورایسے لوگوں کے لیے بھلائیاں ہیں اورایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۸۹﴾

---

① یعنی معذوروں کے ساتھ وطن میں رہیں۔ جن میں طاقت ہے پہلے وہ بہانے کرتے ہیں، توجن کا عذر ہے وہ بدرجۂ اولیٰ شرکت نہیں کریں گے۔

② یعنی نیکی کی توفیق سے ہمیشہ کے لیے محروم کردیے گئے۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۰ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى
الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۱ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝۹۲ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ
اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۹۳

اور دیہات کے لوگ بھی عذر کرتے ہوئے آئے؛ تا کہ ان کو بھی (جہاد میں شریک نہ ہونے کی) اجازت دے دی جائے، اور (ان دیہات والوں میں سے) جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا وہ سب (گھر ہی میں تو) بیٹھے رہے ①، ان میں سے جو کافر ہیں عنقریب ان کو دردناک عذاب پہنچے گا ﴿۹۰﴾ کمزور لوگوں پر اور بیمار لوگوں پر اور جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے ان سب پر (جہاد میں نہ جانے کی وجہ سے) کوئی گناہ نہیں ہے، جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے دل صاف رکھتے ہیں ② اور نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۱﴾ اور ان لوگوں پر بھی (کوئی گناہ) نہیں ہے جو تمھارے پاس اس لیے آئے کہ تم ان کے لیے سواری کا انتظام کر دو، تو تم نے (جواب میں یوں) کہا کہ: ابھی میرے پاس کوئی ایسی (سواری کی) چیز نہیں ہے جس پر میں تم کو سوار کروں، تو وہ (یہ سن کر اس حالت میں) واپس چلے گئے اور ان کی آنکھوں میں سے غم کی وجہ سے آنسو بہہ رہے تھے اس بات پر کہ (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کرنے کی کوئی چیز وہ لوگ پاتے نہیں ہیں ﴿۹۲﴾ الزام تو ایسے لوگوں پر ہے جو مال دار ہونے کے باوجود تم سے اجازت مانگتے ہیں، پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہ جانے پر وہ خوش ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی

ہے، اس لیے اب وہ کچھ نہیں جانتے ﴿۹۳﴾

---

① یہاں دیہات کے لوگ دو طرح کے بتائے گئے:

(۱) تبوک میں نہ آئے؛ لیکن عذر پیش کرنے آئے۔

(۲) بعض وہ جنھوں نے عذر پیش کرنے کی بھی زحمت گوارہ نہ کی۔ کوئی کام نہ کرنا ہو تو سلیقہ سے کم از کم صحیح عذر تو پیش کر ہی دینا چاہیے۔

② اللہ اور اس کے رسول سے وہ اخلاص والا تعلق رکھتے ہو۔

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا
اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ﴿۹۴﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ
اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ وَّمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ﴿۹۵﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ﴿۹۶﴾

جب تم (جہاد سے) ان (منافقوں) کی طرف واپس جاؤ گے تو وہ لوگ تمھارے سامنے بہانے کرنے آئیں گے تو تم (اے نبی!) کہہ دو کہ: تم بہانے مت بناؤ، ہم تمھاری بات ہرگز نہیں مانیں گے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمھارے حالات اچھی طرح بتلا دیے ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمھارے کام (یعنی کارگزاری) کو دیکھیں گے ①، پھر تم چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے، پھر اللہ تعالیٰ جو کام تم کرتے تھے اس کی حقیقت تم کو بتلا دیں گے ﴿۹۴﴾ جب تم (لوٹ کر) ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ (منافق) لوگ تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے؛ تاکہ تم ان سے درگزر کرو، تو تم ان کو نظر انداز کر دو ②، یقیناً وہ (منافق) لوگ تو ناپاک ہیں اور جہنم ان کے رہنے کی جگہ ہے، جو (گناہ) وہ کماتے تھے یہ اس کی سزا ہے ﴿۹۵﴾ وہ لوگ تو تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے؛ تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، سو اگر تم ان (منافقوں) سے راضی ہو جاؤ گے تو بھی یہ بات تو یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوں گے ﴿۹۶﴾

---

① آئندہ تمھارا طرزِ عمل کیسا رہے گا وہ اصل ہے، یہ "عملی توبہ" بتائی گئی۔
② (دوسرا ترجمہ) تم بھی ان سے درگزر کرو۔ (تیسرا ترجمہ) ان کو ان کی حالت پر رہنے دو (یعنی زبان سے تنبیہ نہ کرو، شگفتہ تعلق بھی مت رکھو، یہ سب ان لوگوں کو بے فائدہ ہے؛ چوں کہ بنیادی چیز ان میں ایمان ہی نہیں)۔

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٩٧ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ
الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٩٨ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا
ع قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٩٩

گاؤں کے رہنے والے (منافق) کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور (وہ دوسروں کے مقابلے میں) اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ جو احکام اللہ نے اپنے رسول پر اتارے ہیں وہ اس کو نہ سیکھیں ①اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۹۷﴾ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں ②جو (اللہ تعالیٰ کے نام پر) خرچ کرنے کو ایک قسم کا تاوان سمجھتے ہیں③اور وہ انتظار کرتے ہیں کہ تم (مسلمانوں) پر مصیبت کا کوئی چکر آجاوے④؛ (حالاں کہ) بری مصیبت کا چکر (خود) ان پر پڑنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ سنتے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۹۸﴾ اور گاؤں کے رہنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (اللہ تعالیٰ کے نام پر) خرچ کرتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہنچنے کا اور پیغمبر کی دعائیں حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، سن لو! یقیناً وہ چیز ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کے) نزدیک پہنچنے کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) وہ اس سے ناواقف رہیں۔ بہت سے ''دیہاتیوں'' میں اس طرح کی بات ہوتی ہے۔
نوٹ: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اہلِ علم سے دور رہتے ہیں اور دل میں قساوت ہے، جھوٹی قسم کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) گاؤں میں رہنے والے (منافقوں میں) بعض ایسے بھی ہیں۔
③ یعنی بوجھ سمجھتے ہیں۔
④ یعنی کسی حادثے میں مسلمان ختم ہوجاویں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾

اور وہ مہاجرین اور انصار جنھوں نے (ایمان کی دعوت قبول کرنے میں) سب سے پہلے سبقت کی ① اور جن لوگوں نے نیکی کے ساتھ ان کی اتباع کی ② اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے اور وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی ﴿١٠٠﴾ اور تمھارے آس پاس کے گاؤں (کے رہنے) والوں میں سے بعض لوگ منافق ہیں اور مدینہ (کے رہنے) والوں میں سے بھی (بعض لوگ منافق ہیں) جو نفاق پر (ایسے) اڑ گئے ہیں ③ تم تو ان کو جانتے نہیں ہو، ہم ان کو جانتے ہیں، عنقریب ہم ان کو دو مرتبہ سزا دیں گے ④ پھر (آخرت میں) بڑے عذاب کی طرف وہ لوگ بھیجے جائیں گے ﴿١٠١﴾ اور دوسرے (بعض) لوگوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ہے کہ انھوں نے کچھ نیک کام اور دوسرے برے کام کو آپس میں ملا دیا ہے ⑤ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿١٠٢﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو لوگ سب سے اول (ایمان کی دعوت) قبول کرنے والے ہیں۔ سابقون سے مراد: (١) ہجرت سے پہلے (٢) صلحِ حدیبیہ سے پہلے (٣) غزوۂ بدر سے پہلے ایمان لانے والے (٤) دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے۔

② (دوسرا ترجمہ) اخلاص کے ساتھ ان کے راستے پر چلے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو نفاق میں (ایسے) ماہر ہو گئے ہیں۔

④ یعنی قیامت سے پہلے دنیا میں دو مرتبہ عذاب ہے: (١) نفاق کو چھپانے کی فکر اور دنیوی بدنامی (٢) عذابِ قبر۔

⑤ برا عمل غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنا اور نیک عمل یعنی دوسرے غزوات کی شرکت اور اعمالِ صالحہ یعنی انھوں نے کچھ اچھے اور کچھ برے ملے جلے کام کیے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١٠٣ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝١٠٤ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٠٥ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠٦

(اے نبی!) تم ان کے مالوں میں سے صدقہ وصول کرو، جس کے ذریعے تم ان کو پاک اور صاف کردو① اور (صدقہ لیتے وقت) تم ان کے لیے (برکت کی) دعا کردو، یقیناً تمھاری دعا ان کے لیے سکون کا ذریعہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ ہر بات اچھی طرح سنتے ہیں اور بڑے جاننے والے ہیں ﴿۱۰۳﴾ کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں اور (بندوں کے) صدقات (بھی) قبول کرتے ہیں اور یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور تم (ان لوگوں کو) کہہ دو کہ: تم عمل کرتے رہو، سو عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ایمان والے تمھارے (طرزِ) عمل کو دیکھیں گے اور تم لوگ چھپی اور کھلی چیزوں کے جاننے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو جو کام تم کرتے تھے اس کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۱۰۵﴾ اور دوسرے کچھ لوگ ایسے② ہیں جن کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا حکم آنے تک ملتوی کر دیا گیا ہے یا تو وہ ان کو سزا دیویں اور یا وہ ان کو معاف کر دیویں اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰۶﴾

---

① (دوسرا) ان کو برکت والا بنادو۔ نوٹ: دینی کاموں کے لیے کوئی مسلمان چندہ دیوے تو اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ صدقہ کی برکت سے مال کی محبت سے دل صاف ہوتا ہے۔

② حضرت مرارہ بن ربیع، ہلال بن امیہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم مراد ہیں، آسانی کے لیے لفظ ''مکہ'' یاد رکھیے، ہر ایک کے نام کا اول لفظ اس میں ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

اور جن لوگوں نے ایک مسجد (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے کے لیے① اور کفر (کو طاقت پہنچانے) کے لیے اور ایمان والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے بنائی اور اس آدمی کو② اڈہ (یعنی ٹھہرنے کی جگہ) دینے کے لیے جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی (مخالفت) کر رہا ہے، اور (اوپر سے) ضرور یہ لوگ قسم کھائیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بس بھلائی ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً وہ لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱۰۷﴾ (اے نبی!) تم اس میں کبھی (نماز کے لیے) کھڑے مت رہنا، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے③ وہ زیادہ لائق ہے کہ تم اس میں (نماز کے لیے) کھڑے ہوں، اس میں ایسے لوگ ہیں جو صاف ستھرا رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں ﴿۱۰۸﴾ کیا بھلا وہ شخص جس نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور (اس کی) خوشنودی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا (وہ بہتر ہے) جس آدمی نے اپنی عمارت (مسجد) کی بنیاد کسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو جو گرنے کو ہے④ جو اس (بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۱۰۹﴾

---

① ضرار کا مطلب: یعنی ایسا نقصان پہنچانا جس میں خود نقصان پہنچانے والے کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ ② حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکۃ کا باپ ابو عامر فاسق مراد ہے جو راہب کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔ ③ اس سے مراد مسجد قبا ہے اور مسجد نبوی بھی اس کے مصداق میں داخل ہے، دونوں ہی کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی خوشنودی پر تھی۔ ④ ''جرف'' نالہ یا نہر کا وہ کنارہ جس کو پانی کے بہاؤ نے کاٹ رکھا ہو اور وہ گرنے کے قریب ہو۔ (لغات القرآن) (حقیقت میں وہ جہنم میں گرا دی گئی یا اس کے بنانے والے کے لیے جہنم میں جانے کا ذریعہ ہو گی)

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ ع
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

ان کی وہ عمارت جو انھوں نے بنائی تھی وہ ان کے دلوں میں اس وقت تک برابر شک پیدا کرتی رہے گی جب تک ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاویں① اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۱۰﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس قیمت پر خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں سو (کبھی تو) وہ (دشمنوں کو) مارتے ہیں اور (کبھی) وہ خود شہید ہو جاتے ہیں، یہ اس کے ذمہ ایک سچا وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہوگا؟ لہذا (اے مسلمانو!) تم اپنے اس (کامل) سودے پر جو تم نے اس (اللہ تعالیٰ) سے کرلیا ہے اس پر خوشیاں مناؤ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۱۱﴾ وہ توبہ کرنے والے، (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کرنے والے، (اللہ تعالیٰ کی) حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے②، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اچھی بات کا حکم کرنے والے اور بری بات سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی (یعنی دین کی) حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

---

①اس سے مراد: (۱) دل ہی ٹوٹ کے ختم ہو جائے تو ارمان بھی ختم ہو جائے۔ (۲) یہ ایک محاورہ ہے اس لئے کہ حقیقت میں دل تو ٹوٹتا نہیں؛ لیکن مراد یہ ہے کہ حسرت اور ندامت ان کو ہمیشہ رہے گی۔ ②اس کا دوسرا معنی ''عبادت کے لیے گھر بار چھوڑ دینا بھی ہے'' اس اعتبار سے جہاد اور طلب علم کے لیے جانے والے بھی اس کے مصداق ہیں۔ قرآن نے یہاں جو لفظ استعمال کیا ہے وہ ''السائحون'' ہے۔ اس لفظ کے اصل معنی تو سیاحت کرنے والے کے ہیں؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر ''روزہ رکھنے والے'' سے فرمائی ہے۔ اور یہی تفسیر متعدد صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ
كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ
لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

اور (ایسے) ایمان والوں کو تم خوش خبری سنا دو ﴿۱۱۲﴾ نبی اور (دوسرے) ایمان والوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) استغفار کریں، چاہے وہ (مشرک) رشتے دار ہی کیوں نہ ہو، ان کے سامنے یہ بات ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یقیناً وہ (مشرکین ایمان نہ لانے کی وجہ سے) جہنم (میں جانے ہی) والے ہیں ﴿۱۱۳﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ابا کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) معافی کی جو دعا مانگی تھی وہ تو صرف ایک وعدے کی وجہ سے جو اس نے اس (ابا) سے کیا تھا، پھر جب اس (ابراہیم علیہ السلام) پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یقیناً وہ (ابا) تو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو اس (ابراہیم) نے اس سے تعلق ہی ختم کر دیا، یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) بہت نرم دل ① بہت زیادہ حلم والے تھے ﴿۱۱۴﴾ اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد ان کو گمراہ کر دیں جب تک کہ ان کے سامنے جن باتوں سے بچنا (ضروری) ہے اس کو کھول کر بیان نہ کر دیں ②، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے اور مدد کرنے والا (بھی) نہیں ہے ﴿۱۱۶﴾

⊃ بظاہر روزے کو سیاحت اس لیے فرمایا گیا کہ جس طرح سفر میں انسان کے کھانے پینے، سونے، جاگنے وغیرہ کے معمولات قائم نہیں رہتے، اسی طرح روزے میں بھی ان معمولات میں فرق آ جاتا ہے۔

① (دوسرا ترجمہ) بہت زیادہ (اللہ تعالیٰ کے) سامنے آہ آہ کرنے والے (تیسرا ترجمہ) بہت زیادہ دعا کرنے والے (چوتھا ترجمہ) اللہ کے بندوں پر رحم کرنے والے۔ ② ممنوعات کو پہلے بتایا جاوے پھر عمل نہ کرنے پر سزا۔

لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ
رَّحِيۡمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا
رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ
ع عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی نبی پر اور مہاجرین پر اور انصار پر جنھوں نے ایسی مشکل کی گھڑی میں نبی کا ساتھ دیا جب کہ ان میں سے ایک فریق کا دل ڈگمگانے کے قریب ہو گیا تھا①، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی مہربانی سے سنبھال لیا②، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ان (ایمان والوں) کے ساتھ بہت زیادہ شفقت کرنے والے ہیں، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۱۷﴾ اور ان تین شخصوں پر بھی (اللہ نے رحمت کی نظر فرمائی) جن کا فیصلہ (آئندہ کے لیے) ملتوی رکھا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور خود ان کی زندگی بھی ان پر تنگ ہو گئی، اور وہ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے اس (اللہ کی پناہ) کے بغیر کوئی پناہ کی جگہ نہیں مل سکتی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی فرمائی③؛ تاکہ وہ (آئندہ اللہ ہی کی طرف) رجوع کرتے رہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بہت زیادہ توبہ کو قبول کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۱۸﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو ﴿۱۱۹﴾

---

① یہاں دین سے پھر جانا مراد نہیں ہے؛ بلکہ گرمی کا موسم، سامان کی کمی کی وجہ سے ہمت ہار جانا اور اللہ کے راستے میں جہاد سے جان چھڑانا مراد ہے۔
② غزوۂ تبوک میں جانے کے لیے ابتدا میں پس و پیش ہو رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے شرکت ہو گئی۔ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی فرمائی۔
③ یعنی ان کی توبہ قبول فرمائی۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا
مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ
نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ

مدینہ (میں رہنے) والوں اور ان کے آس پاس کے دیہاتیوں کے لیے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ وہ رسول اللہ (ﷺ کے ساتھ جہاد میں جانے) سے پیچھے رہ جاویں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس (رسول ﷺ) کی جان سے زیادہ چاہنے لگیں① یہ اس واسطے کہ ان (مجاہدین) کو جب کبھی بھی اللہ کے راستے میں پیاس لگتی ہے اور تھکن ہو جاتی ہے اور بھوک لگتی ہے اور وہ کوئی قدم رکھتے ہوں (یعنی چلتے ہوں) جس سے کافر لوگ غصہ ہوتے ہوں اور دشمن کے مقابلے میں وہ کوئی بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں② تو (ان مجاہدین کے اعمال نامے میں) ان سب کاموں کے بدلے میں ان کے لیے ایک نیک عمل ضرور لکھا جاتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتے ﴿۱۲۰﴾ اور وہ (مجاہدین اللہ تعالیٰ کے راستے میں) تھوڑا سا خرچ یا بڑا خرچ کرتے ہیں اور کسی وادی کو وہ لوگ پار کرتے ہیں (ان سب کے ثواب کو) ان کے لیے لکھ ہی دیا جاتا ہے؛ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین کاموں کا ان کو بدلہ دیویں③ ﴿۱۲۱﴾ اور ایمان والوں کے لیے یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ (ہر وقت) سب کے سب (جہاد کے لیے) نکل پڑیں؛

---

①(دوسرا ترجمہ) اور ان (مسلمانوں) کے لیے یہ (بات بھی جائز) نہیں کہ بس وہ اپنی جان کو پیاری سمجھتے ہوئے اس (رسول اللہ ﷺ) کی جان سے بے فکر ہو جاویں۔ ②(دوسرا ترجمہ) وہ دشمن سے کوئی بھی چیز چھین لیتے ہیں۔
③ دونوں آیتوں سے یہ بات ملتی ہے کہ اختیاری اور غیر اختیاری تمام اعمال پر اس مبارک راستے کی برکت سے اجر و ثواب ملتا ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا
رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ ع
الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴿۱۲۳﴾ ع

لہذا ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت (جہاد کے لیے) نکلے؛ تاکہ (باقی لوگ جو جہاد میں نہیں گئے ہیں) وہ دین کی سمجھ حاصل کرنے میں محنت کریں①؛ اور تاکہ جب ان کی قوم کے لوگ (یعنی مجاہدین) ان کے پاس واپس آئیں تو وہ (دین کی سمجھ حاصل کرنے والے) ان (مجاہدین) کو (اللہ تعالیٰ کے احکام سکھلا کر) ڈراویں؛ تاکہ وہ (احکام کے خلاف کرنے سے) بچتے رہیں ﴿۱۲۲﴾

اے ایمان والو! جو کافر لوگ تمھارے نزدیک ہیں② ان سے تم جنگ کرو اور ان کو تمھارے برتاؤ میں سختی معلوم ہونی چاہیے③ اور تم لوگ جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ (کی مدد) تقویٰ والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۳﴾

① ''تفقہ'' بابِ تفعل سے ہے جس میں محنت ومشقت کا معنی نکلتا ہے۔ اس آیت کے ماتحت یہ واقعہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے: ایک موقع پر جبکہ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب قدس سرہ کاندھلویؒ ہردوئی اسٹیشن سے ٹرین سے گزر رہے تھے اور حضرت مرشدی واستاذی مفتی محمود حسن گنگوہیؒ قدس سرہ ہردوئی میں مقیم تھے، اور حضرت والا ہردوئی شہر سے ایک بڑا مجمع لیکر اسٹیشن پر ملاقات کے لیے تشریف لے گئے، حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی نظر جب حضرت مفتی صاحب پر پڑی تو آپ نے قریب بلایا اور فرمایا: بہت سے سوالات جمع ہو رہے ہیں پہلے ان کو حل کرنا ہے بعد میں کسی سے ملاقات ہوگی، چنانچہ حضرت مفتی صاحبؒ نے ان تمام مسائل کو جلدی جلدی حل فرمایا، اس کے بعد دوسرے حضرات سے مصافحہ ہوا، حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ نے حضرت مفتی صاحبؒ سے فرمایا: کہ پہلے تو ہمارے پیچھے پڑے رہتے تھے، اور ہم کو ادھر (یعنی تبلیغ میں شامل ہونے کے لیے) لگا کر خود پیچھے ہٹ گئے، اب ہماری خبر نہیں لیتے، حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا: ہمارے حوالے جو کام کیا گیا تھا ہم نے اس کو انجام دے دیا، اور ہم اس میں کامیاب ہیں؛ یعنی مولانا الیاس صاحبؒ نے مولانا یوسف صاحبؒ کو تبلیغ کی طرف مائل کرنے کی ذمے داری حضرت مفتی صاحب کو سونپی تھی، اور کسی ایک کو کونے میں پڑا رہنے دیجیے؛ تاکہ کتابیں دیکھتے رہیں؛ ورنہ کوئی مسائل بتانے والا بھی نہیں ملے گا۔

② جہاد ایک خیر خواہی ہے، وہ مقام یا رشتے میں قریب لوگوں سے پہلے ہونی چاہیے۔

③ جب جہاد ہو اس وقت بھی مضبوط رہو، ڈھیلے مت پڑو اور جب جہاد نہیں ہے؛ لیکن زمانہ صلح کا نہیں ہے اس وقت بھی تمھارا برتاؤ ان کے ساتھ ایسا ہو کہ تمھارے میں ڈھیلے پن کا احساس ان کو نہ ہو۔

وَإِذَا مَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ
فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ
سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ

اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے تو ان (منافقوں) میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو (آپس میں یا سادہ مسلمانوں سے یوں) کہتے ہیں کہ: اس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھادیا؟ سو جو لوگ (حقیقت میں) ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو تو اس (سورت) نے زیادہ کردیا ہے اور وہ لوگ (اس ایمان کے زیادہ ہونے پر) خوش ہو رہے ہیں ﴿۱۲۴﴾ اور رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تو اس (سورت) نے ان کی (پہلی) گندگی میں دوسری (نئی) گندگی کا اضافہ کردیا اور وہ لوگ مرتے دم تک کافر ہی رہے ﴿۱۲۵﴾ کیا وہ لوگ یہ بات نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ان کی کوئی نہ کوئی آزمائش کی جاتی ہے ① پھر بھی وہ لوگ توبہ نہیں کرتے ② اور وہ لوگ نصیحت (بھی) حاصل نہیں کرتے ﴿۱۲۶﴾ اور جب کوئی (نئی) سورت اتاری جاتی ہے تو وہ (منافقین خاص انداز سے) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں (پھر اشارے سے ایک دوسرے کو کہتے ہیں) کہ کیا (مسلمانوں میں سے) کوئی تم کو دیکھ تو نہیں رہا ہے؟ پھر وہ (نظر بچا کر مجلس سے) چل دیتے ہیں،

① یعنی ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں۔ شاید مقدار مقصود نہیں، بتلانا یہ ہے کہ آزمائشوں کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے، پھر بھی وہ لوگ عبرت حاصل نہیں کرتے۔

② یعنی باز نہیں آتے۔

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں ہی کو پھرا دیا①؛ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں ﴿۱۲۷﴾ پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس ایک رسول تمھیں میں سے تشریف لائے ہیں، تمھاری تکلیف ان کو بہت بھاری لگتی ہے، تمھاری بھلائی وہ بہت چاہتے ہیں② ایمان والوں کے ساتھ بہت زیادہ شفقت کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾ پھر بھی اگر وہ لوگ منہ پھرا لیویں③ تو (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بڑے عرش کے مالک ہیں④ ﴿۱۲۹﴾

① یعنی حضور ﷺ کی مبارک مجلس سے کیا ہٹے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے ہٹا دیا۔ بے ادبی انسان کو بہت ساری خیرات سے یہاں تک کہ ایمان تک سے محرومی کا ذریعہ بن سکتی ہے، اللھم احفظنا۔ ② (دوسرا ترجمہ) تم کو بھلائی پہنچانے کی ان کو دھن لگی ہوئی ہے (تیسرا ترجمہ) تمھارے (فائدے اور ہدایت کے) لیے بڑے حریص ہیں۔ ③ یعنی نبی کی دعوت کو قبول نہ کریں۔ ④ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح شام یہ کلمات ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾﴾ سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام کو آسان فرما دیتے ہیں؛ یعنی دنیا و آخرت کے ہر اہم کاموں کی کفایت فرماتے ہیں (الترغیب، ابوداؤد) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اس کو رات اور دن میں کوئی غم اور مصیبت پیش نہیں آئے گی اور وہ ڈوبے گا نہیں۔

نوٹ بدن میں جس جگہ درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر کے ''فان تولوا فقل حسبی اللّٰہ'' سے لے کر پوری آیت پڑھیں گے تو ان شاء اللہ درد بھی ختم ہو جائے گا (روح المعانی ۴/ ۵۴)

نوٹ: آخری دو آیتیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرآن کی آخری آیتیں ہیں، ان کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور آں حضرت ﷺ کی وفات ہوگئی، یہی قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔

سورة يونس

(المكية)

سورۂ یونس

یہ سورت مکی ہے،اس میں ایک سونو (۱۰۹) آیتیں ہیں،سورۂ اسراء کے بعد اور سورۂ ہود سے پہلے اکیاون (۵۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی آیت نمبر (۸۱): حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی رات کو بستر پر لیٹ کر اس آیت کو پڑھ لے تو جادوگروں کا جادو اس پر نہیں چلے گا اور جس پر پہلے سے جادو ہوا ہو اس پر لکھ دیا جائے تو جادو ختم ہوجائے گا۔

حضرت یونس بن متی علیہ السلام: بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں، نینویٰ (عراق) کے علاقے میں ہدایت کے لیے بھیجے گئے،آپ کی امتِ دعوت میں ایک لاکھ سے زائد لوگ تھے،تقریباً چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہے؛اسی لیے آپ ذوالنون کے لقب سے مشہور ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الر، یہ حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ کیا (مکہ کے) لوگوں کو تعجب ہو رہا ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی: یہ کہ تم لوگوں کو (نافرمانی کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراؤ اور ایمان والوں کو تم خوش خبری سنادو کہ: ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچا پایہ ہے[۱] تو کافر لوگ (یہ) کہنے لگے کہ: یہ (آدمی) تو کھلم کھلا جادوگر ہے ﴿۲﴾ یقیناً تمھارے رب اللہ تعالیٰ ہیں، جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوئے، وہی (اللہ تعالیٰ ہر) کام کا انتظام کرتے ہیں[۲]، کوئی بھی (اللہ تعالیٰ کے سامنے) سفارش نہیں کرسکتا؛ مگر اس کی اجازت کے بعد (سفارش ہوسکتی ہے) وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، سو تم اسی کی عبادت کرو، کیا پھر بھی تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ﴿۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اونچا مرتبہ (انسان کی سعی اور ترقی کے لیے قدم ذریعہ ہے؛ اس لیے مجازی طور پر بلند مرتبہ اور ترقی کو عربی میں ''قدم'' اور اردو میں ''بڑھتے قدم'' کی تعبیر دیتے ہیں) ''صدق'' کا لفظ بتاتا ہے کہ جنت کے درجات لازوال ہیں، یقینی ہیں، دنیوی درجات اور ترقی کی طرح عارضی نہیں ہیں، اسی طرح وہ درجات صدق واخلاص سے ملیں گے۔

② یعنی پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا؛ بلکہ تمام عالموں کا اور اس کی مخلوق کا انتظام بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، سب کا نظم ان کی قدرت میں ہے۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ إِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ
اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا
بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨﴾

اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم سب کو واپس جانا ہے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے، یقیناً وہ (تمام) مخلوق کو شروع (یعنی پہلی مرتبہ) میں (بھی) پیدا کرتے ہیں اور وہی اس کو دوسری مرتبہ بھی پیدا کریں گے؛ تاکہ ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف سے (پورا) بدلہ دیویں اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے گرم، کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے اور دردناک عذاب ہوگا؛ اس لیے کہ وہ لوگ (ایمان کا) انکار کرتے تھے ﴿۴﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے سورج کو چمک دار بنایا اور چاند کو روشن بنایا اور اس (یا ان) کے لیے منزلیں مقرر کردیں؛ تاکہ تم سالوں کی گنتی کو اور حساب کو جان لو، اللہ تعالیٰ نے یہ سب چیزیں صحیح مقصد ہی کے لیے پیدا کی ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) دلیلوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں سمجھ دار قوم کے واسطے ﴿۵﴾ یقیناً رات اور دن کے بدلنے میں① اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس میں تقویٰ والے لوگوں کے لیے (توحید کی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿۶﴾ یقیناً جو لوگ (آخرت میں) ہماری ملاقات کی امید ہی نہیں رکھتے اور وہ دنیا کی زندگی سے راضی ہوگئے اور وہ اس پر مطمئن ہوگئے② اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۷﴾ ایسے ہی لوگوں کے لیے ان کے کمائے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے آگ ٹھکانہ ہوگا ﴿۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایک کے بعد دوسرے کے آنے میں۔ ② یعنی دنیا میں جی لگا کر بیٹھ گئے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡ ۚ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ
الۡاَنۡهٰرُ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝٩ دَعۡوٰٮهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ
دَعۡوٰٮهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٠ وَلَوۡ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسۡتِعۡجَالَهُمۡ ع
بِالۡخَيۡرِ لَقُضِىَ اِلَيۡهِمۡ اَجَلُهُمۡ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝١١

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور وہ نیک کام کرتے رہے ان کو ان کے ایمان کی وجہ سے ان کے رب (اس) منزل تک پہنچادیں گے کہ نعمتوں سے بھرے ہوئے باغات میں ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی ﴿۹﴾ ان کی اس (جنت) میں دعا یہ ہوگی کہ ① اے اللہ! آپ تو (ہر عیب سے) پاک ہیں اور اس میں ایک دوسرے کی ملاقات کے وقت سلام بولیں گے ② اور ان کی آخری بات یہ ہوگی کہ: ③ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۱۰﴾

اور جس طرح لوگ بھلائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اگر اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں پر برائی بھیجنے میں جلدی کر دیتے ④ تو ان کی عمر (یعنی زندگی) کب سے ختم کر دی جاتی ⑤ سو جن لوگوں کو (آخرت میں) ہماری ملاقات کی امید ہی نہیں ہے ہم ان کو (ان کے حال پر) چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی شرارت میں بھٹکتے پھرتے رہیں ﴿۱۱﴾

---

① جنت میں کسی چیز کی چاہت کے اظہار کے لیے یہ اصطلاح بن جاوے گی، اس کے بولنے میں لذت بھی ہوگی، گویا صراحۃً کسی چیز کو مانگنے کی ضرورت نہ ہوگی، یا جنت میں داخلہ کے وقت بے ساختہ یہ جملہ بول اٹھیں گے۔

② جنت میں ''سلام'' کا کلمہ بشارت کے طور پر ہے، دنیا میں دعا کے طور پر ہے۔

③ یا بات پوری کرتے وقت۔

④ انسان غصے کی حالت میں مال اور اولاد کے لیے بددعا کر ڈالتا ہے، اسی طرح آخرت کے منکرین عذاب کو فوری طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جلد قبول نہیں فرماتے، یہ بھی نوازش ہے، ورنہ تباہی جلد آجاوے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) تو ان کا (عذاب کا) وعدہ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ (لیکن ایسی جلد بازی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے؛ تاکہ سرکش لوگ گمراہی میں بھٹکتے رہیں اور ان پر حجت تمام ہو جائے اور جو سمجھ سے کام لینا چاہتے ہوں انھیں راہِ راست پر آنے کا موقع مل جائے)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ
مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا
يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ
نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پہلو پر (سو کر) یا بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے (ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے، پھر جب اس سے ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ اس طرح چلا جاتا ہے جیسے خود کو پہنچنے والی تکلیف پر ہم کو پکارا ہی نہیں تھا① اسی طرح حد سے آگے بڑھنے والے (یعنی بے باک) لوگوں کے لیے جو (برے) کام وہ کر رہے ہیں خوش نما کر دیے جاتے ہیں ﴿۱۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بہت ساری جماعتوں کو ہلاک کر دیا، جب انھوں نے ظلم کیا؛ حالاں کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے؛ لیکن وہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں تھے، گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ﴿۱۳﴾ پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں نائب بنایا②؛ تاکہ ہم دیکھ لیویں کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو؟ ﴿۱۴﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو جو لوگ (آخرت میں) ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں وہ (تم سے) کہنے لگتے ہیں کہ: اس (قرآن) کے سوا کوئی دوسرا قرآن ہمارے پاس لے آؤ یا اس (قرآن) میں تبدیلی کر دو (اے نبی! ان کو جواب میں) تم کہہ دو کہ: مجھے حق نہیں ہے کہ میں اس (قرآن) کو اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو اپنے اوپر جو وحی آتی ہے صرف اسی کی اتباع کرتا ہوں، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۵﴾

---

① یعنی ایسا بے تعلق ہو جاتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آباد کر دیا۔

قُلۡ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَدۡرٰىكُمۡ بِهٖ ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ
قَبۡلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿١٦﴾ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿١٧﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ
وَيَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـئُوۡنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِى الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً
فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿١٩﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو میں اس (قرآن) کو تمھارے سامنے نہ پڑھتا اور تم کو اس (قرآن) سے واقف بھی نہ کراتا①، سو پکی بات ہے کہ میں اس (قرآن کے اترنے) سے پہلے بھی (اپنی) عمر کا ایک حصہ تمھارے درمیان میں رہ چکا ہوں، کیا پھر بھی تم (اتنی بات بھی) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿١٦﴾ سو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے، یقیناً گنہگار کامیاب نہیں ہوتے ﴿١٧﴾ وہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نقصان بھی نہیں پہنچا سکتی اور ان کے نفع کی بھی مالک نہیں ہے اور (اوپر سے کافر لوگ) یہ بھی کہتے ہیں کہ: یہ سب (بت) اللہ تعالیٰ کے یہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز بتلا رہے ہو جس (کے موجود ہونے) کی اللہ تعالیٰ کو نہ آسمانوں میں خبر ہے اور نہ زمین میں؟ اس کی ذات تو (ہر عیب سے) پاک ہے اور جو چیز وہ (کافر) شریک بتلاتے ہیں اس سے وہ (اللہ تعالیٰ) دور ہیں ﴿١٨﴾ اور تمام انسان پہلے ایک ہی دین (یعنی توحید) پر تھے②، پھر وہ (یعنی بعض لوگ) جدا ہو گئے③ اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی④ تو جس معاملے میں وہ لوگ (آپس میں) اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ان کے درمیان (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا ﴿١٩﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور نہ تو (اللہ) تم کو اس سے واقف کراتے (تیسرا) میں تم کو اس کی خبر نہ دیتا۔ ② انسانیت پر ایسے دور رہے ہیں جب تمام توحید پر تھے۔ ③ توحید سے ہٹ کر مشرک ہو گئے۔ ④ کہ پورا عذاب دنیا میں نہیں، آخرت میں دیا جائے گا۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ‌ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوۡا‌ ۚ اِنِّىۡ
ع مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ۝٢٠ وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ اِذَا
لَهُمۡ مَّكۡرٌ فِىۡۤ اٰيَاتِنَا‌ ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسۡرَعُ مَكۡرًا‌ ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡكُرُوۡنَ ۝٢١
هُوَ الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنۡتُمۡ فِى الۡفُلۡكِ‌ ۚ وَجَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ
طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوۡا بِهَا جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوۡۤا
اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ‌ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ

اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے (جیسی وہ کافر کہتے ہیں ویسی) کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری جاتی؟ تو تم (جواب میں) کہہ دو کہ: غیب کی باتیں تو صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں①، سو تم انتظار کرو②، یقیناً میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۲۰﴾

اور لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد جب ہم ان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ لوگ اسی وقت ہماری آیتوں کے بارے میں چال بازی (یعنی شرارت یا حیلہ) کرنا شروع کر دیتے ہیں، تم (ان کو) کہو کہ: اللہ تعالیٰ بہت جلدی شرارت کی سزا دینے والے ہیں③، یقیناً جو حیلے تم کرتے ہو وہ ہمارے فرشتے لکھ لیتے ہیں ﴿۲۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تم کو خشکی میں (بھی) اور سمندر میں (بھی) سفر کراتے ہیں④، یہاں تک کہ جب تم کشتی میں (بیٹھے ہوئے) ہوتے ہو اور وہ (کشتیاں) اچھی (یعنی موافق) ہواؤں کے ذریعہ لوگوں کو لے کر (پانی پر) چلتی ہیں اور وہ (بیٹھنے والے) لوگ بھی اس (ہوا) سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ (اچانک) اس کشتی پر تیز ہوا (یعنی آندھی) آجاتی ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں آنے لگتی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ ہی پر خالص اعتقاد کر کے پکارنے لگتے ہیں:

①(دوسرا ترجمہ) غیب کی باتیں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ②کہ تم جو چاہتے ہو کہ تمھاری مرضی کے مطابق نشانیاں آویں وہ چاہت پوری ہوتی ہے یا نہیں اس کا انتظار کرو۔ ④اس دور کے رواج کے مطابق سفر۔
③(دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (اس سے بھی) جلدی کوئی حیلہ بنا سکتے ہیں۔

لَئِنۡ اَنۡجَیۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیۡنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡجٰهُمۡ اِذَا هُمۡ یَبۡغُوۡنَ فِی
الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡیُكُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِكُمۡ ۙ مَّتَاعَ الۡحَیٰوةِ
الدُّنۡیَا ۫ ثُمَّ اِلَیۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَیٰوةِ
الدُّنۡیَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا یَاۡكُلُ النَّاسُ
وَالۡاَنۡعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الۡاَرۡضُ زُخۡرُفَهَا وَازَّیَّنَتۡ وَظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ
عَلَیۡهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمۡرُنَا لَیۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِیۡدًا كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ ؕ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

(اے اللہ!) اگر آپ ہم کو اس (مصیبت) سے چھٹکارا دے دیں گے تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں ہو جائیں گے ﴿۲۲﴾ پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بچا لیتے ہیں تو پھر زیادہ وقت گزرتا نہیں کہ وہ زمین میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں، اے لوگو! تمھاری شرارت کا وبال تمھارے اوپر ہی پڑنے والا ہے (ابھی تو) دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھالو، پھر تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر واپس آنا ہے، پھر ہم تم کو جو کام تم لوگ کرتے تھے ان کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۲۳﴾ یقیناً دنیا کی زندگی کی حالت ایسی ہے جیسے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس (بارش کے پانی) کے ذریعہ زمین سے اگنے والی چیزیں۔ جس کو انسان اور چوپائے کھاتے ہیں۔ خوب گھنی ہو کر نکلیں، یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی رونق خوب اچھی حاصل کر لی اور مزین ہو گئی اور اس (زمین یا کھیت) کے مالکوں نے یہ خیال کیا کہ اب وہ (زمین کی کھیتی) پوری طرح ان کے (یعنی ہمارے) قابو میں ہے[۱] تو (اچانک) اس (کھیتی) پر رات یا دن میں ہماری طرف سے حکم (یعنی کوئی حادثہ) آ گیا، پھر ہم نے اس (کھیتی) کو کاٹ کر[۲] ایسا بنا دیا کہ لگتا تھا کہ کل یہاں کچھ اگا ہی نہیں تھا[۳]، اسی طرح جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے ہم آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ﴿۲۴﴾

---

① اور ہم جب چاہیں کھیتی کاٹ لیں گے ② (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس کو کاٹ کر ڈھیر کر ڈالا (تیسرا) کٹا ہوا ڈھیر کر ڈالا
③ یعنی کھیتی کاٹ لینے کے بعد جو منظر ہوتا ہے کہ زمین سپاٹ نظر آتی ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ
وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ
الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ
شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور اللہ تعالیٰ (تم کو) سلامتی کے گھر (یعنی جنت) کی طرف بلاتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں سیدھے راستے پر پہنچا دیتے ہیں① ﴿٢٥﴾ جن لوگوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے بہترین حالات ہیں② اور (اس سے بھی) زیادہ (ملے گا) اور ان کے چہروں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی، وہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿٢٦﴾ اور جن لوگوں نے برائیاں کمائی تو برائی کا بدلہ اسی (برائی) جیسا ہوگا اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی (اور) ان کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہیں ہوگا، ایسا لگے گا کہ ان کے چہرے اندھیری راتوں کے ٹکڑوں (یعنی تہوں) سے ڈھانپ دیے گئے ہیں، یہ لوگ جہنم والے ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿٢٧﴾ اور جس دن ہم ان سب (کافروں) کو جمع کر کے لائیں گے، پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے کہ: تم اور جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک مانا تھا اپنی جگہ پر ذرا ٹھہر جاؤ③، پھر ہم ان کے درمیان میں (عابد اور معبود کا) جو تعلق (دنیا میں) تھا وہ ختم کر دیں گے اور ان کے شریک (یعنی باطل معبود) کہیں گے: تم تو ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے ﴿٢٨﴾

---

① یعنی سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دیتے ہیں۔
② اچھے اعمال کرنے والوں کا دنیا آخرت میں اچھا حال ہوگا۔ یعنی آخرت میں جنت بھی ہوگی اور دیدارِ الٰہی بھی۔
③ تاکہ تم کو دنیا میں بتوں کے متعلق جو عقیدت تھی اس کی حقیقت معلوم کرائی جائے۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝٢٩ هُنَالِكَ تَبْلُوْا
كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٣٠
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ
فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣١ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ښ فَاَنّٰى
تُصْرَفُوْنَ ۝٣٢ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَي الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٣

سو اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمھارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے کہ ہم کو تو تمھاری (ہمارے لیے) عبادت کی بالکل خبر ہی نہیں تھی① ﴿۲۹﴾ اُس موقع پر ہر شخص جو اعمال بھی اس نے پہلے کر لیے ہیں اس کو پرکھ لے گا اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دیے جائیں گے جو ان کے حقیقی مالک ہیں اور جو جھوٹے معبود وہ بنایا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب (یعنی گم) ہو جائیں گے ﴿۳۰﴾

تم (ان سے) پوچھو: کون تم کو آسمان اور زمین سے روزی پہنچاتا ہے؟ یا کون (تمھارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور کون مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو کاموں کی تدبیر (یعنی انتظام) کرتا ہے؟ تو وہ (کافر لوگ) بھی فوراً جواب دیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی (تمام کام کرتے ہیں) تو تم (ان سے) کہو کہ: پھر تم (شرک سے) کیوں نہیں ڈرتے؟ ﴿۳۱﴾ سو یہی اللہ تعالیٰ تمھارے سچے رب ہیں، سو حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا (باقی) رہ جاتا ہے، پھر تم (صحیح راستے سے) کہاں پھرے جا رہے ہو؟ ﴿۳۲﴾ اسی طریقے سے ان نافرمانوں کے بارے میں تمھارے رب کی بات ثابت (یعنی پوری) ہو کر رہی کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۳۳﴾

---

① بت بے جان ہے ان کی کوئی عبادت کرتا ہے تو ان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور قیامت میں جب اللہ ان کو بولنے کی طاقت دیں گے تو بت کہیں گے: اگر کافر ہماری عبادت کرتے تھے تو ہم کو ان کی خبر ہی نہیں تھی۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ
لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہو: جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک مانا ہے کیا ان میں کوئی ایسا ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہو، پھر (مرنے کے بعد) اس کو دوسری مرتبہ (بھی) پیدا کرے گا؟ تو (جواب میں) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتے ہیں، پھر اس (مخلوق) کو دوسری مرتبہ بھی پیدا کریں گے، پھر کہاں سے تم (حق سے) الٹے پھرے جاتے ہو؟ ﴿۳۴﴾ (اے نبی!) تم (ان مشرکوں سے) کہو: تمھارے شریکوں میں کیا کوئی ایسا ہے جو صحیح راستہ بتاتا ہو؟ (پھر) تم (جواب میں) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ہی صحیح راستہ بتلاتے ہیں، کیا بھلا جو صحیح راستہ بتلاتا ہو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی بات مانی جائے یا وہ (زیادہ حق دار ہے) کہ جب تک اس کو راستہ نہ بتلایا جاوے وہاں تک وہ خود راستہ پا نہ سکے، پھر تم کو کیا ہو گیا، تم کیسے فیصلے (یعنی انصاف) کرتے ہو؟① ﴿۳۵﴾ ان (مشرکوں) میں سے زیادہ لوگ اٹکل (یعنی گمان یا خیالات) پر ہی چلتے ہیں، یقینی بات ہے کہ حق کے مقابلے میں اٹکل (یعنی وہم) کی باتیں ذرا بھی فائدہ نہیں دیتی، جو کام بھی وہ کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے اس کو (اپنی طرف سے) گھڑ (یعنی بنا) لیا ہو؛ بلکہ یہ (قرآن) تو اس سے پہلے کی (اتری ہوئی) وحی کو سچا بتلاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں) جو باتیں لکھ دی ہیں ان کی تفصیل کرتا ہے② اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ تمام عالموں کے رب کی طرف سے آیا ہوا ہے ﴿۳۷﴾

---

① کہ توحید چھوڑ کر شرک اپناتے ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور (پچھلی) کتابوں میں لکھے ہوئے (اجمالی احکام) کی تفصیل کرتا ہے (تیسرا) اور ضروری احکام کی تفصیل بیان کرتا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ
إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهٗ ۚ
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِنْ كَذَّبُوكَ ع
فَقُلْ لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾

کیا وہ (کافر لوگ) یہ کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے؟ تو تم (ان کو جواب میں ایسا) کہو کہ: تم بھی اس (قرآن) جیسی ایک سورت بنا کر لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو بھی تم بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو ﴿٣٨﴾ بلکہ (حقیقت تو ایسی ہے کہ) جو بات پوری طرح ان (کافروں) کی سمجھ میں نہیں آئی اس (بات) کو انھوں نے جھٹلا دیا① اور ابھی تک اس (قرآن کو جھٹلانے) کا انجام (یعنی عذاب) ان کے سامنے نہیں آیا②؛ (بالکل) اسی طرح (بغیر تحقیق) ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا، سو ظلم کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا وہ تم دیکھو ﴿٣٩﴾ اور ان (مکہ کے کفار) میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس (قرآن) پر آئندہ ایمان لائیں گے اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے اور فساد کرنے والوں کو تمھارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں③ ﴿٤٠﴾

اور اگر وہ (کافر لوگ) تم کو جھٹلا دیویں تو تم (ان کو) کہہ دو کہ: میرے لیے میرا عمل ہے اور تمھارے لیے تمھارا عمل ہے، میں جو عمل کرتا ہوں تم اس کے ذمے دار نہیں ہو اور تم جو عمل کرتے ہو میں اس کا ذمے دار نہیں ہوں ﴿٤١﴾

① (دوسرا ترجمہ) بلکہ حقیقت تو ایسی ہے کہ جس بات کو سمجھنے پر ان کو قابو حاصل نہیں ہوا اس بات کو انھوں نے جھٹلا دیا۔
② (دوسرا ترجمہ) ابھی تک تو اس (قرآن) کی تفسیر (یعنی مطلب یا پیشین گوئی) ان کے دماغ میں نہیں اتری۔
③ اللہ تعالیٰ کی زمین پر کفر و شرک کرنا سب سے بڑا فساد ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ﴿۴۲﴾
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ
يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا
مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ﴿۴۶﴾

اور ان (کافروں) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو تمھاری بات (ظاہر میں) دھیان سے سنتے ہیں①، تو کیا تم (قرآن) بہروں کو سنا سکتے ہو، چاہے وہ سمجھتے نہ ہوں (تب بھی)؟ ﴿۴۲﴾ اور ان (کافروں) میں سے کچھ ایسے ہیں جو (ظاہرا) تمھاری طرف دیکھتے ہیں، تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو② چاہے ان کو (کوئی چیز) سوجھتی نہ ہو؟③ ﴿۴۳﴾ یقین رکھو اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتے؛ لیکن لوگ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے ہیں④ ﴿۴۴﴾ اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو جمع کریں گے تو ان کو ایسا لگے گا کہ (دنیا یا قبر میں) دن کی ایک گھڑی بھر بھی وہ ٹھہرے نہیں ہیں، وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے⑤ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا پکی بات ہے کہ وہ لوگ نقصان میں ہوں گے اور وہ لوگ سیدھے راستے پر نہیں تھے⑥ ﴿۴۵﴾ اور جس (عذاب) کی ہم نے ان (کافروں) کو دھمکی دی ہے⑦ ان میں سے بعض (عذاب) اگر ہم تم کو (تمھاری زندگی میں) دکھادیں یا (اس دھمکی کے پورا ہونے سے پہلے) ہم تمھاری روح قبض کرلیویں، تو ہماری طرف ان کو واپس آنا ہے، پھر جو کام وہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہے⑧ ﴿۴۶﴾

---

①اور دل میں حق کی طلب اور ایمان کا ارادہ ہی نہیں ہے؛ اس لیے سننے کے باوجود بہروں کی طرح ہیں۔②عقل کا اندھا ہونا مراد ہے۔③(دوسرا ترجمہ) دکھائی نہ دیتی ہو۔④نافرمانی اپنی جان پر ظلم ہے۔⑤لیکن ایک دوسرے کی مدد نہیں کرسکیں گے۔⑥(دوسرا ترجمہ) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ لوگ سیدھے راستہ پر نہیں تھے وہی لوگ نقصان میں ہوں گے۔⑦اور جو وعدے ہم ان سے لیے ہیں چاہے ان میں سے بعض (وعدے) تمھاری زندگی میں ہم تم کو دکھاوے یا ان وعدوں کے پورا ہونے سے پہلے آپ کی عمر پوری ہوجائے۔ وعدہ سے مراد اسلام کا غلبہ، کافروں کو سزا وغیرہ۔⑧(دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس پر شاہد ہیں (لہذا ان کو سزا ہوگی)۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴿٤٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ﴿٥٢﴾

اور ہر امت کے لیے ایک رسول (بھیجا گیا) ہے، سو جب (ان کے پاس) ان کے رسول پہنچ جاتے ہیں تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے① اور ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ﴿۴۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ: یہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم (جواب میں) کہہ دو کہ: میں اپنی ذات کے لیے نقصان (کو دور کرنے کا) اور نفع (کو حاصل کرنے) کا اختیار نہیں رکھتا؛ مگر اللہ تعالیٰ جتنا چاہے، ہر امت کے لیے ایک وقت (عذاب کا) مقرر ہے، جب ان کا وقت آجاتا ہے تو وہ ایک گھڑی پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتے اور (ایک گھڑی) آگے بھی نہیں بڑھ سکتے ﴿۴۹﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو کہ: تم بتاؤ! اگر تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب رات کے وقت آجاوے یا دن کے وقت (آجاوے) تو وہ (عذاب) کونسی ایسی (شوق سے مانگنے کی) چیز ہے جس کی گنہگار لوگ جلدی مچا رہے ہیں② ﴿۵۰﴾ کیا پھر جب وہ (عذاب) آپڑے گا تب تم اس کو مانو گے؟ (تب ان کو کہا جاوے گا) اب (تم اس عذاب کو) مانتے ہو؛ حالاں کہ تم اس کو (مذاق میں) جلدی مانگا کرتے تھے ﴿۵۱﴾ پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ: تم ہمیشہ کا عذاب چکھتے رہو، تم جو کماتے تھے اسی کی سزا تم کو دی جارہی ہے ﴿۵۲﴾

① رسول کو نہ ماننے پر دنیا میں سزا کا اور آخرت میں عذاب کا فیصلہ۔

② استہزاءً جلدی مچاتے تھے۔

ع وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴿۵۴﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴿۵۶﴾

اور وہ (کافر لوگ) تم سے (تعجب اور انکار سے) پوچھتے ہیں کہ: (آخرت میں جہنم کا عذاب) کیا وہ حقیقت میں سچی بات ہے؟ تو تم (جواب میں) کہہ دو: ہاں! میرے رب کی قسم! وہ تو بالکل سچی بات ہے اور تم کسی طرح بھی (اللہ تعالیٰ کو) تھکا نہیں سکو گے ﴿۵۳﴾

اور (وہ عذاب ایسا خطرناک ہوگا کہ) اگر ہر ظلم کرنے والے شخص کے لیے زمین کی تمام دولت بھی ہووے تو وہ اس کو (اپنی جان چھڑانے کے لیے) فدیہ میں دے دیوے[١] اور وہ لوگ جب عذاب کو دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے[٢] اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۵۴﴾ سن لو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، سنو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو سچا ہے؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۵۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹا دیے جاؤ گے ﴿۵۶﴾ اے لوگو! پکی بات یہ ہے تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آ چکی اور دلوں میں جو بیماری ہے[٣] اس کے لیے شفا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان ہے ﴿۵۷﴾

---

[١] وہاں کوئی خزانہ ہوگا ہے بھی نہیں اور بالفرض ہو تو لیا بھی نہیں جاوے گا۔

[٢] جب ندامت ہوگی تو دیکھنے والے اس حال پر مذاق نہ اڑائے اس لیے وہ چھپانے کی کوشش کریں گے؛ لیکن وہ ندامت ایسی شدید ہوگی کہ وہ لوگ ضبط نہیں کرسکیں گے اور ندامت ظاہر ہو ہی جاوے گی۔ "اَسَرُّوْا": کا دوسرا ترجمہ "ندامت کو ظاہر کرنا" ہے۔

[٣] قلبی روحانی، جسمانی، ظاہری باطنی تمام بیماریوں سے شفا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ
لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا ع
تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ

(اے نبی!) تم (ان ایمان والوں سے) کہو: یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اوراس کی رحمت سے ہوا ہے، سواس (قرآن کے اترنے) پران (ایمان والوں) کوتوخوش ہونا چاہیے ①یہ بہتر ہے (دنیا کے) اس (مال) سے جس کووہ لوگ جمع کیا کرتے ہیں ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: بھلا تم بتاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے جوروزی اتاری سوتم نے (خود) اس میں سے بعض (چیزوں) کوحرام (کردیا) اوربعض (چیزوں) کوحلال کردیا توتم کہوکہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کوایسا کرنے کاحکم دیا تھا یاتم اللہ تعالیٰ پرجھوٹی تہمت باندھتے ہو؟ ﴿۵۹﴾ اورجولوگ اللہ تعالیٰ پرجھوٹی تہمت باندھتے ہیں قیامت کے دن کے بارے میں ان لوگوں کا کیا خیال ہے②؟ یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پرفضل والے ہیں ③؛ لیکن ان میں اکثرلوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکرادانہیں کرتے ④ ﴿۶۰﴾

اور (اے نبی!) تم جس حالت میں بھی ہوتے ہو اور (ایک حالت یہ ہے کہ) قرآن کا جو حصہ بھی تم پڑھتے ہو⑤ اور (اے لوگو!) تم جوکام بھی کرتے ہوتوجس وقت تم اس (کام) میں مشغول ہوتے ہو⑥ ہم تم کودیکھتے رہتے ہیں،

① (دوسرا ترجمہ) آپ ان (ایمان والوں) سے کہہ دیجیے کہ: (لوگوں) کواللہ تعالیٰ کے اس انعام اوراس کی رحمت پرخوش ہونا چاہیے۔② کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ قیامت آوے گی ہی نہیں؛ اس لیے وہ بالکل ڈرتے ہی نہیں؟
③ کہ فوراً سزا نہیں دیتے؛ بلکہ ڈھیل دیتے ہیں کہ انسان توبہ کرلے گا۔
④ یعنی قدر کرتے توتوبہ ضرور کرلیتے۔⑤ (دوسرا ترجمہ) آپ کہیں سے بھی قرآن پڑھتے ہو۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) جس وقت تم اس کام کا کرنا شروع کرتے ہو۔

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا
تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ
الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾

اور تمھارے رب سے کوئی بھی چیز ذرا برابر بھی چھپی ہوئی نہیں ہے، نہ تو زمین میں، نہ تو آسمان میں اور نہ تو اس (ذرّے) سے چھوٹی اور نہ (اس ذرے سے) بڑی چیز؛ مگر وہ کھلی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (لکھی ہوئی) موجود ہے[1] ﴿٦١﴾ سن لو کہ! اللہ تعالیٰ کے جو دوست ہیں[2] ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے[3] ﴿٦٢﴾ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہتے ہیں ﴿٦٣﴾ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوش خبری ہے، اللہ تعالیٰ کی باتیں بدلتی نہیں ہیں، یہی وہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿٦٤﴾ اور ان (کافروں) کی (بنائی ہوئی) باتوں کی وجہ سے تم کو غم نہ ہو، یقین رکھو کہ عزت تو سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٦٥﴾ سن لو! کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا (اپنے مقرر کیے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی اتباع کر رہے ہیں؟[4] وہ لوگ تو (بے حقیقت) خیال ہی پر چل رہے ہیں اور وہ لوگ تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں[5] ﴿٦٦﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے علم اور احاطے کی وسعت کا بیان ہے۔ ② اولیاء اللہ کی تعریف: وہ ہیں کہ اللہ کی یاد کے ساتھ ان کی یاد آجائے اور ان کو یاد کرتے ہی اللہ یاد آجائے جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے، جن کا ہر عمل خالص اللہ کے لیے ہو، کوئی دنیوی غرض اس میں شامل نہ ہو۔ ③ دنیا و آخرت کا غم نہیں۔ دنیوی مقاصد کے فوت ہونے کا جو غم عام انسانوں میں ہے وہ ان میں نہیں ہے یا دخولِ جنت کے بعد کوئی غم نہیں، معلوم ہوا کہ دخولِ جنت کے بعد سب مؤمن اولیاء اللہ کہلائیں گے؛ اس لیے کہ جنت غم کی جگہ نہیں۔ ④ یعنی شرک پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ نرا جھوٹ بولتے ہیں۔

هُوَالَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَالْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا
مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ع ٧ ١٢
نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی؛ تا کہ تم اس (رات) میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنا دیا[1] جو لوگ سنتے ہیں یقیناً ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿٦٧﴾ وہ (کافر) کہنے لگے کہ: اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے، اس کی ذات تو (اولاد سے) پاک ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) غنی ہیں[2] آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، تمھارے پاس اس (غلط) بات پر کوئی دلیل نہیں ہے، کیا تم اللہ تعالیٰ پر ایسی (جھوٹی) بات کہتے ہو جس کو تم جانتے ہی نہیں ہو؟ ﴿٦٨﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی بات باندھتے ہیں وہ لوگ کامیاب نہیں ہوں گے ﴿٦٩﴾ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھالینا ہے، پھر ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر ہم ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے، جو کفر وہ لوگ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہوگا[3] ﴿٧٠﴾

اور (اے نبی!) تم ان کے سامنے نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سناؤ جب (نوح نے) اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا (تمھارے درمیان میں) رہنا[4] اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعہ میرا نصیحت کرنا تم کو بھاری لگتا ہے،

[1] (دوسرا ترجمہ) دن کو ایسا (روشن) بنادیا کہ (تم اس میں) دیکھ سکو۔ [2] یعنی کسی کے محتاج نہیں ہیں۔
[3] (دوسرا ترجمہ) پھر ہم ان کے کفر کے بدلے سخت سزا کا مزا چکھاویں گے۔
[4] (دوسرا ترجمہ) میرا (توحید کی دعوت لے کر کے) کھڑا ہونا۔

فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً
ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي
الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا
كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾

تو میں نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے، اب تم (مجھے تکلیف دینے کے لیے) اپنی تدبیر جمع کرلو اور تمھارے شریکوں کو بھی (جمع کرلو)①، پھر تم کو اپنی تدبیر میں کوئی شک نہ رہے②، پھر تم (کو) میرے خلاف (جو کرنا ہو) کر ڈالو اور مجھ کو ذرا بھی مہلت مت دو ﴿۷۱﴾ پھر اگر تم نے منہ پھرا ہی لیا تو میں (اس تبلیغ پر) تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو (میرے) اللہ تعالیٰ ہی پر ہے اور مجھ کو تو حکم ہوا ہے کہ میں مسلمان بن کر رہوں ﴿۷۲﴾ سو ان لوگوں نے نوح (علیہ السلام) کو جھٹلا دیا تو ہم نے نوح کو اور ان کے ساتھیوں کو جو کشتی میں تھے ان سب کو (طوفان سے) بچا لیا اور ہم نے ان (بچنے والوں) کو (کافروں کی جگہ پر) آباد (قائم مقام) کر دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کو ڈبو دیا، سو جن کو (پہلے سے) ڈرا دیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا وہ تم دیکھ لو ﴿۷۳﴾ پھر ہم نے اس (نوح) کے بعد (مختلف) پیغمبروں کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا، سو وہ (پیغمبر) ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے، پھر بھی جس بات کو وہ پہلے سے جھٹلا چکے تھے اس کو ماننے کے لیے وہ تیار ہی نہیں ہوئے، حد سے آگے بڑھ جانے والوں (کافروں) کے دلوں پر ہم اسی طریقے سے مہر لگا دیتے ہیں ﴿۷۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) تم اپنی کوئی تدبیر تمھارے اپنے شریکوں سے مل کر کے (میرے خلاف) پکی کرلو۔

② (دوسرا ترجمہ) پھر وہ تدبیر تمھارے سامنے چھپی ہوئی نہ رہے (تیسرا) پھر تمھاری اس تدبیر کے بارے میں تم کو دل میں تنگی (گھٹن) نہ ہو (اس لیے کہ خفیہ تدبیر سے طبیعت میں گھٹن ہوتی ہے؛ اس لیے خفیہ تدبیر مت کرو جو کرنا ہو کھلم کھلا کرو)۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان کسی منصوبہ میں ناکام ہوتا ہے تو کہتا ہے میری فلاں تدبیر میں یہ کمی رہ گئی تھی؛ اس لیے ایسا ہوا تو ان کو کہہ دیا گیا کہ: اپنی تدبیر کو خوب اچھی طرح دیکھ لو، اس میں کوئی کمی نہ رہی ہو۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ۝٧٥ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝٧٦ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ۝٧٧ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ۝٧٨ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ۝٧٩ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۝٨٠ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۝٨١

پھران سب کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کوفرعون اور اس کے سرداروں کے پاس ہماری آیتوں کو لے کر بھیجا، تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے ﴿۷۵﴾ سو جب ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچ گیا تو وہ کہنے لگے: یقیناً یہ کھلم کھلا جادو ہی ہے ﴿۷۶﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں جبکہ وہ (حق) تمھارے پاس آچکا (ایسا) کہتے ہو: بھلا! کیا یہ جادو ہے؟ حالاں کہ جادوگر لوگ کامیاب نہیں ہوا کرتے ﴿۷۷﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے کہ جس (طریقے) پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اس (طریقے) سے تم ہم کو ہٹا دیویں اور تم دونوں (بھائیوں) کو ملک میں سرداری مل جاوے؟ اور ہم تم دونوں پر (کبھی) ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۷۸﴾ اور فرعون نے (اپنے ملازموں سے) کہا کہ: تمام ہوشیار (یا بڑے جان کار یا ماہر) جادوگر کو میرے پاس لاؤ ﴿۷۹﴾ سو جب جادوگر آگئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ: تم کو (میدان میں) جو ڈالنا ہو ڈالو ﴿۸۰﴾ سو جب ان (جادوگر) لوگوں نے (اپنی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال دیں (اور وہ سانپ بن کر دوڑتی نظر آئی) تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: جو کچھ تم نے دکھایا ہے[1] وہ تو جادو ہی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی ملیا میٹ کر دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے کام بننے نہیں دیتے ﴿۸۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم جو بنا کر لائے ہو۔ نوٹ: حضرت موسیٰؑ کا ساحرین سے مقابلہ ایک میدان میں ہوا تھا، قدیم دور سے آج تک مصر میں میدان کا انقلابات سے گہرا ربط رہا ہے۔

ع وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿٨٢﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوۡسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ
عَلٰى خَوۡفٍ مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهِمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فِرۡعَوۡنَ لَعَالٍ فِى الۡاَرۡضِ ۚ
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى يٰقَوۡمِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ فَعَلَيۡهِ تَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ
كُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوۡا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٥﴾
وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا
بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٧﴾

اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے حکم سے سچا کر کے دکھلاتے ہیں چاہے گنہگار لوگ (اس کو) برا سمجھیں ﴿۸۲﴾
سو (شروع دور میں) موسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی قوم کے صرف چند نوجوان ہی ایمان لائے ① فرعون اور ان کے سرداروں سے ڈرنے کی وجہ سے کہ کہیں وہ ان کو مصیبت میں نہ ڈال دیویں اور یقیناً فرعون تو ملک میں بڑا زور دکھا رہا تھا اور یقیناً وہ حد سے آگے نکل جانے والوں میں سے تھا ﴿۸۳﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر (سچے دل سے) ایمان لا چکے ہو تو اسی پر تم بھروسہ کرو، اگر تم مسلمان ہو ﴿۸۴﴾ تو (قوم کے) لوگ کہنے لگے کہ: ہم نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کر لیا، اے ہمارے رب! آپ ظالم قوم کے واسطے ہم کو فتنہ نہ بنائیے ② ﴿۸۵﴾ اور آپ اپنی رحمت سے ہم کو کافر قوم سے نجات عطا فرما دیجیے ﴿۸۶﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کی طرف حکم بھیجا کہ: تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھروں کو برقرار رکھو ③ اور تم اپنے گھروں کا رخ قبلے کی طرف بناؤ ④ اور تم لوگ نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۸۷﴾

---

① قوم کے نوجوان بڑے قیمتی ہوتے ہیں، ان پر اول محنت کی جائے تو ان شاء اللہ! بہت اچھے نتائج نکلیں گے، ان میں قوتِ فیصلہ تیز ہوتی ہے، ہمت و جرأت سے کام لیتے ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) ظالم لوگوں کے ہاتھوں سے آپ ہم کو آزمائش میں نہ ڈالیے، یا تختۂ مشق نہ بنائیے۔
نوٹ: یہ دعائیہ کلمات آج کل کے حالات میں بڑے اہتمام سے مانگنے کی ضرورت ہے۔
③ یعنی ڈر کر گھر نہ چھوڑو، دوسری بات: مکان کی تعمیر ایسی ہو کہ سکونت اور عبادت دونوں کام میں آوے (دوسرا ترجمہ) مصر میں مکان بناؤ۔ ④ (دوسرا ترجمہ) تمھارے گھروں ہی میں نماز کی جگہ بناؤ......... (باقی اگلے صفحہ پر:)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (دعا میں) کہا: اے ہمارے رب! یقیناً آپ نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو رونق کا سامان اور بہت سارا مال ① دنیا کی زندگی میں دے رکھا ہے، اے ہمارے رب! جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ (اس کے ذریعے) وہ (لوگوں کو) آپ کے راستے سے گمراہ کر رہے ہیں ② اے ہمارے رب! آپ ان کے مالوں کو مٹا دیجیے ③ اور ان کے دلوں کو اتنا سخت کر دیجیے ④ کہ جب تک وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں اس وقت تک وہ ایمان نہ لائیں ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے موسیٰ اور ہارون!) تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ⑤، سو تم دونوں (اپنی حالت پر) ثابت قدم رہو اور جو لوگ علم سے محروم ہیں ان لوگوں کے راستے پر نہ چلنا ﴿۸۹﴾

⊃ یعنی خوف کی وجہ سے مسجد جانا معاف ہے، اس آیت سے مسلمانوں کو سبق ملتا ہے کہ مکان کی تعمیر کے وقت ہی نقشہ اس طرح بناؤ کہ ہر کمرے سے قبلہ رخ آسان ہو جاوے اور نماز کی ادائیگی میں سہولت رہے اور جہاں اس طرح کے نقشے میں دشواری ہو یا جو مکان پہلے سے بنے بنائے ہیں، ان میں قبلہ کے نشان بنا دیے جائیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① مصر سے حبشہ تک سونے چاندی کی کانیں تھیں۔ ② زینت کے اسباب اور مال کی کثرت یہ بھی گمراہی کے اسباب بن سکتے ہیں، العیاذ باللہ۔ ③ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کی قوم کی اصلاح سے مایوس ہونے کے بعد ان کے مال و دولت سے دوسروں کی گمراہی کا خطرہ محسوس کر کے یہ بددعا کی۔ ④ ان کے دل کا سخت ہونا من جانب اللہ مقرر تھا، حضرت موسیٰؑ کی دعا سے صرف اس کا اظہار ہوا یا عذاب کو دیکھ کر کہیں وہ ایمان کو قبول نہ کر لیں جس کی وجہ سے عذاب ٹل جاوے۔ حضرت قتادہؒ کا بیان ہے کہ: اس دعا کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ فرعونیوں کے تمام جواہرات اور سونا چاندی اور باغوں و کھیتوں کی سب پیداوار پتھروں کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ (از معارف القرآن) ⑤ اللہ تعالیٰ سے دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مانگی، اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہہ رہے تھے، معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا مانگی ہوئی دعا میں شامل ہوتا ہے، جیسے سورۂ فاتحہ امام نے پڑھی اور مقتدی نے آمین کہہ دی تو وہ بھی فاتحہ والی دعا مانگنے والا ہو گیا۔ یہ دعا مفسرین کہتے ہیں کہ چالیس سال بعد قبول ہوئی، اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے وقتِ مقررہ پر قبولیتِ دعا کے اثرات عنایت فرماتے ہیں۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ
اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝٩٠ اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٩١ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
ع بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝٩٢
وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى
جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝٩٣

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرادیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی کے ارادے سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ (فرعون) ڈوبنے لگا تو بولا: میں ایمان لاتا ہوں کہ جس معبود پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ﴿۹۰﴾ (اس کو جواب دیا گیا) اب (تو ایمان لاتا ہے)؛ حالاں کہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور تو گمراہ کرنے والوں میں سے تھا ﴿۹۱﴾ سو آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے؛ تاکہ تیرے پیچھے (آنے) والوں کے لیے (عبرت کی) ایک نشانی بن جائے اور یقیناً بہت سارے لوگ ہماری نشانیوں کے بارے میں غفلت ہی میں پڑے ہوئے ہیں① ﴿۹۲﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو (رہنے کے لیے) ایک اچھا ٹھکانہ دیا② اور ہم نے ان کو پاکیزہ (یعنی نفیس) چیزوں میں سے روزی عطا کی، سو جب ان کے پاس (صحیح) علم پہنچ گیا تب ہی انھوں نے اس میں اختلاف کیا، یقیناً تمھارے رب قیامت کے دن جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے تھے ان میں ان کے درمیان فیصلہ کریں گے ﴿۹۳﴾

---

① فرعون کی نعش کی مزید تفصیل کے لیے بندے کا سفرنامہ ''دیکھی ہوئی دنیا'' کی تیسری جلد دیکھیں۔

② مہاجرین کی دو بڑی ضرورت: مناسب رہائش اور روزی کے اسباب۔

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ
اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ اِيْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

سو (اے نبی!) جو (کتاب) ہم نے تمھاری طرف اتاری اگر اس میں تم کو ذرا بھی شک ہے تو تم سے پہلے جو لوگ (آسمانی) کتاب پڑھتے تھے ان کو پوچھ لو①۔ پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچی بات آچکی؛ لہذا تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے شامل نہ ہو ﴿۹۴﴾ اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تم ان لوگوں میں سے ہرگز مت بنو، ورنہ تم نقصان میں پڑنے والوں میں سے ہوجاؤ گے ﴿۹۵﴾ یہ بات تو یقینی ہے کہ جن لوگوں پر تمھارے رب کی بات (ازل سے) طے ہو چکی ہے وہ (کبھی) ایمان نہیں لائیں گے ﴿۹۶﴾ چاہے تمام قسم کی نشانیاں ان کے سامنے آجائیں (تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے) یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیویں ﴿۹۷﴾ سو کوئی بستی ایسی کیوں نہیں ہوئی کہ (عذاب کو آنکھوں سے دیکھتے وقت) وہاں کے لوگ ایمان لاتے اور ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا، سوائے یونس کی قوم کے②، کہ جب وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے ان (پر) سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں دور کردیا اور ہم نے ان کو ایک وقت (یعنی موت) تک آرام سے رہنے دیا③ ﴿۹۸﴾

① نکتہ: بہت سارے شکوک کا ازالہ سوال سے ہوجاتا ہے۔
② قول: (۱) قومِ یونس کو عذاب کے آثار اور علامات نظر آئے تھے، اصل عذاب کا معائنہ نہیں ہوا تھا، ایسے وقت کا ایمان معتبر اور نافع ہے۔ قول: (۲) قومِ یونس نے عین عذاب کو دیکھ لیا پھر ایمان لائے یہ ایمان عام ضابطے کے مطابق نافع نہ ہونا چاہیے؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عام قاعدہ کے خلاف استثنائی طور پر ان کا ایمان معتبر رکھا اور ان کا یہ ایمان دنیا و آخرت میں عذاب سے نجات کا ذریعہ بنا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى
يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ
وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ
ع ١١ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ
مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ

اور اگر تمھارے رب چاہتے تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں وہ سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ ایمان لے ہی آویں؟ ﴿۹۹﴾ اور کسی بھی شخص سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ تعالیٰ ان کو (کفر کی) گندگی میں مبتلا رکھتے ہیں① ﴿۱۰۰﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہو کہ: تم نظر دوڑاؤ! آسمانوں اور زمین میں کیا کیا چیزیں ہیں؟ اور نشانیاں (یعنی دلائل) اور ڈرانے والے ایسے لوگوں کو کام نہیں آتے جو ایمان نہیں لاتے ہیں ﴿۱۰۱﴾ سو کیا وہ (کافر) لوگ (ایمان لانے کے واسطے) صرف اس طرح کے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جیسے (واقعات) ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پیش آئے تھے؟ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: سو تم انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۱۰۲﴾ پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ایمان والوں کو (عذاب سے) بچالیتے ہیں اسی طرح، ہم نے ہمارے ذمے یہ بات لے لی ہے کہ ہم (تمام) ایمان والوں کو بچالیا کرتے ہیں ﴿۱۰۳﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں (پڑے) ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا تم لوگ جن (بتوں) کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا ہوں؛ لیکن میں تو اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمھاری روح کو قبض کرتے ہیں،

---

① یعنی جو لوگ حق کو سوچتے نہیں اللہ تعالیٰ ان کو کفر کی گندگی میں پڑا رہنے دیتے ہیں۔

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ
فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ
يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ
مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١٦

اور مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے بن کر رہوں ﴿۱۰۴﴾ اور (مجھ سے تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ) تم اپنا منہ دین (یعنی اسلام) پر بالکل سیدھا رکھو اور تم شرک کرنے والوں میں سے ہرگز مت بنو ﴿۱۰۵﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو مت پکارو جو تم کو نفع بھی نہ دیوے اور تم کو نقصان بھی نہ دیوے، اگر تم نے ایسا کیا تب تو تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۱۰۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچاویں تو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی اس کو دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کریں تو اس کے فضل کو کوئی واپس کرنے والا نہیں ہے، وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کو پہنچاتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۷﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: اے لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے حق آ گیا، سو جو شخص بھی ہدایت کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے ہدایت کا راستہ اپناتا ہے اور جو شخص کہ گمراہ ہو گیا تو گمراہی کا نقصان اسی کو پہنچے گا اور میں تمھارے اوپر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾ اور (اے نبی!) جو وحی تمھارے پاس بھیجی جا رہی ہے تم اس پر چلو اور تم صبر کرو؛ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دیویں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾

سورة هود

(المكية)

سورۂ ہود

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو تیئیس (١٢٣) آیتیں ہیں، سورۂ یونس کے بعد اور سورۂ یوسف سے پہلے باون (٥٢) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت ہودؑ قومِ عاد کی سب سے زیادہ معزز شاخ ''خلود'' کے ایک فرد تھے، سرخ سفید رنگ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وجیہ شخصیت ملی تھی، ان کی ڈاڑھی بڑی تھی۔

ہود بن عبد اللہ بن ریاح بن خلود بن عاد بن عوض بن شالح بن ارفخشند بن سام بن نوح، مشہور پیغمبر تھے، جن کو قومِ عاد کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا تھا، حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو ہی عادِ اولیٰ کہا جاتا ہے۔ (لغات القرآن ج:٦ ص:١٤١)

سورۂ ہود میں انبیائے سابقین اور ان کی قوموں کے واقعات نوحؑ سے شروع کر کے حضرت موسیٰؑ تک خاصی ترتیب و تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں۔

جو شخص اس سورت کی آیت ''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ '' اور سورۂ زمر کی یہ آیت: ''وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ڰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ '' پڑھ کر سمندر میں سوار ہو تو وہ غرق سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا
اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ
مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الر، یہ ایسی کتاب ہے کہ (دلائل کے اعتبار سے) اُس کی آیتیں خوب مضبوط کی گئی ہیں ① پھر بہت زیادہ حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے وہ (آیتیں) صاف صاف بیان کی گئی ہیں ﴿۱﴾ یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، یقیناً میں تمھارے لیے اس کی طرف سے ڈرانے والا ② اور خوش خبری سنانے والا ہوں ﴿۲﴾ اور یہ کہ تم (اپنی پچھلی نافرمانی پر) اپنے رب سے معافی مانگو پھر (آئندہ کے لیے بھی) اس کی طرف رجوع کرو ③، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو مقررہ وقت تک (زندگی سے) اچھا فائدہ ④ اٹھانے کا موقع دیں گے اور جس نے بھی زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو اپنی طرف سے فضل (یعنی جنت) دیں گے اور اگر تم منہ پھراؤ گے تو میں تمھارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۳﴾

---

① قرآن کی آیات میں لفظی معنوی کسی طرح کی غلطی یا کمزوری کا کوئی امکان ہی نہیں ہے، یا منسوخ کے مقابلے میں ہے۔
② مراد: شفقت ومحبت کے ساتھ دنیا وآخرت میں نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرانا۔
③ استغفار کا تعلق پچھلے گناہ سے اور توبہ کا تعلق آئندہ اپنے آپ کو نیک بنا دینا اور گناہوں سے بچانا۔
④ متاعاً حسناً: رزق کی وسعت، زندگی کی سہولت، آفت وعذاب سے حفاظت، دنیا اور آخرت دونوں میں راحت بھری زندگی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ: ''متاعِ حسن'' یہ ہے کہ انسان کا دھیان مخلوق سے ہٹ کر خالق پر لگ جاوے، جو چیزیں موجود ہیں اس پر انسان قناعت کرے اور جو چیز حاصل نہیں ہوئی اس کے غم میں نہ پڑے رہے۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ
لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

تم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ (اللہ) تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۴﴾ سن لو! وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) سے چھپنے کے لیے اپنے سینوں کو (جھکا کر) دوہرا کر لیتے ہیں، سن لو! جس وقت وہ لوگ اپنے کپڑے اپنے اوپر اوڑھ (یعنی لپیٹ) لیتے ہیں اُس وقت بھی جو چیز وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو (چیز) وہ ظاہر کرتے ہیں اُس کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ تو سینوں کی باتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵﴾

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ
فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ
عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ
الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ
الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ ع۸
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹

اور زمین پر چلنے والا کوئی جانور بھی ایسا نہیں ہے جس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے مستقل (یعنی زیادہ) ٹھہرنے کی جگہ اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے (یعنی عارضی رہنے کی جگہ) اس کو بھی جانتے ہیں، ہر چیز کھلی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں موجود ہے ﴿۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا؛ تاکہ وہ تم کو آزماویں کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے[1] اور (اے نبی!) اگر تم (یہ بات) کہو کہ: یقیناً تم لوگوں کو مرنے کے بعد (قیامت میں) دوبارہ زندہ کیا جاوے گا تو (اس پر) یہ کافر لوگ ضرور کہیں گے کہ: یہ تو صرف کھلا جادو ہے ﴿۷﴾ اور اگر ایک جانی ہوئی مدت (یعنی تھوڑے دنوں) تک ہم ان پر سے عذاب کو مؤخر (یعنی ملتوی) کر دیں گے تو وہ لوگ ضرور (ایسی بات) کہیں گے کہ: کونسی چیز نے اس (عذاب) کو روک کے رکھا ہے؟ سن لو! جس دن وہ (عذاب) ان پر آجاوے گا تو پھر ان پر سے (کسی طرح بھی) واپس ہونے والا نہیں ہے اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا ﴿۸﴾

اور اگر ہم انسان کو ہماری طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیویں[2] پھر ہم اس (انسان) سے وہ (رحمت) واپس لے لیویں تو یقیناً وہ مایوس ہو جاوے گا، ناشکرا ہو جائے گا ﴿۹﴾

---

① جو عمل سنت کے مطابق اخلاص سے کیا جاوے۔ ② دوسرا ترجمہ: اپنی کسی نعمت سے لطف اندوز کریں۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ
فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ
كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾

اور اگر ہم اس (انسان) کو تکلیف پہنچنے کے بعد اس کو نعمتوں کا مزہ چکھا دیں تو وہ (انسان) ضرور کہے گا کہ: مجھ سے تو (میری) تمام مصیبتیں دور ہو گئیں، پکی بات یہ ہے کہ وہ (انسان) تو بڑا اترانے والا، بڑا ہی فخر کرنے والا ہے [1] ﴿١٠﴾ مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور نیک کام کیے ایسے لوگوں کے لیے تو مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے ﴿١١﴾ (اے نبی) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو وحی تم پر اتاری جا رہی ہے اس کا کچھ حصہ تم چھوڑ دو؟ اور اس بات سے تمھارا دل تنگ ہو جاتا ہے [2] کہ وہ (کافر) لوگ (ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا یا اس (نبی) کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا (جو فرشتہ ہم سے بھی بات چیت کرتا؟) (اے نبی!) یقیناً تم تو ڈرانے والے ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ذمے دار ہیں [3] ﴿١٢﴾ کیا وہ (کافر ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے اس (قرآن) کو (خود) گڑھ لیا ہے؟ تو (ان کو) تم (جواب میں) کہو: پھر تو تم اس (قرآن) جیسی دس سورتیں (اپنی خود کی) بنائی ہوئی تم لے آؤ اور (اس کام میں مدد کے لیے) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کو بھی بلا سکتے ہو اس کو بلا لو اگر تم سچے ہو تو ﴿١٣﴾

① دنیا کی راحت اور مصیبت دونوں عارضی ہے، ناشکری اور اترانا دونوں بری عادت ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) سو شاید آپ (تنگ ہو کر) جو احکام آپ کے پاس وحی کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں ان میں سے بعض (کی تبلیغ) کو چھوڑ دینا چاہتے ہو اور آپ کا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ۔

③ (دوسرا) مکمل اختیار رکھتے ہیں۔

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ۝۱۴ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا
وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ۝۱۵ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ
مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۶ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ

اور اگر وہ لوگ تمھاری (کہی ہوئی) بات قبول نہ کریں①تو تم جان لو کہ وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے علم (یعنی وحی) سے ہی اتارا گیا ہے اور یہ (بھی جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اب (بتاؤ) کیا تم مسلمان ہوتے ہو (یا نہیں)؟ ﴿۱۴﴾ جو شخص بھی (اپنے اعمال کے ذریعہ) دنیا کی زندگی اور اس کی رونق حاصل کرنا چاہتا ہے②تو ہم ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ اس (دنیا ہی) میں دے دیں گے اور ان کے لیے اس (دنیا) میں کوئی نقصان نہیں کیا جائے گا ﴿۱۵﴾ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں آگ ہی ہوگی، ان لوگوں نے اس (دنیا) میں جو کام کیے وہ سب برباد ہو جائیں گے اور جو عمل وہ لوگ کر رہے تھے وہ (آخرت میں) بیکار ہو جائیں گے ﴿۱۶﴾ کیا (قرآن کا انکار کرنے والا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے) جو شخص اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) کھلی دلیل (یعنی قرآن) پر ہو اور (اس قرآن کے سچا ہونے پر) اس کے پیچھے ایک گواہ (یعنی ثبوت)③اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے آیا ہو؟ اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب راستہ بتلانے والی اور رحمت تھی (وہ بھی قرآن کو سچا بتاتی ہے) وہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں،

---

① یعنی تمھارا کہنا کر نہ سکے۔② یرید: اس میں دوام و استمرار ہے؛ یعنی جو صرف دنیا ہی کا فکر کرے، آخرت کی طرف دھیان ہی نہ ہو۔③ قرآن مجید کی سچائی پر خود قرآن بھی گواہ ہے جو اس میں بے مثال فصاحت و بلاغت ہے وہ خود قرآن کی سچائی کی گواہی دیتی ہے یہ اعجاز قرآنی ہے، اسی طرح قرآن اتارا گیا حضرت نبئ کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر، آپ کے اخلاق، آپ کی مبارک عادتیں، آپ کی پاکیزہ زبان، آپ کا نورانی چہرہ یہ سب بھی آپ پر اتاری جانے والی کتاب قرآن کی سچائی کی دلیل ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ
اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا
كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اوران سب فرقوں میں سے جو بھی اس (قرآن) کا انکار کرے گا تو (جہنم کی) آگ اس کے وعدہ کی جگہ ہے، سوتم اس (قرآن) کے بارے میں کسی شک میں مت پڑو، یقیناً وہ (قرآن) تو تمھارے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) بالکل سچی کتاب ہے؛ لیکن اکثر لوگ ایمان لاتے نہیں ہیں ﴿۱۷﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، وہی لوگ اپنے رب کے روبرو حاضر کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے (ملائکہ) کہیں گے کہ: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، سن لو! اللہ تعالیٰ کی لعنت ظلم کرنے والوں پر ہے ﴿۱۸﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی دین اسلام) سے روکتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے راستے) میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۹﴾ وہ لوگ زمین میں (بھاگ کر کے اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے[1] اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والے نہیں ہونگے، ان کے لیے عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا، وہ لوگ (دنیا میں حق سے نفرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو) سن بھی نہیں سکتے تھے اور (حق کی طرف) وہ دیکھتے بھی نہیں تھے ﴿۲۰﴾ وہی لوگ ہیں جنھوں نے خود کو برباد کر دیا ہے اور جو (معبود) انھوں نے (دنیا میں) گڑھ رکھے تھے وہ سب (قیامت میں) ان سے غائب (یعنی گم) ہو جائیں گے ﴿۲۱﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) تھکا نہیں سکیں گے۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ
كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ ع
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا
بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ
عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے ﴿۲۲﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور انھوں نے اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾ (کافر اور مؤمن) ان دونوں فریق کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا شخص دیکھنے والا اور سننے والا ہو کیا ان دونوں کی حالت برابر ہوسکتی ہے؟ کیا پھر بھی تم لوگ دھیان نہیں دیتے ہو؟ ﴿۲۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا کہ یقین رکھو کہ میں تمھارے لیے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿۲۵﴾ یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، یقیناً میں تمھارے بارے میں دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۲۶﴾ سو ان (نوح علیہ السلام) کی قوم میں سے کافر سرداروں نے کہا: تو ہم کو ہمارے جیسا ہی ایک آدمی نظر آتا ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم میں سب سے زیادہ نیچی قوم کے لوگ وہی تمھاری بات مانتے ہیں (وہ بھی) بغیر سوچے سمجھے ① اور ہم کو اپنے اوپر تمھاری کوئی فضیلت نظر آتی نہیں ہے؛ بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں ﴿۲۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اوپر اوپر سے (تیسرا ترجمہ) ہماری قوم کے چند رذیل ہیں وہ سطحی رائے سے تمھاری پیروی کرنے والے ہوگئے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ
عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ
قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴿۳۰﴾ وَلَاۤ
اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ
لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ

اس (نوح علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) ایک روشن دلیل پر (قائم) ہوں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے پاس سے مجھے ایک (خاص) رحمت (یعنی نبوت) عطا کی ہو، سو (اس کی حقیقت) تمھاری آنکھ سے چھپادی گئی ہے، کیا ہم تم سے اس (رحمت) کو زبردستی چمٹا دیویں؛ حالاں کہ تم اس کو پسند نہیں کرتے ہو[1] ﴿۲۸﴾ اور اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو (میرے) اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور میں ایمان والوں کو ہٹانے (یعنی نکالنے) والا نہیں ہوں، یقیناً وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے ہی والے ہیں؛ لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ تم سب جاہل لوگ ہو ﴿۲۹﴾ اور اے میری قوم! اگر میں ان (غریب ایمان والوں) کو (اپنے پاس) سے ہٹادوں تو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے کون مجھ کو چھڑائے گا[2]، کیا پھر بھی تم (اتنی بات) نہیں سمجھتے؟ ﴿۳۰﴾ اور میں تم کو ایسا نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور (میرا دعویٰ) ایسا نہیں ہے کہ میں (تمام) غیب کی باتیں جانتا ہوں اور میں یہ (بھی) نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو (میرے ماننے والے) لوگ تمھاری نظروں میں بالکل حقیر ہیں ان کے بارے میں (تمھاری طرح) یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز کوئی بھی بھلائی (یعنی ثواب) نہیں دیں گے، جو بات ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں،

---

[1] (دوسرا ترجمہ) کیا وہ تمھاری سمجھ میں نہیں آرہی ہو پھر بھی ہم تمھارے اوپر زبردستی مسلط کردیویں (تیسرا ترجمہ) کیا ہم تم کو اس کے لیے مجبور کردیویں؛ حالانکہ تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ [2] (دوسرا ترجمہ) (اللہ کی پکڑ سے بچنے میں کون میری مدد کرے گا؛ یعنی کوئی نہیں)۔ فقر و مسکنت کی وجہ سے کسی کی توہین اللہ کی پکڑ کا سبب بن سکتی ہے۔

إِنِّيٓ إِذًا لَّمِنَ الظَّٰلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا فَأْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم
بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِيٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن
يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ
فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا۠ بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا ع
مَن قَدْ ءَامَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

یقیناً تب تو میں ظلم کرنے والوں میں سے بن جاؤں گا① ﴿۳۱﴾ (قوم کے) لوگوں نے کہا: اے نوح! پکی بات یہ ہے کہ تم نے ہم سے بحث کر لی سو تم نے ہم سے بہت بحث کر لی سو اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو② وہ ہمارے پاس لے آؤ ﴿۳۲﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ ہی تمھارے پاس وہ (عذاب) لائیں گے اور تم لوگ (عذاب سے بھاگ کر) تھکا نہیں سکو گے ﴿۳۳﴾ اور تم کو میری نصیحت فائدہ نہیں دے گی اگر میں تمھارے ساتھ بھلائی کرنا چاہوں تو بھی؛ جبکہ (تمھاری ضد کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے تم کو گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہو، وہی (اللہ تعالیٰ) تم سب کے رب ہیں اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﴿۳۴﴾ کیا یہ (کافر) لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ: اس (محمد یا نوح③) نے اس (قرآن یا وحی) کو (خود) گڑھ لیا ہے؟ تو (ان کو جواب میں) تم کہو کہ: اگر میں نے اس کو خود بنا لیا ہو تو میرے جرم کا وبال مجھ پر ہی ہوگا اور جو جرم تم لوگ کرتے ہو میں اس کا ذمے دار نہیں ہوں ﴿۳۵﴾

اور نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تمھاری قوم میں سے جو لوگ (اب تک) ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا ہرگز ایمان نہیں لاوے گا؛ لہذا جو کام وہ لوگ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے تم غمگین مت ہوؤ ﴿۳۶﴾

---

① یعنی اگر ان کے دلوں میں اخلاص ہو اور میں ان کے بارے میں کوئی غلط بات کہہ دوں تب تو میں ظلم کرنے والوں میں سے بن جاؤں گا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ڈراتے ہو۔ ③ بعض حضرات نے ''افتراہ'' کی ضمیر کا مرجع نوح علیہ السلام کو قرار دیا ہے۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا
فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ
مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾

اور (اے نوح!) تم ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی (یعنی حکم) سے کشتی بنالو اور تم مجھ سے ظالموں (کی نجات) کے بارے میں بات مت کرو، کیوں کہ وہ (ظالم لوگ) ڈوبنے ہی والے ہیں ﴿۳۷﴾ اور نوح (علیہ السلام) نے کشتی بنانے کا کام شروع کر دیا،اور جب بھی ان کی قوم کے کچھ سردار لوگ ان کے پاس سے گزرتے تو وہ ان (نوح علیہ السلام) پر ہنستے تھے،نوح (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو یقیناً ہم بھی (ایک دن) تم پر ہنسیں گے جس طرح تم (آج ہم پر) ہنس رہے ہو① ﴿۳۸﴾ سو عنقریب تم لوگ جان لوگے کہ کس کے پاس ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ﴿۳۹﴾ یہاں تک کہ جب ہمارا (عذاب دینے کا) حکم آپہنچا اور تنور (پانی سے) جوش مارنے لگا② تو ہم نے حکم دیا کہ: ہر قسم کے جانوروں میں سے (نر و مادہ) دو دو کے جوڑے اس (کشتی) میں سوار کرلو اور اپنے گھر والوں کو بھی؛ مگر جس کے بارے میں (ہمارا) حکم پہلے سے جاری ہو چکا ہو③ اور جو ایمان لائے ہیں ان کو بھی (کشتی میں بٹھالو) اور نوح (علیہ السلام) کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے ﴿۴۰﴾

---

① یعنی آگے چل کر ایسے حالات کھڑے ہوں گے جو تمھارے استہزاء کا موجب ہوں گے۔ اندازہ ایسا ہے کہ حضرت نوح ؑ کے زمانے سے قبل دنیا میں کشتی نہیں تھی۔
② یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا۔
③ کہ وہ کفر کی وجہ سے پانی میں ڈوبنے ہی والے ہیں۔ وہ کشتی میں سوار نہیں ہوں گے۔

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ
تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ
الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾
وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ
عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور نوح (علیہ السلام) نے (ساتھیوں سے) کہا کہ: تم اس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ کے نام سے اس (کشتی) کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا بھی ہے، یقیناً میرے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور وہ (کشتی) پہاڑ جیسی (بلند) موجوں میں ان سب کو لے کر چلنے لگی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے ① کو جبکہ وہ ایک الگ جگہ پر تھا آواز دی: اے میرے پیارے بیٹے! تو ہمارے ساتھ (کشتی میں) سوار ہو جا اور تو کافروں کے ساتھ شامل نہ ہو ﴿۴۲﴾ وہ (بیٹا) کہنے لگا کہ: ابھی میں کسی پہاڑ پر چلا جاؤں گا جو مجھ کو پانی (میں ڈوبنے) سے بچا لے گا، نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچانے والا نہیں ہے؛ مگر جس پر اللہ تعالیٰ ہی رحم کریں اور ان دونوں (باپ بیٹے) کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی سو وہ (بیٹا) ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا ﴿۴۳﴾ اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا گیا: اے زمین! تو اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تو (پانی برسانے سے) رک جا اور پانی سکھا دیا گیا ② اور (کافروں کو ہلاک کرنے کا) کام پورا ہو گیا اور وہ (کشتی) جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم ہوا کہ: ظالم لوگ (رحمت سے) دور ہو جاؤ ﴿۴۴﴾

① اس کا نام ”یام“ تھا جس کو کنعان کہتے ہیں، بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آپ کا سوتیلا بیٹا تھا۔
② (دوسرا ترجمہ) اور پانی اتر گیا (تیسرا ترجمہ) پانی کم کر دیا گیا۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ
الْحٰكِمِيْنَ ۝٤٥ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ڰ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا
لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٤٦ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ
اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٤٧ قِيْلَ
يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤٨

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا: اور کہا اے میرے رب! یقیناً میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے ہے اور یقیناً آپ کا وعدہ سچا ہے اور آپ حکم کرنے والوں میں سب سے اچھے حکم کرنے والے ہو ﴿٤٥﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نوح! یقیناً وہ (تمھارا بیٹا) تمھارے اہل میں سے نہیں ہے① کیوں کہ اس کا کام اچھا (یعنی صحیح) نہیں ہے؛ لہٰذا تم مجھ سے ایسی چیز کا سوال نہ کرو جس کی تم کو خبر نہ ہو، یقین رکھو میں تم کو نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم جاہلوں (یعنی نادانوں) میں سے مت بنو ﴿٤٦﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں آپ کی حفاظت چاہتا ہوں اس بات سے کہ (آئندہ) میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کروں جس کی حقیقت مجھ کو معلوم نہ ہو، اور اگر آپ مجھ کو معاف نہ کر دیویں اور مجھ پر رحم نہ کریں تو میں نقصان میں پڑنے والوں میں سے ہو جاؤں گا ﴿٤٧﴾ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا: اے نوح! (کشتی سے) اتر جاؤ، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں لے کر جو تمھارے لیے اور تمھارے ساتھ جتنی قومیں ہیں ان سب کے لیے ہیں، اور کچھ قومیں ایسی بھی ہیں جن کو ہم (دنیا میں چند دن) فائدہ اٹھانے کا موقع دیں گے، پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ﴿٤٨﴾

---

① واقعی نبی کے اہل وہ ہیں جو ایمان لا کر نجات پاوے۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ نیک لوگوں سے نسبت کام آتی ہے۔

نکتہ: جیسا گھرانہ ویسے اچھے اعمال بھی ہونے چاہیے تب اس گھرانے کا حقیقی فرد کہلانے کے قابل انسان ہوتا ہے۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ
هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ ع
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵٠﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵١﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا
تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵٢﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ
وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵٣﴾

یہ سب غیب کی خبریں ہیں جو وحی کے ذریعہ ہم تم کو بتلا رہے ہیں، یہ سب (واقعات ہمارے) اس (بتانے) سے پہلے نہ تو تم جانتے تھے، نہ تو تمھاری قوم جانتی تھی، سو تم صبر کرو، یقیناً اچھا انجام تقویٰ والوں ہی کے لیے ہے ﴿۴٩﴾

اور (قومِ) عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (نبی بنا کر) بھیجا تو ہود نے کہا: اے میری قوم! تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تم لوگ تو جھوٹی بات ہی کہہ رہے ہو ﴿۵٠﴾ اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرے اجر (بدلے) کی ذمے داری اسی (اللہ تعالیٰ) پر ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا، کیا پھر بھی تم لوگ سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۵١﴾ اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کے سامنے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائیں گے، اور تمھاری (ابھی موجود) قوت کو زیادہ کر کے تمھاری طاقت کو بڑھا دیں گے ① اور تم لوگ گنہگار بن کر (ایمان سے) مت پھر جاؤ ﴿۵٢﴾ قوم کے لوگ کہنے لگے: اے ہود! تم ہمارے پاس (اپنی سچائی کی) کوئی دلیل نہیں لائے ہو اور ہم تمھارے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور ہم تمھاری بات پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۵٣﴾

---

① استغفار اور توبہ سے مال اور اولاد میں برکت ہوگی، جسمانی صحت وقوت بھی زیادہ ہوگی۔ مال واولاد کی کثرت سے بھی ایک طرح کی قوت ہو جاتی ہے۔

إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ
مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ
رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾
فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ
وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾

ہم تو یہی بات کہتے ہیں کہ: ہمارے بعض معبودوں نے تم کو بری طرح جھپٹ میں لے لیا ہے① ہود (علیہ السلام) نے کہا: یقین رکھو! میں تو اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی (اس بات پر) گواہ رہو کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن کو تم شریک مانتے ہو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ﴿۵۴﴾ سو تم سب مل کر میرے بارے میں (جو بھی) چال (چل سکتے ہو) چلو②، پھر مجھے (ذرہ برابر بھی) مہلت مت دو ﴿۵۵﴾ یقین رکھو! میں نے تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا جو میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، جتنے بھی (زمین پر چلنے والے) جانور ہیں ان سب کی پیشانی اس نے پکڑ رکھی ہے③ یقیناً میرے رب سیدھے راستے پر (چلنے سے ملتے) ہیں ﴿۵۶﴾ سو اگر تم لوگ (سچے دین سے) منہ پھراتے ہو تو جو پیغام دے کر مجھ کو تمھارے پاس بھیجا گیا تھا وہ تو میں نے تم کو پہنچا دیا اور (تم ایمان نہیں لاؤ گے تو اب) میرے رب (تم کو ہلاک کر کے) تمھاری جگہ کسی اور قوم کو آباد کریں گے، اور تم لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکو گے، یقیناً میرے رب تمام چیز پر نگرانی کرنے والے ہیں ﴿۵۷﴾ اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے ہود (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو اپنی (خاص) رحمت (کے ذریعہ عذاب) سے بچا لیا اور ہم نے ان کو بھاری عذاب سے نجات دی ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جنون (یا آسیب) پہنچایا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) میرے حق میں جو برائی کر سکتے ہو کر گزرو۔ ③ یعنی ان سب پر اللہ کا مکمل قابو ہے۔

وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا
لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ ع
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا
اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ
اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾

اور یہی قومِ عاد ہے جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں (یعنی نشانیوں) کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے شرارت کرنے والے (حق کے) پکے دشمن کی بات پر وہ چلے① ﴿۵۹﴾ اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لازم کردی گئی اور قیامت کے دن بھی (لعنت ان کے ساتھ رہے گی) سنو! قومِ عاد نے یقیناً اپنے رب کا انکار کیا، سنو! (قومِ) عاد کے لوگ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور کردیے گئے جو ہود (علیہ السلام) کی قوم تھی ﴿۶۰﴾

اور قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر) بھیجا② تو صالح علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور تم کو اس میں آباد کردیا، سو تم اس (اللہ تعالیٰ) سے معافی مانگو، پھر اسی (اللہ تعالیٰ) سے توبہ کرو، یقین رکھو کہ میرے رب تو بہت نزدیک ہیں (دعا کو) قبول کرنے والے ہیں ﴿۶۱﴾ قوم کے لوگ کہنے لگے: اے صالح! اس بات سے پہلے تو تو ہمارے درمیان ایسا رہا کہ (ہم کو) تجھ سے بڑی امید تھی③ جن بتوں کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں کیا ان کی عبادت سے تو ہم کو روکتا ہے؟ اور جس (دین) کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے اس کے بارے میں ہم کو ایسا شک ہے کہ دل مانتا ہی نہیں ﴿۶۲﴾

---

① شریروں کی تائید اور ان کی اتباع یہ بھی عذاب لانے والے جرائم میں سے ہے۔ ② جن آیتوں میں نبی اور قوم کے درمیان بھائی ہونے کی بات کہی گئی ان میں کئی جگہوں پر خاندانی بھائی یا وطنی بھائی یا دونوں طرح کی اخوت مراد ہے۔
③ اعلانِ نبوت سے قبل بھی حضرات انبیا علیہم السلام بہت اچھے اخلاق پر ہوتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ
مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾
فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا
جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾

صالح (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) ایک کھلی دلیل پر ہوں① اور اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے مجھ کو رحمت (یعنی نبوت) دی ہے، اگر میں ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے کون مجھ کو بچالے گا سو (تبلیغ سے مجھے روک کر) تم تو میرا نقصان ہی زیادہ کررہے ہو ﴿٦٣﴾ اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لیے نشانی (بن کر آئی) ہے، سو تم اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں (چارہ) کھاتی پھرے اور تم برے ارادے سے اس کو ہاتھ بھی مت لگاؤ②، ورنہ بہت جلدی عذاب (آکر) تم کو پکڑ لے گا③ ﴿٦٤﴾ سو انھوں نے اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے④ تو صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ: تم تین دن اپنے گھروں میں مزے اڑالو، یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا ہونے والا نہیں ہے ﴿٦٥﴾ سو جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے صالح (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو اپنی (خاص) رحمت کے ذریعہ بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے (حفاظت میں رکھا) یقیناً تمھارے رب وہ تو بہت طاقت والے ہیں، بڑے زبردست ہیں ﴿٦٦﴾ اور ظالموں کو ایک بھیانک آواز نے پکڑ لیا، سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ﴿٦٧﴾

① (دوسرا ترجمہ) میرے رب کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت (یا صحیح سمجھ) پر ہوں۔
② (دوسرا ترجمہ) برائی پہنچانے کے مقصد سے تم اس کو ہاتھ بھی مت لگاؤ۔
③ (دوسرا ترجمہ) ورنہ تم کو فوری عذاب پکڑ لے گا۔ ④ یعنی اونٹنی کو مار ڈالا۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۗ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ ع
رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۗ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ
حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۗ قَالُوْا لَا
تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ
شَيْخًا ۗ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾

ایسے ہو گئے جیسے اس (بستی) میں کبھی بسے ہی نہیں تھے، سنو! قومِ ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا، سنو! ثمود کے لوگ (بھی اللہ کی رحمت سے) دور کر دیے گئے ﴿۶۸﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (انسانی شکل میں بیٹا پیدا ہونے کی) خوش خبری لے کر آئے تو ان فرشتوں نے (آکر) کہا کہ: سلام، تو اس (ابراہیم) نے بھی (جواب میں) کہا: سلام، سو اس (ابراہیم) نے دیر نہیں لگائی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے[1] ﴿۶۹﴾ پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) نے ان (آنے والوں) کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس (کھانے) کی طرف بڑھتے نہیں ہیں تو ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کو اجنبی سمجھا[2] اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) ان کی وجہ سے دل میں ڈر گئے تو اس پر وہ (آنے والے) کہنے لگے: (ابراہیم!) آپ مت ڈریئے، یقیناً ہم لوگ لوط (علیہ السلام) کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۷۰﴾ اور ان (ابراہیم علیہ السلام) کی بیوی (سارہ وہیں) کھڑی ہوئی تھیں، سو (ان باتوں کو سن کر) ہنس پڑیں، پھر ہم نے اس (سارہ) کو اسحاق کی (پیدائش کی) خوش خبری دی اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) (پوتے کی پیدائش) کی (خوش خبری دی) ﴿۷۱﴾ تو وہ (سارہ) بولی: ہائے! کیا مجھ کو بچہ ہوگا؟ حالاں کہ میں تو بوڑھیا ہو گئی اور یہ میرے شوہر (بھی) بالکل بوڑھے ہو چکے ہیں، یقیناً یہ تو ایک بڑے تعجب کی بات ہے ﴿۷۲﴾

---

(۱) ابراہیمؑ نے ماحضر میں اول تلا ہوا بچھڑا پیش کیا تو ان کی اہتمام والی ضیافت کیسی ہوگی! معلوم ہوا کہ مہمان آوے تو سب سے پہلے جو حاضر ہو وہ پیش کر دو بعد میں دوسرا اہتمام کرو۔ (۲) (دوسرا ترجمہ) ان کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کو کھٹکا لگا۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ
رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ
وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ
قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ

تو وہ (آنے والے مہمان فرشتے) کہنے لگے: کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟① (اے ابراہیم کے) گھروالو! تم پر تو (خاص) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام تعریف والے ہیں، بڑی شان والے ہیں ﴿۷۳﴾ پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) کی گھبراہٹ دور ہو گئی اور ان کو خوش خبری مل گئی تو وہ لوط (علیہ السلام) کی قوم کے بارے میں ہم سے بحث کرنے لگے ﴿۷۴﴾ یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) تو بڑے حلیم تھے، بڑے نرم دل تھے، انابت کرنے والے تھے ﴿۷۵﴾ اے ابراہیم! اِس بات کو تو تم جانے دو، یقین کرلو کہ تمھارے رب کا حکم آ ہی پہنچا ہے اور یقیناً ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو واپس نہیں کیا جا سکتا ﴿۷۶﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ (لوط علیہ السلام) ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے غمگین ہوئے اور ان (لوط علیہ السلام) کا دل ان کی وجہ سے پریشان (یعنی تنگ) ہوا اور لوط (علیہ السلام) کہنے لگے: یہ آج کا دن بڑا ہی سخت ہے ﴿۷۷﴾ اور ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور پہلے سے ہی ان کو برے کام کرنے کی عادت تھی، لوط (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں وہ تمھارے لیے بہت زیادہ پاکیزہ ہیں②،

① خانوادۂ نبوت میں عجائبات کا نظارہ ہوتا ہی رہتا ہے اس لیے اس عمر میں بچے کی ولادت میں تعجب کیسا؟
② اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی کا باپ خود نکاح کی پیش کش کرسکتا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ
اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ
مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ
مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا
سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ﴿۸۲﴾

سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھ کو میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا مت کرو، کیا تم میں ایک بھی اچھی چال چلن والا آدمی نہیں ہے؟① ﴿۷۸﴾ قوم کے لوگ کہنے لگے: تم کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم کو تمھاری بیٹیوں میں کوئی دل چسپی (یعنی رغبت، خواہش اور غرض) نہیں ہے اور ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ تو تم کو معلوم ہی ہے ﴿۷۹﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: کاش کہ میرے پاس تمھارے مقابلے کی کوئی طاقت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا! ﴿۸۰﴾ (ان آنے والے مہمان فرشتوں نے) کہا: اے لوط! یقیناً ہم تو تمھارے رب کے بھیجے ہوئے (یعنی فرشتے) ہیں، وہ تم تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے؛ لہٰذا تو اپنے اہل کو② لے کر رات کے کسی حصے میں (بستی سے) نکل جا اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے③؛ مگر تمھاری بیوی، واقعہ یہ ہے کہ ان (قوم کے لوگوں) پر جو (عذاب) آنے والا ہے یقیناً وہ (عذاب) اس پر بھی آ کر ہی رہے گا، یقیناً ان (پر عذاب اترنے) کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے، کیا صبح بالکل نزدیک نہیں ہے؟ ﴿۸۱﴾ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ گیا تو ہم نے (اس زمین کو پلٹ کر) اس کے اوپر والے حصے کو نیچے والا حصہ کر دیا اور ہم نے اس (بستی) پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر مسلسل (یا تہہ بہ تہہ) برسائے ﴿۸۲﴾

① تمھارے درمیان کوئی آدمی ہوتا جو پوری قوم کو اچھی بات سکھاتا اور بری بات سے روکتا۔ جو شخص بھی اپنی قوم سے اس طرح کی خیر خواہی کرے وہ ''رشید'' ہے۔ ② یہاں اہل سے تمام ایمان والے مراد ہیں۔ ③ ایک مطلب یہ ہے کہ جلدی جلدی چلیں، اس میں ایک اشارہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پیچھے قوم پر جو عذاب آ رہا ہے اس کی طرف مڑ مڑ کر نہ دیکھیں۔

النصف ع
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿٨٣﴾ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ
اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿٨٤﴾ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ
وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿٨٥﴾
بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا
یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

تمھارے رب کے یہاں سے ان پر (خاص) نشان لگے ہوئے تھے ① اور وہ (بستیاں مکہ کے) ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں ہیں ﴿۸۳﴾

اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (نبی بنا کر) بھیجا تو اس (شعیب علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے اور تم لوگ ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو، یقیناً میں تم کو اچھی حالت (یعنی مال داری) میں دیکھتا ہوں اور یقیناً میں تم پر ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا ② ﴿۸۴﴾ اور اے میری قوم! تم ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو ③ اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿۸۵﴾ (لوگوں کو پورے پورا دینے کے بعد حلال طریقے سے) اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا (جو نفع) بچ کر رہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم (میری بات) مانو تو ④ اور میں تمھارے اوپر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۸۶﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: اے شعیب! کیا تم کو تمھاری نماز (ہمارے بارے میں) یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جن (بتوں) کی عبادت کرتے آئے ہیں ہم ان کو چھوڑ دیویں یا ہم اپنے مالوں کے بارے میں (اپنی مرضی سے) جو چاہیں کر رہے ہیں (کیا ہم) اس کو بھی (کرنا چھوڑ دیویں؟)

---

① عذاب والے پتھر دوسرے عام پتھروں سے بالکل الگ تھے اور اس پر ہر مجرم کا نام لکھا ہوا تھا، جس پتھر پر جس کا نام تھا وہ اس کو آ کر لگتا تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) جو ہر قسم کے عذاب کو گھیرنے والا (جامع) ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور تم لوگوں کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اگر تم کو میری (بات پر) یقین آوے (تو مان لو)

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ
وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ
اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ﴿۸۸﴾
وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا
اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴿۹۰﴾

یقیناً تم تو بہت ہی باوقار، نیک چلن آدمی ہو① ﴿۸۷﴾ شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! بتلاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے بہترین رزق دیا ہے② اور جن کاموں کے کرنے سے میں تم کو روکتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ وہ کام میں خود کرنے لگوں③ میں تو اپنی استطاعت کے مطابق تمھاری اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ (کی مدد) سے ہی مجھے (اصلاحی کاموں کی) توفیق ملتی ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں انابت کرتا ہوں ﴿۸۸﴾ اور اے میری قوم! میرے ساتھ جو تم کو مخالفت ہے وہ تم کو ایسے (برے) کاموں کی طرف نہ لے جاوے④ جس کے نتیجے میں تم پر بھی اسی طرح کی مصیبت آپڑے جیسی نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آپڑی تھی اور لوط کی قوم (کا زمانہ اور علاقہ) تم سے (زیادہ) دور (بھی) نہیں ہے ﴿۸۹﴾ اور تم اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف توبہ کرو، یقیناً میرے رب بہت ہی رحم کرنے والے، بہت زیادہ محبت کرنے والے ہیں ﴿۹۰﴾

---

① یہ مذاق اور طنز میں جملہ تھا، اہلِ دین لوگوں کے معاملات میں صحیح رہنمائی کرے وہ بھی ان کو پسند نہیں ہوتا، آج بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ علما کا کام صرف نماز، مسجد تک محدود ہے؛ حالاں کہ معاملات اور زندگی کے ہر شعبے میں شرعی رہبری کے لیے علما کی ضرورت ہے۔

② مراد: ظاہری حلال، پاکیزہ روزی اور باطنی رزق: عقل، فہم، وحی، نبوت۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور میرا یہ ارادہ نہیں کہ جس بات سے میں تم کو منع کروں اس کے خلاف میں خود کروں۔

④ عداوت میں حق کا انکار نہ کرو۔

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾ وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ
وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾

(قوم کے) لوگ کہنے لگے: اے شعیب! تمھاری بہت ساری باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی (1) اور ہم تو دیکھ ہی رہے ہیں کہ تم ہمارے درمیان میں بہت ہی کمزور (آدمی) ہو اور اگر تمھارے خاندان (والے جو ہمارے مذہب پر ہیں ان) کا خیال نہ ہوتا تو ہم تم کو ضرور پتھر مار کر ہلاک کر دیتے اور ہماری نظروں میں تمھاری کوئی عزت نہیں ہے ﴿۹۱﴾ شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! کیا میرے خاندان کا خیال (دباؤ) تمھاری نظروں میں اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہے اور تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے (2) یقیناً تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو میرے رب کے قابو میں ہے ﴿۹۲﴾ اور اے میری قوم! تم اپنی حالت پر کام کرتے رہو (3)، میں اپنے طریقے کے مطابق عمل کر رہا ہوں، تھوڑے ہی دنوں میں تم کو پتہ چل جائے گا کس پر عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دیتا ہے اور کون جھوٹا ہے؟ اور تم لوگ انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ﴿۹۳﴾ اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ان کو اپنی (خاص) رحمت سے بچا لیا (4) اور ظالموں کو ایک بھیانک آواز نے پکڑ لیا، سو وہ (ظالم لوگ صبح کو) اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے ﴿۹۴﴾

---

(1) حقارت میں ایسا کہا، یا باتوں کو سن کر انکار کے لیے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا، یا بے توجہی سے منکر لوگ ایسا جواب دیتے۔ (2) یعنی بالکل ہی بھلا رکھا ہے۔
(3) یہ کفر کی اجازت نہیں، ڈانٹ ہے۔ (4) رحمتِ الٰہی کی برکت سے عذاب سے حفاظت ہوئی۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى ع
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ
فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ
الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِىْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا
اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ لَّمَّا جَآءَ
اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾

(وہ ایسے ہو گئے) جیسے کبھی ان (گھروں) میں بسے ہی نہیں تھے، سنو! مدین والے (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) ایسے ہی دور کیے گئے جیسے ثمود کے لوگ دور کیے گئے تھے ﴿۹۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا، سو وہ لوگ تو فرعون کے حکم پر چلتے رہے؛ حالاں کہ فرعون کی کوئی بات صحیح نہیں تھی ﴿۹۶﴾ ﴿۹۷﴾ وہ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا، سو اپنی قوم کو آگ پر پہنچائے گا، سو وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس پر وہ پہنچیں گے ﴿۹۸﴾ اور اس (دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لعنت میں ہوں گے) بہت برا انعام ان کو دیا گیا ﴿۹۹﴾ یہ سب ان بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تمھارے سامنے بیان کرتے ہیں، ان میں سے کچھ (بستیاں ابھی تک) قائم ہیں (جیسے مصر) اور کچھ (بستیاں) کٹی ہوئی کھیتی (کی طرح بالکل ختم) ہو چکی ہیں ﴿۱۰۰﴾ اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا؛ لیکن خود انھوں نے (نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، سو جب تیرے رب کا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ان کے وہ معبود جن کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ لوگ پکارا کرتے تھے وہ ان کو کچھ بھی کام نہیں آئے، اور وہ (جھوٹے معبود) ان (مشرکوں) کی تباہی میں ہی اضافہ کے سبب ہوئے[1] ﴿۱۰۱﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) ان (معبودوں) کی وجہ سے ان کی بربادی ہی زیادہ ہوئی۔

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ
يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ
وَّشَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾

اور اسی طرح تمھارے رب کی پکڑ ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتے ہیں؛ حالاں کہ وہ (بستیاں) ظالم ہوتی ہیں، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کی پکڑ بڑی دردناک ہے، بہت ہی سخت ہے ﴿١٠٢﴾ یقیناً ان سب (واقعات) میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو، وہ ایسا دن ہوگا جس میں تمام لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ ایسا دن ہوگا جس کو کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھیں گے① ﴿١٠٣﴾ اور ہم نے اس (دن) کو گنی ہوئی مدت ہی کے لیے ملتوی کیا ہے ﴿١٠٤﴾ جب وہ (قیامت کا) دن آوے گا تو کوئی اس کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا، سو ان میں سے بعض لوگ تو برے نصیب والے ہوں گے اور (دوسرے) بعض لوگ اچھے نصیب والے ہوں گے ﴿١٠٥﴾ سو جو لوگ برے نصیب والے (کافر) ہیں تو وہ جہنم میں رہیں گے، ان کے لیے اس (جہنم) میں چیخنے اور چلانے کی آواز ہوگی ﴿١٠٦﴾ وہ لوگ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہے (یعنی ہمیشہ)؛ الا یہ کہ تمھارے رب (کوئی اور بات) چاہیں②، یقیناً تمھارے رب جس (کام) کا بھی ارادہ کرتے ہیں اس کو اچھی طرح کر ہی ڈالتے ہیں ﴿١٠٧﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سب کے سب لوگ حاضر کر دیے جائیں گے۔

② رب کی چاہت ان کو دائمی جہنم میں رکھنے کی ہے یہ دوسری آیات واحادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا
شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا
كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ ع
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾

اور جو لوگ اچھے نصیب والے ہیں (یعنی ایمان والے) وہ جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں (یعنی ہمیشہ)؛ مگر یہ کہ تمھارے رب (کوئی اور بات) چاہیں، یہ ایسا عطیہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا① ﴿۱۰۸﴾ سو وہ (مشرک) لوگ جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں ان کے (باطل ہونے کے) بارے میں تم ذرا بھی شک میں مت رہنا②، وہ لوگ تو (بتوں کی) اسی طرح عبادت کرتے ہیں جس طرح ان کے باپ دادا پہلے عبادت کرتے تھے اور یقیناً ہم ان کو ان کا (عذاب کا) حصہ پورے پورا چکا دینے والے ہیں جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی ﴿۱۰۹﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات تمھارے رب کی طرف سے پہلے سے طے نہ کردی گئی ہوتی③ تو ان کے درمیان فیصلہ (دنیا ہی میں) کر دیا جاتا اور یقیناً وہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا ﴿۱۱۰﴾ اور یقیناً ان سب لوگوں کو وقت آنے پر تمھارے رب ان کے اعمال کا پورے پورا بدلہ چکا دیں گے، یقیناً جو کام وہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۱۱﴾

---

① دوسری آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہمیشہ جنت میں اور کافروں کو ہمیشہ جہنم میں رکھیں گے۔
② (دوسرا ترجمہ) ذرا بھی دھوکہ میں مت رہنا (کہ ان بتوں کی عبادت جہنم میں لے جانے کا ذریعہ ہوگی)
③ یعنی یہ کہ پورا عذاب تو آخرت ہی میں دیا جائے گا۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا
تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾
فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا
قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق تم سیدھے راستے پر قائم رہو① اور وہ لوگ بھی جو (کفر سے) توبہ کر کے تمھارے ساتھ ہیں (وہ بھی تمھارے ساتھ سیدھے راستے پر قائم رہیں) اور تم حد سے آگے مت بڑھو، یقین رکھو جو عمل بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۱۲﴾ اور تم لوگ ظالموں کی طرف (ذرا بھی) مائل نہ ہونا②، ورنہ تم کو جہنم کی آگ پکڑ لے گی اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایت کرنے والے نہیں ہوں گے پھر تم کو کوئی مدد بھی نہیں پہنچائی جاسکے گی ﴿۱۱۳﴾ اور (اے محمد!) تم دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کو قائم کرو، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے واسطے ﴿۱۱۴﴾ اور (اے نبی)! تم صبر کرو، سو یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ﴿۱۱۵﴾ سو جو امتیں تم سے پہلے (ہلاک) ہو چکی ہیں اُن میں ایسے لوگ کیوں نہیں ہوئے جن میں کچھ سمجھ بچی ہو③ جو زمین میں فساد (یعنی کفر) سے روکتے ہوں، مگر تھوڑے سے لوگ تھے (جو خود کفر سے بچتے تھے اور دوسروں کو روکتے تھے) ان میں سے جن کو ہم نے (عذاب سے) نجات دی تھی،

---

① استقامت میں بھی انسان آزاد نہیں ہے رب کے حکم کے مطابق ہی ہونی چاہیے۔ ② اس کے بہت سارے مطالب ہیں: ظالموں سے دوستی نہ کرو، ان کا کہنا نہ مانو، ظالموں کی طرف کسی طرح میلان نہ ہو، ان کے اعمال و افعال کو پسند نہ کرو، ان کے برے اعمال پر سکوت و رضا کا اظہار نہ کرو، ظالموں کی صحبت میں نہ بیٹھو، شکل و صورت، رہن وسہن اور فیشن میں ان کی اتباع نہ کرو۔ ③ جن میں بھی عقل ہو وہ نہی عن المنکر کریں۔ آج حکمت و مصلحت کے عنوان کی آڑ میں نہی عن المنکر ترک ہو رہا ہے۔ نہی عن المنکر عذاب سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۝۱۱۶ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ
الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ۝۱۱۷ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا
يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۝۱۱۸ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۝۱۱۹ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ
مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۝۱۲۰

اور ظالم لوگ جس عیش میں تھے اسی کے پیچھے وہ پڑے رہے، اور وہ گنہگار تھے ﴿۱۱۶﴾ اور تمھارے رب ایسے نہیں ہیں کہ بستیوں (کے رہنے والوں) کو ظلم کر کے ① ہلاک کر دیویں؛ حالاں کہ ان (بستی) کے رہنے والے (خود کی اور دوسروں کی) اصلاح (یعنی حالت کو درست کرنے کی محنت) میں لگے ہوئے ہوں ② ﴿۱۱۷﴾ اور اگر تمھارے رب چاہتے تو (تمام) لوگوں کو ایک ہی طریقہ (یعنی اسلام) پر کر دیتے (لیکن) لوگ ہمیشہ (آپس میں) اختلاف ہی کرتے رہیں گے؛ ﴿۱۱۸﴾ مگر یہ کہ جن پر تمھارے رب رحم فرمائیں گے ③ اور اسی (امتحان) کے لیے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے اُن کو پیدا کیا اور تمھارے رب کی بات (جو اس نے کہی تھی وہ) پوری ہو کر ہی رہے گی کہ میں جنات اور انسان سب سے جہنم کو ضرور بھر کر ہی رہوں گا ﴿۱۱۹﴾ اور نبیوں کے واقعات میں سے (یہ جو اوپر ذکر کیے گئے ہیں) وہ تمام (واقعات) جو ہم تمھیں سناتے ہیں ہم ان کے ذریعہ تمھارے دل کو جما دیتے ہیں ④ اور اس (سورت یا واقعہ) میں جو بات تمھارے پاس آئی وہ (خود) بھی حق ہے ⑤ اور تمام مومنوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے ﴿۱۲۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کفر کے سبب سے۔

② اصلاحی محنت عذاب کو روکنے کا ذریعہ ہے۔

③ تو ان کو سچائی پر قائم رکھیں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) تمھارے دل کو قوت دے (کر مضبوط) کریں۔

⑤ یعنی تحقیقی باتیں ہیں۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
ع وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن کو کہہ دو کہ تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو ہم بھی (اپنے طریقہ پر) عمل کر رہے ہیں ﴿۱۲۱﴾ اور (اعمال کے نتائج کا) تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں ﴿۱۲۲﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے اُن سب کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اور ہر (قسم کے تمام) کام اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جائیں گے، سو تو اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کر اور اسی (اللہ تعالیٰ) پر تو بھروسہ کر، اور جو کام تم کرتے ہو تمھارے رب اُس سے غافل (یعنی بے خبر) نہیں ہیں ﴿۱۲۳﴾

سورة يوسف

(المكية)

سورۂ یوسف

یہ سورت مکی ہے۔اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) آیتیں ہیں، سورۂ ہود کے بعد اور سورۂ حجر سے پہلے ترپن (۵۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کا عجیب وغریب واقعہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ پورے قرآن میں ایک ہی جگہ پر مرتب انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس واقعے کی کسی اور جگہ تکرار نہیں ہوئی ہے؛ ہاں! سورۂ انعام اور سورۂ غافر میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام کا نام مبارک ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت یوسفؑ کے قصہ کو ترتیب کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ: تاریخ نگاری بھی ایک مستقل فن ہے، اس میں اس فن والوں کے لیے خاص ہدایات ہیں کہ بیان میں نہ اتنا اختصار ہونا چاہیے جس سے بات ہی پوری نہ سمجھی جاسکے اور نہ اتنا طول ہونا چاہیے کہ اس کا پڑھنا اور یاد رکھنا مشکل ہوجائے، جیسا کہ اس قصے کے قرآنی بیان سے واضح ہوتا ہے۔

دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ: بعض روایات میں ہے کہ یہود نے آزمائش کے طور پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ: اگر آپ سچے نبی ہیں تو ہمیں بتلایئے کہ آلِ یعقوب ملکِ شام سے مصر کیوں منتقل ہوئے، اور یوسفؑ کا واقعہ کیا تھا؟ ان کے جواب میں بذریعۂ وحی یہ پورا قصہ نازل کیا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ اور آپ کی نبوت کا بڑا شاہد تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓرٰ ۟ تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲﴾ نَحۡنُ
نَقُصُّ عَلَیۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ۖ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ
قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ﴿۳﴾ اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا
وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ﴿۴﴾ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاكَ عَلٰۤی اِخۡوَتِكَ
فَیَكِیۡدُوۡا لَكَ كَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الرٰ، یہ (سچائی کو) ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ یقیناً ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا؛ تاکہ تم (اس کو) سمجھو ﴿۲﴾ ہم سناتے ہیں تم کو بہترین قصہ اِس قرآن کے ذریعہ جو ہم نے تمھاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا①، اور تم اِس (قرآن) سے پہلے (اِس واقعہ سے) بالکل بے خبر تھے ﴿۳﴾ (وہ واقعہ سنو) جب کہ یوسف (علیہ السلام) نے اپنے ابا سے کہا کہ②: اے میرے ابا! یقیناً میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں ﴿۴﴾ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے بیٹے! تو اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی سازش کریں گے، یقیناً شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے ﴿۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم نے وحی کے ذریعہ تمھاری طرف جو یہ قرآن اتارا (اِس میں) ہم تم کو بہترین قصہ سناتے ہیں۔

② حضرت یوسف علیہ السلام نے راز کی بات اپنے والد سے کہی ہے یہ مناسب طریقہ ہے جب کہ آج لوگ اس طرح کی باتیں دوستوں سے کرتے ہیں اور والدین اور گھر والوں سے چھپاتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
ع عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿٧﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ
وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوْا
يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾

اور اسی طرح ① تم کو تمھارے رب (نبوت کے لیے) چن لیں گے اور تم کو (تمھارے رب) باتوں کا (صحیح) مطلب نکالنا سکھائیں گے ② اور (دوسری نعمتیں دے کر) اپنے انعام کو پورا کریں گے تم پر اور یعقوب کے خاندان پر؛ جیسا کہ اپنا انعام پورا کیا تھا اس سے پہلے تمھارے دادے: ابراہیم (دادا) اور اسحاق (پردادا) پر، یقیناً تمھارے رب بہت بڑے علم والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٦﴾

پکی بات یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائیوں (کے قصے) میں سوال پوچھنے والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کے نبی ہونے کی) بڑی نشانیاں ہیں ﴿٧﴾ (وہ وقت یاد کرو) جب کہ وہ (یوسف علیہ السلام کے بھائی آپس میں) کہنے لگے کہ: ہمارے ابا جان کو یوسف اور اس (یوسف) کا بھائی ③ ہم سے بھی زیادہ پیارا ہے؛ حالاں کہ ہماری جماعت تو زیادہ طاقت والی ہے، واقعۃً ④ ہمارے ابا جان کھلی غلطی میں ہیں ⑤ ﴿٨﴾ تم یوسف کو مار ڈالو یا اس کو کسی دوسرے ملک میں ڈال کر کے آؤ ⑥ تو تمھارے ابا کی توجہ خالص تمھارے لیے ہو جائے گی اور تم اس کے بعد (توبہ کر کے) نیک قوم ہو کر رہنا ⑦ ﴿٩﴾

---

① خواب میں اشارہ تھا کہ ایک وقت آوے گا کہ یوسف علیہ السلام کو عزت کا ایسا اونچا مقام نصیب ہوگا کہ تمام بھائی ان کا اکرام کریں گے جس طرح تم کو یہ عزت ملی اسی طرح آئندہ نبوت اور تاویلِ احادیث جیسی نعمت ملے گی۔

② دوسرا مطلب: تم کو تمھارے رب خوابوں کی تعبیر سکھائیں گے ③ یعنی حقیقی بھائی بنیامین جو یوسف سے بھی چھوٹے تھے۔

④ چوں کہ ہم دس بھائی جوان اور ابا کے کام میں مددگار ہیں، پھر بھی ابا جان ہم سے محبت کم رکھتے ہیں۔

⑤ کہ اولاد کے درمیان انصاف نہیں کرتے۔ ⑥ یعنی دور کسی ملک میں چھوڑ دو؛ تاکہ وہاں سے واپس گھر نہ آسکے۔

⑦ اور یوسف علیہ السلام کے دور ہو جانے کے بعد تمھارے سب کام بنتے جائیں گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ
لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِیْۤ اَنْ
تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ

ان (بھائیوں) میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یوسف کو قتل مت کرو① اور اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو اس (یوسف) کو تم گمنام (یا اندھیرے) کنویں میں ڈال دو، کہ کوئی قافلہ اس (یوسف) کو اٹھا کر لے جائے② ﴿۱۰﴾ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے ابا! آپ کے پاس کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے؟ حالاں کہ پکی بات یہ ہے کہ ہم اس (یوسف) کا بھلا ہی چاہتے ہیں ﴿۱۱﴾ آپ اس (یوسف) کو ہمارے ساتھ آئندہ کل (تفریح میں) بھیجیے، کہ وہ خوب کھائے اور کھیلے اور (آپ ہم پر بھروسہ رکھیے) یقیناً ہم اس (یوسف) کی پوری پوری حفاظت کریں گے ﴿۱۲﴾ یعقوب (عليه السلام) نے کہا کہ: تم اس (یوسف) کو (میرے پاس سے) لے جاؤ گے تو مجھے (جدائی کا) غم ہوگا اور مجھے خطرہ ہے کہ تمھارا (کھیل کود میں مشغول ہونے کی وجہ سے) اس کی طرف دھیان نہ رہے تو بھیڑیا (آ کر) اس کو کھا جائے③ ﴿۱۳﴾ سب (بھائی) کہنے لگے کہ: ہم طاقت والی جماعت ہے پھر بھی اگر بھیڑیا اس (یوسف) کو کھا جائے تب تو ہم بڑے نقصان میں ہوں گے④ ﴿۱۴﴾ سو جب وہ (سب بھائی) اس (یوسف) کو لے کر (جنگل میں) گئے اور ان سب (بھائیوں) نے (پہلے ہی سے) اتفاق کر لیا تھا کہ وہ اس کو گمنام (غیر معروف) کنویں میں ڈال دیں گے،

---

①اس لیے کہ قتل کا گناہ بڑا ہے۔②(دوسرا ترجمہ) کوئی مسافر اس کو اٹھا کر لے جائے گا۔

③اس جگہ حضرت یعقوبؑ کا اپنی اولاد پر حسنِ ظن دیکھیے کہ تم جان بوجھ کر بھیڑیے کو کھلا نہیں دو گے، ہاں! تم دوسرے کسی مشاغل میں ہوں اور یوسف کی طرف دھیان نہ رہے اور بھیڑیا اس کو کھا جائے۔

④(دوسرا ترجمہ) ہم طاقت ور بھائیوں کی پوری جماعت کے ہوتے ہوئے بھی کوئی بھیڑیا یوسف کو کھا جاوے تو ہم گئے گذرے (یعنی نکمے) ہو گئے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝۱۵ وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً
يَّبْكُوْنَ۝۱۶ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ۝۱۷ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۝۱۸

اور (1) ہم نے اس (یوسف علیہ السلام) کو وحی (2) بھیجی (کہ ایک روز آئے گا) وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ وہ (بھائی تم کو) پہچانتے بھی نہ ہوں گے اور تم ان کو ان کا یہ (ظلم والا) کام ضرور یاد دلاؤ گے (3) ﴿۱۵﴾ اور (کنویں میں ڈالنے کی کارروائی کرکے) وہ رات کو روتے روتے اپنے ابا کے پاس آئے ﴿۱۶﴾ وہ (بھائی) کہنے لگے: اے ہمارے ابا! ہم سب دوڑنے کا مقابلہ کرنے چلے گئے تھے اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا، سو بھیڑیا (اکیلے پن اور بچپن کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر) اس (یوسف) کو کھا گیا اور ہم بالکل سچے ہیں پھر بھی آپ ہماری بات نہیں مانیں گے ﴿۱۷﴾ اور وہ اس (یوسف علیہ السلام) کے کرتے پر جھوٹا خون (بھی) لگا کر لائے، یعقوب (علیہ السلام) نے (کرتہ دیکھ کر کہ کہیں سے پھٹا نہیں ہے) کہا: (ہرگز ایسی بات نہیں کہ بھیڑیا میرے یوسف کو کھا گیا ہو) بلکہ تمھارے دلوں نے تمھارے لیے ایک بات بنالی ہے، سو (میرے لیے تو) صبر کرنا ہی بہتر ہے (4) اور جو بات تم ظاہر کرتے ہو (یا جو بات تم بتاتے ہو) ان پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگتا ہوں ﴿۱۸﴾

---

(1) اور ان دس بھائیوں نے اپنی طے کی ہوئی بات پر عمل کر کے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال بھی دیا تب یہ وحی ہے۔
(2) ہوسکتا ہے کہ وحی کنویں میں ڈالنے سے پہلے آئی یا پھر کنویں میں ڈالے جانے کے بعد آئی۔
(3) یہ وحی نبوت والی، تشریعی نہیں ہے، موقع کی ضرورت کے مطابق کوئی بات کسی طرح بتادی جائے وہ مراد ہے، نبوت والی وحی تو مصر میں جوانی کی عمر میں شروع ہوئی۔
(4) (دوسرا ترجمہ) میں صبرِ جمیل کروں گا۔
صبرِ جمیل: (۱) تکلیف کی فریاد کسی غیر کے سامنے نہ کرے۔
(۲) جو تکلیف کا ذریعہ بنا اس سے انتقام کی کوشش نہ کرے۔
(۳) چیخ وپکار نہ کرے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ⑲ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ
مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ⑳ۧ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ ع
اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى
الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ

اور ایک قافلہ آیا① سو قافلے والوں نے اپنے پانی لانے والے کو (پانی لانے کے لیے) بھیجا، اس نے (کنویں میں) اپنا ڈول لٹکایا② وہ (پانی لانے والا) بولا: خوشی کی بات سنو! یہ تو (پانی کے بجائے) ایک لڑکا (نکلا) ہے اور ان قافلے والوں نے اس (یوسف علیہ السلام) کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور وہ (قافلے والے اور بھائی) جو کچھ کارروائی کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے تھے ﴿۱۹﴾ اور ان (یوسف علیہ السلام کے) بھائیوں نے اس (یوسف علیہ السلام) کو بہت ہی معمولی قیمت یعنی گنتی کے چند درہم میں (قافلے والوں کے ہاتھ) بیچ دیا اور ان (بھائیوں) کو اس (یوسف علیہ السلام کی قیمت) سے کوئی دل چسپی نہیں تھی③ ﴿۲۰﴾

(قافلے والے یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے اور بیچ دیا) اور مصر کے جس آدمی نے اس (یوسف علیہ السلام) کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ: تو اس (غلام یوسف) کو عزت سے رکھنا④ شاید یہ (یوسف) ہم کو کام آجائے⑤ یا ہم اس (یوسف) کو (اپنا) بیٹا ہی بنالیں اور (جس طرح کنویں سے ہم نے یوسف علیہ السلام کو نکالا) اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو (مصر کی) زمین میں عزت کی جگہ دی⑥ اور اس واسطے کہ ہم اس (یوسف علیہ السلام) کو باتوں کا صحیح مطلب نکالنا سکھا دیں⑦

① جس کنویں میں بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ڈال رکھا تھا وہاں۔
② تو یوسف ڈول میں بیٹھ کر اوپر آگئے، وہ پانی لانے والا یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ایک دم پکار کر کے بولا۔
③ بھائیوں کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ یوسف علیہ السلام ابا کی نظروں سے دور ہو جائے، قیمت سے ان کو کوئی دل چسپی نہیں تھی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اس یوسف کے ٹھہرنے کا اچھا انتظام کر۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم کو فائدہ پہنچائے۔
⑥ اس طرح ہم نے یوسف کے قدم (مصر کی) زمین میں جما دیے۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) خوابوں کی تعبیر سکھا دیں۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ
حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ
وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾

اور اللہ تعالیٰ کو اپنے کام میں پوری طاقت ہے ①؛ لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں ہیں ﴿٢١﴾ اور جب وہ (یوسف علیہ السلام جس نے اس کو خریدا تھا اس کے گھر میں) جوان ہو گئے تو ہم نے اس (یوسف علیہ السلام) کو حکمت اور علم دیا اور اسی طرح (جیسا یوسف علیہ السلام کو ہم نے نوازا) نیکی کرنے والوں کو ہم (اچھا) بدلہ دیتے ہیں ﴿٢٢﴾ اور وہ (یوسف علیہ السلام) جس عورت کے گھر میں رہتے تھے اس نے اس (یوسف علیہ السلام) کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے پھسلانے کی کوشش کی اور اس عورت نے (اپنے مکان کے تمام) دروازے بند کر دیے اور وہ عورت (یوسف علیہ السلام سے) کہنے لگی: جلدی سے آ جاؤ، اس (یوسف علیہ السلام) نے کہا: (جس برے کام زنا کے لیے تو مجھے بلاتی ہے اس سے میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ (مانگتا ہوں)، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ یا عزیز مصر) تو میرا مالک ہے جس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے ②یقیناً ظلم کرنے والوں کو فلاح حاصل نہیں ہوتی ﴿٢٣﴾ اور اس عورت (راعیل یا زلیخا) نے اس (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ (برے کام کا) پکا ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر وہ (یوسف علیہ السلام) اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے تو اس (یوسف علیہ السلام) کے دل میں بھی عورت کا خیال آتا③ ④اسی طرح تاکہ ہم اس (یوسف علیہ السلام) سے برائی اور بے حیائی کو ہٹا دیویں، یقیناً وہ (یوسف علیہ السلام) تو ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے ⑤﴿٢٤﴾

---

① (دوسرا) اور اللہ تعالیٰ کو اپنے کاموں پر پوری طرح اختیار ہے۔ ② (دوسرا) جس نے میرے لیے رہنے کا بہت اچھا انتظام کیا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) یوسف کے دل میں بھی (بشری تقاضے سے جو شانِ نبوت کے منافی نہیں) عورت کا تھوڑا سا خیال آیا اگر وہ یوسف اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے (تو اس عورت کی طرف میلان کے بڑھنے کا اندیشہ تھا)۔
④ اللہ تعالیٰ نے دلیل دکھلا کر اور نبوی عفت کی برکت سے یوسف کو پاک دامنی پر ثابت رکھا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا
جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ
نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور وہ دونوں (یوسف علیہ السلام اور زلیخا) آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے اور اس (دوڑ بھاگ کے دوران) عورت نے ان (یوسف علیہ السلام) کا کُرتہ پیچھے سے (کھینچ کر) پھاڑ ڈالا اور (اسی وقت) دونوں (یوسف علیہ السلام اور زلیخا) نے اس (زلیخا) کے شوہر کو دروازے کے پاس (کھڑا ہوا) پایا، وہ عورت (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ: جو (غلام) تمھاری بیوی سے بُرے کام کرنے کا ارادہ کرے اس کی سزا یہی ہے کہ اس کو جیل میں ڈال دیا جائے یا (اس کو) کوئی دردناک سزا دی جائے ﴿۲۵﴾ وہ (یوسف علیہ السلام) کہنے لگے کہ: یہ عورت خود اپنی طرف مجھے مائل کرنے کے لیے پھسلاتی تھی① اور اس (عورت) کے خاندان والوں میں سے ایک (چھوٹے بچے) نے گواہی دی② اگر اس (یوسف) کا کرتہ آگے کی طرف سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور وہ (یوسف) جھوٹوں میں سے ہے ﴿۲۶﴾ اور اگر اس (یوسف) کا کرتہ پیچھے کی طرف سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور وہ (یوسف) سچوں میں سے ہے ﴿۲۷﴾

⊃ ⑤ جن بندوں کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی اصلاح کے کام لیے چُن لیتے ہیں ان کی گناہوں سے حفاظت فرماتے ہیں، ایک قرأت لام کے کسرہ کے ساتھ ہے، مفہوم: جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے عبادت کرتے ہیں ایسے لوگوں کی گناہ سے بچنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے۔

① (دوسرا ترجمہ) اس عورت ہی نے گناہ کرنے کے لیے میرے نفس کو بے قابو کرنا چاہا۔

② عزیز مصر کے لیے بڑی حیرانی تھی کہ کس کی بات سنیں؛ اس لیے کہ ایک طرف بیوی کا الزام یوسف علیہ السلام پر، دوسری طرف یوسف علیہ السلام نے خود کو بے قصور بتلایا، عام طور پر ایسے وقت انسان اپنے گھر والوں کی ہی طرف داری کرتا ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد ہوئی کہ عزیز نے بیوی کی طرف داری نہ کی اور فیصلے کے لیے شاہد کا غیبی انتظام ہوگیا اور اس وقت ایک چھوٹا دودھ پینے والا بچہ جو گہوارے میں تھا اس نے گواہی دی، جس سے سچائی کو سمجھنا آسان ہوگیا۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ
اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٜ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ
فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ
كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ

پس جب اس (عزیز) نے (سچائی کا فیصلہ کرنے کے لیے) اس (یوسف) کے کرتے کو دیکھا کہ وہ تو پیچھے سے پھٹا ہے تو اس (عزیز) نے کہا: یہ تم عورتوں کی مکاری (یعنی فریب کاری) میں سے ہے، یقیناً تم عورتوں کی مکاری تو بڑی ہی (ہوتی) ہے ﴿۲۸﴾ (عزیز نے کہا) یوسف! اس بات کا چرچا اب جانے دو (یعنی بند کرو) اور اے عورت! تو اپنے گناہ پر (اللہ تعالیٰ سے اور اپنے شوہر اور یوسف سے) معافی مانگ، یقینی طور پر تو ہی گنہگاروں میں سے ہے ﴿۲۹﴾

اور شہر میں چند عورتیں (آپس میں) باتیں کرنے لگیں کہ: عزیز کی بیوی (یعنی زلیخا) اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اپنے غلام کو پھسلاتی ہے، اس (غلام یوسف) کی محبت اس عورت (یعنی عزیز کی بیوی) کے دل میں بیٹھ گئی ہے① ہم تو یقینی طور پر یہ مانتے ہیں کہ وہ (عزیز کی بیوی) کھلی ہوئی گمراہی میں ہے② ﴿۳۰﴾ پھر جب اس (عزیز کی بیوی) نے شہر کی عورتوں کی فریب سے بھری ہوئی باتوں کو سنا تو ان کو بلا بھیجا اور ان (عورتوں) کے لیے تکیہ لگی ہوئی بیٹھک (یعنی مجلس) تیار کی اور ان (عورتوں) میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور اس (عزیز کی بیوی) نے (یوسف علیہ السلام سے جو اس وقت دوسری جگہ تھے) کہا کہ: باہر نکل کر اُن (عورتوں) کے سامنے آؤ، سو جب ان عورتوں نے ان (یوسف علیہ السلام) کو دیکھا تو (عجیب حسن دیکھ کر) ان (یوسف علیہ السلام) کو بہت بڑا سمجھا

---

① (دوسرا ترجمہ) غلام کے عشق میں اس عورت کا دل فریفتہ ہوگیا ہے (تیسرا ترجمہ) یوسف کی محبت نے اس عورت کے دل میں گھر کر لیا ہے (دیوانہ ہوگیا ہے)

② یقیناً ہم اس عورت کو کھلی غلطی میں دیکھتے ہیں۔

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۫ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾
قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ
لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ
مِمَّا يَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

اوران عورتوں نے اپنے ہاتھوں (کی انگلیوں) کو کاٹ دیا اور (آپس میں) کہنے لگیں: حَاشَ لِلّٰہ (یہ یوسف تو اللہ واسطے گناہ سے دور ہے)، یہ (یوسف) کوئی انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بڑا ابزرگی والا فرشتہ ہے① ﴿۳۱﴾ وہ (عزیز کی بیوی) بولی: یہی تو وہ (غلام) ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو ملامت کرتی تھیں اور واقعی میں نے اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اس کو پھسلایا تھا②؛ مگر اس نے خود کو (گناہ سے) بچالیا اور جو میں اس کو حکم دیتی ہوں اگر وہ (آئندہ) اس کو پورا نہیں کرے گا تو ضرور وہ قید کیا جائے گا اور ضرور وہ ذلیل لوگوں میں سے ہو جائے گا③ ﴿۳۲﴾ یوسف (علیہ السلام) نے دعا کی: اے میرے رب! جس (برے کام) کے لیے یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل (جانا) زیادہ پسند ہے اور جو ان عورتوں کے داؤ کو آپ مجھ سے دور نہ کریں گے تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا④ اور میں نادانی کے کام کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں گا ﴿۳۳﴾ سو ان (یوسف) کے رب نے ان کی دعا کو قبول کرلیا، سو اس (رب) نے عورتوں کی چال کو ان سے دور کردیا، یقیناً وہ (اللہ) ہر بات سننے والے، جاننے والے ہیں ﴿۳۴﴾ پھر (یوسف علیہ السلام کی سچائی و پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد ان (عزیز اور اس کے متعلقین) کو یہ سمجھ میں آیا⑤ کہ اس (یوسف) کو ایک مدت تک جیل میں رکھیں ﴿۳۵﴾

① یعنی بڑے اچھے کمالات والا فرشتہ ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس پر میں نے ڈورے ڈالے تھے۔ ③ دوسرا ترجمہ: اور وہ ضرور بے عزت ہوگا۔ ④ معلوم ہوا مکر میں وہ تمام عورتیں شامل تھیں کہ اگر زلیخا کے لیے اپنا مطلب پورا ہونے کا دروازہ کھل جاوے تو پھر ہمارے لیے بھی آسانی ہو جائے؛ اس لیے دعا میں حضرت یوسف علیہ السلام نے تمام عورتوں کو شامل کیا۔
⑤ یعنی اس وقت ان کو یہی مصلحت معلوم ہوئی۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ
اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ
يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ
لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

اور (جس وقت یوسف علیہ السلام جیل میں پہنچے اسی وقت) ان کے ساتھ (دوسرے) دونو جوان جیل میں داخل ہوئے (ایک دن) ان دو (قیدیوں) میں سے ایک (یوسف علیہ السلام سے) کہنے لگا: میں (خواب میں) خود کو دیکھتا ہوں کہ میں (انگور میں سے) شراب نچوڑ تا ہوں اور دوسرا (قیدی) کہنے لگا کہ: میں خودکو (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ میں نے اپنے سر پر روٹیاں اٹھا رکھی ہیں، پرندے اس (روٹی) میں سے کھا رہے ہیں (اے یوسف!) آپ ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتلایئے، یقیناً ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھتے ہیں ﴿۳۶﴾ یوسف نے کہا: (روزانہ) جو کھانا (جیل میں) تم کو ملتا ہے وہ کھانا (آج) تمھارے پاس آنے سے پہلے میں ① تم کو اس (خواب) کی تعبیر بتا دوں گا ② یہ (تعبیر بتلا دینا) میرے رب نے جو علم مجھے سکھایا ہے اس کا ایک حصہ ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں میں نے ان لوگوں کے دین کو (پہلے ہی سے) چھوڑ رکھا ہے ③ ﴿۳۷﴾ اور میں تو اپنے باپ دادے (یعنی) ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین پر چلتا ہوں ④ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کا ہم کو بالکل حق نہیں ہے،

---

① تعبیر بعد میں، تبلیغ پہلے اور یہی داعیٔ حق کا حال ہوتا ہے کہ موقع ملتے ہی وہ دین کی بات پہنچانا شروع کر دے۔
② (دوسرا ترجمہ) اس کھانے کے آنے سے پہلے میں تم کو اس (کھانے) کی حقیقت بتلا دیا کرتا ہوں کہ (فلاں چیز ایسی ایسی آج آوے گی)۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے مذہب کو اختیار نہیں کیا ہے۔ نیز خاندانی شرافت سامنے والے کے دل میں اعتماد پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ ④ عالم، مفتی کو غیر متعارف لوگوں کے سامنے دین کی بات بتانے سے پہلے اپنا تعارف اخلاص سے کروا دینا چاہیے؛ تا کہ دینی بات جو بتائی جاوے اس کے متعلق سامنے والوں میں اعتماد رہے۔

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ۝۳۸
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۝۳۹ مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ۝۴۰ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ
فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ۝۴۱

یہ (یعنی توحید کا نصیب ہونا) تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور لوگوں پر احسان ہے ①؛ لیکن اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا نہیں کرتے ﴿۳۸﴾ اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! کیا الگ الگ بہت سارے معبود بہتر ہیں یا ایک اللہ تعالیٰ جو زبردست ہیں؟ ﴿۳۹﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر چند (بے حقیقت) ناموں کی تم عبادت کرتے ہو ② جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے رکھ لیے ③، اللہ تعالیٰ نے ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل نہیں اتاری، اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے ④، اسی (اللہ تعالیٰ) نے حکم دیا کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۴۰﴾ اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک تو (جیل سے چھوٹ کر) اپنے مالک (یعنی بادشاہ) کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرے کو سولی دی جائے گی، سو پرندے اس کے سر میں سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے، جو بات تم پوچھ رہے تھے اس کا فیصلہ (اسی طرح مقدر) کیا جا چکا ⑤ ﴿۴۱﴾

---

① معلوم ہوا سب سے بڑا فضل توحید کی نعمت ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو صرف چند نام ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے گھڑ لیے ہیں۔
④ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم چلتا نہیں ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) جس بات کی تم تحقیق کرنا چاہتے تھے وہ اب اسی طرح ہو کر رہے گی (یعنی جس طرح تعبیر بتائی ہے اسی طرح ہوگا، چاہے خواب سچا تھا یا میرے امتحان کے لیے خواب گھڑ لیا تھا)۔

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ
كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ
بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

اور ان دونوں میں سے جس کے بارے میں یوسف (علیہ السلام) کا خیال تھا کہ وہ چھوٹ کر جانے والا ہے① اس سے (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ: (جب تو چھوٹ کر جاوے تو) تیرے مالک (یعنی بادشاہ) سے میرا تذکرہ کرنا② پھر اس (چھوٹنے والے) کو (چھوٹنے کے بعد) اپنے مالک (بادشاہ) کے سامنے تذکرہ کرنے سے شیطان نے بھلا دیا اور وہ (یوسف علیہ السلام) جیل میں کئی برس رہے ﴿۴۲﴾

اور (ایک دن) بادشاہ کہنے لگا کہ: میں خواب میں یہ دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے (یعنی بالیاں) ہرے بھرے ہیں اور دوسری (سات) سوکھی (بالیاں) ہیں، (خشک بالیوں نے ہری بالیوں پر لپٹ کر ان کو بھی خشک کر دیا) اے دربار والو! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھ کو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ؟ ﴿۴۳﴾ وہ (درباری لوگ) کہنے لگے: یہ تو خیالی خواب ہے③ اور اس طرح کے خوابوں کی تعبیر ہم نہیں جانتے④ ﴿۴۴﴾ اور (بادشاہ کے دربار میں) ان دو قیدیوں میں سے جو (جیل سے) چھوٹ کر گیا تھا⑤ اس کو لمبے زمانے کے بعد (یوسف علیہ السلام کی) بات یاد آ گئی، وہ کہنے لگا: میں تم کو اس (خواب) کی تعبیر بتاؤں گا، تم ذرا مجھے (جیل) جانے کی اجازت دو ﴿۴۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس کے بارے میں یوسف علیہ السلام کو یقین تھا کہ یہ (جیل سے) چھوٹ کر کے جانے والا ہے۔
② یعنی یہ کہ جیل میں ایک بے قصور یوسف ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی کام کو آسان کرنے کے لیے تعلقات کو ذریعہ بنا سکتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) پریشان کرنے والے خیالات ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) ایسے بھی ہم خوابوں کی تعبیر کے فن سے واقف نہیں ہیں۔
⑤ یعنی بادشاہ کو شراب پلانے والا۔

يُوۡسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيۡقُ اَفۡتِنَا فِىۡ سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعِ
سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّىۡۤ اَرۡجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ
تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِيۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِىۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ سَبۡعٌ شِدَادٌ يَّاۡكُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ
يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيۡهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيۡهِ يَعۡصِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖ ۚ ع ۶ / ۱۶

(اس ساقی نے جیل میں جا کر کہا) اے یوسف صدیق!① تو ہم کو (اس خواب کا) مطلب بتا، کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہرے بھرے خوشے (یعنی بالیاں) ہیں اور دوسرے سوکھے ہوئے (خوشے یعنی بالیاں) ہیں؛ تاکہ میں (وہ خواب کی تعبیر لے کر) لوگوں کے پاس واپس جاؤں؛ تاکہ (سچی تعبیر کے ذریعہ) وہ (بادشاہ اور درباری لوگ آپ کے مرتبے اور بزرگی کو) جان لیویں ﴿۴۶﴾ یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ: تم سات سال مسلسل (یعنی جم کر) کھیتی کرو گے، سو جو فصل تم کاٹو تو اس کو تم اس کی بالیوں میں رہنے دینا② البتہ تھوڑا سا (اناج بالیوں سے نکال لینا) جو تم کھاؤ ﴿۴۷﴾ پھر ان (سات کھیتی والے سالوں) کے بعد سات بڑے سخت سال آئیں گے، جو ذخیرہ (اناج کا) تم نے ان (خشک سخت سالوں) کے لیے جمع کر رکھا ہو گا وہ (سخت سال) سب کھا جائیں گے؛ مگر جو تھوڑا سا حصہ (بیج کے لیے) تم محفوظ رکھو گے (وہ بچ جائے گا)③ ﴿۴۸﴾ پھر اس کے بعد (یعنی سات سخت سالوں کے بعد) ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لیے (خوب) بارش ہو گی اور لوگ اس (سال) میں (پھلوں سے انگور زیادہ ہونے کی وجہ سے) رس نچوڑیں گے ﴿۴۹﴾

اور بادشاہ نے (تعبیر سن کر) کہا: اس (یوسف) کو (جیل سے نکال کر) میرے پاس لاؤ،

① یعنی ایسا آدمی جس کے منہ سے سچی بات ہی نکلتی ہو۔
② تاکہ کیڑا نہ لگے، جو غلہ بالیوں میں ہوتا ہے وہ جلدی سڑتا نہیں ہے، گویا تعبیر، تدبیر دونوں بتائی۔
③ (دوسرا ترجمہ) تھوڑا سا غلہ جو بچ جائے گا وہ بارش والے سال میں بیج میں کام آوے گا۔

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ
اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ
نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ
حَصْحَصَ الْحَقُّ ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ
اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۲﴾

سو جب (بادشاہ کا) قاصد یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو یوسف (علیہ السلام) نے (قاصد سے) کہا: تو تیرے مالک (یعنی بادشاہ) کے پاس واپس جا اور تو اس (بادشاہ) کو پوچھ: جن عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیے تھے ان کا حقیقی واقعہ کیا ہے؟ یقیناً میرے رب تو ان عورتوں کے سب فریب کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۰﴾ بادشاہ نے (ان عورتوں کو بلوا کر ان سے) پوچھا: تم نے جب یوسف کو اپنی خواہش کے لیے پھسلانے کی کوشش کی تھی تو تمھارے (اس) واقعہ کی (صحیح) حقیقت کیا ہے؟ تو عورتیں کہنے لگیں: حَاشَ لِلّٰہ ① ہم کو اس (یوسف) میں ذرا بھی برائی معلوم نہیں ہوئی، عزیز کی بیوی (زلیخا) بولی کہ: اب جب سچی بات (سب کے سامنے) کھل گئی تو واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہی اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اس (یوسف) کو پھسلایا تھا ② اور یقیناً وہ (یوسف) تو سچے لوگوں میں سے ہے ﴿۵۱﴾ (جب یوسف علیہ السلام نے اس سچائی کے ظاہر ہونے کی خبر جیل میں سنی تو کہا) ③ (میں نے) یہ (تحقیق) اس لیے (کرائی) کہ عزیز جان لیوے کہ میں نے اس کی غیر حاضری میں اس (کی بیوی) کے ساتھ کوئی خیانت (یعنی دغابازی) نہیں کی اور یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو نہیں چلنے دیتے ④ ﴿۵۲﴾

---

① اللہ تعالیٰ تو پاک ہے یا یوسف اللہ واسطے گناہ سے دور ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آمادہ کرنا چاہا تھا۔
③ جن مفسرین نے اس جملے کو حضرت یوسفؑ کا مانا ہے ان کے لحاظ سے یہ ترجمہ ہے۔
④ بعضوں نے اس جملے کو زلیخا کا جملہ کہا: اس اعتبار سے یہ ترجمہ ہوگا) زلیخا کہنے لگی کہ: میں نے سچائی اس لیے ظاہر کردی؛ تاکہ میرا شوہر جان لیوے کہ میں نے چھپ کر (یا اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں) کوئی خیانت (اپنی ذات کے بارے میں) نہیں کی ہے (یعنی صرف میں نے یوسف کو پھسلانے کی کوشش کی تھی، زنا وجود میں آیا نہیں تھا)۔

وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾
وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا
مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ
مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ
وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع

اور (یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ) میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ہوں کہ میرا نفس بالکل پاک ہے، یقیناً نفس تو بُرائی سکھاتا ہے①، ہاں! میرے رب جس (نفس) پر رحم فرما دیویں (تو اس پر نفس کا داؤ نہیں چلتا) یقیناً میرے رب تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾ اور② بادشاہ نے کہا کہ: اس (یوسف) کو (جیل سے نکال کر) میرے پاس لے آؤ، میں اس کو میرے (کاموں) کے لیے خاص (مدد کرنے والا) بناؤں گا③، پھر④ جب بادشاہ نے یوسف سے (خود) بات چیت کی تو بادشاہ نے (یوسف سے) کہا: آج سے ہمارے پاس تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا اور تم پر پورا بھروسہ کیا جائے گا ﴿۵۴﴾ یوسف علیہ السلام نے (بادشاہ کو) کہا کہ: تو مجھ کو زمین کے خزانوں (کے انتظام) پر لگا دے، میں اچھی طرح (خزانوں کی) حفاظت کروں گا (اور خزانوں کے انتظام کو) اچھی طرح جانتا بھی ہوں⑤ ﴿۵۵﴾ اور اسی طرح⑥ ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں بااختیار بنا دیا کہ اس (ملک) میں جہاں چاہے اپنے لیے (رہنے کا) ٹھکانہ بنا دے، ہم اپنی رحمت جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں اور بھلائی کرنے والوں کا بدلہ ہم ضائع نہیں کیا کرتے ﴿۵۶﴾ اور آخرت کا اجر (وثواب) ایمان والوں کے لیے اور تقویٰ کے پابند لوگوں کے لیے بہت زیادہ اچھا ہے ﴿۵۷﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) نفس تو بری ہی باتوں پر ابھارا کرتا ہے۔ ②جب حضرت یوسف علیہ السلام کے فرمانے کے مطابق بادشاہ نے پورے واقعے کی تحقیق کر لی اور زلیخا اور دوسری عورتوں نے اقرار کر لیا کہ وہ خود قصوروار تھی تب۔

③(دوسرا ترجمہ) اپنے کاموں کے لیے خاص کرلوں گا۔

④یعنی جب یوسف علیہ السلام جیل سے نکل کر بادشاہ کے دربار میں آ گئے تب۔ ⑤(دوسرا ترجمہ) میں ایک اچھا محافظ اور واقف کار ہوں۔ ⑥یعنی جس طرح مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو عزت دی اسی طرح اقتدار بھی دیا۔

وَجَآءَ اِخۡوَةُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ
بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِیۡكُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡكَیۡلَ وَاَنَا خَیۡرُ
الۡمُنۡزِلِیۡنَ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِهٖ فَلَا كَیۡلَ لَكُمۡ عِنۡدِیۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ
عَنۡهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتۡیٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِیۡ رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ
یَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤی اَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ﴿۶۲﴾

اور یوسف (علیہ السلام) کے بھائی آئے ①،سو وہ (سب بھائی) اس (یوسف علیہ السلام) کے پاس پہنچے،تو اس (یوسف علیہ السلام) نے ان (بھائیوں) کو پہچان لیا اور وہ اس (یوسف علیہ السلام) کو نہیں پہچان سکے ﴿۵۸﴾ اور (بھائیوں کے روانہ ہونے کے وقت) جب اس (یوسف) نے بھائیوں کا سامان (اناج بھر کر) تیار کرایا تو اس (یوسف) نے (بھائیوں سے) کہا کہ: تم اپنے باپ شریک بھائی کو بھی (آئندہ) میرے پاس لے کر آنا،کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں پیمانہ بھر کر (اناج) دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نوازی بھی کرتا ہوں ﴿۵۹﴾ پھر اگر تم (اپنے) اس (باپ شریک بھائی) کو میرے پاس نہیں لاؤ گے تو تم کو میرے پاس سے اناج نہیں ملے گا اور تم میرے پاس بھی مت آنا ﴿۶۰﴾ ان سب (بھائیوں) نے کہا: ہم اس کو اس کے باپ سے (ترکیب کے ساتھ) حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ② اور ہم کو (آئندہ بھی غلہ حاصل کرنے کے لیے یہ کام) تو کرنا ہی کرنا ہے ﴿۶۱﴾ اور اس (یوسف علیہ السلام) نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ: (جب تم ان کا سامان ان کے کجاوے میں رکھو تب) ان کا مال بھی ③ ان ہی کے سامان میں رکھ دو کہ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو اپنے سرمایہ کو پہچان لیں گے،شاید وہ (بھائی دوبارہ مصر) واپس آجائیں ④ ﴿۶۲﴾

---

① یعنی قحط شروع ہوا تو اسی زمانے میں غلہ لینے کے لیے کنعان سے مصر آئے۔

② یعنی خود کے والد یعقوب علیہ السلام کو۔

③ پونجی،جس کے ذریعہ غلہ خریدا،جوتے اور چمڑے اور درہم تھے۔

④ یا تو بھائی یہ سوچیں گے کہ غلطی سے ثمن ہمارے سامان میں آگیا ہے؛اس لیے پہنچانے کے لیے واپس مصر آویں گے یا میرا احسنِ سلوک سمجھ کر واپس مصر آویں گے۔

فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ
خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ
اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ
اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ﴿۶۵﴾

پھر جب وہ بھائی لوٹ کر اپنے ابا کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان!① ہم کو غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے، سو آپ ہمارے ساتھ (آئندہ) ہمارے بھائی کو (مصر) بھیجیے؛ تاکہ ہم (پھر سے) غلہ لا سکیں اور ہم اس (بنیامین) کی پوری حفاظت کریں گے ﴿۶۳﴾ ابا جان نے کہا: کیا اس (بنیامین) کے بارے میں تم پر ویسا ہی بھروسہ کروں جیسا بھروسہ اس (بنیامین) کے بھائی (یوسف کے) بارے میں میں نے تم پر اس سے پہلے کیا تھا؟ سو اللہ تعالیٰ ہی بہتر حفاظت کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۴﴾ اور جب② بھائیوں نے (مصر سے لایا ہوا) اپنا سامان کھولا، تو انھوں نے اپنے سرمایہ کو پایا③ کہ انھی کو واپس کر دیا گیا ہے، تو وہ (بھائی لوگ تعجب اور خوشی سے) کہنے لگے کہ: اے ہمارے ابا! ہمیں اور کیا چاہیے؟④ کہ یہ ہمارا سرمایہ ہے جو ہم کو واپس کر دیا گیا⑤ اور ہم (اب کی دفعہ پھر جاکر) اپنے گھر والوں کے لیے (دوسرا) غلہ لائیں گے اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ (پر جتنا) غلہ (آسکے اتنا) اور زیادہ ہم لائیں گے⑥ یہ غلہ تو (جو ابھی پہلے سفر میں لائے) تھوڑا ہے⑦ ﴿۶۵﴾

---

① بھائی بنیامین کو لے جائے بغیر آئندہ۔ ② ابا جان سے بات چیت سے فارغ ہو کر۔

③ یعنی جو سرمایہ لے گئے تھے وہ جوں کا توں رکھا ہوا پایا۔ ④ یعنی اتنا اچھا حسن سلوک کہ ہمارا سرمایہ بھی واپس کر دیا۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) بھائی لوگ کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان! (مصر کے دوسرے سفر کے لیے) ہم کو (نیا سرمایہ) نہیں چاہیے، یہی ہمارا (پہلے والا) سرمایہ (ہم پر احسان کر کے) ہم کو (جوں کا توں) (پورا پورا) واپس کر دیا گیا ہے۔

⑥ یعنی (بھائی بنیامین کو لے جانے سے) زیادہ غلہ آسانی سے مل جائے گا۔

⑦ اور گھر میں افراد زیادہ اور قحط کا زمانہ لمبا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ
فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ
بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ
حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ
ع يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾

یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں اس (بنیامین) کو تمھارے ساتھ ہرگز نہیں بھیج سکتا، جب تک تم اللہ تعالیٰ (کے نام) سے (قسم کھا کر) پکا عہد کرو کہ اس (بنیامین) کو ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے؛ مگر یہ کہ تم سب بے بس ہو جاؤ① پس جب ان سب (بیٹوں) نے ان (یعقوب علیہ السلام) کے سامنے اپنا پکا عہد کیا تو یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: جو بات ہم نے (آپس میں) کہی ہے اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہیں② ﴿٦٦﴾ اور (روانگی کے وقت) یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹو! تم سب (مصر میں) ایک دروازے سے داخل مت ہونا اور تم جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ کی (تقدیر کی) کسی بات سے میں (تدبیر بتا کر) تم کو بچا نہیں سکتا③ حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھی بھروسہ کیا اور توکل کرنے والوں کو اسی (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿٦٧﴾ اور جس طرح ان کے ابا جان نے ان کو سکھایا تھا④ اسی طرح (الگ الگ دروازے سے) جب یہ (بھائی مصر میں) داخل ہوئے تو یہ (احتیاطی) تدبیر اللہ تعالیٰ کی (تقدیر کی) کسی بات سے ان کو بچا نہیں سکتی تھی⑤؛ مگر یعقوب نے دل میں ایک ارمان کیا تھا⑥ وہ انھوں نے پورا کر لیا⑦ یقیناً یعقوب (علیہ السلام) ہمارے ان کو سکھائے ہوئے علم (کی برکت) سے بڑے علم والے تھے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں⑧ ﴿٦٨﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم سب کا کوئی گھراؤ کر لیوے (تو وہ مجبوری ہے) ② (دوسرا ترجمہ) وہ سب باتیں اللہ کے سامنے ہیں یعنی ہمارا آپس کا عہد اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔ ③ (دوسرا) اور میں قضائے الٰہی میں سے کسی چیز کو تم پر سے دفع نہیں کر سکتا۔
④ (دوسرا ترجمہ) حکم دیا تھا۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اللہ کے حکم میں سے کسی چیز کو بھی ان لڑکوں پر سے ٹال نہیں سکتی تھی۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝۶۹ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝۷۰ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝۷۱ قَالُوْا نَفْقِدُ
صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝۷۲ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا
جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝۷۳ قَالُوْا فَمَا جَزَاۤؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝۷۴

جب یہ (گیارہ بھائی) یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس ٹھہرایا (پھر تنہائی میں) یوسف علیہ السلام نے (اپنی پہچان کراتے ہوئے) کہا کہ: یقیناً میں ہی تیرا بھائی (یوسف) ہوں، لہٰذا یہ (دس بھائی آج تک) جو کام کرتے رہے اس کے بارے میں تو غمگین نہ ہو ﴿۶۹﴾ پھر جب (روانگی کے وقت) یوسف (علیہ السلام) نے ان (بھائیوں) کا (اناج بھرا ہوا) سامان تیار کر دیا تو پانی پینے کا پیالہ اپنے بھائی (بنیامین) کے سامان میں رکھ دیا، پھر (بھائیوں کے قافلے کے تھوڑے دور چلے جانے کے بعد) ایک (شاہی) پکارنے والے نے آواز لگائی، اے قافلے والو! تم تو پکے چور ہو ﴿۷۰﴾ (چوری کی بات سن کر رک گئے) اور وہ قافلے والے ان (پکارنے والوں) کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگے: تمھاری کیا چیز گم ہو گئی؟ ﴿۷۱﴾ (تو بادشاہ کے جو آدمی تلاش کرنے نکلے تھے) وہ کہنے لگے: ہم کو بادشاہ کا جام نہیں مل رہا ہے① اور جو اس (پیمانے) کو لے آئے گا اس کو ایک اونٹ اٹھا سکے اتنا (غلہ انعام میں) دیا جائے گا اور اس (انعام دلوانے) کی ذمے داری میں لیتا ہوں ﴿۷۲﴾ وہ (گیارہ بھائی) بولے کہ: اللہ کی قسم! پکی بات ہے کہ تم کو تو معلوم ہے کہ ہم ملک (مصر) میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے اور ہم چوری کرنے والے لوگ نہیں ہیں ﴿۷۳﴾ (بادشاہ کے) خادموں نے کہا: اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے② تو اس (چوری) کی کیا سزا ہوگی؟ ﴿۷۴﴾

پچھلے صفحے کا حاشیہ: ⑥ مگر یعقوب علیہ السلام کے دل میں ایک بات آئی تھی۔ ⑦ وہ انھوں نے ظاہر کر دیا۔
⑧ یعنی انسان کو تقدیر پر بھروسہ ہو اور تدبیر اور اسباب بھی اختیار کرے۔
① یہ زبرجد یا سونے یا چاندی کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو بادشاہ پانی، رس وغیرہ پینے اور اناج ناپنے دونوں کام میں استعمال کرتے تھے۔ ② یعنی بادشاہ کا گم شدہ پیالہ تمھارے پاس نکل آیا تو کیا سزا ہوگی؟

قَالُوۡا جَزَآؤُهٗ مَنۡ وُّجِدَ فِىۡ رَحۡلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ‌ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ
بِاَوۡعِيَتِهِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِيۡهِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَهَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِيۡهِ‌ؕ كَذٰلِكَ كِدۡنَا
لِيُوۡسُفَ‌ؕ مَا كَانَ لِيَاۡخُذَ اَخَاهُ فِىۡ دِيۡنِ الۡمَلِكِ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ‌ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ
نَّشَآءُ‌ؕ وَفَوۡقَ كُلِّ ذِىۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوۡۤا اِنۡ يَّسۡرِقۡ فَقَدۡ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ‌ۚ
فَاَسَرَّهَا يُوۡسُفُ فِىۡ نَفۡسِهٖ وَلَمۡ يُبۡدِهَا لَهُمۡ‌ۚ

وہ جواب دینے لگے کہ: اس کی سزا یہ ہوگی کہ جس آدمی کے کجاوے میں سے وہ (پیالہ) نکلے وہ آدمی خود سزا کے طور پر جاوے① اسی طریقے سے ہم ظالموں (یعنی چوروں) کو سزا دیا کرتے ہیں ﴿۷۵﴾② پھر یوسف (علیہ السلام) نے اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کے تھیلے سے پہلے ان (دوسرے بھائیوں) کے تھیلوں سے تلاش کرنے کی شروعات کی، پھر (آخر میں بھائی بنیامین کے تھیلے کو تلاش کرکے) اس نے وہ (پیالہ) اپنے (سگے) بھائی کے تھیلے سے نکالا، اس طرح یوسف (علیہ السلام) کو ہم نے یہ تدبیر بتائی③ (ورنہ) وہ (یوسف علیہ السلام) اپنے بھائی (بنیامین) کو (مصری) بادشاہ کے قانون میں (اپنے پاس مصر میں) رکھ نہیں سکتا تھا، ہاں! اللہ تعالیٰ کو منظور ہو④، ہم جس کے درجات کو چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں⑤ اور ہر علم والے کے اوپر ایک بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) موجود ہیں ﴿۷۶﴾ وہ (دس بھائی) کہنے لگے کہ⑥: اگر اس (بنیامین) نے چوری کی ہے تو (تم تعجب مت کرو) اس کے بھائی (یعنی یوسف) نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی، (یہ بات سن کر) یوسف (علیہ السلام) نے اپنے دل میں (حقیقت کو) چھپا کر رکھا اور ان (بھائیوں) کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا،

---

① یعنی روک لیا جاوے، یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت کے قانون کے مطابق سزا تھی۔ ② بھائیوں کو واپس یوسف علیہ السلام کے پاس لایا گیا اس کے بعد۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اسی طرح یوسف کے لیے (بنیامین کو مصر میں رکھنے کے خاطر) ہم نے یہ تدبیر بتائی۔ ④ اس لیے اس تدبیر سے رکھ لیا۔ ⑤ اللہ تعالیٰ علم وعمل، دنیوی واخروی مراتب جس کے چاہیں اس کے بلند فرماتے ہیں، یہاں عجیب حال دیکھو، کل جو بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال رہے تھے وہ آج خود چوری کے الزام میں مجرم بن کر کھڑے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہت کے درجے پر ہیں۔ ⑥ یعنی جب بنیامین کے سامان میں سے یہ گم شدہ پیالہ نکلا اور بنیامین چوری کے الزام میں پکڑا گیا تو بھائی لوگ غصہ نکالتے ہوئے کہنے لگے۔

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا
كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا
مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ ع
كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ
فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾

(اور) یوسف علیہ السلام نے (اپنے دل میں) کہا کہ: تم ہی تو (چوری کے معاملے میں) بہت برے درجے پر ہو اور جو (چوری کی تہمت کی) بات تم کر رہے ہو اس (کی حقیقت) کو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷۷﴾ وہ (بھائی) کہنے لگے [۱]: اے عزیز! یقیناً اس (بنیامین) کا باپ بہت بوڑھا ہے؛ اس لیے ہم میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ پر (روک) لیجیے، ہم آپ کو (لوگوں پر) احسان کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں ﴿۷۸﴾ یوسف نے کہا: (ایسی ناانصافی کرنے سے) میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت چاہتا ہوں کہ ہمارا (چوری کا) مال جس کے پاس سے نکلا اس کو چھوڑ کر دوسرے کو ہم گرفتار کر لیویں، تب تو ہم یقیناً بڑے ناانصافی کرنے والے کہے جائیں گے ﴿۷۹﴾ پھر جب وہ (سب بھائی) یوسف (علیہ السلام) سے (بنیامین کو چھڑانے کے بارے میں) ناامید ہو گئے تو الگ بیٹھ کر آپس میں چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے، ان میں سے بڑا بھائی (یہودا) بولا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ یقیناً تمھارے ابا جان نے اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھلوا کر تم سے (بنیامین کو واپس گھر لے جانے کے بارے میں) پکا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم ایک قصور کر چکے ہو، میں تو اُس وقت تک اِس ملک سے ہٹ کر کے نہیں جاؤں گا جب تک کہ میرے ابا مجھے (گھر واپس آنے کی خود) اجازت دیویں، یا تو اللہ تعالیٰ ہی میرے لیے کوئی فیصلہ کر دیویں [۲] اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۸۰﴾

[۱] شریعتِ یعقوب کے قانون کے مطابق چوری کے الزام کی وجہ سے بنیامین کو مصر میں روک لینا جب طے ہوا تو۔
[۲] یعنی تقدیر میں ہوگا تو اِسی ملک مصر میں میری وفات ہو جائے گی یا کسی تدبیر سے بھائی بنیامین کو چھڑا لوں گا۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا
كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي
يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾

تم (باقی نو بھائی) اپنے ابا کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ: اے ہمارے ابا! یقیناً تمھارے (لاڈلے) بیٹے نے تو چوری کی اور جو بات ہمارے علم میں آئی اسی کی ہم خبر دیتے ہیں① اور چھپ کر کوئی بات ہو اس پر دھیان رکھنا ہمارے بس میں نہیں تھا ﴿۸۱﴾ آپ (بنیامین کی چوری والے واقعہ کی تحقیق کے لیے) اُس بستی (یعنی مصر) والوں سے پوچھیے جس میں ہم تھے اور اُس قافلے والوں سے بھی پوچھیے جس کے ساتھ ہم (مصر سے) آئے ہیں اور یقین رکھیے کہ ہم (بنیامین کی چوری والی بات میں) بالکل سچے ہیں ﴿۸۲﴾ یعقوب علیہ السلام (یہ سن کر) بولے②: بلکہ تمھارے دلوں نے خود ایک بات بنالی ہے، سو میرے لیے تو صبر کرنا ہی بہتر ہے③، (مجھ کو تو) اللہ تعالیٰ سے امید (یقین) ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ان سب (یوسف، بنیامین اور یہودا) کو مجھ تک پہنچادیں گے④ یقیناً اسی (اللہ تعالیٰ) کا علم کامل ہے اور اس کی حکمت بھی کامل ہے ﴿۸۳﴾ اور یعقوب (علیہ السلام) نے ان (بیٹوں) سے (دوسری طرف) منہ پھرالیا⑤ اور کہنے لگے: ہائے افسوس یوسف پر! اور غم سے (روتے روتے) ان (یعقوب علیہ السلام) کی دونوں آنکھیں سفید پڑ گئی تھیں⑥ اور وہ (یعقوب علیہ السلام) دل ہی دل میں (غم میں) گھٹتے رہتے تھے ﴿۸۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ ہم بیان کرتے ہیں۔
② میری سمجھ کے مطابق ایسا نہیں ہے کہ بنیامین چوری کی وجہ سے مصر میں روک لیا گیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) میرے لیے تو صبر جمیل ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) میرے پاس لے آئیں گے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) پھر یعقوب بھی ان کے پاس سے چلے گئے۔ ⑥ یعنی بینائی جاتی رہی تھی۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ﴿۸۵﴾ قَالَ
اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ
اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا
الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي
الْمُتَصَدِّقِيْنَ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ﴿۸۹﴾

بیٹے کہنے لگے: اللہ کی قسم! (ابا جان) آپ یوسف کو یاد کرنا نہیں چھوڑو گے ① یہاں تک کہ آپ غم میں بالکل گھل ہی جاؤ گے یا مر ہی جاؤ گے ②﴿۸۵﴾ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا: میں اپنے رنج و غم کی فریاد صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو ③﴿۸۶﴾ (یعقوب علیہ السلام نے کہا:) اے میرے بیٹو! تم واپس (مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی (بنیامین) کا پتہ لگاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تو کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ﴿۸۷﴾ (ابا کے حکم کے مطابق نو بھائی مصر گئے) پھر جب یہ یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ④ ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر سخت مصیبت آ پڑی ہے اور ہم معمولی (یعنی ناقص) پونجی لے کر آئے ہیں (اس کے بدلے میں) ہم کو پورا غلہ دو اور (اللہ واسطے) تم ہم پر خیرات کرو، جو لوگ (اللہ واسطے) خیرات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اچھا بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۸﴾ یوسف (علیہ السلام) نے (بھائیوں کی اور اپنے گھر کی پریشانی کی بات سن کر) کہا: تم کو کچھ پتہ ہے کہ یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا تھا، جبکہ تم جہالت میں پڑے تھے؟ ⑤﴿۸۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) آپ یوسف کا ہمیشہ ہی تذکرہ کرتے رہو گے۔ ② یعنی بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہو جاؤ گے۔
③ یعنی ابھی تو یوسف کے بچپن والے خواب کی تعبیر کا سامنے آنا باقی ہے؛ اس لیے سب سے ملاقات ہو گی، اس کی طرف اشارہ ہے۔ ④ یوسف علیہ السلام کا اس وقت کا لقب۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کچھ تم کو وہ سلوک بھی معلوم ہے جو تم نے یوسف اور اور اس کے بھائی کے ساتھ اس زمانے میں کیا تھا جب تم جہالت میں مبتلا تھے۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۫ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ
مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ
عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِــِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ ع

وہ (بھائی) کہنے لگے: ارے واقعی تم یوسف ہو؟ یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں یوسف ہی ہوں اور یہ (بنیامین) میرا (حقیقی) بھائی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا، حقیقت بات یہ ہے کہ جو آدمی بھی گناہوں سے بچتا ہے اور (مصیبت پر) صبر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ (ایسی) نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتے ﴿۹۰﴾ وہ (بھائی لوگ) کہنے لگے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھ کو (ہر اعتبار سے) ہم پر فضیلت (یعنی ترجیح) دی، اور یقیناً ہم ہی لوگ غلطی کرنے والے تھے① ﴿۹۱﴾ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: آج تمھارے اوپر کوئی ملامت نہیں②، اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ کو معاف کرے اور وہی (اللہ تعالیٰ) سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں③ ﴿۹۲﴾ (بس) اب تم میرے اِس کُرتے کو لے کر جاؤ اور اس کو میرے ابا کے چہرے پر ڈالو، وہ (اس کرتے کی برکت سے) بینا ہو جائیں گے، اور تم سب اپنے گھر والوں کو لے کر میرے پاس (مصر) آجاؤ ﴿۹۳﴾

اور جب (مصر سے بھائیوں کا) قافلہ (کنعان آنے کے لیے) روانہ ہوا، تب ان کے ابا جان (یعنی یعقوب علیہ السلام) نے کہنا شروع کیا کہ: مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے، اگر تم ایسا نہ کہو کہ: بوڑھا بہک (یعنی سٹھیا) گیا④ ﴿۹۴﴾

① یہ ماحول کا اثر ہے کہ غلطی کا فوری اعتراف کرلیا، وہ نبوت کے گھرانے میں رہتے تھے۔
② یعنی تمھاری سابقہ غلطیوں پر کوئی طعن تشنیع نہیں کی جاوے گی۔
③ یہ نبوی اخلاق ہے کہ بھائیوں کو ندامت پر عار دلانے کے بجائے فوری ہمدردی اور معافی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اگر تم مجھ کو بڑھاپے کی بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝۹۵ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ
فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۹۶ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا
اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝۹۷ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۹۸

(گھر میں موجود لوگ یعقوب علیہ السلام کو) کہنے لگے: اللہ کی قسم! تم تو اپنی پرانی غلط خیالی میں ہی مبتلا ہو ① ﴿۹۵﴾ پھر جب (مصر سے سفر کر کے بھائیوں کا قافلہ کنعان آ گیا اور) خوش خبری سنانے والا (کرتے کے ساتھ) آ پہنچا② تو اس نے یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر (یوسف علیہ السلام کا) کرتہ ڈالا تو وہ اسی وقت بینا ہو گئے③ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم لوگ نہیں جانتے④ ﴿۹۶﴾⑤ بیٹے کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان! آپ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کیجیے، بیشک ہم ہی غلطی کرنے والے تھے ﴿۹۷﴾ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: عنقریب⑥ اپنے رب سے تمھاری بخشش کی دعا کروں گا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۹۸﴾

---

① یعنی یوسف کی یاد میں۔ ② بشیر: خوش خبری سنانے والا یوسف علیہ السلام کا بھائی یہودا تھا، وہ مصر سے کرتہ لیکر آیا، انھوں نے کہا کہ: جب بچپن میں بھائی یوسف کو کنویں میں ڈالا تھا اس وقت ان کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر میں ہی وہ کرتہ ابا کے پاس لے گیا تھا؛ اس لیے آج خوشی کے موقع پر بھی کرتہ میں ہی لے چلوں گا۔ ③ یوسف علیہ السلام کے کرتے کی برکت ظاہر ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کرتے کو ذریعہ بنا کر یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس لوٹا دی، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی مستعمل چیزوں میں برکات ہیں اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ④ یعنی یوسف زندہ ہے اور ملاقات ہوگی۔ ⑤ جب یوسف کو بھائیوں ہی نے کنویں میں ڈال کر گم کیا تھا یہ راز کھل گیا تب۔ ⑥ یعنی بعد میں جمعہ کی رات میں یا تہجد کے وقت تمھارے لیے استغفار کروں گا۔ بھائیوں نے یوسفؑ کے سامنے قصور کا اعتراف کیا تو انھوں نے فوراً معاف کر دیا اور یعقوبؑ سے معافی طلب کی تو وعدہ کر لیا یعنی فوری معافی نہیں دی، حضرات مفسرین نے اس کی مختلف وجوہات لکھی ہیں، میرے مرشدِ ثانی حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب (مدظلہ العالی) نے اس پر ایک نکتہ ارشاد فرمایا: یہ عمر کی تفاوت کی بات ہے، یوسفؑ جوان تھے اور یعقوبؑ بوڑھے تھے، جوانوں کے فیصلے فوری ہوتے ہیں اور بوڑھوں کے فیصلوں میں "غور کریں گے، سوچیں گے، پھر جواب دیں گے" یہ سب باتیں ہوتی ہیں؛ اس لیے جوانوں کو دینی محنت کا میدان بناؤ، جلدی فائدہ ہوگا۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾
وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ
قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ
الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

پھر جب وہ سب ①یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے، تو یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ: تم سب مصر میں داخل ہو جاؤ، ان شاء اللہ! ہر طرح امن و امان (یعنی چین و اطمینان) کے ساتھ رہو گے ﴿۹۹﴾ اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو (اونچے) تخت پر بٹھا دیا اور وہ سب (یعنی والدین اور گیارہ بھائی) یوسف (علیہ السلام) کے سامنے سجدے میں گرے ② اور یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے ابا جان! یہ تو میرے (اس) خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (یعنی بچپن میں) دیکھا تھا، اس (خواب) کو میرے رب نے سچ کر کے دکھلایا اور میرے رب نے (اس وقت) مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھ کو جیل سے نکالا اور (یہ بھی احسان ہوا کہ) شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا کروا دیا تھا (اللہ تعالیٰ نے جدائی ختم کر دی) پھر میرے رب گاؤں ③ سے تم کو میرے پاس (مصر) لے آئے، میرے رب جو چاہتے ہیں اس کو عمدہ تدبیر سے کرتے ہیں، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کا علم بھی کامل ہے اور اس کی حکمت بھی کامل ہے ﴿۱۰۰﴾

---

① یعنی والدین اور بھائی اور بھائیوں کا خاندان جو مجموعی بہتر یا ترانوے آدمی کا قافلہ تھا۔

② حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے سامنے شکر کا یہ سجدہ کیا گیا، عبادت کا سجدہ تو ہر شریعت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے جائز تھا؛ البتہ کسی کی تعظیم کے لیے سجدہ کرنا پچھلی شریعتوں میں جائز تھا؛ لیکن وہ شرک کا ذریعہ بن سکتا ہے؛ اس لیے اِس امت میں وہ ناجائز قرار دیا گیا، بخاری شریف کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

③ ''کنعان'' مراد ہے جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام آباد تھے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ
يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْــَٔـلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ع

اے میرے رب! آپ نے مجھے حکومت کا بڑا حصہ عطا فرمایا اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمایا① اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے (اللہ تعالیٰ!) آپ ہی دنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والے ہیں، آپ مجھ کو اسلام (یعنی آپ کی فرماں برداری) کے ساتھ (دنیا سے) اٹھانا اور (مرنے کے بعد اپنے) نیک بندوں کے ساتھ مجھے ملا دینا② ﴿١٠١﴾ یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو وحی کے ذریعہ ہم تم کو بتاتے ہیں اور جب یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے سازش کر کے (یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کا) اپنا پکا فیصلہ کر لیا تھا (اور ڈال بھی دیا) تب تو تم (وہاں) ان کے پاس موجود نہ تھے③ ﴿١٠٢﴾ تمھارا دل کتنا ہی چاہے پھر بھی (دنیا میں) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿١٠٣﴾ حالاں کہ تم اس (قرآن کی تبلیغ) پر ان (دنیا کے لوگوں) سے کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے، یہ (قرآن) تو تمام (اقوام) عالَم کے لیے ایک نصیحت ہے ﴿١٠٤﴾

① دوسرا مطلب: مشکل اور الجھی ہوئی باتوں کو حل کرنے کا فن بھی سکھلایا۔

② یعنی ان نیک لوگوں کے ساتھ میرا حشر اور دخولِ جنت ہو، حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی آخرت کا شوق بڑھ گیا اور آپ نے دعا مانگی۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس نبوت (اعلیٰ ترین مقام ہے) بھی ہے اور دنیوی بادشاہت (جو دنیا میں ترقی کا اعلیٰ مقام ہے) بھی ہے، ان دونوں نعمتوں کے ہوتے ہوئے حسنِ خاتمہ اور آخرت میں صالحین کی معیت کی دعا مانگنا یہ حسنِ خاتمہ کی اہمیت کو بتلاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نعمت سے نوازے، قرآنی اس دعا کو مانگنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

③ اور ظاہر ہے کہ اخوانِ یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں میں ڈال رہے تھے اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وہاں موجود نہ تھے، آپ کے اُمّی ہونے کے باوجود پورا واقعہ تفصیل سے صحیح سنا دینا یہ آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا
يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ
اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ
عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

اورآسمان اور زمین میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے اِن (مکہ والوں اور دوسرے انسانوں) کا گذر ہوتا رہتا ہے؛ لیکن وہ ان نشانیوں سے منہ پھرا کر جاتے ہیں[۱] ﴿۱۰۵﴾ اوران (مکہ کے کافر) میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کواس طرح مانتے ہیں کہ شرک بھی کرتے ہیں[۲] ﴿۱۰۶﴾ کیا بھلاان (نافرمانوں) کواس بات کا ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی کوئی آفت آکر ان کو ڈھانک لیوے یا ان کو خبر بھی نہ ہو اس طرح اچانک ان پر قیامت آجائے ﴿۱۰۷﴾ (اے پیغمبر!) تم (ان مخالفین سے) کہہ دو: یہی (توحید) میرا راستہ ہے، میں تو پوری بصیرت (سمجھ داری) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جتنے (میری اتباع کرنے والے) میرے ساتھی ہیں وہ بھی (اسی طرح توحید کی دعوت دیتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ (ہر قسم کے شرک سے) پاک ہے اور میں بھی شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾ ہم نے تم سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے (رسول) بھیجے وہ سب مرد ہی ہوتے تھے[۳]، جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، کیا بھلاان (کافر) لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلی قوموں کا (برا) انجام کیسا ہوا ؟[۴]

---

[۱] یعنی قدرت کی نشانی پر دھیان نہیں دیتے؛ اس لیے عبرت بھی حاصل نہیں کرتے۔

[۲] حضور ﷺ کے مبارک زمانے میں اور آج بھی دنیا میں اس طرح کے مشرکین ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں ساتھ میں دوسرے معبودوں کو بھی مانتے ہیں، اس طرح کا ایمان معتبر ہوتا نہیں ہے۔

[۳] یعنی فرشتہ اور عورت نبی نہیں بنائے گئے ہیں، یہ جمہور کا قول ہے۔

[۴] یعنی پہلی قوموں کے برے انجام کو دیکھ کر عبرت حاصل کر کے ایمان لے آتے۔

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ
وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا
يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ﴿۱۱۱﴾ ع۱۲

اور جنھوں نے تقویٰ اپنایا ان کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے، کیا پھر بھی تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ ﴿۱۰۹﴾ یہاں تک (مہلت ملی) کہ جب رسول (اپنی امت کے لوگوں کے ایمان لانے سے) ناامید ہو گئے اور (تب عذاب میں تاخیر کی وجہ سے) کافر لوگ یہ سمجھنے لگے کہ ان کو (عذاب کی) جھوٹی دھمکی دی گئی تھی تو ہماری مدد ان (رسولوں) کے پاس آ گئی①، پھر جن کو ہم نے چاہا عذاب سے بچا لیا اور گنہگاروں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا②﴿۱۱۰﴾ پکی بات یہ ہے کہ ان کے③ واقعات میں عقل والوں کے لیے عبرت کا بڑا سامان ہے، یہ (قرآن) مَن گھڑت (یعنی بنائی ہوئی) بات نہیں ہے (جو کسی نے اپنے دماغ سے گھڑ لی ہو) بلکہ اس (قرآن) سے پہلے جتنی (آسمانی) کتابیں آئیں یہ (قرآن) ان کی تصدیق ہے④ اور (قرآن میں دین کے متعلق ضروری) ہر ہر بات کی تفصیل ہے اور (قرآن) ایمان والے لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے ﴿۱۱۱﴾

① یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب نافرمانوں پر آ گیا۔
② (دوسرا ترجمہ) ہمارا عذاب مجرموں پر آنے کے بعد پیچھے واپس نہیں کیا جا سکتا۔
③ اور اس سورت میں خاص کر حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے اور پچھلی امتوں کے واقعات ہیں۔
④ یعنی قرآن کی اور پہلی آسمانی کتابوں کی بہت ساری باتیں آپس میں موافق ہیں۔
نوٹ: سورۂ یوسف کے مفصل فوائد خطباتِ محمود جلد (۸) میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورة الرعد

(المكية)

سورۂ رعد

یہ سورت مدنی ہے،بعض حضرات نے مکی کہا ہے۔اس میں تینتالیس (۴۳) یا سینتالیس (۴۷) آیتیں ہیں،سورۂ محمد کے بعد اور سورۂ رحمن سے پہلے چھیانویں (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ''رعد'' کا تذکرہ کیا گیا ہے،رعد کیا چیز ہے؟

(۱) گرج۔اور جب آسمان میں گرج ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندے بے اختیار سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھتے ہیں۔

(۲) ایک فرشتے کا نام ہے، جب وہ بادلوں کو ہانکتا اور چلاتا ہے تب وہ تسبیح پڑھتا ہے، اس تسبیح کو لوگ بادل کی آواز سمجھتے ہیں، اس کے ہاتھ میں آگ کا ایک کوڑا ہوتا ہے جس سے وہ بادلوں کو ہنکاتا ہے، اس سے جو چمک ظاہر ہوتی ہے وہ بجلی ہے۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بادلوں کو مارنے کی وجہ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ رعد ہو۔

(۳) رعد سے صرف آواز مراد ہے اور یہ خاص قسم کی تسبیح ہے چاہے ہم کو سمجھ میں نہ آئے۔

روایتوں میں آتا ہے کہ جو آدمی بادلوں کے گرج کی آواز سنے تو یہ پڑھے ''سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ
لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝١ اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ
وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ
لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝٢ وَ ہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡہٰرًا ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الٓمّٓرٰ، یہ (اللہ کی) کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور (اے نبی!) تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو (قرآن) نازل کیا گیا وہ حق ہے؛ لیکن اکثر لوگ (قرآن کو) مانتے نہیں ہیں① ﴿١﴾ اللہ تعالیٰ وہ (ایسے قدرت والے) ہیں کہ جنھوں نے آسمانوں کو بغیر ستون کے (اتنا) اونچا بنایا کہ تم اس کو (ہر جگہ سے سہولت سے) دیکھتے ہو② پھر وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا، ہر ایک (سورج اور چاند) اپنے مقرر وقت تک (یعنی قیامت تک) چلتے رہیں گے③ وہ (اللہ تعالیٰ تمام) کاموں کی تدبیر کرتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں④؛ تاکہ تم یقین کرلو کہ (قیامت میں) تم کو اپنے رب سے ملنا ہے ﴿٢﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے زمین پھیلا دی اور اس (زمین) میں (پہاڑ کے) بوجھ اور ندیاں بنا دیں،

---

① (دوسرا ترجمہ) ایمان نہیں لاتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ کی قدرت ایسی ہے کہ اس نے آسمانوں کو آنکھوں سے نظر نہ آوے ایسے ستونوں پر اونچا بنایا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) بغیر کسی ستون کے اس قدر اونچا بنا دیا جیسا کہ تم اس کو دیکھتے ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہر ایک (سورج و چاند) اپنے متعین وقت پر چل رہے ہیں (یعنی چاند کا ایک چکّر ایک مہینے میں اور سورج کا ایک چکر ایک سال میں پورا ہوتا ہے)۔

④ اپنے دلائلِ قدرت تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيۡهَا زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝۳ وَفِى الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ
صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ؕ
اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴ وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا
لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓٮِٕكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ ۚ

اور ہر قسم کے پھلوں کے اس میں دو دو جوڑے پیدا کیے①، وہ (اللہ تعالیٰ) رات کو دن پر ڈھانپ دیتے ہیں② یقیناً ان چیزوں میں (یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت میں) غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور (اللہ تعالیٰ نے) زمین میں مختلف ٹکڑے (کھیت اور حصے بنائے) ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں (یعنی پاس پاس ہیں) اور انگوروں کے باغات اور کھیتی اور کھجور کے درخت (بنائے) ہیں، بعض درخت دو تنے والے ہیں③ اور بعض درخت دو تنے والے نہیں (ہوتے) ہیں④، ان سب (درختوں) کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے، اور ہم ان پھلوں میں سے کسی کا ذائقہ دوسرے سے زیادہ بڑھا ہوا کر دیتے ہیں، یقیناً اس میں عقل سے کام لینے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں⑤ ﴿۴﴾ اور اگر تم کو (ان کافروں کے قیامت کا انکار کرنے سے) تعجب ہو تو ان (کافروں) کی یہ بات (حقیقت میں) بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم (مر کر) مٹی میں مل جائیں گے تو (آخرت میں سچ مچ) نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے؟ انہی لوگوں نے اپنے رب (کی آخرت میں نئے سرے سے پیدا کیے جانے کی قدرت) کا انکار کیا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (آخرت یا دنیا میں) طوق (یعنی بیڑیاں) پڑی ہوں گی،

① (دوسرا ترجمہ) دو دو قسم پیدا کی۔ ② (دوسرا ترجمہ) وہ اللہ تعالیٰ رات (کی کالی چادر) کو دن پر اوڑھا دیتے ہیں (جس سے دن کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور پوری دنیا کالی اندھیری ہو جاتی ہے)۔
③ یعنی زمین سے اوپر جا کر اس کی شاخیں بن جاتی ہیں۔ ④ یعنی زمین سے لے کر اوپر تک ایک ہی تنہ ہوتا ہے جیسے: کھجور۔
⑤ یعنی جو اپنی عقل سے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں غور کرے اور توحید کا یقین حاصل کرے۔

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ
رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ
ع اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ
وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ۝۹

اور وہی جہنمی لوگ ہیں، وہ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے①﴿۵﴾ (اے نبی!) اور وہ (کافر) بھلائی سے پہلے تم سے برائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں②؛ حالاں کہ ان سے پہلے (بھی دنیا میں) عذاب کے بہت سارے واقعات گذر چکے (تو ان کافروں پر بھی عذاب آسکتا ہے) اور حقیقت میں لوگوں کو ان کے ظلم (یعنی نافرمانی) کے باوجود تمھارے رب معاف بھی کرتے رہتے ہیں، اور یقیناً تمھارے رب کا عذاب بہت سخت ہے ﴿۶﴾ اور کافر لوگ (یوں) کہنے لگے: ان (یعنی محمد) پر (وہ کافر جیسا چاہتے ہیں ویسی) ان کے رب کی طرف سے نشانی کیوں نہیں اتاری جاتی؟ (تو جواب میں کہو کہ) تم تو صرف (جہنم سے) ڈرانے والے ہو③ اور (تم کوئی انوکھے نبی نہیں ہو؛ بلکہ) ہر قوم کے لیے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی نہ کوئی ہدایت کا راستہ بتانے والا ضرور آیا ﴿۷﴾

ہر مادہ کو جو حمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور مادہ کی رحم میں جو کمی زیادتی ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ) اس کو بھی (جانتے ہیں) اور اس (اللہ تعالیٰ) کے یہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے ﴿۸﴾ چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی چیزوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں، جن کی ذات بہت بڑی ہے اور شان بہت اونچی ہے ﴿۹﴾

---

① دنیا میں گلے میں طوق کا ہونا غلامی کی علامت ہے، یعنی یہ کافر لوگ خواہشاتِ نفسانی اور شیطان کی غلامی میں ہیں، گلے میں طوق ہو تو آدمی ادھر ادھر دیکھ نہیں سکتا، اسی طرح یہ لوگ حقائق دیکھنے سے محروم ہیں، آخرت میں گلے میں بھاری وزن دار طوق بھاری سزا اور تکلیف کا ذریعہ ہوگا۔ ② اور وہ (کافر لوگ) بھلائی (یعنی خوش حالی کی مدت ختم ہونے) سے پہلے جلدی برائی مانگتے ہیں ③ یعنی کافر جیسا چاہتے ہیں ویسا معجزہ دکھانا نبی کے اختیار میں نہیں ہے۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
بِالنَّهَارِ﴿١٠﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ
وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ
السَّحَابَ الثِّقَالَ﴿١٢﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ

جو آدمی تم میں سے چپکے چپکے سے بات کرے اور جو آدمی زور سے بولے اور جو آدمی رات کے وقت (کہیں) چھپا ہوا ہو اور دن کے وقت (کہیں) چل پھر رہا ہو وہ سب (اللہ تعالیٰ کے علم میں) برابر ہیں① ﴿۱۰﴾ اس (انسان) کے لیے کچھ فرشتے (محافظ) ہیں جو باری باری آتے ہیں② وہ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کے سامنے اور اس کے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، یقین جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتے ہیں جب تک کہ وہ قوم اپنے حالات میں خود تبدیلی نہ لاوے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر آفت کا ارادہ کرتے ہیں تو (وہ آکر رہتی ہے) پھر وہ (آفت) واپس نہیں ہو سکتی③ اور ان کے لیے (یعنی جن پر آفت آئی ہے) اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوتا ﴿۱۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو تم کو بجلی کی چمک دکھلاتے ہیں، جس سے تم کو (بجلی کے گرنے کا) ڈر بھی لگتا ہے اور (بارش کی) لالچ بھی پیدا ہو جاتی ہے اور (پانی سے بھرے) بھاری بادل (بھی) وہی (اللہ تعالیٰ) اٹھا لاتے ہیں ﴿۱۲﴾ اور بادلوں کی گرج اس (اللہ تعالیٰ کے نام) کی حمد اور تسبیح کرتی ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح میں لگے ہوئے ہیں)④

---

① یعنی سب سے اللہ تعالیٰ اچھی طرح واقف ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) جن کی باری بدلتی رہتی ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ برائی ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور رعد (نام کا) فرشتہ اور دوسرے فرشتے سب اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں۔

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ
الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا
كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾

اور کڑکتی بجلیاں بھی (زمین کی طرف) وہی (اللہ تعالیٰ) بھیجتے ہیں، پھر (اللہ تعالیٰ) جس پر چاہتے ہیں اس (بجلی) کو مصیبت بنا کر گرا دیتے ہیں اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑے کرتے ہیں① حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) کی پکڑ بہت سخت ہے② ﴿۱۳﴾ خاص اسی (اللہ تعالیٰ ہی) سے دعا کرنا حق (یعنی صحیح) ہے③ اور اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر یہ لوگ جن کو بھی پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا (اس سے زیادہ) کوئی جواب نہیں دے سکتے④ مگر جیسے وہ شخص جو پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر یہ چاہے کہ وہ (پانی) اس کے منہ تک خود (اڑکر) پہنچ جائے⑤ حالاں کہ (ایسی چاہت سے) وہ (پانی) کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا⑥ کافروں کی دعا (یعنی درخواست) تو بھٹکتی ہی پھرتی ہے⑦ ﴿۱۴﴾

---

① یعنی بے بنیاد بحثیں کرتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ اللہ تعالیٰ بڑی سخت قوت وتدبیر کے مالک ہیں۔

③ چوں کہ وہ قبول کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ (دوسرا ترجمہ) سچا پکارنا اسی کے لیے خاص ہے۔

④ یعنی پکارنے کے باوجود کچھ کام نہیں آسکتے۔

⑤ پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا کر اس کو اپنی طرف بلاؤ تو وہ اڑ کر آ نہیں جاتا، اسی طرح اللہ کے سوا جن معبودوں کو بھی پکارو گے وہ تمھاری مدد کو نہیں آسکتے، اس کی ایک دوسری تعبیر یہ بھی ہوسکتی ہے کوئی آدمی پانی میں دونوں ہتھیلی کھول کر داخل کرے کہ اس پانی کو مٹھی میں بند کر کے منہ تک لے جاؤں تو یہ ہو نہیں سکتا؛ چوں کہ پانی تو نکل جائے گا، محفوظ نہیں رہے گا اور پانی پینے کا مقصد پورا نہیں ہوگا، اسی طرح اللہ کے علاوہ جس کو بھی پکارو گے وہ تمھاری مدد کا تمھارا مقصد پورا نہیں کرسکتا۔

⑥ اسی طرح بت ان کافروں کی مدد میں نہیں پہنچ سکتے۔

⑦ یعنی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے؛ یعنی جس طرح پانی درخواست کرنے کے باوجود ان کے منہ تک نہیں آسکتا، پانی درخواست قبول کرنے سے عاجز ہے اسی طرح ان کے معبود بھی عاجز ہیں؛ اس لیے کافر لوگ ایسے معبودوں سے درخواست کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، وہ دعا بے کار جائے گی۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا
يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ
عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے خوشی اور ناخوشی سے اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کرتی ہے،①② اور صبح اور شام کے اوقات میں ان (دنیوی مخلوقات) کے سائے بھی (اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں)③ ﴿۱۵﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) پوچھو کہ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ (پھر ان سے) کہو: (زمین اور آسمان کے رب) اللہ تعالیٰ ہی ہیں، تم (ان کافروں سے یہ) کہو: کیا پھر بھی تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر (دوسروں کو اپنے) مددگار بنالیے؟ (جب کہ وہ خود ایسے عاجز ہیں کہ) وہ اپنے فائدے اور نقصان کی قدرت نہیں رکھتے④ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ: کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا کہیں اندھیریاں اور روشنی ایک جیسی ہو سکتی ہے؟ یا ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے شریک (بت) مان رکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے پیدا کرتے ہیں ایسی کوئی چیز انھوں نے (یعنی بتوں نے) پیدا کی ہے؟ جس کی وجہ سے ان (کافروں) کو ان دونوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی اور بتوں) کی بنائی ہوئی چیزیں ایک جیسی لگ رہی ہوں (غلط فہمی میں کوئی پڑا ہو تو اس کو) تم بتادو کہ: اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں اور وہی اکیلے ہیں، سب پر غالب ہیں ﴿۱۶﴾

---

① یعنی انسان اور جنات میں سے مسلمان اور باقی تمام مخلوقات خوشی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

② جنات اور انسان میں سے کافر کو اللہ کی تقدیر کے فیصلہ کے مطابق رہنا پڑتا ہے، اسی طرح سخت حالات اور تنگی کے مواقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہو ہی جاتا ہے، نیز اللہ تعالیٰ اپنی ہر مخلوق میں جس طرح چاہے تصرف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کو نہ مانے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتا، یہ ناخوشی میں سجدہ کرنے کا مطلب ہوا۔ ③ صبح شام سایہ کا گھٹنا بڑھنا جو بالکل نمایہ ہوتا ہے یہ بھی ایک طرح کا سجدہ ہے۔

④ تو دوسروں کا کیا فائدہ اور نقصان کریں گے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا
يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ
الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي
الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا
بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع ۱۱ النصف

اس (اللہ) نے آسمان سے پانی اتارا، سو، ندی، نالے اپنی گنجائش کے مطابق (اس بارش کے پانی سے) بہہ نکلے ①، پھر سیلاب کا پانی پھولے ہوئے جھاگ (یعنی گھاس کے تنکے وغیرہ) کو اوپر اٹھالایا ② اور جن دھاتوں کو زیور یا سامان (یعنی برتن وغیرہ) بنانے کے لیے آگ میں پگھلاتے ہیں ③ اس میں بھی اسی طرح کا میل کچیل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی طریقے سے حق اور باطل کی مثال بیان فرماتے ہیں، سو جھاگ (یعنی میل کچیل باہر جا کر) سوکھ کر ضائع ہو جاتا ہے ④ اور جو چیز لوگوں کے لیے کام کی ہوتی ہے وہ زمین میں باقی رہتی ہے ⑤، اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ مثالوں کو بیان فرماتے ہیں ﴿۱۷﴾ جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام کو مان لیا (اور مان کر عمل بھی کیا) انھی لوگوں کے لیے (آخرت میں) بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم نہیں مانا، اگر ان کے پاس (بالفرض میدانِ قیامت میں) دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں؛ بلکہ اتنی ہی اس کے ساتھ اور بھی چیزیں ہوں اور وہ سب (مال و دولت) اپنے فدیے میں دے دیں (پھر بھی عذاب سے نجات نہ ہوگی) ⑥ ان کے لیے برُا (یا سخت) حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے ﴿۱۸﴾

① چھوٹے نالے میں کم پانی اور بڑے نالے میں زیادہ پانی۔ ② کچرا پانی کی سطح پر اوپر آجاتا ہے۔
③ یعنی تپا کر کے گلاتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھینک دیا جاتا ہے۔
⑤ جو دوسروں کو فائدہ مند ہوتا ہے اس کو جماؤ ہوتا ہے۔
⑥ دو محال کا ذکر ہے: ایک تو آخرت میں مال و دولت ہوگا ہی نہیں اور دوسرا بالفرض ہو تو بھی اس کو دے کر عذاب سے نجات نہیں پاسکیں گے۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا
ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾

(اے نبی!) کیا بھلا جو (مؤمن) شخص کہ یقین رکھتا ہو کہ جو (قرآن) تمھارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا وہ حق ہے وہ بالکل اندھے (یعنی کافر) شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟① حقیقت یہ ہے کہ (ان باتوں سے) عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۱۹﴾ یہ (عقل والے) وہ لوگ ہیں کہ جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اس کو پورا کرتے ہیں② اور (اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے) پکے وعدے کو وہ توڑتے نہیں ہیں③ ﴿۲۰﴾ اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن (رشتوں) کو جوڑنے کا حکم دیا وہ (عقل والے) لوگ اس کو جوڑتے ہیں④ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے رہتے ہیں⑤ ﴿۲۱﴾ اور ان لوگوں نے اپنے رب کی خوشی حاصل کرنے کے لیے (دنیا میں تکالیف پر) صبر کیا اور انھوں نے نماز قائم کی اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے چھپ کر⑥ اور ظاہر کر کے انھوں نے خرچ کیا اور وہ بدسلوکی کے بدلے میں حسنِ سلوک کرتے ہیں⑦ (آخرت کے) اصلی وطن میں اچھا انجام انہی لوگوں کے لیے ہوگا ﴿۲۲﴾

---

① یعنی دونوں کا انجام برابر نہیں ہو سکتا ہے۔

② یعنی ایمان اور اطاعت کا جو معاہدہ اللہ تعالیٰ سے کیا اس کو نبھاتے ہیں۔③ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

④ یعنی ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کو جوڑنا، اسی طرح حضرت محمد ﷺ پر ایمان کے ساتھ سابقہ نبیوں پر ایمان کو جوڑ دیا جاوے۔ رشتے داریوں کو جوڑنا بھی مراد ہے۔⑤ قیامت کے حساب کے برے انجام سے ڈرتے ہیں۔

⑥ جو صدقہ چھپ کر کیا جائے وہ ریا کے احتمال تک سے پاک ہونے کی وجہ سے بہتر ہی ہوتا ہے ''سِرًّا'' کو مقدم کیا گیا ہے اس سے اس کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے اگرچہ بعض حالات میں اخلاص کے ساتھ علانیہ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّیّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ
یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی
الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِهٖ وَیَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ
یُّوۡصَلَ وَیُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ
یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ وَفَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا فِی
الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ ع

(اچھا انجام یہ ہے کہ) وہ خود اوران کے باپ دادے اوران کی بیویاں اوران کی اولاد میں سے جو نیک ہوئے (یعنی جنت کے لائق ہوئے) وہ سب ہمیشہ رہنے کے باغات میں داخل ہوں گے ﴿۲۳﴾ اورفرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے (یوں کہتے ہوئے) داخل ہوں گے کہ (دنیا میں مصیبت پر) تم نے صبر کیا اس کے بدلے میں تم پر (یہاں آخرت میں) سلامتی ہی سلامتی ہے، پس (آخرت کے اصلی وطن میں) کیا ہی اچھا تمھارا انجام ہے ﴿۲۴﴾ اور جولوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کے مضبوطی سے باندھنے کے بعد بھی توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن (رشتوں اور تعلقات) کو جوڑنے کا حکم دیا، ان کو کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں① یہی وہ لوگ ہیں جن پر لعنت ہے اور (آخرت کے) اصلی وطن میں ان کا برا انجام ہوگا ﴿۲۵﴾ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں رزق میں وسعت دیتے ہیں② اور (جس کو چاہتے ہیں اس کے رزق کو) تنگ کر دیتے ہیں اور وہ (کافر) لوگ دنیا کی زندگی پر اتراتے ہیں③ اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی تھوڑے سے فائدے اٹھانے کے سوا کچھ نہیں ﴿۲۶﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ: اس (پیغمبر) پر (ہم جیسی مانگتے ہیں ایسی) کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتاری جاتی؟

---

① ہر گناہ فساد ہے اور سب سے بڑا فساد کفر ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) زیادہ رزق دیتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) دنیا کی زندگی میں مست ہیں۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ
اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۠ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ
قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ

(اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) گمراہ کرتے ہیں اور جو بھی (اس اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے اس کو (اللہ تعالیٰ) اپنا راستہ دکھلاتے ہیں ﴿۲۷﴾ جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ملتا ہے، سن لو! اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی (وہ چیز ہے جس) سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے ﴿۲۸﴾ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے (دنیا اور آخرت میں) خوش حالی ہے ① اور بہترین انجام ہے ﴿۲۹﴾ اسی طرح ② ہم نے تم (محمد ﷺ) کو بھی ایسی امت میں (رسول بنا کر) بھیجا جس (امت) سے پہلے بہت ساری امتیں گذر گئیں؛ تا کہ جو (قرآن) ہم نے وحی کے ذریعہ تم پر بھیجا وہ ان کے سامنے تم پڑھ کر سناؤ اور وہ لوگ تو اس (اللہ تعالیٰ) کی ناشکری کرتے ہیں جو سب پر مہربان ہیں ③ (اے نبی!) تم کہہ دو: وہ (سب پر مہربان اللہ) میرے رب ہیں، ان (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، انہی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور انہی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۳۰﴾ اور اگر کوئی قرآن ④ ایسا بھی اترتا جس کے ذریعہ پہاڑ (اپنی جگہ چھوڑ کر) چلنے لگتے یا اس (قرآن) کے اثر سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ⑤ یا اس کی برکت سے مُردے بات کرنے لگ جاتے ⑥ (تو بھی یہ کافر ایمان نہ لاتے) حقیقت یہ ہے کہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں،

---

① یا ان کے لیے جنت میں طوبیٰ نامی درخت۔ ② یعنی جس طرح ہم نے پہلے زمانے میں رسول بھیجے۔
③ آخری نبی اور قرآن جیسی اللہ کی نعمت کے باوجود ایسے مہربان اللہ کی وہ لوگ ناشکری کرتے ہیں، (دوسرا ترجمہ) اور وہ لوگ تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ ④ مراد کوئی بھی کتاب۔

(باقی اگلے صفحے پر:)

اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا
كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ

کیا پھر بھی ایمان والوں نے یہ بات سن کر کے اپنا ذہن فارغ نہیں کرلیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو سب انسانوں کو (زبردستی) ہدایت کردیتے① اور کافروں پر تو ان کے کرتوت کی وجہ سے ہمیشہ سخت مصیبت پہنچتی ہی رہے گی، یا ان کی بستی کے قریب (کسی جگہ پر بھی) مصیبت نازل ہوتی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (قیامت کے دن بڑے عذاب کا) جو وعدہ کر رکھا ہے وہ پورا ہوجائے گا② اور پورا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے ﴿۳۱﴾

اور (اے نبی!) تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تھا، پھر (ان مذاق اڑانے والے) کافروں کو میں مہلت دیتا رہا، پھر (مہلت کا کچھ وقت گذرنے کے بعد) میں نے ان (کافروں) کو (عذاب میں) پکڑلیا، سو (اب دیکھ لو! مذاق کے بدلے میں جو) میری سزا (تھی وہ) کیسی تھی؟ ﴿۳۲﴾ بھلا بتاؤ کہ ایک طرف تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) ایسی ذات ہے جو ہر شخص کے ہر کام کی پوری خبر رکھتے ہیں اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک مان رکھے ہیں③ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو: ان (بتوں) کے نام بتاؤ④

⊃ ⑤ یعنی زمین پھٹ جاتی یا زمین جلدی جلدی طے ہوجاتی اور اس میں سے ندیاں نکل کر بہنے لگ جاتیں۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) یا اس کی برکت سے مردوں کے ساتھ کلام کیا جاسکتا۔
(اس صفحے کا حاشیہ:) ① یعنی اللہ تعالیٰ سب کو مسلمان ہی بنادیتے، یعنی سب کافر ایمان لے آویں اور ایسا نہیں ہوگا تو پھر تم مسلمان ان (کافروں) کی فکر میں لگے مت رہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آپہنچے۔
③ جن بتوں کو کسی کے کسی کام کی کوئی خبر نہیں، کیا اللہ تعالیٰ اور وہ بت برابر ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔
④ اگر کوئی کافر نام بولے تو اس کافر کو کہو: تو بتوں کے نام بول کر دیکھ کہ ان میں الوہیت کی کوئی صفت ہوسکتی ہے؟

اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳ لَهُمْ عَذَابٌ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۳۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ
الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

یا تم اس (اللہ تعالیٰ) کو ایسے (بتوں کے وجود) کی خبر بتاتے ہو جس (کے وجود) کا پوری دنیا میں اس (اللہ) کو پتہ بھی نہیں، یا صرف ظاہری طور پر ان کو شریک کہتے ہو① حقیقی بات تو یہ ہے کہ ان کافروں کو ان کی ایسی بناوٹی باتیں بہت اچھی لگتی ہیں② اور وہ ہدایت کے راستے سے روک دیے گئے ہیں③ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھے اس کو کوئی ہدایت پر نہیں لا سکتا ﴿۳۳﴾ ان (کافروں) کے لیے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا بہت سخت عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا ﴿۳۴﴾ (گمراہوں کے بُرے انجام کے مقابلے میں) جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اس (جنت) کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہے گا، یہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کا (پیارا) انجام ہے اور کافروں کا انجام (جہنم کی) آگ ہے ﴿۳۵﴾ اور (اے نبی!) جن کو ہم نے کتاب (تورات و انجیل) دی (اور وہ اس کو پورے طور پر مانتے ہیں) وہ تم پر اتارے گئے قرآن کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں④ اور (اہلِ کتاب و مشرکین میں سے) بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو اس (قرآن) کی بعض باتوں (کو ماننے) سے انکار کرتے ہیں⑤

---

① یعنی نام کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتہ ہے اگر یہ بت حقیقت میں ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہوتا؛ لیکن ان کا واقعی وجود ہی نہیں ہے، صرف من گھڑت نام ہے۔② بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کافروں کا مکروفریب ان کی نظر میں خوش نما کر دیا گیا ہے۔③ (دوسرا ترجمہ) اور وہ کافر ہدایت کے راستے سے محروم کر دیے گئے ہیں۔④ اور بہت سارے مان کر ایمان بھی لے آتے ہیں، چوں کہ قرآن کی خبر ان کی کتاب میں ہے۔⑤ یعنی تورات، انجیل میں جو باتیں ان کی خواہشات کے مطابق تحریف والی ہیں قرآن ان باتوں کے خلاف بیان کرتا ہے؛ اس لیے یہ لوگ قرآن کی ان باتوں کو مانتے نہیں ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ
اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا ع
وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا
اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں اور میں اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں، اسی کی طرف میں دعوت دیتا ہوں اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس مجھے لوٹ کر جانا ہے ﴿۳۶﴾ اور اسی طرح ① ہم نے اس (قرآن) کو عربی زبان میں حکم نامہ بنا کر اتارا ہے، اور (اے نبی!) تمھارے پاس جو (صحیح) علم (وحی) آچکا ہے اس کے بعد بھی بالفرض ان (کافروں) کی خواہشات پر چلے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے (بچانے کے لیے) آپ کا کوئی حمایتی نہیں ہوگا اور نہ تو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) کوئی بچانے والا ہوگا ﴿۳۷﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسول بھیجے تھے اور ہم نے ان کو بیوی، بچے بھی دیے تھے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک آیت ② بھی لا سکے، ہر زمانے کے مناسب (احکام لکھی ہوئی الگ) کتاب دی گئی ③ ﴿۳۸﴾ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو مٹا دیتے ہیں اور (جس کو چاہتے ہیں) باقی رکھتے ہیں اور تمام کتابوں کی اصل (یعنی لوحِ محفوظ) اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہے ④ ﴿۳۹﴾

---

① یعنی جس طرح پہلے زمانوں میں مختلف رسولوں کو خاص خاص زبانوں میں خاص احکام دیے۔
② یعنی قرآن کی کوئی آیت اتارنا یا کوئی نشانی دکھانا نبی کے اختیار میں نہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہر کام کا (جس کا ہونا مقدر ہے) وقت اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے (تیسرا ترجمہ) ہر زمانے کے مناسب خاص خاص احکام ہوتے ہیں۔ (چوتھا ترجمہ) ہر وقت کے مناسب عمل لکھا ہوا ہے۔
④ یعنی مٹانے، باقی رکھنے کے بعد جس پر عمل ہونے کا فیصلہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ میں ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ (دوسرا ترجمہ) اور ام الکتاب (یعنی لوحِ محفوظ) اسی کے پاس ہے۔

وَاِنۡ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا
الۡحِسَابُ۝۴۰ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ لَا مُعَقِّبَ
لِحُكۡمِهٖ‌ ؕ وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ۝۴۱ وَقَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلِلّٰهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعًا‌ ؕ يَعۡلَمُ
مَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ‌ ؕ وَسَيَعۡلَمُ الۡـكُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَى الدَّارِ۝۴۲ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
ع لَسۡتَ مُرۡسَلًا‌ ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡـكِتٰبِ۝۴۳

اور (اے نبی!) جس (عذاب) کا وعدہ ہم ان (کافروں) سے کرتے ہیں (چاہے) اس کا کچھ حصہ اگر ہم (تمھاری زندگی ہی میں) تم کو پورا کر کے دکھا دیں یا (دھمکی والا عذاب آنے سے پہلے) ہم تم کو دنیا سے اٹھا لیویں① بہر حال! (اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں کو) صرف پہنچا دینا آپ کی ذمے داری ہے اور (کافروں سے) حساب لینا ہماری ذمے داری ہے ﴿۴۰﴾ اور کیا ان (کافر لوگوں) کو یہ حقیقت نظر نہیں آتی کہ ہم ان کی زمین (یعنی حکومت) چاروں طرف سے (مسلمانوں کی حکومت کی وسعت کے ذریعہ) گھٹا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ (جو چاہے) حکم دیتے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم کو کوئی پیچھے نہیں ڈال سکتا② اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے جو لوگ تھے ان لوگوں نے بھی (اپنے نبی کی دعوت کے مقابلہ میں دھوکہ دینے والی) چالیں چلی تھیں؛ لیکن تمام چالیں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی چلتی ہیں③ ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے④، کافروں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ آخرت کا (نیک) انجام (یعنی جنت) کس کے حصہ میں آتا ہے؟ ﴿۴۲﴾ اور (اے نبی!) یہ کافر کہتے ہیں کہ: تم رسول نہیں ہو، تم (ان کافروں سے) کہو کہ: میرے اور تمھارے درمیان (میری نبوت پر) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ اور جن (مخلصین اہلِ کتاب) کے پاس آسمانی کتاب کا علم ہے وہ کافی ہیں⑤ ﴿۴۳﴾

---

① اور آپ کے دنیا سے جانے کے بعد کافروں پر عذاب آوے۔ ② یعنی اللہ کے حکم کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔
③ (دوسرا ترجمہ) لیکن سب تدبیریں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کیے ہوئے کام کو جانتے ہیں۔ ⑤ یعنی تمھارے انکار کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

سورة ابراهيم

(المكية)

سورۂ ابراہیم

یہ سورت مکی ہے۔اس میں باون (۵۲) یا پچپن (۵۵) آیتیں ہیں،سورۂ شوریٰ یا سورۂ نوح کے بعداورسورۂ انبیاء سے پہلے ستر (۷۰) یا بہتر (۷۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کعبۃ اللہ، حج اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکرِ خیر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ۝۱ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِۙ۝۲ اۨلَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ۝۳

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الر[۱] (قرآن) ایک کتاب ہے جو ہم نے (اپنی طرف سے) تم پر نازل کی ہے؛ تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم[۲] سے (گمراہی کی) اندھیریوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی کی طرف لاؤ (یعنی اللہ تعالیٰ کی) ایسی ذات کے راستے پر لاؤ جو (اللہ تعالیٰ) زبردست، خوبیوں والے ہیں ﴿۱﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے اور کافروں کے لیے بربادی ہے، اس لیے کہ ان کے لیے (جہنم کا) سخت عذاب ہے ﴿۲﴾ جو (کافر) لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور (دوسرے انسانوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی اسلام پر آنے) سے روکتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے دین) میں (کوئی) ٹیڑھی بات[۳] (یعنی عیب) تلاش کرنے (کی کوشش) میں لگے رہتے ہیں، ایسے لوگ (حق کا راستہ بھول کر کے) گمراہی میں دور جا کر پڑے ہیں[۴] ﴿۳﴾

۱ یہ حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ ۲ حکم سے مراد اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور ہدایت کی برکت سے۔

۳: (الف) عِوَجًا سے مراد ہر انسان جس چیز کو ٹیڑھی سمجھتا ہے وہ چیز (ب) اسلام میں اشکالات تلاش کرنا (ج) باطل نظریات کی تائید قرآن وحدیث سے تلاش کرنا (د) قرآن وحدیث کے معنیٰ میں اپنی خواہش کے مطابق ہیرا پھیری کر کے اپنے باطل خیال پر دلیل نکالنے کی کوشش کرنا۔

۴ یعنی گمراہی میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں، بہت دور تک چلے گئے ہیں۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ
وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝۴ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ
قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝۵ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰٮكُمۡ مِّنۡ
اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ
نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ۝۶ ع

اور ہر رسول کو ہم نے ان کی قوم کی زبان میں ہی (رسول بنا کر) بھیجا؛ تا کہ وہ (نبی) اپنی قوم کے سامنے (اللہ تعالیٰ کے دین کو اچھے طریقے سے) سمجھاوے، سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبر دست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ: ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانی دے کر بھیجا؛ (مقصد یہ تھا) کہ اپنی قوم کو (گمراہی کی) اندھیریوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی کی طرف لے آؤ اور خاص واقعات اللہ تعالیٰ نے جن دنوں میں دکھائے[1] وہ اپنی قوم کو یاد دلا کر نصیحت کرو، حقیقت یہ ہے کہ ان واقعات میں (سے ہر ایک) زیادہ صبر، زیادہ شکر کرنے والے کے لیے[2] (نصیحت حاصل کرنے کی) بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ: تم اللہ تعالیٰ کے جو احسان تم پر ہیں ان کو یاد کرو، جب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تم کو سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے اور تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمھاری عورتوں[3] کو زندہ (باقی) رکھتے تھے، اور ان حالات (یعنی مصیبت اور نجات) میں تمھارے رب کی طرف سے بڑا امتحان ہے ﴿۶﴾

---

(۱) یعنی جس دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص نعمت ملی ہو یا کوئی بڑا عذاب آیا ہو۔

(۲) یعنی جن لوگوں نے صبر اور شکر کی عادت بنالی ہو۔

(۳) یعنی لڑکیوں کو جو بڑی ہو کر عورت بنے گی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۝۷
وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ۝۸ اَلَمْ
يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا
يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْۤا
اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ۝۹

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمھارے رب نے (تم کو) خبر دی کہ اگر تم واقعی (میرا) شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ (نعمت) دوں گا اور اگر تم نے (میری نعمت پر) ناشکری کی تو اچھی طرح سمجھ لینا کہ میرا عذاب بہت سخت ہے ﴿۷﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (اے میری قوم!) اگر تم اور (دنیا بھر کی) زمین کے تمام لوگ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کریں تو (اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان؟) یقیناً اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں ہے، ساری تعریف اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے ہے ﴿۸﴾ (اے مکہ والو!)① تم کو تم سے پہلے جو نوح اور عاد اور ثمود کی قومیں تھیں اور وہ قومیں جو ان کے بعد (دنیا میں) آئیں کیا ان کے حالات کی خبر نہیں ہوئی②؟ ان (قوموں) کے (پورے) حالات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کے پیغمبر (اپنی نبوت کی سچائی کی) کھلی دلیلیں لے کر اپنی قوموں کے پاس آئے، تو لوگوں نے ان (نبیوں) کے مُنہ پر اپنے ہاتھ رکھ دیے③ اور قوم کے لوگوں نے (نبی سے) کہا کہ: جو دین (اسلام) دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ہم اس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو دعوت دیتے ہو، اس کی سچائی کے بارے میں ہم کو تو بہت بھاری شک ہے ﴿۹﴾

① ایک دوسرا احتمال یا تو موسیٰؑ کا خطاب ہے ان کی قوم سے۔
② یعنی ان قوموں کی نافرمانی اور اس پر عذاب آنے کے حالات قرآن میں بتائے گئے۔
③ یعنی نبی کو حق بات بولنے ہی نہیں دی۔ دوسرا احتمال: یا نبی کی بات سے خود ایسے تعجب میں پڑ گئے کہ اپنی انگلیاں اپنے منہ میں ڈال دیں اور خود بالکل چپ ہو گئے۔

قَالَتۡ رُسُلُهُمۡ اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَـغۡفِرَ لَـكُمۡ مِّنۡ
ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرَكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ؕ قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ؕ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ
تَصُدُّوۡنَا عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝١٠ قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ
بِسُلۡطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝١١ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ
وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا‌ ؕ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيۡتُمُوۡنَا‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ۝١٢ ع

(جواب میں) ان کے رسولوں نے (ان سے) کہا: کیا (تم کو) اللہ تعالیٰ (کے وجود اور توحید) کے بارے میں شک ہے؟ جو (اللہ) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، وہ (اللہ) تم کو (اپنی عبادت کی طرف) بلاتے ہیں؛ تاکہ (ایمان کی برکت سے) تمھارے خاطر تمھارے (کچھ) گناہ معاف کردیویں اور تم کو (تمھاری زندگی کی) ایک مقررہ مدت تک ڈھیل دیویں① قوم نے (رسول کی دعوت کے جواب میں) کہا: تم تو حقیقت میں ہمارے جیسے ہی انسان ہو، ہمارے باپ دادا جس چیز (یعنی بتوں) کی عبادت کرتے تھے تم ہم کو اس سے روکنا چاہتے ہو؟ سو (تمھاری دعوت سچی ہے تو کوئی) صاف معجزہ لاکر تم ہم کو دکھادو② ﴿۱۰﴾ ان کے رسولوں نے ان سے کہا: حقیقت میں ہم تمھارے جیسے ہی انسان ہیں؛ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر بھی چاہتے ہیں (نبوت کا خصوصی) احسان کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی بھی معجزہ لاکر تم کو دکھانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے، اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۱﴾ اور ہمارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ کریں جب کہ اسی (اللہ) نے ہم کو ہمارے (کامیابی کے) راستے (یعنی اسلام) کی ہدایت دے دی ہے اور (دین کے خاطر) جو تکلیف تم ہم کو دیتے ہو ہم اس پر ضرور صبر کریں گے، اور جو لوگ بھروسہ رکھنا چاہیں ان کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۲﴾

① یعنی دنیا کی زندگی مزے سے گزرے۔

② یعنی ایسا معجزہ جس کو دیکھ کر ایمان لانے پر مجبور ہو ہی جائے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ
فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾
مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ
الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے یہ (بھی) کہا کہ: ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال دیں گے یا تو ہمارے دین میں لوٹ کر آجانا پڑے گا[۱] سو ان (رسولوں) کے رب نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے ﴿۱۳﴾ اور ضرور ان (ظالموں کی ہلاکت) کے بعد ہم تم کو (اس) زمین میں آباد کر دیں گے[۲] یہ وعدہ ہے اس کے لیے کہ جو آدمی بھی میرے سامنے (قیامت میں حساب دینے کے لیے) کھڑے رہنے کا خوف رکھتا ہو اور میرے عذاب کے وعدے سے ڈرتا ہو[۳] ﴿۱۴﴾ اور ان (نبیوں یا کافروں) نے خود فیصلہ مانگا اور ہر سرکش، ضدی ہلاک ہو گیا[۴] ﴿۱۵﴾ اس (دنیوی ہلاکت) کے بعد جہنم (کا عذاب آنے والا) ہے اور (جہنم میں) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا ﴿۱۶﴾ (پیاس کی تکلیف سے) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور ایسا لگتا ہے کہ (سخت گرم ہونے کی وجہ سے) وہ آسانی سے گلے کے نیچے اتار نہیں سکے گا اور ہر طرف سے اس کو موت آتی ہوئی معلوم ہو گی[۵] اور وہ مرے گا نہیں (بلکہ تکلیف سے سسکتا رہے گا) اور اس کے آگے (ہمیشہ دو سرے) بھی سخت عذاب ہے ﴿۱۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یا (اگر یہاں ہمارے ملک میں رہنا ہو) تو ہمارے دین میں لوٹ کر کے پھر آجاؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) آباد رکھیں گے۔

③ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے (مسلمانوں) کو دنیا میں بھی آباد کیا جاوے گا اور آخرت میں عذاب سے نجات ہو گی۔

④ ہر سرکش نبی کا دشمن ہلاک ہو گیا۔

⑤ موت کے اسباب مراد ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ لَا
یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَی
اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ
تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ

جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کی حالت ایسی ہوگی کہ ان کے اعمال اس راکھ جیسے ہوں گے جس کو آندھی کے دن میں ہوا تیزی سے اڑا کر لے جاوے، جو (نیک) عمل (دنیا میں) انھوں نے کیے ان میں سے (قیامت کے دن) کچھ بھی ان کے ہاتھ میں نہیں آئے گا① اسی گمراہی میں دور جا کر پڑنا ہے② ﴿۱۸﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو جیسا بنانا چاہیے ویسا ہی بنایا③؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو تم سب کو ختم کر دیویں اور (دوسری) نئی مخلوق کو پیدا کر کے لے آویں④ ﴿۱۹﴾ اور یہ (نئی مخلوق کو بنانا) اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے⑤ ﴿۲۰﴾ اور یہ سب لوگ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے (حساب کے لیے) کھڑے ہوں گے تو (عذاب کا فیصلہ ہونے پر) جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے، وہ (دنیا میں) خود کو بڑا بتانے والوں سے کہیں گے⑥ کہ: (دنیا میں) ہم تمھارے پیچھے چلتے تھے⑦ تو (آج ہم پر) اللہ تعالیٰ کا جو عذاب آیا ہے کیا اس میں سے تھوڑا عذاب تم ہم سے ہٹاؤ گے؟

---

① انسان کو نیک اعمال کی سب سے زیادہ ضرورت قیامت کے میدان میں ہوگی، وہاں ایمان کے ساتھ جو اعمال دنیا میں کیے تھے اسی پر اجر و ثواب ملے گا۔ بہت سارے کافر دنیا میں اچھے اخلاق سے پیش آتے ہیں، صدقہ اور خیرات بھی کرتے ہیں؛ لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے یہ تمام اعمال قیامت کے دن ہوا میں اڑ کر بے کار ہو جائیں گے جیسے آندھی چلتی ہے تو راکھ کے چھوٹے بڑے ذرات بھی اڑ جاتے ہیں، اسی طرح کافروں کے چھوٹے بڑے ہر قسم کے اعمال قیامت کے دن کچھ کام نہیں آئیں گے۔ ② یہی گھٹیا درجے کی گمراہی ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) (یعنی فائدوں اور مصلحتوں پر مشتمل) ایک صحیح مقصد کے لیے بنایا (یعنی یہ سب انسان کی خدمت کریں اور انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے) (تیسرا ترجمہ) بالکل ٹھیک ٹھیک بنایا۔ ④ جب اللہ کے لیے نئی مخلوق پیدا کرنا آسان تو تم کو آخرت میں دوبارہ پیدا کرنا کیسے مشکل ہوگا۔

قَالُوۡا لَوۡ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيۡنٰكُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡنَآ اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ
مَّحِيۡصٍ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيۡطٰنُ لَمَّا قُضِىَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَـقِّ وَوَعَدْتُّكُمۡ ع
فَاَخۡلَفۡتُكُمۡ ؕ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِىۡ ۚ
فَلَا تَلُوۡمُوۡنِىۡ وَلُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِىَّ ؕ

وہ کہیں گے ①: اگر اللہ تعالیٰ (دنیا میں) ہم کو ہدایت دیتے تو ہم ضرور تم کو ہدایت پر لاتے ②(اس وقت تو) ہم چیخیں چلائیں یا ہم عذاب پر صبر کریں ③ یہ دونوں ہمارے لیے برابر ہے، ہمارے لیے عذاب سے چھٹکارے کا کوئی راستہ نہیں ہے ④﴿۲۱﴾

اور جب (قیامت کے دن) سب باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا تب شیطان بولے گا: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا، سو میں نے وعدہ میں تم سے جھوٹ بولا تھا⑤ اور میری (دنیا میں) تم پر کوئی حکومت (یعنی زبردستی) نہیں چلتی تھی، بس اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (اللہ کی نافرمانی کی) دعوت دی تھی، سو تم نے میری بات مان لی تھی⑥ سو تم مجھے (عذاب کے فیصلہ پر) کسی قسم کی ملامت نہ کرو⑦؛ بلکہ تم خود اپنے اوپر ملامت کرو⑧ میں تمھاری (عذاب کی مصیبت کی) فریاد پر آج مدد نہیں کر سکتا اور تم میری مدد نہیں کر سکتے،

⬅ ⑤ یعنی پرانی مخلوق تم کو قیامت کے دن دوسری مرتبہ بنانا بھی ذرا مشکل نہیں۔ ⑥(دوسرا ترجمہ) بڑائی مارنے والوں سے کہیں گے (یعنی خود بن بیٹھے لیڈروں سے)۔ ⑦ یعنی تمھارے کہنے کے مطابق کام کرتے تھے۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① یعنی بڑے لیڈر جواب میں عذاب سے بچانے کے بجائے عذاب کی وجہ بتاتے ہوئے یہ بات کہیں گے، اس کو بات کا رخ پھیرنا کہا جاتا ہے اور اصل مسائل سے دوسری طرف بات لے جانے میں یہ لیڈر بڑے ماہر ہوتے ہیں۔
② لیکن ہم خود گمراہ تھے تو تم کو کیسے ہدایت پر لاتے۔ (دوسرا ترجمہ) جواب میں بڑے لیڈر لوگ کہیں گے کہ: اگر اللہ تعالیٰ عذاب سے چھوٹنے کا کوئی راستہ ہم کو بتلائیں گے تو ہم تم کو بھی راستہ بتلائیں گے۔
③ یعنی عذاب پر شور مچائیں یا شور نہ کریں۔ ④(دوسرا ترجمہ) بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔
⑤(دوسرا ترجمہ) میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اس سے خلاف کیا۔ ⑥(دوسرا ترجمہ) تم نے میری دعوت قبول کرلی تھی۔
⑦(دوسرا) میرے پر کوئی الزام نہ لگاؤ۔ ⑧(دوسرا) تم خود اپنی ذات پر الزام لگاؤ (کہ تم نے اپنی مرضی سے کفر اپنایا تھا)۔

اِنِّیۡ کَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَکۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدۡخِلَ
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا بِاِذۡنِ
رَبِّہِمۡ ؕ تَحِیَّتُہُمۡ فِیۡہَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ
طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ﴿ۙ۲۴﴾ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ
وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

تم نے اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) مجھے (اللہ تعالیٰ کا) شریک مان لیا تھا① (آج قیامت کے میدان میں سب کے سامنے) میں اس کا انکار کرتا ہوں②یقینی بات ہے جن لوگوں نے (مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک مان کر) ظلم کیا تھا ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۲۲﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے (آخرت میں) وہ ایسے باغات میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان کے رب کے حکم سے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، وہ اس میں ایک دوسرے کی ملاقات (یعنی استقبال) سلام سے کریں گے③ ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) کیا تم نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے کلمۂ طیبہ کی کیسی مثال بیان کی ہے؟ کہ وہ (کلمۂ طیبہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے، جس کی جڑ (زمین میں خوب مضبوط) جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخ آسمان (کے نیچے کی کھلی فضا) میں (اونچی اٹھی ہوئی) ہے ﴿۲۴﴾ وہ (پاکیزہ درخت) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت (موسم میں) اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ (اس طرح کی) مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں؛ تاکہ وہ لوگ (ان مثالوں کو سوچ کر) نصیحت حاصل کریں ﴿۲۵﴾

---

①: [۱] بہت سے لوگ خود شیطان کی بندگی کرتے ہیں۔ [۲] شیطانی باتوں کو خدا کے احکام کی طرح مانتے تھے۔
[۳] لوگوں نے دنیا میں شیطان کو خدا کا مرتبہ دیا؛ اس لیے اس کی شرارتیں بڑھیں۔

② یعنی تمھارے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ماننے کو غلط مانتا ہوں۔

③ یعنی دنیا کا سلام سلامتی کی دعا ہے اور جنت میں سلامتی مل گئی اس کی مبارک بادی کا سلام ہے اور یہ سلامتی ہمیشہ رہے گی اس کی خوش خبری دینا ہے۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝۲۶
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ
الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝۲۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا ع
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝۲۸ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۲۹ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝۳۰

اور گندے (یعنی کفر کے) کلمے کی مثال ناپاک درخت کی طرح ہے، جس کو (زمین میں ذرا بھی) جماؤ نہ ہونے کی وجہ سے زمین کے اوپر اوپر سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے ﴿۲۶﴾ جو ایمان والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مضبوط بات (یعنی کلمۂ توحید) پر دنیوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنی حکمت سے) جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں ﴿۲۷﴾

(اے نبی!) کیا تم نے ان (مکہ والوں) کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا؟① اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا② ﴿۲۸﴾ یعنی جہنم میں جس میں وہ (کافر) لوگ جلیں گے③ اور وہ (جہنم) بہت بُرا ٹھکانہ ہے④ ﴿۲۹﴾ اور ان (کافروں) نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بنائے؛ تاکہ وہ (دوسروں کو بھی) اس (اللہ تعالیٰ) کی راہ سے گمراہ کردیں (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: (تھوڑے دن دنیا میں) تم مزے اڑالو، آخر میں تم کو دوزخ ہی کی طرف جانا ہے ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی نعمت (توحید) کو کفر سے بدل ڈالا۔

② (دوسرا ترجمہ) پہنچایا۔

③ (دوسرا ترجمہ) کافر لوگ داخل ہوں گے۔

④ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی مخالفت پر دنیوی سزا جو ملی کہ ان کا مرکز کعبہ، مکہ اور اس کی تولیت اور سرداری ان کے ہاتھ سے چلی گئی، وہ مشاہدہ میں تھی؛ اس لیے وہ بیان نہیں ہوئی، آخرت کی سزا بیان کردی گئی۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا
ع نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

(اے نبی!) تم میرے (خاص) ایمان والے بندوں سے کہو کہ: وہ نماز کو (برابر) قائم کریں اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے چھپا کر اور ظاہر کر کے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کریں، اس (قیامت یا موت کے) دن کے آنے سے پہلے کہ جس (دن) میں خریدنا، بیچنا نہ ہوگا اور کسی کو (کسی کی دنیوی نسبت کی) دوستی (بھی) کام نہیں آئے گی ﴿۳۱﴾ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعہ تمھاری روزی کے لیے پھل اگائے ① اور تمھارے (نفع کے) لیے کشتیوں کو تابع کر دیا؛ تاکہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے سمندر میں چلیں اور نہروں کو بھی تمھارے (فائدے کے) لیے خدمت میں لگا دیا② ﴿۳۲﴾ اور سورج اور چاند کو (بھی) تمھارے کام میں لگا دیا کہ وہ دونوں (ایک نظام کے مطابق) لگاتار چلتے ہی رہتے ہیں③ اور تمھارے لیے (تو) رات اور دن کو (بھی) کام میں لگا دیا ﴿۳۳﴾ اور جو چیزیں تم نے اس (اللہ تعالیٰ) سے مانگیں (اس میں جو تمھارے لیے مناسب تھیں) وہ سب چیزیں اس نے تم کو دے دیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کی گنتی کرنا چاہو تو تم اس کو احاطے (یعنی شمار) میں نہیں لا سکتے④ بیشک انسان تو بڑا ہی ظلم کرنے والا، ناشکرا ہے ﴿۳۴﴾

---

① یعنی پھلوں کی قسموں سے تمھارے لیے رزق پیدا کیا۔ ② ''سَخَّرَ'' کا ایک مطلب ہے کہ استعمال کو آسان کر دینا۔
③ یعنی انسان کے فائدے کے لیے چلتے رہنا ان کی عادت بنا دی گئی ہے۔
④ تم نعمت کی گنتی پوری نہیں کر سکو گے (اور تھک کر بیٹھ جاؤ گے)۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ
اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! آپ اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجیے اور مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا کر رکھیے ﴿۳۵﴾ اے میرے رب! یقیناً ان بتوں نے تو بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے، سو جو آدمی میرے (توحید کے) راستے پر چلے یقیناً وہ میرا ہے① اور جس آدمی نے میرا کہنا نہیں مانا② تو یقیناً آپ ہی تو بہت بڑے معاف کرنے والے اور بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں③ ﴿۳۶﴾ اے ہمارے رب! میں نے اپنی بعض (یعنی ایک) اولاد کو آپ کے محترم گھر (کعبہ) کے پاس ایک ایسی وادی (یعنی میدان) میں۔ جہاں کسی قسم کی کوئی کھیتی نہیں ہے۔ لا کر بسایا ہے④ (یہ بسانے کا کام اس لیے کیا) اے ہمارے رب! تا کہ یہ نماز قائم کریں، لہٰذا بعض لوگوں کے دلوں میں⑤ ان کی طرف کشش پیدا کر دیجیے⑥ اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرمایئے⑦ تا کہ وہ لوگ شکر کرنے والے بن جائیں ﴿۳۷﴾

---

① یعنی ابراہیم علیہ السلام کی توحید والی جماعت میں شامل ہے۔
② اس کا معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ ہدایت دے کر آپ اس کو معاف کر دیں اس لیے کہ۔
③ اس دعا میں ایمان والوں کے لیے سفارش بھی ہے۔
④ (دوسرا) آباد کیا ہے۔ آیت میں ذی زرع سے مراد: اس وقت کا زمانہ ہے جس وقت ابراہیمؑ اپنی ذریت کو لے کر وہاں تشریف لائے، اس وقت اس مقام پر یہی حال تھا، آج وہاں باغات، درخت سب چیزیں موجود ہیں جو کہ آیت کے منافی نہیں۔ ⑤ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیجیے کہ دوسرے لوگ بھی وہاں آ کر رہیں، مکہ اس وقت چھوٹا میدان تھا۔ اور اَفْـِٕدَةً نکرہ ہے جو تقلیل بتاتا ہے ⑥ اگر ابراہیم علیہ السلام دعا میں ''بعض'' کی قید نہ لگاتے تو ساری دنیا آ کر مکہ میں آباد ہو جاتی اور مکہ کیسا وسیع ہو جاتا اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔
⑦ یہ دعا بتلاتی ہے کہ اولاد کے لیے معاشی ضروریات و راحت کا انتظام حسبِ طاقت باپ کے ذمے ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی
السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَہَبَ لِیۡ عَلَی الۡکِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ
الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا
ع اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا
یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمۡ لِیَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِیۡہِ الۡاَبۡصَارُ ﴿۴۲﴾ مُہۡطِعِیۡنَ مُقۡنِعِیۡ
رُءُوۡسِہِمۡ لَا یَرۡتَدُّ اِلَیۡہِمۡ طَرۡفُہُمۡ ۚ وَاَفۡـِٕدَتُہُمۡ ہَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

اے ہمارے رب! جو کام ہم چھپا کر کرتے ہیں اور جو کام ہم دکھا کر کرتے ہیں① اس کو آپ پوری طرح جانتے ہیں، زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہے ﴿۳۸﴾ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (جیسے دو بیٹے) عطا کیے، یقیناً میرے رب تو بڑے ہی دعاؤں کو سننے والے ہیں ﴿۳۹﴾ اے میرے رب! مجھ کو بھی اور میری اولاد میں سے بھی ایسے لوگ پیدا فرما دیجیے جو نماز کو قائم کرنے والے ہوں② اے ہمارے رب! اور آپ میری (یہ) دعا قبول کر لیجیے ﴿۴۰﴾ اے ہمارے رب! میری اور میرے والدین کی اور ایمان والوں کی حساب قائم ہونے (یعنی قیامت) کے دن آپ مغفرت فرما دیجیے③ ﴿۴۱﴾

تم (اے نبی!) یہ ظالم لوگ جو کچھ (نافرمانی) کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کو ہرگز بے خبر مت سمجھنا④ اس (اللہ تعالیٰ) نے تو ان کو (قیامت کے) اس دن تک مہلت دے رکھی ہے جس میں (قیامت کے بھیانک مناظر کی وجہ سے) آنکھیں کھلی رہ جائیں گی ﴿۴۲﴾ وہ (قیامت کے دن) اپنے سروں کو اوپر اٹھائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے، ذرا (دیر کے لیے) پلک بھی نہیں جھپکے گی⑤ اور ان کے دل (ہوش اڑ جانے کی وجہ سے) عقل و سمجھ سے بالکل خالی ہوں گے ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ظاہر کر کے ہم کرتے ہیں۔ ② نبی اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اس دعا کا اہتمام کرے تو ہم کو تو بدرجۂ اولیٰ اہتمام کرنا چاہیے۔ ③ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ایمان کی توفیق کی دعا ہے جو مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔
④ غفلت کا مطلب ہے کاموں کی حقیقت سے واقف نہ ہو سکنا، دھیان نہ رہنا؛ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں تو ہو نہیں سکتی؛ اس لیے مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ ظالموں کو سزا نہیں دیویں ایسا نہیں ہوگا، سزا ضرور دیں گے۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ
قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ
مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ
فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ
وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

اور (اے نبی!) آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جس میں لوگوں پر عذاب آپڑے گا① تب ظالم لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم کو تھوڑی سی مدت کے لیے اور مہلت دیجیے (اب تو) ہم آپ کی دعوت قبول کر لیں گے اور رسولوں کی بات پر عمل کر لیں گے (اسی وقت ان کی درخواست کے جواب میں کہا جائے گا) ارے! تم لوگوں نے اس سے پہلے قسم کھا کھا کر یہ نہیں کہا تھا کہ تم سے کوئی دنیا نہیں چھڑا سکتا؟② ﴿۴۴﴾ اور جن (پہلی امتوں کے) لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا③ تم انہی کی تو بستیوں میں آباد تھے اور یہ بات بھی تمھارے سامنے کھل کر آ گئی کہ ہم نے ان ظالموں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے (ان کے) قصے بھی (بطورِ مثال) تو تم کو بتا دیے④ ﴿۴۵﴾ اور وہ (پہلی امت کے یا مکہ کے ظالم لوگ اپنے زمانے میں حق کے خلاف) اپنی بڑی بڑی چالیں چل چکے ہیں اور ان کی ساری چالوں کا توڑ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اگر چہ ان کی چالیں ایسی تھیں کہ اس کی وجہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاوے⑤ ﴿۴۶﴾

⇨ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ان کی آنکھیں خود ان کی طرف جھپکنے کے لیے واپس نہیں آئیں گی۔

① قیامت کے دن سے اور آخرت کے عذاب سے ڈراؤ۔ دنیوی عذاب اور دنیا میں عذاب سے ہلاک ہونے کے دن سے ڈراؤ۔ موت کے وقت کی سکرات سے ڈراؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) تمھاری شان وشوکت پر کوئی زوال نہیں آسکتا (تیسرا ترجمہ) تم کو دنیا چھوڑ کر کہیں جانا ہی نہیں ہے (یعنی قیامت کا انکار کرتے رہے)۔ ③ یعنی کفر اپنایا تھا۔ ④ کہ تم نافرمانی کروگے تو تم پر ان جیسا عذاب آوے گا۔

⑤ بعض مفسرین نے ''اِنْ'' کو نافیہ مانا ہے، تب مطلب ہوگا کہ: ان مکہ کے ظالموں کی سازش کی وجہ سے جبلِ استقامت یعنی محمد ﷺ اپنی دعوت کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ
الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ
يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾
لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ
وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۱

سو (اے سامع!) اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی بھی یہ خیال (اپنے دل میں) مت لانا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے جو (نافرمانوں پر عذاب کا) وعدہ کیا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے خلاف کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی تو بڑے زبردست، بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۷﴾ جس (قیامت کے) دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیے جائیں گے) اور سب لوگ اکیلے قہار (یعنی زبردست) اللہ تعالیٰ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے① ﴿۴۸﴾ اور اس دن تو مجرموں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا ﴿۴۹﴾ ان (مجرموں) کے کُرتے گھندک کے ہوں گے اور ان (مجرموں) کے چہروں کے اوپر آگ چھائی ہوگی② (یہ سزا اس لیے ہوگی کہ اس سزا کے ذریعہ) ﴿۵۰﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ (یعنی سزا) دیویں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب چکانے والے ہیں ﴿۵۱﴾ یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کا) ایک پیغام ہے③ اور تاکہ اس (قرآن کے پیغام) کے ذریعہ لوگوں کو چونکا دیا جاوے اور لوگ اس بات پر یقین کرلیویں کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود (حقیقی) ہے اور تاکہ عقل والے لوگ نصیحت حاصل کریں④ ﴿۵۲﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) لپٹی ہوئی ہوگی۔

③ (دوسرا ترجمہ) اس (قرآن) کے ذریعہ تمام لوگوں کو (احکام) پہنچا دینا ہے۔

④ اور آخرت سے غفلت کو دور کریں۔

سورة الحجر

(المكية)

سورۂ حجر

یہ سورت مکی ہے، اس میں ننانوے (۹۹) آیتیں ہیں، سورۂ یوسف کے بعد اور سورۂ انعام سے پہلے چون (۵۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حجر کے رہنے والوں کا عبرت ناک انجام ذکر کیا گیا ہے۔

حجر: جس مکان کا احاطہ پتھروں سے بنایا جائے اور ایسا مکان دوسروں کے لیے ممنوع ہوتا ہے۔ یہ مدینۂ منورہ اور ملکِ شام کے درمیان ایک علاقہ ہے، وہاں کے لوگوں نے پہاڑوں کو تراش تراش کر مکان بنائے تھے اور یہاں کے باشندے قومِ ثمود نے یہ علاقہ اپنے لیے خاص اور دوسروں کے لیے ممنوع قرار دیا تھا۔ سن ہجری نو (۹) میں غزوۂ تبوک کے موقع پر اس علاقے سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری تیز فرمادی، سر کو ڈھانپ لیا۔ یہ امت کے لیے بہت بڑی نصیحت ہے، آج امت ایسے معذَّب مقامات کو تفریح گاہ بنائے ہوئے ہیں، مزید تفصیل کے لیے بندہ کا سفر نامہ ''دیکھی ہوئی دنیا'' ملاحظہ فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

الٓرٰ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝١

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ۝٢ ذَرۡهُمۡ يَاۡكُلُوۡا وَيَتَمَتَّعُوۡا وَيُلۡهِهِمُ
الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۝٣ وَمَاۤ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝٤ مَا
تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ۝٥ وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡ نُزِّلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ
اِنَّكَ لَمَجۡنُوۡنٌ ۝٦ لَوۡ مَا تَاۡتِيۡنَا بِالۡمَلٰٓئِكَةِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝٧

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الٓر، یہ (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ بہت سارے اوقات ① ایسے آویں گے کہ یہ کافر لوگ تمنا کریں گے کہ ہم مسلمان ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا؟ ﴿۲﴾ (اے نبی! ابھی تو) ان کو (ان کی حالت پر) چھوڑ دو (دنیا میں) خوب کھالیویں اور مزے اڑالیویں اور خیالی امیدیں ان کو غفلت میں ڈالے رکھیں ②؛ کیوں کہ عنقریب ان کو حقیقت معلوم ہوجائے گی ﴿۳﴾ (ہر زمانے میں ایسا ہوا کہ تباہ ہونے والی) کسی بھی بستی کو ہم نے ایک لکھے ہوئے مقررہ وقت پر ہی ہلاک کیا ﴿۴﴾ کوئی بھی امت اپنے متعین وقت سے پہلے ہلاک نہیں ہوئی اور نہ تو (متعین وقت سے) آگے جاسکتی ہے ③ ﴿۵﴾ اور وہ (دین کے مخالفین نبی سے یہ) کہنے لگے: اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا! یقینی بات ہے کہ تم دیوانے ہو ﴿۶﴾ اگر تم حقیقت میں (رسالت کے دعوے میں) سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتے؟ ﴿۷﴾

---

① یعنی دنیا میں اور خاص کر آخرت میں۔

② مطلب: آخرت اور موت سے بے فکری اور دنیا کے لمبے لمبے منصوبے ان کو غفلت میں ڈالے ہوئے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پیچھے رہ سکتی ہے۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ٨ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوْنَ ٩ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ١٠ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ١٢ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ١٣ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ
ع ١٥ يَعْرُجُوْنَ ١٤ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ١٥ وَلَقَدْ جَعَلْنَا
فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ١٦

ہم فرشتوں کو حق کے لیے ہی اتارتے ہیں ① اور (ان فرشتوں کے عذاب کا فیصلہ لیکر آنے کے بعد) اس وقت مہلت بھی نہیں دی جاتی ﴿٨﴾ حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی نے ذکر (یعنی قرآن) اتارا اور ہم ہی اس (قرآن) کی پوری حفاظت کریں گے ﴿٩﴾ اور تحقیقی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے پہلی قوموں کے مختلف گروہوں میں رسولوں کو بھیجا ﴿١٠﴾ اور کوئی بھی رسول ان کے پاس آئے تو وہ ان کا مذاق ہی کرتے تھے ﴿١١﴾ اسی طرح جو لوگ جرم کرتے رہتے ہیں ہم ان کے دلوں میں یہ (مذاق اڑانا) ڈال دیتے ہیں ② ﴿١٢﴾ کہ اس (قرآن) پر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور پچھلے لوگوں کا یہی طریقہ چلا آرہا ہے ③ ﴿١٣﴾ اور اگر ہم ان (مجرمین) پر آسمان کا کوئی دروازہ بھی کھول دیویں تو سارا دن (یعنی دن کے وقت) اس دروازے سے (آسمان پر) چڑھتے رہیں ﴿١٤﴾ تب بھی وہ تو یہی کہیں گے: ہم پر نظر بندی کردی گئی؛ بلکہ ہم لوگوں پر جادو کردیا گیا ہے ﴿١٥﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے (تمھارے لیے) آسمان (کے نیچے کی کھلی ہوئی فضا) میں بہت سارے برج (یعنی بڑے بڑے ستارے) بنائے اور ہم نے اس (آسمان) کو (ستاروں سے) دیکھنے والوں کے لیے رونق والا بنادیا ﴿١٦﴾

① آیت میں لفظ ''حق'' ہے، اس کی ایک مراد ''عذاب کا فیصلہ'' دوسری مراد ''قرآن'' اور تیسری مراد ''رسالت'' ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) بٹھادیتے ہیں، داخل کردیتے ہیں۔
③ یعنی نبیوں کو وہ جھٹلاتے رہے ہیں۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ
مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۡ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾

اور ہر مردود شیطان سے ہم نے اس (آسمان) کو محفوظ کر دیا ﴿۱۷﴾ مگر جو (شیطان) چوری سے (چھپ کر فرشتوں کی بات) سننے کی کوشش کرے (۱) تو (آگ کا) چمکتا ہوا انگارہ (یعنی شعلہ) اس (شیطان) کا پیچھا کرتا ہے ﴿۱۸﴾ اور ہم نے تو زمین (پیدا کر کے) پھیلا دی اور ہم نے اس (زمین) میں بھاری بوجھ (یعنی پہاڑ) رکھ دیے (۲) اور ہم نے اس (زمین) سے ہر قسم کی (ضرورت کی) چیزیں ایک توازن سے (۳) اگائیں ﴿۱۹﴾ اور ہم نے تمھارے لیے اس (زمین) میں روزی کے سامان پیدا کر دیے اور ان (مخلوق) کے لیے بھی (روزی کا سامان پیدا کر دیا) (۴) جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو (۵) ﴿۲۰﴾ اور ہر چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں اور ہر ایک چیز ہم ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی ہوائیں ہم ہی تو چلاتے ہیں (۶) سو ہم آسمان سے پانی اتارتے ہیں، پس ہم تم کو وہ (پانی) پلاتے ہیں اور تمھارے بس میں نہیں ہے کہ تم اس (پانی) کا ذخیرہ کر کے رکھو ﴿۲۲﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) سن لیوے۔ (۲) یعنی اس زمین کو ہلنے سے روک کر جمانے کے لیے۔

(۳) (دوسرا ترجمہ) ایک اندازے سے (تیسرا ترجمہ) ایک متعین مقدار سے۔

(۴) (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے زمین میں وہ مخلوقات بھی پیدا کی ہیں جن کو تم رزق نہیں دیتے ہو۔

(۵) یعنی بہت سارے جانور ایسے ہیں کہ انسان ان سے فائدہ تو اٹھاتا ہے؛ لیکن ان کو رزق نہیں دیتا، جیسے شکار کیے ہوئے جانور، اسی طرح اس کائنات میں دو طرح کی مخلوقات ہیں: ایک وہ مخلوق ہے جن کی روزی کا انسان ظاہراً ذریعہ بنتا ہے، دوسری بہت ساری ایسی مخلوقات ہیں جن کی روزی میں انسان کو کوئی دخل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ بلا واسطہ ان کو روزی دیتے ہیں۔

(۶) (دوسرا ترجمہ) ہم ہی تو ہواؤں کو بھیجتے رہتے ہیں جو بادل کو پانی سے بھر دیتی ہیں۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ ع
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ
السَّمُوْمِ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ﴿۲۸﴾

اور یقیناً ہم ہی تو زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی تو موت دیتے ہیں اور (سب کے مرنے کے بعد) ہم ہی تو باقی رہنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں تم میں سے آگے نکل جانے والوں کو① اور پیچھے رہنے والوں② سے بھی تو ہم پوری طرح واقف ہیں ﴿۲۴﴾ اور یہ بات یقینی ہے کہ تمھارے رب ہی ان سب کو (محشر میں) جمع کر کے لائیں گے، یقینی بات یہ ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کی حکمت بھی بڑی ہے اور علم بھی بڑا ہے ﴿۲۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی کے سڑے ہوئے (بدبودار) گارے سے پیدا کیا جو (گارا سوکھنے کے بعد) کھن کھن بجتا ہو ﴿۲۶﴾ اور ہم نے جنات③ کو (انسان کی پیدائش سے) پہلے لُو کی آگ سے پیدا کیا④ ﴿۲۷﴾ اور (وہ وقت بھی تو ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ: یقیناً میں مٹی کے سڑے ہوئے (بدبودار) گارے سے جو (سوکھنے کے بعد) کھن کھن بجتا ہو ایک انسان کو پیدا کروں گا ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) آگے بڑھ جانے والوں کو۔ ''الْمُسْتَقْدِمِیْنَ'' سے مراد: [۱] جو اب تک پیدا ہوئے۔ [۲] امتِ محمدیہ سے پہلے کی امت۔ [۳] جو مر کے دنیا سے آگے چلے گئے۔ [۴] اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے۔
[۵] اسلام لانے میں آگے بڑھنے والے۔ [۶] ہر نیک کام میں آگے بڑھنے والے۔
[۷] جہاد اور نماز کی صف میں آگے رہنے والے۔
اور ''الْمُسْتَاْخِرِیْنَ'' سے مراد: [۱] جو اب تک پیدا نہیں ہوئے۔ [۲] خود امتِ محمدیہ۔
[۳] جو زندہ ہے اور دنیا سے مر کے جانے والوں سے پیچھے رہ گئے۔
[۴] اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے۔ [۵] اسلام لانے میں پیچھے رہنے والے۔
[۶] نیک کام میں پیچھے رہنے والے۔ [۷] جہاد اور نماز کی صف میں پیچھے رہنے والے۔
③ یعنی اول جن ابوالجن کو۔ ④ یعنی ایک آگ سے جو گرم ہوا (جیسی) تھی۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ
أَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ إِلَّآ إِبْلِيْسَ ؕ أَبٰٓى أَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓإِبْلِيْسُ مَا لَكَ أَلَّا
تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ
مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلٰى يَوْمِ
الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾ إِلٰى
يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾

سو جب میں اس (انسان) کو پوری طرح بنا لوں اور اپنی جان اس میں پھونک دوں① تو تم سب (فرشتے) اس (انسان) کے آگے سجدے میں گر جانا ﴿۲۹﴾ سو ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے مل کر (آدم علیہ السلام کے سامنے) سجدہ کیا ﴿۳۰﴾ اس (ابلیس) نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا ﴿۳۱﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھ کو کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا؟② ﴿۳۲﴾ اس (ابلیس) نے جواب میں کہا کہ: میں ایسا (گرا ہوا) نہیں ہوں کہ ایسے بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے ایسے مٹی کے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو (سوکھنے کے بعد) کھن کھن بجتا ہو ﴿۳۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سو تو یہاں سے③ نکل جا؛ کیوں کہ یقینی بات ہے کہ تو مردود ہو گیا ﴿۳۴﴾ اور یقینی بات ہے کہ بدلے کے دن (یعنی قیامت) تک تجھ پر لعنت رہے گی④ ﴿۳۵﴾ وہ (ابلیس) درخواست کرنے لگا: اے میرے رب! پھر جب لوگ مرنے کے بعد (آخرت میں) دوبارہ زندہ کیے جاویں گے اس دن تک مجھے زندہ رہنے کی مہلت دے دے ﴿۳۶﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (جا) پھر تجھے (زندہ رہنے کی) مہلت دے دی گئی ﴿۳۷﴾ اس دن تک جس کا وقت (ہم کو) معلوم ہے⑤ ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دوں۔ ② اگر فرشتوں کے ساتھ مل کر تو سجدہ کر لیتا تو تیرے لیے کتنا اچھا ہو جاتا!۔ ③ "یہاں" سے مراد: (۱) جنت (۲) آسمان (۳) جس عالی مقام پر وہ پہنچا ہوا تھا۔
④ پھر جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔ ⑤ یعنی پہلا صور پھونکے جانے تک۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴿٣٩﴾ اِلَّا
عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴿٤٠﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ﴿٤١﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ
لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ﴿٤٢﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ
ع اَجْمَعِيْنَ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ﴿٤٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ﴿٤٦﴾

اس (ابلیس) نے کہا کہ: اے میرے رب! جیسے تو نے (اپنی رحمت سے محروم کر کے) مجھ کو گمراہ کر دیا، میں بھی زمین (یعنی دنیا) میں (گناہوں کو) انسان کی نظر میں دل کش (یعنی مرغوب) بنا کر دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا ﴿۳۹﴾ مگر ہاں! جو آپ کے بندے ان (انسانوں) میں سے چنے ہوئے ہیں① ﴿۴۰﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اخلاص اور بندگی کا) وہ سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے ﴿۴۱﴾ واقعی جو میرے (خاص) بندے ہیں② ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا؛ مگر ہاں! جو لوگ خود تیری بات مان کر گمراہوں میں شامل ہو جائیں (اس پر تیرا زور چلے گا) ﴿۴۲﴾ اور یقینی بات یہ ہے کہ جہنم ان سب کا طے شدہ ٹھکانہ ہے ﴿۴۳﴾ اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں③ ہر ہر دروازے (سے داخل ہونے) کے لیے (شیطان کی بات ماننے والوں میں سے) ایک ایک جماعت تقسیم کر دی گئی ہے④ ﴿۴۴﴾

یقیناً تقویٰ والے لوگ (قیامت کے دن حساب کے بعد) باغات میں اور چشموں میں (آباد) ہوں گے ﴿۴۵﴾ (ان کو کہا جائے گا کہ) تم ان (جنت کے باغوں) میں سلامتی اور (دل کے) اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ ﴿۴۶﴾

① یعنی ان کو آپ نے میرے مکر سے سلامت رکھا ہے۔
② یعنی جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کا پختہ عزم رکھتے ہیں۔
③: (۱) جہنم (۲) سعیر (۳) لظیٰ (۴) حطمہ (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ، یہ سات درجے مراد ہیں، یا وہ سات دروازے مراد ہیں جن میں مجرم لوگ گناہوں کے اعتبار سے داخل کیے جائیں گے۔
④ (دوسرا ترجمہ) الگ الگ حصے بنا دیے گئے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ
وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ
هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ
عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾

اوران کے (آپس میں ایک دوسرے کے) دلوں میں جو (دنیا میں) ناراضگی تھی① وہ ہم نکال کر دور کر دیں گے اور وہ سب بھائی بھائی بن کر (جنت میں) آمنے سامنے اونچے تختوں پر بیٹھیں گے ﴿۴۷﴾ اس (جنت) میں ان کو ذرا بھی تکلیف نہیں پہنچے گی② اور وہ اس (جنت) سے نہیں نکالے جائیں گے ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) میرے بندوں کو بتلا دو کہ میں بہت معاف کرنے والا ہوں، بہت زیادہ رحم کرنے والا ہوں ﴿۴۹﴾ اور (اے نبی! میرے بندوں کو) یہ بھی (بتلا دو) کہ میرا عذاب (یعنی سزا) ہی دردناک عذاب ہے ﴿۵۰﴾ اور (اے نبی!) تم ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کا حال (قصہ) بتلا دو③ ﴿۵۱﴾ جب وہ (مہمان ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں) ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے سلام کیا، تو ابراہیم نے کہا: ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے④ ﴿۵۲﴾ تو انھوں نے (یعنی فرشتوں نے) کہا: (اے ابراہیم!) گھبراؤ نہیں، ہم تو آپ کو ایک بڑے علم والے (ہوشیار) لڑکے کی خوش خبری سناتے ہیں ﴿۵۳﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: جب مجھے بڑھاپا آ چکا ایسے وقت میں مجھے خوش خبری سناتے ہو؟ پھر کس بنیاد پر تم مجھے خوش خبری دیتے ہو؟ ﴿۵۴﴾ وہ (فرشتے) کہنے لگے: ہم (صحیح) سچی خوش خبری آپ کو سناتے ہیں؛ لہٰذا ناامید ہونے والوں میں شامل مت ہو جاؤ ﴿۵۵﴾

① یعنی جو کینہ، دشمنی وغیرہ تھی۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس (جنت) میں ان کو تھکن بھی نہیں لگے گی۔

③ جب یہ آئے تو شروع شروع میں مہمان لگے بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو فرشتے ہیں۔ ④ فرشتے اس وقت قومِ لوط کے لیے اللہ کے عذاب کو ساتھ لے کر آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی شان کے مظہر بن کر لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف جاتے جاتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوش خبری دینے کے لیے رُکے تھے، اس عذاب کا طبعی اثر یہ ہوا کہ خود ابراہیم علیہ السلام پر خوف کی کیفیت طاری ہو گئی جس کا انھوں نے زبان سے اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: ہم کو تم سے ڈر لگتا ہے۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴿۵۷﴾
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴿۵۹﴾ اِلَّا
ع امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلُوْنَ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ﴿۶۴﴾

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے اور کون ناامید ہوسکتا ہے؟ ﴿۵۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! اب تمھاری کیا مہم ہے؟ ﴿۵۷﴾ انھوں نے (یعنی فرشتوں نے) جواب دیا کہ: ہم کو ایک مجرم قوم کی طرف (عذاب نازل کرنے کے لیے) بھیجا گیا ہے ﴿۵۸﴾ مگر یقینی بات ہے کہ لوط (علیہ السلام) کے سب گھر والوں کو ہم بچالیں گے ﴿۵۹﴾ مگر ان (لوط علیہ السلام) کی بیوی کے لیے ہم نے ① یہ طے کیا ہے کہ وہ (عذاب کا نشانہ بننے کے لیے) پیچھے رہنے والوں میں شامل رہے گی ﴿۶۰﴾ سو جب (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے گھر پہنچے ﴿۶۱﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: یقینی بات ہے کہ تم لوگ اجنبی لگ رہے ہو ② ﴿۶۲﴾ تو ان (آنے والے) فرشتوں نے کہا: (ہم اجنبی مہمان نہیں ہیں) بلکہ جس (عذاب) کے بارے میں وہ (آپ کی قوم کے) لوگ شک میں پڑے ہیں وہ (عذاب) ہم (فرشتے) آپ کے پاس لے کر آئے ہیں ③ ﴿۶۳﴾ اور ہم آپ کے پاس (عذاب کا) اٹل فیصلہ لے کر آئے ہیں ④ اور (آپ) یقین رکھیے کہ ہم (عذاب کی خبر دینے میں) تو بالکل سچے ہیں ﴿۶۴﴾

---

① فرشتے اس وقت پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی تقدیر کو نافذ کرنے کے لیے آئے تھے، اس لیے نیابۃً تقدیر کی نسبت انھوں نے اپنی طرف کی کہ ہم نے طے کرلیا ہے۔

② یہ آنے والے مقامی لوگ بھی نہیں تھے؛ چوں کہ دین کی دعوت کی نسبت سے مقامی لوگوں سے نبی کا تعارف ہوتا ہی ہے اور دور سے کہیں سفر کر کے آئے ہوں ایسا بھی لگتا نہیں تھا؛ چوں کہ سفر کا کوئی نشان اور اثر ان کے بدن، کپڑے اور چہرے پر نہیں تھا، یہ انوکھی بات تھی؛ اس لیے حضرت لوط علیہ السلام کو اجنبی لگے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ان فرشتوں نے کہا: بلکہ ہم آپ کے پاس وہ عذاب لیکر کے آئے ہیں جس عذاب کے بارے میں آپ کی قوم کے لوگ شک میں پڑے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم آپ کے پاس (عذاب کا) یقینی فیصلہ لیکر آئے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا
حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ۝۶۵ وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَاۤءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ۝۶۶
وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ۝۶۷ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ۝۶۸ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ۝۶۹ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝۷۰ قَالَ هٰۤؤُلَاۤءِ بَنٰتِيْۤ اِنْ كُنْتُمْ
فٰعِلِيْنَ۝۷۱ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۝۷۲

پس رات کے کسی حصے میں آپ اپنے اہل (یعنی ایمان والوں) کو لے کر (آبادی سے) نکل جائیے اور آپ خود ان کے پیچھے چلیے، تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں (جانے) کا حکم دیا جا رہا ہے وہاں چلے جانا ہے① ﴿۶۵﴾ اور (وحی کے ذریعہ) ہم نے لوط (علیہ السلام) تک یہ بات پہنچا دی کہ صبح ہوتے ہی اس قوم کی جڑ کاٹ دی جائے گی② ﴿۶۶﴾ اور (خوب صورت اجنبی مہمان کی خبر پاتے ہی) شہر والے خوش ہوتے ہوئے (لوط علیہ السلام کے گھر) پہنچ گئے③ ﴿۶۷﴾ (لوط علیہ السلام نے) کہا: یہ تو میرے مہمان ہیں؛ لہٰذا (ان کے سامنے) مجھے رسوا مت کرو ﴿۶۸﴾ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے ذلیل مت کرو ﴿۶۹﴾ وہ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: اور دنیا بھر کے لوگوں (کو مہمان رکھنے) سے کیا ہم نے تم کو منع نہیں کر دیا تھا؟ ﴿۷۰﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم کو اپنی خواہش پوری کرنی ہو تو یہ میری (روحانی) بیٹیاں④ ہیں⑤ ﴿۷۱﴾ (اے نبی!) تمھاری عمر کی قسم⑥ یہ لوگ اپنی بدمستی (کے نشے) میں⑦ اندھے بنے ہوئے ہیں⑧ ﴿۷۲﴾

① ملکِ شام یا کوئی اور جگہ۔ ② یعنی مکمل تباہ کر دیا جائے گا۔ ③ بستی والوں کو جب پتہ لگ گیا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر خوب صورت نوجوان آئے ہیں جو حقیقت میں فرشتے تھے تو وہ خوشیاں مناتے ہوئے آ گئے اور بھیڑ لگا دی تب ملائکہ نے اپنا صحیح تعارف کروایا کہ ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو ہاتھ نہیں لگا سکیں گے، آپ بالکل اطمینان سے رہیے۔ ④ یعنی تمھاری بیویاں جو تمھارے پاس تمھارے نکاح میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یہ میری بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کرو اور ضرورت پوری کرو)۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) تمھاری جان کی قسم! حضور ﷺ کی عمر مبارک کی قسم کھانا یہ بڑی فضیلت کی بات ہے، پورے قرآن میں اس طرح کسی اور نبی کے متعلق نظر نہیں آتا۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) گمراہی کے نشے میں۔ ⑧ (دوسرا ترجمہ) مدہوش بنے ہوئے ہیں۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ۝۷۳ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً
مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۝۷۴ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ۝۷۵ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ۝۷۶ اِنَّ فِيۡ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۷۷ وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ۝۷۸ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ۘ
وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ۝۷۹ وَلَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝۸۰ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا ع
فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ۝۸۱ وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا اٰمِنِيۡنَ ۝۸۲

چناں چہ سورج نکلتے ہی ایک ہولناک آواز (یعنی چنگھاڑ) نے ان کو پکڑ لیا① ﴿۷۳﴾ پھر ہم نے اس (بستی کی) زمین کو تہہ وبالا کر کے رکھ دیا② اور ہم نے ان کے اوپر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائے ﴿۷۴﴾ یقیناً اس میں سمجھ داروں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں③ ﴿۷۵﴾ اور یقیناً یہ (لوط علیہ السلام کی قوم کی عذاب دی ہوئی بستیاں) سیدھے راستے پر ہیں④ ﴿۷۶﴾ یقیناً اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی (یعنی عبرت) ہے ﴿۷۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ''اَیکَہْ'' والے بھی بڑے ظالم تھے⑤ ﴿۷۸﴾ سو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا⑥ اور یہ دونوں (لوط علیہ السلام اور ایکہ والوں کی بستیاں) کھلے عام راستے پر ہیں⑦ ﴿۷۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا⑧ ﴿۸۰﴾ اور ہم نے ان (حجر والوں) کو اپنی نشانیاں دیں، پھر بھی وہ اس سے منہ ہی پھراتے رہے⑨ ﴿۸۱﴾ اور وہ پہاڑوں میں (بغیر کسی خوف وخطرے کے) مکان تراشتے تھے کہ اس میں اطمینان سے رہیں⑩ ﴿۸۲﴾

---

① پہلے صبح کا وقت بیان ہوا، دونوں کو ملانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صبح صادق سے عذاب شروع ہوا، اشراق کے وقت تک میں خاتمہ ہو گیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کی بستیوں (کی زمین) کے اوپر والے حصے کو الٹ کر نیچے کر دیا۔
③ وہ انسان ہے جو بعض ظاہری قرائن سے کسی پوشیدہ چیز کا اندازہ لگا لیوے۔ عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جن پر (لوگوں کا) آنا جانا رہتا ہے ایسے راستے پر ہیں۔ ⑤ اَیکَہْ: یعنی جہاں بہت زیادہ درخت ہوا یسے گھنے جنگل کی آبادی جس کو اردو میں ''بَن'' کہتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) ہم نے ان (ایکہ والوں) سے بھی (نافرمانی کا) بدلہ لیا۔ ⑦ اور ملک شام جاتے ہوئے راستے سے نظر آتی ہیں۔ ⑧ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم حجاز اور ملکِ شام کے درمیان ایک وادی میں آباد تھی اس کو قومِ ثمود کہتے ہیں۔ ⑨ یعنی مانتے نہیں تھے انکار کرتے تھے۔ ⑩ دوسرا ترجمہ: وہ پہاڑوں میں مکان تراشتے تھے (تاکہ اس میں) اطمینان سے رہیں۔ یعنی ان میں کوئی آفت نہ پہونچے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ
الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

پس صبح صبح میں ایک چنگھاڑ (یعنی سخت آواز) نے ان (حجر والوں) کو (عذاب میں) پکڑ لیا ﴿۸۳﴾
سو جو اعمال (یعنی دنیوی ہنر) وہ کیا کرتے تھے کوئی (اس میں سے) ان کے کام نہیں آئے①
﴿۸۴﴾ اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کو بغیر حکمت
کے نہیں بنایا② اور یقینی بات ہے کہ قیامت تو ضرور آنے والی ہے، سو (کافروں کے کاموں پر) اچھے
انداز سے درگزر کرو③ ﴿۸۵﴾ یقیناً تمھارے رب وہی سب کو پیدا کرنے والے، سب سے زیادہ
جاننے والے ہیں ﴿۸۶﴾ اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی
جاتی ہیں اور (ان سات آیات کو) عظمت والا قرآن (بھی کہا جاسکتا ہو) دے رکھا ہے④ ﴿۸۷﴾
ان (کافروں) کی الگ الگ جماعت کے لوگوں کو⑤ مزے اڑانے کے لیے جو چیزیں ہم نے
دے رکھی ہیں ان کی طرف (حاصل ہو جائے اس امید سے)⑥ اپنی نظر اٹھا کر بھی تم نہ دیکھو اور ان
(کافروں) پر غم بھی مت کرو⑦ اور ایمان والوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرو ﴿۸۸﴾

---

① یعنی پہاڑوں میں تراشے ہوئے مکان، جمع کیا ہوا مال، جسمانی طاقت، اللہ کے عذاب کے سامنے کچھ کام نہیں آئے۔
② (دوسرا ترجمہ) حق مقصد کے بغیر نہیں بنایا [تیسرا ترجمہ] بغیر مصلحت کے پیدا نہیں کیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) (کافر لوگ کیسا بھی سلوک کرے) ابھی (ان کو) اچھے انداز سے جانے دو (یعنی ان کی بد اخلاقی کا ابھی بدلہ مت لو) یہ مسلمانوں کو اعلیٰ اخلاق اپنانے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ④ چھوٹی سی سورت کو درجے اور معانی کی جامعیت کے اعتبار سے پورا قرآن کہا گیا ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کافروں کے مختلف لوگوں کو۔ ⑥ افسوس سے یا غم سے۔
⑦: [۱] دولت مسلمانوں کو حاصل ہوتی تو وہ نیکی میں خرچ کرتے [۲] افسوس اس بات کا کہ دنیوی نعمت کی کثرت کی وجہ سے یہ لوگ ایمان نہ لائے [۳] کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں؛ اس لیے ان سے اللہ تعالیٰ کے واسطے ناراضگی میں یہ خیال نہ آوے کہ ایسی نعمت ان کے پاس نہ ہوتی تو اچھا ہوتا۔

وَقُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ﴿۸۹﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ﴿۹۰﴾ الَّذِیْنَ جَعَلُوا
الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔـلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا
تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ﴿۹۵﴾ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ یَضِیْقُ صَدْرُكَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ﴿۹۷﴾
ع فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ﴿۹۹﴾

اور تم (یوں) کہہ دو کہ: میں تو کھلم کھلا (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں ﴿۸۹﴾ جیسا (آپ پر سورۂ فاتحہ اور قرآنِ عظیم اتارا ایسے ہی) تقسیم کرنے والوں (یعنی یہود و نصاریٰ) پر بھی ہم نے (پہلی کتابیں) اتاری تھی① ﴿۹۰﴾ جنھوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا② ﴿۹۱﴾ سو تمھارے رب کی قسم ہم خود ان سب (اگلے پچھلے لوگوں) سے ان کے اعمال کے بارے میں (قیامت کے روز) ضرور سوال کریں گے ﴿۹۲﴾ ﴿۹۳﴾ جن باتوں (کو پہنچانے) کا حکم تم کو دیا جا رہا ہے وہ (لوگوں کو) علی الاعلان (صاف صاف) سنا دو اور مشرکوں کی پرواہ مت کرو ﴿۹۴﴾ جو لوگ (آپ کا) مذاق کرتے ہیں ان سے نمٹنے کے لیے ہم تمھاری طرف سے کافی ہیں ﴿۹۵﴾ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا ہے سو ان کو (اپنا انجام) عنقریب معلوم ہو جائے گا ﴿۹۶﴾ اور ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ﴿۹۷﴾ سو تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور تم سجدہ کرنے والوں میں (یعنی نماز پڑھنے والوں میں) شامل رہو ﴿۹۸﴾ اور یقینی چیز (یعنی موت) تمھارے پاس آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہو ﴿۹۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (یہ عذاب پچھلی قوموں کی طرح) تقسیم کرنے والوں پر بھی ہم اتاریں گے (تیسرا ترجمہ) (پچھلی قوموں پر جس طرح ہم نے عذاب اتارا تھا) ہم تقسیم کرنے والوں پر بھی عذاب اتاریں گے (چوتھا ترجمہ) جیسا ہم نے (عذاب الگ الگ اوقات میں) ان لوگوں پر اتارا جنھوں نے (اللہ تعالیٰ کے احکام کے الگ الگ) حصے کر رکھے تھے (یعنی یہود و نصاریٰ مراد ہیں جنھوں نے اپنی مرضی کے موافق احکام کو مانا اور جو احکام مرضی کے خلاف ہوا اس کو ماننے سے انکار کر دیا) ② یعنی بعض حصوں کو مانا بعض حصوں کو نہ مانا۔

سورة النحل

(المكية)

سورۂ نحل

یہ سورت مکی ہے۔اس میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) آیتیں ہیں،سورۂ انبیاء کے بعد یا سورۂ کہف کے بعد اور سورۂ سجدہ سے پہلے بہتر (۷۲) یا ستر (۷۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

نحل: یعنی شہد کی مکھی میں اللہ تعالیٰ کی عجیب وغریب قدرت ہے۔

اس سورت کا ایک نام ''سورۂ نِعَم'' بھی ہے؛اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت ساری نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَتٰۤى اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۞ يُنَزِّلُ الۡمَلٰۤئِكَةَ بِالرُّوۡحِ
مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ۞ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۞ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا
هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ۞ وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمۡ فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۞

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم① آ ہی پہنچا ہے، سو تم اس کے لیے جلدی مت مچاؤ② جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اس سے وہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) پاک ہیں اور بہت بالا و برتر (یعنی دور) ہیں ﴿۱﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے حکم سے اپنے بندوں (یعنی انبیاء) میں سے جس پر چاہتے ہیں فرشتوں کو وحی دے کر اتارتے ہیں③ کہ تم لوگوں کو بتلا دو④ کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے؛ لٰھذا تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو ﴿۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو پوری حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے⑤ جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اس سے وہ (اللہ کی ذات) بالا و برتر (یعنی دور) ہیں ﴿۳﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو (منی کے) نطفے سے پیدا کیا تو وہ (انسان) دیکھتے ہی دیکھتے (اللہ کی ذات وصفات کے بارے میں) کھلم کھلا جھگڑے کرنے لگا ﴿۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جانور پیدا کیے، تمھارے لیے ان (جانوروں) میں گرمی حاصل کرنے کی⑥ چیزیں ہیں اور (دوسرے بھی) بہت سارے فائدے ہیں اور ان (جانوروں) میں سے بعضوں کو تم کھاتے ہو ﴿۵﴾

---

① یعنی نبی کی جماعت غالب رہے گی اور کافروں پر عذاب آئے گا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے حکم کو جلدی مت مانگو۔
③ یہ وحی اتارنے کا سلسلہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک برابر جاری رہا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) لوگوں کو خبردار کردو۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو ٹھیک ٹھیک بنایا (تیسرا ترجمہ) برحق مقصد کے لیے بنایا۔
⑥ یعنی جانور کے بال اور کھال سے سردی میں حفاظت ہو ایسے کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ
تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ
وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ
ع وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم
مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝١٠

اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں عزت ہے① جب تم شام کو چرا کر کے واپس لاتے ہو اور صبح جب تم چرانے کے لیے لے جاتے ہو② ﴿۶﴾ اور جن شہروں تک تم خود بھی مشقت کے (جان جوکھم میں ڈالے) بغیر پہنچ نہیں سکتے ان (شہروں) تک تمھارے (بھاری) سامان کو یہ (جانور) اٹھا کر لے جاتے ہیں، یقینی بات یہ ہے کہ تمھارے رب بہت ہی شفقت کرنے والے، بہت ہی مہربان ہیں ﴿۷﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے؛ تا کہ تم ان کے اوپر سواری کرو اور (تمھارے لیے ان جانوروں میں) زینت (رونق) ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت سی ایسی چیزیں بھی پیدا کرتے ہیں جن کو (ابھی تک) تم جانتے بھی نہیں ہو③ ﴿۸﴾ اور (سیدھا) راستہ دکھانے کی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لے لی ہے④ اور کچھ راستے ٹیڑھے بھی ہیں (جو اللہ تعالیٰ تک پہنچتے نہیں ہیں) اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہتے تو تم سب کو سیدھے راستے (ایمان) پر پہنچا دیتے ﴿۹﴾

اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمان سے پانی اتارا، اس میں سے کچھ (پانی) تمھارے پینے کے کام آتا ہے⑤ اور اسی (پانی) سے وہ درخت اگتے ہیں جن سے تم (جانوروں کو) چراتے ہو ﴿۱۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) رونق ہے (تیسرا ترجمہ) خوش نما منظر ہے (چوتھا) خوب صورتی ہے۔ ② شام ہو یا صبح ہو جب جانور نکلتے ہیں تو اس سے مالکوں کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے، خاص طور پر جب یہ شام کو چراگاہ سے واپس آتے ہیں تو اس وقت ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور جانور اس وقت فربہ اور تازہ نظر آتے ہیں؛ اس لیے اس وقت رونق اور خوب صورتی کا ایک خاص منظر سامنے ہوتا ہے، شاید اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے شام کے جمال کو مقدم کیا گیا ہے۔
③ مستقبل میں ایجاد ہونے والی تمام قسم کی سواریوں کی طرف اشارہ نکلتا ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) (واضح دلائل سے ثابت) سیدھا راستہ اللہ تعالیٰ پر پہنچتا ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اس سے پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہے۔

يُنۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىۡ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ
وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۱۲ وَمَا ذَرَاَ لَكُمۡ فِى
الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ۝۱۳ وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ
لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ
فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۱۴

اسی (پانی) سے وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے لیے کھیتیاں اور زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں، یقینی بات یہ ہے کہ غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ﴿۱۱﴾ اور تمھاری خدمت کے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو لگا رکھا ہے اور ستارے بھی اسی (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (تمھاری خدمت کے) کام میں لگے ہوئے ہیں، یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ (صحیح) عقل سے کام لیویں ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۲﴾ اور وہ رنگ بہ رنگ کی چیزیں بھی① جو تمھارے لیے زمین میں پھیلا رکھی ہیں② یقینی بات یہ ہے کہ سوچنے والی قوم کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے③ ﴿۱۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے سمندر کو کام میں لگا دیا؛ تا کہ تم اس (سمندر) میں سے تازہ گوشت (یعنی مچھلی) کھاؤ اور تم اس (سمندر) میں سے زیورات (موتی) نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو اس (سمندر) میں (پانی کو) پھاڑتی ہوئی (چیرتی ہوئی) چلی جاتی ہیں اور (سمندر کو) اس لیے بھی (تمھارے کام میں لگا دیا) کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی حلال روزی) حاصل کرو اور تا کہ تم شکر ادا کرو④ ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) الگ الگ رنگ کی چیزیں۔
② یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کام میں لگی ہوئی ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں ان کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) احسان مانو۔

وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴿۱۵﴾
وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴿۱۷﴾
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
وَمَا تُعْلِنُوْنَ﴿۱۹﴾ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ﴿۲۰﴾
ع اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۙ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ﴿۲۱﴾

اوراس (اللہ تعالیٰ) نے زمین میں بھاری (پہاڑ کے) بوجھ رکھ دیے؛ تاکہ تم کولیکروہ (زمین) ہلنے (یعنی ڈگمگانے) نہ لگے اوراسی (اللہ تعالیٰ) نے ندیاں بنائیں اورراستے بنائے؛ تاکہ تم (اس پر چل کر) جہاں جانا ہے وہاں پہنچ سکو ﴿۱۵﴾ اور (زمین پر راستوں کو پہچاننے کے لیے بہت ساری) علامتیں بنائیں اورستاروں سے بھی وہ (لوگ) راستے معلوم کرتے ہیں ﴿۱۶﴾ اب بتاؤ کہ جو (اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ) پیدا کرے وہ ان (بتوں) کے برابر ہوسکتا ہے جو (کبھی کچھ) پیدا نہیں کرسکتے؟ کیا پھر بھی (اتنی بات) تم نہیں سوچتے (سمجھتے)؟ ﴿۱۷﴾ اوراگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو گننے لگو تو تم اس کو شمار نہیں کرسکتے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ①﴿۱۸﴾ اور جو تم چھپ کر کرتے ہو اور جو تم ظاہر کر کے کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۱۹﴾ اور وہ (کافر) لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (دیوتاؤں) کو پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ (بت) تو خود ہی مخلوق ہیں ﴿۲۰﴾ وہ تو سب بے جان ہیں، ان میں زندگی نہیں ہے، ان کو تو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ ان (مُردوں) کو کب زندہ کر کے (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا ﴿۲۱﴾

---

① بہت ساری چیزیں گننے کا رواج ہے، جب کہ بعض چیزوں کو اپنے ذرات اور افراد کی کثرت کی وجہ سے گننا دشوار؛ بلکہ ناممکن ہوتا ہے ایسی چیزوں میں مقدار کی تعیین کے لیے احاطہ کی پیائش کو استعمال کرنا ہوتا ہے، جیسے ریت وغیرہ کی فروخت ''براس'' کے پیمانے سے ہوتی ہے، یہ بھی ایک ''احاطہ'' والا پیمانہ ہے، جس میں ۱۰۰ کیوبک فٹ ہوتی ہے، جس میں طول، عرض، عمق کسی طرح بھی ۱۰۰ کیوبک (گز) فٹ ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندوں پر اس قدر ہیں کہ شمار تو ممکن ہی نہیں، احاطہ کی پیائش میں بھی لانا ناممکن ہے، شاید اسی بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ''تَعُدُّوْا'' کے مقابلے میں ''لَا تُحْصُوْهَا'' کا لفظ آیا اور اس کا ترجمہ بعض حضرات نے ''احاطہ نہ کرسکو'' کیا ہے (دیکھیے لغات القرآن)۔

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ
مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ۙ
لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ
اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ۧ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ ع
فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

تمھارا (سچا) معبود تو بس ایک ہی معبود (یعنی اللہ تعالیٰ) ہے، سو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں ان کے دل مانتے نہیں ہیں① اور وہ گھمنڈ میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۲۲﴾ پکی بات ہے کہ جو بات وہ چھپاتے ہیں اور جو بات وہ ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) گھمنڈ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۳﴾ اور جب ان (کافروں) سے پوچھا جاتا ہے کہ (قرآن کے متعلق) تمھارے رب نے کیا اتارا؟ تو جواب دیتے ہیں کہ پہلے زمانے کے لوگوں کی کہانیاں (یعنی افسانے) ﴿۲۴﴾ (اس طرح کی بات کہنے کا) انجام یہ ہوگا کہ قیامت کے دن اپنے گناہوں کا پورا بوجھ اٹھائیں گے اور جن لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کر رہے ہیں ان کے گناہوں کے بوجھ کا کچھ حصہ بھی (اپنے اوپر اٹھانا ہوگا) سن لو! بہت ہی برا بوجھ وہ اپنے اوپر اٹھا رہے ہیں ﴿۲۵﴾

پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے لوگوں نے مکر کے منصوبے کیے تھے، پھر (ایسا ہوا کہ مکر کے منصوبوں کی جو عمارتیں انھوں نے تعمیر کی تھیں) اللہ تعالیٰ نے ان کی جڑوں کو بنیاد سے اکھاڑ پھینکا② پھر (ان کی عمارت کی) چھت (بھی) ان کے اوپر سے ان پر گری، اور ان (مکر کرنے والوں) پر عذاب ایسی جگہ سے آیا کہ ان کو پتہ تک نہیں چلا③ ﴿۲۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) کہ دل میں (توحید کو) ماننے کی قابلیت ہی نہیں ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے عذاب کا حکم ان کی عمارتوں پر بنیادوں سے آپہنچا۔ (آیت میں دین حق کے خلاف کفار کے منصوبوں کو مکمل طور پر ملیامیٹ کردینے کو ایک مثال سے سمجھایا گیا ہے)۔ ③ (دوسرا ترجمہ) خیال تک نہیں ہوا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾

پھر قیامت کے دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کریں گے اور (کافروں سے) سوال کریں گے: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم (نبیوں اور مسلمانوں سے) جھگڑا کیا کرتے تھے؟① علم والے (جن کے پاس صحیح بات کی خبر تھی) کہیں گے کہ②: یقینی بات ہے کہ (ہر قسم کی) رسوائی اور عذاب آج کافروں پر ہے ﴿۲۷﴾ جن کی روحیں فرشتے اس حال میں نکالتے ہیں کہ (کفر کی وجہ سے) وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں، اس وقت وہ (کافر) بڑی فرماں برداری کی بات بولیں گے کہ: ہم (دنیوی زندگی میں) کوئی برا کام نہیں کرتے تھے (تب ان کو جواب میں کہا جائے گا) کیوں نہیں؟ واقعتاً (تم برے کام کرتے تھے) اللہ تعالیٰ کو وہ سب معلوم ہے جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ﴿۲۸﴾ سو تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہو، تکبر کرنے والوں کا (یہی) بُرا ٹھکانا ہے ﴿۲۹﴾ اور (دوسری طرف) متقی لوگوں (یعنی مسلمانوں) سے (جب قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا اتارا؟ تو وہ (جواب میں) کہتے ہیں کہ: (ہمارے رب نے) خیر ہی خیر اتاری③، جن لوگوں نے نیکی والی زندگی اپنائی ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور واقعتاً تقویٰ والوں (یعنی شرک سے بچنے والوں) کا گھر بہترین ہے ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی ضد کیا کرتے تھے۔

② یعنی جب کافر لوگ اللہ تعالیٰ کے اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے تب۔ ③ یعنی قرآن سراپا خیر و برکت ہے۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ‌ؕ كَذٰلِكَ
يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَۙ۝۳۱ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ
عَلَيۡكُمُ‌ۙ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۝۳۲ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ
الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ
وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ۝۳۳ فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا
بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ۝۳۴ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ع
نَّحۡنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ‌ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ۚ

ہمیشہ رہنے کے باغات میں وہ داخل ہوجائیں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (تقویٰ والوں) کو اس (جنت) میں جو چاہیں گے ملے گا، اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو اسی طرح بدلہ دیں گے ﴿۳۱﴾ فرشتے جن کی روحوں کو ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (شرک سے) پاک صاف ہیں ① وہ (فرشتے ان کو) کہتے جاتے ہوں گے کہ: تم پر سلامتی ہو، جو عمل تم کرتے تھے اس کے بدلے میں تم جنت میں چلے جاؤ ﴿۳۲﴾ یہ (کافر لوگ ایمان لانے کے لیے) کیا اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ (موت کے) فرشتے ان کے پاس آجائیں یا تمھارے رب کا حکم آجائے ② جو (امتیں) ان سے پہلے گذر گئیں انھوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ﴿۳۳﴾ سو ان کے برُے اعمال کا وبال ان پر آپڑا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق کیا کرتے تھے اس (عذاب) نے (آکر) ان کو گھیر لیا ﴿۳۴﴾

اور مشرک لوگ یہ کہتے ہیں کہ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادے اور ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے (حکم کے) بغیر کسی چیز کو حرام قرار نہ دیتے، اسی طرح کا (برُا) کام ان سے پہلے (امت کے) لوگ بھی کر چکے ہیں،

① جو اپنی جانوں کو کفر وشرک کی گندگی سے پاک رکھتے ہوں اور معرفتِ الٰہیہ کی وجہ سے پورے انشراح اور شوق ورغبت سے اپنی جان سپرد کردیویں۔ ② عذاب یا قیامت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے، کیا تب یہ کافر ایمان لائیں گے؟ اس وقت کے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾

سو پیغمبروں کی ذمے داری اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ صاف صاف (اللہ تعالیٰ کا) پیغام پہنچا دیویں ﴿۳۵﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر اس مقصد سے ضرور بھیجا (کہ وہ لوگوں کو دعوت دیوے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور گمراہی کی طرف بلانے والے سے بچو① پھر ان (نبی کی امت) میں سے کچھ وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی اور ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن پر گمراہی ثابت (یعنی مسلط) ہوگئی، سو تم زمین میں چلو، پھرو، پھر دیکھو کہ (نبی کو) جھٹلانے والوں کا (بُرا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿۳۶﴾ (اے نبی!) اگر تم کو حرص ہے کہ یہ سب لوگ ہدایت پر آجائیں تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کو (ان کے عناد کی وجہ سے) گمراہ کرتے ہیں ان کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے اور ان (گمراہوں) کی کوئی مدد کرنے والا بھی نہیں ﴿۳۷﴾ وہ (کافر لوگ) بڑا زور لگا کر (اس بات پر) اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ جو شخص مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ نہیں کریں گے، بھلا! کیوں زندہ نہیں کریں گے؟ یہ تو (دوبارہ زندہ کرنے کا) ایک وعدہ ہے② جس کو پورا کرنے کی ذمے داری ان (اللہ تعالیٰ) پر ہے؛ لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) جانتے نہیں ہیں ﴿۳۸﴾ (دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر ہے) تاکہ جن میں وہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے سامنے ان باتوں (کی حقیقت) کو اچھی طرح ظاہر کر دیں اور اس لیے کہ کافر لوگ جان لیویں کہ وہ جھوٹے تھے ﴿۳۹﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جھوٹے معبودوں سے بچو۔②(دوسرا ترجمہ) اس پر پکا وعدہ ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَآ أَرَدْنٰهُ أَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۴۰ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ ع
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۴۲ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا
رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۴۳ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۴ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ
النصف يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۴۵

ہم جب کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری طرف سے اتنی بات ہوتی ہے کہ اس (چیز) کو ہم اتنا کہتے ہیں کہ: ہوجا، تو وہ چیز ہوجاتی ہے ﴿۴۰﴾

اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے وطن کو چھوڑا، ہم ان (مہاجرین) کو ضرور دنیا میں (بھی) اچھی طرح بسائیں گے اور آخرت کا ثواب تو سب سے بڑا ہے ہی، کاش کہ یہ (مہاجرین ہجرت کا ثواب) جان لیتے① ﴿۴۱﴾ وہ (مہاجرین) ہیں جنھوں نے (ہجرت میں آنے والی مصیبت پر) صبر کیا اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں② ﴿۴۲﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے مردوں کے سوا کسی اور کو نبی بنا کر نہیں بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے، اگر تم کو خبر نہیں ہے تو جو علم والے ہیں③ ان سے پوچھ لو ﴿۴۳﴾ نبیوں کو روشن دلائل (معجزات) اور آسمانی کتابیں دے کر بھیجا تھا اور (اے محمد!) ہم نے تم پر بھی یہ قرآن نازل کیا ہے؛ تا کہ لوگوں کے لیے جو چیزیں نازل کی گئیں وہ آپ ان کے سامنے پوری طرح کھول کر بتلا دیں؛ اور تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں ﴿۴۴﴾ کیا بھلا جو لوگ بُری بُری چالیں چلتے ہیں④ وہ بالکل بے خوف ہوگئے؟ اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیویں یا اس طور سے ان پر عذاب آوے کہ ان کو احساس تک نہ ہو ﴿۴۵﴾

---

① تو وطن چھوڑنے پر ہونے والی تکلیف سہن کرنا آسان ہوجاتا۔② کہ وطن چھوڑنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی ہماری ضرورت کو پورا فرمائیں گے۔③ یعنی جو سابقہ امتوں کے واقعات کا صحیح علم رکھتے ہیں۔④ (دوسرا ترجمہ) کیا جو لوگ (سچے دین کو مٹانے کی) بُری تدبیریں کرتے ہیں (تیسرا ترجمہ) (سچے دین کے خلاف) بُرے منصوبے بناتے ہیں۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

یا ان کے چلتے پھرتے ہی وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو پکڑ لیویں اور وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے ﴿۴۶﴾ یا ڈرانے کے بعد (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی پکڑ میں لے لیویں① ②سو یقیناً تمھارے رب تو بڑے شفقت کرنے والے، بڑے مہربان ہیں③ ﴿۴۷﴾ اور کیا انھوں نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا؟ کہ ان (چیزوں) کے سایے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے (کبھی) داہنی جانب اور (کبھی) بائیں جانب جھکتے رہتے ہیں اور وہ سب (اللہ تعالیٰ کے سامنے) عاجزی کو ظاہر کرتے ہوتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں وہ اور (تمام) فرشتے اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ ذرا بھی تکبر نہیں کرتے ﴿۴۹﴾ وہ اپنے اس رب سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہیں④ اور جو حکم ان کو دیا جاتا ہے اس کو پورا کرتے ہیں ﴿۵۰﴾

---

① یعنی اچانک اللہ تعالیٰ عذاب نہ بھیجے؛ بلکہ ابتدا میں چھوٹی چیزیں دکھا کر ڈراوے پھر بھی توبہ نہ کرے تو بڑے عذاب میں پکڑ لیوے، اسی طرح نافرمان قوم کو عذاب میں اس طرح پکڑ لیوے کہ دوسری نافرمان جماعت اس منظر کو دیکھ کر ڈر جاوے۔

② (دوسرا ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ (آہستہ آہستہ) گھٹاتے ہوئے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیویں۔ یعنی قحط، بیماری جیسی چیزوں کے ذریعے آہستہ آہستہ گھٹا گھٹا کر بالکل ختم کر دیوے۔ اسی طرح بُرے اعمال کی سزا میں مال و دولت کم ہوتا جائے، افراد کی قوت کم ہو جائے، اس سے انسان عبرت حاصل نہ کرے اور توبہ نہ کرے، پھر بالکل ختم کر دیا جاتا ہے۔

③ یہ اللہ تعالیٰ کی رأفت ہے کہ نافرمانی پر فوراً عذاب نہیں دیتے۔ رأفت، پسندیدگی کے ساتھ ہی ہوتی ہے جب کہ مہربانی ناپسندیدگی کے باوجود کسی مصلحت سے کی جاتی ہے۔

④ ہر مخلوق یہ سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اوپر ہے اور خود کو ہر مخلوق نیچے سمجھتی ہے، اسی کو بالادستی سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا
فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾

اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ: تم دو معبود نہ بناؤ، یقینی بات یہ ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ایک معبود ہیں؛ اس لیے بس مجھ سے ہی ڈرا کرو ﴿۵۱﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی اطاعت ہمیشہ (ہر حال میں) ضروری ہے، کیا پھر بھی تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟ ﴿۵۲﴾ اور جو نعمت بھی تمھارے پاس ہے سو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف فریاد کرتے ہو ﴿۵۳﴾ پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تب اچانک تم میں کی ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتی ہے ﴿۵۴﴾ تاکہ جو نعمت ہم نے ان کو دی[1] وہ اس کی ناشکری کریں، سو (تھوڑے دن) تم مزے اڑالو، پھر عنقریب (مرتے ہی) تم کو پتہ چل جائے گا[2] ﴿۵۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) ہمارے ان کو دیے ہوئے رزق میں ان بتوں کا حصہ لگاتے ہیں جن (کی صحیح حقیقت) کو تو یہ خود بھی جانتے نہیں ہیں، اللہ کی قسم! تم سے ضرور پوچھ ہوگی جو تم بہتان باندھا کرتے تھے؟ ﴿۵۶﴾ اور یہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں مقرر کرتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے پاک ہیں اور خود اپنے لیے وہ جو دل سے پسند کرتے ہیں[3] ﴿۵۷﴾

---

① خاص کر تکلیف کو دور کر دی گئی یہ ایک نعمت ہے۔
② کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کا وبال کیسا ہوتا ہے۔
③ یعنی بیٹے چاہتے ہیں۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ
سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾
لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (پیدا ہونے) کی خوش خبری دی جاتی ہے تو (غم کے مارے) اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے ﴿۵۸﴾ (بیٹی کی) جو خوش خبری اس کو دی گئی اس کو برا سمجھ کر (یعنی اپنے لیے عار سمجھ کر) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ اس (لڑکی) کی ذلت گوارہ کر کے کیا اس کو اپنے پاس (زندہ) رہنے دیوے① یا اس کو مٹی میں داب (یعنی گاڑ) دیوے، دیکھو! وہ لوگ کتنے برے فیصلے کرتے ہیں؟ ﴿۵۹﴾ جو لوگ آخرت پر ایمان (یعنی یقین) نہیں لاتے ان کی تو بری حالت ہے② اور اللہ تعالیٰ کے لیے تو اعلیٰ درجے کی خوبیاں ہیں③ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے حکمت کے مالک ہیں ﴿۶۰﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ظلم (یعنی کفر وشرک) کی وجہ سے (فوراً) پکڑنے لگتے تو روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتے (بلکہ سب ہلاک ہو جائیں) لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دیتے ہیں، سو ان کا مقرر وقت جب آ جائے گا تو ایک گھڑی کے لیے بھی نہ پیچھے ہو سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ﴿۶۱﴾

---

① یعنی دنیوی عار قبول کر کے لڑکی کو رہنے دیوے یا ذلیل جانور کی طرح لڑکی کو بڑا کرے۔
② یعنی دنیا میں کفر کی ذلتی اور آخرت میں جہنم کا عذاب۔
③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے لیے تو بڑے اعلیٰ درجے کے صفات ثابت ہیں۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ
اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾
وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع ۸

اور وہ (مشرکین) اللہ تعالیٰ کے لیے ایسی چیز ٹھہراتے ہیں جن کو وہ خود ناپسند کرتے ہیں، اور ان کی زبانیں جھوٹی بات بیان (یعنی دعوے) کرتی ہیں کہ ①(اگر آخرت ہوگی تو ہر قسم کی) بھلائی ان ہی کے لیے ہوگی، پکی بات یہ ہے کہ ان (مشرکوں) کے لیے تو آگ ہی ہوگی اور یقینی بات ہے کہ وہ (اور مشرکین) سب سے آگے (آگ میں) بھیج دیے جائیں گے② ﴿۶۲﴾ اللہ کی قسم! تم سے پہلے جتنی امتیں گذر گئیں ان کے پاس جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے تھے تو شیطان نے ان (پچھلی امتوں کے کافروں) کے اعمال مزین کر کے ان کو دکھلائے، سو وہی (شیطان) آج (دنیا میں) اِن (کافروں) کا رفیق (بنا ہوا) ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے③ ﴿۶۳﴾ اور ہم نے یہ کتاب (قرآن) تم پر اس لیے اتاری کہ جن چیزوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں آپ ان باتوں کی حقیقت اچھی طرح کھول کر ان کے سامنے بیان کر دیں (نیز یہ قرآن اس لیے بھی اتارا) کہ یہ ایمان والوں کے لیے (خاص) ہدایت اور رحمت کا سامان ہے④ ﴿۶۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (بارش کا) پانی اتارا، اس (پانی) کے ذریعے زمین کے مُردہ (یعنی ویران) ہونے کے بعد پھر اس کو زندہ کر دیا، یقیناً اس میں (بڑی) نشانی ہے اس قوم کے لیے جو (دھیان سے) بات سنتی ہے ﴿۶۵﴾

①(دوسرا ترجمہ) ان کی زبانیں (خود کی) جھوٹی تعریف کرتی رہتی ہیں۔ ②(دوسرا ترجمہ) یقینی بات ہے کہ ان مشرکوں کو آگ میں پڑا رہنے دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) یقینی بات ہے کہ وہ مشرکین (آگ کی طرف) بڑھائے جا رہے ہیں۔
③(دوسرا ترجمہ) سو وہ شیطان آج (قیامت) کے دن ان کافروں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
④یعنی سیدھا راستہ قرآن سے ملے گا۔

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً‌ ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا
خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا
وَّرِزۡقًا حَسَنًا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٧﴾ وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ اَنِ
اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا‌ ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ
لِّلنَّاسِ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿٦٩﴾

اور یقینی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے جانوروں میں سوچنے سمجھنے کا بڑا سامان ہے، اس کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے اس کے بیچ میں سے ہم تم کو ایسا صاف ستھرا دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہوتا ہے① ﴿٦٦﴾ اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشہ (یعنی شراب) بناتے ہو② اور عمدہ روزی بھی (حاصل کرتے ہو)، یقینی بات یہ ہے کہ اس میں جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لیے بڑی نشانی ہے ﴿٦٧﴾ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں بات ڈالی کہ تو پہاڑ میں اور درخت میں اور لوگ (بیل چڑھانے کے لیے) جو چھتری③ بناتے ہیں ان میں (اپنا) گھر بنا ﴿٦٨﴾ پھر تو ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا④ اور پھر جو راستے تیرے رب نے (تیرے لیے) آسان (یا صاف) بنا دیے ہیں تو اس پر چل (اس طرح) ان (مکھیوں) کے پیٹوں سے وہ پینے کی چیز (شہد) نکلتی ہے جس کے رنگ⑤ الگ الگ ہوتے ہیں⑥ جس میں لوگوں کے لیے (بڑی) شفا ہے، یقینی بات ہے کہ جو لوگ سوچتے سمجھتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ﴿٦٩﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو پینے والوں کے گلے میں آسانی سے اتر جاتا ہے۔

② (سورت مکی ہے اور مکی دور میں شراب حلال تھی؛ اسی لیے آیت میں شراب کا تذکرہ ہوا ہے) (دوسرا ترجمہ) سرکہ بناتے ہو (تیسرا ترجمہ) نبیذ بناتے ہو۔

③ ٹٹیاں، مانڈوے۔ ④ جن تک آسانی سے رسائی ہو جاوے۔

⑤ موسم، علاقہ اور پھل پھول کا شہد کی رنگت اور ذائقہ پر اثر ہوتا ہے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) الگ الگ رنگ والی پینے کی چیز یعنی (شہد) نکلتا ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ
عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا ع
الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ
وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری روح قبض کرتے ہیں اور تم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو عمر کے ناکارہ دور تک پہنچا دیے جاتے ہیں جس (دور) میں پہنچ کر یہ ہوتا ہے کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بھی انسان بالکل اَن جانے ہو جاتے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے، بڑی قدرت والے ہیں ﴿٧٠﴾

اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو رزق کے معاملے میں دوسروں سے بڑھا رکھا ہے، سو جن لوگوں کو رزق کے معاملے میں (اللہ کی طرف سے) بڑھایا گیا ہے وہ اپنی دولت اپنے غلاموں کو بھی اس طور پر دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ وہ (مال دار اور ان کے اپنے غلام) سب اس (مال) میں برابر ہو جائیں، کیا پھر بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟① ﴿٧١﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے بیویاں بنائی ہیں اور تمھاری بیویوں میں سے اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے بیٹے اور (بیٹے کے واسطے سے) پوتے پیدا کیے② اور اچھی اچھی چیزیں اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو کھانے (پینے) کے لیے دیں، کیا پھر بھی جھوٹی باتوں کو یہ لوگ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟③ ﴿٧٢﴾

① یعنی اللہ نے نعمت دی پھر بھی یہ کافر انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے بتوں نے یہ نعمت دی ہے۔

② اولاد اور پوتوں کے ذریعے انسان کی نسل دنیا میں برابر چلتی رہتی ہے، اولاد کے پیدا ہونے میں ماں باپ دونوں ہی ضروری ہیں؛ لیکن ماں کا حصہ زیادہ ہے۔ ''حفدۃ'' کا لفظ جمع ہے، ''حافد'' واحد ہے جس کا معنی ہے خوشی سے خدمت کے لیے دوڑنے والا اور پوتا، نواسا عام طور پر دادا، نانا کی خدمت کے لیے خوشی سے دوڑتا ہے

③ (دوسرا ترجمہ) اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ
مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ
لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴿۷۶﴾

اور وہ (کافر) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمان اور زمین میں کسی طرح رزق دینے کا کوئی اختیار (ابھی) بھی نہیں رکھتی اور نہ تو (آئندہ) اختیار حاصل کر سکتی ہے① ﴿۷۳﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کے لیے (نامناسب) مثالیں نہ گڑھا کرو② یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ہو ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی (مان لو کہ ایک طرف تو) ایک غلام ہے جو کسی کی مالکی میں ہے، اس غلام کو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں ہے، اور (دوسری طرف) وہ (آدمی) ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے عمدہ رزق دے رکھا ہے اور وہ اس (رزق) میں سے چھپا کر اور کھلے طور پر (آزادی کے ساتھ) خرچ کرتا ہے، کیا یہ (دونوں قسم کے آدمی) آپس میں برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگ (ایسی صاف بات بھی) نہیں جانتے ﴿۷۵﴾ اور اللہ تعالیٰ ایک (دوسری) مثال بیان فرماتے ہیں: دو ایسے آدمی ہیں، کہ ان میں سے ایک تو (غلام بھی ہے اور) گونگا ہے③ جو کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے وہ (مالک) اس کو جہاں بھی بھیجے وہ کوئی ڈھنگ کا کام کر کے نہیں لاتا، کیا یہ (گونگا غلام) اور وہ (آدمی) برابر ہو سکتا ہے جو لوگوں کو انصاف کی تعلیم دیتا ہے④ اور وہ خود بھی سیدھے راستے پر ہے؟⑤ ﴿۷۶﴾

① انسان کو ابھی کوئی چیز حاصل نہ ہو تو آئندہ محنت سے وہ اس کو حاصل کر سکتا ہے، آیت میں نفی کر دی گئی کہ یہ بت نظامِ رزق کو کبھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتے ② دنیا میں بادشاہ ہو تو اس کے نائبین ہوتے ہیں اور لوگ نائبوں کے ذریعے سے بھی کام کرواتے ہیں، اسی طرح نائبوں کو بھی بہت سارے اختیارات حاصل ہوتے ہیں، ان کافروں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ بت اللہ کے نائب ہیں اور ان کے پاس بھی بہت سارے اختیارات ہیں۔ ③ گونگا بہت سی مرتبہ بہرہ بھی ہوتا ہے۔

وَلِلّٰهِ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَاۤ اَمۡرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۷۷ وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ
شَيۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصٰرَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۷۸ اَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى
الطَّيۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ
يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۷۹ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ
بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ ۙ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا
وَاَشۡعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ۝۸۰

اور آسمانوں اور زمین کے سارے بھید اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں ① اور قیامت کا معاملہ تو آنکھ جھپکنے کی طرح ہوگا، یا اس سے بھی جلدی ہوگا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں پر قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۷۷﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے ایسی حالت میں نکالا کہ تم کچھ جانتے نہیں تھے ② اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے؛ تاکہ تم شکر کرو ﴿۷۸﴾ کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا ③ پرندوں پر کہ آسمان کی فضا میں (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے پابند ہیں؟ ان کو (گرنے سے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں روکتا، یقینی بات ہے کہ ایمان لانے والی قوم کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۷۹﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے گھروں کو تمھارے لیے رہنے کی جگہ بنادیا ④ اور تمھارے لیے جانوروں کی کھالوں میں سے ایسے گھر (خیمے) بنادیے جو تمھارے سفر میں اور تمھارے کسی جگہ ٹھہرنے کے وقت (اٹھانے اور لگانے میں) تم کو ہلکے پھلکے لگتے ہیں اور ان (جانوروں) کے اون اور ان کے ببریوں ⑤ اور ان کے بالوں میں سے گھریلو سامان اور ایسی چیزیں پیدا کیں جو ایک مدت تک تم کو فائدہ اٹھانے کے کام میں آتی ہیں ﴿۸۰﴾

⊃ ④ یعنی اس میں قوت علمی ہے۔ ⑤ یعنی قوت عملی بھی ہے۔

① (دوسرا ترجمہ) آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ ② معلوم ہوا علم انسان کا ذاتی ہنر نہیں ہے۔ ولادت کے بعد اظہارِ ضروریات کے لیے رونا بھی تو اللہ تعالیٰ ہی نے سکھایا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا؟۔ ④ (دوسرا ترجمہ) سکون کی جگہ بنادیا۔ ⑤ اونٹ کے اون کو ببری کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ۝۸۱ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝۸۲ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ
ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝۸۳ؑ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝۸۴ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۝۸۵

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے تمھارے لیے سایے بنائے اور تمھارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمھارے لیے ایسے قمیص (یعنی لباس) بنائے جو گرمی سے تمھاری حفاظت کرتے ہیں اور ایسے لباس (یعنی کُرتے) بھی (بنائے) جو تمھاری جنگ میں تم کو بچانے کا کام دیتے ہیں① اسی طرح وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اپنی نعمت پوری کرتے ہیں؛ تاکہ تم فرماں بردار بن جاؤ ﴿۸۱﴾ پھر اگر وہ (ایمان سے) منہ پھیر لیویں (یعنی بات نہ مانیں) تو تمھاری ذمے داری تو صرف کھول کر (اللہ تعالیٰ کی باتوں کو) پہنچا دینا ہے ﴿۸۲﴾ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اس کے باوجود اس (نعمت) کا انکار کرتے ہیں② اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں ﴿۸۳﴾

اور (وہ قیامت کا دن بھی یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا کھڑا کریں گے③ پھر کافروں کو (معذرت کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے فرمائش کی جائے گی کہ وہ توبہ کریں④ ﴿۸۴﴾ اور جب ظالم (کافر) لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو ان سے عذاب (کسی طرح بھی) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ تو ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی⑤ ﴿۸۵﴾

---

① یعنی زرہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) وہ کافر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔
③ گواہ سے مراد اس امت کے نبی ہیں جو اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کا دین پہنچا دیا تھا اس کی گواہی دیں گے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور ان کافروں کو توبہ کر کے اللہ کو راضی کرنے کے لیے اجازت نہیں دی جائے گی (تیسرا) نہ تو ان کافروں سے یہ چاہا جائے گا کہ وہ توبہ کر کے اللہ کو راضی کر لیوے (چوتھا) اور ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اور نہ تو ان (کافروں) کو ڈھیل دی جائے گی۔ (باقی اگلے صفحے پر:) ←

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا
مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ
عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ

اور جب مشرک لوگ (قیامت کے میدان میں) اپنے شریکوں کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ تو ہمارے (بنائے ہوئے) وہ شریک ہیں جن کو ہم تجھ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، پس (اسی وقت) وہ (شریک) ان (مشرکوں) کی طرف بات پھینک ماریں گے (یعنی جواب دیں گے) کہ تم بالکل جھوٹے ہو ﴿۸۶﴾ اور وہ (مشرک) اس روز اللہ تعالیٰ کے سامنے فرماں برداری کی بات بولنے لگیں گے اور جو بہتان وہ باندھا کرتے تھے وہ سب (بت) ان مشرکوں سے غائب ہوجائیں گے ① ﴿۸۷﴾ جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کے راستے (اسلام) سے روکتے تھے تو ان کے فساد (کفر یہ شرارت) کی سزا میں عذاب پر دوسرا عذاب ہم زیادہ کرتے رہیں گے ② ﴿۸۸﴾ اور جس (قیامت کے) دن ہم ہر امت میں ایک گواہ (یعنی اس امت کے نبی) کو ان ہی میں سے ان کے خلاف کھڑا کریں گے اور ہم تم کو (اے نبی!) لائیں گے ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لیے ③

⬅ (یعنی مجرمین جب جہنم کو دیکھ لیں گے تو جہنم فوراً ان کو اچک لے گی، اسی طرح جب عذاب شروع ہوجائے گا تو بیچ میں تھوڑی دیر کے لیے بھی عذاب نہیں رُکے گا اور عذاب میں کمی بھی نہیں ہوگی۔

① (دوسرا ترجمہ) ان کا کچھ پتہ ہی نہیں چلے گا۔

② ایک عذاب تو ان کافروں کو اس لیے ہوگا کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے دین کا انکار کرتے تھے اور دوسرا عذاب اس لیے ہوگا کہ وہ دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین سے روکتے تھے، یعنی ان میں دو قسم کی برائیاں تھیں؛ اس لیے ان کو ڈبل عذاب ہوگا۔

③ (دوسرا ترجمہ) پھر آپ (ﷺ) کو ان تمام پر گواہی کے لیے لاویں گے۔

قیامت کے میدان میں ہر نبی اپنی امت کے حالات کے متعلق گواہی دیں گے، اس وقت نبیٔ کریم ﷺ بھی اپنی امت کے حالات بتلائیں گے؛ بلکہ آپ ﷺ تو تمام نبیوں کی شہادت کے سچا ہونے پر بھی گواہی دیں گے۔

ع وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا
تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ

اور ہم نے تمھارے اوپر کتاب (قرآن) اتاری جو ہر بات (یعنی اصولِ دینِ اسلام) کو کھول کھول کر بیان کردے، اور ہدایت اور رحمت اور مسلمانوں کے لیے خوش خبری دینے والی ہے ① ﴿۸۹﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان (یعنی بھلائی کرنے) اور رشتے داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور برائی اور ظلم سے وہ (اللہ تعالیٰ) روکتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (اس لیے) نصیحت کرتے ہیں؛ تاکہ تم نصیحت قبول کرلو ﴿۹۰﴾ اور تم اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو ② جب کہ تم نے معاہدہ کیا ہے اور (اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعے) اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد تم ان کو توڑ مت ڈالو اور پکی بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر) تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر گواہ (یعنی ضامن) بنا چکے ہو، یقینی بات ہے کہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۹۱﴾ اور (قسم توڑنے میں) تم اس عورت جیسے مت بن جانا جو اپنے سوت کو (محنت کر کے) مضبوط کرنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی ③ کہ تم اپنی قسموں کو (توڑ کر) آپس میں فساد ڈالنے کا بہانہ (ذریعہ) بنانے لگو،

---

① (دوسرا ترجمہ) جو (خاص کر) مسلمانوں کے لیے (بڑی) ہدایت اور (بڑی) رحمت اور خوش خبری سنانے والی ہے۔

② شریعت میں اللہ کے جو حقوق ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے جو حقوق ہیں اس سلسلے میں جو معاہدے ہوئے ہوں ان سب کو پورا کرو اور جو معاہدے شریعت کے خلاف ہوں اس کو پورا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

③ یعنی آپس کے عہد کو کچے دھاگے کی طرح مت سمجھو کہ جس طرح چاہے توڑ ڈالے۔

اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ
دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اس لیے کہ کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے لگے ①یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمھارا امتحان لے رہے ہیں②اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن اللہ تمھارے سامنے اس کی پوری حقیقت کھول دیں گے ﴿۹۲﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو ایک (دین کے ماننے والی) امت بنا دیتے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت (کا راستہ سمجھاتے) ہیں③اور جو کام تم لوگ کرتے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا ﴿۹۳﴾ اور تم اپنی قسموں کو (خلاف کرکے) آپس میں دھوکہ دینے کا ذریعہ مت بناؤ④ کہ کسی کا قدم جمنے کے بعد پھسل جائے اور تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے بری سزا چکھنی پڑے اور (ایسی صورت میں) تم کو بڑا عذاب ہوگا⑤ ﴿۹۴﴾

①یعنی جھوٹی قسم کھا کر یا کھائی ہوئی قسم کو توڑ کر دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کی فکر مت کرو۔ (دوسرا ترجمہ) اس لیے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے بڑھ جاوے (یعنی ایک جماعت یا پارٹی سے تم نے معاہدہ کیا، پھر پتہ چلا کہ ان کی تعداد کم ہے اور یہ لوگ کمزور ہیں، مال و دولت ان کے پاس کم ہے اور دوسری جماعت یا پارٹی ہمارے سامنے آئی جو طاقتور ہے، ان کے پاس افراد بھی زیادہ ہیں، مال بھی زیادہ ہے تو اب بغیر کسی شرعی وجہ کے پہلی جماعت سے معاہدہ توڑنا جائز نہیں ہے، پہلی کمزور جماعت کو چھوڑ کر دوسری طاقت والی جماعت کے ساتھ ہو جانے کا مقصد صرف دنیوی فائدہ ہوتا ہے، یاد رکھو کہ نفع اور نقصان تو صرف اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔ ②یعنی کسی جماعت سے معاہدہ کیا اس کو پورا کرتے ہو یا صرف دنیا کے فائدے کے لیے معاہدہ توڑ دیتے ہو۔ ③(دوسرا ترجمہ) جس کو چاہتے ہیں اس کو صحیح راستے پر پہنچاتے ہیں۔ ④(دوسرا ترجمہ) آپس میں فساد کا ذریعہ مت بناؤ۔ ⑤قسم کھا کر کسی قوم سے معاہدہ کرو، پھر اس کی خلاف ورزی کرو تو اس سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق بدگمانی پیدا ہوگی، مسلمان بدنام ہوں گے، لوگ اسلام سے دور ہوں گے جس کی وجہ سے تم کو اللہ تعالیٰ کے دین سے روکنے کا گناہ ہوگا،...... (باقی اگلے صفحے پر:)

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ۝۹۵ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۹۶ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۹۷ فَاِذَا
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝۹۸ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۝۹۹

اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا (اس کے خلاف کر کے) اس کے بدلے میں (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ حاصل نہ کرو، اگر تم (حقیقت کو) سمجھو تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر اور ثواب تمھارے لیے ہے وہ بہت بہتر ہے ﴿۹۵﴾ جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا اور صبر سے کام کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے مطابق ان کا بدلہ ہم ضرور دیں گے ① ﴿۹۶﴾ جس مرد یا عورت نے مؤمن ہونے کی حالت میں نیک کام کیا ہم اس کو پاکیزہ زندگی بسر کروائیں گے ② اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین کاموں کے مطابق ان کا ہم ضرور بدلہ دیں گے ﴿۹۷﴾ سو جب تم قرآن پڑھو (یعنی پڑھنا چاہو) تو (پہلے) شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ (یعنی حفاظت) مانگ لیا کرو ﴿۹۸﴾ یقینی بات ہے کہ جو ایمان والے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ایسے لوگوں پر اس (شیطان) کا زور نہیں چلتا ﴿۹۹﴾

⊃ اسی طرح بعض لوگ قسم کھاتے وقت ہی اس کو پورا نہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، صرف سامنے والے کو دھوکہ دینے کے لیے قسم کھاتے ہیں، یہ سب گناہ کے کام ہیں، اس کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہوگا کہ تم کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی قسم توڑنے کا گناہ کریں گے اس کا وبال تم پر بھی آئے گا۔

(اس صفحے کا حاشیہ:) ① (دوسرا ترجمہ) صبر سے کام کرنے والوں کو جو بہترین کام وہ کیا کرتے تھے اس کا بدلہ ہم ضرور دیں گے۔ (بہترین کام دینی کام ہے جن میں حالات آتے ہیں اور صبر کرنا ہی پڑتا ہے اور اس پر اللہ ثواب عطا فرماتے ہیں)۔

② آخرت میں تو پر لطف زندگی ہے ہی؛ لیکن دنیا میں بھی مزے دار زندگی ہے، دنیوی سامان میں قلت کے باوجود قناعت کی وجہ سے اطمینان، دنیا کی مصیبت میں آخرت کے اجر کی امید میں لطف اور مزہ۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰیَةً مَّكَانَ ع
اٰیَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ﴿۱۰۱﴾ قُلْ
نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُسْلِمِیْنَ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ
اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ
اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ

یقیناً اس (شیطان) کا زور تو ایسے ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا دوست بناتے ہیں اور وہی لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں ﴿۱۰۰﴾

اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں① اور اللہ جو (حکم) نازل کرتے ہیں اس (کی مصلحت) کو اچھی طرح جانتے ہیں تو کافر لوگ (اس تبدیلی پر) کہتے ہیں کہ تم تو (اللہ پر) جھوٹ باندھنے والے ہو؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (تبدیلی کی حقیقت کو) جانتے نہیں ہیں ﴿۱۰۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: یہ (قرآن مجید) روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) تمھارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک لے کر آئے ہیں②؛ تاکہ وہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھیں اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور خوش خبری کا ذریعہ ہو ﴿۱۰۲﴾ اور (اے نبی!) ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ (لوگ تمھارے متعلق) کہتے ہیں کہ: (وہ قرآن) ان (محمد ﷺ) کو ایک آدمی سکھلاتا ہے؛ (حالاں کہ) جس آدمی کی طرف (قرآن سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) تو صاف عربی زبان میں ہے ﴿۱۰۳﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت پر نہیں لاتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۰۴﴾ یقیناً (اللہ تعالیٰ پر) جھوٹ تو وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں،

① یعنی آیت میں نسخ ہوتا ہے۔
② اللہ تعالیٰ جو انسانی زندگی کے ہر دور کو جانتے ہیں وہ اپنی پوری حکمت سے احکام میں ٹھیک ٹھیک تبدیلی فرماتے ہیں۔

وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَٰذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِهِۦٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ
بِالْإِيمَٰنِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا عَلَى الْأٓخِرَةِ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْكَٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَٰرِهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ
هُمُ الْغَٰفِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِى الْأٓخِرَةِ هُمُ الْخَٰسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ
ع هَاجَرُوا مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَٰهَدُوا وَصَبَرُوٓا ۙ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾

اور وہی لوگ (حقیقت میں) جھوٹے ہیں ﴿۱۰۵﴾ جو آدمی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اس (اللہ) کے ساتھ کفر کرے؛ مگر یہ کہ جس آدمی پر (کفر کا کلمہ بولنے کے لیے) زبردستی کی گئی اور اس کا دل ایمان پر قائم (برقرار) ہو (تو اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی) مگر جو آدمی دل کھول کر کفر کرے[۱] تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۶﴾ یہ (غضب اور عذاب) اس لیے ہوا کہ انھوں نے آخرت (کی زندگی) کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو (زیادہ) محبوب رکھا اور (یہ غضب اور عذاب) اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ ایسے (ضدی) کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۱۰۷﴾ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کان پر اور ان کی آنکھوں پر مہر لگادی اور یہ وہی لوگ ہیں جو (اپنے انجام سے) بالکل غافل ہیں ﴿۱۰۸﴾ لازمی بات ہے[۲] کہ یہی لوگ آخرت میں (سب سے زیادہ) نقصان میں ہوں گے ﴿۱۰۹﴾ پھر بھی تمھارے رب ایسے ہیں کہ (کفر کے) فتنے میں پڑنے کے بعد جن لوگوں نے (ایمان لاکر) ہجرت کی، پھر (انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں) جہاد کیا اور صبر کیا[۳] یقینی بات ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے تمھارے رب ان (ایمان اور نیک اعمال) کے بعد بھی بہت زیادہ بخشنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں[۴] ﴿۱۱۰﴾

---

① یعنی اپنے اختیار سے کفر کو صحیح اور مستحسن (یعنی اچھا سمجھ کر) کرے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ظاہری بات ہے۔ ③ یعنی حالات آنے کے باوجود ایمان پر جمے رہے اور مصیبتوں کو برداشت کیا۔ ④ یعنی ایمان کی برکت سے کفر کے زمانے کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جہاد اور دوسرے اعمالِ صالحہ کی برکت سے جنت کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ

(وہ دن قیامت کا یاد کرو) جس دن ہر انسان اپنے دفاع کی بات کرتا ہوا آئے گا① اور ہر شخص کو جو عمل اس نے کیا اس کا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۱۱﴾ اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتے ہیں② جو امن اور اطمینان والی تھی، اس (بستی والوں) کی روزی ہر طرف سے اس کو فراوانی کے ساتھ پہنچ رہی تھی، پھر اس (بستی والوں) نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے ان (کی ناشکری) کے کاموں کی سزا میں اس کو بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا③ ﴿۱۱۲﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (بستی مکہ والوں) کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول (یعنی حضرت محمد ﷺ) آئے تو اس بستی والوں نے اس (رسول یعنی حضرت محمد ﷺ) کو جھٹلایا، سو جب ان بستی والوں نے ظلم اپنایا تو ان کو عذاب میں پکڑ لیا ﴿۱۱۳﴾ سو جو روزی اللہ تعالیٰ نے حلال، پاکیزہ تم کو دی تم اس میں سے کھاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرتے ہو ﴿۱۱۴﴾ یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے اوپر مُردار اور (بہتا) خون اور خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو④ وہ حرام کیا ہے،

---

① یعنی خود کو عذاب سے کس طرح چھٹکارا مل جائے اس کا فکر کرتا ہوا آئے گا (دوسرا ترجمہ) اپنی طرف داری میں بات کرتا ہوا آئے گا (تیسرا ترجمہ) خود کو بے قصور ثابت کرتا ہوگا (یعنی دوسروں کا فکر نہ ہوگا؛ بلکہ صرف اپنا ہی فکر ہوگا)۔

② پہلے مکہ مراد ہے، پھر اس طرح کے دوسرے شہر بھی شامل ہو جائیں گے۔

③ یعنی جس طرح لباس انسان کے بدن کو گھیر لیتا ہے، اس طرح بھوک اور خوف نے ان کو گھیر لیا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور جو جانور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر کر دیا گیا ہو۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ
ع ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

سو جو آدمی بھوک سے بالکل مجبور ہو جائے، شرط یہ کہ مزے لینے کے لیے نہ کھاوے اور ضرورت سے ①زیادہ آگے نہ بڑھے تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں② ﴿۱۱۵﴾ اور جن چیزوں کے بارے میں تمھاری زبانیں جھوٹی باتیں بناتی ہیں ان (چیزوں) کے بارے میں ایسا مت کہا کرو کہ: یہ چیزیں حلال ہیں اور یہ چیزیں حرام ہیں (اس کہنے کا مطلب یہ ہوگا) کہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھو گے، یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہیں ہوگا③ ﴿۱۱۶﴾ (دنیا میں) تھوڑے دن کا فائدہ اٹھا لینا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب (تیار) ہے ﴿۱۱۷﴾ اور (صرف) یہودیوں پر وہ چیزیں ہم نے حرام کردی تھیں جن کو ہم تمھارے سامنے پہلے بیان کر چکے ہیں④ اور ہم نے ان (یہودیوں) پر کوئی ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود ہی (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے ﴿۱۱۸﴾ پھر تمھارے رب ایسے ہیں کہ جو لوگ نادانی میں کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کر لیویں اور (اپنی) اصلاح کر لیویں⑤ تو یقینی بات ہے کہ اس (توبہ) کے بعد بھی ایسے لوگوں کے لیے تمھارے رب (اللہ تعالیٰ) بہت ہی زیادہ معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں⑥ ﴿۱۱۹﴾

① یعنی حرام چیزوں کو استعمال کرنے میں۔ ② یعنی حرام کے استعمال کا گناہ نہ ہوگا۔
③ (دوسرا ترجمہ) وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ ④ سورۂ انعام، نساء اور مائدہ میں۔ ⑤ یعنی اپنے کاموں کو اچھا اور نیک بنا لیا۔
⑥ یعنی کفر سے توبہ کر کے ایمان قبول کرنے کی برکت سے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا
لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ
فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ؕ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا
كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

یقینی بات ہے کہ ابراہیم (علیہ السلام خود اکیلے) ایک امت (کے برابر) تھے① اللہ تعالیٰ کے
فرماں بردار تھے، ٹھیک سیدھے راستے پر تھے اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) مشرکوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۲۰﴾
اس (اللہ تعالیٰ) کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے، اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو چن لیا تھا اور اس
(اللہ تعالیٰ) نے ان کو سیدھے راستے پر پہنچا دیا تھا ﴿۱۲۱﴾ اور ہم (یعنی اللہ تعالیٰ) نے ان کو دنیا میں
خوبیاں دی تھیں اور یقینی بات ہے کہ آخرت میں بھی وہ (ابراہیم علیہ السلام) نیک لوگوں میں سے ہوں گے
②﴿۱۲۲﴾ پھر ہم نے وحی کے ذریعے تم (محمد ﷺ) پر یہ حکم نازل کیا کہ تم ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر
چلو جو ٹھیک سیدھے راستے پر تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۲۳﴾ یقینی بات
ہے کہ سنیچر کے دن کی تعظیم کرنا ان (یہودیوں) کے لیے ضروری کیا گیا تھا جو اس میں اختلاف کیا
کرتے تھے، اور یقین رکھو کہ تمھارے رب ان لوگوں کے درمیان قیامت کے دن قطعی فیصلہ
کریں گے ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے③﴿۱۲۴﴾

---

① یعنی ایک پوری امت اور قوم میں جو فضائل اور کمالات ہوسکتے ہیں وہ اکیلے ابراہیمؑ میں اللہ تعالیٰ نے جمع فرما دیے تھے،
اسی طرح پوری دنیا میں جتنے مشہور مذاہب ہیں ہر ہر مذہب کے ماننے والے لوگ ابراہیمؑ کو اپنا پیشوا اور سردار مانتے ہیں۔
② اعلیٰ مرتبے کے اچھے لوگوں میں سے ہوں گے۔
③ بعض یہودی لوگ سنیچر کے دن کا احترام کرتے اور عبادت کے لیے جو پابندیاں تھیں اس پر عمل کرتے اور دوسرے بعض
یہودی سنیچر کے دن کا احترام نہیں کرتے اور عبادت کے لیے جو پابندیاں تھی اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

عٌ
ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ
رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا
صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ
اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾

(اے نبی!) تم اپنے رب کے راستے (دینِ اسلام) کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کی بات سنا کر ① دعوت دو اور (بحث کرنے کی ضرورت پڑے تو) بہترین طریقے سے ان سے بحث کرو، یقینی بات ہے کہ تمھارے رب ہی ان لوگوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں جو اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے بھٹک گئے ہیں اور جو سیدھے راستے پر ہیں ان کو بھی وہ (اللہ تعالیٰ) بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۲۵﴾ اگر تم بدلہ لو تو جتنی تکلیف تم کو دی گئی اتنا ہی بدلہ لو اور اگر تم صبر کرو ② تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی اچھا ہے ﴿۱۲۶﴾ اور (اے نبی!) تم صبر کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی مدد (یعنی توفیق) ہی سے صبر کر سکو گے ③ اور ان (کافروں کے کفر اور مخالفت) پر تم غمگین نہ ہوؤ اور جو سازش (تمھارے خلاف) وہ (دشمن) کرتے ہیں اس سے تمھارا دل تنگ نہ ہو ④ ﴿۱۲۷﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اپنانے والے اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہیں ⑤ ﴿۱۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) عمدہ اسلوب سے (تیسرا ترجمہ) عمدہ طریقہ اپنا کر کے۔

② یعنی کسی کے ستانے کا بدلہ نہ لو۔

③ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کی برکت سے صبر کرنا آسان ہوگا۔

④ یعنی کافروں کی سازشوں کی وجہ سے آپ کو صدمہ نہیں ہونا چاہیے؛ چوں کہ ان کی سازشیں چلنے والی نہیں ہیں۔

⑤ یعنی تقویٰ والوں کی خصوصی مدد فرماتے ہیں۔ محسنین سے مراد مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے۔

سورة الإسراء

(المكية)

سورۂ اسرا

یہ سورت مکی ہے،اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) یا ایک سو پندرہ (۱۱۵) آیتیں ہیں،سورۂ انبیاء یا سورۂ قصص کے بعد اور سورۂ سجدہ سے پہلے پچاس (۵۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اسراء: رات کے وقت چلنا۔اس سورت میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے معراج کا واقعہ موجود ہے اور وہ سفر رات میں ہوا تھا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی رات کے وقت چلنے کا حکم دیا گیا تھا ''ان اسر بعبادی لیلا''۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی رات کے وقت ایک سفر کیا تھا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۂ بنی اسرائیل'' بھی ہے؛حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ''اسرائیل'' تھا؛اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

اس سورت کی آخری آیت:

وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ شَرِیۡكٌ فِی الۡمُلۡكِ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرۡهُ تَکۡبِیۡرًا﴿۱۱۱﴾

اِس کے متعلق ایک روایت میں آیا ہے کہ خاندانِ بنی عبد المطلب میں جب کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو نبیٔ کریم ﷺ اس کو یہی آیت پہلے سکھاتے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو بھی اس آیت کی تلاوت کرے گا اس کے لیے زمین اور پہاڑوں جتنا ثواب اللہ کے یہاں لکھا جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ
بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝۱ وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ
وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ۝۲ ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ
نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ۝۳ وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی
الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ۝۴

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو رات کے وقت ① مسجدِ حرام ② سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گئے، جس کے اطراف میں ہم نے (ہر قسم کی) برکتیں رکھی ہیں (اس بندے محمد ﷺ کو وہاں لے جانے کا مقصد یہ تھا) تاکہ ہم ان کو ہماری (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھلائیں، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہر بات سننے والے، ہر چیز دیکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی اور ہم نے اس (تورات) کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنادیا (اور ان سے کہہ دیا) یہ کہ میرے سوا کو وکیل ③ مت بناؤ ﴿۲﴾ تم ان لوگوں کی تو اولاد ہو جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، یقیناً وہ (نوح علیہ السلام) تو بڑے ہی شکر کرنے والے بندے تھے ﴿۳﴾ اور ہم نے کتاب (تورات) میں ④ بنی اسرائیل کو یہ بات صاف صاف بتلادی تھی کہ تم زمین (ملکِ شام) میں دو مرتبہ فساد مچاؤ گے ⑤ اور تم بڑی سخت سرکشی کرو گے ⑥ ﴿۴﴾

---

① یعنی پوری رات نہیں؛ بلکہ رات کے ایک حصے میں۔ ② مراد: مکہ میں کعبہ والی مسجد۔ ③ یعنی کام بنانے والا۔
④ یا دوسرے نبیوں کی کتابوں میں۔ ⑤ یعنی ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت اور دوسری مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت میں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اور تم بڑی خرابی پھیلاؤ گے۔ (تیسرا ترجمہ) اور دوسروں پر بھی بڑا زور (ظلم) کرنے لگو گے (یعنی اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ضائع کرو گے)

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ
الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝٥ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ
اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا
دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ
عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨

پھر جب ان دو (مرتبہ کی شرارت) میں سے پہلا واقعہ پیش آیا تو ہم نے تمھارے مقابلے میں اپنے ایسے بندے بھیجے جو سخت لڑائی لڑنے والے تھے، سو وہ شہروں میں گھس کر پھیل گئے اور یہ ایسا وعدہ تھا جو پورا ہو کر ہی رہنے والا تھا ﴿۵﴾ پھر ہم نے تم کو ان (دشمنوں) پر دوبارہ غلبہ دیا① اور مال اور بیٹوں کے ذریعے ہم نے تمھاری مدد کی② اور ہم نے تمھارا لشکر (پہلے سے) اور زیادہ کر دیا ﴿۶﴾ اگر تم بھلائی کے کام کرو گے تو اس کا فائدہ تمھارے ہی لیے ہوگا اور اگر تم برے کام کرو گے تو تمھارے لیے ہی برا ہوگا، پھر جب دوسرے واقعہ کا وقت آیا (تو پھر ہم نے دوسرے بندوں کو تم پر بھیجا) تا کہ (مار مار کر) تمھارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی مرتبہ (حملہ کرنے والے) مسجد میں گھس گئے تھے اسی طرح یہ (دوسری مرتبہ حملہ کرنے والے) بھی مسجد میں گھس پڑیں، اور جس پر وہ (حملہ کرنے والے) قابو پائیں وہ اس کو بالکل برباد کر ڈالیں گے ﴿۷﴾ عین ممکن ہے کہ تمھارے رب تم پر رحم فرمائیں③ لیکن اگر تم پھر وہی (نبی کی مخالفت کا) کام کرو گے تو ہم بھی دوبارہ وہی (سزا کا) کام کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا لیا ہے ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے تم کو موقع دیا کہ پلٹ کر ان پر غالب آجاؤ۔
② یعنی تمھارے مال اور بیٹے ہم نے زیادہ کر دیے۔
③ حضرت محمد ﷺ کی شریعت کی اتباع کی برکت سے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ﴿٩﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٠﴾ ع
وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ
اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾
اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾ۭ

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن ایسا راستہ بتاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے [١] اور جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں ان کو بڑے ثواب کی خوش خبری دیتا ہے ﴿٩﴾ اور (قرآن یہ بات بتاتا ہے کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿١٠﴾

اور (بعض) انسان برائی (کی ایسی دعا) مانگتے ہیں جس طرح وہ بھلائی مانگتے ہیں اور انسان تو بہت ہی جلدی کرنے والا ہے ﴿١١﴾ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنائی ہے، پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا (کر اندھیرا بنا) دیا ہے اور دن کی نشانی کو (دیکھنے کے لیے) روشن بنا دیا؛ تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم کو سالوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم ہو جائے اور ہم نے ہر چیز کو پوری طرح کھول کھول کر بتلا دیا ہے ﴿١٢﴾ اور ہر انسان کی بری بھلی قسمت اس کی گردن میں ہم نے (چمٹا کر) لگا دی ہے اور قیامت کے دن اس (انسان) کا لکھا ہوا اعمال نامہ اس کے سامنے نکال کر ہم رکھ دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھے گا ﴿١٣﴾ (انسان کو کہا جائے گا کہ) تو تیرا اعمال نامہ خود پڑھ لے [٢] آج تو خود اپنا حساب کرنے کے لیے کافی ہے ﴿١٤﴾

---

① ''اَقْوَمُ'' وہ راستہ جس میں تین خوبیاں ہوں: (١) آسان ہو۔ (٢) قریب ہو منزل تک جانے کے لیے۔ (٣) خطرات سے خالی ہو۔ مؤمن کی منزل جنت ہے، قرآن میں یہ تینوں اوصاف اکمل طریقے سے ہیں۔

② دنیا کا ان پڑھ انسان بھی قیامت کے دن پڑھتا ہو جائے گا۔

مَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَهۡتَدِیۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِکَ قَرۡیَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِیۡهَا فَفَسَقُوۡا فِیۡهَا فَحَقَّ عَلَیۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِیۡرًا ﴿۱۶﴾ وَ کَمۡ اَهۡلَکۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۷﴾ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِیۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِیۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ یَصۡلٰهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾

جو آدمی بھی سیدھے راستے پر چلتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لیے چلتا ہے اور جو گمراہی کا راستہ اپناتا ہے وہ اپنے ہی پر نقصان اٹھاتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم اس وقت تک کسی کو سزا نہیں دیتے جب تک کوئی رسول (حجت پوری کرنے کے لیے) نہ بھیج دیویں[1] ﴿۱۵﴾ اور ہم جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس (بستی) کی اچھی حالت والے (مال دار) لوگوں کو (ایمان لا کر اطاعت کرنے کا) حکم دیتے ہیں، پھر وہ (مال دار لوگ) اس (بستی) میں نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر (عذاب کی) بات پکی ہو جاتی ہے، سو ہم اس (بستی) کو بالکل تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں[2] ﴿۱۶﴾ اور نوح (علیہ السلام) کے بعد کتنی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا، تمھارے رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والے، دیکھنے والے کافی ہیں ﴿۱۷﴾ جو آدمی جلدی ملنے والی (دنیا ہی کو یا دنیا کے نقد فائدے) کو چاہتا ہو تو ہم جتنا چاہتے ہیں جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو اس (دنیا ہی) میں جلدی دیتے ہیں، پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ ذلیل و خوار ہو کر اور دھکے کھا کر داخل ہوگا ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کسی بھی رسول کو (حجت پوری کرنے کے لیے) بھیجنے تک ہم کسی کو عذاب نہیں دیا کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ): اس آیت میں لفظ ''أَمَرۡنَا'' میں ایک قراءت ''أَمَّرۡنَا'' میم کی تشدید کے ساتھ آئی ہے، تب آیت کا معنیٰ یہ ہوگا کہ: مالدار لوگوں کو ہم قوم کا امیر بنا دیتے ہیں۔ ایک قراءت ''آمَرۡنَا'' کی بھی آئی ہے اس صورت میں آیت کا معنیٰ یہ ہوگا: کہ ہم مال داروں کو زیادہ کر دیتے ہیں۔ دونوں قراءت کا نتیجہ یہ ہے کہ مال داروں اور عیش پسندوں کی حکومت اور ان کی کثرت کی وجہ سے پوری قوم اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب آنے کی نشانی ہے۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾
كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ
كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا
تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ۧ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ع
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ
اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

اور جو شخص آخرت (کا فائدہ) چاہتا ہو اور اس (آخرت) کے لیے جیسی کوشش کرنی چاہیے ویسی کوشش کرتا (بھی) ہو اور وہ ایمان والا بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدردانی کی جائے گی① ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تمھارے رب کی عطا② میں سے ان (مؤمنین) کو بھی اور ان (کافروں) کو بھی ہر ایک کو ہم نوازتے ہیں③ اور (دنیا میں) تمھارے رب کی عطا کسی کے لیے بند نہیں ہے ﴿۲۰﴾ (اے نبی!) تم دیکھو! ہم نے بعض انسانوں کو بعض پر کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور یقیناً آخرت میں بڑے درجات ہیں اور بڑی فضیلت ہے④ ﴿۲۱﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود مت بنا، سو تو برا حال اور بے بس ہو کر بیٹھ جائے گا⑤ ﴿۲۲﴾

اور تمھارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ان (والدین) میں سے کوئی ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو اُف (ہوں) تک نہ کہو اور ان دونوں کو جھڑک مت دو اور ان دونوں کے ساتھ عزت (یعنی ادب) سے بات کیا کرو ﴿۲۳﴾

① یعنی مقبول ہوگی۔ ایمان اور اخلاص والا عمل صالح جو سنت کے مطابق ہو مقبولیت کے لیے ضروری ہے۔

② دنیاوی روزی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم مدد پہنچاتے ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور آخرت درجات کے اعتبار سے بھی بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑی ہے۔

⑤ یہ اس شخص کے لیے ہے جو آخرت کا منکر ہو اسی طرح ہر عمل میں ہر وقت صرف دنیوی غرض ہی چھائی ہو۔

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ؕ۲۴
رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِيۡ نُفُوۡسِكُمۡ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا صٰلِحِيۡنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلۡاَوَّابِيۡنَ غَفُوۡرًا ۲۵
وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا ۲۶ اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ
كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّيٰطِيۡنِ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوۡرًا ۲۷ وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ
ابۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا ۲۸ وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُوۡلَةً
اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ۲۹

اور مہربانی (نرمی) کا برتاؤ کرتے ہوئے خود کو ان کے سامنے تواضع کے ساتھ جھکا دو اور (ان کے لیے یہ) دعا کرو: اے میرے رب! جیسی میری ان دونوں نے بچپن میں پرورش کی آپ بھی ان کے ساتھ (ویسا ہی) رحم کا معاملہ فرمائیے ﴿۲۴﴾ تمھارے دلوں میں جو ہے اس کو تمھارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں اگر تم نیک بن جاؤ (پھر کبھی غفلت سے کوئی گستاخی یا گناہ ہو جائے) تو یقیناً توبہ کرنے والوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے ہیں① ﴿۲۵﴾ اور تو رشتے داروں کو اور مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دے اور (گناہ کے کاموں میں) مال مت اڑایا کر② ﴿۲۶﴾ یقینی بات ہے کہ مال کو (گناہ کے کام میں) اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۲۷﴾ اور اگر کبھی تجھے تیرے رب کی طرف سے رحمت (یعنی روزی) ملنے کی امید ہو اور (ابھی کچھ نہ ہونے کی وجہ سے) ان (رشتے دار مسکین، مسافروں) سے منہ پھراتا ہو③ تو تُو ان سے نرم بات کر لیا کر ﴿۲۸﴾ اور اپنا ہاتھ (بخیلی کی وجہ سے) اپنی گردن سے باندھ کر نہ رکھ④ اور (ایسی فضول خرچی بھی مت کرو کہ) اس (ہاتھ) کو بالکل کھلا ہی چھوڑ دو، ایسا کرو گے تو ملامت کھا کر تھک ہار کر بیٹھ جانا پڑے گا⑤ ﴿۲۹﴾

---

①(دوسرا) جو توبہ کے لیے اللہ کی طرف زیادہ رجوع کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بہت معاف کرتے ہیں ②باطل و ناجائز کام کے لیے ذرہ برابر بھی خرچ کرنا یہ تبذیر یعنی مال کو اڑانا ہے۔ ③یعنی دینے سے انکار کرنا پڑے ④(دوسرا) ایسے کنجوس مت بنو کہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر رکھو ⑤مال ہونے کے باوجود بخیلی کی وجہ سے ہاتھ روک دیا تو لوگ تم پر ملامت کریں گے اور زیادہ ہی خرچ کر ڈالا اور خود فقیر ہو گئے پھر خود پریشان ہونے لگے تو پھر پریشان ہونا پڑے گا اور ہمت ہار جاؤ گے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا ع
تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً
كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا
يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ

یقینی بات ہے کہ تمھارے رب جس کو چاہتے ہیں اس کو زیادہ روزی دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں رزق میں) تنگی کرتے ہیں① یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (بندوں کو) اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۳۰﴾

اور مفلس ہو جانے کے ڈر سے تم تمھاری اولاد کو قتل مت کرو، ہم ہی تو ان (اولاد) کو اور تم کو روزی دیتے ہیں، یقینی بات ہے کہ ان (اولاد) کو قتل کرنا بھاری گناہ ہے ﴿۳۱﴾ اور تم زنا کے پاس بھی مت جاؤ، یقینی بات ہے کہ وہ (زنا) تو بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے ﴿۳۲﴾ جس شخص کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے تم اس کو قتل مت کرو؛ مگر یہ کہ (شرعی) حق پہنچتا ہو② اور جو آدمی بھی ناحق (یعنی ظلماً) قتل کر دیا گیا تو ہم نے اس (مقتول) کے والی کو (مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کروا دینے کا) حق دیا ہے، سو (مقتول کا والی) خون کا بدلہ لینے میں حد سے آگے نہ بڑھے، یقیناً وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کی مدد کی جائے③ ﴿۳۳﴾ تم یتیم کے مال کے (غلط طریقے سے کھا جانے کی نیت سے) قریب بھی مت جاؤ؛ مگر ایسے طریقے سے جو (یتیم کے حق میں) بہتر ہو، جب تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی کو پہنچ جائے④ اور تم (اللہ اور اس کے بندوں کے) عہد کو پورا کرو،

① روزی کی کمی بیشی اللہ کے قبضے میں ہے، سخاوت سے کوئی فقیر نہیں ہوا، بخیلی سے کوئی مالدار نہیں بنا۔ ② تو ضروری کارروائی کے بعد قتل کر سکتے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ کی مدد کے قابل ہے۔ اس میں ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ اگر قاتل اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ مقتول کے ورثا نے زیادتی کی تو اللہ تعالیٰ کی نصرت قاتل کے رشتہ داروں کی طرف متوجہ ہوگی لوگ بھی ان کی مدد کریں گے ④ یعنی یتیم جوان ہو کر اپنے مال کی حفاظت خود کرنے لگے وہاں تک اس کے مال کو سنبھالنا ہے۔

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ
السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ
عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ
ع مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾

یقیناً عہد کے بارے میں (تم سے قیامت کے دن) سوال کیا جائے گا﴿۳۴﴾اور جب (کسی کو) کوئی چیز پیمانے سے ناپ کر دو تو پیمانہ پورا بھر کر کے دو اور (کوئی چیز) تولو تو تولنے میں صحیح ترازو استعمال کرو، یہ (پورا ناپنا اور تولنا) اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہے[1]﴿۳۵﴾ جس بات کی تجھ کو (تحقیقی) خبر نہ ہو (اس کو سچ سمجھ کر) اس پر عمل مت کر، یقینی بات ہے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں (تم سے قیامت میں) سوال کیا جائے گا﴿۳۶﴾اور تو زمین میں اکڑ کر (اتراتے ہوئے تکبر سے) مت چل؛ (اس لیے کہ) نہ تو تُو (ایسی چال چل کر) زمین کو پھاڑ سکے گا اور نہ تو (سینہ تان کر بتکلف اونچا قد دکھا کر چلنے سے) پہاڑوں کی اونچائی تک پہنچ سکے گا﴿۳۷﴾ یہ سب برے کام ایسے ہیں جو تمھارے رب کو بالکل پسند نہیں ہیں﴿۳۸﴾ یہ سب حکمت کی باتیں ہیں جو تمھارے رب نے تمھاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود مت بنا ورنہ تجھ پر ملامت کر کے دھکے دے کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا﴿۳۹﴾ (اے مشرکو!) کیا تمھارے رب نے تم کو بیٹے دینے کے لیے چن لیا ہے اور خود (اپنے لیے) فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ہے؟ یقینی بات ہے کہ تم بڑی بھاری (یعنی سنگین) بات کہہ رہے ہو﴿۴۰﴾

---

[1] دھوکہ دے کر کم ناپنے اور تولنے والوں کو تجارت میں برکت نہیں ہوتی، گاہکوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خریدنا بند کر دیتے ہیں، یہ تو دنیوی نقصان ہوا اور آخرت میں جہنم کی سزا ہوگی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ
اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ
شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾ وَاِذَا
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾
وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

یقینی بات ہے کہ ہم نے اس قرآن میں (توحید کی سچائی اور شرک کا باطل ہونا) الگ الگ طریقے سے سمجھایا ہے①؛ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں، حالت یہ ہے کہ (ہمارے سمجھانے سے) ان کی نفرت ہی زیادہ ہوجاتی ہے ﴿۴۱﴾ تو (ان کو) کہہ دے: اگر اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ یہ (مشرک) لوگ کہتے ہیں تب تو وہ سب مل کر عرش والے (اللہ تعالیٰ) پر چڑھائی کرنے کا کوئی راستہ پیدا کرتے ﴿۴۲﴾ (حقیقت یہ ہے کہ) جو باتیں یہ (مشرکین اللہ کے لیے) کہتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) ان سب سے بالکل پاک اور بہت زیادہ بلند (یعنی دور) ہیں ﴿۴۳﴾ ساتوں آسمان اور زمین اور جو (مخلوق) ان میں ہیں وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح② بیان کرتی ہیں اور ہر چیز اس (اللہ تعالیٰ ہی) کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے؛ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے حلیم، بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۴۴﴾ جب آپ (دین پہنچانے کے لیے) قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان (کافروں) کے بیچ ایک چھپا ہوا پردہ ڈال دیتے ہیں③ ﴿۴۵﴾ اور (وہ پردہ یہ ہے کہ) ہم ان کے دلوں پر ایسے پردے (یعنی غلاف) ڈال دیتے ہیں کہ وہ اس (قرآن اور اس کے مقصد) کو نہ سمجھ سکیں اور ہم ان کے کانوں میں گرانی (یعنی بوجھ) پیدا کر دیتے ہیں،

① (دوسرا ترجمہ) پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔ ② ہر عیب سے پاک ہونا۔
③ کافر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے اس لیے ناسمجھی ان پر ڈال دی جاتی ہے۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا
يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ع سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ
كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ
يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ

اور جب آپ قرآن میں اکیلے اپنے رب (کی صفات) کا ذکر کرتے ہیں① تو وہ کافر پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) جس وقت یہ (کافر) لوگ آپ کی بات کان لگا کر (یعنی پورے دھیان سے) سنتے ہیں (تو جس غرض سے یہ آپ کی بات یعنی قرآن سنتے ہیں) ہم خوب اچھی طرح (اس کو) جانتے ہیں اور جب وہ (ظالم لوگ) آپس میں (کان میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں (ایسی باتوں کو بھی ہم اچھی طرح جانتے ہیں) جب یہ ظالم لوگ (اپنے تعلق والے مسلمانوں سے) یوں کہتے ہیں کہ: تم تو بس ایک جادو کیے ہوئے (یعنی مجنون) آدمی کے پیچھے چل پڑے ہو② ﴿۴۷﴾ آپ دیکھیے! یہ لوگ آپ کے لیے کیسی کیسی مثالیں (یعنی القاب) گھڑتے ہیں، سو وہ راستے سے بھٹک چکے ہیں، اب یہ (سیدھے) راستے پر نہیں آسکتے ﴿۴۸﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے زندہ کر کے کیا ہم کو اٹھایا جائے گا؟ ﴿۴۹﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: تم پتھر یا لوہا بن جاؤ ﴿۵۰﴾ یا کوئی ایسی مخلوق ہو جاؤ کہ (اس کا دوبارہ زندہ ہونا) تم تمھارے دل میں بڑا مشکل سمجھتے ہو③ اب وہ (کافر لوگ) کہیں گے کہ: کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ تم (جواب میں) کہو کہ: تم کو وہی (اللہ تعالیٰ) زندہ کریں گے جس نے تم کو پہلی بار زندہ کیا تھا،

---

① یعنی قرآن میں صرف اللہ کے اوصاف کا ذکر ہوتا ہے ان کے باطل معبود یعنی بتوں کی کوئی بھی صفت بیان نہیں ہوتی تو اس سے وہ ناراض ہوتے ہیں۔② (دوسرا ترجمہ) آدمی کی اتباع کرتے ہو۔③ پھر بھی اللہ تعالیٰ تم کو دوبارہ زندہ کریں گے۔

فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾
یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ وَ قُلْ ع
لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ
یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ
ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾

اس پر وہ (کافر) لوگ تمھارے سامنے اپنا سر ہلا ویں گے اور کہیں گے کہ: وہ (دوبارہ زندہ ہونا) کب ہوگا؟ تو تم کہہ دو کہ: شاید کہ اس کا وقت قریب ہی آ گیا ہے ﴿۵۱﴾ جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بلائیں گے ①تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے حاضر ہو جاؤ گے اور تم یہ خیال کرتے ہوں گے کہ تم تو (بس دنیا میں) بہت کم ٹھہرے ﴿۵۲﴾

اور تم میرے (مؤمن) بندوں کو کہو کہ: وہ بہترین بات ہی کہا کریں، یقینی بات ہے کہ شیطان (سخت بات کہلوا کر) ان کے درمیان فساد ڈلواتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے ﴿۵۳﴾ تمھارے رب تمھاری حالت بہت اچھی طرح جانتے ہیں، وہ (رب) اگر چاہیں تو تم پر رحم کریں یا چاہیں تو تم کو عذاب دیویں اور ہم نے تم کو ان پر (ان کی ہدایت) کا ذمے دار بنا کر نہیں بھیجا ﴿۵۴﴾ آپ کے رب آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے ان سب کے حال کو اچھی طرح جانتے ہیں اور بڑی پکی بات ہے کہ ہم نے بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داود (علیہ السلام) کو زبور (نام کی) کتاب دی ہے ﴿۵۵﴾ تم (ان مشرکین سے) کہہ دو: تم نے جن کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے ان کو ذرا پکار کر تو دیکھو تو وہ تمھاری تکلیف دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ تو تکلیف بدلنے کا اختیار رکھتے ہیں ②﴿۵۶﴾

① فرشتوں کے ذریعے میدانِ قیامت میں جمع ہونے کے لیے بلائیں گے ② کہ بھاری تکلیف کو بدل کر ہلکی تکلیف دیویں۔

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ
وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ
مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾

(اور) جن کو (مشرک لوگ) پکارتے ہیں① ان کی (خود کی) حالت یہ ہے: وہ اپنے رب تک پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں② کہ ان میں سے کونسا (بندہ اللہ تعالیٰ کے) بہت نزدیک ہے اور وہ خود (اپنے) اس (رب) کی رحمت (حاصل کرنے) کی امید کرتے ہیں اور وہ اس (رب) کے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقینی بات ہے کہ تمھارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ﴿۵۷﴾ کوئی بستی ایسی نہیں ہے کہ ہم اس کو قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کردیں یا اس (بستی والوں) کو سخت عذاب دیویں③ اور یہ بات (تقدیر کی) کتاب میں لکھی جاچکی ہے④ ﴿۵۸﴾ ہم نے (کافروں کے مانگے ہوئے) معجزات بھیجنا اس لیے موقوف کردیا کہ پہلے لوگوں نے اس (طرح مانگے ہوئے معجزات) کو جھٹلایا تھا اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی دی تھی جو آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھی⑤ تو (قومِ ثمود) نے اس (اونٹنی) کے ساتھ ظلم کیا (یعنی مار ڈالا) اور ہم (اس قسم کے) معجزات ڈرانے کے لیے بھیجا کرتے ہیں⑥ ﴿۵۹﴾

① فرشتے اور جنات مراد ہیں عرب کے مشرکین جن کو معبود کا درجہ دیتے تھے اور ان کو پکارتے تھے؛ حالاں کہ فرشتے اور جنات کی حالت یہ ہے کہ وہ خود عبادت کے ذریعے اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

② وسیلہ: ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دوسرے تک پہنچنے کا ذریعہ بنے، اللہ تعالیٰ کے لیے وسیلے کا مطلب یہ ہے کہ نیک اعمال کے ذریعے اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

③: [۱] نافرمانوں کی بستی پر قیامت سے پہلے عذاب ضرور آئے گا۔

[۲] قیامت پر تو ہر شہر کے لوگ طبعی موت سے یا سخت آفت سے ویران کردیے جائیں گے۔

④ کہ کافروں کو آخرت میں ہمیشہ عذاب ہوگا۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جو اللہ کی قدرت سمجھانے کے لیے کافی تھی۔

⑥ کہ معجزہ دیکھ کر ایمان نہ لاوے تو اللہ کا عذاب آجاوے۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ
وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ وَاِذْ ع
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾
قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا تھا کہ: یقینی بات ہے کہ تمھارے رب نے تمام لوگوں کو گھیرے میں لے لیا ہے① اور ہم نے (اپنی قدرت کی عجیب چیزوں کا) جو نظارہ (معراج کے واقعے میں بیداری کی حالت میں) آپ کو دکھایا تھا اسی طرح وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت آئی ہے، بس اس کو ہم نے (کافر) لوگوں کے لیے ایک فتنہ بنا دیا② اور ہم ان کو ڈراتے رہتے ہیں، سو ان کی بڑی شرارت زیادہ ہی ہوجاتی ہے ﴿٦٠﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: تم آدم کو سجدہ کرو تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا؛ مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) ابلیس نے کہا: کیا میں اس (انسان) کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا؟ ﴿٦١﴾ ابلیس بولا: بتاؤ! وہ شخص جس کو آپ نے مجھ پر فوقیت (یعنی فضیلت) دی ہے اگر آپ نے مجھ کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دے دی تو تھوڑے سے (لوگوں کو) چھوڑ کر اس کی تمام اولاد کو اپنے پورے قابو میں کرلوں گا③ ﴿٦٢﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جا④ ان (آدم) کی اولاد میں سے جو بھی تیرے کہنے پر چلے گا تو یقیناً جہنم تم سب کی پوری (بھرپور) سزا ہوگی ﴿٦٣﴾

---

① آپ کے رب کا علم تمام لوگوں کے ظاہری، باطنی، موجودہ اور مستقبل کے حالات کو احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔

②: [١] یہ واقعہ ان کے لیے امتحان اور آزمائش کا ذریعہ بن گیا کہ وہ اس عجیب چیز کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے ہیں۔

[٢] یہ بیداری کی حالت کا عجیب واقعہ سن کر لوگوں میں ایک ہنگامہ کھڑا ہوگیا، اس واقعے کو بعض لوگوں نے مانا بہت سوں نے نہیں مانا۔ ③ احتناک کا اصلی معنیٰ تو آتا ہے ”جانور کے جبڑوں میں لگام ڈال دینا جس سے جونور پورا قابو میں آجاتا ہے“ اس طرح شیطان انسان کو پوری طرح قابو میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان اپنی پوری صلاحیت خرچ کر دیوے۔ ④ گمراہ کرنے کا کام تجھ سے جو ہوسکے کرلے، یہ اس کو اختیار دیا گیا۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ
وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ
لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَاِذَا مَسَّكُمُ
الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ

ان (آدمیوں) میں سے جس پر تیرا بس چلے ان کو اپنی آواز سے گھبرا لے① اور ان (آدمیوں) پر تیرے گھوڑے سوار اور پیدل چلنے والوں کی فوج لا کر چڑھائی کر لے② اور ان کے ساتھ مال اور اولاد میں تو شریک ہو جا③ اور ان سے (غلط سلط خوب) وعدے کر لے اور شیطان ان (آدمیوں) سے جو وعدہ کرتا ہے وہ تو دھوکہ ہی دھوکہ ہوتا ہے④ ﴿۶۴﴾ یقینی بات ہے میرے (جو خاص) بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور (اے نبی!) تمھارے رب (ان خاص بندوں کی) حفاظت کے لیے کافی ہیں⑤ ﴿۶۵﴾ تمھارے رب ایسے (مہربان) ہیں جو تمھارے (نفع کے) لیے سمندر میں کشتی چلاتے ہیں؛ تاکہ تم (تمھارے) اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر بہت ہی مہربان ہیں ﴿۶۶﴾ اور جب تم کو سمندر (کے سفر) میں کوئی تکلیف آ پہنچتی ہے تو (اس اللہ تعالیٰ کے سوا) جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو ان سب کو تم بھول جاتے ہو⑥ صرف وہی (اللہ تعالیٰ ہی) یاد رہتے ہیں⑦

① یعنی بہکا لے، اس کا قدم سیدھے راستے سے اکھاڑ دے۔
② یعنی تیرا پورا لشکر مل کر گمراہ کرنے میں پورا زور لگا دیوے جو کفر یا معصیت کی حمایت میں لڑے۔
③ یعنی اپنا حصہ لگا لے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور شیطان تو آدمیوں سے بالکل جھوٹے (دغابازی کے) ہی وعدے کرتا ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب (ان خاص) بندوں کے کام بنانے کے لیے کافی ہے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ سب تم سے غائب ہو جاتے ہیں۔ تم خود بتوں کو پکارتے نہیں ہو اور پکارو تو مدد نہ کر سکے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) صرف اللہ تعالیٰ ہی کام آتے ہیں۔

فَلَمَّا نَجّٰىكُمۡ اِلَى الۡبَـرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ‌ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ كَفُوۡرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡسِفَ
بِكُمۡ جَانِبَ الۡبَـرِّ اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِيۡلًا ۙ ﴿۶۸﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ
اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ فَيُغۡرِقَكُمۡ بِمَا
كَفَرۡتُمۡ‌ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ عَلَيۡنَا بِهٖ تَبِيۡعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى
الۡبَـرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ﴿۷۰﴾ ع

پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تو تم منہ پھرا لیتے ہو اور انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶۷﴾ کیا تم اس بات سے بے فکر ہوگئے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (زمین پر لاکر) زمین کے کنارے پر دبا دیویں① یا پتھر برسانے والی آندھی تم پر بھیج دیویں، پھر تم کو تمھاری حفاظت کرنے والا کوئی نہ ملے② ﴿۶۸﴾ کیا تم کو اس بات سے ڈر نہیں لگتا③ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو دوبارہ اس (سمندر) میں لے جاویں، پھر تمھارے اوپر ہوا کا طوفان بھیجیں، پھر تم کو کفر کی سزا میں غرق کردیویں، پھر تم کو کوئی ایسا نہ ملے جو تمھاری طرف سے اس بات پر ہمارا پیچھا کرسکے④ ﴿۶۹﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو (خاص خوبیاں دے کر) عزت دی اور ہم نے ان کو زمین اور دریا میں (چلنے والی سواری پر) سوار کیا اور ہم نے ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور ہم نے ان کو ہماری بہت ساری مخلوقات پر اونچی فضیلت دی ﴿۷۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) زمین کے ایک حصے میں دھنسا دیویں۔

② (دوسرا ترجمہ) تمھارا کام بنانے والا (اللہ تعالیٰ کے سوا) کوئی نہ ملے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم اس بات سے بے فکر ہوگئے۔

④: (۱) (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فیصلے کو ٹال دینے والا کوئی نہیں ملے گا۔

(۲) اللہ نے کسی کو ہلاک کردیا تو کیوں ہلاک کیا ایسی پوچھ کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

(۳) جو لوگ ہلاک ہوگئے ان کی اللہ سے دیت وصول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

(۴) ان پر جو عذاب بھیجا اس کا اللہ سے کوئی بدلہ نہیں لے سکتا۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ
كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ
سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ
وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ۙ
اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

جس (قیامت کے) دن ہم ہر انسان کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے①، پھر جن کو ان (کی اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دے دی جائے گی② وہ تو اپنی کتاب کو (خوشی خوشی) پڑھیں گے اور ایک ریشے جتنا بھی ان پر ظلم نہیں ہوگا ﴿۷۱﴾ جو آدمی اس (دنیا) میں اندھا بنا رہا③ وہ آخرت میں (نجات تک پہنچنے سے) اندھا ہی رہے گا؛ بلکہ راستے سے زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا④ ﴿۷۲﴾ جو وحی ہم نے تمھاری طرف بھیجی ہے یہ (کافر) لوگ تم کو (فتنے میں ڈال کر) اس سے ہٹانے (کی کوشش میں) لگے تھے⑤ تا کہ اس (وحی کے حکم) کے سوا کوئی (غلط) بات تم ہمارے نام پر بنا کر پیش کرو، تب تو یہ (کافر) لوگ تم کو گہرا دوست بنا لیتے ﴿۷۳﴾ اور اگر ہم تم کو نہ سنبھالتے⑥ تو تم ان کی طرف تھوڑا سا جھکنے کے قریب پہنچ جاتے⑦ ﴿۷۴﴾ (اگر ایسا ہو جاتا) تب تو ہم تم کو دنیا میں بھی دُگنی سزا کا مزہ چکھاتے اور مرنے کے بعد بھی دُگنی سزا کا مزہ چکھاتے، پھر تم کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا⑧ ﴿۷۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کے اعمال نامے کے ساتھ بلائیں گے۔
② نامۂ اعمال اڑا دیے جاویں گے تو کسی کے داہنے ہاتھ، کسی کے بائیں ہاتھ میں آجاویں گے۔
③ آنکھ تھی؛ لیکن نجات کا راستہ دیکھنے سے اندھا رہا۔
④ (دوسرا ترجمہ) بلکہ اندھے سے بھی زیادہ راستے سے بھٹکا ہوا رہے گا۔
⑤ آج بھی مسلمانوں کے ساتھ یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔⑥ (دوسرا ترجمہ) اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے۔
⑦ نبی کو بھی اللہ تعالیٰ ہی سنبھالتے ہیں پھر ہم کو بھی اللہ تعالیٰ سنبھالے اس کی بہت ضرورت ہے؛ اس لیے دین پر استقامت کی دعا کا اہتمام کرو۔⑧ فرضی نافرمانی پر سزا کا یہ بیان ہے، معلوم ہوا کوئی کتنا ہی مقرب ہو، حقیقی نافرمانی پر سزا ہو سکتی ہے۔

وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا
قَلِيۡلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ ع
الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ
مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ
لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾

اور وہ (کافر) تو اس فکر میں لگے تھے کہ تمھارے قدم (مکہ یا مدینے کی) زمین سے اکھاڑ دیویں؛ تا کہ وہ (کافر) تم کو اس میں سے نکال دیویں، تب تو تمھارے جانے کے بعد ان کو بھی بہت تھوڑا رہنا نصیب ہوتا ﴿۷۶﴾ تم سے پہلے ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کے ساتھ بھی ہمارا یہ طریقہ رہا ہے اور تم ہمارے طریقے میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے ﴿۷۷﴾

(اے نبی!) سورج ڈھلنے کے وقت سے لیکر رات کے اندھیرے تک تم نماز قائم کرو اور فجر کے وقت میں قرآن پڑھا کرو [1] یقینی بات ہے کہ فجر میں قرآن پڑھنے کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں ﴿۷۸﴾ اور رات کے کچھ حصے میں (جاگ کر) تہجد کی نماز پڑھا کرو، یہ تمھارے لیے ایک زائد عبادت ہے، امید ہے کہ تم کو تمھارے رب مقامِ محمود پر پہنچا دیں گے [2] ﴿۷۹﴾ اور (اے نبی!) دعا کیجیے اے میرے رب! آپ مجھ کو اچھائی کے ساتھ داخل فرمائیے [3] اور آپ مجھ کو اچھائی کے ساتھ نکالیے [4] اور آپ مجھ کو اپنے پاس سے حکومت عطا فرمائیے جس کے ساتھ (آپ کی) مدد ہو [5] ﴿۸۰﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) فجر کی نماز میں قرآن پڑھا کرو (تیسرا) فجر کی نماز بھی قائم کیا کرو۔ فجر میں طویل قرأت مطلوب ہے۔

[2] قیامت کے دن ابتدا میں جب کسی میں بولنے کی ہمت نہیں ہوگی، تمام مخلوق محشر کی پریشانی میں ہوں گی اس وقت نبیٔ کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض معروض کر کے حساب شروع کروادیں گے، اس وقت تمام انسان حضور ﷺ کی تعریف کریں گے، خود باری تعالیٰ بھی تعریف فرمادیں گے۔ یہ مقامِ محمود ہوا۔

[3] (دوسرا ترجمہ) راحت کے ساتھ، اچھائی کے ساتھ پہنچا۔ [4] (دوسرا ترجمہ) مجھ کو راحت کے ساتھ لے جا۔

[5] یعنی کسی جگہ سے نکلنا اور کسی جگہ میں داخل ہونا یہ سب راحت کے ساتھ ہو، کوئی تکلیف نہ ہو۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا
هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى
الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
ع شَاكِلَتِهٖ ۗ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۗ قُلِ
الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ
بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ
فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾

اور (اے نبی!) یوں کہو: حق (یعنی اسلام) آ گیا اور باطل (یعنی شرک) نکل کر بھاگ گیا① یقینی بات ہے کہ باطل تو بھاگنے والا ہی ہے② ﴿۸۱﴾ اور یہ قرآن جو ہم نے اتارا ہے وہ مسلمانوں کے لیے (خصوصی) شفا اور رحمت ہے؛ البتہ ظالموں③ کا تو اس سے نقصان ہی زیادہ ہوتا ہے ﴿۸۲﴾ اور جب ہم انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ (شکر ادا کرنے کے بجائے) منہ پھرا لیتا ہے اور اپنا پہلو دور ہٹا لیتا ہے④ اور اس کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے ﴿۸۳﴾ تم کہہ دیجیے: ہر ایک اپنے اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے، اور تمھارے رب ہی بہتر جانتے ہیں کون زیادہ صحیح راستے پر ہے ﴿۸۴﴾

اور یہ (مشرکین) تم سے روح (کی حقیقت) کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو تم ان کو جواب میں کہو: روح تو میرے رب کے حکم سے بنتی ہے⑤ اور تم کو تو بس تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے ﴿۸۵﴾ اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے تمھارے پاس بھیجی ہے وہ سب ہم واپس لے لیتے، پھر تم کو اس (کو واپس لانے) کے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی مدد کرنے والا نہیں ملے گا ﴿۸۶﴾ یہ تو صرف تمھارے رب کی مہربانی ہے⑥ یقینی بات ہے کہ تم پر اس (اللہ) کا بہت بڑا فضل ہو رہا ہے ﴿۸۷﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) مٹ گیا۔ ②(دوسرا ترجمہ) مٹنے والا ہی ہے۔ ③یعنی جو قرآن سے نفرت کر کے دور بھاگتے ہیں ان کا تو نقصان ہی ہوتا ہے۔ ④(دوسرا ترجمہ) پہلو پھرا لیتا ہے (تیسرا ترجمہ) کروٹ پھیر لیتا ہے۔
⑤(دوسرا ترجمہ) روح تو میرے رب کے حکم سے آتی جاتی ہے۔ ⑥یعنی یہ کہ اس نے وحی واپس نہیں لی اور جاری رکھی۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ؗ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا
تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع

(اے نبی! ان تمام انسانوں سے) کہو کہ: اگر انسان اور جنات سب آپس میں اس کے لیے جمع ہو جائیں کہ وہ سب اس قرآن جیسا دوسرا (کلام) بنا لائیں تو اس جیسا بنا کر نہیں لا سکیں گے، چاہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے مدد کرنے والے ہی بن جائیں (تو بھی بنا نہیں سکتے) ﴿۸۸﴾ ہم نے لوگوں کے (فائدے کے) لیے اس قرآن میں ہر قسم کی (عجیب اور عمدہ) باتیں الگ الگ انداز سے بیان کی ① پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے ﴿۸۹﴾ اور وہ (مکہ کے کافر) کہنے لگے: ہم اس وقت تک ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اس زمین کو پھاڑ کر آپ ہمارے لیے ایک چشمہ جاری کر دیں ﴿۹۰﴾ یا آپ کا ایک کھجور اور انگور کا باغ (باڑی) ہو، سو آپ اس (باغ) کے بیچ میں زمین پھاڑ کر بہت ساری نہریں جاری کر دو ﴿۹۱﴾ یا (جیسے کہ تم کہا کرتے ہو) آسمان کے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دو یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو (کھلم کھلا) ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دو ﴿۹۲﴾ یا آپ کے لیے ایک سنہرا (رہنے کا) مکان ہو ② یا آپ (ہماری نظروں کے سامنے) آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم آپ کے (آسمان پر) چڑھ جانے کا اس وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک آپ ہمارے پاس ایسی کتاب نہ لاؤ ③ جس کو ہم پڑھ سکیں، (اے نبی!) کہہ دو: میرے رب تو پاک ہیں، میں تو ایک بشر ہی ہوں جس کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے ﴿۹۳﴾

① ہر مثال کو پھیر پھیر کر بیان کیا۔ ② یعنی سونے کا مکان یا کم سے کم سونے کا پانی چڑھایا ہوا۔ (باقی حاشیہ:)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ
السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ
النصف جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اور جس وقت لوگوں کے پاس ہدایت آئی تو اس وقت ایمان لانے سے ان کو صرف اس بات نے روکا کہ وہ کہتے تھے کہ: کیا اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا؟ ﴿۹۴﴾ (اے نبی!) تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: ① اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے (اور) بستے ہوتے تو ہم ان پر آسمان سے فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے ﴿۹۵﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو کہ: اللہ تعالیٰ میرے اور تمھارے درمیان (میرے سچے رسول ہونے کی) گواہی دینے کے لیے کافی ہیں، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (سب کچھ) دیکھتے ہیں ﴿۹۶﴾ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں وہی سیدھے راستے پر ہوتا ہے اور جس کو (اللہ) گمراہ کرتے ہیں تو تم ان (گمراہوں) کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں پاؤ گے اور ہم ان (گمراہوں) کو قیامت کے دن ان کے منہ کے بل (اوندھا چلا کر) اندھا اور گونگا اور بہرا (کر کے) جمع کریں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، جب بھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی تب ہم بھڑکا کر ان (کافروں) پر تیز کر دیں گے ﴿۹۷﴾

⬅ ④ (دوسرا ترجمہ) جب تک تم ہم پر ایسی کتاب نازل نہ کرا دو۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① اگر زمین میں فرشتے ہی اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے۔ ''**مُطْمَئِنِّيْنَ**'' یعنی: مقیمین، ساکنین، مطوطنین۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا
لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا۝۹۸ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا
كُفُوْرًا۝۹۹ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ
الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۝۱۰۰ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ع

ان کی یہ سزا اس لیے ہوئی کہ انھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور (دنیا میں) وہ کہتے تھے کہ: کیا جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے پھر بھی ہم کو نئے سرے سے بنا کر (قبروں سے) اٹھایا جائے گا﴿۹۸﴾ کیا وہ (کافر) اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس پر قادر ہے کہ ان جیسے (انسانوں) کو (پھر سے) پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان (کو پیدا کرنے کا) ایک وقت (قیامت) مقرر کر رکھا ہے جس (کے آنے) میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے، پھر بھی یہ ظالم لوگ انکار کیے بغیر نہیں رہتے﴿۹۹﴾ (اے نبی! ان کافروں سے) تم کہو: اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمھارے اختیار میں ہوتے① تب تو خرچ (ہو کر یا ختم) ہونے کے ڈر سے تم ہاتھ روک لیتے② اور انسان تو دل کا بڑا تنگ ہے③﴿۱۰۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو (۹) کھلی ہوئی نشانیاں دی تھیں④

① اس سے مراد نبوت اور رسالت کے خزانے ہیں، اسی طرح مال و دولت کے خزانے بھی ہیں کہ اس کی تقسیم اللہ نے اپنے قبضے میں رکھی ہے، اگر یہ طبیعت کے بخیل انسان کو تقسیم حوالے کی جائے تو وہ کسی کو دینے کے لیے تیار نہ ہوتا۔

② یعنی خزانوں کو بند کر کے بالکل خرچ نہ کرتے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) انسان تو (اپنی طبیعت میں) بڑا ہی کنجوس ہے۔

④ نشانی سے بعض مفسرین نے نو معجزات مراد لیے ہیں: [۱] عصا [۲] ید بیضا یعنی سفید چمکتا ہوا ہاتھ [۳] زبان سے لکنت کا دور ہونا [۴] دریا کا پھٹ کر اس میں راستے کا بن جانا [۵] طوفان [۶] ٹڈی [۷] قُمل (جوئیں) [۸] مینڈک [۹] خون۔ بعض مفسرین نے نو احکام مراد لیے ہیں: [۱] شرک نہ کرو [۲] چوری نہ کرو [۳] زنا نہ کرو [۴] کسی کو بھی ناحق قتل مت کرو [۵] کسی بے قصور پر ناحق جھوٹا الزام لگا کر قتل مت کرو [۶] جادو مت کرو [۷] سود مت کھاؤ [۸] پاک دامن عورت پر تہمت مت لگاؤ [۹] جہاد کے میدان سے مت بھاگو۔ یہ ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔

فَسۡـَٔلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِذۡ جَآءَهُمۡ فَقَالَ لَهٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّیۡ لَاَظُنُّكَ یٰمُوۡسٰی مَسۡحُوۡرًا ﴿۱۰۱﴾
قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ اَنۡزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ بَصَآىِٕرَ ۚ وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّكَ
یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنۡ یَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ جَمِیۡعًا ﴿۱۰۳﴾ۙ
وَّقُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا
بِكُمۡ لَفِیۡفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾

پھر (اب) تم بنی اسرائیل (کے خاص کر علما) سے پوچھو: جب موسیٰ ان (بنی اسرائیل) کے پاس آئے ① تو فرعون نے ان (موسیٰ علیہ السلام) سے کہا کہ: اے موسیٰ! میرا تمھارے بارے میں خیال یہ ہے کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے ② ﴿۱۰۱﴾ موسیٰ علیہ السلام نے (جواب میں) کہا کہ: (اے فرعون!) تو (دل سے اچھی طرح) جانتا ہے کہ یہ تمام نشانیاں کسی اور نے نہیں؛ بلکہ آسمانوں اور زمین کے رب نے سمجھانے کے لیے ③ اتاری ہیں اور اے فرعون! تیرے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ تو (ہلاک و) برباد ہونے والا ہے ﴿۱۰۲﴾ پھر فرعون نے یہ ارادہ کیا کہ ان (بنی اسرائیل) کو (مصر کی) زمین میں چین سے رہنے نہ دیوے ④، سو ہم نے (اسی وقت) اس (فرعون) کو اور اس کے ساتھ کے تمام لوگوں کو غرق کر دیا ﴿۱۰۳﴾ اس (فرعون) کے (غرق ہونے کے) بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ: تم زمین میں رہو، سو جب آخرت کے وعدے کے پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے (قیامت کے میدان میں سمیٹ کر) حاضر کر دیں گے ﴿۱۰۴﴾ اور قرآن کو سچائی کے ساتھ ہم نے اتارا اور قرآن سچائی کے ساتھ ہی اترا اور ہم نے تم کو (نیک لوگوں کے لیے جنت کی) خوش خبری سنانے والا بنا کر اور (نافرمانوں کو عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۱۰۵﴾

① یعنی بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دلانے اور توحید کی دعوت دینے کے لیے آئے۔

② بعض نے مسحوراً کو اسمِ فاعل کے معنیٰ میں لیا ہے، اس وقت ترجمہ یہ ہوگا: میرا تمھارے بارے میں خیال ہے کہ اے موسیٰ! تم جادوگر ہو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ)۔ ③ یعنی بصیرت پیدا کرنے کے لیے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ان کو دہشت زدہ کرنا چاہا۔ (تیسرا) (مصر کی) زمین سے ختم کر دیوے۔ (مصر سے) نکال دیوے۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا
تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

اور ہم نے قرآن کے جدا جدا حصے بنا دیے (1)؛ تا کہ تم اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے ﴿۱۰۶﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو کہ: تم اس (قرآن) پر ایمان لاؤ کہ نہ لاؤ، یقیناً جن لوگوں کو اس (قرآن) سے پہلے (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا تھا جب ان کے سامنے (قرآن کی آیت) تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل (2) سجدے میں گر پڑتے ہیں ﴿۱۰۷﴾ اور وہ (زبان سے) یہ کہتے ہیں کہ: ہمارے رب کی ذات (وعدہ خلافی سے) پاک ہے اور ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے (3) ﴿۱۰۸﴾ اور روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل (زمین پر) گر جاتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کی عاجزی کو اور زیادہ کر دیتا ہے (4) ﴿۱۰۹﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی (اللہ کو) پکارو گے (ذات تو ایک ہی ہے) تمام اچھے اچھے نام تو اسی (اللہ تعالیٰ ہی) کے ہیں (5) اور تم (جہر کے وقت) اپنی نماز اونچی آواز سے پکار کر کے مت پڑھو اور اس میں بالکل چپکے چپکے (نیچی آواز سے) بھی مت پڑھو؛ بلکہ ان (دونوں آوازوں) کے درمیان ایک (متوسط) راستہ اختیار کرو (6) ﴿۱۱۰﴾

---

(1) (دوسرا ترجمہ) اور قرآن کے یہ ہم نے (آیات، سورت وغیرہ سے) جگہ جگہ فصل رکھا۔ (2) یعنی منہ کے بل۔

(3) اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ پورا ہی ہوتا ہے، یہاں خاص طور پر جس زمانے میں جس نبی پر جس کتاب کو اتارنے کا وعدہ ہو اس کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے، خاص طور پر بنی اسماعیل کے نبی حضرت محمد ﷺ پر قرآن کو اتارنے کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ (4) قرآن کی تلاوت کے وقت رونا اچھی بات ہے۔

(5) (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے تو بہت اچھے اچھے نام ہیں۔

(6) معلوم ہوا آواز میں بھی اسراف ہوتا ہے اس سے بچنا چاہیے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾

اور تم کہہ دو کہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کوئی اولاد نہیں بنائی اور سلطنت میں کوئی اس کا شریک بھی نہیں ہے اور عاجزی (یعنی کمزوری) سے بچانے کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کو کسی مدد کرنے والے کی ضرورت نہیں① اور اس (اللہ تعالیٰ) کی ایسی بڑائی بیان کرو جیسی بڑائی بیان کیے جانے کا اس کو حق حاصل ہے② ﴿۱۱۱﴾

① یعنی اللہ تعالیٰ میں کسی طرح کی کمزوری ہے ہی نہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے یقین کے ساتھ اس کی بڑائی تو بیان کر۔

فائدہ: یہ آیت؛ یعنی: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾

اِس کے متعلق ایک روایت میں آیا ہے کہ خاندانِ بنی عبد المطلب میں جب کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو نبی کریم ﷺ اس کو یہی آیت پہلے سکھاتے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو بھی اس آیت کی تلاوت کرے گا اس کے لیے زمین اور پہاڑوں جتنا ثواب اللہ کے یہاں لکھا جائے گا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

تَيسِيرُ القُرآن

قرآنِ مجید کی تفسیر کو واضح کرنے والا آسان ترین عام فہم ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

جلد دوم

از سورۂ کہف تا سورۂ ناس

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظجی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات انڈیا

ناشر نورانی مکاتب

www.nooranimakatib.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

تیسیر القرآن

قرآنِ مجید کی تفسیر کو واضح کرنے والا آسان ترین عام فہم ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

ترجمہ پڑھتے جاؤ اور مفہوم سمجھتے جاؤ

جلد دوم

از سورۂ کہف تا سورۂ ناس

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات، بھارت

ناشر

نورانی مکاتب

تفصیلات

نام کتاب:...................تیسیر القرآن، قرآن مجید کا نہایت آسان ترجمہ (جلد دوم)

مترجم:............................... مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

صفحات:...................................750

ناشر:....................................... نورانی مکاتب

کیفیت:....................تیسرا تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن ۲۰۱۹ء

WWW.NOORANI MAKATIB.COM

ملنے کے پتے

مولانا یوسف صاحب بھانا،محمودنگر، ڈابھیل:9558174772

Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

ادارۃ الصدیق ڈابھیل، گجرات۔99048,86188 \ 99133,19190

جامعہ دارالاحسان، بارڈولی، سورت، گجرات

جامعہ دارالاحسان، نواپور، نندوربار، مہاراشٹر

صفحہ	فہرستِ مضامین	نمبر شمار
۹	سورۂ کہف	۱
۲۸	پارہ نمبر (۱۶)	۲
۳۴	سورۂ مریم	۳
۵۰	سورۂ طٰہ	۴
۷۲	سورۂ انبیاء	۵
۷۳	پارہ نمبر (۱۷)	۶
۹۲	سورۂ حج	۷
۱۱۲	سورۂ مؤمنون	۸
۱۱۳	پارہ نمبر (۱۸)	۹
۱۲۹	سورۂ نور	۱۰
۱۴۸	سورۂ فرقان	۱۱
۱۵۳	پارہ نمبر (۱۹)	۱۲
۱۶۳	سورۂ شعراء	۱۳
۱۸۵	سورۂ نمل	۱۴
۱۹۸	پارہ نمبر (۲۰)	۱۵
۲۰۴	سورۂ قصص	۱۶
۲۲۷	سورۂ عنکبوت	۱۷
۲۳۷	پارہ نمبر (۲۱)	۱۸
۲۴۲	سورۂ روم	۱۹

سورة كهف

(المكية)

سورۂ کہف

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو دس (۱۱۰) آیتیں ہیں، سورۂ غاشیہ کے بعد آٹھ (۸) یا (۶۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

فضائل: (۱) جمعہ کے دن پڑھنے سے آٹھ دن تک دجال اور ہر فتنے سے حفاظت ہوتی ہے اور ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک اور مزید تین دن تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور ایسا نور اس کو دیا جائے گا جو آسمان تک پہنچے گا اور اس کے دل میں ایک خاص نور روشن ہوجاتا ہے۔

(۲) جس نے اس کی دس آیات زبانی یاد کرلی دجال کے فتنے سے اس کی حفاظت ہوگی۔

نوٹ: فتنے مختلف طرح کے ہوتے ہیں: ① عقیدے کا فتنہ، اس سے حفاظت اصحابِ کہف کے واقعہ میں ہے۔ ② مال کا فتنہ، اس سے حفاظت دو باغ والوں کے قصے میں ہے۔ ③ علم کا فتنہ، اس سے حفاظت حضرت موسیٰؑ کے واقعہ میں ہے۔ ④ حکومت کا فتنہ، اس سے حفاظت ذوالقرنین کے واقعہ میں ہے۔

(۳) جس کے سامنے دجال آجائے وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔

(۴) جس نے سورۂ کہف کو جمعہ کی رات میں پڑھا تو اس پڑھنے والے اور کعبۃ اللہ کے درمیان پورے علاقے میں ایک نور اس کے لیے روشن ہوجاتا ہے (جس کے ذریعے وہ پڑھنے والا بیت اللہ کے انوار سے مستفیض ہوتا ہے)

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو اس سورت کی آیت نمبر (۳۹) ''ماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ'' پڑھ لیوے تو نظرِ بد نہیں لگے گی۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اس کو پڑھنا چاہیے۔

وھب ابن منبہؒ کے گھر کے دروازے پر ''ماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ'' لکھا ہوا تھا۔

بے ادبی نہ ہو اس طرح لکھنا مناسب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: اس سورت کی آخری دو آیتیں: ''**قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا**'' سے اخیر تک رات کو سوتے وقت پڑھ لو اور صبح جتنے بجے اٹھنا ہو اس کی نیت کرلو ان شاء اللہ! اللہ اس وقت آپ کو بیدار کردیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۟ؔ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا
شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
حَسَنًا ۝۲ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝۳ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵
فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جنھوں نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب اتاری اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (کتاب) میں کوئی خامی نہیں رکھی ﴿۱﴾ بالکل ٹھیک (کتاب اتاری) ①؛ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سخت عذاب آنے والا ہے اس سے (لوگوں کو) ڈرائیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں، نیک کام کرتے ہیں ان کو خوش خبری سنائیں کہ یقینی بات ہے کہ (آخرت میں) ان کے لیے اچھا بدلہ ہے ﴿۲﴾ اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳﴾ اور تاکہ جو لوگ یوں کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اولاد رکھتے ہیں ان لوگوں کو ڈراویں ﴿۴﴾ ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اس (بات) کی کچھ بھی خبر نہیں ہے ② ان کے منہ سے جو بات نکل رہی ہے وہ بڑی بھاری بات ہے، جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ تو جھوٹ ہی ہے ③ ﴿۵﴾ اب (اے نبی!) اس (قرآن) کی بات پر اگر وہ (کافر) ایمان نہ لاویں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کے پیچھے افسوس (غم) کرکے (تم) اپنی جان کو گھلا دو گے ④ ﴿۶﴾

---

① قرآن کے ذریعے بندوں کی مصلحتوں کی بھی حفاظت ہے۔ بندے قرآن کی سیدھی راہ پر عمل کرکے کامل بھی بن سکتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کے پاس اور ان کے باپ دادوں کے پاس کوئی علمی ثبوت (دلیل) نہیں ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ تو بالکل ہی جھوٹ بکتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) آپ خود کو ہلاک کردو گے۔

اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا
عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ۝۸ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ۝۹ اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا
مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبۡنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۝۱۱

جتنی بھی چیزیں ہم نے اس زمین پر بنائیں وہ (ہم نے) اس (زمین) کی رونق کے لیے (بنائی) ہیں؛ تا کہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے①﴿۷﴾ اور یقیناً اس (زمین) پر جو کچھ ہے اس کو ہم (قیامت میں) ضرور ایک صاف میدان کرنے والے ہیں﴿۸﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ کہف اور رقیم والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے کچھ (زیادہ ہی) عجیب چیز تھے؟②﴿۹﴾ (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب چند نوجوانوں نے (پہاڑ کی) غار میں پناہ لی③ تو انھوں نے (اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے یوں) کہا کہ: اے ہمارے رب! آپ ہم کو اپنے پاس سے (خاص) رحمت عطا کیجیے④ اور ہمارے اس کام میں ہمارے لیے بھلائی کا سامان مہیا کر دیجیے⑤ ﴿۱۰﴾ پس ہم نے ان کے کانوں پر تھپکی دے کر کئی سالوں تک غار میں سُلائے رکھا⑥﴿۱۱﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے یہاں عمل کا حسن مطلوب ہے۔

② رقیم سے کیا مراد ہے:

[۱] رقیم مرقوم کے معنیٰ میں ہے، ان سب نوجوان کے نام ایک تختی پر لکھ کر غار کے دروازے پر وہ لگا دیے تھے۔ [۲] جس پہاڑ کے غار میں وہ سوئے تھے اس پہاڑ کے نیچے ایک وادی تھی اس کا نام رقیم ہے۔

[۳] یہ غار جس پہاڑ میں تھا اسی پہاڑ کا نام رقیم تھا [۴] غار میں جانے سے پہلے جس شہر میں یہ نوجوان رہتے تھے اس شہر کا نام رقیم تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) جب چند نوجوان (پہاڑ کی) غار کی طرف پہنچے۔

④ آیت میں رحمت سے مراد ہے مقصد کا حاصل ہو جانا (ایمان اور دین کی سلامتی سب سے بڑا مقصد تھا) اور ''وھیئی لنا من أمرنا'' سے مراد ہے کہ مقصد کو حاصل کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہم کو عطا فرمادے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) ہمارے لیے ہمارے کام میں صحیح رہنمائی کا سامان مہیا کر دیجیے۔ (تیسرا ترجمہ) ہماری اس صورتِ حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجیے۔ ⑥ بہت سی مرتبہ نیند گناہوں سے حفاظت کا ذریعہ بنتی ہے۔

ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَیُّ الۡحِزۡبَیۡنِ اَحۡصٰی لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡكَ
نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡیَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَ زِدۡنٰهُمۡ هُدًی ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ
قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰـهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا
شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوۡ لَا یَاۡتُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ
فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾

پھر ہم نے ان کو (نیند سے) اٹھایا (یعنی جگادیا)؛ تاکہ ہم (اس بات کو) جان لیویں کہ (سونے والوں ہی) دونوں فریق میں سے کس نے (غار میں) رہنے کی مدت زیادہ یاد رکھی① ﴿۱۲﴾
ہم تم کو ان (غار میں سونے والوں) کا واقعہ صحیح (تحقیقی) سناتے ہیں② یقینی بات ہے کہ وہ (غار میں سونے والے) چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے، اور ہم نے ان کو ہدایت میں خوب ترقی دی تھی③ ﴿۱۳﴾ اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کردیا④ (یہ اس وقت ہوا) جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ہمارے رب تو آسمان وزمین کے رب ہیں، ہم تو ہرگز اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر کسی اور معبود کی عبادت نہیں کریں گے، اگر ہم ایسا کریں تو ہم عقل سے دور کی (لغو) بات کہیں ﴿۱۴﴾ یہ جو ہماری قوم کے لوگ ہیں انھوں نے⑤ اس (ایک رب) کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنا رکھے ہیں، وہ ان (معبودوں کے صحیح ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے؟ ﴿۱۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) تاکہ ہم (اس بات کو) جان لیویں کہ (سونے والوں ہی) دونوں فریق میں سے کون سونے کی مدت کو زیادہ صحیح شمار کرتا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) کس نے ان کے قیام کی مدت کو یاد رکھا۔ اس صورت میں ''اَحۡصیٰ'' اسم تفضیل نہیں؛ بلکہ ماضی ہے ② کوئی بھی واقعہ ہو، صحیح سنانا چاہیے، من گھڑت کہانیاں بیان نہ کریں اور واقعہ تحقیقی ہو، سنے سنائے، بغیر سر اور پیر کے واقعات بیان نہ کرے اور واقعہ جیسا ہو ویسا ہی بیان کرے، اپنی طرف سے اس میں مرچ مسالے نہ لگاوے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے ان کو ہدایت میں خوب بڑھایا تھا (یعنی ایمان میں ترقی دیکر ولایت کا درجہ دیا)۔
④ دین کا کام کرنے والوں کے قلوب میں آپسی ربط بہت ضروری ہے، اتحادِ قلوب، وحدتِ عمل، نہجِ صحیح کامیابی کے بنیادی شرائط میں سے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) انھوں نے یعنی ہماری قوم کے لوگوں نے۔

وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَى الۡـكَهۡفِ يَنۡشُرۡ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ
رَّحۡمَتِهٖ وَيُهَيِّئۡ لَـكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ
كَهۡفِهِمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَاِذَا غَرَبَتۡ تَّقۡرِضُهُمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمۡ فِىۡ فَجۡوَةٍ مِّنۡهُ‌ ؕ
ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ‌ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
ع مُّرۡشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ‌ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ
الشِّمَالِ‌ ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ‌ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ
فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ

اور (اے ساتھیو!) جب تم نے ان (قوم کے لوگوں) سے اور وہ (قوم کے لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن معبودوں کی عبادت کرتے ہیں ان سے جدائی اختیار کر لی تو چلو تم اس غار میں پناہ لے لو، تمھارے رب تمھارے لیے اپنی رحمت پھیلا دیں گے اور تمھارے لیے تمھارے کام میں سہولت کا سامان مہیا کر دیں گے ﴿۱۶﴾ اور تو سورج کو دیکھے گا کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے دائیں طرف ہٹ کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف (سے ہٹ کر) کترا کر چلا جاتا ہے اور وہ لوگ اس (غار) کے کشادہ حصے میں (سوئے ہوئے) تھے، یہ اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں وہی ہدایت پاجاتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کریں تو تم کو کوئی اس کی مدد کر کے راستہ بتانے والا نہیں ملے گا[1] ﴿۱۷﴾

اور تو ان کو (دیکھ کر) یہ سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں؛ حالاں کہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدل دیتے ہیں اور ان کا کُتّا چوکھٹ پر اپنے دونوں ہاتھ (یعنی آگے والے پیر) پھیلائے ہوئے (بیٹھا) تھا، اگر تو ان (اصحابِ کہف) کو جھانک لیتا تو پیٹھ پھرا کر بھاگ لیتا اور تجھ میں ان کی دہشت بھر جاتی ﴿۱۸﴾ اور (جس طرح ہم نے ان کو لمبا زمانہ سلایا تھا) اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا؛ تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں،

---

[1] (دوسرا ترجمہ) تو اس کے لیے کوئی دوست راستہ بتانے والا ہرگز تم کو نہیں ملے گا۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى
طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾
وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ

ان (اصحابِ کہف) میں سے ایک نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ: تم (غار میں) کتنی مدت (سوئے) رہے؟ تو دوسروں نے جواب دیا: ہم ایک دن یا اس سے کچھ کم (نیند میں سوئے) رہے ہوں گے، دوسروں نے کہا: تمھارے رب ہی خوب جانتے ہیں تم جتنی دیر اس حالت میں رہے، اب اپنے میں سے کسی ایک (ساتھی) کو یہ چاندی کا سکہ لے کر تم شہر بھیجو① وہ جا کر دیکھے (یعنی تحقیق کرے) کہ کون سا کھانا عمدہ (یعنی حلال، پاکیزہ) ہے② پھر اس میں سے کچھ کھانا تمھارے لیے لے آئے اور یہ کام ہوشیاری سے کرے اور کسی کو تمھاری خبر نہ ہونے دے ﴿١٩﴾ کیوں کہ اگر قوم (کے لوگوں) کو تمھاری خبر ہو گئی تو تم کو وہ لوگ پتھر مار کر مار ڈالیں گے یا تم کو اپنے دین میں واپس آنے کے لیے مجبور کر دیں گے اور ایسا ہوا تو تم کو کبھی فلاح نہیں مل سکے گی ﴿٢٠﴾ اور (جس طرح ہم نے ان کو سلا کر پھر اٹھایا) اسی طرح ہم نے ان کی خبر ان (یعنی اس زمانے کے لوگوں) پر ظاہر کر دی؛ تا کہ وہ لوگ یقین کر لیویں اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور یہ کہ قیامت (تو آنے ہی والی ہے) اس میں کوئی شک نہیں ہے (پھر وہ وقت بھی آیا کہ) جب وہ (اس زمانے کے) لوگ ان (اصحابِ کہف) کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے، سو کچھ لوگوں نے کہا کہ: ان پر ایک عمارت بنا دو، ان کے رب ان (کے حالات) کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں،

① دینی اسفار میں اپنے ضروری اخراجات کا خود نظم کریں، اسبابِ طعام کا نظم کریں۔
② آج کے حالات میں تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی کہ حلال کی تحقیق کر لی جائے۔

قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ
رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ
ع فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ
فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ
رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

جن کا کام غالب تھا① کہنے لگے: ہم ضرور ان پر ایک مسجد بنائیں گے ﴿۲۱﴾ کچھ لوگ تو (ان کہف والوں کا قصہ بیان کرتے وقت) یوں کہیں گے کہ: وہ (اصحابِ کہف) تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ لوگ ایسا کہیں گے کہ وہ (اصحابِ کہف) پانچ تھے (اور) چھٹا ان کا کتا تھا، سب اٹکل کے تیر چلانے کی باتیں ہیں② اور کچھ لوگ تو یوں کہیں گے کہ وہ (اصحابِ کہف) سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا، آپ کہو کہ: ان کی (صحیح) تعداد تو میرے رب ہی جانتے ہیں، ان (کی صحیح تعداد) کا تھوڑے لوگوں کے سوا کسی کو پورا علم نہیں ہے، سو سرسری بات کے سوا ان کے بارے میں زیادہ بحث نہ کریں اور ان کے متعلق لوگوں میں سے کسی سے پوچھ تاچھ نہ کریں③ ﴿۲۲﴾

اور تم (اے نبی!) کسی بھی کام کے بارے میں ایسا نہ کہا کرو کہ: میں یہ کام آئندہ کل کردوں گا ﴿۲۳﴾ ہاں! (یوں کہو کہ) اللہ تعالیٰ چاہے تو (کردوں گا)④ اور جب کبھی (ان شاء اللہ کہنا) بھول جاؤ تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو (ان شاء اللہ کہہ کر)⑤ یاد کرلیا کرو اور یوں کہہ دو کہ: مجھے امید ہے کہ میرے رب (نبوت کی دلیل کے طور پر) اس (کہف والے نوجوانوں کے واقعے) سے بھی زیادہ ہدایت میں قریب کی بات مجھے بتلاویں گے ﴿۲۴﴾

---

① یعنی جن کو حکومت حاصل تھی۔② (دوسرا ترجمہ) بغیر دیکھے نشانے پر تیر پھینکنا ہے (تیسرا ترجمہ) بغیر تحقیق بات ہانک رہے ہیں۔③ جس سوال کا تعلق کسی عمل یا عقیدے کے متعلق نہ ہو اس میں فضول بحث نہ کریں۔

④ یعنی ان شاء اللہ کہہ دیا کرو۔⑤ اللہ تعالیٰ چاہے تو کرلوں گا۔

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ
لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا
يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِهٖ ڗ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۷ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸

وہ (اصحابِ کہف) اپنے غار میں تین سو اور اس کے اوپر نو سال زیادہ (سوتے) رہے ﴿۲۵﴾ (اور کوئی آدمی یہ بات نہ مانے اور بحث کرے تو اس کو یہ) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی ان کے (غار میں) رہنے (کی مدت) کو زیادہ جانتے ہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) کے علم میں آسمانوں اور زمین کی غیب کی بات ہے، کیسا ہی عجیب دیکھتے ہیں، کتنا ہی عجیب سنتے ہیں، ان (بندوں) کا اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتے ﴿۲۶﴾ (اے نبی!) تم پر تمھارے رب کی طرف سے وحی کے ذریعے جو کتاب بھیجی گئی اس کو پڑھ کر سناتے رہو، اس (اللہ تعالیٰ) کی باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا اور اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی (چھپنے کی) پناہ کی جگہ تم کو نہیں مل سکتی① ﴿۲۷﴾ جو لوگ صبح شام اپنے رب کی عبادت کیا کرتے ہیں②(اور) وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں③ تم اپنے آپ کو پابندی (یعنی استقامت) کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ رکھو، دنیاوی زندگی کی رونق کی تلاش میں تمھاری آنکھیں ایسے (مفلسین) لوگوں سے ہٹ نہ جاویں اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل رکھا اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور جس کا معاملہ حد سے نکل چکا ہو ایسے آدمی کا کہنا نہ مانیے ﴿۲۸﴾

① یعنی بالفرض اگر آپ نے ان بڑے کافر لوگوں کی دل جوئی اس طرح سے کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم چھوٹ جائے تو اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی پناہ کی جگہ تم کو نہیں مل سکتی۔ ②(دوسرا ترجمہ) پکارتے ہیں۔ ③(دوسرا ترجمہ) جو لوگ صبح شام اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں یا اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡيُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ‌ ۚ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ
نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا‌ ؕ وَاِنۡ يَّسۡتَغِيۡثُوۡا يُغَاثُوۡا بِمَآءٍ كَالۡمُهۡلِ يَشۡوِى
الۡوُجُوۡهَ‌ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِنَّا لَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا‌ ۝۳۰ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ
الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّيَلۡبَسُوۡنَ ثِيَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ
وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـئِيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ‌ ؕ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ۝۳۱ ع

اور تم کہہ دو کہ: سچا دین تو تمھارے رب کی طرف سے آچکا ہے، اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے وہ کافر رہے، یقینی بات ہے کہ ہم نے ظالموں (کافروں) کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس کی قناتیں (لپٹیں) ان (کافروں) کو گھیرے میں لے لیں گی اور اگر وہ (کافر) لوگ (پیاس کی) فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کے جواب میں ایسا پانی دیا جائے گا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا① جو (ان کے) چہرے کو بھون ڈالے گا، وہ کیسا ہی برا پانی ہے اور وہ (جہنم) کیسی ہی بری آرام کی جگہ ہے ﴿۲۹﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو یقیناً جو بھی اچھی طرح عمل کرے ہم اس کا ثواب ضائع نہیں کریں گے ﴿۳۰﴾ ان ہی لوگوں کے لیے ہمیشہ بسنے کے باغات ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سونے کے کنگن ان کو وہاں پہنائے جائیں گے② اور ہرے رنگ کے باریک اور موٹے ریشمی کپڑے (اس جنت میں) پہنیں گے ان (باغوں) میں اونچے تختوں پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے (جنت) کتنا ہی بہترین بدلہ ہے اور وہ (جنت) کتنی ہی حسین آرام کی جگہ ہے ﴿۳۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (تیسرا ترجمہ) پیپ کی طرح ہوگا۔

② بہ طورِ اعزاز و اکرام مردوں کو کنگن پہنائے جائیں گے، گویا یہ بھی وہاں ایک طرح شاہی اعزاز کا سامان ہوگا، آج کے کہے جانے والے ترقی کے دور میں مرد بھی فیشن کے طور پر ہاتھوں میں اس طرح کی چیزیں پہنتے ہیں وہ ناجائز ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ
وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا
خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ
نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ
السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾

اور تم ان (لوگوں) کے سامنے دو آدمیوں کی ① مثال (یعنی حالت) بیان کرو جن میں سے ایک کو (جو بددین تھا) ہم نے انگور کے دو باغ دیے تھے اور ان دونوں (باغوں) کو چاروں طرف سے ہم نے کھجور کے درخت سے گھیر لیا تھا اور دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے کھیتی لگا رکھی تھی ﴿٣٢﴾ وہ دونوں باغ (پورا پورا) پھل دیتے تھے اور پھل لانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے تھے اور ہم نے ان دونوں (باغوں) کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی ﴿٣٣﴾ اور اس (آدمی) کے پاس (اور بھی بہت سے) پھل (مال و دولت) تھے تو وہ (ایک دن) اپنے (دوسرے دین دار) ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ: میرے پاس مال و عزت والے لوگوں کا جتھا تجھ سے زیادہ ہے ﴿٣٤﴾ اور وہ اپنی جان پر ظلم (یعنی کفر) کرتے ہوئے اپنے باغ میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کبھی یہ (باغ) برباد ہوگا ② ﴿٣٥﴾ اور میرا خیال یہ ہے کہ قیامت کبھی نہیں آئے گی اور اگر (بالفرض) کبھی مجھے اپنے رب کے پاس لوٹایا بھی گیا ③ تو اس سے بھی اچھی جگہ ملے گی ﴿٣٦﴾ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ: کیا تو اس ذات کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا ④ پھر نطفے سے (بنایا) پھر تجھ کو پورا (صحیح سالم) آدمی بنا دیا ﴿٣٧﴾

---

① جن میں آپس میں دوستی یا رشتے داری تھی۔ ② (دوسرا ترجمہ) میرا تو خیال نہیں ہے کہ یہ باغ (میری زندگی میں) کبھی بھی برباد ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) واپس لے جایا بھی گیا۔ ④ اول انسان حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے یا انسان جو غذا کھاتا ہے اس سے منی بنتی ہے اور اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور غذا زمین میں اگتی ہے۔

لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝٣٨ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ
اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝٣٩ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ
خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝٤٠ اَوْ
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝٤١ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ
عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ
اَحَدًا ۝٤٢ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝٤٣

لیکن (میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہی اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں اور میں میرے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ﴿۳۸﴾ اور جب تو تیرے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو تو نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ: جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں ہے، اگر تجھے میرے بارے میں یہ نظر آ رہا ہے کہ میرا مال اور میری اولاد تجھ سے کم ہے ﴿۳۹﴾ تو مجھے میرے رب سے امید ہے کہ مجھ کو تیرے باغ سے بہتر (باغ دنیا یا آخرت میں) عطا کرے اور اس (تیرے باغ) پر آسمان سے کوئی سخت آفت بھیج دیوے جس سے وہ (باغ) ایک صاف چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ﴿۴۰﴾ یا اس (باغ) کا پانی (زمین میں) اتنا نیچے اتر جاوے کہ پھر تم اس کو کسی طرح بھی تلاش کر کے نہ لا سکو① ﴿۴۱﴾ اور (پھر ایسا ہوا کہ) اس کے (سارے) پھلوں کو عذاب نے گھیرے میں لے لیا، پھر جو مال اس نے اس (باغ کو بنانے) میں خرچ کیا تھا اس پر صبح کو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اور اس باغ کی یہ حالت ہوئی کہ اپنی ٹٹیوں پر وہ گرا پڑا ہوا تھا اور وہ کہنے لگا کہ: کاش کہ میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ﴿۴۲﴾ اور اس کو کوئی ایسی جماعت نہیں ملی جو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اس قابل تھا کہ) بدلہ لیوے② ﴿۴۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) تو اس کو دوبارہ نکالنے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔

② (دوسرا ترجمہ) خود پر آنے والی تکلیف کا دفاع کر سکے۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ ع
الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ
الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

ایسے ہی موقع پر (انسان کو پتہ چلتا ہے کہ) مدد کرنے کا سارا اختیار سچے اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے ①، وہی (اللہ تعالیٰ) بہتر ثواب دیتے ہیں اور (دنیا میں بھی) بہتر انجام دکھاتے ہیں ﴿۴۴﴾

تم ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (یعنی حالت) بیان کردو، اس پانی کی طرح ہے جو ہم نے آسمان سے اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعے زمین کا سبزہ (نباتات) خوب گھنا (یعنی گنجان) ہوگیا، پھر وہ (سبزہ خشک ہوکر) ایسا ریزہ ریزہ ہوگیا کہ ② اس کو ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۵﴾ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور جو باقی رہنے والی نیکیاں ہیں ③ وہ تمھارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید وابستہ کرنے کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ④ ﴿۴۶﴾ اور (اس دن کا فکر رکھو کہ) جس دن ہم (تمام) پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ کھلی پڑی ہے ⑤ اور ہم ان سب لوگوں کو جمع کریں گے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے ﴿۴۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مدد کرنا تو اللہ تعالیٰ برحق ہی کا کام ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ایسا چورا چورا ہوجاتا ہے۔

③ الباقیات الصالحات سے مراد: (۱) لا اله الا الله، سبحان الله، الحمد لله، الله أكبر، ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، یہ کلمات پڑھنا (۲) پانچ وقت کی نماز (۳) مطلقاً اعمالِ صالحہ (۴) اعمالِ صالحہ کی نیت اور ارادہ جس پر اعمال کا قبول ہونا موقوف ہے (۵) نیک لڑکیاں بھی باقیات الصالحات سے مراد ہیں۔

④ (دوسرا) وابستہ کرنے کے لیے بھی بہتر ہے (یعنی اعمالِ صالحہ سے جو امید قائم ہوتی ہے وہ آخرت میں ضرور پوری ہوگی)

⑤ (دوسرا ترجمہ) کھلا میدان ہے۔ اور اس میں زمین سپاٹ ہوگی جو پوشیدہ چیزیں ہیں وہ سامنے آجاویں گی۔

وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ
نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا۝۴۸ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ
وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ
ع وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا۝۴۹ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ
وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا۝۵۰

اور وہ تمھارے رب کے پاس ① صف باندھ کر پیش کیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) پکی بات یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ② اسی طرح تم ہمارے سامنے (حاضر ہو کر) آئے (اس سے الٹا) بلکہ تم تو (دنیا میں) یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمھارے لیے وعدے کا کوئی وقت ہی مقرر نہیں کریں گے ﴿۴۸﴾ اور کتاب (یعنی اعمال نامہ) رکھ دی جائے گی، سو (اس وقت) تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ اس (کتاب) میں لکھی ہوئی باتوں سے ڈرتے ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: ہائے ہماری بربادی! یہ کیسی کتاب (یعنی اعمال نامہ) ہے کہ اس نے کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا پورا احاطہ نہ کر لیا ہو اور وہ اپنا تمام کیا ہوا سامنے موجود پائیں گے ③ اور تمھارے رب کسی پر ذرا بھی ظلم نہیں کریں گے ﴿۴۹﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: آدم کے سامنے سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا، وہ (ابلیس) تو جنات (کی قسم) میں سے تھا، چناں چہ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اس (نافرمان) کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر (اپنا) دوست بناتے ہو؟ ④ حالاں کہ وہ سب تمھارے دشمن ہیں، ظالموں کو (اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کی دوستی کا) کیسا ہی برا بدلہ ملا ہے ﴿۵۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) اپنے رب کے سامنے۔ ② ننگے بدن ننگے پیر ختنہ کی چمڑی کے ساتھ اور پیشی انفرادی ہوگی۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب سامنے موجود پائیں گے۔
④ شیطان کی حقیقی اولاد اور اس کے جیسے صفات والے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

آسمانوں اور زمین کے بناتے وقت میں نے ان (شیاطین) کو بلایا نہیں تھا① اور نہ تو خود ان کو بناتے وقت (میں نے ان کو حاضر کیا تھا)② اور میں ایسا (عاجز و کمزور) نہیں ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) مددکرنے والا بناؤں ﴿۵۱﴾ اور اس دن (کو یاد کرو جب) وہ (اللہ تعالیٰ مشرکوں سے) کہیں گے: جن کو تم میرا شریک سمجھا کرتے تھے ان کو پکارو، تب وہ (کافر لوگ) ان (بتوں) کو پکاریں گے؛ لیکن وہ (شریک) ان (کافروں) کو کوئی جواب ہی نہیں دیں گے اور ہم ان (کافروں اور ان کے شریکوں) کے درمیان ایک (مہلک) آڑ حائل کر دیں گے③ ﴿۵۲﴾ اور مجرم لوگ آگ کو دیکھ لیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ ان کو اس میں گرنا ہی ہے اور وہ (مجرم لوگ) اس (آگ) سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاویں گے④ ﴿۵۳﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (فائدے کے) لیے ہر طرح کے (عمدہ) مضامین الگ الگ انداز سے بیان کیے⑤ اور (یہ) انسان تو ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا واقع ہوا ہے⑥ ﴿۵۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) حاضر نہیں کیا تھا۔ ②یعنی ایک کو پیدا کرنے کے وقت دوسرے کو نہیں بلایا۔
③یعنی کافروں اور ان کے باطل خداؤں کے درمیان آگ کی وسیع خندق حائل کر دی جائے گی۔ مَوْبِقا جہنم کا ایک درجہ یا وادی کا نام بھی ہے۔ ④(آگ سے) پھرنے کا راستہ نہیں پاوینگے۔
⑤(دوسرا ترجمہ) پھرا پھرا کے بیان کیے (تیسرا ترجمہ) پھیر پھیر کر آیتیں بیان کی (یعنی ایک ہی مضمون کو دوہرا دوہرا کر کے بیان کیا (چوتھا ترجمہ) مختلف انداز سے۔
⑥(دوسرا ترجمہ) انسان جھگڑنے میں سب سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾

جب ان (لوگوں) کے پاس ہدایت آچکی تو ان (لوگوں) کو ایمان لانے سے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اس بات نے روکا کہ پچھلے لوگوں جیسے (ہلاکت کے) واقعات ان کو بھی پیش آجائیں یا (آخرت کا) عذاب ان کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے① ﴿۵۵﴾ ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے رہے کہ (ایمان والوں کو) خوش خبری دیویں اور (کافروں کو) ڈرائیں اور (یہ) کافر لوگ جھوٹا جھگڑا کھڑا کرتے ہیں②: تا کہ اس کے ذریعے سے حق کو ڈگمگا دیویں③ اور ان (کافروں) نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے ان کو ڈرایا گیا ہے اس کو مذاق بنا رکھا ہے ﴿۵۶﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی گئی④ اس نے تو ان (آیتوں) سے منہ پھیر لیا اور اپنے ہاتھ کے (پہلے کے) کیے ہوئے (برے کاموں) کو بھول گیا⑤ حقیقت یہ ہے کہ (ان کے برے کاموں کی وجہ سے) ہم نے ان کے دلوں کے اوپر پردے ڈال دیے جس کی وجہ سے وہ اس (قرآن) کو سمجھتے نہیں ہیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے⑥ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تب بھی وہ صحیح راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے ﴿۵۷﴾

---

① کیا اس وقت ایمان لائیں گے؟ حالاں کہ اس وقت کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔ قُبُلًا کا دوسرا معنیٰ ہے قسم قسم کا عذاب۔

② (دوسرا ترجمہ) یہ کافر لوگ باطل کا سہارا لے کر جھگڑا کرتے ہیں۔

③ حق کو مٹانے کی کوشش اور حق والوں کو ڈگمگا دینے کی سازش۔

④ (دوسرا ترجمہ) سمجھایا گیا۔ ⑤ برے کاموں کو بھی بھول گیا اور اس کے انجام کو بھی بھول گیا۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ
لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ ع
اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ
سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

اور تمھارے رب تو بہت معاف کرنے والے ہیں (بڑی) رحمت والے ہیں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پکڑنے لگ جاتے تو فوراً ہی ان پر عذاب بھیج دیتے؛ لیکن ان کے لیے (عذاب کا) ایک وقت مقرر ہے جس (عذاب) سے بچنے کے لیے ان کو کوئی پناہ کی جگہ نہیں ملے گی ﴿۵۸﴾ اور یہ سب بستیاں ہیں جب (وہاں کے رہنے والوں نے) ظلم (یعنی کفر) کیا تو ہم نے ان (بستیوں) کو تباہ کر دیا اور ان کو ہلاک کرنے کا ہم نے ایک وقت مقرر کیا تھا ﴿۵۹﴾

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان خادم (شاگرد: حضرت یوشع علیہ السلام) سے کہا: میں اس وقت تک اپنا سفر برابر جاری رکھوں گا جب تک کہ دو سمندر کے ملنے کی جگہ (سنگم) پر نہ پہنچ جاؤں یا برسوں تک چلتا ہی رہوں گا[۱] ﴿۶۰﴾ پھر جب وہ دونوں (یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ان کے نوجوان شاگرد) دو سمندر کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو دونوں اپنی مچھلی بھول گئے[۲] اور اس (مچھلی) نے دریا میں سرنگ (جیسا) راستہ بنالیا ﴿۶۱﴾ پھر جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ: ہمارے پاس ہمارا ناشتہ لاؤ، سچی بات ہے کہ ہم نے اپنے اس سفر میں (تھکن کی) بڑی تکلیف اٹھائی ہے ﴿۶۲﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) یا لمبے زمانے تک چلتا ہی رہوں گا۔
نوٹ: یہ علم کی طلب کا حال ہے، مقصد کا حصول سامنے ہو، چاہے وقت کتنا ہی لگ جائے۔
۲ خدام اور رفقا کا مفوضہ کام بھول جانا ایک قدیم زمانے سے چلا آتا ہوا سلسلہ ہے۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ
اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى
اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ
لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾

اس (خادم) نے کہا: کیا آپ نے وہ (عجیب) بات دیکھی جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے، سو میں مچھلی (کی عجیب حالت آپ سے ذکر کرنا) بھول گیا اور (آپ سے) اس (مچھلی) کا ذکر کرنا مجھ کو صرف شیطان ہی نے بھلا دیا اور اس (مچھلی) نے تو بڑے عجیب طریقے سے سمندر میں اپنا راستہ کر لیا تھا ﴿٦٣﴾ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اسی بات کو تو ہم چاہتے تھے ① پھر وہ دونوں اپنے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے واپس پھرے ﴿٦٤﴾ تو ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پا لیا جن کو ہم نے اپنے پاس سے (خصوصی) رحمت سے نوازا تھا اور ہم نے اپنے پاس سے ایک (خاص) علم ان کو سکھایا تھا ﴿٦٥﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ: کیا میں اس غرض سے تمھارے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ جو فائدہ والا علم آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ حصہ آپ مجھ کو بھی سکھا دیویں؟ ﴿٦٦﴾ تو (خضر علیہ السلام نے) جواب دیا کہ: (مجھے) یقین ہے کہ آپ میرے ساتھ رہ کر کے بالکل صبر نہیں کر سکو گے ﴿٦٧﴾ اور جن باتوں کی آپ کو پوری طرح جان کاری نہیں ہے آپ اس پر کیسے صبر کر سکتے ہیں؟ ﴿٦٨﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان شاء اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے) آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے ② اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا ﴿٦٩﴾

① (دوسرا ترجمہ) (جس جگہ وہ مچھلی زندہ ہو) اسی جگہ کو تو ہم تلاش کر رہے تھے۔

② طالب صابر ہو اور قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے، حضرت موسیٰ علیہ السلام باری تعالیٰ کی صفت کلام کے مظہر کلیم اللہ تھے، پھر بھی اپنی طبیعت اور وصف کے خلاف شرط منظور کر لی یہ ہے سچی طلبِ علمی۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۷۰ فَانْطَلَقَا ٝ
حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا
اِمْرًا ۝۷۱ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۷۲ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ
وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝۷۳ فَانْطَلَقَا ٝ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ۝۷۴

خضر (علیہ السلام) نے کہا کہ: میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود ہی آپ سے کسی بات کا تذکرہ شروع نہ کروں آپ مجھ سے (سامنے سے) کسی بھی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں ﴿۷۰﴾

سو وہ دونوں (یعنی موسیٰ اور خضر علیہما السلام) چلے① یہاں تک کہ جب یہ دونوں (چلتے چلتے آگے جا کر) کشتی میں سوار ہوئے (تو تختہ توڑ کر) خضر (علیہ السلام) نے اس (کشتی) میں سوراخ کر ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ارے کیا آپ نے اس (کشتی) میں سوراخ کر دیا؛ تا کہ ان (سب کشتی والوں) کو ڈبو دیویں؟ یہ تو آپ نے عجیب② کام کیا ﴿۷۱﴾ (خضر علیہ السلام نے) کہا: کیا میں نے (آپ سے) کہا نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کرسکو گے؟ ﴿۷۲﴾ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: مجھ سے جو بھول ہوگئی اس پر میری گرفت نہ کیجیے اور میرے (علم حاصل کرنے کے) کام کو زیادہ مشکل مت بناؤ ﴿۷۳﴾ پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ جب دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس خضر (علیہ السلام) نے اس (لڑکے) کو قتل کر ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: ارے کیا آپ نے ایک پاکیزہ③ جان کو مار ڈالا؟ جب کہ اس نے کسی کی جان نہیں لی تھی، پکی بات ہے کہ تم نے بڑا برا کام کیا ﴿۷۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) دونوں روانہ ہوئے۔
② (دوسرا ترجمہ) انوکھا، خوفناک، بھاری چیز۔
③ یعنی بے گناہ یا بے قصور۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا﴿۷۵﴾ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا
فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨ
اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ
قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى
الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا﴿۷۹﴾

خضر (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ (رہ کر) ہرگز صبر نہیں کر سکتے؟﴿۷۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اس (سوال) کے بعد بھی آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھنا، بیشک آپ میری طرف سے عذر (قبول کرنے) کی (انتہائی) حد کو پہنچ گئے ہو﴿۷۶﴾ پھر دونوں (آگے) روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ جب یہ دونوں ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو اس گاؤں والوں سے کھانا طلب کیا، تو ان گاؤں والوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا تو دونوں کو اس (بستی) میں دیوار ملی جو گرنا ہی چاہتی تھی① تو اس (خضر علیہ السلام) نے اس (دیوار) کو سیدھا کھڑا کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس (دیوار کو سیدھا کھڑا کرنے) پر اجرت لے لیتے②﴿۷۷﴾ (اس پر) خضر (علیہ السلام) نے کہا: (اب) یہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی کا وقت آ گیا، اب میں تم کو ان چیزوں کی (صحیح) حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہیں ہو سکا﴿۷۸﴾ وہ جو کشتی تھی وہ (چند) غریب آدمیوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری (یعنی محنت) کرتے تھے تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ اس (کشتی) میں عیب پیدا کروں (اس لیے کہ) ان کے آگے ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین کر لے لیا کرتا تھا﴿۷۹﴾

① گرنے ہی والی تھی۔ ② مہمان مسافر کی جو خدمت نہ کرے، طلب کے باوجود توجہ نہ دیوے ایسے لوگوں کی اصلاح کے لیے اجرت طلب کرنا یہ بھی ایک اخلاقی بات تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آئی، دوسری طرف یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کے لیے بلا اجرت خدمت کا اخلاقی پہلو حضرت خضر علیہ السلام کے سامنے تھا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ
يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ
اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ ع
مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

اور وہ جولڑ کا تھا تو اس کے ماں باپ دونوں ایمان والے تھے،سو ہم کو اس بات کا ڈر ہوا کہ وہ ان دونوں (یعنی ماں باپ) کو (زبردستی کر کر کے) سرکشی اور کفر میں پھنسا دے گا ﴿۸۰﴾ ہم کو یہ منظور ہوا کہ ان (ماں باپ) کے رب ان کو (ایسی اولاد) دیویں جو پاکیزگی (یعنی دین) میں اس (مقتول لڑکے) سے بہتر ہو اور (ماں باپ سے) شفقت① کرنے میں بڑھ کر ہو ﴿۸۱﴾ وہ جو دیوار تھی وہ شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس (دیوار) کے نیچے ان دونوں (یتیم لڑکوں) کا خزانہ (دفن کیا ہوا) تھا اور ان دونوں (یتیم لڑکوں) کا (مرحوم) باپ ایک نیک آدمی تھا؛ اسی لیے آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں (لڑکے) اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں اور خود اپنا خزانہ نکال لیں (یہ سب کام) آپ کے رب کی رحمت سے (ہوا)، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا، یہ حقیقت ہے ان سب باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا ﴿۸۲﴾

اور (اے نبی!) یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو تم (ان کو) جواب دو کہ میں اس کے کچھ حالات تم کو پڑھ کر سناتا ہوں② ﴿۸۳﴾ یقیناً ہم نے اس (ذوالقرنین) کو زمین پر حکومت دی تھی③ اور ہم نے اس (ذوالقرنین) کو ہر قسم کے وسائل دیے تھے④ ﴿۸۴﴾ جس کی وجہ سے وہ ایک راستے پر چل پڑے ﴿۸۵﴾

① حسنِ سلوک، مہربانی۔ ② ''منہ'' کی ضمیر کا مرجع: (۱) ذوالقرنین (۲) اللہ؛ یعنی اللہ کی طرف سے یہ احوال پڑھ کر سناتا ہوں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اقتدار دیا تھا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس کو ہر کام کا ضروری سامان دیا تھا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ؕ
قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ
فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكۡرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالۡحُسۡنٰى‌ ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ
مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰى قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلْ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ
وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَيۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین) سورج کے ڈوبنے کی جگہ پر پہنچ گئے① تو وہ (سورج) ان کو ایک کالے کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا، وہاں پر اس (ذوالقرنین) نے ایک قوم کو پایا، ہم نے کہا کہ: اے ذوالقرنین! (تمھارے لیے اس قوم کے متعلق اختیار ہے) یا تو تم ان کو سزا دو یا تو ان کے معاملے میں اچھائی کا معاملہ اختیار کرو②﴿۸۶﴾ ذوالقرنین نے کہا: جو بھی ظلم (یعنی کفر) اپنائے گا تو ہم عنقریب اس کو سزا دیں گے، پھر وہ (مرنے کے بعد) اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ (اس کے رب) اس کو سخت سزا دیں گے③﴿۸۷﴾ اور جو آدمی ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اس کو (آخرت میں بھی) اچھا بدلہ ملے گا اور ہم بھی اپنے برتاؤ میں اس کے ساتھ آسانی کریں گے④ ﴿۸۸﴾ پھر وہ (ذوالقرنین) ایک راستے پر چل پڑے⑤﴿۸۹﴾ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر پہنچے تو اس (سورج) کو دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے کہ جن کے لیے ہم نے اس (سورج کی دھوپ) سے بچاؤ کے لیے کوئی پردہ (یعنی آڑ) نہیں رکھا تھا﴿۹۰﴾ واقعہ اسی طرح ہوا ہے، اس (ذوالقرنین) کے پاس جو (سامان) تھا ہم کو اس کی پوری خبر تھی⑥ ﴿۹۱﴾ پھر وہ (ذوالقرنین سامان کی تیاری کر کے) ایک راستے پر چل پڑے﴿۹۲﴾

① سامان کی تیاری کے بعد سفر میں روانہ ہو کر۔ ② کمال یہ ہے کہ خوب دعوت دے کر ان میں ایمانی خوبی پیدا کی جائے۔
③ (دوسرا ترجمہ) برا عذاب دیں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم بھی اس کو اپنا حکم دیتے وقت آسانی کی بات کہیں گے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) پھر وہ ایک (سفر کے لیے) سامان کی تیاری میں لگ گئے۔
⑥ اور سفر میں جو حالات پیش آئے ہم کو اس کی پوری خبر تھی۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾
قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ
خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ
بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ
الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾

یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین) دو پہاڑ کے درمیان پہنچے تو ان (دو پہاڑوں) کے پیچھے ایک ایسی قوم کو (آباد) دیکھا جن کے بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے① ﴿۹۳﴾ وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے②: اے ذوالقرنین! یقیناً یاجوج اور ماجوج زمین میں (بڑا) فساد کرتے ہیں، کیا ہم آپ کو کچھ مال (ٹیکس کے طور پر) جمع کر دیں جس کے بدلے آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں ﴿۹۴﴾ ذوالقرنین نے کہا: میرے رب نے جس (مال) پر مجھے قدرت دی ہے③ وہی (میرے لیے) بہتر (اور کافی) ہے، ہاں! اتنا کرو کہ (ہاتھ پاؤں کی) طاقت (یعنی محنت کے ذریعے) سے تم میری مدد کرو④ میں تمھارے اور ان (یاجوج ماجوج) کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا ﴿۹۵﴾ تم میرے پاس لوہے کے تختے (یعنی ٹکڑے) لاؤ، یہاں تک کہ جب انھوں نے (لوہے کے تختوں کو پہاڑوں کے درمیان کی خالی جگہ میں رکھ کر) دونوں پہاڑوں کے اونچے کنارے تک برابر کر (کے ملا) دیا تب اس (ذوالقرنین) نے کہا: اب تم اس پر (آگ جلا کر) دھونکو، یہاں تک کہ (دھونکتے دھونکتے) اس (دیوار) کو جب (لال) انگارہ (جیسا) بنا دیا تو اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ، میں اس کے اوپر ڈال دوں⑤ ﴿۹۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) کوئی بات سمجھنے کے پاس بھی نہیں پہنچتے تھے۔
② شاید کسی ترجمان کے واسطے سے۔
③ یعنی جس مال پر تصرف کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے وہ کافی ہے۔
④ یعنی جسمانی محنت جو تعمیر کے لیے ضروری ہے اس کے ذریعے تعاون کرو۔
⑤ تا کہ تختوں کے بیچ کی ڈراریں بھر جاویں، سپاٹ ہو جاوے اور پختگی زیادہ ہو جاوے۔

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝۹۷ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا
جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝۹۸ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝۹۹ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ
ع عَرْضَا ۝۱۰۰ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝۱۰۱
اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝۱۰۲ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝۱۰۳

پھر وہ (یاجوج ماجوج) اس پر چڑھ بھی نہیں سکتے اور اس میں سوراخ بھی نہیں کر سکتے ﴿۹۷﴾ اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ: یہ (دیوار) میرے رب کی رحمت (سے) ہے①، پھر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آپہنچے گا تو وہ (میرے رب) اس (دیوار) کو (گرا کر) زمین کے برابر کردیں گے اور میرے رب کا وعدہ تو بالکل سچا ہی ہے ﴿۹۸﴾ اور اس دن ہم ان کی حالت ایسی کردیں گے کہ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھستے (یعنی ٹکراتے) ہوں گے اور صور پھونک دیا جائے گا تو ہم ان (تمام مخلوق) کو ایک ساتھ جمع کردیں گے ﴿۹۹﴾ اور اس دن ہم جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آویں گے② ﴿۱۰۰﴾ وہ کافر جن کی آنکھوں پر میری نصیحت کے بارے میں (غفلت کا) پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ (ہمارے کلام کو) سن بھی نہیں سکتے تھے ﴿۱۰۱﴾

کیا پھر بھی یہ کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو (اپنا) مددکرنے والا بنائیں گے؟③ یقین رکھو! ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے ﴿۱۰۲﴾ تم (ان سے) پوچھو: کیا ہم تم کو بتلائیں ایسے لوگ جو اعمال کے اعتبار سے بڑے نقصان میں ہیں؟④ ﴿۱۰۳﴾

---

① جس نے مجھ سے ایسی مضبوط دیوار بنوائی۔

② آیت میں جہنم کو کافروں کے سامنے ظاہر کرنا یا جہنم کو کافروں کے قریب کرنا یا کافروں کو جہنم میں داخل کرنا مراد ہوسکتا ہے۔ ③ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مددگار بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

④ اگر ان کافروں کو اپنے کچھ اعمال پر ناز ہو تو۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَزْنًا﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
عَنْهَا حِوَلًا﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ
رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴿١١٠﴾ ع

یہ وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوششیں (یعنی دوڑ دھوپ) دنیا کی زندگی میں بھٹکتی رہیں① اور (ان
کی حالت یہ ہے کہ) وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ﴿١٠٤﴾ انھیں لوگوں نے اپنے
رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا؛ اس لیے ان کے کیے ہوئے کام برباد ہو گئے اور ہم
قیامت کے دن ان کے لیے کوئی ترازو قائم نہیں کریں گے ﴿١٠٥﴾ ان کے کفر کی وجہ سے یہ جہنم ان
کی سزا ہے (یہ سزا اس لیے بھی ہے کہ) انھوں نے میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا تھا
﴿١٠٦﴾ یقینی بات یہ ہے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ہرے ہرے باغیچے②
ان کی مہمانی کے لیے ہوں گے ﴿١٠٧﴾ ان (باغوں) میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں سے
(جگہ بدل کر) کسی اور جگہ جانا وہ نہیں چاہیں گے ﴿١٠٨﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں سے ایسا) کہہ دو:
اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے
سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا؛ اگرچہ (اس سمندر کی) مدد کے لیے ایسا ہی (سمندر کا پانی) ہم لے آئیں
﴿١٠٩﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں کو یہ بھی) کہو: میں تو تمھارے جیسا بشر ہوں (ہاں! یہ بات ہے کہ)
میری طرف وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا
ہو تو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ﴿١١٠﴾

---

① یعنی بے کار ہوگئی، گئی گذری ہوگئی۔ ② (دوسرا ترجمہ) ٹھنڈے سایے والے باغیچے (تیسرا ترجمہ) فردوس کے باغ۔

سورۃ مریم

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھانویں (۹۸) آیتیں ہیں، سورۂ فاطر کے بعد اور سورۂ طٰہ سے پہلے چوالیس (۴۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

مریم: یہ سریانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنیٰ آتا ہے "خدمت کرنے والی"، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے، حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام "حنا" ہے، اور والد کا نام "عمران" ہے۔

حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اولاد ہونے کا عجیب و غریب واقعہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بیان فرمایا ہے۔

اس سورت میں لفظ "رحمن" سولہ (۱۶) مرتبہ آیا ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کی رحمت اللہ کے غضب پر غالب ہے۔

پورے قرآن میں تیس (۳۰) جگہ حضرت مریمؑ کا نام ہے، ان کے سوا کسی عورت کا نام صراحتاً قرآن میں نہیں ہے اس کی دو حکمتیں ہیں: (۱) نصاریٰ پر رد ہے کہ وہ حضرت مریمؑ کو (نعوذ باللہ) اللہ کی بیوی مانتے ہیں، اور دنیا میں کوئی شریف انسان اپنی بیوی کا نام کسی کے سامنے نہیں لیتا ہے، اللہ نے تیس جگہ نام لیکر ان کا رد فرما دیا کہ اگر اللہ کی بیوی ہوتی تو وہ کبھی ان کا نام ذکر نہ کرتے۔ دوسری حکمت: عورت کے نام تک میں پردہ ہے۔ لیکن مریم کے نام کے ذکر میں ایک مسئلہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے ضرورت کی وجہ سے پیدا کیے گئے تھے اس لیے ماں کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کا نام لینا ضروری تھا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝٢ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝٥ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کھیعص ﴿١﴾ یہ تمھارے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) پر کی تھی ﴿٢﴾ (یہ اس وقت کی بات ہے) جب اس (زکریا علیہ السلام) نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا تھا① ﴿٣﴾ زکریا (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میری ہڈی تو (بڑھاپے کی وجہ سے) کمزور ہوگئی اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے چمک اٹھا② اور میرے رب! میں آپ سے مانگ کر کبھی بھی محروم نہ رہا ﴿٤﴾ اور مجھے اپنے (مرنے) کے بعد رشتے داروں سے ڈر لگا ہوا ہے③ اور میری بیوی تو بانجھ ہے، سو آپ خاص مجھے اپنے پاس سے (ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود) وارث (یعنی بیٹا) عطا کیجیے ﴿٥﴾ جو میرا (بھی نبوت والے کاموں میں) وارث بنے④ اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا (علم اور دعوت کے کام میں) وارث بنے، اور میرے رب آپ اس کو اپنا پسندیدہ بنا دیجیے⑤ ﴿٦﴾

① آہستہ آواز سے دعا کرنا پسندیدہ ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) میرے سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی۔ نکتہ: دعا میں اپنی کمزوری اور بدحالی کا ذکر قبولیت کا ذریعہ بنتی ہے۔ ③ یعنی چچازاد بھائیوں سے کہ وہ پھر سے دین کی خدمت جیسی ہونی چاہیے ویسی نہیں کریں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو میری جگہ بیٹھے۔

⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ ہو، عوام میں بھی مقبول ہو۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ
رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ١٠ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى
اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ١٢ ۙ

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے زکریا! ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں کہ اس کا نام یحییٰ ہوگا کہ ہم نے اس نام کا (ایسی صفات والا) اس سے پہلے کوئی (بچہ) پیدا نہیں کیا① ﴿٧﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! مجھ کو کس طرح لڑکا ہوگا②؟ حالاں کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں ایسے بڑھاپے پر پہنچ گیا ہوں کہ میرا بدن تو سوکھ گیا ہے③ ﴿٨﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی طرح ہوگا④ تمھارے رب نے فرمایا: وہ (بڑھاپے میں اولاد دینا) میرے لیے آسان ہے⑤ اور میں نے اس سے پہلے تم کو پیدا کیا تھا؛ حالاں کہ تم (پیدائش سے پہلے) کچھ نہیں تھے ﴿٩﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! آپ میرے لیے (بچہ پیدا ہونا نزدیک ہے اس کی) کوئی نشانی مقرر کردیجیے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ: (وہ علامت یہ ہے کہ) تم تندرست ہونے کے باوجود تین رات (دن) تک لوگوں سے بات نہیں کرسکو گے ﴿١٠﴾ پھر زکریا (علیہ السلام اپنی) عبادت کی جگہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان (قوم کے لوگوں) کو اشارہ سے سمجھایا کہ (روزانہ کے معمول کے مطابق) صبح وشام تسبیح (یعنی عبادت) کیا کرو ﴿١١﴾ اے یحییٰ!⑥ کتاب (یعنی تورات) مضبوطی سے پکڑے رہنا⑦ اور ہم نے بچپن ہی میں ان کو دین کی (خاص) سمجھ عطا کردی تھی ﴿١٢﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس کے قبل (خاص اوصاف میں) ہم نے کسی کو اس کا ہم صفت نہ بنایا ہوگا (یعنی جس علم وعمل کی تم دعا کرتے ہو وہ تو اس فرزند کو ضرور ہی عطا کریں گے اور مزید براں کچھ اوصافِ خاصہ بھی عنایت کیے جاویں گے) (از معارف القرآن، خلاصۂ تفسیر)۔ ② یعنی بچے کی ولادت کی کیفیت کیا ہوگی، میں جوان ہوں گا یا بڑھاپا رہتے ہوئے اولاد ملے گی۔ ③ میں تو بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ ④ یعنی موجودہ جسمانی حالت اسی طرح رہے گی۔ ⑤ یعنی معمولی بات۔ ⑥ یعنی پھر جب یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوگئے، بڑے بھی ہوگئے تب فرمایا۔ ⑦ یعنی عمل کرنے کی خاص کوشش کرو۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ ع
اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا
رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝١٨

ہم نے خاص اپنے پاس سے (یحییٰ علیہ السلام کو) رحم دلی① اور (اخلاق کی) پاکیزگی (کی صفات عطا کی تھی) اور وہ بڑے تقویٰ والے تھے ﴿١٣﴾ اور اپنے والدین کی بڑی خدمت کرنے والے تھے اور (مخلوق کے ساتھ) سرکشی (اور اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرنے والے نہیں تھے ﴿١٤﴾ اور جس دن وہ (یحییٰ علیہ السلام) پیدا کیے گئے اور جس دن ان کو موت آئے گی اور جس (قیامت کے) دن زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے (ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس پر سلام (یعنی سلامتی) ہے ﴿١٥﴾

اور (اے نبی!) تم اس کتاب (قرآن کے خاص حصے) میں مریم کا بھی تذکرہ کرو، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک ایسے مکان (جگہ) میں چلی گئی جو مشرق میں تھا② ﴿١٦﴾ پھر اس (مریم) نے (اپنے اور) ان (لوگوں) کے درمیان میں پردہ ڈال دیا، سو ہم نے ان کے پاس اپنا ایک فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) کو بھیجا جو اس (مریم) کے سامنے ایک مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہوا③ ﴿١٧﴾ وہ (مریم) بولی: میں تجھ سے (اللہ) رحمن کی حفاظت چاہتی ہوں، اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہے (تو یہاں سے چلا جا)④ ﴿١٨﴾

---

① لوگوں پر شفقت کرنا آپ کی عادت تھی اور دل کی رقت بھی تھی۔

② بیت المقدس کا شرقی حصہ مراد ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں 'دیکھی ہوئی دنیا' جلد سوم اور واقعہ کی تفصیل خطباتِ محمود جلد: (٨) میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پورا انسان بن کر آیا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہو تو بھی میں رحمن سے تیرے بارے میں پناہ مانگتی ہوں۔ یعنی متقی ہو تب بھی قریب مت آ۔ متقی کہے جانے والوں کو بھی ابلیس کسی وقت گمراہ کر سکتا ہے۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ‌ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ
يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ‌ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ‌ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ‌ ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانْتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾
فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا
مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

وہ (فرشتہ) بولا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لیے بھیجا) تاکہ تجھ کو پاکیزہ لڑکا دوں ﴿۱۹﴾ اس (مریم) نے جواب دیا: مجھے لڑکا کیسے پیدا ہوگا؟ حالاں کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے[۱] اور میں بدکار عورت نہیں ہوں[۲] ﴿۲۰﴾ اس (فرشتے) نے کہا: ایسے ہی ہوگا[۳] تیرے رب نے کہا ہے: وہ میرے لیے بہت معمولی بات ہے اور (یہ لڑکا بغیر مرد کے ہم اس لیے پیدا کریں گے) تاکہ ہم اس (لڑکے) کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنالیں اور ہماری رحمت (کے ظاہر ہونے کا ذریعہ) بنالیں اور یہ بات پوری طرح طے ہو چکی ہے ﴿۲۱﴾ پھر[۴] مریم کو بیٹے کا حمل ٹھہر گیا، تو وہ اس (حمل) کو لے کر دور جگہ چلی گئیں[۵] ﴿۲۲﴾ پھر ولادت کے وقت کا درد اس (مریم) کو کھجور کے درخت کے پاس لے گیا، وہ (مریم) بولی: کاش کہ اس حالت سے پہلے ہی میں مرگئی ہوتی اور مر کر ایسی ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی! ﴿۲۳﴾ سو اس (جبرئیل علیہ السلام) نے اس (مریم) کو اس کے نیچے (کی جگہ)[۶] سے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تمھارے نیچے تمھارے رب نے پانی کا ایک چشمہ پیدا کردیا ہے ﴿۲۴﴾

---

(۱) عفت کا کیسا عجیب حال ہے کہ کسی اجنبی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ (۲) (دوسرا ترجمہ) اور میں نے کبھی بدکاری نہیں کی۔
(۳) یعنی بچہ پیدا ہونے کے لیے عام طور پر جن اسباب کی ضرورت پڑتی ہے اس کے بغیر ہی بچہ پیدا ہوجائے گا۔
(۴) یعنی اس بات چیت کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم کے گریبان میں ایک پھونک ماری جس سے مریم کو حمل ٹھہر گیا۔ (۵) یعنی یکسو ہوگئی، پہلی مرتبہ کا حمل اور وہ بھی بغیر شادی کے۔
(۶) اب حمل اور درد زہ کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے نہیں آئے؛ بلکہ جہاں حضرت مریم علیہا السلام تھی وہاں سے نیچے آڑ میں کھڑے رہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ
فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ
اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ
هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ
نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ڟ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

اور تو اپنی طرف کھجور کے تنے کو (پکڑ کر) ہلا (اس ہلانے سے) تازہ پکی کھجوریں تجھ پر گریں گی① ﴿٢٥﴾ اب تو (کھجور) کھا اور تو (چشمے کا) پانی پی اور (بچے کو دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی رکھ②، پھر اگر تو کسی آدمی کو③ دیکھ لیوے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ: میں نے (اللہ) رحمن کے لیے ایک روزے کی منت مانی ہے؛ اس لیے میں آج کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی④ ﴿٢٦﴾ وہ (مریم) اس (لڑکے) کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی، وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: اے مریم! تو نے تو بڑا غضب ہی کا کام کیا ﴿٢٧﴾ اے ہارون کی بہن! تیرے والد کوئی برے آدمی نہیں تھے اور تیری ماں بھی کوئی بدکار عورت نہیں تھیں ﴿٢٨﴾ سو اس (مریم) نے بچے کی طرف اشارہ کردیا، قوم کے لوگ کہنے لگے: جو بچہ گود میں ہے⑤ اس کے ساتھ ہم کس طرح بات کریں گے؟ ﴿٢٩﴾ (اس پر) وہ (بچہ) بولا کہ: میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھ کو کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے⑥ ﴿٣٠﴾

① اللہ تعالیٰ خود کھجوریں گرا سکتے تھے؛ لیکن اسباب کی دنیا میں حصولِ رزق کے اسباب اپنانے پڑتے ہیں۔
② اولاد ماں باپ کے سامنے ہوں اور دین دار ہوں یہ ان کے لیے دلی سکون کا ذریعہ ہے، نہ یہ کہ دور دراز ملکوں میں محض دنیوی اغراض کے لیے بھیج دی جائیں۔ ③ یعنی کسی شخص کو آتا ہوا اور بچے کے بارے میں اعتراض کرتا ہوا دیکھ لیوے۔
④ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بات سے حضرت مریم علیہا السلام کو تسلی ہوئی، تھوڑی دیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) جو بچہ پالنے (گہوارہ) میں ہے۔
⑥ مراد ہے یہ کہ اس وقت انجیل کتاب اور نبوت کا دینا طے ہو چکا تھا، وعدہ بھی ہو چکا تھا؛ البتہ جب وقت آئے گا تب کتاب اور نبوت ملے گی۔

وَّجَعَلَنِيۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۖ وَاَوۡصٰنِيۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۖ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّاۢ
بِوَالِدَتِيۡ ۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِيۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ
وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِيۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا
كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ﴿۳۵﴾
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ
بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۳۷﴾

میں جہاں کہیں بھی رہوں اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھ کو برکت والا بنایا① اور جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں مجھ کو نماز پڑھنے کا اور زکوۃ دینے کا حکم دیا ہے ﴿۳۱﴾ اور مجھ کو میری ماں کا خدمت کرنے والا بنایا ہے② اور مجھ کو شرارت کرنے والا، بدنصیب نہیں بنایا③ ﴿۳۲﴾ جس دن میں پیدا کیا گیا اور میں جس دن (قیامت کے قریب) مروں گا اور جس (قیامت کے) دن میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر سلامتی ہوگی ﴿۳۳﴾ یہ عیسیٰ مریم کے بیٹے ہیں، (ان کی حقیقت کے بارے میں) سچی بات وہ ہے (جو میں بیان کرتا ہوں) جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں ہے کہ وہ کوئی اولاد رکھے، اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات تو ہر عیب سے پاک ہے، جب کسی کام کے لیے کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں کہ: ''ہوجا'' تو وہ ہوجاتا ہے ﴿۳۵﴾ اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمھارے رب ہیں، سو تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۳۶﴾ پھر الگ الگ فرقوں نے آپس میں اختلاف ڈال دیا، جب بڑے (قیامت کے) دن کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے تب کافروں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۷﴾

---

① جب آپ دنیا میں تھے اس وقت بھی بڑی برکتیں تھیں اور قیامت کے قریب دنیا میں نزول ہوگا تب بھی برکتوں کا ظہور ہوگا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، دینی اور دنیوی دونوں طرح کی برکتیں ہوں گی۔ جس کی کچھ تفصیل بندہ کی کتاب ''ظہورِ مہدی'' میں ملاحظہ فرمائیں ② یعنی ماں کے ساتھ حسنِ سلوک اور فرمابرداری کرنے والا۔ ③ سخت دل نہیں بنایا۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ
الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ ع
صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ
شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

جس (قیامت کے) دن وہ ہمارے پاس آئیں گے تب (اس دن) کیسے سننے اور دیکھنے والے ہوجائیں گے! لیکن یہ ظالم لوگ آج (دنیا میں) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۳۸﴾ اور (اے نبی!) تم ان کو پچھتانے کے دن سے ڈراؤ① جب (ہر) کام کا (آخری) فیصلہ کردیا جائے گا② (جب کہ آج دنیا میں) وہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ﴿۳۹﴾ یقیناً زمین کے اور اس (زمین) پر بسنے والے تمام کے ہم وارث ہوں گے اور یہ سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے③ ﴿۴۰﴾

اور (اے نبی!) تم اس کتاب (قرآن) میں ابراہیم (علیہ السلام) کا تذکرہ بھی کرو، یقینی بات ہے کہ وہ سچائی کی عادت والے نبی تھے ﴿۴۱﴾ جب کہ انھوں نے اپنے ابا سے کہا: اے میرے ابا جان! آپ ایسے معبودوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو (کچھ) سنتے نہیں اور (کچھ) دیکھتے نہیں اور آپ کا کوئی کام کرسکتے نہیں؟④ ﴿۴۲﴾ اے میرے ابا! پکی بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا نہیں ہے، سو تم میری بات مان لو، میں تم کو سیدھا راستہ بتلاؤں گا⑤ ﴿۴۳﴾

---

① قیامت کے دن کافر کا افسوس کفر و معصیت پر اور مسلمان کا افسوس اعمالِ صالحہ کی کمی اور وقت ضائع کرنے پر ہوگا۔
② موت کو ذبح کردیا جائیگا اور ہر ایک کا دائمی فیصلہ ہوگا۔
③ وارث کا مطلب ہے آخری مالک، دنیا کی عارضی ملکیت ختم ہوگی اور آخری مکمل ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کی رہے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور تمھارے کچھ کام نہیں آسکتے۔
⑤ چھوٹوں کی بات حق ہو تو بڑوں کو مان لینا چاہیے۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۝۴۴ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ
يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا۝۴۵ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ
يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا۝۴۶ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا۝۴۷ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا۝۴۸

اے میرے ابا جان! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں، یقینی بات ہے کہ شیطان تو رحمن کا نافرمان ہے ﴿۴۴﴾ اے میرے ابا جان! یقیناً میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ رحمن کی طرف سے کوئی عذاب آ کر آپ کو پکڑ لیوے جس کے نتیجے میں آپ (عذاب میں) شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں①﴿۴۵﴾ (یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام کے ابا نے) کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ اگر تو اپنے اس (بتوں کی مخالفت کے) کام کو نہیں چھوڑے گا تو میں تجھ کو پتھر مار کر ختم کر دوں گا اور تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جا﴿۴۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں آپ کو (آپ کے پاس سے رخصت ہونے کا) سلام کرتا ہوں② میں تمھارے لیے اپنے رب سے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، یقینی بات ہے کہ وہ (میرے رب) مجھ پر بہت ہی مہربان ہیں﴿۴۷﴾ اور میں تم کو چھوڑتا ہوں اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو ان (بتوں) کو بھی (چھوڑتا ہوں)③ اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں (اور) مجھے پوری امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر (کبھی بھی) محروم نہیں رہوں گا④﴿۴۸﴾

---

① یعنی اطاعت میں شیطان کا ساتھ دیا تو عقوبت و سزا میں بھی اس کے ساتھ رہو گے۔

① ''مَلِیا'' کا دوسرا ترجمہ: صحیح سالم؛ یعنی میں تجھے جسمانی ایذا پہنچاؤں اور تو زخمی ہو اس سے بہتر ہے کہ تو مجھ سے صحیح سالم دور چلا جا۔② (دوسرا ترجمہ) میں آپ کو سلام کر کے جا رہا ہوں۔

③ دل سے پہلے بھی کبھی بتوں کو مانا نہیں؛ لیکن اب جہاں بت ہوں وہاں رہنا بھی نہیں، دور چلا جاتا ہوں۔

④ رب کو پکارنے والا محروم نہیں رہتا، جب کہ بت پرستی کرنے والے بت کی طرف سے ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا
جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ
جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

پھر جب وہ (ابراہیم) ان (بت کی عبادت کرنے والی قوم اور باپ) سے اور جن (بتوں) کی وہ (لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہو گئے تو ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا① اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا ﴿۴۹﴾
اور ہم نے ان کو ہماری رحمت سے نوازا اور ہم نے ان کو اونچے درجے کی نیک نامی عطا کی② ﴿۵۰﴾

اور اس کتاب (قرآن) میں موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ چنے ہوئے تھے اور رسول اور نبی تھے ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان (موسیٰ) کو طور پہاڑ کی داہنی جانب سے پکارا اور راز کی بات کرنے کے لیے ہم نے ان (موسیٰ) کو نزدیک بلایا③ ﴿۵۲﴾ اور ہم نے ہماری رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر ان کو دیا④ ﴿۵۳﴾ اور اس کتاب (قرآن) میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ (اسماعیل) وعدے کے (بڑے) سچے تھے⑤ اور رسول و نبی تھے ﴿۵۴﴾

---

① آبائی وطن جہاں ابراہیمؑ رہتے تھے وہاں جس عورت سے شادی ہوئی وہ سارہ تھی، ان سے اسحاق کی ولادت ہوئی؛ چوں کہ باپ اور قوم کا تذکرہ ہو رہا ہے؛ اس لیے اس مناسبت سے خاندان والی بیوی سارہؓ کی اولاد کا ذکر ہوا، یہ سمجھ میں آرہا ہے (واللہ اعلم) ورنہ دوسری بیوی ہاجرہؓ سے اولاد پہلے پیدا ہوئی وہ اسماعیلؑ ہے، اللہ تعالیٰ کی نوازش دیکھو کہ دین کی نسبت پر آبائی خاندان چھوڑا تو وحشت محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اولاد اور نئی بیوی کے ذریعہ نیا باعزت خاندان عطا فرمایا۔
نوٹ: تفصیلی واقعہ کے لیے خطباتِ محمود جلد: (۴،۷) اور دیکھی ہوئی دنیا جلد سوم ملاحظہ فرمائیے۔
② آج تک ابراہیم علیہ السلام کا نام بڑے احترام سے زندہ ہے، ان کی یاد میں قربانی، حج اور درودِ ابراہیمی بھی زندہ ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے راز کی باتیں کر کے موسیٰ علیہ السلام کو (مخصوص) قرب دیا۔
④ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر بھائی کو نبوت ملی۔ ⑤ ہر نبی میں اوصافِ حمیدہ ہوتے ہی ہیں؛ لیکن جس نبی میں جو وصف امتیازی شان سے پایا جاوے اس کا خصوصی تذکرہ ہے۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾
فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

اور وہ (اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیتے تھے① اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے ﴿۵۵﴾ اور تم (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ سچائی (کی عادت) والے نبی تھے ﴿۵۶﴾ اور ہم نے ان (ادریس علیہ السلام) کو اونچے مقام پر اٹھالیا② ﴿۵۷﴾ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے یہ سب وہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا③، ان میں سے کچھ تو ان لوگوں (کی اولاد) میں سے ہیں جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا④ اور کچھ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہیں، اور یہ (سب نبی) ان (لوگوں) میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت دی اور جن کو ہم نے (ہمارے دین کے لیے) چن لیا (ان نبیوں کا ایسا اونچا مرتبہ ہے اس کے باوجود) ان کے سامنے جب رحمن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں (زمین پر) گر جاتے ہیں ﴿۵۸﴾ پھر ان (لوگوں) کے بعد ایسے لوگ ان کی جگہ پر آئے جنھوں نے نماز کو برباد کردیا⑤ اور (نفسانی) خواہشات (یعنی مزوں) کے پیچھے پڑ گئے، عنقریب وہ اپنی گمراہی (کا پھل عذاب کی شکل میں) سامنے دیکھ لیں گے ﴿۵۹﴾

① گھر میں ماحول بن جائے تو دوسروں کو دعوت دینا اور خود کے لیے استقامت آسان ہوجاتی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ان کو (کمالات کے) بلند مرتبے تک پہنچادیا۔③ (دوسرا ترجمہ) یہ وہ (خاص) لوگ ہیں کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں کی جماعت میں سے (تیسرا) نبیوں کی جماعت میں سے یہ وہ خاص لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے انعام فرمایا۔④ یہاں مذکور حضراتِ انبیاء میں ادریس علیہ السلام کے علاوہ باقی سب نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔⑤ گمراہی کی ابتدا ترکِ صلوۃ سے ہوتی ہے۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ﴿۶۰﴾
جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣالَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَہٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ وَعۡدُہٗ مَاۡتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا
یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَہُمۡ رِزۡقُہُمۡ فِیۡہَا بُکۡرَۃً وَّعَشِیًّا ﴿۶۲﴾ تِلۡکَ الۡجَنَّۃُ
الَّتِیۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ کَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّکَ ۚ لَہٗ مَا بَیۡنَ
اَیۡدِیۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَیۡنَ ذٰلِکَ ۚ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا فَاعۡبُدۡہُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِہٖ ؕ ہَلۡ تَعۡلَمُ لَہٗ سَمِیًّا ﴿۶۵﴾ ع

البتہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیا سو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا ﴿۶۰﴾ یہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کا رحمن نے اپنے بندوں سے وعدہ کر رکھا ہے، (جن کو) بندوں نے دیکھا بھی نہیں ہے①، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کا جو وعدہ ہے وہ (وعدہ) ضرور آ کر رہے گا ﴿۶۱﴾ اس (جنت) میں وہ (اللہ تعالیٰ کے بندے) سلامتی کی بات کے سوا کوئی لغو بات نہیں سنیں گے②، اس (جنت) میں ان (اللہ تعالیٰ کے بندوں) کو صبح و شام ان کی روزی ملتی رہے گی③ ﴿۶۲﴾ یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو وارث بنائیں گے جو متقی ہوگا ﴿۶۳﴾ اور ہم (فرشتے) تمھارے رب کے حکم کے بغیر (جب چاہو تب) نہیں اتر سکتے، جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی ہے اور تمھارے رب ایسے نہیں ہیں جو بھول جانے والے ہوں ﴿۶۴﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ اس کے رب ہیں، سو تو اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کر اور اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت پر جم کر رہ، کیا تمھاری جان کاری میں کوئی ایسا ہے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے جیسی صفات رکھتا ہو؟④ ﴿۶۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس کا رحمن نے اپنے بندوں سے غائبانہ (یعنی بندوں کے دیکھے بغیر) وعدہ کر رکھا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ "سلام" کے سوا کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ ③ یہ دو وقت تو ملنا یقینی ہے، دوسرے اوقات میں بھی چاہت ہوتے ہی کھانا ملے گا۔ ④ اللہ تعالیٰ (جیسے) نام والا ہو، جو اللہ تعالیٰ جیسا ہی ہو۔ سوال کر کے نفی کرنا ہے۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ
مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ
جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ
لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا
مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

اور یہ (کافر) انسان (یوں) کہتا ہے: جب میں مر جاؤں گا تو کیا واقعۃً میں زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ ﴿٦٦﴾ (جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) کیا انسان کو یہ بات یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اس (انسان) کو پیدا کیا تھا؛ حالاں کہ وہ (انسان) کچھ بھی نہیں تھا؟ ﴿٦٧﴾ سو تمھارے رب کی قسم! ہم ان (انسانوں) کو اور شیاطین کو ضرور جمع کریں گے① پھر ہم ان کو جہنم کے آس پاس (اس طرح) لاکر حاضر کریں گے کہ وہ (ہیبت کی وجہ سے) گھٹنوں پر گرے ہوں گے ﴿٦٨﴾ پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ہم ضرور کھینچ کر (جدا کر کے) نکالیں گے جو سب سے زیادہ رحمٰن سے سرکشی کرتے تھے ﴿٦٩﴾ پھر ہم ایسے لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو اس (جہنم) میں داخل کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں ﴿٧٠﴾ اور تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کا اس (جہنم) پر گذر نہ ہو② اس بات کو تمھارے رب نے لازمی طور پر اپنے اوپر طے کر لیا ہے ﴿٧١﴾ پھر ہم تقویٰ والوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس (جہنم) میں گھٹنوں پر پڑا ہوا ہم چھوڑ دیں گے ﴿٧٢﴾ اور جب ان (منکروں) کے سامنے ہماری آیتیں کھلی کھلی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں: دونوں (مسلمان اور کافر) جماعت میں سے (دنیا میں) کس کا مقام زیادہ اچھا ہے اور کس کی مجلس زیادہ عمدہ ہے؟ ﴿٧٣﴾

---

① محشر میں ایک مرحلے میں مؤمن، کافر، شیاطین سب ساتھ ہوں گے پھر الگ کیے جاویں گے، بعض نے ''واؤ'' مع کے معنی میں لیا ہے؛ یعنی کافر انسان اور شیاطین کو ایک زنجیر میں ساتھ باندھا جاوے گا۔

② مؤمنوں کا گذر ایمان کے نور کے ساتھ سلامتی سے تیزی سے ہوگا، وہ جہنم کو دیکھ لیں گے تو جنت کی قدر و قیمت ان کے دل میں زیادہ ہو جائے گی اور کافر پھنس کر گر جائیں گے۔

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا۝٧٤ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ
فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ
فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا۝٧٥ وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ
وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا۝٧٦ اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا
وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ؕ۝٧٧ اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۙ۝٧٨ كَلَّا ؕ
سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ۙ۝٧٩ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا۝٨٠

(یہ کافر لوگ یہ بات نہیں دیکھتے کہ) ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتیں ہلاک کردیں کہ ان کا سامان اوران کی ظاہری شان بان کتنی اچھی تھی؟ ﴿۷۴﴾ تم کہہ دو کہ: جوشخص گمراہی میں پڑا ہے اس کے لیے مناسب یہی ہے کہ رحمن اس کو لمبی ڈھیل دیتے رہیں، یہاں تک کہ جس کا ان سے وعدہ ہوا ہے جب اس کو وہ خود دیکھ لیں گے چاہے وہ (دنیا کا) عذاب ہو اور چاہے تو قیامت (کی سزا) ہو، تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ کس کا برا مکان تھا اور کس کا لشکر زیادہ کمزور تھا؟ ﴿۷۵﴾ جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اپنایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو (دنیا میں) ہدایت میں ترقی دیتے ہیں اور جو نیک عمل باقی رہنے والے ہیں اس کا ثواب تمھارے رب کے یہاں بہتر ملے گا اور اس کا انجام بھی اچھا ہی ہوگا ﴿۷۶﴾ (اے نبی! محمد ﷺ) کیا بھلا! تم نے اس آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کردیا اور (اوپر سے) کہتا ہے کہ: (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد ضرور ملیں گے؟ ﴿۷۷﴾ کیا اس نے غیب (کی دنیا) کو جھانک کر دیکھ لیا یا رحمن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ﴿۷۸﴾ ہرگز نہیں! جو کچھ وہ کہہ رہا ہے ہم اس کو لکھ لیتے ہیں اور ہم اس کے عذاب کو بڑھاتے ہی رہیں گے ﴿۷۹﴾ اور جس (مال اور اولاد) کے لیے وہ کہتا ہے (مرنے پر) اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا① ﴿۸۰﴾

---

① اس کے دو بیٹے مسلمان ہو گئے تھے۔

ع وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ
وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ
اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ
السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے کچھ معبود بنا رکھے ہیں؛ تاکہ وہ (معبود) ان کے لیے عزت (مدد) کا ذریعہ بنیں ﴿۸۱﴾ ایسا ہرگز نہیں ہوگا (بلکہ) وہ (باطل معبود) تو ان (کافروں) کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے اور وہ (بت) ان کے مخالف ہو جائیں گے ﴿۸۲﴾

(اے نبی!) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ یقینی بات ہے کہ ہم نے شیاطین کو کافروں پر چھوڑ دیا ہے جو ان کو (نافرمانی کے لیے) ابھارتے رہتے ہیں ﴿۸۳﴾ لہٰذا تم ان کے (عذاب) کے معاملے میں جلدی مت کرو، ہم ان کی (ہر چیز کی) پوری گنتی کر رہے ہیں① ﴿۸۴﴾ (قیامت کا وہ دن یاد رکھو) جس دن ہم (تمام) تقویٰ والوں کو رحمن کے پاس مہمان بنا کر جمع کریں گے② ﴿۸۵﴾ اور ہم مجرموں کو پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے ﴿۸۶﴾ ان (لوگوں) کو کسی کی سفارش کا اختیار نہیں ہوگا، ہاں! جس نے رحمن سے کوئی اجازت حاصل کر لی ہوگی (صرف وہی سفارش کرے گا)③ ﴿۸۷﴾ اور یہ (مشرکین) کہنے لگے کہ: رحمن تو اولاد رکھتا ہے ﴿۸۸﴾ پکی بات یہ ہے کہ تم نے بڑی سخت بات کہہ ڈالی④ ﴿۸۹﴾ ایسی بات کی وجہ سے (لگتا ایسا ہے کہ) ابھی قریب ہی میں آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑے ﴿۹۰﴾

---

① وہ تمام چیزیں جن پر ان کو سزا ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) وفد کی شکل میں۔ (تیسرا ترجمہ) سوار کر کے۔
③ آیت میں 'عہد' یعنی کلمہ طیبہ یا کتاب اللہ کا حفظ مع ادائے حقوق قرآن۔ اور سفارش کے لیے اللہ کی اجازت بھی ضروری ہوگی۔
④ (دوسرا ترجمہ) پکی بات یہ ہے کہ تم بھاری چیز میں پھنسے ہو (تیسرا) پکی بات یہ ہے کہ تم نے بڑی سنگین حرکت کی ہے۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ
اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ
الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع ٦

اس بات پر کہ انھوں نے رحمن کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے ﴿۹۱﴾ رحمن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اولاد رکھے ﴿۹۲﴾ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب رحمن کے سامنے ایک بندہ بن کر حاضر ہوگا ﴿۹۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ (رحمن نے) ان سب کو (اپنی قدرت کے) احاطے میں لے رکھا ہے اور ان کو خوب اچھی طرح گن رکھا ہے ﴿۹۴﴾ اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے آئے گا ﴿۹۵﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے رحمن ان کے لیے (مخلوق کے دلوں میں) محبت پیدا کر دیں گے ﴿۹۶﴾ سو اس (قرآن) کو ہم نے تمھاری (عربی) زبان میں آسان کر دیا ہے؛ تاکہ تم اس (قرآن) کے ذریعے تقویٰ والوں کو خوش خبری سناؤ اور جھگڑنے والے لوگوں کو① اس (قرآن) کے ذریعے ڈراؤ ﴿۹۷﴾ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، کیا ان (ہلاک ہونے والوں) میں سے کسی کی آہٹ پاتے ہو؟② کیا ان (ہلاک ہونے والوں) میں سے کسی کی ہلکی سی آواز③ تم کو سنائی دیتی ہے؟④ ﴿۹۸﴾

---

① توحید، رسالت اور مرنے کے بعد زندہ ہونا ان امور میں جو جھگڑتے ہیں۔ 'لُدّ' ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کو کسی بات میں قائل کرنا ممکن نہ ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) کیا ہلاک ہونے والوں میں سے کسی کو تم دیکھتے ہو؟۔

③ ایسی مخفی آواز جو سمجھ میں بھی نہ آوے اس کو ''رکز'' کہتے ہیں۔

④ یعنی ایسے ہلاک ہو گئے کہ ان کا کوئی نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

سورۃ طٰہ (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو چونتیس (۱۳۴) یا پینتیس (۱۳۵) آیتیں ہیں، سورۂ ابراہیم یا سورۂ مریم کے بعد اور سورۂ واقعہ سے پہلے پینتالیس (۴۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

حدیث میں آتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کے سامنے) سورۂ طٰہٰ اور یاسین پڑھی، فرشتوں نے جب قرآن (کی یہ سورتیں) سنی تو بول اٹھے: اس امت کے لیے مبارک بادی ہو جس پر یہ اتارا جائے، خوش خبری ہے ان سینوں کے لیے جو اس کو اٹھائیں گے؛ یعنی یاد کریں گے اور خوش خبری ہے ان زبانوں کے لیے جو اس کی تلاوت کریں گی۔

اس سورت کے شروع میں طٰہٰ کا لفظ آیا ہے۔

طٰہٰ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ''ط'' اور ''ہ'' یہ دونوں حروفِ تہجی ہے، حروفِ مقطعات میں سے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ''طٰہٰ'' ایک معنیٰ والا کلمہ ہے جس کا معنیٰ ہوتا ہے: اے شخص! اور ظاہر ہے کہ کامل مرد اور کامل شخص حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۃ الکلیم'' ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بہت اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

آیتِ کریمہ ''فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ۝'': حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سِرّ'' وہ ہے جو انسان کے دل میں چھپی ہوئی بات، جو خیالات انسان کے دل میں آویں، اور ''اخفیٰ'': جو بات آئندہ انسان کے دل میں آنے والی ہے اور ابھی خود انسان کو بھی پتہ نہیں ہے کہ آئندہ اس کے دل میں کیا بات آنے والی ہے؛ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آئندہ انسان کے دل میں پیش آنے والی بات کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
طٰهٰ ① مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ② اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ③ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ
الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ④ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ⑤ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑥ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ⑦
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ⑧ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑨ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طٰہٰ ﴿۱﴾ (اے نبی!) ہم نے (یہ) قرآن تم پر اس لیے نہیں اتارا کہ (تم) تکلیف میں پڑ جاؤ ﴿۲﴾ بلکہ یہ تو جو (آدمی) ڈرتا ہے اس کے لیے نصیحت ہے ﴿۳﴾ (قرآن) اس ذات نے اتارا ہے جس نے زمین اور اونچے آسمان پیدا کیے ﴿۴﴾ رحمٰن ① (اپنی شان کے موافق) عرش پر قائم ہیں ﴿۵﴾ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان (آسمان اور زمین) کے بیچ میں ہے اور گیلی (تر) مٹی کے نیچے جو ہے اسی (رحمٰن) کی مالکی ہے ﴿۶﴾ اور اگر تم زور سے کوئی بات کہو تو (اس کی تو اللہ تعالیٰ کو خبر ہے ہی) کیوں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تو چھپی ہوئی باتوں کو ② اور اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی باتوں کو ③ جانتے ہیں ﴿۷﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) کے اچھے اچھے نام ہیں ﴿۸﴾ اور (اے محمد! ﷺ) کیا تمھارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ پہنچا؟ ﴿۹﴾ جب ان (موسیٰ علیہ السلام) کو (طور پہاڑ پر ایک) آگ نظر آئی تو اپنی بیوی سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید کہ میں اس میں سے تمھارے پاس کوئی شعلہ لے آؤں یا آگ کے پاس مجھے راستے کا پتہ (بتانے والا کوئی) مل جائے ﴿۱۰﴾

---

① جو بہت ہی رحمت والے ہیں۔ ② یعنی جو بات دل میں ہے۔ ③ یعنی جو ابھی تک دل میں نہیں آئی آئندہ آئے گی، اس طرح کی باتوں کو تو خود انسان بھی نہیں جانتا، باری سبحانہ وتعالیٰ جانتے ہیں۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا
تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ
بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾

سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان کو آواز دی گئی کہ: اے موسیٰ! ﴿۱۱﴾ پورا یقین رکھو! میں ہی تمھارا رب ہوں، سو تم اپنے دونوں جوتوں کو نکال دو①، یقینی بات ہے کہ تم طُویٰ نامی مقدس میدان میں ہو② ﴿۱۲﴾ اور میں نے (نبوت کے لیے) تم کو چن لیا ہے، سو جو بات وحی کے ذریعے کہی جائے وہ دھیان سے سنو③ ﴿۱۳﴾ حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو تم میری ہی بندگی کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو④ ﴿۱۴﴾ یقین رکھو! قیامت تو آنے ہی والی ہے، میں (ابھی) اس (قیامت کے وقت) کو چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں؛ تاکہ ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے کام کا بدلہ دیا جاوے ﴿۱۵﴾ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتا ہو وہ تم کو قیامت (کے فکر) سے ہرگز غافل نہ کردے⑤ ورنہ تم (بے فکری کی وجہ سے) ہلاک ہو جاؤ گے ﴿۱۶﴾ اور اے موسیٰ! تمھارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ ﴿۱۷﴾

① مقدس مقام میں مقدس کلام سن رہے ہو اس کا ادب سکھایا گیا، اسی طرح مبارک وادی کی مٹی کی برکت آپ کے بدن کو لگے۔ ② اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے زمین کے خاص حصوں کو امتیازات اور شرف عطا فرماتے ہیں۔
③ سنتے ہوئے فضول حرکت نہ ہو، نظر نیچی ہو۔ سمجھنے کی کوشش ہو۔ خلل پیدا کرنے والی کوئی بھی بات اس وقت نہ ہو۔ یہ کلامِ الٰہی سننے کے آداب بھی بتا دیے گئے۔
④ نماز کی روح اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، شروع سے آخر تک نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) قیامت کی تیاری کرنے سے تم کو ہرگز روک نہ دیوے (جو قیامت پر ایمان نہ رکھے اور نفسانی خواہشات پر چلے ایسوں کی صحبت میں مت رہو؛ ورنہ انسان آخرت سے غافل ہو کر برباد ہو جاتا ہے)۔

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾
قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫
سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ ع
رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾

موسیٰ () نے عرض کیا: یہ تو میری لکڑی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس (لکڑی) کے ذریعے اپنی بکریوں پر (درخت سے) پتے جھاڑتا ہوں اور میرے دوسرے کام بھی اس سے پورے ہوتے ہیں ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اس (لکڑی) کو (نیچے زمین پر) پھینک دو ﴿۱۹﴾ پھر جب موسیٰ () نے وہ (لکڑی) ڈال دی تو وہ (ڈالتے ہی) یکایک (اللہ تعالیٰ کی قدرت سے) ایک دوڑتا سانپ بن گئی ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (موسیٰ!) اس کو پکڑ لو، اور ڈرو نہیں، ہم ابھی اس کو اس کی پہلی (لکڑی والی) حالت پر لوٹا دیتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور تم اپنے ہاتھ کو اپنی (بائیں) بغل میں دباؤ تو وہ کسی بیماری کے بغیر سفید ہو کر (بہت چمکتا) نکلے گا① یہ (تمھاری نبوت کے لیے) دوسری نشانی ہے ﴿۲۲﴾ تاکہ ہم تم کو اپنی نشانیوں میں سے بعض بڑی نشانیاں دکھائیں ﴿۲۳﴾ تم فرعون کے پاس جاؤ، وہ شرارت میں حد سے نکل گیا ہے② ﴿۲۴﴾ موسیٰ () نے عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے میرے سینے کو کھول دیجیے③ ﴿۲۵﴾ اور میرے لیے میرے کام کو آسان کر دیجیے ﴿۲۶﴾ اور میری زبان سے (لکنت کی) گرہ کھول دیجیے ﴿۲۷﴾

① منقول ہے کہ حضرت موسیٰ کا ہاتھ اس وقت سورج کی روشنی سے بھی زیادہ چمک دار ہو جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ کے قلبِ اطہر میں جو ایمان کا نور تھا اس کا ایک عکس ہاتھ پر منتقل ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہ چمک ہوتی تھی، ایمان کا نورِ کامل پل صراط پر جگمگاوے گا اور پورا پل صراط روشن ہوگا۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ بہت داداگری کر رہا ہے۔
③ حوصلہ بلند کر دیجیے، علومِ نبوت کے لیے سینہ کھول دیجیے، دعوت کی راہ میں آنے والی تکالیف سہن کرنے کے لیے سینہ کھول دیجیے۔

يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِيۡ ﴿۲۸﴾ وَاجۡعَلۡ لِّيۡ وَزِيۡرًا مِّنۡ اَهۡلِيۡ ﴿۲۹﴾ هٰرُوۡنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِيۡ ﴿۳۱﴾
وَاَشۡرِكۡهُ فِيۡۤ اَمۡرِيۡ ﴿۳۲﴾ كَيۡ نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا
بَصِيۡرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ﴿۳۷﴾ اِذۡ
اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِي التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِي الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ
بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّيۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّيۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِيۡ ﴿۳۹﴾

جس کی وجہ سے وہ (لوگ) میری بات کو سمجھ سکیں① ﴿۲۸﴾ اور میرے خاندان کے ایک آدمی کو میری مدد کرنے کے لیے مقرر کر دیجیے ﴿۲۹﴾ (یعنی) ہارون کو جو میرا بھائی ہے ﴿۳۰﴾ (اور) ان (ہارون علیہ السلام) کے ذریعے میری طاقت کو مضبوط کر دیجیے② ﴿۳۱﴾ اور ان (ہارون علیہ السلام) کو میرے کام میں شریک بنا دیجیے ﴿۳۲﴾ تا کہ ہم (دونوں مل کر) آپ کی زیادہ تسبیح کریں ﴿۳۳﴾ اور ہم آپ کا ذکر زیادہ کریں③ ﴿۳۴﴾ یقیناً آپ ہماری حالت کو اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۳۵﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! پکی بات ہے جو کچھ تم نے مانگا وہ سب تم کو دے دیا گیا ﴿۳۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم پر ایک اور مرتبہ بھی احسان کیا تھا ﴿۳۷﴾ اس وقت کو یاد کرو (وہ احسان یہ ہے کہ) جب ہم نے تمھاری اماں کو (الہام کے ذریعے) حکم بھیجا جو ہم آگے سنا رہے ہیں ﴿۳۸﴾ (وہ حکم یہ تھا) کہ اس (بچے موسیٰ) کو صندوق میں رکھ دو، پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو، پھر دریا اس (صندوق) کو کنارے پر لا کر ڈال دے گا④ جس کے نتیجے میں ان (موسیٰ علیہ السلام) کو ایک ایسا آدمی (یعنی فرعون) اٹھائے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور ان (موسیٰ علیہ السلام) کا بھی دشمن ہے اور (اے موسیٰ!) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی⑤ اور (یہ سب کام اس لیے کیے) تا کہ تم میری نظروں کے سامنے پرورش پاؤ⑥ ﴿۳۹﴾

① مخاطب سمجھ جائے یہ کلام کرنے کا مقصد ہوتا ہے۔② ایک بھائی نے دوسرے بھائی کے لیے غائبانہ بے مثال دعا مانگی۔
③ جمع کے صیغے سے معلوم ہوا کہ اجتماعی ذکر کے خاص فوائد ہیں۔ اور اچھا ماحول اور اچھے رفقا خود ذکر کے داعی بنتے ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) (اے دریا!) اس صندوق کو کنارے پر لا کر ڈال دے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) محبوبیت ڈال دی۔⑥ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پرورش پانے لگے۔

اِذۡ تَمۡشِیۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى مَنۡ یَّكۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیۡ تَقَرَّ
عَیۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ ؕ وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّیۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوۡنًا ۬ فَلَبِثۡتَ
سِنِیۡنَ فِیۡۤ اَهۡلِ مَدۡیَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوۡسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِیۡ ﴿ۚ۴۱﴾ اِذۡهَبۡ
اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰیٰتِیۡ وَلَا تَنِیَا فِیۡ ذِكۡرِیۡ ﴿ۚ۴۲﴾ اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿ۚ۴۳﴾ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا
لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوۡ یَخۡشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ یَّفۡرُطَ عَلَیۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ یَّطۡغٰى ﴿۴۵﴾

(اس وقت کو یاد کرو) جب تمھاری بہن (گھر سے) چلتی ہوئی آئی اور (فرعون کے ملازموں سے) کہنے لگی: کیا میں تم کو اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس بچے کی پرورش کرے؟ پھر (اس طرح) ہم نے تم کو تمھاری ماں کے پاس واپس لوٹا دیا؛ تاکہ اس (تمھاری ماں) کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے (غلطی سے) ایک (فرعونی) آدمی کو مار ڈالا تھا①، پھر ہم نے تم کو اس غم (پریشانی) سے نجات دی اور ہم نے تمھارے بہت سارے امتحانات لیے② پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے، پھر تم اے موسیٰ! مقدر سے (یعنی تقدیر کے فیصلے کے مطابق یہاں) آئے③﴿۴۰﴾ اور میں نے تم کو خاص اپنے (کام کے) لیے بنایا ہے④﴿۴۱﴾ (موسیٰ!) تم اور تمھارا بھائی میری نشانیوں کو لے کر (توحید کی دعوت دینے کے لیے) جاؤ، اور میرا ذکر کرنے میں تم سستی مت کرنا⑤﴿۴۲﴾ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، یقیناً وہ حد سے بہت آگے نکل گیا ہے⑥﴿۴۳﴾ پھر تم دونوں اس (فرعون) کو نرم بات کہو؛ شاید کہ وہ (فرعون) نصیحت قبول کرے یا (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈر جائے﴿۴۴﴾ دونوں (بھائیوں) نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ (فرعون) ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکشی نہ کرنے لگے⑦﴿۴۵﴾

---

①اس مقتول آدمی کا نام ''قاب'' تھا جو فرعون کا طباخ تھا۔ ②امتحان ترقی کا ذریعہ ہے اس لیے محلِ نصیحت میں بیان ہوا۔ ③(دوسرا ترجمہ) پھر تم ایک خاص وقت پر (جو نبوت دینے کے لیے طے تھا) یہاں (طورِ سینا پر) آئے۔ ④(دوسرا ترجمہ) میں نے تم کو (اپنا نبی بنانے کے لیے) منتخب کیا۔ ⑤دین کی دعوت کے لیے روانگی کے وقت اہم ترین ادب بتایا گیا: ذکر کی پابندی جو دینی کام میں قوت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ⑥(دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ داداگری کر رہا ہے (تیسرا ترجمہ) اس نے بہت سر اٹھایا ہے۔ ⑦(دوسرا ترجمہ) یا شرارت کرنے لگے (تیسرا ترجمہ) یا جوش میں آجائے۔

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِىۡ مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاۡتِيٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّكَ فَاَرۡسِلۡ
مَعَنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبۡهُمۡ ؕ قَدۡ جِئۡنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ
اتَّبَعَ الۡهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنۡ
رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِىۡۤ اَعۡطٰى كُلَّ شَىۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ
الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿۵۲﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں نہ ڈرو، یقیناً میں تمھارے ساتھ ہوں① میں (سب کچھ) سن بھی رہا ہوں اور (ہر چیز) دیکھ بھی رہا ہوں ﴿۴۶﴾ تو اب تم دونوں اس (فرعون) کے پاس جاؤ، اور تم دونوں (اس فرعون کو) کہو: ہم تو تیرے رب کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں، سو تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے② اور ان کو (کسی طرح کی) تکلیف مت پہنچا (اور) ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی نشانی لے کر آئے ہیں اور اس آدمی کے لیے سلامتی ہے جو ہدایت (یعنی صحیح راستے) کی اتباع کرے ﴿۴۷﴾ یقینی بات یہ ہے ہم پر یہ وحی آئی ہے کہ (ہر قسم کا) عذاب اسی شخص کو ہوگا جو (سچے دین کو) جھٹلاوے اور منہ پھیر لیوے ﴿۴۸﴾ (دونوں کی سب باتیں سن کر) فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ ﴿۴۹﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو (اس کے مناسب) اس کی صورت عطا فرمائی، پھر (اس کی) رہنمائی بھی فرمائی③ ﴿۵۰﴾ فرعون نے کہا: تو ان (نبیوں کو جھٹلانے والی) قوموں کا کیا حال ہوا جو پہلے گذر گئیں؟ ﴿۵۱﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان کی خبر تو میرے رب کے پاس ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہے، میرے رب غلطی بھی نہیں کرتے ہیں اور بھولتے بھی نہیں ہیں④ ﴿۵۲﴾

---

① دین کی دعوت لے کر چلنے والے کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔

② اپنی امت کو دنیوی تکالیف سے نجات دلانا یہ بھی نبیوں کا کام ہے۔

③ ہر مخلوق کو کس کام کے لیے پیدا کیا، اس کو کیا کرنا ہے، اس کو کیسے زندگی گذارنی ہے کیسے ڈیوٹی بجالانی ہے اس کی رہنمائی خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی اس کو ہدایتِ تکوینی کہتے ہیں۔

④ کرنا کچھ چاہے اور کچھ دوسرا ہو جاوے ایسی غلطی اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں ہے۔ میرے رب کسی چیز سے غافل نہیں۔

الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَکَ لَکُمۡ فِیۡهَا سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ
فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿٥٣﴾ کُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ
لِّاُولِی النُّهٰی ﴿٥٤﴾ؑ مِنۡهَا خَلَقۡنٰکُمۡ وَفِیۡهَا نُعِیۡدُکُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی ﴿٥٥﴾ ع
وَلَقَدۡ اَرَیۡنٰهُ اٰیٰتِنَا کُلَّهَا فَکَذَّبَ وَاَبٰی ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا
بِسِحۡرِکَ یٰمُوۡسٰی ﴿٥٧﴾ فَلَنَاۡتِیَنَّکَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ فَاجۡعَلۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکَ مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُهٗ
نَحۡنُ وَلَاۤ اَنۡتَ مَکَانًا سُوًی ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوۡعِدُکُمۡ یَوۡمُ الزِّیۡنَةِ وَاَنۡ یُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًی ﴿٥٩﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) جنھوں نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور اس (زمین) میں تمھارے لیے راستے بنائے اور آسمان سے پانی اتارا، سو ہم نے اس (پانی) کے ذریعے سے مختلف قسم کی نباتات (یعنی سبزیاں) نکالیں ﴿۵۳﴾ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ، یقیناً ان سب باتوں میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵۴﴾

اسی (زمین) میں سے ہم نے تم کو (ابتدا میں) پیدا کیا، اور اسی (زمین) میں ہم تم کو (موت کے بعد) واپس لوٹا دیں گے اور اسی (زمین) سے ہم تم سب کو (قیامت میں) پھر دوبارہ نکالیں گے ﴿۵۵﴾ اور حقیقت میں ہم نے اس (فرعون) کو اپنی سب نشانیاں (جو اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں) دکھادیں، سو وہ (فرعون) تو جھٹلاتا ہی رہا اور انکار ہی کرتا رہا ﴿۵۶﴾ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تو کیا ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ تو اپنے جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے باہر نکال دے ﴿۵۷﴾ تو اچھا اب ہم (بھی) تیرے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے، اب تم کسی کھلے میدان میں ہمارے اور تمھارے درمیان مقابلے کا ایسا وعدہ طے کرلو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں نہ تم کرو ﴿۵۸﴾ موسیٰ نے کہا: تمھارے (ساتھ مقابلے کے) وعدہ کا دن وہی ہے جس دن میں جشن[1] منایا جاتا ہے اور یہ کہ چاشت (یعنی دن چڑھنے) کے وقت لوگ جمع کر لیے جائیں گے ﴿۵۹﴾

---

[1] کوئی دن تھا جب فرعونی لوگوں کا بڑا میلہ ہوتا تھا جس میں وہ اچھے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ

اس پر وہ (فرعون دربار سے اٹھ کر اپنی جگہ سے) چلا گیا، سو اس نے اپنی مکاری کے سارے داؤ جمع کیے، پھر وہ (مقابلے کے لیے) آیا ﴿۶۰﴾ (اس مقابلہ کے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے کہا①: افسوس تم پر! اللہ تعالیٰ پر (کفر کر کے) جھوٹ مت بولو②، ورنہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو کسی (سخت) عذاب سے بالکل تباہ و برباد کر دیں گے اور جو کوئی بھی (اللہ تعالیٰ پر) بہتان باندھے تو وہ (اپنے مقصد میں) ناکام رہتا ہے ﴿۶۱﴾ سو (موسیٰ علیہ السلام کی اس بات پر) وہ (جادوگر لوگ) آپس میں اپنے کام کے بارے میں اختلاف کرنے لگے③ اور انھوں نے چپکے چپکے مشورہ کیا ﴿۶۲﴾ وہ (مصر کے فرعونی لوگ) کہنے لگے: یقینی طور پر بات یہ ہے کہ یہ (موسیٰ اور ہارون) دونوں جادوگر ہیں، وہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں اور تمھارے سب سے اچھے (مصری فرعونی) دین کو ختم کر ڈالنا چاہتے ہیں④ ﴿۶۳﴾ سو تم سب (جادوگر) مل کر اپنی ساری تدبیر پکی کر لو⑤ پھر صفیں باندھ کر کے (مقابلے کے لیے) تم آؤ⑥،

① عین مقابلے کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی، یہ ہے داعیٔ حق کا حال ہر مناسب موقع پر ہر حال میں پہلا کام دعوت کا کرنا ہے یہاں مقابلے کے وقت تیار مجمع مل گیا تو دعوت دینا شروع کر دی۔ ② (دوسرا ترجمہ) بہتان مت باندھو۔ سب سے بڑا بہتان کفر کرنا ہے۔ ③ اخلاص سے دی ہوئی دعوت کا اثر ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی برکت سے سچائی کا ان کو احساس ہوا اور مقابلہ کرنا یا نہ کرنا اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ④ قوم کے سرداروں کو بھی 'طریقہ' کہتے ہیں مصریوں کی باعزت قیادت اور سرداری کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ⑤ یہ ہے قدیم زمانے سے چلی آئی گندی سیاست کہ ایسے موقع پر علاقائی، وطنی، مذہبی تعصبات کے نعرے لگا کر لوگوں کو مشتعل کر کے اپنا ہم نوا بنایا جائے۔
نوٹ: ''فَاَجْمِعُوْا'' میم کے کسرہ والی قراءت میں مضبوط کا معنیٰ اور فتحہ والی قراءت میں جمع کرنے کا معنیٰ ہوگا۔ ⑥ آیت کا مطلب: ایک رائے پر متفق ہو جاؤ، یا خوب مضبوط ہو کر نکلو، صف بنانے کے لیے نکلو؛ چوں کہ اس سے رعب پڑتا ہے۔
نوٹ: دشمنانِ دین کے یہاں بھی صف کی اہمیت تھی، جو آج مسلمانوں میں نہیں ہے۔

وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ
اَلۡقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا
تَسۡعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ﴿٦٧﴾ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلۡقِ
مَا فِىۡ يَمِيۡنِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السَّاحِرُ حَيۡثُ
اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَمُوۡسٰى ﴿٧٠﴾

اور یقین رکھو آج جو غالب آئے گا وہی کامیاب ہوگا ﴿۶۴﴾ جادوگروں نے (مقابلے میں آ کر) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنی لاٹھی پہلے) ڈالیں یا ہم پہلے ڈالنے والے ہوں① ﴿۶۵﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں تم ہی پہلے ڈالو، پھر اچانک ان (جادوگروں) کی رسیاں اور لاٹھیاں (نظر بندی کی وجہ سے) ان کے جادو کے نتیجے میں اس (موسیٰ علیہ السلام) کے خیال میں ایسی محسوس ہونے لگیں کہ وہ تو دوڑ رہی ہیں ﴿۶۶﴾ یہ دیکھ کر موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دل میں تھوڑا سا ڈر محسوس ہوا② ﴿۶۷﴾ ہم نے کہا کہ: (اے موسیٰ!) تم ڈرو نہیں، یقین رکھو کہ تم ہی غالب آؤ گے ﴿۶۸﴾ اور جو (لاٹھی) تمھارے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو (میدان میں) ڈال دو③ وہ ان (جادوگروں) کی بنائی ہوئی تمام چیزوں کو نگل جائے گی جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف ایک جادوگر کا فریب ہی ہے اور جادوگر کہیں بھی چلا جائے اس کو فلاح نہیں ملتی④ ﴿۶۹﴾ پھر⑤ تمام جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے، وہ (جادوگر زور سے) کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے ﴿۷۰﴾

---

① یہ جادوگروں کی طرف سے ادب کا اظہار ہے، ہوسکتا ہے کہ نبی کے ساتھ اس طرح کے ادب کے برتاؤ نے ان کو ایمان کی سعادت سے مالا مال کیا ہو۔ ② لوگ معجزہ اور جادو میں کیسے فرق کر سکیں گے اس بات کا ڈر رہا۔

③ میدان میں دوڑتے ہوئے سانپوں سے بچاؤ کا ایک ہی ذریعہ عصا تھا، اس کو بھی چھوڑنے کا حکم ہوا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پورا کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی۔ نتیجہ نکلا کہ حالات کے ظاہری تقاضوں کے خلاف اللہ کے حکم پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور آوے گی ④ اس کا بھلا نہیں ہوتا۔

⑤ موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی پھینک دی اور وہ لاٹھی اژدہا بن گئی اور اس اژدہے نے جادوگروں کی تمام چیزوں کو نگل لیا اس منظر کا ایسا اثر ہوا کہ۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫
وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا
الثلثة بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ
مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

(یہ دیکھ کر) اس (فرعون) نے کہا: تم (جادوگروں) کو میں اجازت دوں اس سے پہلے ہی اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے، (اب) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ (موسیٰ) تم سب کا بڑا (سردار) ہے، جس نے تم سب کو جادو سکھایا سو (میں نے پکا ارادہ کرلیا کہ) میں تمھارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا اور تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر چڑھاؤں گا① اور (اب) تم کو برابر پتہ چل جائے گا کہ ہم میں (یعنی مجھ میں اور موسیٰ کے رب میں) کس کا عذاب زیادہ سخت ہے اور دیر تک باقی رہنے والا ہے ﴿۷۱﴾ ان (نومسلم) جادوگروں نے کہا: جس (اللہ تعالیٰ) نے ہم کو پیدا کیا اس کی قسم! ہمارے سامنے جو صاف صاف نشانیاں② آچکیں اس کے مقابلے میں (اب) ہم تجھ کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتے③ اب تجھے جو کرنا ہو کر ڈال، تو صرف اسی دنیا کی زندگی میں حکم چلا سکتا ہے④ ﴿۷۲﴾ یقیناً ہم ہمارے رب پر ایمان لائے؛ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور جو جادو تو نے ہم سے زبردستی کروایا (اللہ) اس کو بھی (معاف کردیوے) اور اللہ ہی سب سے اچھے ہیں اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں ﴿۷۳﴾ حقیقت میں جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا تو اس (مجرم) کے لیے جہنم ہے، وہ (مجرم) اس میں نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا⑤ ﴿۷۴﴾

① اونچی جگہ سے بھاگ بھی نہ سکے اور دوسروں کو نظر بھی آوے تو عبرت ہو۔ ② اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی اور موسیٰؑ کی نبوت کی۔ ③ تجھ کو ہرگز زیادہ (بڑھا ہوا) نہیں سمجھیں گے۔ ④ دنیا کی زندگی میں ہی کچھ سزا دے سکتا ہے دوسرا تو کیا کرسکتا ہے؟ ابھی ایمان لانے والے نبی کی چند لمحات صحبت کی برکت سے کیسا مضبوط ایمان ہو گیا کہ جان دینے کے لیے تیار ہے ایمان چھوڑنے تیار نہیں۔ ⑤ اس تکلیف سے جینا موت سے بدتر ہوگا اس لیے وہ جینا زندگی کہلانے کے قابل نہ ہوگا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى ع
مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا
تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ
الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

اور جو شخص اس (رب) کے پاس ایمان کے ساتھ آیا، اس نے نیک اعمال بھی کر رکھے ہیں تو ان کے لیے بڑے اونچے درجات ہوں گے ﴿۷۵﴾ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں، اس کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس آدمی کا بدلہ ہے جو (کفر سے) پاک رہا① ﴿۷۶﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (وحی کے ذریعے) موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا یہ کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہو جاؤ، سو (لاٹھی مار کر) تم ان کے لیے سمندر میں سوکھے راستے بنا دینا کہ نہ تم کو (دشمن کے) آ کر پکڑنے کا خطرہ ہو اور (ڈوبنے کا) ڈر (بھی) نہ ہو ﴿۷۷﴾ سو فرعون نے اپنے لشکروں کو لے کر ان (بنی اسرائیل) کا پیچھا کیا، پھر دریا نے ان (فرعونیوں) کو جیسا (خوفناک طریقے سے) ڈھانکنا تھا ویسا ڈھانک ہی لیا② ﴿۷۸﴾ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور (ان کو) صحیح راستہ نہیں دکھایا ﴿۷۹﴾ اے بنی اسرائیل! پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دے دی اور طور پہاڑ کی داہنی جانب آنے کا تم سے وعدہ طے کر لیا③ اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا ﴿۸۰﴾ جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی ہے اس میں سے تم کھاؤ اور اس (روزی) میں تم شرعی حد سے آگے مت نکلو④ ورنہ میرا غضب تم پر اترے گا اور جس پر میرا غضب اترا سو وہ تو ہلاکت میں گر کر ہی رہتا ہے ﴿۸۱﴾

① "تزکیہ" پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ② یعنی پانی کی موجوں نے ڈھانک کر غرق کر دیا۔ ③ یعنی تمہارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تمہارے فائدے کے لیے وعدہ طے کیا، وہاں بلا کر تورات کتاب دینی تھی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور تم زیادتی مت کرو۔ (حرام طریقے سے روزی حاصل مت کرو اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھا کر گناہ مت کرو)۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ﴿۸۲﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ
یٰمُوْسٰی ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا
قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ
قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ
اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿۸۶﴾

اور یہ حقیقت ہے کہ جس (آدمی) نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر سیدھے راستے پر قائم رہا تو میں اس کو بہت ہی بخشنے والا ہوں ﴿۸۲﴾ اور اے موسیٰ! اپنی قوم سے پہلے ہی (کس سبب سے) تم جلدی آ گئے؟ ﴿۸۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ سب میرے پیچھے پیچھے ہی آ رہے ہیں اور میں تو آپ کے پاس اس لیے جلدی آ گیا تا کہ اے میرے رب! آپ (زیادہ) خوش ہو جائیں ﴿۸۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارے آنے کے بعد تمھاری قوم کو ایک فتنے میں مبتلا کیا ہے اور ان کو سامری نے گمراہ کر دیا ﴿۸۵﴾ سو موسیٰ (علیہ السلام) غصے اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! کیا تم سے تمھارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا①؟ تو کیا تم پر کوئی لمبی مدت گزر گئی تھی②؟ یا تم یہ چاہتے تھے کہ تمھارے رب کا تم پر غضب اترے اس لیے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا③ ﴿۸۶﴾

---

① اچھے وعدے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک جامع کتاب دی جائے گی جس پر عمل کر کے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے، یا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کی برکت سے دنیا و آخرت میں کامیابی ملے گی۔

② یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی لمبے زمانے سے طور پہاڑ پر گئے نہیں تھے، بس ابھی چند روز پہلے ہی تو گئے اور وہاں قیام بھی مختصر وقت کے لیے تھا، پھر بھی تم نے بچھڑے کو معبود بنا ڈالا۔ نوٹ: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے جب کوئی قوم لمبے عرصے تک دور رہتی ہے تو رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو کر کسی دینی فتنے میں مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ رہتا ہے۔

③ موسیٰ علیہ السلام جب طور پر تشریف لے گئے تو قوم نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے واپس آنے تک کوئی نیا کام نہیں کریں گے اور آپ کے نائب ہارون علیہ السلام کی اتباع کرتے رہیں گے اس وعدے کو انھوں نے پورا نہیں کیا، ہارون علیہ السلام کے سمجھانے کے باوجود بات نہیں مانی اور بچھڑے کی عبادت میں لگ گئے۔ سامری والے فتنہ کے دور میں بنی اسرائیل کی تین جماعت بن گئی: (۱) توحید پر قائم رہنے والے (۲) بچھڑے کی پرستش کرنے والے لیکن ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام منع فرماویں گے تو ہم چھوڑ دینگے (۳) موسیٰ علیہ السلام منع فرماوے تو بھی بت پرستی نہ چھوڑنے کا عزم کرنے والے۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا
فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ
وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ ع
فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

قوم کے لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی ؛ بلکہ ہوا یہ کہ (قبطی) قوم کے زیورات کا بھاری بوجھ ہم پر لدا ہوا تھا، سو ہم نے ان (زیورات) کو ڈال دیا، پھر اسی طرح سامری نے (اس کے پاس جو کچھ تھا آگ میں) ڈال دیا ﴿۸۷﴾ سو اس (سامری) نے ان (لوگوں) کے سامنے ایک بچھڑا (زیور میں سے بنا کر) نکالا جو صرف ایک جسم تھا، جس میں سے (بچھڑے جیسی) ایک آواز نکلتی تھی (یہ منظر دیکھ کر سامری کی بات ماننے والے، یعنی بچھڑے کی پوجا کرنے والے) لوگ کہنے لگے: یہ تمھارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے، سو وہ (موسیٰ) بھول گئے [1] ﴿۸۸﴾ کیا وہ (گمراہ لوگ) اتنا بھی نہیں دیکھ رہے تھے کہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا اور ان کے کسی نقصان کا اختیار نہیں رکھتا تھا اور نفع کا (اختیار) بھی نہیں (رکھتا تھا) [2] ﴿۸۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہارون (علیہ السلام) نے پہلے ہی سے [3] ان (بنی اسرائیل) کو کہہ دیا تھا کہ: اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے فتنے (یعنی گمراہی) میں پڑ گئے ہو اور حقیقت میں تمھارا رب تو رحمن ہے، سو تم میری بات مانو اور میرے کہنے پر چلو ﴿۹۰﴾ وہ (بنو اسرائیل) کہنے لگے: جب تک موسیٰ (علیہ السلام) واپس لوٹ کر ہمارے پاس نہ آویں ہم تو اس (بچھڑے) کی عبادت میں برابر لگے رہیں گے ﴿۹۱﴾

① اور طور پر خدا کی تلاش میں چلے گئے۔
② یعنی ان کو کوئی نقصان اور نفع بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔
③ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لوٹ کر آنے سے پہلے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ
يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ
يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے (طور سے واپس آنے کے بعد) کہا: اے ہارون! جب تم نے ان کو دیکھا کہ وہ (بنی اسرائیل) گمراہ ہو گئے ہیں تو تم کو میری اتباع کرنے سے کس بات نے روکا؟① ﴿۹۲﴾ بھلا کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ ﴿۹۳﴾ ہارون (علیہ السلام) نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! تو میری داڑھی اور میرا سر مت پکڑ، حقیقت میں میں اس بات سے ڈرا کہ تم یوں کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہیں کیا② ﴿۹۴﴾ (بھائی ہارون کی طرف سے فارغ ہو کر) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے سامری! تجھے کیا ہوا تھا؟③ ﴿۹۵﴾ سامری نے کہا: میں نے ایک ایسی چیز دیکھ لی تھی جس کو ان دوسروں نے نہیں دیکھا تھا④ تو میں نے رسول (یعنی فرشتے) کے نشانِ قدم سے ایک (خاک کی) مٹھی اٹھالی تھی⑤ اور میں نے اس کو ڈال دیا، اور (اس وقت) میرے دل نے ایسی ہی بات مجھے سمجھائی تھی ﴿۹۶﴾

① یعنی میرے پاس طور پر چلے آتے یا ان بچھڑے کی عبادت کرنے والوں سے جنگ کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ) میری بات یاد نہیں رکھی۔ یعنی اگر طور پر آجاتا تو میرے ساتھ موحدین بھی آجاتے اور دو جماعت ہو جاتی اور مفسدین کو کھلا میدان مل جاتا۔

③ سامری: (۱) ملک شام میں سامرہ نام کا ایک مشہور قبیلہ تھا، اس کا یہ سردار تھا۔

(۲) فرعون کے خاندان کا قبطی آدمی تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پڑوس میں رہتا تھا، ظاہر میں ایمان لایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چلا۔

(۳) ہندوستان کا ہندو تھا۔

(۴) فارس کرمان کا رہنے والا تھا، گائے اور اس کی نسل کی پوجا کرنے والی ایک قوم کا فرد تھا اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔

④ (دوسرا ترجمہ) مجھے ایک ایسی چیز سوجھی تھی جو دوسرے کو نہیں سوجھی تھی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ایک مٹھی بھر لی تھی۔

قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِي الۡحَيٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوۡعِدًا لَّنۡ تُخۡلَفَهٗ ۚ
وَانۡظُرۡ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِيۡ ظَلۡتَ عَلَيۡهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنۡسِفَنَّهٗ فِي الۡيَمِّ
نَسۡفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيۡءٍ عِلۡمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ
عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ مَا قَدۡ سَبَقَ ۚ وَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ مِنۡ لَّدُنَّا ذِكۡرًا ﴿٩٩﴾ مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡهُ
فَاِنَّهٗ يَحۡمِلُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وِزۡرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ حِمۡلًا ﴿١٠١﴾
يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِي الصُّوۡرِ وَنَحۡشُرُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ زُرۡقًا ﴿١٠٢﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (یہاں سے) دور چلا جا، اب تیری سزا یہ ہے کہ تو لوگوں سے زندگی بھر یہ کہتا پھرے گا کہ ''مجھے ہاتھ مت لگاؤ''① (اس کے علاوہ) اور تیرے لیے (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) ایک وعدہ مقرر ہے جس کا تجھ سے خلاف نہیں کیا جائے گا② اور تو اپنے اس (جھوٹے) معبود کو دیکھ جس (کی پوجا کرنے) پر تو جم کر بیٹھا ہے، ضرور ہم اس کو جلا ہی ڈالیں گے، پھر ہم اس کی راکھ بکھیر کر دریا میں بہا دیں گے ﴿٩٧﴾ حقیقت میں تمھارا معبود وہ اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے③ ﴿٩٨﴾ (جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہم نے سنایا) اسی طرح جو حالات پہلے گذر گئے ان میں سے کچھ واقعات ہم آپ کو سناتے ہیں اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے خاص اپنے پاس سے آپ کو نصیحت (کی کتاب قرآن) عطا کی ہے ﴿٩٩﴾ جو اس (نصیحت کی کتاب) سے منہ پھراتا ہے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا ﴿١٠٠﴾ اس (بوجھ کے عذاب) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بوجھ قیامت کے دن ان کے لیے بہت ہی برا ہوگا ﴿١٠١﴾ جس دن کہ صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی پڑی ہوں گی④ ﴿١٠٢﴾

① لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے کی سازش کی تھی اس پر عذاب الٹا آیا۔
② (دوسرا) جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) کہ مجرم لوگ نیلے پڑے ہوں گے۔ (یہ بدصورتی کی علامت ہے)

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ
اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ
نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ
الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا
تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

وہ چپکے چپکے آپس میں کہتے ہوں گے کہ: تم (دنیا یا قبر میں) دس دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے ﴿١٠٣﴾
جس بات کو وہ کہتے ہیں ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں جب کہ ان میں سے بہترین رائے رکھنے والا
①وہ کہے گا کہ تم (دنیا یا قبر میں) ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے ﴿١٠٤﴾
اور یہ لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا
حال ہوگا) تو تم (جواب میں) کہو کہ: میرے رب ان کو (ریزہ ریزہ کر کے) دھول کی طرح اڑا دیں
گے ②﴿١٠٥﴾ پھر اس (زمین) کو صاف (چٹیل) میدان بنا کر چھوڑ دیں گے ﴿١٠٦﴾ کہ تم کو اس
میں کوئی موڑ بھی نظر نہ آئے گا اور نہ کوئی ٹیلہ نظر آئے گا ﴿١٠٧﴾ اس دن وہ (سب لوگ) ایک بلانے
والے کے پیچھے چلے آویں گے، اس کے سامنے کوئی ٹیڑھا نہیں ہوگا③ رحمٰن کے سامنے (اس کے ڈر
سے) سب آوازیں دب جائیں گی چناں چہ ہلکی آواز④ کے سوا کوئی آواز تم نہیں سن سکو گے ﴿١٠٨﴾
اس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی؛ مگر جس کو رحمٰن نے اجازت دی ہوگی اور اس کے بولنے پر وہ
(اللہ تعالیٰ) راضی بھی ہو ﴿١٠٩﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) لوگوں کی اگلی پچھلی باتوں کو جانتے ہیں اور لوگ ان
کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے ﴿١١٠﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جب کہ ان میں سے جس کا طریقہ سب سے اچھا ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) دھول (غبار) کی طرح اڑا کر کے بکھیر دیں گے۔ ③دنیا میں لوگ نبی کی دعوت پر ٹیڑھے چلتے تھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلایا جائے گا تو ٹیڑھے نہیں ہوں گے۔ ④(دوسرا ترجمہ) کانا پھوسی۔ پاؤں کے چلنے کی آہٹ۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ
الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ
عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع ٦

ہمیشہ زندہ رہنے والے، سب (مخلوق) کو سنبھالنے والے (اللہ تعالیٰ) کے سامنے سب چہرے جھکے ہوں گے اور جو شخص ظلم (یعنی شرک، گناہ) کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا وہ ناکام ہوگا ﴿۱۱۱﴾ اور جس شخص نے بھی نیک کام کیے ہوں گے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کو ظلم کا ڈر نہیں اور نہ نقصان پہنچنے کا① ﴿۱۱۲﴾ اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور پھرا پھرا کر ہم نے اس میں ڈرانے کی باتیں بیان کیں②؛ تاکہ وہ تقویٰ والے بن جائیں یا یہ (قرآن) ان (کے دلوں) میں سوچ سمجھ پیدا کرے③ ﴿۱۱۳﴾ سو اونچی شان ہے اللہ تعالیٰ کی جو حقیقی بادشاہت کے مالک ہیں اور (جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو) آپ پر اس کی وحی کے پورا ہونے سے پہلے قرآن (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو اور یہ دعا کرو کہ: اے میرے رب! آپ میرے علم میں زیادتی عطا فرمائیے④ ﴿۱۱۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس سے (بہت زمانہ) پہلے آدم (علیہ السلام) کو ایک بات کی تاکید کردی تھی، پھر وہ (آدم علیہ السلام) بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا⑤ ﴿۱۱۵﴾

① یعنی کوئی گناہ اس نے نہ کیا ہو اور اس کے اعمال نامے میں زیادہ لکھ دیا جاوے یا نیکی کوئی کم لکھی جاوے ایسا کچھ نہ ہوگا۔
② دوسرا ترجمہ: اور اس میں ہم نے وعید بار بار بیان کی ہے۔ تیسرا ترجمہ: مختلف طریقے سے ڈرانے کی باتیں بیان کی۔
③ یعنی انجام کی سوچ جو ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔
④ جو علم آج تک حاصل ہوا وہ یاد رہے، جو علم آج تک حاصل نہ ہوا وہ حاصل ہو جائے اور صحیح سمجھ پیدا ہو جائے یہ سب چیزیں اس دعا میں ہے۔ نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سوائے علم کے کسی چیز کی زیادتی کا سوال کرنے کا حکم نہیں دیا۔
⑤ دوسرا ترجمہ:۔ اور ہم نے ان میں ہمت نہیں پائی۔ نسیان غیر اختیاری چیز ہے، یہ واقعہ نبوت سے پہلے پیش آیا ہو یہ بھی ممکن ہے، نافرمانی پر ارادے سے حکم الٰہی کی خلاف ورزی نہیں کی۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا
تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ
اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ: تم آدم کے سامنے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، اس (ابلیس) نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا ﴿۱۱۶﴾ سو ہم نے کہا کہ: اے آدم! یقین رکھو یہ (ابلیس) تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے، سو تم (محنت کر کے ضروریات پوری کرنے کی) مصیبت میں پڑ جاؤ① ﴿۱۱۷﴾ یقینی بات ہے کہ اس (جنت) میں تمھارے لیے فائدہ یہ ہے کہ تم بھوکے بھی نہیں ہو گے② اور تم ننگے بھی نہیں ہو گے ﴿۱۱۸﴾ اور یقینی بات ہے کہ اس (جنت) میں تم پیاسے بھی نہیں رہو گے اور دھوپ کی تکلیف بھی نہیں اٹھاؤ گے ﴿۱۱۹﴾ پھر شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا، اس (شیطان) نے کہا: اے آدم! کیا میں تم کو بتاؤں ایسا درخت جس (کے کھانے) سے ہمیشہ کی زندگی اور ایسی بادشاہت جو کبھی پرانی نہ ہو وہ حاصل ہوتی ہے ﴿۱۲۰﴾ سو دونوں (آدم اور حوا) نے اس (درخت) میں سے (کچھ) کھالیا، اس پر ان دونوں کی شرم کی جگہ (یعنی ستر) ان کے سامنے کھل گئی اور دونوں جنت کے پتوں کو (ملا ملا کر) اپنے اوپر چپکانے لگے③ اور آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی کہی ہوئی بات کو ٹال دیا④، سو وہ (آدم علیہ السلام) غلطی میں پڑ گئے⑤ ﴿۱۲۱﴾

① واحد کا صیغہ بتا رہا ہے کہ ضروریات کے لیے کمائی کی ذمہ داری شوہر پر ہے۔
② جس بھوک سے تکلیف ہو یا کھانے میں تاخیر ہو وہ نہیں۔
③ جنت میں دو ہی میاں بیوی انسان ہے، پھر بھی اصل انسانی حیا و شرم دیکھو کہ ستر ڈھانپنے کے لیے پتے استعمال کیے؛ لیکن ''بے لباس'' رہنا گوارہ نہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا۔
⑤ غیر ارادی خلاف ورزی کی وجہ سے زندگی تلخ ہو گئی۔ جنت کا عیش و آرام گیا۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ
اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ
لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ
وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

پھر اس (آدم علیہ السلام) کو اس کے رب نے چن لیا①، سو اس (آدم علیہ السلام) کی توبہ قبول فرمالی اور اس (آدم علیہ السلام) کو صحیح راستے پر (ہمیشہ) قائم رکھا② ﴿۱۲۲﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں کے دونوں اس (جنت) سے نیچے (دنیا میں) اتر جاؤ③، تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گے④، سو اگر تمھارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے سو جو آدمی میری ہدایت پر چلے گا وہ گمراہ بھی نہیں ہوگا اور وہ کسی تکلیف میں بھی نہیں پڑے گا ﴿۱۲۳﴾ اور جو آدمی بھی میری نصیحت سے منہ پھرائے گا⑤ تو اس کو (دنیا اور قبر میں) بڑی تنگ زندگی ملے گی⑥ اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے ﴿۱۲۴﴾ تو وہ بولے گا: اے میرے رب! تو نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالاں کہ میں تو (دنیا میں) آنکھوں سے دیکھنے والا تھا ﴿۱۲۵﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے (دنیا میں) ایسا ہی کام کیا تھا، کہ ہماری آیتیں (دنیا میں) تیرے پاس پہنچی تھی⑦، سو تو ان (آیتوں) کو بھول گیا⑧ اور (جس طرح تو ان آیتوں کو بھول گیا) آج اسی طرح تجھے بھلا دیا جائے گا⑨ ﴿۱۲۶﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) نواز دیا۔②(دوسرا ترجمہ) آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوئی۔ خوش نودی کے راستے پر قائم رکھا۔
③حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا اور ابلیس سب کو دنیا میں بھیج دیا گیا۔
④انسان اور شیاطین میں اور انسانوں میں آپس میں دشمنی کا سلسلہ ہے۔
⑤مراد دینی احکام سے منہ پھرانا ہے۔ اصل ذکر یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے اس کو پورا کیا جاوے۔
⑥عذاب قبر کی تنگی ہے اور دنیا میں قناعت سلب ہو جائے، حرص بڑھ جائے یہ بھی بڑا عذاب ہے۔
⑦جیسا عمل ویسی سزا، دنیا میں احکام سے اندھے جیسا برتاؤ کیا تھا اس لیے آج یہ سزا ہے۔
⑧(دوسرا ترجمہ) تو نے خیال نہیں کیا تھا۔⑨(دوسرا ترجمہ) تیرا خیال نہیں کیا جائے گا۔

وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَ
فَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِىۡ مَسٰكِنِهِمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ
ع لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَـكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ؕ
فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِهَا ۚ
وَمِنۡ اٰنَآىِٕ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا
مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ

اور جو شخص بھی حد سے آگے نکل جاتا ہے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتا ہے ہم اس کو اسی طرح سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو واقعی زیادہ سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ پھر کیا ان لوگوں کو اس بات سے بھی ہدایت حاصل نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت ساری قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مکانات (یعنی بستیوں) میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں①، یقیناً اس بات (یعنی پچھلی قوموں کی تباہی) میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۲۸﴾

اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوتی② اور (اس کے نتیجہ میں یہ عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو وہ (عذاب) ان پر چمٹ چکا ہوتا③ ﴿۱۲۹﴾ لہٰذا جو بات وہ (دشمن) کہتے ہیں اس پر تم صبر کرو اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے کناروں میں بھی سو تسبیح کرو؛ تاکہ (اس پر جو ثواب ملے) اس سے تم خوش ہو جاؤ ﴿۱۳۰﴾ اور ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو دنیوی زندگی کی رونق کا جو سامان مزے اڑانے کے لیے دے رکھا ہے اس کی طرف آنکھیں اٹھا کر کے ہرگز مت دیکھو؛ تاکہ ہم ان کو اس میں آزمائیں،

① ملک شام جاتے ہوئے مکہ والوں کے راستے میں بعض ان قوموں کے مکانات آتے تھے۔ یا یہ مطلب کہ وہ قومیت کے دور میں خود اپنے مکانوں میں چلتی پھرتی تھی۔

② کہ عذاب میں تاخیر ہوگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) عذاب لازمی طور پر آچکا ہوتا۔

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ
نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ
بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ
لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ
مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

اور تمھارے رب کا (دیا ہوا) رزق بہت اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ﴿١٣١﴾ اور تم اپنے گھر والوں کو (بھی) نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس (نماز) کے پابند رہو، ہم تم سے روزی نہیں مانگتے ①روزی تو ہم ہی آپ کو دیا کرتے ہیں اور بہترین انجام تقویٰ (والوں) ہی کا ہے ﴿١٣٢﴾ اور یہ (کافر) کہنے لگے یہ (رسول) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے (اپنی نبوت پر) کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتے؟ کیا ان لوگوں کے پاس پچھلے (آسمانی) صحیفوں کے مضامین کی گواہی نہیں پہنچ گئی؟② ﴿١٣٣﴾ اور اگر اس (قرآن کے اتارنے) سے پہلے ہم ان کو کسی عذاب میں ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ (اس وقت یوں) کہتے کہ: اے ہمارے رب! آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم ذلیل ورسوا ہونے سے پہلے تیرے احکام پر چلتے ﴿١٣٤﴾ (اے نبی!) تم کہو: ہر ایک انتظار کر رہا ہے، سو تم بھی (اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا) انتظار کرو، اب عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا کہ سیدھے راستے والے لوگ کون ہیں اور ہدایت پانے والے لوگ کون ہیں ﴿١٣٥﴾

---

① ہم تم سے روزی کموانا نہیں چاہتے۔

② پچھلے تمام آسمانی صحیفوں میں نبیٔ کریم ﷺ اور قرآن کی بشارت موجود ہے اور خود حضور ﷺ نے اور قرآن نے پچھلی آسمانی کتابوں کو سچا بتایا ہے۔ (دوسرا ترجمہ) کیا ان لوگوں کے پاس پہلی (آسمانی) کتابوں میں کی روشن دلیل نہیں آ چکی۔

سورة الأنبياء

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ حم سجدہ یا سورۂ ابراہیم کے بعد اور سورۂ نحل سے پہلے اکہتر (۷۱) یا تہتر (۷۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی وہ پہلی سورت ہے جس میں سولہ (۱۶) انبیائے کرامؑ کا تذکرہ ہیں، اگرچہ سورۂ انعام میں اٹھارہ (۱۸) نبیوں کا تذکرہ ہے؛ لیکن اس کا نزول بعد میں ہوا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: سورۂ کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیاء یہ چاروں سورتیں نزول کے اعتبار سے ابتدائی سورتیں اور میری یہ قدیم دولت اور کمائی ہیں جن کی ہمیشہ حفاظت کرتا ہوں۔

ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں حضرت ذوالنون یونس علیہ السلام کی دعا یہ تھی ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

جو اس سورت میں آیت نمبر ستاسی (۸۷) ہے۔

جو مسلمان بندہ بھی اس کے ذریعے سے کبھی بھی اللہ سے دعا کرے گا اس کی دعا قبول کر لی جائے گی۔

اس میں ''اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ'' انسان کے اپنے مجرم ہونے کا اعتراف ہے اور وہی دعا بھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ① مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ
رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ② لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۗ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۗ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③
قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

لوگوں کے لیے ان کے حساب (کا وقت)① نزدیک آ گیا اور وہ تو غفلت کی حالت میں منہ پھرائے ہوئے ہیں ﴿۱﴾ ان (لوگوں) کے پاس نصیحت کی کوئی بھی نئی بات ان کے رب کی طرف سے آتی ہے تو وہ اس کو کھیلتے ہوئے سنتے ہیں② ﴿۲﴾ ان کے دل تو کھیل میں لگے ہوئے ہیں③ اور وہ ظالم چپکے چپکے ایک دوسرے کے کان میں④ باتیں کرتے ہیں کہ یہ (محمد) تم جیسا ہی ایک (معمولی) انسان ہے پھر کیوں تم لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی (ان کے) جادو میں پھنس جاتے ہو⑤ ﴿۳﴾ رسول نے کہا: جو بات آسمانوں اور زمین میں کہی جاتی ہے میرے رب اس کو جانتے ہیں⑥ اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو سب چیزوں کو سننے والے اور ہر چیز کو جاننے والے ہیں ﴿۴﴾

---

① موت کا وقت یا قیامت کا وقت مراد ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) مذاق بنا کر وہ سنتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) فضول چیزوں میں ان کے دل مشغول ہیں (قرآن مجید کو پورے دھیان سے سننا ایمان کا تقاضا ہے)۔

④ اسلام کو مٹانے کی خفیہ سازش کرنا۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم جادو کی بات سننے کے لیے (ان کے پاس) جاؤ گے؟ حالاں کہ تم (اس بات کو) اچھی طرح جانتے ہو۔

نوٹ:۔ نبی وحی کے ذریعہ ان کی خفیہ باتیں بتا دیوے تو اس کو وہ سحر کہتے ہیں۔

⑥ چھپ کر کوئی بات کہی جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ
الْاَوَّلُوْنَ ۝٥ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا
جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ
فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ
ع ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠

بلکہ (ظالموں نے تو) یہ بھی کہا (یہ قرآن) پریشان کرنے والے خوابوں (خیالات) کا مجموعہ ہے①؛
بلکہ اس (قرآن) کو اس (محمد) نے (خود) گھڑ لیا ہے؛ بلکہ وہ (محمد) شاعر ہے، سو جیسے پچھلے پیغمبر
(نشانی کے ساتھ) بھیجے گئے ایسے ہی ہمارے پاس کوئی (بڑی) نشانی وہ (محمد) لاوے ﴿٥﴾ (حالاں
کہ) جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی تو کیا یہ لوگ (اپنی
مانگی ہوئی نشانی کو دیکھنے کے بعد) ایمان لائیں گے؟ ﴿٦﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے مردوں ہی کو
رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے (تو اب کافروں سے کہو) اگر تم خود (اس بات کو)
جانتے نہیں ہو تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو② ﴿٧﴾ اور ہم نے ان (رسولوں) کو ایسا جسم
بنا کر پیدا نہیں کیا کہ وہ کھانا ہی نہ کھاتے ہوں اور وہ ایسے بھی نہیں تھے کہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے
والے ہوں ﴿٨﴾ پھر ان (رسولوں) سے جو وعدہ ہم نے کیا تھا وہ سچا کر کے دکھلا دیا③، پھر ہم نے ان
(رسولوں) کو اور (رسولوں کے سوا) جن کو ہم نے چاہا ان سب کو (عذاب سے) بچا لیا اور جو لوگ حد سے
باہر نکلتے تھے ان سب کو ہم نے ہلاک کر دیا ﴿٩﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے پاس ایسی کتاب
اتاری ہے جس میں تمھارے لیے (کافی) نصیحت ہے④ کیا پھر بھی تم (اتنی بات) سوچتے نہیں ہو؟ ﴿١٠﴾

① یعنی قرآن تو ایسے خوابوں کا مجموعہ ہے جن میں کسی طرح کا جوڑ نہ ہو۔ ② مراد خاص اہلِ کتاب علما یا تمام ہی اہلِ کتاب،
آیت سے عمومی مضمون بھی نکلتا ہے کہ دن کی جو بات ہم نہیں جانتے، جاننے والوں سے پوچھ لیویں۔ ③ یعنی پورا کر کے
دکھلایا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جس میں تمھارا تذکرہ ہے (یعنی عربی زبان میں قرآن کے نزول کی وجہ سے رہتی دنیا تک
سارے عالم میں عربوں کا ذکرِ خیر ہے، عربوں کی شہرت ہے اور عربی میں قرآن اترنا عربوں کی فضیلت اور شرافت ہے)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا
بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ
دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور کتنی بستیاں جن کے رہنے والے لوگ ظالم تھے ہم نے ان کو پیس ڈالا① اور ان (بستیوں کو تباہ کرنے) کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو پیدا کیا ﴿۱۱﴾ سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ محسوس کی② تب وہ اس (بستی) سے (نکل کر) بھاگنے لگے ﴿۱۲﴾ (ان کو کہا گیا) بھاگو مت اور عیش کے سامان کی طرف جو تم کو دیا گیا تھا اور تمھارے اپنے مکان کی طرف واپس چلے جاؤ③؛ تاکہ تم سے سوال کیا جائے④ ﴿۱۳﴾ (جواب میں) وہ لوگ کہنے لگے: ہائے افسوس! یقینی بات ہے کہ ہم ہی ظالم تھے ﴿۱۴﴾ ان کی یہی پکار برابر جاری رہی⑤، یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی کھیتی، بجھی ہوئی آگ (کی طرح فنا) کر کے رکھ دیا ﴿۱۵﴾ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ہم نے اس لیے نہیں پیدا کیا کہ ہم کوئی کھیل کرنا چاہتے ہوں⑥ ﴿۱۶﴾ اگر ہم کو کھیل ہی بنانا ہوتا تو ہم اپنے پاس کی چیزوں میں سے ہی کھیل بناتے اگر ہم کو ایسا ہی کرنا ہوتا ﴿۱۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) تباہ کر ڈالا۔ ② (دوسرا ترجمہ) سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو آتا دیکھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) جن جگہوں میں تم لوگ عیش کرتے تھے اور تمھارے مکانوں کی طرف واپس چلے جاؤ۔
④ تم قوم کے بڑے سمجھے جاتے تھے اور مشکلات میں لوگ تم سے مشورے طلب کرتے تھے اب اس بڑے عذاب کی مصیبت کے وقت بھاگنے کے بجائے گھر ہی میں رہو؛ تاکہ لوگ تم سے مشکل کا حل دریافت کرنے آویں، یہ تعریض ہے کہ "تمھارا سامان، مکان جس پر تم کو ناز تھا اب وہ کچھ نہ رہا، کسی دوست کا نام ونشان نہ رہا۔ (دوسرا مطلب: تمھارے نوکر چاکر، خدام تمھاری چاہتوں کے بارے میں دریافت کر سکیں اس لیے گھروں میں رہو)
⑤ (دوسرا ترجمہ) ان کا یہی شور وغل برابر چالو رہا (تیسرا ترجمہ) سو ان کی یہی فریاد برابر جاری رہی۔
⑥ "لعب" وہ کام جس سے کوئی صحیح مقصد متعلق نہ ہو۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا
تَصِفُونَ ﴿۱۸﴾ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ
عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿۲۰﴾ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً
مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿۲۳﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ
آلِهَةً ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۚ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، سو وہ (حق) اس (باطل) کا سر پھوڑ ڈالتا ہے تب وہ (باطل) ایک دم ملیا میٹ ہو جاتا ہے① اور جو (بے بنیاد) باتیں (اللہ تعالیٰ کے لیے) تم بناتے ہو اس سے تمھارے لیے ہی خرابی ہے ﴿۱۸﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکیت میں ہیں اور جو (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہوتے ہیں وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے② اور وہ تھکتے بھی نہیں ہیں ﴿۱۹﴾ وہ (فرشتے) رات اور دن (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، وہ (فرشتے کسی بھی وقت) سست نہیں پڑتے ہیں③ ﴿۲۰﴾ کیا ان لوگوں نے زمین میں (نئے) معبود بنا لیے ہیں کہ وہ (معبود مُردوں کو) زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟ ﴿۲۱﴾ اگر ان (یعنی زمین اور آسمان) میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرے معبود ہوتے تو وہ دونوں (یعنی آسمان اور زمین) تباہ ہو جاتے④ سو عرش کے رب اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے بالکل پاک ہیں جو یہ لوگ (اس اللہ تعالیٰ کے لیے شرک) بیان کرتے ہیں ﴿۲۲﴾ (اور) وہ (اللہ تعالیٰ) جو کچھ کرتے ہیں ان سے اس کا کوئی سوال نہیں ہوگا اور ان سب (انسان اور جنات) سے (جو وہ کام کرتے ہیں اس کے بارے میں) سوال کیا جائے گا ﴿۲۳﴾ کیا ان کافروں نے اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھیں ہیں؟ تم (ان سے) کہو کہ: تم اپنی دلیل (شرک پر) لاؤ،

① زاھق: یعنی اس طرح مٹ جانا کہ اس کا نام و نشان ختم ہو جائے، اور ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ جان نکل جانا۔
② (دوسرا ترجمہ) عار نہیں کرتے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) وہ (فرشتے) تھکتے بھی نہیں ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) آسمان اور زمین (دونوں کا نظام) درہم برہم ہو جائے (تیسرا ترجمہ) آسمان اور زمین دونوں خراب ہو جاتے۔

هٰذَا ذِكۡرُ مَنۡ مَّعِیَ وَذِكۡرُ مَنۡ قَبۡلِیۡ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۙ الۡحَقَّ فَهُمۡ
مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿٢٤﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا
فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ ﴿٢٦﴾ لَا
یَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ یَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٧﴾ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا
یَشۡفَعُوۡنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارۡتَضٰی وَهُمۡ مِّنۡ خَشۡیَتِهٖ مُشۡفِقُوۡنَ ﴿٢٨﴾

یہی (توحید کی) بات میرے ساتھ والوں کی کتاب (قرآن) میں موجود ہے اور یہی (توحید کی)
بات مجھ سے پہلے والوں کی کتاب (تورات وانجیل) میں موجود ہے① حقیقت بات یہ ہے کہ ان
میں کے اکثر لوگ حق کو سمجھتے ہی نہیں ہیں، سو وہ (حق بات کو) ٹالتے ہیں②《٢٤》اور تم سے پہلے
کوئی رسول ہم نے ایسا نہیں بھیجا جس پر ہم نے یہ وحی نازل نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے،
سو تم میری عبادت کیا کرو《٢٥》اور وہ (کافر) کہنے لگے کہ: رحمٰن تو (فرشتے کی شکل میں بھی) اولاد
رکھتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تو پاک ہیں؛ بلکہ وہ (فرشتے) تو عزت والے بندے ہیں《٢٦》(اور)
وہ (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) سے آگے بڑھ کر کوئی بات نہیں بول سکتے اور وہ (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ)
کے حکم کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں《٢٧》وہ (اللہ تعالیٰ) ان (فرشتوں) کی اگلی پچھلی باتوں کو
جانتے ہیں اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے؛ مگر یہ کہ جس کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی
مرضی ہو③ اور وہ سب (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کی ہیبت سے④ ڈرتے رہتے ہیں《٢٨》

---

①(دوسرا ترجمہ) یہ قرآن (بھی موجود) ہے جس میں میرے ساتھ والوں کے لیے نصیحت ہے (اور تورات وانجیل بھی موجود ہے) جس میں مجھ سے پہلے لوگوں کے لیے نصیحت تھی (تیسرا ترجمہ) یہ (قرآن) نصیحت ہے میرے ساتھ والوں کے لیے اور جو لوگ مجھ سے بھی پہلے سے چلے آ رہے ہیں (یہود ونصاریٰ) کے لیے بھی نصیحت ہے (چوتھا ترجمہ) اس قرآن میں میرے ساتھ والوں کا بھی ذکر (تذکرہ) ہے اور مجھ سے پہلے لوگوں کا بھی ذکر (تذکرہ) ہے۔

خلاصۂ مطلب: قرآن اور سابقہ آسمانی کتابیں چاہے وہ محرف ہوں ان میں کہیں بھی شرک کا مضمون نہیں ہے، یہ قرآن اس امت کے لیے دعوت ہے تو ساتھ میں سابقہ نبیوں کے واقعات کے محفوظ رہنے کا بھی ذریعہ ہے۔

②(دوسرا ترجمہ) سو وہ (حق بات سے) منہ پھراتے ہیں۔ ③اس کی سفارش کریں گے۔ ④دوسرا ترجمہ: خوف سے۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي
ع الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ
تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا
مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ
فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ

اور (بالفرض) ان (فرشتوں) میں سے کوئی یوں کہہ دے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے، ایسے ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿٢٩﴾

کیا ان کافروں کو یہ بات معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین یقیناً بند تھے، پھر ہم نے ان دونوں کو (اپنی قدرت سے) کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی، کیا پھر بھی وہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟ ﴿٣٠﴾ اور ہم نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ کے بوجھ بنا دیے؛ تاکہ وہ (زمین) ان (لوگوں) کو لے کر ملنے نہ لگے ① اور ہم نے اس (زمین) میں چوڑے چوڑے راستے بنائے؛ تاکہ وہ (لوگ) منزل تک پہنچ سکیں ② ﴿٣١﴾ اور ہم نے آسمان کو (ہر طرح سے) محفوظ چھت بنایا ③ اور وہ لوگ اس کی آیتوں سے منہ پھراتے ہیں ﴿٣٢﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے، یہ سب کے سب اپنے (خاص) دائرے میں تیرتے ہیں ﴿٣٣﴾ (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے کسی بھی بشر کے لیے ہمیشہ زندہ رہنا طے نہیں کیا، پھر اگر تمھارا انتقال ہوگیا تو کیا یہ (مخالفین) ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ ﴿٣٤﴾ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے ④

---

① (دوسرا ترجمہ) جھک نہ پڑے۔ ② (دوسرا ترجمہ) تاکہ (چوڑے راستے والی نعمت میں غور کرکے توحید کی) ہدایت پائے۔ ③ یعنی ٹوٹتا نہیں اور شیطان گھس سکتے نہیں۔ ④ خاص تکلیف محسوس ہونا مراد ہے، روح کو اپنی سواری بدن کو چھوڑنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن
يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ
كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن
وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً
فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٤٠﴾

اور ہم تم کو آزمانے کے لیے بری بھلی ① حالت میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری طرف ہی لوٹا کر لائے جاؤ گے ﴿۳۵﴾ اور یہ کافر لوگ جہاں کہیں بھی تم کو دیکھتے ہیں تو ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ تمھارا مذاق اڑانے لگتے ہیں (اور وہ یوں کہتے ہیں) کیا یہ وہی آدمی ہے جو تمھارے معبودوں کا نام (برائی سے) لیا کرتا ہے؛ حالاں کہ وہ (کافر) تو رحمٰن کے نام کا انکار کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ انسان جلد بازی کی عادت لے کر بنایا گیا ہے ② عنقریب میں تم کو میری نشانیاں ③ دکھاتا ہوں، لہذا تم مجھ سے (اس کے مانگنے میں) جلدی مت کرو ﴿۳۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے کہ: (اے مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ ﴿۳۸﴾ کاش ان کافروں کو اس وقت کا پتہ چل جاتا جب کہ وہ (کافر جہنم کی) آگ کو نہ اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پیٹھوں سے روک سکیں گے اور ان کو کوئی مدد نہیں پہنچے گی ﴿۳۹﴾ بلکہ وہ (آگ) اچانک ان پر آپڑے گی، سو وہ (آگ) ان کے ہوش وحواس اڑا دے گی، سو وہ (کافر لوگ) اس (آگ) کو (پیچھے) پھرا نہیں سکیں گے ④ اور ان (کافروں) کو مہلت بھی نہیں دی جائے گی ﴿۴۰﴾

---

① شر سے مراد ہر خلاف طبع چیز اور خیر سے ہر مرغوب طبع چیز۔

② (دوسرا ترجمہ) انسان جلد بازی کے مزاج کا پیدا کیا گیا۔ (کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے طلب کرنا یہ انسانی کمزوری ہے)۔ کوئی چیز کسی میں کثرت سے پائی جاوے تو اس کے لیے بھی یہ تعبیر استعمال ہوتی ہے۔ نوٹ: بعض اہل علم نے ''عجل'' کا معنیٰ ''کیچڑ، گیلی مٹی'' سے کیا ہے۔

③ نبوت کی سچائی کے معجزات یا کافروں کی سزا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس آگ کو ہٹانے کی ان کو قدرت نہیں ہوگی۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
ع يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ
اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ
الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ
اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، سو مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے آ کر گھیر لیا جس کا وہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے ﴿۴۱﴾

تم کہو: رات اور دن میں رحمٰن (کے عذاب) سے تم کو کون بچاتا ہے؟ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھراتے ہیں ﴿۴۲﴾ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ معبود ہیں جو ان کو بچاتے ہوں؟ (بلکہ) وہ (بت) تو خود اپنی مدد کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے اور کوئی ہمارے مقابلے میں ان کا ساتھ نہیں دے سکتا ﴿۴۳﴾ بلکہ (ہمارا سلوک یہ ہے کہ) ہم نے ان (کافروں) کو اور ان کے باپ داداؤں کو (مزے اڑانے کا) سامان دیا، یہاں تک کہ (اسی عیش میں) ان پر لمبی زندگی گذر گئی (اب ایک چوکنا ہونے کی بات سنو!) کیا وہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ان (کافروں) کی زمین کو (مسلمانوں کی فتوحات کے ذریعے) مختلف کناروں سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں؟ پھر کیا (ایسے حالات میں بھی) وہ (مسلمانوں پر) غالب آ جائیں گے؟ ﴿۴۴﴾ تم کہو: میں تو تم کو صرف وحی کے ذریعے ① ڈراتا ہوں اور بہرے لوگوں ② کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو وہ کسی کی پکار نہیں سنتے ﴿۴۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وحی کے مطابق۔

② مراد کافر ہے۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ
الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ
وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ
مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ ع
اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

اور تمھارے رب کے عذاب کا ذرا سا جھونکا① بھی اگر ان کو لگ جائے تو وہ ضرور یہ بات کہنے لگتے ہیں: ہائے افسوس!② ہم ہی تو گنہگار تھے ﴿۴۶﴾ اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے، سو کسی شخص پر ذرہ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو (وہاں) سامنے لاویں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں ﴿۴۷﴾ اور پکی بات یہ ہے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی اور روشنی والی اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت سے بھری (تورات) کتاب دی ﴿۴۸﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو دیکھے بغیر (بھی) اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت (کی گھڑی) سے گھبراتے رہتے ہیں③ ﴿۴۹﴾ اور یہ (قرآن تو) برکتوں والی نصیحت ہے اس کو ہم نے تو اتارا ہے، کیا پھر بھی تم اس (کو ماننے) سے انکار کرتے ہو؟④ ﴿۵۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو پہلے ہی سے⑤ اس کی سمجھ بوجھ دی تھی اور ہم ان (کے حالات اور صلاحیت) کو اچھی طرح جانتے تھے ﴿۵۱﴾

① آیت میں مبالغہ ہے کہ پورا اور بڑا عذاب تو درکنار عذاب کی ذرا سی لپیٹ بھی چھو جاوے گی تو موت کو پکاریں گے اور گناہ کا اقرار کرلیں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہائے ہماری بربادی!۔
③ (دوسرا ترجمہ) خطرہ رکھتے ہیں۔ ④ یعنی ماننے سے انکار مت کرو، مان لو۔
⑤ [۱] یعنی بچپن ہی سے جوانی سے پہلے۔ یعنی توحید اور نیک راستے کی۔
[۲] حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے دنیا میں آنے سے پہلے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ۝٥٢ قَالُوْا وَجَدْنَآ
اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ۝٥٣ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝٥٤ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ۝٥٥ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝٥٦ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ
اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ۝٥٧ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ۝٥٨

(اور اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیسی مورتیاں ہیں کہ تم (ہر وقت) ان کے پاس جم کر بیٹھے رہتے ہو؟① ﴿۵۲﴾ وہ (ابا اور قوم کے لوگ) کہنے لگے: ہم نے ہمارے باپ داداؤں کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ﴿۵۳﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: پکی بات تو یہ ہے کہ تم اور تمھارے باپ دادا کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ﴿۵۴﴾ تو وہ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس کوئی سچی بات لائے ہو یا تم کھیل (مذاق) کرتے ہو؟② ﴿۵۵﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا (یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے) بلکہ تمھارے رب وہ ہیں جو آسمانوں اور زمین کے رب ہیں جس نے ان سب کو③ پیدا کیا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں④ ﴿۵۶﴾ اور اللہ تعالیٰ کی قسم! جب تم (ان کے پاس سے) پیٹھ پھرا کر چلے جاؤ گے تب میں تمھارے بتوں کے بارے میں ضرور چال چلوں گا⑤ ﴿۵۷﴾ سو ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کے بڑے بت کے سوا باقی سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے؛ تا کہ وہ اس (بڑے بت) کی طرف رجوع کریں⑥ ﴿۵۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) تم اس کے پاس مجاور بن کر بیٹھے رہتے ہو
② یعنی تم صرف ٹائم پاس کرتے ہو۔
③ تمام مخلوق جس میں بت بھی شامل ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) میں اس بات کا قائل ہوں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) میں تمھارے بتوں کی گت بناؤں گا (جس سے ان کی حقیقت کھل جائے گی)۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) تا کہ ان (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی طرف (حقیقت معلوم کرنے کے لیے) رجوع کریں (تیسرا ترجمہ) تا کہ وہ اس (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب) کی طرف لوٹ آویں۔

قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ﴿۵۹﴾ قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى يَّذۡكُرُهُمۡ
يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰٓى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ﴿۶۱﴾ قَالُوۡۤا ءَ
اَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ﴿ؕ۶۲﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ‌ۖ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـئَلُوۡهُمۡ اِنۡ
كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴿ۙ۶۴﴾ ثُمَّ
نُكِسُوۡا عَلٰى رُءُوۡسِهِمۡ‌ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰٓؤُلَاۤءِ يَنۡطِقُوۡنَ﴿۶۵﴾

وہ (لوگ) کہنے لگے ①: ہمارے بتوں کے ساتھ یہ (توڑ پھوڑ کا) کام کس نے کیا؟ یقیناً وہ تو کوئی بڑا ہی ظالم ہے ②﴿۵۹﴾ لوگوں نے کہا ③: ہم نے ایک نوجوان ④ کو جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے ان (بتوں) کے بارے میں کچھ (برا) کہتے ہوئے سنا ہے ⑤﴿۶۰﴾ وہ (لوگ) کہنے لگے: تو اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ؛ تاکہ سب لوگ (اس کے اقرار کے) گواہ بن جائیں ⑥﴿۶۱﴾ وہ (لوگ) کہنے لگے ⑦: اے ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (توڑ پھوڑ کا) کام تم نے کیا ہے؟ ﴿۶۲﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بلکہ یہ کام تو ان کے اس بڑے سردار نے کیا ہے، اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ لو ﴿۶۳﴾ سو وہ (مشرک لوگ) اپنے ہی دل دل میں سوچنے لگے، پھر (اپنے دل میں) کہنے لگے کہ: یقینی بات ہے کہ تم خود ہی ظالم ہو ﴿۶۴﴾ پھر ان مشرکوں نے (شرم کے مارے) اپنے سروں کو جھکالیا ⑧ (ابراہیم علیہ السلام سے کہا) تم کو تو یہ بات اچھی طرح معلوم ہی ہے کہ یہ بت تو کچھ بولتے نہیں ہیں ﴿۶۵﴾

① میلے سے واپسی پر بتوں کی ایسی حالت دیکھ کر۔ ② (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ تو (بڑے) ظالموں میں سے ہیں۔
③ جن لوگوں کو پہلے مناظرے کی خبر تھی ان لوگوں نے یا "تاللہ لأکیدن أصنامکم" والی بات جنھوں نے سنی تھی انھوں نے۔ ④ شرک کو ہاتھ سے روکنے کا نوجوانوں میں جذبہ ہونا چاہیے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ایک نوجوان کو ہم نے سنا ہے وہ ان بتوں کے بارے میں (بری) باتیں کہتا ہے اس کو ابراہیم کہتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) تاکہ سب لوگ دیکھ لیویں۔ یعنی اتنی بڑی ہمت جس شخص نے کی اس کو ذرا دیکھیں تو صحیح۔ ⑦ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کے سامنے لایا گیا تب۔
⑧ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر سن کر بتوں کا عاجز ہونا سمجھ میں آ گیا قریب تھا کہ حق قبول کر لیوے؛ لیکن ان کی کھوپڑی الٹ دی گئی جس کی وجہ سے کفر کی طرف پلٹ گئے۔

قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمۡ ؕ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمۡ وَلِمَا
تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ
فٰعِلِيۡنَ ﴿٦٨﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ۙ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ
الۡاَخۡسَرِيۡنَ ۚ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ
اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو کچھ بھی نفع نہ دیوے اور تم کو نقصان نہ دیوے ﴿٦٦﴾ میں تو تم سے بھی اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو ان سے (بھی) دور (بیزار) ہوں①، کیا بھلا (اتنی بات بھی) تم سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿٦٧﴾ ان لوگوں نے کہا کہ: تم اس (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور تم اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو② ﴿٦٨﴾ ہم نے حکم دیا کہ: اے آگ! تو ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا ﴿٦٩﴾ انھوں نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تھا، سو ہم نے ان کو پوری طرح ناکام کر ڈالا ﴿٧٠﴾ اور ہم ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اور لوط (علیہ السلام) کو بچا کر اس زمین (یعنی ملکِ شام) کی طرف لے گئے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی③ ﴿٧١﴾ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام جیسا بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام جیسا پوتا) انعام کے طور پر دیا اور ہم نے ہر ایک کو نیک بنایا ﴿٧٢﴾ اور ہم نے ان کو امام بنا دیا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے،

① (دوسرا ترجمہ) تف ہے تم پر بھی اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو ان پر بھی۔

② (دوسرا ترجمہ) لوگوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے کہا) اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور تمھارے معبودوں کی مدد کرو (تیسرا ترجمہ) اپنے معبودوں کا (ابراہیم سے) بدلہ لو۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور لوط علیہ السلام کو ایسے ملک (شام) کی طرف بھیج کر (کافروں کی شرارت سے) بچایا جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا
عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ
الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ ع
الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ
الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور وحی کے ذریعہ نیکیوں کے کام کرنے کی اور نماز قائم کرنے کی اور زکوۃ دینے کی ہم نے ان کو تاکید کردی تھی① اور وہ ہماری عبادت میں لگے رہتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت (نبوت) اور علم دیا اور جس بستی کے لوگ گندے کام کرتے تھے اس سے ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو نجات دے دی، یقیناً وہ برائی والی نافرمان قوم تھی ﴿۷۴﴾ اور ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو ہماری رحمت میں داخل کردیا، یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے ﴿۷۵﴾

اور نوح (علیہ السلام) کو بھی (یاد کرو) جب کہ انھوں نے اس سے پہلے② دعا کی تھی، سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی دعا قبول کرلی، سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور ان (نوح علیہ السلام) کے ماننے والوں کو (عذاب کی) بھاری مصیبت سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جس قوم نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اس کے مقابلے میں ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی مدد کی، یقیناً وہ برے لوگ تھے، سو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو③ جب کہ وہ دونوں ایک کھیتی کے جھگڑے میں فیصلہ کر رہے تھے، جب کہ قوم کی بکریاں رات کے وقت اس (کھیت) میں گھس گئی تھیں اور ان لوگوں کا فیصلہ ہمارے سامنے تھا④ ﴿۷۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور نیکیوں کے کام کرنے کا اور نماز قائم کرنے کا اور زکوۃ دینے کا ہم نے ان کو حکم بھیجا تھا۔
② حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے۔ ③ علم وحکمت عطا کیا تھا۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے بارے میں جو فیصلہ ہوا ہم خود اس کو دیکھ رہے تھے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ
وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ
بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ
وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ
الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

پھر ہم نے اس فیصلے کی آسان شکل سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دی ① اور ہم نے دونوں (داؤد و سلیمان علیہما السلام) میں سے ہر ایک کو حکومت اور علم ② دیا تھا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد (علیہ السلام) کے تابع کر دیا تھا جو ان (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے ③ اور سب کچھ کام ہم ہی تو کرنے والے ہیں ﴿٧٩﴾ اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کو تمھارے فائدہ کے لیے لڑائی کے کپڑے (زرہیں وغیرہ) بنانا سکھا دیا؛ تاکہ وہ تمھاری لڑائی میں تم کو ایک دوسرے سے حفاظت میں رکھیں، اب بتاؤ کیا تم شکر کرنے والے ہو؟ ﴿٨٠﴾ اور تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے (ہر قسم کی) برکتیں رکھی ہیں اور ہم ہر ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿٨١﴾ اور بعض شریر جن بھی ہم نے تابع کر دیے جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے لیے (سمندر میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس (غوطہ لگانے) کے سوا دوسرے کام بھی کرتے تھے اور ہم ہی نے ان (شریر جنوں) کو سنبھال رکھا تھا ﴿٨٢﴾ اور ایوب (علیہ السلام کا واقعہ بھی تو سنو) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ ''بیشک مجھ کو بڑی تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں'' ④ ﴿٨٣﴾

① بہت سی مرتبہ بڑوں کے مقابلہ میں جوانوں کے ذہن میں بہترین تدابیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا کی جاتی ہے۔ فیصلہ اور صلح دونوں اچھے تھے، البتہ صلح بہتر ہے۔ ② یعنی فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔ ③ معلوم ہوا جامد چیزوں پر بھی ذکر کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾
وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ
اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾
وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

سو ہم نے ان (ایوب ؑ) کی دعا قبول کر لی اور ان (ایوب ؑ) کو جو تکلیف تھی ہم نے دور کر دی اور ہم نے ان (ایوب ؑ) کو ان کے گھر والے بھی دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی (بال بچے) اور بھی دیے، یہ سب ہماری طرف سے رحمت (سے عطا کیا) ہے اور عبادت کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام کا تذکرہ بھی سنو) ہر ایک صبر کرنے والوں میں تھے ﴿۸۵﴾ اور ان سب کو ہم نے ہماری رحمت میں داخل کر لیا تھا، یقینی بات ہے کہ وہ نیک بندوں میں سے تھے ﴿۸۶﴾ اور مچھلی والے (نبی یونس ؑ کو دیکھو) جب وہ (اپنی قوم سے) غصہ ہو کر چلے گئے① پھر انھوں نے (اپنے ذہن میں) یہ سمجھا کہ ہم ان کو نہیں پکڑیں گے، سو انھوں نے اندھیریوں② میں سے آواز لگائی کہ (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، یقیناً میں قصور کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۸۷﴾ سو ہم نے ان (یونس ؑ) کی دعا قبول کر لی اور ہم نے ان (یونس ؑ) کو (اس) گھٹن سے نجات دے دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا (ؑ کی بات تو دیکھو) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا: اے میرے رب! آپ مجھ کو اکیلا مت چھوڑیئے اور آپ تو سب سے اچھے وارث ہیں③ ﴿۸۹﴾

① اس لیے کہ ان کی قوم نے ایمان قبول نہیں کیا تھا؛ اس لیے یہ غصہ اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ ② تین اندھیرے جمع ہوئے: (۱) رات (۲) مچھلی کا پیٹ (۳) سمندر کے پانی کی گہرائی۔ ③ یعنی پیچھے باقی رہنے والے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي
الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝٩٠ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٩١ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
ع وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝٩٢ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝٩٣

سو ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی① اور ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کو یحی (علیہ السلام جیسا بیٹا) دیا اور ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کی خاطر ان کی بیوی کو اچھا (یعنی بچہ دے سکے ویسا) کر دیا②، یقیناً وہ (سب نبی) بھلے کاموں کے کرنے میں تیزی دکھاتے تھے③ اور ہم کو شوق اور ڈر سے پکارتے تھے④ اور وہ ہمارے آگے عاجزی کرنے والے تھے ﴿٩٠﴾ اور اس (پاک دامن) عورت کی (بات سنو) جس نے اپنی شرمگاہ کی (گناہ سے) حفاظت کی تو ہم نے اس (عورت) میں ہماری روح پھونک دی، اور ہم نے اس (عورت) کو اور اس کے بیٹے کو تمام جہاں والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنادی ﴿٩١﴾ یقین رکھو! یہ تمھاری امت ایک ہی (دین پر چلنے والی) امت ہے⑤ اور میں تمھارا رب ہوں، سو تم میری ہی عبادت کیا کرو ﴿٩٢﴾ اور ان لوگوں نے اپنے دین (کے کام) کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیا⑥، ہر ایک ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنے والے ہیں ﴿٩٣﴾

---

① حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا یہ تھی کہ ایک بیٹا مل جائے جو وارث بنے؛ لیکن بیٹا ملے کے نہ ملے، بیٹا بھی فنا ہونے والی چیز ہے، جبکہ اللہ تعالی بہتر وارث ہیں، ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں، یہ اللہ تعالی کی طرف دھیان یہ نبوی ادب ہے۔

② یعنی بانجھ بیوی میں ولادت کی صلاحیت پیدا کر دی۔

③ (دوسرا ترجمہ) دوڑتے تھے۔

④ راحت اور تکلیف ہر حالت میں اللہ تعالی کی طرف انابت کرنے والے تھے۔

⑤ یقین رکھو یہ تمھارا دین (طریقہ) ایک ہی دین (طریقہ) ہے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر دیا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾
وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ
وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا
وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾

سو جو آدمی بھی نیک کام کرتا ہے اور وہ ایمان والا ہے تو اس کی (نیک) کوشش کی ناقدری نہیں ہوگی اور ہم اس (کی کوشش) کو لکھتے جاتے ہیں ﴿۹۴﴾ اور جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ہلاک کر دیا ان کے لیے طے ہو چکا ہے کہ وہ (دنیا میں) پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں① ﴿۹۵﴾ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے ﴿۹۶﴾ اور (اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے) سچے وعدے کے پورا ہونے کا وقت نزدیک آجائے گا تب اچانک (یہ حالت ہوگی کہ) کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی② (اور کافر لوگ بولیں گے) ہائے افسوس! ہم تو اس (قیامت) سے بڑی غفلت میں تھے؛ بلکہ ہم ہی تو گنہگار تھے ﴿۹۷﴾ یقینی بات ہے کہ تم اور جن کی اللہ کو چھوڑ کر تم عبادت کرتے ہو وہ سب جہنم کا ایندھن ہوں گے اور تم کو اس (جہنم) میں اترنا ہے③ ﴿۹۸﴾ اگر یہ (معبود) واقعی خدا ہوتے تو وہ اس (جہنم) میں نہ پہنچتے اور سب کے سب④ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۹۹﴾ وہ اس (جہنم) کے اندر چیخیں گے اور وہ اس میں (چیخ و پکار کے شور میں کسی کی بات) کچھ نہیں سن سکیں گے ﴿۱۰۰﴾ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی لکھی جا چکی ہے ان کو اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا ﴿۱۰۱﴾

---

① یعنی واپس آنا محال ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اوپر کی طرف لگی ہوئی رہ جائے گی۔
③ (دوسرا ترجمہ) پہنچنا ہے۔ ④ یعنی بت کی عبادت کرنے والے اور خود بت۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ
الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ
نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ
اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

(اور) وہ اس (جہنم) کی ہلکی سی آواز بھی نہیں سنیں گے اور وہ اپنی من پسند (جنت کی) لذت کی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۲﴾ قیامت کے دن کی سب سے بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین نہیں کرے گی اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے) ان کا استقبال کریں گے ① ''یہی تمھارا وہ دن ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا گیا تھا'' ﴿۱۰۳﴾ (وہ دن یاد رکھو) جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح دستاویز کا لکھا ہوا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے ②، جس طرح ہم نے پہلی بار مخلوقات کو پیدا کرنے کی ابتدا کی تھی اسی طرح ہم ان کو دوبارہ پیدا کریں گے (دوسری مرتبہ پیدا کرنے کا) ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ زبور میں نصیحت کے بعد ہم نے یہ لکھ دیا تھا کہ یقیناً زمین کے حقیقی مالک میرے نیک بندے ہوں گے ③ ﴿۱۰۵﴾ یقیناً اس (قرآن یا اس طرح کے مضامین) میں عبادت کرنے والوں کے لیے (مقصد کو حاصل کرنے کا) کافی پیغام ہے ﴿۱۰۶﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم کو تمام عالموں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ﴿۱۰۷﴾

---

① قبر سے نکلتے وقت اور جنت میں داخلے کے وقت ملائکہ استقبال کریں گے۔
② (دوسرا ترجمہ) جس طرح لکھے ہوئے مضامین کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔
③ تورات میں اور تورات کے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں: زبور، انجیل، قرآن اسی طرح لوح محفوظ اور تمام آسمانی کتابوں میں یہ مضمون مشترکہ طور پر ہے کہ جنت کی زمین صالحین بندوں کو ملے گی اور دنیا کی زمین پر صالحین بندوں کو ایک مرتبہ مکمل حکومت دی جا چکی اور قیامت سے قبل حضرت مہدیؒ اور حضرت عیسیٰؑ کے دور میں پھر سے ملنے والی ہے، دونوں باتوں کی طرف آیت میں اشارہ ہے۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾
قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع ٧ النصف

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میری طرف تو یہی وحی آئی ہے کہ تمھارے معبود ایک ہی معبود ہیں، سو کیا تم فرماں بردار بنتے ہو؟ ﴿١٠٨﴾ پھر بھی اگر وہ منہ پھرالیویں تو تم (ان کو ایسا) کہو کہ: میں نے تو تم کو برابر برابر خبر کردی ① اور جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا دور ہے ﴿١٠٩﴾ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو بات تم زور سے کہتے ہو اس کو جانتے ہیں اور جو (بات) تم چھپاتے ہو اس کو بھی جانتے ہیں ﴿١١٠﴾ اور میں نہیں جانتا ہوں (کہ عذاب میں جو دیر ہو رہی ہے) لگتا ایسا ہے کہ وہ تمھارے لیے آزمائش ہو اور ایک مقرر وقت تک (دنیا کے مزوں سے تم کو) فائدہ اٹھانے دینا ہو ﴿١١١﴾ (آخر میں) رسول نے دعا کی کہ: اے میرے رب! آپ (میرے اور میری قوم کے درمیان) انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیجیے اور ہمارے رب تو بہت بڑے رحمت والے ہیں اور جو بات تم لوگ بتاتے ہو ② اس کے بارے میں ہم اسی کی مدد مانگتے ہیں ③

---

① (دوسرا ترجمہ) علی الاعلان (نہایت واضح) خبر کردی (تیسرا ترجمہ) میں نے تو تم کو خبر کردی (اب تم قبول کرو کہ نہ کرو) دونوں برابر ہے۔
② کہ دنیا سے مسلمان جلدی ختم ہو جائیں گے۔
③ ان شاء اللہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت فرماویں گے، سلامت رکھیں گے۔

❁❁❁

سورة الحج

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے یا مکی، بہتر یہ ہے کہ اس کو مخلوط کہا جائے، اس میں اٹھہتر (۷۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نور کے بعد اور سورۂ منافقون سے پہلے ایک سو پانچ (۱۰۵) یا ایک سو تین (۱۰۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلانِ حج کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ
كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا
هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى
عَذَابِ السَّعِيْرِ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے لوگو! تم اپنے رب (کی ناراضگی) سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ ① بڑی بھاری چیز ہے ﴿۱﴾ جس دن تم اس (قیامت کے زلزلے) کو دیکھو گے تو حالت یہ ہوگی کہ ہر دودھ پلانے والی جس بچہ نے اس سے دودھ پیا ہے اس (بچہ تک) کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنے حمل کو ڈال دیں گی اور لوگ تم کو نشے میں نظر آئیں گے؛ حالاں کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے؛ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہوگا ﴿۲﴾ بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر جانے بوجھے جھگڑا کرتے ہیں ② اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں ③ ﴿۳﴾ جس (شیطان) کی قسمت میں یہ لکھ دیا جاچکا ہے کہ جو شخص بھی اس کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ (شیطان) اس کو گمراہ کردے گا اور اس کو بھڑکتی آگ کے عذاب میں لے جاوے گا ﴿۴﴾ اے لوگو! اگر تم (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہوں تو یقیناً ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو (کبھی) پورا بنتا ہے ④ اور (کبھی) پورا نہیں بنتا ہے؛ تاکہ ہم تمھارے لیے (تمھاری حقیقت اور ہماری قدرت) کھول کر بتلادیویں،

---

① قیامت کے قریب زمانہ میں بڑا زلزلہ آوے گا اسی طرح حشر کے وقت بھی زلزلہ آوے گا۔ (اگلے صفحہ پر) ⇦

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا
اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ
بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝٧

اور ہم ماؤں کے پیٹ میں ایک مقرر مدت تک جس (نطفے) کو ہم چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر ہم تم کو بچے کی شکل میں (ماں کے پیٹ سے) باہر نکالتے ہیں پھر (ہم تم کو پالتے ہیں)؛ تاکہ تم اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو (ابھرتی جوانی سے پہلے ہی دنیا سے) اٹھالیے جاتے ہیں اور تم میں سے کوئی تو وہ ہے جو نکمی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد کچھ نہیں جانتا اور تم زمین کو دیکھو گے کہ وہ سوکھی پڑی ہوئی تھی①، سو جب ہم اس (زمین) پر (بارش کا) پانی اتارتے ہیں تو وہ حرکت میں آتی ہے② اور وہ ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار (خوش نما) چیزیں اگانے لگتی ہے ﴿۵﴾ یہ سب اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وہی حق ہے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کریں گے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیزوں پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۶﴾ اور یہ کہ قیامت تو ضرور آنے والی ہے جس میں کوئی شک ہی نہیں ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں (قیامت میں) اللہ تعالیٰ یقیناً ان کو دوبارہ زندہ کریں گے ﴿۷﴾

⊃ ②(دوسرا ترجمہ) بے خبری میں جھگڑا کرتے ہیں۔

③یعنی جیسا شیطان کہے ویسا عمل کرے۔

④پورے اعضا والا کامل بچہ یا نقص والا یا جس کی پیدائش مقدر ہو یا جس کا اسقاط کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

①(دوسرا ترجمہ) مرجھائی ہوئی تھی۔

②(دوسرا ترجمہ) اس میں بڑھوتری ہوتی ہے یعنی جس طرح سوکھی، بنجر، مردہ زمین بارش کی برکت سے دوبارہ زندہ، ہری بھری ہوجاتی ہے اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ زندہ فرماویں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۟ۙ﴿٨﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٩﴾
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ ع
اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى
وَجْهِهٖ ۫ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ
نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾

اور بعض لوگ وہ ہیں کہ ان کے پاس کوئی علم نہیں، کوئی ہدایت نہیں، کوئی روشنی دینے والی کتاب نہیں (پھر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ﴿٨﴾ (تکبر سے) اپنا پہلو موڑ کر (جھگڑا کرتے ہیں) تاکہ (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے سے گمراہ کریں، ایسے ہی شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن جلتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ﴿٩﴾ تیرے ہاتھوں نے جو کام کر کے آگے بھیجے یہ اس کا بدلہ ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿١٠﴾

اور لوگوں میں سے کوئی تو ایسا بھی ہے جو ایک کنارے پر رہ ① کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، سو اگر اس کو (دنیا میں) کوئی بھلائی پہنچ جائے تو اس کو اپنی عبادت پر اطمینان ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو وہ اپنا منہ پھرا کر (کفر کی طرف) الٹا چلتا ہے، اس کا دنیا اور آخرت کا نقصان ہو گیا اور یہ کھلا ہوا نقصان ہے ﴿١١﴾ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو پکارتا ہے جو اس کا کوئی نقصان نہیں کر سکتی ہے اور اس کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی یہی وہ دور کی گمراہی ہے ﴿١٢﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر) ایسے (جھوٹے خدا) کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے فائدہ سے زیادہ نزدیک ہے، مدد کرنے والا بھی بڑا برا ہے اور ساتھی بھی کتنا ہی برا ہے ﴿١٣﴾

---

① ''حرف'' سے مراد کنارہ جس طرح کسی چیز کے کنارہ پر کوئی کھڑا ہو تو جب موقع پاوے چل دیوے اس طرح کمزور ایمان والوں کا حال ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۭ إِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٥﴾ وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ
اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿١٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِـِٔينَ
وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ إِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۭ

یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں ﴿۱۴﴾ جو شخص کہ یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس (نبی محمد ﷺ) کی دنیا اور آخرت میں ہرگز مدد نہیں کریں گے تو وہ آدمی آسمان تک ایک رسی تان لے، پھر وہ (آسمان پر جا کر محمد ﷺ پر آنے والی وحی کا) سلسلہ کاٹ ڈالے① پھر دیکھے کہ اس تدبیر سے جو چیز اس کو غصہ دلاتی ہے کیا وہ دور ہوگئی؟② ﴿۱۵﴾ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو اتارا، کہ اس میں کھلی کھلی دلیلیں ہیں③ اور یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں ﴿۱۶﴾ یقیناً جو لوگ ایمان والے ہوں اور جو لوگ یہودی ہوں اور جو لوگ صابی ہوں اور جو لوگ نصرانی ہوں اور جو لوگ مجوسی ہوں اور جن لوگوں نے شرک کیا، یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام چیز پر گواہ ہیں④ ﴿۱۷﴾ کیا تم نے یہ چیز نہیں دیکھی جو آسمانوں میں ہے وہ سب اور جو زمین میں ہے وہ سب اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگ اس (اللہ) کے آگے سجدہ کرتے ہیں⑤

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ آدمی اوپر (چھت) تک ایک رسی باندھ لے، پھر گلے میں پھندا ڈال کر خود پھانسی کھا جاوے۔
② اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر وحی اور نصرت نازل فرماوے اس کو کوئی رُکوا ہی نہیں سکتا تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کھلی کھلی نشانیوں کی صورت میں اسی طرح ہم نے یہ قرآن اتارا ہے (کہ اس میں ہمارے ارادے اور قدرت کے سوا کسی کا دخل نہیں ہے)۔④ (دوسرا ترجمہ) یقینا تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر)

وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا
يَشَآءُ ۩﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ
مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ
وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ
اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا ع
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اور بہت سارے لوگوں کے لیے عذاب طے ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی ذلیل کرے کوئی شخص اس کو عزت دینے والا نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ یہ (مؤمن وکافر) دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ہے، سو جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے کترے جائیں گے، ان کے سروں کے اوپر سے تیز گرم پانی ڈالا جائے گا ﴿۱۹﴾ اس (گرم پانی) کی وجہ سے جو چیزیں ان کے پیٹوں میں ہیں وہ اور ان کی کھالیں سب گل کر نکل جاویں گی ﴿۲۰﴾ ان (کو مارنے) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے ﴿۲۱﴾ جب جب بھی وہ جہنم (کی تکلیف) سے (تنگ آکر) نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر وہ اس (آگ) میں دھکیل دیئے جائیں گے اور (ان کو کہا جائے گا کہ) تم جلتی آگ کا عذاب (ہمیشہ) چکھو ﴿۲۲﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سونے کے کنگن اور موتی ان کو اس (جنت) میں پہنائے جائیں گے اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا ﴿۲۳﴾

⊃ ⑤ صرف انسان اور جنات یہ دو ایسی مخلوق ہیں جن میں دو گروہ ہیں: ایک ایمان والوں کا، دوسرا کافروں کا، باقی تمام مخلوقات میں کفر و انکار نہیں ہے۔

وَهُدُوٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ
فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو پاکیزہ بات (کلمۂ طیبہ اور قرآن کو ماننے) کی طرف پہنچا دیا گیا تھا① اور وہ ہر تعریف والے (اللہ تعالیٰ) کے راستے کی طرف پہنچا دیئے گئے تھے ﴿۲۴﴾ یقیناً (عذاب ایسے لوگوں کو ہوگا) جنھوں نے کفر کیا اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے اور اس مسجدِ حرام سے روکتے ہیں②، جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے (عبادت کی جگہ) بنایا، چاہے وہ وہاں کے رہنے والے ہوں اور باہر سے آنے والے ہوں سب برابر ہیں③ اور جو شخص بھی وہاں ظلم کر کے بے دینی کا کام کرنا چاہے گا ④ تو ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے ﴿۲۵﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو گھر (یعنی کعبہ) کی جگہ بتلا دی اور ہم نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور عبادت کے لیے کھڑے رہنے والوں کے لیے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں کے لیے (ظاہری و باطنی ناپاکی سے) پاک (صاف) رکھنا ﴿۲۶﴾

---

① ایک مطلب: [۱] ان کی دنیا میں کلمۂ توحید اور صراطِ حمید یعنی اسلام کی طرف رہنمائی کی گئی۔
[۲] آخرت میں اللہ ان کو الہام فرمائیں گے کہ وہ کہیں: الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ۔
[۳] ''طیب من القول'' سے بعض نے قرآن مراد لیا ہے۔
[۴] طیب: ہر پاکیزہ و نافع چیز کو کہتے ہیں۔
② تاکہ مسلمان حرم میں نہ آسکے۔
③ (دوسرا ترجمہ) جس کو ہم نے لوگوں کے لیے ایسا (عام عبادت کی جگہ) بنایا کہ اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) شرارت کر کے ٹیڑھا راستہ نکالے گا۔

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ﴿۲۷﴾
لِّیَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَیَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ
بَهِیۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ ۚ فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِیۡرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ
وَلۡیُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡیَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ ﴿۲۹﴾

اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو، کہ وہ لوگ تمھارے (بنائے ہوئے گھر کے) پاس پیدل چل کر آئیں گے اور ہر دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی جو لمبے راستے کا سفر کر کے آئیں گی ①﴿٢٧﴾ تا کہ وہ اپنے فائدوں کی چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور (قربانی کے) متعین دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مویشی (جیسے جانور) عطا کیے ہیں ان پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیویں ②، سو تم خود بھی ان (جانوروں) میں سے (کھانا ہو تو) کھاؤ اور بری حالت والے (مصیبت میں پھنسے ہوئے) محتاج کو بھی کھلاؤ ﴿٢٨﴾ پھر (قربانی کے بعد) وہ (حاجی) اپنا میل کچیل ③ دور کریں اور اپنی اپنی منتیں پوری کریں ④ اور وہ بیتِ عتیق ⑤ (یعنی کعبہ) کا طواف کریں ⑥ ﴿٢٩﴾

① مراد ہے لمبے سفر کی وجہ سے اونٹنیوں کا دبلا ہو جانا، اسی طریقے سے بہت سے مسلمانوں کے دل میں حج کا شوق ہے؛ لیکن پیسے کم ہو جانے کی وجہ سے یا اچھی سواری خرید نہیں سکتے اور دبلی پتلی سواری پر جو میسر آ گیا اس پر سفر کرتے ہیں۔

② قربانی کے ایام کے علاوہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بھی عبادت کی خاص فضیلت رکھتا ہے، اس میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ (نوٹ) کفار جانور کو ذبح کرتے وقت بتوں کا نام لیتے تھے، تم اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرو۔

③ اس سے مراد ہے احرام کے زمانے میں بدن پر جو میل جمع ہو گیا، بال اور ناخن بڑے ہو گئے اس کو قربانی کرنے کے بعد احرام کھول کر صاف کرنا ہے۔

④ بعض مفسرین نے یہاں حج کے ارکان، واجبات اور دوسرے اعمال مراد لیے ہیں۔ اسی طرح جو منت مانی ہو یعنی جو کام شرعاً ضروری نہیں، اس کو اپنی زبان سے بول کر خود پر لازم کر لیوے اس کو بھی نبھاوے۔

⑤ بیتِ عتیق: یعنی پرانا گھر؛ چوں کہ کعبہ دنیا کا سب سے پرانا یعنی اول مکان ہے اس لیے اس کو بیتِ عتیق کہا گیا۔
نوٹ: کعبہ ایک ایسا گھر ہے کہ کافروں اور ظالموں کے قبضے سے وہ آزاد ہے، اسی طرح جو بھی اس گھر کو برباد کرنے کی نیت سے اٹھے گا اللہ اس کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

⑥ اس سے طوافِ زیارت مراد ہے۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا
مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ
لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ
تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى
ع الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾

یہ سب باتیں یاد رکھو اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرمت (یعنی ادب اور احترام)① والا بنایا ہے جو
شخص بھی اس کی تعظیم کرے گا② تو یہ کام اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہت بہتر ہوگا، اور تمام (
مویشی جیسے) جانور تمھارے لیے حلال کر دیے گئے ہیں؛ مگر یہ کہ جن جانوروں کا حرام ہونا تم کو پڑھ
کر سنا دیا گیا ہے③، سو تم بتوں کی گندگی④ سے بچتے رہو اور جھوٹی بات سے بچتے رہو⑤ ﴿۳۰﴾ تم
صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہو (اور) اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ بنو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ
کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر گیا، سو اس کو پرندے نے
اچک لیا، یا ہوا نے اس کو کوئی دور کی جگہ پر لے جا کر کے پھینک دیا⑥ ﴿۳۱﴾ یہ باتیں یاد رکھو اور جو
آدمی اللہ تعالیٰ (کے دین) کی نشانیوں کا ادب (لحاظ) کرے تو یہ دل کے تقویٰ کی بات ہے ﴿۳۲﴾
تمھارے لیے ان (جانوروں) میں ایک مقررہ وقت تک فائدہ حاصل کرنا (جائز) ہے⑦ پھر ان
(ہدی کے جانوروں) کے حلال ہونے کی جگہ قدیم گھر (یعنی کعبہ) کے آس پاس ہے⑧ ﴿۳۳﴾

---

① قابلِ احترام احکام چاہے حج کے ہوں یا حج کے علاوہ کے ہوں۔ اور قابلِ احترام جگہیں جیسے حرم، صفا، مروہ، منیٰ، عرفات۔ ②(دوسرا ترجمہ) اس کو عزت دے گا۔ ③ سورۂ انعام وغیرہ میں۔ ④ بت انسان کے باطن کو گندگی سے بھر دیتے ہیں۔ ⑤ عقائد باطلہ۔ ہر وہ بات جو حق کے خلاف ہو۔ معاملات، شہادت میں جھوٹ۔

⑥ شرک کرنے والا آسمان توحید کی بلندی سے گرا دیا جاتا ہے اور مردار کھانے والے پرندوں کی طرح نفسانی خواہشات اس کو مزید برباد کر دیتی ہیں اسی طرح شیطانی وساوس اس کو گمراہی کی وادی میں پھینک دیتے ہیں اور وہ اس طرح ہلاک ہوتا ہے کہ نجات کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ ⑦ یعنی جب تک اس جانور کو شرعی طریقے سے ہدی نہ بنایا جائے وہاں تک۔

⑧(دوسرا ترجمہ) پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم گھر (کعبہ) کے آس پاس ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ
فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی ①؛ تا کہ وہ مویشی (جیسے جانور) جو اس اللہ تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں ان پر (قربانی کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیویں ②، سو تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو اسی کے حکم کو مانو اور تم عاجزی ③ کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۳۴﴾ یہ (عاجزی کرنے والے) ایسے لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں ④ اور جو مصیبت بھی ان کو پہنچتی ہے ان پر صبر کرتے ہیں اور وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے (اللہ کی راہ میں) وہ خرچ کیا کرتے ہیں ﴿۳۵﴾ (جو) بڑے جانور ⑤ (قربان کیے جاتے ہیں ان) کو ہم نے تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے دین کی نشانی مقرر کیا ہے ⑥ تمھارے لیے ان میں خیر ہی خیر ہے ⑦ سو (نحر کرتے وقت) قطار میں کھڑا کر کے تم ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لو،

① ''مَنْسَكًا'' سے قربانی، حج کے اعمال، تمام قسم کی عبادات یہ سب مراد ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ (ان جانوروں کی) قربانی کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیویں اس بات کے شکریہ کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مویشی جانوروں سے مالا مال کیا۔
③ مراد: [۱] ایک اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکنے والے۔
[۲] جو خود تو ظلم نہ کرے ساتھ ہی ظلم کرنے والوں سے بدلہ نہ لیوے۔
[۳] قضائے الٰہی پر ہر حال میں راضی رہنے والے۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان کے دل پر رعب (ہیبت) طاری ہو جاتا ہے۔
نوٹ: وَجِلَتْ سے ایسا خوف مراد ہے جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل میں پیدا ہو۔
⑤ قربانی میں دو طرح کے جانور ہوتے ہیں، ایک بڑے جیسے اونٹ، گائے، بھینس، بیل، کٹرے وغیرہ وہ ''بُدْنَ'' کہلاتے ہیں اور دوسرے چھوٹے جیسے بکرا، دنبہ وغیرہ۔ ⑥ دوسرا ترجمہ: یادگار۔
⑦ یعنی دنیا میں گوشت کھانا اور کھلانا اور آخرت میں ثواب لینا۔

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٣٦ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى
مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧
الثلٰثۃ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝٣٨ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ
يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝٣٩

سو جب وہ (ذبح ہوکر) اپنی کروٹ پر گر پڑیں تو ان (کے گوشت) میں سے تم خود بھی (کھانا چاہو تو) کھاؤ اور قناعت کرنے والے① اور (حاجت ظاہر کرکے بے قراری سے) سوال کرنے والے (فقیروں) کو بھی تم کھلاؤ، اسی طرح ان (جانوروں) کو ہم نے تمھارے تابع کر دیا②؛ تاکہ تم لوگ شکر ادا کرو ﴿٣٦﴾ اللہ تعالیٰ کو ان (قربانیوں کے جانور) کا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون؛ لیکن اس (اللہ تعالیٰ) کو تو تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے③، اسی طرح اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (جانوروں) کو تمھارے قابو میں کر دیا؛ تاکہ اس بات پر تم اللہ تعالیٰ کی تکبیر (یعنی بڑائی بیان) کرو کہ اس نے تم کو (خاص کر قربانی کی) ہدایت (یعنی توفیق) دی اور نیکی کرنے والوں کو تم خوش خبری سنا دو④ ﴿٣٧﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے (دشمنوں کو) ہٹا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک خیانت کرنے والے، ناشکرے کو پسند نہیں کرتے ﴿٣٨﴾

جن (مسلمانوں) سے لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت دی جاتی ہے (کہ اپنے دفاع میں وہ کافروں سے لڑیں) کیوں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان (مظلوموں) کی مدد کرنے پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں ﴿٣٩﴾

① یعنی غریبی کے باوجود صبر کرکے بیٹھے رہنے والے۔
② (دوسرا ترجمہ) اسی طرح (اتنے بھاری بڑے بڑے) جانوروں کو ہم نے تمھارے قابو میں کر دیا۔
③ مراد اخلاص اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت ہے (دل کے پاکیزہ جذبات کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی قدر ہے)۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اچھے طریقے سے نیک عمل کرنے والوں کو آپ خوش خبری سنا دو۔

الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بِغَيۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ‌ ؕ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ
النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ
اللّٰهِ كَثِيۡرًا ‌ؕ وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ۝٤٠ اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ
فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ ؕ
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ۝٤١ وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوۡدُ ۝٤٢
وَقَوۡمُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ ۝٤٣

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے ناحق (یعنی بلاوجہ) صرف اتنا کہنے پر کہ ''ہمارے رب اللہ ہیں'' نکال دیا گیا① اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں (کے شر) کو بعض لوگوں کے ذریعہ ہٹایا نہ کرتے② تو خانقاہیں③ اور عیسائیوں کی عبادت کی جگہیں اور یہودیوں کی عبادت کی جگہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے وہ سب برباد (ویران) کر دیے جاتے④ اور جو اس اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے قوت والے، بڑے غلبہ والے ہیں ﴿۴۰﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں قدرت دیویں⑤ تو وہ (خود) نماز کو قائم کریں اور زکوۃ دیویں اور (دوسروں کو) اچھی باتوں کا حکم دیویں اور بری بات سے وہ روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے⑥ ﴿۴۱﴾ اور اگر یہ (کافر) لوگ آپ کو جھٹلائیں تو پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور قومِ عاد اور قوم ثمود (اپنے زمانے کے نبیوں کو) جھٹلا چکے ہیں ﴿۴۲﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم ﴿۴۳﴾

---

① یعنی ان کو پریشان کر کے ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ② یعنی ان فسادیوں کے زور کو نہ گھٹواتے رہتے۔
③ نصرانی مذہب کے جو راہب جیسے لوگ دنیا چھوڑ کر جن جگہوں پر تنہائی میں عبادت میں مشغول رہتے تھے وہ مراد ہے۔
④ دنیا میں ہر دور میں فسادیوں کی ایک بڑی تعداد رہی ہے جو خیر اور بھلائی کو روکنا چاہتے ہیں، جہاد کا مقصد فسادیوں کے شر سے خیر کی شکلوں کو بچانا ہے۔ ⑤ یعنی حکومت دیویں۔
⑥ آیت میں ریاست اسلامیہ کے بنیادی مقاصد بتا دیے گئے۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ
وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ
يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ ع

اور مدین والے بھی (اپنے زمانے کے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں) اور موسیٰ (علیہ السلام) کو (بھی) جھٹلایا گیا، سو میں نے کافروں کو ڈھیل دی، پھر میں نے ان (کافروں) کو پکڑ لیا تو میرا انکار کرنا کیسا رہا؟① ﴿۴۴﴾ سو اس وقت جبکہ کوئی بستی کے رہنے والے ظلم کر رہے تھے، ہم نے اس (بستی) کو ہلاک کر دیا، اب اس (بستی) کا حال یہ ہے کہ وہ (عذاب کے بعد) اپنی چھتوں کے بل گر پڑی ہے اور کتنے ہی کنویں (جو پہلے آباد تھے اب) بیکار پڑے ہیں اور کتنے ہی پکے بنے ہوئے محل (کھنڈر ہو چکے ہیں)② ﴿۴۵﴾ تو کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں③ جس سے ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ وہ ان سے سمجھنے لگ جاتے یا ان کے کان ایسے ہو جاتے جن سے وہ سننے لگ جاتے، سو حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں؛ لیکن سینوں کے اندر جو دل ہے وہ اندھے ہو جاتے ہیں ﴿۴۶﴾ اور وہ (کافر لوگ) تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کبھی نہیں کریں گے④ اور یقین جانو تمھارے رب کے یہاں کا ایک دن تمھاری (دنیوی) گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے ﴿۴۷﴾ اور کتنی بستیاں ہیں جن کو میں نے مہلت دی تھی؛ حالاں کہ ان بستیوں کے رہنے والے گنہگار تھے، پھر میں نے ان سب کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور (سب کو آخر میں) میرے پاس ہی لوٹنا ہے ﴿۴۸﴾

① یعنی انکار پر عذاب کیسا بھاری رہا۔ ② (دوسرا ترجمہ) کمزور پڑ چکے ہیں۔
③ عبرت حاصل کرنے کی نیت سے زمین کی سیر و سیاحت کی ترغیب ہے، یہ نہیں کہ سیر و سیاحت میں فرائض اور احکامِ شریعت چھوٹ جاوے، حرام کا ارتکاب ہونے لگے۔ ④ یعنی وعدہ کے مطابق عذاب ضرور آوے گا۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۚ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ
مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡا فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰۤـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۱﴾
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ فِىۡۤ اُمۡنِيَّتِهٖ ۚ
فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۙ﴿۵۲﴾ لِّيَجۡعَلَ
مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ فِتۡنَةً لِّـلَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّالۡقَاسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ‌ ؕ

(اے نبی!) تم کہہ دو: اے لوگو! یقیناً میں تم سب کو کھول کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ﴿۴۹﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے① ﴿۵۰﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو کم دکھانے کی② کوشش کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ جہنم (میں جانے) والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور ہم نے تم سے پہلے جب بھی کوئی رسول یا نبی بھیجا ان کو یہ حالت پیش آئی کہ جب اس (نبی) نے (اللہ کا کلام) پڑھا تب ہی اس (نبی) کی پڑھی ہوئی بات میں شیطان نے (کافروں کے دلوں میں) کوئی شک وشبہ ڈالا③، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شک و شبہ کو مٹا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتے ہیں④ اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، خوب حکمت والے ہیں ﴿۵۲﴾ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) شیطان کی ڈالی ہوئی بات کو ان لوگوں کے لیے فتنہ (یعنی آزمائش) بنا دیویں جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں⑤،

① عزت والی روزی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) نیچا دکھانے کی (تیسرا ترجمہ) باطل کرنے کی۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم سے پہلے جب کوئی رسول یا نبی ہم نے بھیجا تب اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب اس رسول نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں رکاوٹ ڈال دی،

نوٹ: جیسے نبی کی تمنا تمام لوگ ایمان لے آویں ایسی ہی ہوتی ہے؛ لیکن شیطان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، نبی کی تمنا پوری نہیں ہونے دیتا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (نبی کی تمنا کے متعلق) شیطان کی ڈالی ہوئی رکاوٹ کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو پکا کر دیتے ہیں (اللہ کی آیتیں خود پکی اور مستحکم ہیں؛ لیکن جب اعتراض ہوتا ہے تو اس کا مستحکم اور پکا ہونا اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے)۔ ⑤ یعنی جن کو باطل کا یقین ہے۔

وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَفِىۡ شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍۙ۝٥٣ وَّلِيَـعۡلَمَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اَنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ
فَيُؤۡمِنُوۡا بِهٖ فَتُخۡبِتَ لَهٗ قُلُوۡبُهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسۡتَقِيۡمٍ‏۝٥٤ وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً اَوۡ
يَاۡتِيَهُمۡ عَذَابُ يَوۡمٍ عَقِيۡمٍ‏۝٥٥ اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَـئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ‏۝٥٦ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓـئِكَ
لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ۝٥٧ وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوۡۤا اَوۡ مَاتُوۡا
لَيَرۡزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزۡقًا حَسَنًا‌ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ‏۝٥٨

یقیناً ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور جا کر پڑے ہیں ﴿۵۳﴾ اور (نبی کی بات سے رکاوٹ دور کردی اس کا فائدہ یہ ہے کہ) تاکہ علم (یعنی صحیح سمجھ) والے یقین کرلیویں کہ یہ (کلام) تمھارے رب کی طرف سے بالکل سچا ہے، سو وہ اس (کلام) پر یقین لاویں، سو ان کے دل اس (کلام) کے سامنے نرم پڑ جاویں ① اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے والے ہیں ﴿۵۴﴾ اور کافر لوگ اس (کلام) کے متعلق ہمیشہ دھوکے میں رہیں گے ②، یہاں تک کہ قیامت ان کے پاس اچانک آجاوے یا ان کے پاس ایسے دن کا عذاب آجاوے جو خیر سے بالکل خالی ہو ﴿۵۵﴾ بادشاہت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوگی، وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے درمیان فیصلہ کریں گے، سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ﴿۵۶﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، سو ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو ان کو ذلیل کرکے رکھ دے گا ﴿۵۷﴾

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی، پھر وہ قتل کردیے گئے یا ان کو موت آگئی تو اللہ ان کو ضرور عمدہ روزی عطا کریں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بہترین رزق دینے والے ہیں ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس (پر عمل کرنے) کی طرف ان کے دل زیادہ جھک جاویں۔ (تیسرا ترجمہ) ان کے دل اس (کلام) سے مطمئن ہوجاویں۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس کلام کے متعلق برابر شک ہی میں پڑے رہیں گے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع ۹

وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مہاجرین) کو ایک ایسی جگہ ضرور پہنچائیں گے جس سے وہ خوش ہو جاویں گے ① اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والے (اور) حلیم ہیں ﴿۵۹﴾ یہ بات تو سن لی اور جس شخص نے دشمن سے اتنا ہی بدلہ لیا جتنی تکلیف اس کو (دشمن کی طرف سے) پہنچائی گئی تھی، پھر (بدلہ لینے کے بعد ظالم کی طرف سے) اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ تعالیٰ (جس پر زیادتی کی گئی) اس کی ضرور مدد کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ بخشنے والے ہیں ﴿۶۰﴾ یہ بات تو طے ہو چکی ② کہ یقیناً اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کرتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سنتے ہیں، بہت دیکھتے ہیں ﴿۶۱﴾ یہ (یقینی مدد) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہیں اور ان (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس (بت) کو یہ (مشرک) لوگ پکارتے ہیں وہ سراسر باطل ہے اور اللہ تعالیٰ تو اونچی شان والے، سب سے بڑے ہیں ﴿۶۲﴾ کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی اتارا، جس سے زمین ہری بھری ہو جاتی ہے، یقین رکھو کہ (وہی) اللہ تعالیٰ چھپی تدبیر کو جاننے والے ہیں ③ (ہر چیز کی) خبر رکھنے والے ہیں ﴿۶۳﴾ آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) غنی ہے (جو کسی کے محتاج نہیں) سب تعریف اس (اللہ تعالیٰ) کے واسطے ہیں ﴿۶۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس کو وہ پسند کریں گے۔

② یعنی مسلمانوں کا غالب ہونا یا اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ملنا ③ (دوسرا ترجمہ) بڑے لطف کرنے والے ہیں۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ وَالۡفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَيُمۡسِكُ
السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَى الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۶۵﴾
وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَـكَفُوۡرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ
جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا هُمۡ نَاسِكُوۡهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الۡاَمۡرِ وَادۡعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى
هُدًى مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنۡ جٰدَلُوۡكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۶۹﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین کی تمام چیزوں کو تمھارے لیے کام میں لگا رکھا ہے ① اور کشتی (کو تمھارے قابو میں کر دیا) جو اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (تمھارے فائدوں کی چیزوں کو لے کر) سمندر میں چلتی ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمان کو اس طرح روکے رکھا ہے کہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑے ہی شفقت کرنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۶۵﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جنھوں نے تم کو (دنیا میں) زندہ کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو موت دے گا، پھر (آخرت میں) وہ تم کو (دوسری مرتبہ) زندہ کرے گا، واقعتہً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶۶﴾ ہر امت کے واسطے ہم نے عبادت (یا ذبح کرنے) کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے وہ اسی طریقہ کے مطابق عبادت (یا ذبح) کرتے ہیں، (اے نبی)! سو ان (لوگوں) کو چاہیے کہ وہ اس کام میں تم سے کسی بھی طرح جھگڑا نہ کریں اور تم (ان کو) اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو، یقیناً تم تو سیدھے راستے پر ہو ﴿۶۷﴾ اور اگر (پھر بھی) وہ (مخالفین مشرکین) لوگ تم سے جھگڑا کریں تو تم ان کو (جواب میں) کہو کہ: جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۸﴾ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھارے درمیان فیصلہ کریں گے ﴿۶۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے قابو میں کر دیا۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ
عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ
اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ
يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

کیا (یہ بات) تم کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، یقیناً یہ سب کچھ ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے، یقیناً یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہیں ﴿۷۰﴾ اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن (کے معبود ہونے) کی اس (اللہ تعالیٰ) نے کوئی سند (یا دلیل) نہیں اتاری ہے اور خود ان (لوگوں) کو بھی ان (بتوں) کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور ظالموں کے لیے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۷۱﴾ اور جب ان (کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف① پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کافروں کے چہروں پر ناگواری② کے نشانات تم صاف پہچان لیتے ہو، ایسا لگتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں وہ (کافر لوگ) ان پر حملہ کر دیں گے، تم (ان کافروں سے جواب میں) کہو: کیا تم کو اس سے بھی زیادہ بری (یا ناگوار) چیز بتلاؤں؟ وہ تو ایک آگ ہے، اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اس (آگ) کا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۲﴾

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے اب تم اس کو دھیان سے سنو، یقیناً اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (معبودوں) کی تم عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی (جیسی چیز) بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتے، چاہے اس (مکھی پیدا کرنے) کے لیے وہ سب (بت ایک جگہ) جمع ہو جائیں،

①(دوسرا ترجمہ) پوری وضاحت کے ساتھ۔ ②باطنی ناگواری کے اثرات ظاہر میں نظر آتے ہیں۔

وَاِنۡ يَّسۡلُبۡهُمُ الذُّبَابُ شَيۡـًٔا لَّا يَسۡتَنۡقِذُوۡهُ مِنۡهُ‌ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالۡمَطۡلُوۡبُ ۞ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ۞ اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ‌ ۞ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ‌ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۞

اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیوے تو وہ (بت) اس (مکھی) سے اس کو چھڑا بھی نہیں سکتے (ان بتوں سے) مانگنے والا بھی کمزور اور جن (بتوں) سے مانگا جاتا ہے وہ بھی کمزور ﴿۷۳﴾ ان مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی قدر کرنے کا جو حق تھا ویسی قدر نہیں سمجھی ①، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زور والے، (سب پر) غالب ہیں ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اور لوگوں میں سے (اپنا) پیغام پہنچانے والے چن لیتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ تو ہر بات سننے والے، ہر چیز دیکھنے والے ہیں ﴿۷۵﴾ اللہ تعالیٰ ان سب کے اگلے ② اور پچھلے ③ (حالات) کو جانتے ہیں اور تمام کام اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں ④ ﴿۷۶﴾ اے ایمان والو! تم رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور تم لوگ اچھے کام کرو؛ تاکہ تم لوگ فلاح پا جاوٴ ﴿۷۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جیسی قدر (تعظیم) کرنی چاہیے تھی ویسی قدر نہیں کی۔
نوٹ: حق قدر کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔
② یعنی آنے والے زمانے میں ہونے والے حالات۔
③ گزرے ہوئے زمانے میں جو حالات ہو چکے اس۔
④ (دوسرا ترجمہ) تمام کاموں کا دارومدار اللہ ہی پر ہے۔

وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰٮكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ۞ ۷۸ ع

اورتم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جیسی محنت کرنے کا حق ہے ویسی ہی محنت کرو① اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو پسند کرلیا② اور تم پر دین میں کوئی مشکلی نہیں رکھی ہے③ تم اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت (یعنی دین) پر قائم رہو، اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (قرآن کے اترنے) سے پہلے تمھارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمھارا نام مسلمان رکھا)؛ تاکہ رسول (یعنی محمد ﷺ) تم پر گواہ بنے اور تم دوسرے لوگوں کے لیے گواہ بنو، لہذا تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ کو مضبوطی④ سے پکڑو، وہی (اللہ تعالیٰ) تمھارے مالک ہیں، سو وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے مالک ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے مدد کرنے والے ہیں ﴿۷۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) کوشش کرو۔ کسی بھی اچھے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت لگا دینا، یہ جہاد ہے، یہ بہت عام لفظ ہے، نفس کی اصلاح کی کوشش، پرامن جدو جہد، مظلوم کی نصرت، کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور ضرورت کے وقت پر مسلح جدو جہد کرنا یہ سب اس میں شامل ہے اور ''حق جهاده'' کا مطلب یہ سب کوشش صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو، کوئی دنیوی غرض نہ ہو، اور پوری طاقت سے محنت کرے اور کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرے اور اتنے بڑے مقصد کے شایانِ شان محنت کریں۔

② یعنی افضل نبی محمد ﷺ کے دین پر ایمان لانے کے لیے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تنگی نہیں رکھی ہے۔

④ قرآن اور حدیث پر مضبوطی سے عمل کرنا۔

سورۃ المؤمنون

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ طور یا سورۂ انبیاء کے بعد اور سورۂ تبارک سے پہلے چھہتر (۷۶) یا (۷۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی شروعات ہی مؤمنین کے اوصاف سے ہوتی ہے اور یہ تمام اوصاف ایمان کے اہم شعبوں میں سے ہیں۔

اس سورت کی آیت افحسبتم انما الخ کی فضیلت: سورۂ مؤمنون کی یہ آخری آیتیں خاص فضیلت رکھتی ہیں، امام بغویؒ اور امام ثعلبیؒ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو سخت بیماریوں میں مبتلا تھا، حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ نے اس کے کان میں یہ آیتیں ''افحسبتم'' سے اخیر تک پڑھ دیں، وہ اسی وقت اچھا ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ: آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ نے عرض کیا کہ: یہ آیتیں پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس قبضے میں میری جان ہے! اگر کوئی یقین رکھنے والا آدمی یہ آیتیں پہاڑ کے سامنے پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ (قرطبی: ۱۲/ ۱۵۷) مسنون وظائف: ص: ۶۵)

حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے ''قد افلح المؤمنون'' شروع کی اور پچاسویں آیت پر آپ نے رکوع کیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۝۲ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ
مُعۡرِضُوۡنَ ۝۳ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۝۴ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝۵ اِلَّا
عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۝۶ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۝۷ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۝۸ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ
عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۝۱۰

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

پکی بات ہے کہ وہ ایمان والے فلاح① پا گئے ﴿۱﴾ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں② ﴿۲﴾ اور وہ لوگ جو لغو③ بات پر دھیان نہیں دیتے ﴿۳﴾ اور وہ لوگ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں ﴿۴﴾ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں④ ﴿۵﴾ مگر اپنی بیویوں سے اور جو باندیاں ان کی مالکی میں آگئی ہوں ان سے (ضرورت پوری کرتے ہیں) تو یقیناً ان لوگوں کے اوپر کوئی ملامت (یا الزام) نہیں ہے ﴿۶﴾ پھر جو شخص بھی اس کے سوا (شہوت پوری کرنے کا طریقہ) تلاش کرتا ہے، سو وہی لوگ (شریعت کی) حد سے آگے نکل جانے والے ہیں ﴿۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پورا لحاظ کرتے ہیں⑤ ﴿۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنی (فرض) نمازوں پر پوری پابندی رکھتے ہیں⑥ ﴿۹﴾ وہی لوگ وارث بننے والے ہیں ﴿۱۰﴾

---

① فلاح: کسی کو اس کی ہر مراد حاصل ہو جائے اور ہر تکلیف دور ہو جائے۔ ② ظاہری اعضا میں سکون ہو، بے کار حرکت نہ ہو، دل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا خیال نہ آوے، نظر نیچے، آنکھ کے کنارے سے دائیں بائیں نہ دیکھے، بدن کے کسی حصے سے نہ کھیلے، نظر بھی نیچی ہو، آواز بھی مناسب پست ہو۔ ③ (دوسرا ترجمہ) فضول نکمی بات۔ لغو یعنی ایسی چیز یا کام یا کلام جس کا دینی دنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کو قابو میں رکھتے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) پورا نبھاتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اپنی نمازوں کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ
مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ
فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿١٧﴾
وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ﴿١٨﴾

جو فردوس① کے وارث ہیں② وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (اول) انسان کو چھنی ہوئی مٹی③ سے پیدا کیا ﴿۱۲﴾ پھر ہم نے اس کو منی کے قطرے کی شکل میں ایک (جمی ہوئی محفوظ) جگہ (یعنی رحم) میں رکھا ﴿۱۳﴾ پھر ہم نے منی کے قطرے سے جما ہوا خون بنایا، پھر جمے ہوئے خون سے ہم نے گوشت کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے گوشت کے لوتھڑے میں سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں کے اوپر گوشت چڑھا دیا، پھر (ان تمام تبدیلیوں کے بعد) ہم نے اس کو ایک دوسری (نئی) شکل (وصورت) میں اٹھا کھڑا کر دیا④، سو بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ کی جو سب بنانے والوں میں سب سے اچھے بنانے والے ہیں ﴿۱۴﴾ پھر اس کے بعد تم یقیناً مرنے والے ہو ﴿۱۵﴾ پھر یقیناً قیامت کے دن تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا ﴿۱۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے اوپر سات راستے بنائے ہیں⑤ اور ہم مخلوق (کی مصلحتوں) سے غافل نہیں ہیں ﴿۱۷﴾ اور ہم نے آسمان سے ٹھیک اندازے سے پانی اتارا⑥، سو ہم نے اس (پانی) کو زمین میں ٹھہرا دیا اور یقیناً ہم اس (پانی) کے لے جانے (یعنی تمھارے سامنے سے ختم کر دینے) پر بھی پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۸﴾

---

① یعنی جن باغیچوں میں ٹھنڈی چھاؤں ہوتی ہے۔
② وراثت کے لفظ سے ''یقین'' کو بتلایا گیا۔ ③ مٹی کے خاص اجزا، مٹی کا خلاصہ۔
④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس کو دوسری (نئی) مخلوق (زندہ انسان) بنا دیا۔
⑤ اس سے مراد فرشتوں کے آسمان پر جانے اور آنے کے سات راستے ہیں اور بعض نے سات آسمان بھی مراد لیے ہیں۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے آسمان سے (مناسب) مقدار میں پانی اتارا (تیسرا) ہم نے آسمان سے پانی ناپ کر اتارا۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ
لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ ع
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

سو ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے تمھارے لیے کھجور اور انگور کے باغیچے اگا دیے، تمھارے لیے ان میں بہت سے تازہ پھل بھی ہیں اور ان ہی میں سے تم (بچا کر، سوکھا کر) کھاتے بھی ہو ﴿۱۹﴾ اور ایسے (زیتون کے) درخت کو جو طور سینا سے نکلتا ہے وہ تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے① ﴿۲۰﴾ اور یقیناً تمھارے لیے جانوروں میں عبرت (یعنی دھیان) کی بات ہے، ان (جانوروں) کے پیٹوں میں جو (دودھ) ہے اس میں سے ہم تم کو پلاتے ہیں② اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں (دوسرے) بہت سے فائدے ہیں اور ان (جانوروں) میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو ﴿۲۱﴾ اور ان (جانوروں) پر اور کشتی پر تم سوار کیے جاتے ہو ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اپنی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا، سو انھوں نے (یعنی نوح علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، سو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۲۳﴾ سو ان (نوح علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے (آپس میں ایک دوسرے سے اور عوام سے) کہا: یہ تو تمھارے ہی جیسا ایک بشر ہے③

① (دوسرا ترجمہ) (اسی پانی سے) ہم نے (زیتون کا) درخت بھی پیدا کیا جو طورِ سینا میں (زیادہ) پیدا ہوتا ہے۔ (یہ بھی کہتے ہیں کہ زیتون کا درخت اولاً طورِ سینا میں نکلا پھر وہاں سے دوسری جگہ لے جایا گیا)
② (دوسرا ترجمہ) جو دودھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہیں وہ ہم تم کو پلاتے ہیں۔
③ یعنی معمولی آدمی ہے۔

يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتَفَضَّلَ عَلَيۡكُمۡ‌ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنۡزَلَ مَلٰٓـئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِىۡۤ اٰبَآٮِٕنَا
الۡاَوَّلِيۡنَ‌ ۚ‏﴿۲۴﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوۡا بِهٖ حَتّٰى حِيۡنٍ‏ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ بِمَا
كَذَّبُوۡنِ‏ ﴿۲۶﴾ فَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ اَنِ اصۡنَعِ الۡـفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ
التَّنُّوۡرُ‌ ۙ فَاسۡلُكۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ
مِنۡهُمۡ‌ ۚ وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ‏ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسۡتَوَيۡتَ اَنۡتَ
وَمَنۡ مَّعَكَ عَلَى الۡـفُلۡكِ فَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ نَجّٰٮنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ‏ ﴿۲۸﴾

اس کا ارادہ یہ ہے کہ تمھارے اوپر بڑا بن کر رہے اور اگر اللہ تعالیٰ (رسول بھیجنا) چاہتے تو فرشتے کو
بھیجتے، یہ (توحید ورسالت کی) بات تو ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں میں کبھی نہیں سنی ﴿۲۴﴾ بس
یہ تو ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے، سو ایک وقت تک اس کے بارے میں انتظار کرو① ﴿۲۵﴾
نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! آپ میری مدد فرمایئے اس لیے کہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا
ہے ﴿۲۶﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نظروں کے سامنے اور ہماری
وحی کے مطابق② تم کشتی بناؤ، سو جب ہمارا حکم (عذاب کا) آجائے اور تنور ابل پڑے تو ہر ایک قسم
(کے جانور) میں سے ایک ایک جوڑا③ لے کر اس کو اس (کشتی) میں داخل کر و اور اپنے گھر والوں کو
بھی④ (کشتی میں سوار کرلو) مگر یہ کہ ان میں سے جن کے بارے میں پہلے سے بات طے ہو چکی ہے
⑤ (ایسے لوگوں کو کشتی میں سوار مت کرو) اور ظالموں کے بارے میں تم مجھ سے بات نہ کرو، یہ بات تو
یقینی ہے کہ وہ سب غرق ہونے والے ہیں ﴿۲۷﴾ پھر جب تم اور تمھارے (مسلمان) ساتھی کشتی
میں ٹھیک بیٹھ جاویں⑥ تو (اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ) کہنا: شکر تو اسی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے
جس نے ہم کو ظلم کرنے والی (کافر) قوم سے نجات دے دی'' ﴿۲۸﴾

① شاید ہوش میں آجاوے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہماری نگرانی میں۔
③ یعنی نر مادہ دو فرد۔ ④ مراد تمام ایمان والے۔ ⑤ یعنی ایمان نہ لانے اور عذاب میں پھنس جانے کی بات۔
⑥ ہر سواری میں بیٹھنے کے جو ضوابط ہوتے ہیں اس کے مطابق ٹھیک بیٹھے، ورنہ حادثات کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا
لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ
يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ
اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور (یہ) دعا (بھی) کرو ''اے میرے رب! آپ مجھے برکت والا اترنا نصیب فرمائیے اور آپ سب اتارنے والوں میں بہتر اتارنے والے ہیں''① ﴿۲۹﴾ یقیناً اس (واقعہ) میں بڑی نشانیاں ہیں اور یقینی بات ہے کہ ہم کو تو جانچنا ہی ہے② ﴿۳۰﴾ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قومیں (عاد و ثمود) پیدا کیں ﴿۳۱﴾ سو ہم نے ان میں ان ہی میں سے ایک رسول (بنا کر) بھیجا (جنھوں نے کہا) کہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۳۲﴾

اور ان (نبی) کی قوم کے سردار لوگ کہنے لگے۔ جو کافر تھے اور آخرت کی ملاقات کو انھوں نے جھٹلایا تھا اور ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں خوب عیش دیا تھا۔ یہ تو بس تمھارے ہی جیسے ایک (معمولی) بشر ہیں، جو کھانا تم کھاتے ہو وہی کھانا وہ (رسول) کھاتے ہیں اور جو تم پیتے ہو وہ (رسول) بھی وہی چیز پیتے ہیں③ ﴿۳۳﴾ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک (معمولی) انسان کی اطاعت کی④ یقیناً تب تو تم بڑے نقصان میں پڑو گے ﴿۳۴﴾ کیا یہ (نبی) تم کو وعدہ کرتے ہیں کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (زمین سے دوبارہ) نکالے جاؤ گے ﴿۳۵﴾

① کشتی میں بھی آرام رہے اور کشتی سے اتر کر ظاہری باطنی اطمنان رہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) ہم تو جانچنے والے ہی ہیں۔
③ یعنی ظاہری احوال کوئی نرالے نہیں ہیں۔ ④(دوسرا ترجمہ) بات مانی۔ (یہ بھی عجیب فلسفہ ہے خود کے جیسے انسان جو نبی ہیں اس کی اطاعت میں نقصان نظر آئے اور بے جان پتھر کے بت کی عبادت میں فائدہ؟ کیسی حماقت ہے!)

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا
آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ
كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ

جس بات سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ (عقل سے) بہت ہی دور دور ہے① ﴿۳۶﴾ بس زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے②، ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ ہوتے ہیں اور ہم کو (مرنے کے بعد) دوسری مرتبہ زندہ نہیں ہونا پڑے گا ﴿۳۷﴾ یہ (نبی) تو بس ایک ایسے آدمی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھ رکھا ہے اور ہم اس (نبی) پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۳۸﴾ نبی نے کہا: اے میرے رب! آپ میری مدد فرمایئے اس لیے کہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے ﴿۳۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تھوڑے دنوں میں ہی یہ لوگ (اپنے کیے ہوئے پر صبح کے وقت) پچھتاتے ہوں گے ﴿۴۰﴾ سو (ہمارے) سچے وعدے کے مطابق ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے پکڑ لیا، سو ہم نے ان کو سوکھا ہوا کوڑا کرکٹ بنا ڈالا، سو ظلم کرنے والی قوم کے لیے پھٹکار ہو③ ﴿۴۱﴾ پھر ان (عاد و ثمود) کے بعد دوسری بہت ساری قومیں ہم نے پیدا کیں ﴿۴۲﴾ کوئی بھی امت (ہلاک ہونے میں) اپنے مقرر وقت سے آگے نہیں جاسکتی اور وہ پیچھے بھی نہیں رہ سکتی ﴿۴۳﴾ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے، جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا (خاص) رسول آتا تو وہ (امت) اس (رسول) کو جھٹلاتی تو ہم ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو ہلاک کرتے رہے اور ہم نے ان کو کہانیاں بنا ڈالا④،

---

①(دوسرا ترجمہ) جس بات سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ بات کہاں سے ہوسکتی ہے، کیسے ہوسکتی ہے؟۔

②اور آخرت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ③(دوسرا ترجمہ) ظلم کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہو۔

④یعنی عذاب میں ان کو بالکل ختم کردیا گیا، نشانات تک باقی نہیں رہے، صرف ان کی باتیں کہانیوں کی طرح باقی رہی۔

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ۬ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ
اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ ع
اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ﴿۵۲﴾

سو جس قوم کے لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دوری ہے ﴿۴۴﴾ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو (رسول بنا کر) بھیجا ہمارے احکام اور کھلی دلیل لے کر ﴿۴۵﴾ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، سو انھوں نے تکبر کیا اور وہ (پہلے ہی سے) بڑائی مارنے والی قوم تھی ﴿۴۶﴾ سو وہ کہنے لگے: کیا ہم اپنے ہی جیسے دو بشر (موسیٰ و ہارون) پر ایمان لائیں؛ حالاں کہ ان دونوں کی قوم ہماری غلامی (یعنی تابع داری) کر رہی ہے① ﴿۴۷﴾ سو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، سو وہ ہلاک کیے جانے والوں میں سے ہو گئے ﴿۴۸﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی؛ تاکہ وہ (موسیٰ کی قوم کے) لوگ رہنمائی حاصل کریں ﴿۴۹﴾ اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو (ہماری قدرت کی) ایک بڑی نشانی بنا دی ہے اور ہم نے ان دونوں (ماں بیٹے) کو ایک اونچی جگہ پر ٹھکانہ دیا جو (پرسکون) رہنے کے لائق تھی اور وہاں صاف ستھرا پانی بہتا تھا ﴿۵۰﴾

اے پیغمبرو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور تم نیک کام کرو، یقیناً جو عمل تم کرتے ہو مجھے اس کا پورا علم ہے ﴿۵۱﴾ اور یقیناً یہ تمھارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمھارا رب ہوں، سو تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو ﴿۵۲﴾

① بعض نے یہاں عبادت کو حقیقی معنیٰ میں مراد لیا ہے؛ اس لیے کہ فرعون الٰہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنی عبادت کی دعوت دیتا تھا، اگرچہ عام بنی اسرائیل میں فرعون کی عبادت نہیں تھی؛ اس لیے بعض حضرات نے عٰبدون کا ترجمہ اطاعت کرنے والے اور ماتحت کا کیا ہے۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ
بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ
وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

سولوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے (الگ الگ) فرقوں میں بانٹ لیا، ہر جماعت کے لوگوں کے پاس جو (دین) ہے اس پر وہ خوش وخرم ہیں ﴿۵۳﴾ سو (اے نبی!) ان کو ایک خاص وقت تک ① ان کی اپنی غفلت میں ② پڑے رہنے دو ﴿۵۴﴾ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو جو مال و اولاد دیتے چلے جارہے ہیں ﴿۵۵﴾ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کررہے ہیں؛ بلکہ (حقیقت میں) وہ (لوگ بات) سمجھتے ہی نہیں ③ ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اپنے رب کے رعب سے ④ ڈرتے ہیں ﴿۵۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں ﴿۵۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ﴿۵۹﴾ اور وہ لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اس پر ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں ⑤ اس بات پر کہ ان کو ان کے رب کے پاس واپس جانا ہے ﴿۶۰﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو دوڑ دوڑ کر بھلائیاں حاصل کرتے ہیں اور وہ ان (بھلائیوں) کی طرف سب سے آگے پہنچنے والے ہیں ⑥ ﴿۶۱﴾

---

① اللہ کے عذاب آنے تک یا موت آنے تک۔ ② (دوسرا ترجمہ) جہالت میں۔

③ (دوسرا ترجمہ) بات ایسی نہیں ہے؛ بلکہ وہ لوگ اس کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ ④ دوسرا ترجمہ: ہیبت سے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) اور وہ لوگ جو عمل بھی کرتے ہیں اور اس پر ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں (یہ دوسری قرآت کے مطابق ترجمہ ہے) معلوم ہوا صدقات اور ہر نیکی کی مقبولیت کے لئے ڈرتے رہنا چاہیے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ (اپنے) فائدے جلدی جلدی حاصل کررہے ہیں اور وہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

نوٹ: دوسرے لوگ دنیوی فائدہ کے پیچھے دوڑتے ہیں اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی فکر کرتے ہیں یہ متقی حضرات دین کے لیے ایسی کوشش کرتے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴿٦٢﴾ بَلْ
قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ
اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا
تُنْصَرُوْنَ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ﴿٦٦﴾
مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ
اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ﴿٦٩﴾

اور ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف (یعنی ذمے داری) نہیں دیتے اور ہمارے پاس (اعمال نامے کی) ایک کتاب ہے[1] جو (قیامت کے دن ان کے حالات کو) صحیح بولے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿٦٢﴾ بلکہ ان (کافروں) کے دل اس (آخرت کے حساب) کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، اس کے سوا بھی ان کے اور بھی (دوسرے برے) کام ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں ﴿٦٣﴾ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مال داروں کو عذاب میں پکڑ لیں گے تب وہ چلانے لگیں گے ﴿٦٤﴾ آج تم چلاؤ مت، یقینی بات ہے کہ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں ملے گی ﴿٦٥﴾ پکی بات یہ ہے کہ میری آیتیں تمھارے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تب تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں بھاگ جاتے تھے ﴿٦٦﴾ بڑے تکبر سے اس (قرآن) کے بارے میں رات کو مجلس لگا کر وہ غلط باتیں کرتے تھے[2] ﴿٦٧﴾ سو کیا انھوں نے (اس) کلام میں غور نہیں کیا؟ یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آ گئی جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آتی تھی؟ ﴿٦٨﴾ کیا وہ اپنے رسول کو (پہلے سے) جانتے پہچانتے (ہی) نہیں تھے کہ اس کی وجہ سے وہ اس (رسول) کا انکار کر دے ﴿٦٩﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) ہمارے پاس سب لکھا ہوا ہے۔

[2] (دوسرا ترجمہ) بڑے تکبر سے (نبی کو) ایک فضول کہانی کہنے والا سمجھ کر ان کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝٧٠ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ
اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ
عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٧١ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖۗ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٧٢
وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٣ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ
الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝٧٤ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝٧٥ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝٧٦

کیا وہ یوں کہتے ہیں: اس (رسول) کو جنون ہو گیا ہے ①؟ بلکہ (بات یہ ہے کہ) وہ (رسول) ان کے پاس سچی بات لے کر آئے اور ان میں سے اکثر لوگ سچی بات کو پسند نہیں کرتے ﴿۷۰﴾ اور اگر سچا دین ان کی خواہشات کے تابع ہو جاتا تو آسمان اور زمین اور اس کے رہنے والے سب لوگ تباہ ہو جاتے؛ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت پہنچادی؛ مگر وہ اپنی نصیحت پر دھیان نہیں دیتے ﴿۷۱﴾ کیا تم ان سے (دین پہنچانے پر) کوئی معاوضہ (یا ٹیکس) مانگتے ہو؟② سو تمھارے رب کا (دیا ہوا) معاوضہ (تمھارے لیے) بہت بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ﴿۷۲﴾ اور یہ بات تو یقینی ہے کہ تم تو ان کو سیدھے راستے (یعنی اسلام) کی طرف بلا رہے ہو ﴿۷۳﴾ اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (ان کی حالت یہ کہ) وہ (سیدھے) راستے سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں ﴿۷۴﴾ اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیف ان کو پہنچی ہے اس کو دور کریں تب بھی یہ لوگ اپنی شرارت میں برابر بھٹکتے ہوئے لگے رہیں گے ﴿۷۵﴾ اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو (پہلے) عذاب میں پکڑا تھا، پھر بھی انھوں نے اپنے رب کے آگے (پورے طور پر) عاجزی نہیں کی اور (اللہ تعالیٰ کے سامنے) وہ گڑگڑائے بھی نہیں ﴿۷۶﴾

① جب کبھی بھی کسی عام برائی کے خلاف کوئی حق کی بات کہو تو لوگ اس کے کہنے والے کو دیوانہ کہتے ہیں۔

② جس کی وجہ سے وہ دین کو مانتے نہ ہو۔

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ۝۷۷ وَهُوَ الَّذِيْٓ ع
اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۝۷۸ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۝۷۹ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۸۰ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ۝۸۱ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۝۸۲ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ
هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۝۸۳

یہاں تک کہ جب ہم ان پر ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تب وہ ایک دم اس میں مایوس (یا حیرت زدہ) ہوکر رہ جائیں گے ﴿۷۷﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو① ﴿۷۸﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور ان ہی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم کو اکٹھا کیا جائے گا② ﴿۷۹﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو زندگی اور موت دیتے ہیں اور رات اور دن کا بدلنا انہی کے اختیار میں ہے، سو کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ہو؟ ﴿۸۰﴾ بلکہ یہ لوگ بھی③ ایسی ہی باتیں کہتے ہیں جیسی بات (ان سے) اگلے (کافر) لوگوں نے کہی تھی ﴿۸۱﴾ انھوں نے (یوں) کہا کہ: بھلا! جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ ﴿۸۲﴾ پکی بات یہ ہے کہ یہ وعدے تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے (بھی) کیے گئے تھے، (اس آخرت کی حقیقت تو یہ ہے کہ) یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں ﴿۸۳﴾ (اے نبی! ان سے) تم کہو کہ: (یہ) زمین اور اس زمین میں بسنے والے یہ سب کس کی مالکی ہے؟ اگر تم جانتے ہو (تو ذرا بتاؤ) ﴿۸۴﴾

---

① لفظ ''ما'' قلت میں تاکید کو بتلانے کے لیے آیا ہے، بعض مرتبہ قلت عدم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی کافروں میں شکر بالکل ہی نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اسی کے پاس تم لائے جاؤ گے۔ ③ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھ کر ایمان لانے کے بجائے۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۸۴ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ۝۸۵ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۝۸۶ سَيَقُوْلُوْنَ
لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۝۸۷ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۸۸ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ۝۸۹ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ
وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۝۹۰ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۝۹۱ۙ

تو یہ لوگ ضرور (یہی) جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی ہے، تو (جواب میں) تم کہو: کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے؟[1] ﴿۸۵﴾ تم (ان سے) پوچھو: ساتوں آسمانوں کا مالک اور بڑے عالی شان عرش کا مالک کون ہے؟ ﴿۸۶﴾ تو یہ لوگ ضرور خود ہی بتائیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، تو تم (ان سے) کہو: کیا پھر تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۸۷﴾ (اے نبی!) تم پوچھو کہ: ہر چیز کی حکومت کس کے قبضے میں ہے؟ وہ (اللہ جس کو چاہے) پناہ دے سکتے ہیں اور ان کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا[2] اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) ﴿۸۸﴾ تو وہ لوگ ضرور خود بولیں گے کہ: یہ (سارا) اختیار تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، تو تم (ان کو) کہو کہ: پھر کہاں سے تم پر جادو آپڑتا ہے (کہ تم ایمان نہیں لاتے)؟ ﴿۸۹﴾ بلکہ ہم نے ان کے پاس (ایک) حق بات پہنچائی ہے اور وہ لوگ تو (خود ہی) یقیناً جھوٹے ہیں ﴿۹۰﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا اور اس (اللہ) کے ساتھ کوئی اور معبود بھی نہیں ہے، (اگر ایسا ہوتا) تب تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور (غالب آنے کے لیے) ایک دوسرے کے اوپر چڑھائی کر دیتا (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) جو باتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تو اس سے پاک ہیں ﴿۹۱﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم سوچتے نہیں ہو۔

[2] (دوسرا ترجمہ) وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہے بچا لیتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝۹۲ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ۝۹۳ ع
رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝۹۴ وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ۝۹۵
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ۝۹۶ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۝۹۷ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۝۹۸ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ۝۹۹

وہ (اللہ تعالیٰ) چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں وہ (اللہ) اس سے بہت دور ہیں ﴿۹۲﴾

(اے نبی!) تم دعا کرو: اے میرے رب! جس عذاب کا ان (کافروں) کو وعدہ کیا گیا ہے اگر وہ آپ مجھے ①دکھانے لگو ﴿۹۳﴾ تو اے میرے رب! بس آپ مجھے ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کرنا② ﴿۹۴﴾ اور یقیناً جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں③ وہ تم کو دکھانے کی ہم پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۹۵﴾ (اے نبی!) تم (ان کی) برائی کو بہت ہی اچھے طریقے سے دفع کرتے رہو، جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ہم اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۶﴾ اور (اے نبی!) تم (یہ) دعا کرو کہ: اے میرے رب! میں شیطان کے اثرات (یعنی چھیڑ چھاڑ) سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں④ ﴿۹۷﴾ اور اے میرے رب! وہ (شیاطین) میرے پاس آجائیں اس سے بھی میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ﴿۹۸﴾ یہاں تک کہ جب ان (کافروں) میں سے کسی کو موت آپہنچتی ہے تو (اس وقت) وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دو ﴿۹۹﴾

① یعنی میری زندگی میں، میری آنکھوں کے سامنے۔

② حضور ﷺ عذاب سے محفوظ تھے پھر بھی دعا امت کی تعلیم کے لیے اور اجر میں زیادتی کے لیے تعلیم کی گئی، صلحائے امت کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ فتنے جب آتے ہیں ان کو بھی لپیٹ میں لے سکتے ہیں؛ اس لیے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔ ③ عمومی عذاب تو آپ ﷺ کی برکت سے نہیں آوے گا، چھوٹے چھوٹے برے حالات آسکتے ہیں۔

④ شیطانی وسوسے سے کوئی کام خلاف مصلحت ہو جاوے، چاہے وہ شریعت کے خلاف نہ ہو اس سے حفاظت کی دعا مانگنا ہے۔

لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى
یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۝۱۰۰ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ۝۱۰۱
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۱۰۲ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ
الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۝۱۰۳ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا
كٰلِحُوْنَ۝۱۰۴ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ۝۱۰۵ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ
عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ۝۱۰۶ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ۝۱۰۷

تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس (دنیا) میں (واپس جا کر میں) نیک عمل کروں (تو اس کے جواب میں کہا جائے گا) بالکل نہیں! یہ تو ایک بات ہی بات ہے جس کو وہ (زبان سے) کہہ رہا ہے[۱] اور ان کے آگے برزخ (کی دنیا) ہے جو دوسری مرتبہ زندہ کیے جانے کے دن تک قائم رہے گی ﴿۱۰۰﴾ سو جب (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تو ان کے آپس میں اس دن کوئی رشتے داری نہیں رہے گی اور کوئی کسی کو پوچھے گا بھی نہیں ﴿۱۰۱﴾ سو جس (کی نیکی) کے پلڑے بھاری ہوں گے سو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے ﴿۱۰۲﴾ اور جس (کی نیکی) کے پلڑے ہلکے ہوں گے سو یہ وہی ہوں گے جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا (اور) جہنم میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۳﴾ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی اور اس (جہنم) میں ان کی صورتیں بگڑ جائیں گی[۲] ﴿۱۰۴﴾ (ان کافروں سے کہا جائے گا): کیا تم پر میری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں، سو تم تو ان کو جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۰۵﴾ تو وہ (کافر) کہنے لگیں گے: اے ہمارے رب! ہم پر ہماری کم بختی نے زور کیا[۳] اور ہم تو گمراہ لوگ تھے ﴿۱۰۶﴾ اے ہمارے رب! آپ ہم کو (اب) اس (جہنم) سے نکال دیجیے، سو اگر ہم پھر سے (دنیا میں جا کر) وہی کام کریں گے تو یقیناً ہم (پورے) ظالم ہوں گے ﴿۱۰۷﴾

---

[۱] یعنی وہ بات پوری نہ ہوگی۔ [۲] (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ جہنم میں بدشکل ہو جائیں گے۔
[۳] (دوسرا ترجمہ) ہم پر ہماری بدبختی چھا گئی۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۝۱۰۸ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝۱۰۹ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ
ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۝۱۱۰ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ۝۱۱۱ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ۝۱۱۲ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ
يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ۝۱۱۳ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۱۱۴
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝۱۱۵

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اس (جہنم) میں ذلیل ہوکر پڑے رہواور مجھ سے بات بھی مت کرو ﴿۱۰۸﴾ یقیناً وہ میرے (مومن) بندوں کی ایک جماعت تھی جو یہ دعا کرتی تھی کہ: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، بس آپ ہمارے گناہ کو معاف کردیجیے اور آپ ہم پر رحم کیجیے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے اچھے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾ سو تم نے ان (مؤمن بندوں) کا مزاق بنایا تھا①، یہاں تک کہ انھوں نے تم سے میری یاد کو بھلا دیا تھااور تم تو ان (مؤمنوں) کی ہنسی اڑاتے رہے② ﴿۱۱۰﴾ یقیناً آج میں نے ان کے صبر کرنے پر یہ بدلہ دیا کہ وہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہوگئے ﴿۱۱۱﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کافر جہنم والوں سے) سوال کریں گے کہ: تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے؟ ﴿۱۱۲﴾ تو وہ جواب میں کہیں گے: ہم ایک دن (رہے) یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے③، سو جنھوں نے گنتی کی ہو ان سے پوچھ لیجیے④ ﴿۱۱۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: تم (دنیا میں) تھوڑی سی مدت کے علاوہ زیادہ نہیں رہے، کاش! یہ بات تم (اس وقت دنیا میں) جان لیتے ﴿۱۱۴﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی بے فائدہ (یعنی بے مقصد) پیدا کیا ہے اور تم کو (واپس) ہماری طرف لوٹایا نہیں جائے گا؟ ﴿۱۱۵﴾

---

① (تم مسلمانوں کی چھیڑ چھاڑ میں اتنے مشغول ہوگئے کہ پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کو بھول گئے)۔

② (دوسرا ترجمہ) تم ان مؤمنوں سے ہنستے رہے۔

③ ہم کو تو برابر یاد نہیں رہا۔ ④ عمر اور اعمال کا صحیح حساب کا کام فرشتے کرتے ہیں۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾
ع وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾

سو اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت اونچی ہے جو صحیح معنی میں بادشاہ ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عزت والے عرش کے مالک ہیں ﴿۱۱۶﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے گا کہ اس (غیر اللہ کو پکارنے) پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے[۱] تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہی ہوگا، یقیناً کافر لوگ کامیاب نہیں ہوں گے ﴿۱۱۷﴾ اور (اے نبی!) تم یہ دعا کیا کرو: اے میرے رب! آپ معاف کر دیجیے اور آپ (مجھ پر) رحم فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے اچھے (بڑھ کر) رحم کرنے والے ہیں[۲] ﴿۱۱۸﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت باطل ہے اور باطل کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

② ''اِغۡفِرۡ'' اور ''اِرۡحَمۡ'' دونوں فعلوں کا مفعول مذکور نہیں ہے، عموم کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ النور

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں چوسٹھ (۶۴) یا تریسٹھ (۶۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ نصر یا سورۂ حشر کے بعد اور سورۂ حج سے پہلے سو (۱۰۰) یا (۱۰۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حیا، شرم، عفت، پاک دامنی کے اہم مضامین کو بیان کیا گیا ہے، جن کا لحاظ انسان کے ظاہر اور باطن کو نور والا بنا دیتا ہے اور جن کا لحاظ نہ کرنا انسان کو بے نور بنا دیتا ہے، اسی طرح اللہ کے نور مبارک کا بھی اس سورت میں تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ اَلزَّانِيَةُ
وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲
اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ
وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے اتاری ہے جس (کے احکام) کو ہم نے فرض کیا ہے[1] اور ہم نے اس میں صاف صاف[2] آیتیں اتاری ہیں؛ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ﴿۱﴾ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے تم مارو، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تم کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے دین (کی حد جاری کرنے) میں کسی قسم کا رحم نہ آوے اور ایمان والوں کا ایک مجمع ان دونوں کی سزا کو اپنی آنکھ سے دیکھے[3] ﴿۲﴾ زانی مرد زانیہ عورت سے یا شرک کرنے والی عورت سے ہی نکاح کرتا ہے اور زنا کار عورت سے زانی مرد یا مشرک مرد ہی نکاح کرتا ہے اور یہ بات ایمان والوں پر حرام کردی گئی ہے ﴿۳﴾ اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر (زنا کو ثابت کرنے پر) چار گواہ نہیں لاتے، سو تم ان کو اَسّی (۸۰) کوڑے مارو اور کبھی بھی ان لوگوں کی گواہی تم قبول مت کرو اور یہی لوگ خود نافرمان ہیں ﴿۴﴾

---

[1] جس اللہ تعالیٰ نے یہ احکام مقرر فرمائے اسی اللہ تعالیٰ نے احکام کو ہمارے ذمے میں لازم فرمایا۔

[2] دوسرا ترجمہ: کھلی کھلی آیتیں۔ [3] یعنی دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا ۚ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ
أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾
وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾
وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا ع
تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ

مگر جن لوگوں نے اس (تہمت) کے بعد توبہ کرلی اور (اپنی) اصلاح کرلی تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو ایسے آدمی کی گواہی یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر یہ گواہی دیوے کہ (''بیوی کے متعلق زنا کی بات جو اس مرد نے کہی اس بات میں) وہ (مرد) یقیناً سچا ہے'' ﴿۶﴾ اور پانچویں مرتبہ میں وہ یوں بولے کہ: اپنی اس بات میں وہ (یعنی میں) جھوٹا ہو تو اس پر (یعنی مجھ پر) اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ﴿۷﴾ اس (عورت) پر سے (زنا کی) سزا دور کرنے کا راستہ یہ ہے کہ وہ عورت چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ: ''وہ (یعنی میرا شوہر) بالکل جھوٹا ہے'' ﴿۸﴾ اور وہ (عورت) پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ: اگر وہ (یعنی میرا شوہر) سچا ہو تو اس پر (یعنی خود مجھ پر) اللہ تعالیٰ کا غضب اترے ﴿۹﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو خود سوچ لو کہ تمہارا کیا ہوتا، تم کتنی تکلیف میں پڑ جاتے) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کو قبول کرنے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾

یقیناً جن لوگوں نے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹی تہمت لگا کر) یہ طوفان کھڑا کیا ہے وہ تمھارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہے، تم اس بات کو تمھارے لیے برا مت سمجھو؛ بلکہ وہ تو تمھارے حق میں بہت بہتر ہے، ان میں سے ہر ایک شخص نے جتنا کیا اتنا گناہ اس کے حصے میں آیا،

وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ
عَظِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾

اور جس شخص نے ان میں سے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا① ﴿۱۱﴾
جب تم لوگوں نے اس (طوفان) کی خبر سنی تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں نے اپنے
لوگوں② کے ساتھ اچھا خیال کیوں نہیں کیا؟ اور (تہمت سنتے ہی) ایسا کیوں نہ کہا: یہ کھلی تہمت ہے
﴿۱۲﴾ وہ (بہتان لگانے والے) اس (بات) پر چار گواہ کیوں نہیں لائے؟ اب جب وہ (چار)
گواہ نہیں لا سکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۳﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی
رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی③ تو جس (چرچے) میں تم پڑے ہوئے تھے اس کی وجہ سے تم
پر بڑا عذاب آ پڑتا ﴿۱۴﴾ جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس (تہمت) کو ایک دوسرے کے سامنے نقل
کر رہے تھے④ اور تم اپنے منہ سے ایک ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی خبر تم کو بالکل نہیں تھی اور تم
اس (تہمت والی بات) کو معمولی سمجھ رہے تھے؛ حالاں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑی (گناہ
کی) بات تھی ﴿۱۵﴾

① یعنی عبداللہ بن ابی جو اس تہمت کو اصل گھڑنے والا تھا۔
② اصل ترجمہ ''اپنے بارے میں'' ہوتا ہے؛ لیکن اس تعبیر سے دوسرے مسلمان کی عزت کی حفاظت خود کی عزت کی حفاظت کی طرح کرنی ہے اس کی طرف اشارہ ہے اسلئے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بدنام کرے تو وہ خود کو بدنام کر رہا ہے۔③ یعنی دنیا میں توبہ کی توفیق دی اور قبول فرمالی۔
④ بے دلیل بے تحقیق بات آگے کرنا۔

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۱۰
اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ

اور جب تم نے (اول) یہ (بہتان) سنا تو اسی وقت تم نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ: ہم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ایسی بات ہم منہ سے نکالیں، آپ (اللہ تعالیٰ) تو پاک ہیں (معاذ اللہ) یہ تو بہت بڑا بہتان ہے ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو آئندہ ایسی بات کبھی مت کرنا ﴿۱۷﴾ اور اللہ تعالیٰ کام کی باتیں تمھارے سامنے کھول کھول کے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والے، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾ یقیناً جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے① ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں② اور تم نہیں جانتے ہو ﴿۱۹﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو تم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچتا) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مہربانی کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو بھی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو یقیناً وہ (شیطان) تو بے حیائی اور برائی کے کام کرنے کے لیے کہے گا، اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی (گناہ سے توبہ کر کے) کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا③؛

---

① (دوسرا ترجمہ) بے حیائی کا چرچا ہو۔ اہلِ ایمان کا معاشرہ بے حیائی والے کاموں اور باتوں سے پاک رہنا چاہیے، غلط باتوں کا چرچا اور اس کو سیکھنا سکھانا اس کے نت نئے طریقے بتانا یہ سب اس میں شامل ہیں اس دور میں میڈیا کے ذریعہ بہت بے حیائی کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے جو ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ② کونسا گناہ کس درجہ کا ہے وہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔
③ تین نعمتوں کا تذکرہ ہے: [۱] توبہ کی توفیق [۲] توبہ کا قبول ہونا [۳] توبہ کی برکت سے صفائی۔

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْيَعْفُوْا
وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾
يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ
لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ

لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو (توبہ کی توفیق دے کر) پاک صاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات سننے والے اور ہر چیز جاننے والے ہیں ﴿۲۱﴾ اور جو لوگ تم میں بڑے درجے والے ہیں ①اور مال میں وسعت والے ہیں وہ ایسی قسم نہ کھالیویں کہ وہ رشتہ داروں کو اور محتاجوں کو اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہیں دیں گے؛ بلکہ (ایسے لوگوں کا) قصور معاف کردیں اور ان کو جانے دیں، کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہوں کو معاف کردے؟ اور اللہ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲﴾ یقیناً جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی ②ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان کے لیے دنیا وآخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ﴿۲۳﴾ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر جو (برے) کام کہ وہ کرتے تھے ان کے بارے میں گواہی دیں گے ﴿۲۴﴾ اس دن جس سزا کے وہ حق دار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کی وہ پوری سزا دے دیں گے اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی سچے ہیں (اور ساری باتوں کی حقیقت کو) کھولنے والے ہیں ﴿۲۵﴾ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے مناسب ہیں ①اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے مناسب ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے مناسب ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے مناسب ہیں،

---

①یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے متعلق نازل ہوئی جو ان کے مرتبہ کو بتاتی ہے۔ ②یعنی برے کاموں اور اس کے ارادے سے بے خبر۔ ①دوسرا مطلب: عام طور پر گندی باتیں گندوں کی زبان سے نکلتی ہے، نیک لوگوں کی زبان سے پاکیزہ باتیں نکلتی ہیں۔

اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا یَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ع
لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَہۡلِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ
لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡہَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡہَا حَتّٰی یُؤۡذَنَ
لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِیۡلَ لَکُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا ہُوَ اَزۡکٰی لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ﴿۲۸﴾
لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ مَسۡکُوۡنَۃٍ فِیۡہَا مَتَاعٌ لَّکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ
یَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا تَکۡتُمُوۡنَ ﴿۲۹﴾

جو (تہمت کی) بات وہ (منافق) لوگ کہتے ہیں وہ (نیک مرد اور عورتیں) اس سے بالکل بری (یعنی بے تعلق) ہیں، ان کے لیے (آخرت میں) مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۲۶﴾

اے ایمان والو! تم اپنے (رہنے کے) گھروں کے سوا دوسرے کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک تم اجازت نہ لے لو اور تم اس (گھر) کے رہنے والوں کو سلام کرلو①، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، امید ہے کہ تم خیال رکھو گے ﴿۲۷﴾ سو اگر اس (گھر) میں تم کو کوئی آدمی معلوم نہ ہو② تو جب تک تم کو اجازت نہ دے دی جاوے وہاں تک تم اس (گھر) میں داخل مت ہوؤ اور اگر (اجازت نہ ملے اور) تم کو (یوں) کہہ دیا جائے کہ ''تم واپس تشریف لے جاؤ'' تو تم واپس لوٹ کر چلے جاؤ، یہی تمھارے لیے پاکیزہ طریقہ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۲۸﴾ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم ایسے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل ہو جاؤ جس میں کوئی آدمی (مستقل) رہتا نہ ہو اور اس میں تمھارا سامان بھی رکھا ہوا ہو③ (اے نبی!) ایمان والے مردوں سے تم کہو کہ: وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہی ان کے لیے بڑا پاکیزہ طریقہ ہے، یقیناً جو کام وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب تک مکان میں رہنے والوں سے سلام نہ کرلو۔ ② واقعتاً گھر میں کوئی نہیں ہے یا گھر میں ہے؛ لیکن تم کو جواب نہ ملے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اس سے تم کو بھی فائدہ اٹھانے کا حق ہو۔ نوٹ: عام مہمان خانہ، مرکز، عام خانقاہ، اس طرح کی عام اجازت والی جگہیں وہاں قیام کے لیے جو ضوابط ہوتے ہیں ان کی پابندی کی جائے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۝۳۰ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا
عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ

اور (اے نبی!) تم ایمان والی عورتوں کو (بھی) کہو کہ: وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں① اور اپنی سجاوٹ② (کسی پر بھی) ظاہر نہ کریں؛ مگر جو اس میں سے (مجبوراً) ظاہر ہو جائے③ اور اپنی اوڑھنیاں (دوپٹے) اپنے گریبانوں پر ڈال دیا کریں④ اور اپنی سجاوٹ (کسی پر) ظاہر نہ کریں، ہاں! اپنے شوہروں کے سامنے یا اپنے باپوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی (میل جول کی) عورتوں کے سامنے، یا اپنے ہاتھ کی مالکی میں جو (باندیاں) ہیں ان کے سامنے یا (کھانے پینے کے واسطے) کسی کے تابع ہو کر آنے والے⑤ جن کے دل میں کوئی مردانہ خواہش نہ ہو یا ایسے (نادان) بچوں کے سامنے جن کو (ابھی تک) عورتوں کے (بدن کے) چھپے ہوئے حصوں کے بارے میں کوئی خبر نہ ہو، اور (مسلمان) عورتوں کو چاہیے کہ اپنے پیروں کو (زمین پر زور سے) اس طرح نہ ماریں کہ اس کی جو زینت چھپاتی ہے وہ معلوم ہو جائے⑥

---

① قرآن میں عام طور پر مرد عورت دونوں کے لیے ایک ہی ساتھ احکام بیان کیے جاتے ہیں؛ لیکن نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کے لیے دونوں کو الگ الگ حکم دیا گیا، یہ اس کی اہمیت کو بتاتا ہے۔ ② اور زینت یعنی زینت کے اعضا کو خاص کر چھپاوے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) مگر جو (غالباً) خود ہی کھلا رہ جاتا ہے جیسے ہتھیلی، قدم وغیرہ۔ ④ یعنی گلا اور سینہ ڈھک جائے اس طرح اوڑھنی اوڑھے۔ ⑤ ''اَلتّٰبِعِيْنَ'' کا دوسرا ترجمہ: خدمت گزاروں کے جن کے دلوں میں تقاضہ نہیں ہوتا ⇐

وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۲ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ
فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى
الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اور اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو؛ تا کہ تم لوگ کامیابی پاؤ ﴿۳۱﴾
تم میں سے جن (آزاد مردوں اور عورتوں) کا نکاح نہ ہو ان کا نکاح کراؤ① اور تمھارے غلاموں اور
باندیوں میں سے جو نیک ہوں ان کا بھی (نکاح کراؤ) اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے
فضل سے غنی کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت وسعت والے، ہر چیز جاننے والے ہیں ﴿۳۲﴾ اور جن
لوگوں کو نکاح کی طاقت نہ ہو وہ اپنے کو قابو میں رکھیں②، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے
مال دار کر دیں اور تمھاری مالکی کے غلام اور باندی میں سے جو بھی مکاتبت کرنا چاہیں تو ان میں سے
جن میں بھی تم کو بھلائی③ نظر آوے تو ان کو مکاتب بنالو، اور (اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ نے جو مال تم
کو دیا ہے اس میں سے تم ان (غلام اور باندیوں) کو بھی دو④ تم دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرنے
کے لیے تمھاری باندیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تو زنا (کا کام کرانے) پر مجبور مت کرو،

⬅ ⑨ (دوسرا ترجمہ) (مسلمان) عورتیں اپنے پیروں کو زمین پر مارتے ہوئے چھپی ہوئی زینت کو (چھم چھم)
ظاہر کرتی ہوئے نہ چلیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① چاہے اب تک نکاح نہ ہوا ہو یا طلاق یا وفات کی وجہ سے نکاح نہ رہا ہو۔ اور نکاح کے لائق ہو۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ پاک دامن رہیں۔
③ (یعنی نیکی کے آثار ہوں اور بدلِ کتابت کی صلاحیت ہو اور آزادی کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لیے خطرہ نہ ہو۔
④ یعنی بدلِ کتابت ادا کرنے میں مالی تعاون کرو، زکوۃ بھی دے سکتے ہیں اور مقررہ بدلِ کتابت میں کمی بھی کر سکتے ہیں۔

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۳ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ
ع ۸ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۴ اَللّٰهُ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ
وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۳۵ۙ

اور جو آدمی بھی ان (باندیوں) کو (زنا پر) مجبور کرے گا تو یقین رکھو کہ ان (باندیوں) کی مجبوری کے بعد اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ① ﴿۳۳﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم پر کھلے کھلے احکام اور تم سے پہلے جو قوم گذر گئی ان کے بعض حالات تم پر اتارے ہیں اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت ہے ﴿۳۴﴾

اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین کے نور ہیں ②، ان (اللہ تعالیٰ) کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاقچہ ہو (اور) جس میں چراغ ہو، چراغ شیشے کے اندر ہو، شیشہ ایسا ہو جیسے ایک ستارہ موتی کی طرح چمکتا ہوا، وہ چراغ برکت والے درخت زیتون (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، جو (درخت صرف) مشرق کے رخ پر بھی نہ ہو اور مغرب کے رخ پر بھی نہ ہو ③ ایسا لگتا ہے کہ اس کا تیل خود ہی روشنی دے دیوے، چاہے اس کو آگ بھی نہ لگی ہو (اگر آگ بھی لگا دی جاوے تو) روشنی پر روشنی ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنے نور تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے فائدے کے لیے مثالیں بیان کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۵﴾

① اور زبردستی کرنے والے مالک گنہگار ہوں گے۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (ہدایت کا) نور دینے والے ہیں آسمانوں (میں رہنے والوں) اور زمین (میں رہنے والوں) کو۔
③ یعنی پورا دن اس کو دھوپ لگتی ہے، زیتون کے درخت کو جتنی زیادہ دھوپ ملے گی اس کے پھل سے نکلنے والا تیل بہت زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾
رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ
یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا

(اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے نور سے ہدایت پانے والے بندے ایسے گھروں میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں) جن گھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان (گھروں) کو (تعظیم کا) اونچا مقام دیا جائے ①② اور (یہ حکم بھی دیا کہ) ان (مکانوں) میں اس (اللہ تعالیٰ) کا نام بھی لیا جاوے ان (مکانوں) میں صبح، شام اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح پڑھتے ہیں ﴿۳۶﴾ وہ مرد جن کو کوئی تجارت اور خریدنا، بیچنا اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز کو قائم کرنے سے اور زکوۃ کو دینے سے غفلت میں نہیں ڈالتی ہے وہ ایسے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں جس میں (بہت سارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی ③ ﴿۳۷﴾ نتیجہ میں یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے کیے ہوئے کاموں کا ان کو بہترین بدلہ دیں گے ④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے ان کو زیادہ بھی دیں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو بے حساب روزی دیتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے ہیں ⑤ جیسے چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت، پیاسا اس کو (دور سے) پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ تو کچھ بھی نہیں تھا ⑥

---

① ترفع: کا ایک معنی ہے اللہ کے گھروں کی تعظیم کی جائے، ہر بری چیز سے مسجد کو پاک رکھا جائے گا، ایک نکتہ یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد کی ظاہری شان کو بلند کیا جائے۔ ② اس تعظیم کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) دل اور آنکھیں مضطرب (بےچین) ہوگی۔ یعنی آنکھ سے ادھر ادھر دیکھتے ہوں گے کہ اعمال نامہ کس طرف سے ملتا ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے بہترین کاموں کا بدلہ دے گا۔ ⑤ اس آیت میں وہ کافر مراد ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو مانتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق آخرت کی زندگی میں کام آوے ایسے کچھ اعمال دنیا میں کرتے ہیں؛ لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے وہ اعمال بے فائدہ ہوں گے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اس کو کچھ بھی نہیں ملا۔

وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٣٩ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ
يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ
ع اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝٤٠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٤١ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٤٢ اَلَمْ
تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

اور وہ اللہ تعالیٰ کو اس کے پاس پاتا ہے ① سو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کی زندگی) کا حساب پورا پورا چکا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۳۹﴾ یا (اس کی مثال) جیسے گہرے سمندر میں اندھیرے پھیلے ہوئے ہوں ② اس (سمندر کی اوپر والی سطح) کو ایک موج نے (اوپر سے) ڈھانک رکھا ہو، کہ اس (موج) کے اوپر دوسری موج ہو جس کے اوپر بادل ہو، اندھیرے ہی اندھیرے ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہوں، جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اس کو دیکھ بھی نہ پاوے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی نور عطا نہ کریں اس کو کہیں بھی نور نہیں مل سکتا ﴿۴۰﴾

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی (مخلوقات) ہیں اور جو پرندے پر پھیلائے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ہر ایک نے اپنی نماز (یعنی عبادت) ③ اور اپنی تسبیح (کے طریقہ) کو جان رکھا ہے اور جو کام بھی وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۱﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور (ہر ایک کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۴۲﴾ کیا تم نے (یہ عجیب منظر) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتے ہیں، پھر (اللہ تعالیٰ ہی ان کو) آپس میں (ایک دوسرے کے ساتھ) جوڑ دیتے ہیں، پھر ان کو تہہ پر تہہ بنا کر (گھٹا کی شکل میں) رکھتے ہیں، پھر تو بارش کو اس (بادل) کے درمیان سے برستا دیکھے گا

---

① یعنی اللہ کے فیصلے موت کو۔ ② جو قیامت ہی کو نہیں مانتے ان کافروں کی مثال۔

③ اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا اور التجا کا طریقہ ہر ایک کو معلوم ہے۔

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ
مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا
يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور آسمان میں (بادل کی شکل میں) جو پہاڑ ہوتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان میں سے اولے برساتے ہیں، سو جس کے لیے چاہتے ہیں اس کے لیے مصیبت بناتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اس سے بچا لیتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کی بینائی) کو اب اچک کر لے جائے گی ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بدلتے رہتے ہیں، یقیناً اس میں دیکھنے والوں کے واسطے بڑا عبرت کا سامان ہے① ﴿۴۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی سے بنایا② تو ان میں سے کچھ جانور تو وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں (جیسے سانپ) اور ان میں سے کچھ (جانور) تو وہ ہیں جو دو پیر پر چلتے ہیں (جیسے انسان) اور ان میں سے بعض (جانور) تو وہ ہیں جو چار پیر پر چلتے ہیں (جیسے گائے) اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۵﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (حقیقت کو) کھول کر بتا دینے والی آیتیں اتار دیں اور اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتے ہیں سیدھے راستے تک پہنچا دیتے ہیں③ ﴿۴۶﴾ اور یہ (منافقین) کہتے ہیں کہ: ہم نے اللہ تعالیٰ کو اور رسول کو مانا اور ہم نے اطاعت کی، پھر اس (کہنے) کے بعد ان (منافقوں) کی ایک جماعت (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے) پھر جاتی ہے اور حقیقت میں وہ ایمان والے نہیں ہیں ﴿۴۷﴾

---

① یعنی عبرت وہ حاصل کرے جو سمجھنے کی نیت سے غور کر کے دیکھے۔

② (دوسرا ترجمہ) ایک طرح کے پانی سے بنایا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) سیدھے راستے پر چلاتے ہیں۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ
لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ
يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ع
اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ

اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے؛ تاکہ وہ (رسول اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کریں تب ان میں سے ایک جماعت کے لوگ منہ پھرا لیتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور اگر خود ان (منافقوں) کا (کسی سے) کچھ حق نکلتا ہو تو بڑے فرماں بردار بن کر اس (رسول) کے پاس چلے آتے ہیں ﴿۴۹﴾ کیا ان کے دلوں میں (کفر کی) بیماری ہے یا وہ (آپ کے رسول ہونے کے بارے میں) کوئی شک میں پڑے ہیں یا ان کو کوئی خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۵۰﴾

ایمان والوں کی بات تو یہ ہوتی ہے جب کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس (مقصد) کے لیے بلایا جاتا ہے کہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ (خوشی سے) کہتے ہیں کہ: ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کر لی① اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے سو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں② ﴿۵۲﴾ اور وہ (منافقین) بڑی تاکید سے اللہ (کے نام) کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ: اگر آپ ان کو (جہاد یا ہجرت کے لیے نکلنے کا) حکم دیں تو وہ ضرور نکل جائیں گے،

---

① (دوسرا ترجمہ) جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول (اللہ کے حکم کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو جواب میں ایمان والے (خوشی سے) یہ بات کہتے ہیں ہم نے بات سن لی اور ہم نے اطاعت کر لی۔

② ''فلاح'' سے مراد آخرت میں کامیابی پالینا ہے، بعض مرتبہ دنیوی کامیابی پر بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اپنا انتہائی مقصد پالینا، سلامتی کے اصول کے ساتھ خیر کو پالینا یہ ''فوز'' کہلاتا ہے۔

قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝۵۳ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ
تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝۵۴ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝۵۵

تو ان کو (جواب میں) کہو: بس قسمیں مت کھاؤ① تمھاری فرماں برداری (کی حقیقت سب کو) معلوم ہے، جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۵۳﴾ ان کو کہو کہ: تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو، سو اگر تم منہ پھراؤ گے (اور بات نہیں مانو گے) تو اس (رسول) پر اتنا ہی بوجھ ہے جس کی ذمہ داری ان پر رکھی گئی ہے اور جو کچھ (رسول کی اطاعت کا) بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اس کے ذمے دار تم خود ہو اور اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر آجاؤ گے اور رسول کی ذمہ داری تو صاف صاف② بات پہنچا دینا ہے③ ﴿۵۴﴾ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں ان کو ضرور (اس طرح) حکومت والا بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت والا بنایا تھا، اور ان کا جو دین (اللہ تعالیٰ نے) ان کے لیے پسند کیا ہے اس کو ان کے لیے جما دیں گے اور ان کے ڈر کے بعد ان کو امن سے ضرور بدل دیں گے، وہ میری عبادت کرتے رہیں، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو آدمی بھی (اللہ تعالیٰ کے) اس (وعدے کے ظاہر ہونے) کے بعد کفر کرے گا سو وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۵۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) خالی خالی قسمیں تم مت کھاؤ۔

② رسول کی ذمے داری تبلیغ کی اور تمھاری ذمے داری اطاعت کی ہے۔

③ اور وہ پہنچانے کا کام تو رسول نے کرلیا اور ذمے داری پوری ادا کردی۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
ع كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ
مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
الْعِشَاۗءِ ڜ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ
عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٨﴾
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

اورتم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ دیتے رہو اور تم رسول کی اطاعت کرو؛ تاکہ تمھارے اوپر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) رحم ہو ﴿۵۶﴾ تم کافروں کے بارے میں ایسا نہ سمجھو کہ وہ زمین میں (کہیں بھاگ کر ہم کو) تھکا دیں گے، ان کا ٹھکانہ تو آگ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۵۷﴾

اے ایمان والو! جو غلام اور باندیاں تمھاری ملکیت میں ہیں اور تم میں سے جو بچے (ابھی تک) بالغ نہیں ہوئے ہیں تین اوقات میں (تمھارے پاس آنے کے لیے) تم سے اجازت لے لیا کریں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر میں جب تم اپنے (زائد) کپڑے اتار کر رکھ دیا کرتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، تین وقت تمھارے پردے کے اوقات ہیں[۱] (اور) ان (تین اوقات) کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی تنگی نہیں، تمہارا آپس میں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا کثرت سے چلتا رہتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے احکام کو کھول کھول کے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والے، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۵۸﴾ اور جب تمھارے بچے بالغ ہونے کی حد کو پہنچ جائیں[۲] تو وہ بھی اسی طرح اجازت لے لیا کریں[۳] جیسا کہ ان سے پہلے (کے بالغ ہونے والے) اجازت لیتے ہیں،

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ تین تمھارے بدن کھولنے کے اوقات ہیں۔ ② کچھ بچے ہمارے گھروں میں پہلے سے آتے جاتے ہیں تو بلوغ کے بعد پردہ اور اجازت ان کے لیے ضروری ہو جاوے گی، یہ نہیں کے بلوغ سے پہلے والا برتاؤ بعد میں بھی جاری رہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ان کے لیے بھی اسی طرح اجازت لے لینا ضروری ہے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ
وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو (ہر ہر چیز کو) جانتے ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۵۹﴾ اور بڑی بوڑھی عمر کی عورتیں① جن کو (اب) نکاح کی کوئی امید باقی نہیں رہی وہ اپنے (زائد) کپڑے اتار دیا کریں تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے②؛ مگر وہ بھی اپنی زینت کو دکھاتی نہ پھریں اور اس سے بھی وہ (بڑی) عورتیں بچتی رہیں تو (اس میں بھی) ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۶۰﴾ اندھے پر اس (بات) میں کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے پر بھی (اس میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر بھی (اس بات میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور خود تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، یہ کہ تم اپنے گھروں سے③ یا (تم) اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی (سگی) خالاؤں کے گھروں سے،

① یعنی عام طور پر گھر میں بیٹھے رہنے والی۔
② ایسی عورتیں مکمل برقعہ وغیرہ نہ اوڑھیں اور سر، بال ڈھانکنے والی اوڑھنی اور مکمل بدن چھپانے والے ڈھیلے موٹے کپڑے پہنے ہوں تو اجازت ہے، البتہ یہ عورتیں بھی کامل ترین پردہ کا اہتمام کریں، اس میں خیریت ہے، شہوت پرستوں کے لیے روکھا سوکھا بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔
③ اپنا خود کا گھر یا اپنی اولاد کا گھر یا اپنی بیوی کا گھر مراد ہے۔

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ
اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (61) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (62)

یا جن (گھروں) کی چابیاں تمھارے اختیار میں ہوں ان گھروں سے یا (تم) اپنے دوستوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ① (پھر) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ، سو جب تم گھروں میں داخل ہوں تو اپنے لوگوں کو (یعنی مسلمانوں کو) سلام کیا کرو، یہ ملاقات کے وقت کی برکت② والی پاکیزہ دعا ہے③ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تا کہ تم سمجھو ﴿61﴾ یقیناً ایمان والے وہ ہیں جو (دل سے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ اس (رسول) کے ساتھ اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں تو رسول سے اجازت لیے بغیر (کہیں) نہیں چلے جاتے، یقیناً جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، سو جب وہ اپنے کسی کام کے لیے (جانے کی) تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کے لیے بھی چاہو اجازت دے دو④ اور تم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو⑤، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿62﴾

---

① جن لوگوں سے بے تکلفی کا تعلق ہو، تم ان کے گھر میں، وہ تمھارے گھر میں آوے اور کھاوے، ایسا جانبین سے سلسلہ جاری ہو، اس طرح آنے جانے کھانے پینے سے کسی کو ناگواری، ناراضی نہ ہوتی ہو وہ مراد ہے۔

② ثواب اور دعائیں ملتی ہیں اس لیے برکت۔ ③ مخاطب کا دل اس سے خوش ہوتا ہے۔

④ اس لیے کہ ممکن ہے کہ جس کام کو اجازت طلب کرنے والے نے ضروری سمجھا وہ حقیقت میں ضروری نہ ہو۔

⑤ اس لیے کہ صورتاً دنیوی کام کو دینی کام پر ترجیح دی یا غیر ضروری کام کو اپنے اجتہاد سے ضروری سمجھ لیا ہو؛ اس پر استغفار ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ
يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ
عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

تم رسول کے بلانے کو ایسا (معمولی) مت سمجھو جیسا کہ آپس میں تم ایک دوسرے کو بلا لیا کرتے ہو① پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایسے لوگوں کو (خوب) جانتے ہیں جو کسی کی آڑ میں (آنکھ بچا کر) چپکے سے (بغیر اجازت) مجلس سے کھسک جاتے ہیں، سو جو لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم (جو رسول ﷺ کے واسطے سے آیا اس) کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی (دنیاوی) آفت آ پڑے یا ان کو دردناک عذاب آ پہنچے ﴿۶۳﴾ یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے جس حالت پر تم ہو② وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جس دن سب لوگ ان کی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو کام وہ لوگ کرتے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بتلا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۴﴾

①: [۱] رسول اللہ ﷺ کسی کو بلاوے تو جانا اس کے لیے ضروری ہو جاتا ہے، ہمارے آپس کی طرح نہیں کہ بلانے پر گئے تو گئے نہ گئے تو کیا۔

[۲] آپ ﷺ کو مخاطب بنانے کے لیے یا آپ کے نام کے لیے ادب والے الفاظ کو استعمال کیا جاوے، آپس میں ایک دوسرے کو جیسے بے تکلف آواز دیتے ہیں، ایک دوسرے کا بے تکلفانہ انداز میں تذکرہ کرتے ہیں ویسا نہ ہو۔

②(دوسرا ترجمہ) جس چال چلت پر تم ہو۔ (تیسرا ترجمہ) جس روش پر تم لوگ ہو۔

سورۃ الفرقان

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ستتر (۷۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ یٰسین کے بعد اور سورۂ فاطر سے پہلے بیالیس (۴۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

فرقان: یعنی دو چیزوں میں فرق کرنا۔ اس سورت میں ایسے مضامین ہیں جن سے حق اور باطل کے درمیان فیصلہ ہو جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ خَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ
فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا ﴿۲﴾ وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً لَّا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّ ہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ وَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ
لِاَنۡفُسِہِمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا وَّ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مَوۡتًا وَّ لَا حَیٰوۃً وَّ لَا نُشُوۡرًا ﴿۳﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ
کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکُ ۣافۡتَرٰىہُ وَ اَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۚۛ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّ زُوۡرًا ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بڑی برکت (یا شان) ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جس نے حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اپنے (خاص) بندے (حضرت محمد ﷺ) پر اتاری؛ تاکہ وہ (بندہ) تمام عالموں کے لیے ڈرانے والا بنے ﴿۱﴾ وہی وہ ذات ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی (اکیلے اللہ تعالیٰ) کے پاس ہے اور جس نے (خود کے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور حکومت میں اس کا کوئی شریک بھی نہیں ہے، اور ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا، سو مناسب انداز میں اس کو ٹھیک ٹھاک کیا① ﴿۲﴾ اور ان (کافر) لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے گیے ہیں اور وہ (خود) اپنے لیے نہ نقصان کا اور نہ نفع کا اختیار اور نہ (کسی کی) موت کا اور نہ (کسی کو) زندگی (دینے کا) اور نہ دوبارہ (قیامت میں) زندہ کرنے کا کوئی اختیار رکھتے ہیں ﴿۳﴾ اور کافر لوگ کہنے لگے: یہ (قرآن) تو ایک نرا جھوٹ ہے جس کو اس آدمی (یعنی محمد) نے (اپنے من سے) گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑ لینے) میں اس کی مدد کی ہے، سو یہ (کافر) لوگ ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں ﴿۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سب کو الگ الگ انداز سے رکھا (یعنی ہر مخلوق کو اس کے مناسب شکل اور خواص عطا فرمائے)

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ
الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ
هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ
مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا
ع يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰

اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے لکھ رکھی ہیں①، سو وہی صبح وشام اس کے پاس لکھوائی جاتی ہیں②﴿۵﴾ تم (جواب میں) کہو: یہ کلام تو اس (اللہ تعالیٰ) نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین میں (ہر) چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں﴿۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے: یہ کیسے رسول ہیں جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ کہ جو اس کے ساتھ رہ کر (لوگوں کو) ڈراتا﴿۷﴾ یا اس (رسول) کے پاس کوئی خزانہ (غیب سے) آپڑتا یا اس (رسول) کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھایا کرتا اور ظالم (کافر) لوگ کہنے لگے: (اے مسلمانو!) تم جس کے پیچھے چل رہے ہو اس پر تو جادو کیا گیا ہے﴿۸﴾ تم دیکھو! وہ تمھارے لیے کیسی کیسی باتیں بیان کر رہے ہیں، سو وہ گمراہ ہو گئے، سو وہ لوگ (کوئی صحیح) راستہ پا نہیں سکتے﴿۹﴾

بڑی شان ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جو (اللہ تعالیٰ) اگر چاہے تو (ان کافروں کے) اس (کہنے) سے بھی بہتر تمھارے لیے بہت سارے باغات دے دیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے لیے بہت سارے محل بھی بنا دیں﴿۱۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) لکھوا رکھی ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) پھر وہی صبح شام ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ
مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲ وَاِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا
هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ اَذٰلِكَ
خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵ لَهُمْ فِيْهَا مَا
يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝۱۶ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝۱۷

بلکہ انھوں نے تو قیامت کو جھٹلایا اور جس نے قیامت کو جھٹلایا ہم نے اس کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۱﴾ جب وہ (آگ) ان (کافر) لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو وہ (کافر لوگ) اس (جہنم) کے غصہ (جوش و خروش) اور چلانے کی آوازیں سنیں گے ﴿۱۲﴾ اور جب وہ لوگ اس (جہنم) کی تنگ جگہ میں ایک زنجیر میں (کئی کئی ایک ساتھ) باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو اس موقع پر وہ لوگ موت کو پکاریں گے ﴿۱۳﴾ (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) آج کے دن تم ایک موت کو مت پکارو اور تم بہت ساری موتوں کو پکارو① ﴿۱۴﴾ تم (ان سے) کہو کیا: یہ (جہنم کا انجام) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے والی جنت (اچھی ہے) جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، جو ان (کے تقویٰ) کا بدلہ ہے اور (جو ان کے) لوٹ کر کے جانے کی جگہ ہے② ﴿۱۵﴾ اس (جنت) میں ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہیں گے، (اس میں) وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ آپ کے رب کے ذمے ایک وعدہ ہے جس کو پورا کرنا تمھارے رب نے (اپنے فضل سے) اپنے ذمے لے لیا ہے③ ﴿۱۶﴾ جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو اور جن (بتوں) کی یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان (سب) کو جمع کریں گے، سو وہ (اللہ تعالیٰ) ان (بتوں) سے فرمائیں گے کہ: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود (صحیح) راہ سے بھٹک گئے تھے؟ ﴿۱۷﴾

① یعنی اس لیے کہ مصیبت کی وجہ سے موت کو پکاریں گے اور وہاں تو بہت ساری مصیبتیں ہیں اس لیے دفعِ مصائب کے لیے متعدد موت کو پکارنا ہوگا۔ ② (دوسرا ترجمہ) جو ان کا آخری ٹھکانہ ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) جو مانگنے سے ملے گا۔ (تیسرا ترجمہ) جس کا سوال کیا جائے گا (اور وہ سوال یقیناً پورا کیا جائے گا)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا
تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَاۤ
اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ
وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع ۱۱

تو وہ (بت) کہیں گے: (اے اللہ!) آپ کی ذات تو پاک ہے، ہماری مجال نہیں تھی کہ ہم آپ کو چھوڑ کر (دوسروں کو) مدد کرنے والا (یعنی رفیق) بنالیویں؛ لیکن (ایسا ہوا) آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کے ہر قسم کا) سامان فائدہ اٹھانے کے لیے دیا①، یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد②(یعنی نصیحت) کو بھلا بیٹھے اور وہ تو (خود) تباہ (برباد) ہونے والے لوگ تھے ﴿۱۸﴾ (اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے کافرو!) جو بات تم کہا کرتے تھے اس میں تو (خود تمھارے بنائے ہوئے) ان معبودوں نے ہی تم کو جھٹلا دیا، اب تو تم (خود) عذاب کو ٹال ہی نہیں سکتے ہو اور نہ تو تم (ایک دوسرے کی) مدد کر سکتے ہو③ اور جو آدمی تم میں سے ظلم (یعنی شرک) کرتا ہے ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے ﴿۱۹﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ تو یقیناً کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے④ اور ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے⑤ تو (بتاؤ) کیا تم صبر کرو گے⑥ اور تمھارے رب تو (ہر ہر چیز کو) دیکھنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

① ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی نعمتیں عطا فرمائی اس کا تقاضا شکر گذاری تھا اس کے بجائے انھوں نے کفر کیا۔ ② یعنی حقیقت میں جو یاد رکھنے کی باتیں تھیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور نہ کسی کی مدد تم حاصل کر سکتے ہو۔
④ نبوی کمالات دیکھ کر نبوت کی تصدیق کرنے کا ارادہ اور بشری تقاضوں کو دیکھ کر تم تکذیب کر دیتے ہو یہ ایک امتحان ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد تم ایمان قبول کرتے ہو یا نہیں۔
⑤ ہر طبقے کی ہر حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے جیسے امیروں کی حالت غریبوں کے لیے امتحان ہے کہ غربا حسد میں مبتلا نہ ہوں اور مالدار غرور میں مبتلا نہ ہو۔ ⑥ یعنی صبر کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ
اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً
مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ
السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۟الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ
يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

اور جو (کافر) لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ لوگ یہ بات کہنے لگے کہ: ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے یا (کم ازکم یہ ہوتا کہ) ہم اپنے رب کو (خود) دیکھ لیویں، حقیقت میں (بات یہ ہے کہ) وہ اپنے جی میں خود کو بہت بڑا سمجھے ہوئے ہیں اور وہ بڑی شرارت میں پڑے ہیں ﴿۲۱﴾ جس (قیامت کے) دن وہ (کافر) فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو اس دن (ان) مجرموں کو کوئی خوشی حاصل نہیں ہوگی اور وہ (مجرمین) کہتے پھریں گے: (اے اللہ!) کوئی آڑ (یعنی دیوار) لگا کر (ان فرشتوں کو ہمارے پاس آنے سے) روک دیا جاوے[۱] ﴿۲۲﴾ اور ہم ان (مجرموں) کے (دنیا میں) کیے ہوئے کاموں کا فیصلہ کرنے پر آویں گے تو ہم اس کو فضا میں اڑتی ہوئی خاک کی طرح (بے قیمت) کر ڈالیں گے[۲] ﴿۲۳﴾ اس دن جنت والوں کا (جنت میں) بہترین ٹھکانہ ہوگا اور دوپہر کو آرام کی جگہ بھی بہت اچھی ہوگی ﴿۲۴﴾ اور جس (قیامت کے) دن آسمان پھٹ کر ایک بادل کو راستہ دے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے ﴿۲۵﴾ اس (قیامت کے) دن سچی حکومت رحمٰن ہی کی ہوگی اور وہ (قیامت کا) دن کافروں پر بہت ہی سخت ہوگا ﴿۲۶﴾

---

[۱] (دوسرا ترجمہ) فرشتے کہیں گے: (اے کافرو!) جنت تم پر حرام اور ممنوع ہے (تیسرا) کافر کہیں گے: کہ (اے اللہ!) تو ہم کو ایسی پناہ دے کہ یہ (عذاب کے فرشتے) ہم سے دور ہو جاوے۔

[۲] جن اعمال کو کافر نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ بے کار غبار کی طرح ہوا میں اڑیں گے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾
يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ
الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا
وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ
لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾

اور جس (قیامت کے) دن ظالم (کافر) اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹ کھاوے گا، ظالم (کافر) بولے گا: اے کاش کہ! میں (دنیا میں) رسول کا راستہ اپنا لیتا ﴿٢٧﴾ ہائے افسوس! کاش میں نے (دنیا میں) فلانے آدمی کو دوست بنایا نہ ہوتا ﴿٢٨﴾ پکی بات یہ ہے کہ میرے پاس تو نصیحت کی بات پہنچ چکی تھی، پھر اس کے بعد اس (دوست) نے (نصیحت ماننے سے) مجھے بھٹکا دیا تھا اور شیطان کی تو عادت ہی ہے کہ (مصیبت کے وقت) انسان کو دغا (دے کر تنہا چھوڑ) دیتا ہے ﴿٢٩﴾ اور رسول کہنے لگے کہ: اے میرے رب میری قوم تو اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھی تھی① ﴿٣٠﴾ اور اسی طرح② ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے اور تمھارے رب ہدایت دینے کے لیے اور مدد کرنے کے لیے کافی ہیں ﴿٣١﴾ اور کافر لوگ (یہ بات) کہنے لگے کہ: اس (نبی) پر پورا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہیں اتارا گیا؟ (اے نبی!) ہم نے اس طرح (تھوڑا تھوڑا قرآن) اس لیے اتارا؛ تا کہ اس (قرآن) کے ذریعہ ہم تمھارے دل کو ثابت (یعنی مضبوط) رکھیں اور ہم نے اس (قرآن) کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے③ ﴿٣٢﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میری قوم نے تو اس قرآن کو (جس کی طرف دھیان نہ دیا جاوے ایسی) چھوڑی ہوئی چیز بنا دیا تھا۔
مطلب: [١] قرآن کا انکار۔ [٢] یا قرآن کو ماننے کے باوجود تلاوت کی پابندی نہ کرنا اور عمل نہ کرنا۔
نکتہ: حضرت نبی کریم ﷺ کو اپنی مظلومیت پر فریاد نہ ہوگی، صرف قرآن چھوڑنے پر فریاد ہوگی۔
② جس طرح آج کافر لوگ آپ کے دشمن ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھوایا ہے (تیسرا ترجمہ) ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر سنایا ہے۔ ترتیل کا معنیٰ: قرآن کریم کو تجوید اور وقوف کی رعایت کے ساتھ پڑھنا۔

وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى ع
الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ
لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ
وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾

اور جب کبھی بھی یہ کافر لوگ تمھارے پاس کوئی انوکھا سوال لے آتے ہیں تو ہم اس کا صحیح اور زیادہ وضاحت کے ساتھ جواب تمھارے پاس پہنچا دیتے ہیں ﴿۳۳﴾ جن لوگوں کو گھیر کر کے اپنے مُنہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا وہ لوگ بہت ہی بری جگہ پر ہوں گے اور ان لوگوں کا راستہ بھی بڑا گمراہی کا ہے ﴿۳۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی اور ہم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو (دینی کاموں میں) مدد کرنے والا بنایا تھا ﴿۳۵﴾ سو ہم نے (موسیٰ اور ہارون سے) کہا: تم دونوں اس قوم کے پاس (دعوت کے لیے) جاؤ جس نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، سو ہم نے ان (جھٹلانے والوں) کو بالکل ہی ہلاک کر دیا ہے ﴿۳۶﴾ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو (بھی) غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لیے (عبرت کی) نشانی بنا دی اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۷﴾ اور (ہم نے) قومِ عاد کو اور قومِ ثمود کو اور کنویں والوں کو① اور ان کے درمیان بہت سی قوموں کو (ہم نے ہلاک کر دیا) ﴿۳۸﴾ اور ہر ایک کو (سمجھانے کے لیے) ہم نے مثالیں دیں② اور (پھر نہ مانے تو) ہم نے ہر ایک کو بالکل ہلاک کر ڈالا③ ﴿۳۹﴾

---

① قومِ ثمود پر جب عذاب آیا تب کچھ لوگ بچ گئے تھے، وہ کسی کچے کنویں کے پاس رہتے تھے ان پر بھی عذاب آیا۔

② (دوسرا) اور ہم نے ہر ایک (کی ہدایت کے لیے) عجیب مضمون والے واقعات بیان کیے۔ ③ (دوسرا) پیس کر رکھ دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا
لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ
رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ
عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا
ع كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ وہ (مکہ والے) اس بستی پر سے گذر کر آئے ہیں ① جس پر بری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی گئی تھی، تو کیا انھوں نے اس (بستی) کو (عبرت کی نظر سے) نہیں دیکھا؟ بلکہ بات یہ ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی وہ لوگ امید ہی نہیں رکھتے ﴿۴۰﴾ اور جب بھی وہ (کافر) لوگ آپ کو دیکھتے ہیں ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۱﴾ اگر ہم ان (معبودوں کی عبادت) پر مضبوطی سے جمے نہ رہتے تو یہ (نبی) تو ہم کو ہمارے معبودوں سے گمراہ ہی کر ڈالتے ② اور (جو کافر لوگ ابھی ایسی بات کر رہے ہیں) جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ راستے سے بھٹکا ہوا کون تھا؟ ﴿۴۲﴾ (اے نبی!) کیا تم نے اس آدمی کی حالت کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے ③؟ تو کیا تم اس (خواہش پرست) کی کوئی ذمے داری لے سکتے ہو؟ ﴿۴۳﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں، وہ تو جانوروں جیسے ہی ہیں؛ بلکہ وہ راستہ سے (جانوروں سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ﴿۴۴﴾

① قومِ لوط کی برباد شدہ آبادی سے گذرنا مراد ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہٹا ہی دیتے۔ یعنی رسول کا انداز بیان ایسا جادو جیسا ہے کہ وہ ہم کو ہمارے معبودوں کی عبادت سے ہٹا ہی دیتے۔

③ معلوم ہوا خلافِ شرع خواہشاتِ نفسانی بھی ایک بت ہے؛ اس لیے من چاہی زندگی چھوڑو، رب چاہی زندگی پر آؤ۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا
خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾

کیا تم نے تمھارے رب (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ سایے کو کس طرح پھیلاتے ہیں؟ اگر وہ چاہتے تو اس (سایے) کو ایک ہی حالت پر ٹھہرا دیتے، پھر ہم نے سورج کو اس (سایے کے لمبا اور چھوٹا ہونے) پر (ظاہری) علامت بنایا① ﴿۴۵﴾ پھر ہم اس (سایے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں ﴿۴۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے لیے رات کو لباس② بنایا اور نیند کو سکون کی چیز بنایا③ اور دن کو دوبارہ اٹھنے کا ذریعہ بنایا ﴿۴۷﴾ اور وہ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے (بارش کی) خوش خبری دینے والی ہواؤں کو چلاتے ہیں اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ④ پانی اتارا ﴿۴۸﴾ تا کہ ہم اس (پانی) کے ذریعہ مردہ (پڑے ہوئے) شہر کو زندگی دیویں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سارے جانوروں⑤ کو اور بہت سارے انسانوں کو ہم پانی پلاویں ﴿۴۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) رہنما بنایا۔ سایہ کو لمبا کرنا اور سمیٹنا حق تعالیٰ کی قدرت ہے۔
② یعنی اوڑھنے کی یا پردے کی چیز۔ رات کی تاریکی میں بہت ساری چیزیں چھپ جاتی ہے۔
③ انسان سوتا ہے تو سب سے کٹ جاتا ہے اور تھکن بھی دور ہو جاتی ہے اور یہ دونوں چیزیں راحت کا ذریعہ ہے۔
④ جو خود پاک ہو اور دوسرے کو پاک کرنے والا ہو ایسا۔
⑤ جانوروں کو سیراب کرنا مقدم بیان کیا گیا، حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس دور میں گذران کا مدار زیادہ تر جانور اور کھیتی تھی؛ اس لیے جانوروں کو سیرابی انسانوں کی سیرابی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾

اور ہم نے اس (پانی) کولوگوں کے درمیان الگ الگ مقدار میں تقسیم کیا①؛ تاکہ وہ (لوگ غور کرکے) نصیحت حاصل کریں، پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں (الگ الگ) ڈرانے والا (نبی) بھیجتے ﴿۵۱﴾ (اے نبی!) سو تم (ان) کافروں کا کہنا نہ مانو②اور اس (قرآن) کے ذریعہ ان کے ساتھ بڑا زوردار مقابلہ کرو ﴿۵۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے دو دریاؤں کو (ظاہر میں نظر آوے اس طرح) ملا کر چلایا، ایک میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا ہے اور دوسرا کھارا، سخت کڑوا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں ایک آڑ اور رکاوٹ حائل کردی③ ﴿۵۳﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے پانی④ سے انسان کو پیدا کیا اور اس (انسان) کو نسبی اور سسرالی رشتہ والا بنایا اور تمھارے رب بڑی قدرت والے ہیں ﴿۵۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس (پانی) کو لوگوں کے درمیان میں الٹ پھیر کر کے رکھا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اور یقیناً وہ (پانی) ہم نے کئی طریقوں سے ان کے درمیان تقسیم کیا۔
نوٹ: غور کرو تو پانی کے ذخیروں کی اللہ تعالیٰ نے بہت ساری صورتیں بنائی، اصل ذخیرہ سمندر اور زمینوں میں، پھر ندی، نالے، چشمے، تالاب اور پہاڑوں پر برف کی شکل میں منجمد ذخیرہ بھی تو ہے اور عجیب نظام یہ بھی ہے کہ مستعمل نجس پانی سے بھی بھاپ کی شکل میں بادل بنتا ہے تو اس سے صاف پانی برستا ہے۔ بعض حضرات نے ''صرفنٰه'' کا مرجع قرآن کو بتایا ہے یعنی قرآن میں مختلف مثالیں عمدہ مضامین میں الگ الگ انداز میں ہم نے بیان کی۔
② عقائد اور اعمال میں کافروں کی بات نہیں مانی جاوے گی۔
③ جس کی وجہ سے دونوں دریا آپس میں ملنے سے رکے ہوئے ہیں۔
④ یعنی منی کے قطرے سے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ
ظَهِيْرًا ۝۵۵ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۵۶ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا
مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۵۷ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۸ اۨلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۹

اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نفع بھی نہیں دیتی ہے اور ان کو نقصان بھی نہیں دیتی ہے اور کافر تو اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مدد کرنے والا ہے ① ﴿۵۵﴾ (اے نبی!) ہم نے تو تم کو (نیک لوگوں کے لیے) خوش خبری سنانے والا اور (نافرمانوں کے لیے) ڈرانے والا بنا کر کے ہی بھیجا ہے ﴿۵۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اس (اللہ تعالیٰ کی بات پہنچانے) پر میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں؛ مگر جو آدمی (اللہ کی توفیق سے) اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اپنا لیوے (یہی اجرت ہے) ② ﴿۵۷﴾ اور تم اس زندہ رب پر بھروسہ کرو جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اس (رب) کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور وہ (رب) خود اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لیے کافی ہے ﴿۵۸﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر استواء فرمایا، وہ بہت ہی رحمت والا ہے؛ اس لیے اس کی شان تو کسی خبر رکھنے والے ہی سے پوچھ ③ ﴿۵۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کافر انسان تو اپنے رب کی طرف پیٹھ پھیر رہا ہے (تیسرا ترجمہ) کافر نے تو رب کی نافرمانی کرنے میں کمر باندھ رکھی ہے (چوتھا ترجمہ) کافر تو اپنے رب کا مخالف ہے۔

② [۱] یہ نبی ﷺ کی بڑی شفقت ہے، امتی ایمان لے آوے، دین دار بنے، اس میں اس کا خود کا فائدہ ہے، اس کو نبی اپنا فائدہ سمجھے۔ [۲] پوری امت کے اعمال میں سے نبی ﷺ کو اجر کا حصہ ضرور ملے گا؛ چوں کہ آپ ہی نے ان اعمالِ خیر کی رہبری فرمائی۔

③ اللہ تعالیٰ کی شان! سب سے زیادہ جاننے والے حضرت نبی کریم ﷺ تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۚ اَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ
نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ
الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾
وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا
عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾

اور جب ان (مشرکوں) سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمن کو سجدہ کرو تو وہ (جواب میں یہ) کہتے ہیں کہ رحمن کیا (چیز) ہے؟ کیا تم ہم سے جس (کو سجدہ کرنے) کے لیے کہو اس کو ہم سجدہ کرنے لگیں؟ اور (اس چیز سے) ان (مشرکوں) کا نفرت کرنا زیادہ ہو جاتا ہے ﴿٦٠﴾

بڑی شان ہے ① اس (اللہ تعالیٰ) کی کہ جس نے آسمان میں بہت سارے برج بنائے ② اور اس (آسمان) میں روشن چراغ (سورج) اور روشنی دینے والا چاند بنایا ﴿٦١﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے (جانے) والا بنایا، اور (ان سب باتوں سے) فائدہ وہی آدمی اٹھاتا ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو یا شکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ﴿٦٢﴾ اور رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی (تواضع) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے نادان (بے سمجھ) لوگ بات کرنے لگتے تو وہ سلامتی ③ کی بات کہتے ہیں ﴿٦٣﴾ اور جو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام کر کے رات گزارتے ہیں ﴿٦٤﴾ اور جو لوگ (دعا میں) یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے، یقینی بات ہے کہ اس (جہنم) کا عذاب تو ہمیشہ کی تباہی ہے ﴿٦٥﴾ یقیناً وہ (جہنم) تو ٹھہرنے کی اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿٦٦﴾

① (دوسرا ترجمہ) بڑی برکت ہے۔
② برج کی ایک تفسیر بڑے ستارے ہیں۔
③ مطلب: [ا] ایسی بات جس سے فتنہ برپا نہ ہو۔ [۲] سلامت رہو، ایسا کہہ دیا جاوے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا
يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

اور وہ (رحمٰن کے بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے ① اور تنگی (بھی) نہیں کرتے؛ بلکہ ان کا خرچ کرنا اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے ﴿٦٧﴾ اور وہ (رحمٰن کے بندے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس جان کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اس کو (ناحق) قتل نہیں کرتے؛ مگر یہ کہ (قتل کرنے کا) کوئی شرعی حق ہو اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے اور جو شخص بھی یہ (گناہ کے) کام کرے گا تو وہ گناہوں کا وبال دیکھے گا ﴿٦٨﴾ قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں ذلیل ہو کر کے ہمیشہ رہے گا ﴿٦٩﴾ مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور اس نے نیک عمل کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کے بدلے میں نیکیاں عطا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿٧٠﴾ اور جس شخص نے بھی توبہ کی اور نیک کام کیے سو حقیقت میں وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھیک لوٹ کر آتا ہے ② ﴿٧١﴾ اور (رحمٰن کے بندے) وہ ہیں جو جھوٹے (بیہودہ) کاموں ③ میں شامل نہیں ہوتے اور جب لغو کاموں سے گزرتے ہیں تو سنجیدگی (وقار) کے ساتھ گزر جاتے ہیں ④ ﴿٧٢﴾

---

① اللہ تعالیٰ نے جہاں خرچ کرنے کا حکم دیا اس میں کمی نہیں کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ) تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے۔ یعنی زبانی توبہ اور عمل دونوں موافق ہو۔

③ بیہودہ کاموں سے مراد: [١] کفریہ میلے۔ [٢] گانے بجانے ناچنے کی محفل۔ [٣] بے حیائی۔ [٤] شراب کی محفل۔ [٥] جھوٹی گواہی۔ [٦] کفر وشرک۔ [٧] جھوٹی بات اور کام۔

④ یعنی اس برے کام کو برا اور قابلِ نفرت سمجھتے ہیں اور اس میں مبتلا انسان کو حقیر نہیں سمجھتے اور اس سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾
اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

اور (رحمن کے بندے) وہ ہیں جب ان کے رب کی آیتیں سنا کر ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے① ﴿۷۳﴾ اور وہ (رحمن کے بندے دعا میں یہ) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ہم کو ہماری بیویوں سے اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور تو ہم کو تقویٰ والوں کا امام بنا دے ﴿۷۴﴾ ان لوگوں کو ان کے صبر (یعنی ثابت قدم رہنے) کے بدلے میں (جنت کے) بالا خانے دیے جائیں گے اور اس (جنت) میں خیر کی دعا اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا② ﴿۷۵﴾ وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، وہ (جنت) ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے ﴿۷۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اگر تم (میرے رب کو) نہ بھی پکارو③ تو بھی میرے رب کو تمھاری کوئی پرواہ نہیں ہے، سو تم تو (سچی بات کو) جھٹلا چکے ہو④ اور یہ (جھٹلانا) گلے پڑ کر رہے گا⑤ ﴿۷۷﴾

① اس میں ایک بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی باتیں سن کر بڑے اشتیاق کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ دین کی باتوں کے سامنے گرے گرے، جھکے جھکے نظر آتے ہیں؛ لیکن عمل کچھ بھی نہیں، یہ اس دور میں منافقین کا طرز تھا جو ریا کاری کا نتیجہ ہے اور مؤمنین دھیان سے سن کر عمل کرتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) سب ان کو ملنے آئیں گے۔ یعنی ملائکہ جنت میں استقبال کریں گے، سبحان اللہ!

③ (دوسرا ترجمہ) اگر تم میرے رب کی عبادت نہ بھی کرو۔

④ (دوسرا ترجمہ) تم تو (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) جھوٹا سمجھتے ہو۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) چپک کر رہے گا (تیسرا ترجمہ) جان کا وبال بن کر رہے گا۔

سورۃ الشعراء

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں دوسوستائیس (۲۲۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ واقعہ کے بعد اور سورۂ نمل سے پہلے سینتالیس (۴۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں شاعروں کا تذکرہ ہے، عرب لوگ شاعری اور شاعروں کو بڑی اہمیت دیتے تھے، اس سورت میں بتایا گیا کہ: اشعار اور شعراء عام طور پر گمراہی کے منبع ہوتے ہیں اور حضراتِ انبیاء ہدایت کے منبع ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٣
اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝٤ وَمَا
يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا
فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طسم ﴿۱﴾ یہ (حق اور باطل کو) ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں① ﴿۲﴾ شاید ان (کافروں) کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے تم اپنی جان ہلاک کردو گے② ﴿۳﴾ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی (بڑی) نشانی ان پر اتار دیں تو اس (نشانی) کے سامنے ان کی گردنیں نیچی ہو جائیں③ ﴿۴﴾ کوئی بھی نئی نصیحت رحمن کی طرف سے ان کے پاس پہنچتی ہے تو وہ (کافر لوگ) اس سے مُنہ پھرا ہی لیتے ہیں ﴿۵﴾ سو پکی بات یہ ہے کہ وہ (کافر لوگ حقائق کو) جھٹلا چکے ہیں، اب عنقریب جس بات کا یہ لوگ مزاق اڑایا کرتے تھے اس کی حقیقت ان کے پاس پہنچ جائے گی ﴿۶﴾ کیا وہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی اچھی اچھی چیزیں اگائی ہیں؟ ﴿۷﴾ یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور (پھر بھی) ان (کافروں) میں سے اکثر مانتے نہیں ہیں ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

② جملہ خبریہ سے نفی مراد ہے نبی ﷺ اتنا زیادہ غم نہ کریں۔

③ یعنی ایسی بڑی نشانی آجاوے کہ مجبوراً ایمان لانا ہی پڑے، ایسا مجبوری والا معاملہ مناسب نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ ع
الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾
وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ
فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾

اور یقینی بات ہے کہ آپ کے رب وہ تو بہت ہی زبردست (یعنی پوری قدرت والے) بڑے ہی رحم
کرنے والے ہیں ﴿۹﴾ اور (وہ وقت ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا تھا
(اور حکم دیا تھا) کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ ﴿۱۰﴾ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ لوگ (ہمارے غضب
سے) ڈرتے نہیں ہیں؟ ﴿۱۱﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! میں اس بات سے
ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیویں ﴿۱۲﴾ اور میرا دل رکتا (یعنی تنگ ہوتا) ہے اور میری زبان نہیں
چلتی، سو آپ ہارون پر بھی وحی بھیج دیجیے ① ﴿۱۳﴾ اور ان لوگوں کا میرے ذمے ایک جرم
ہے، سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے ② ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا، سو
تم دونوں ہماری نشانیوں کو لے کر جاؤ، یقیناً ہم تمھارے ساتھ ③ غور سے سننے والے موجود ہیں
﴿۱۵﴾ سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور تم دونوں (اس فرعون سے) کہو کہ: ہم تمام عالموں کے
رب کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں ④ ﴿۱۶﴾ یہ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے ﴿۱۷﴾

---

① اپنے بھائی کی غائبانہ بے مثال خیر خواہی۔

② بعض مرتبہ سامنے والے کے زعم کے مطابق کلام کیا جاتا ہے چاہے حقیقت کے موافق نہ ہو۔

③ داعی کو اللہ تعالیٰ کی معیت والی نعمت ملتی ہے۔

④: [۱] نئی جگہ جا کر پہلے تعارفی بات کرنی چاہیے۔ [۲] ایک ہی انسان کی مختلف پہچان ہوا کرتی ہے۔ [۳] رب العالمین کے رسول ہونے کا تعارف پہلے سے فرعون کے سامنے نہیں تھا؛ اس لیے وہ پیش کیا اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ: اے فرعون! ابھی تو پرانی باتیں مت چھیڑ؛ بلکہ اس وقت ہم منصبِ رسالت کے ساتھ دعوتِ توحید کے لیے آئے ہیں اور بنی اسرائیل کی آزادی چاہتے ہیں اس پر توجہ دے۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ
الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ
مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ
تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

اس (فرعون) نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: کیا (تمھارے) بچپن میں ہم نے تم کو ہمارے پاس رکھ کر تمھاری پرورش نہیں کی تھی؟ اور تم اپنی زندگی کے کئی برس ہمارے پاس نہیں ① رہے؟ ﴿۱۸﴾ اور تم نے تمھارا وہ (ایک برا) کام بھی تو (ہمارے یہاں رہتے ہوئے) کر ڈالا جو کیا تھا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو ② ﴿۱۹﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میں نے وہ (کام) اس وقت (ایسی حالت میں) کیا تھا کہ (وہ ایک مکّے میں مرجائے گا اس کا) مجھے پتہ نہیں تھا ③ ﴿۲۰﴾ پھر جب مجھے تم لوگوں سے ڈر لگا تو میں تمھارے پاس سے فرار ہو گیا ④، سو مجھ کو میرے رب نے حکمت عطا فرمائی اور مجھ کو رسولوں میں شامل فرمادیا ﴿۲۱﴾ اور وہ (میری پرورش کا) جو احسان تو مجھ پر رکھتا ہے وہ یہی ہے کہ تو نے (تمام) بنی اسرائیل کو (جو) غلام بنا رکھا ہے (یہ کہاں تک درست ہے؟) ﴿۲۲﴾ فرعون نے کہا: (اے موسیٰ!) تمام عالموں کے رب (جس کی بات تم کہتے ہو اس) کی کیا حقیقت ہے ⑤؟ ﴿۲۳﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کا رب ہے اگر تم کو یقین (حاصل) کرنا ہو تو ⑥ ﴿۲۴﴾

---

① جو لوگ ضدی ہوتے ہیں، ماننا نہیں ہوتا ہے وہ پرانی باتیں چھیڑ کر معاملے کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی طریقہ فرعون نے اس موقع پر اختیار کیا۔ ② ایک فرعونی کو بھول سے مار ڈالنے والا واقعہ، مکّا مارنے گئے اور وہ مر گیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس کام کے کرتے وقت میں چوکنے والوں میں سے تھا (تیسرا ترجمہ) وہ کام میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ ④ فرار ہونا یعنی بھاگ جانا۔ ⑤ فرعون خود کو رب اعلیٰ کہلواتا تھا اس لئے اس کو تعجب ہوا اور سوال کیا۔
⑥ چوں کہ فرعون نے باری تعالیٰ کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا جس کو سمجھنا کسی کے بس کی بات نہیں؛ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کی قدرت اور اوصاف سمجھانے کی کوشش کی۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ۝۲۶ قَالَ اِنَّ
رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ۝۲۷ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۝۲۸ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ
الْمَسْجُوْنِيْنَ۝۲۹ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ۝۳۰ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ۝۳۱ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ۝۳۲ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ
لِلنّٰظِرِيْنَ۝۳۳ ع

فرعون نے اپنے آس پاس کے درباریوں سے کہا: کیا تم سن رہے ہو①؟ ﴿۲۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (وہی تو) تمھارے رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے (بھی) رب ہیں ﴿۲۶﴾ وہ (فرعون) بولا: تمھارا یہ رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہے وہ تو بالکل ہی دیوانہ ہے ﴿۲۷﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (وہ تو) مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے ان کے بھی رب ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو② ﴿۲۸﴾ فرعون نے کہا: (موسیٰ! یاد رکھو) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو میں ضرور تم کو قید میں پڑے ہوئے لوگوں میں شامل کر دوں گا ﴿۲۹﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر میں تجھ کو ایسی چیز دکھاؤں جو حق بات ظاہر کر دے تو کیا (پھر مانو گے؟) ﴿۳۰﴾ فرعون بولا: اگر تم حقیقت میں سچے ہو تو اس (حق ظاہر کرنے والی چیز) کو لاؤ ﴿۳۱﴾ سو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی لکڑی ڈال دی تو اسی وقت وہ (دیکھتے ہی دیکھتے) صاف اژدہا بن گیا ﴿۳۲﴾ اور اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ (بغل سے) باہر نکالا تو پل بھر میں وہ دیکھنے والوں کے سامنے (بہت ہی) سفید (یعنی چمک دار) بن گیا ﴿۳۳﴾

① کہ میرا سوال کیا اور موسیٰ علیہ السلام کا جواب کیا۔
② فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو مجنون کہا اس کا کتنا پیارا جواب دیا ذرا بھی غصہ نہیں ہوئے حالانکہ لوگ جلالی پیغمبر کہتے ہیں واقعی ایسے ہوتے ہیں۔

قَالَ لِلۡمَلَاِ حَوۡلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ۝۳۴ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهٖ ۖ
فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ۝۳۵ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَابۡعَثۡ فِى الۡمَدَآٮِٕنِ حٰشِرِيۡنَ ۝۳۶ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ
سَحَّارٍ عَلِيۡمٍ ۝۳۷ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝۳۸ وَّقِيۡلَ لِلنَّاسِ هَلۡ اَنۡتُمۡ
مُّجۡتَمِعُوۡنَ ۝۳۹ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنۡ كَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝۴۰ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ اَٮِٕنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝۴۱ قَالَ نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ اِذًا لَّمِنَ
الۡمُقَرَّبِيۡنَ ۝۴۲ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ۝۴۳

اس (فرعون) نے اپنے آس پاس (بیٹھنے) والے سرداروں سے کہا: یقیناً یہ شخص بڑا ماہر ①
جادوگر ہے ﴿۳۴﴾ جو تم کو اپنے جادو کے زور سے تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے ②، سو تم کیا
مشورہ دیتے ہو③؟ ﴿۳۵﴾ انھوں نے کہا کہ: اس (موسیٰ) کو اور اس کے بھائی کو (کچھ) مہلت دو
اور تمام شہروں میں نقیبوں ④ کو بھیج دو ﴿۳۶﴾ جو تیرے پاس ہر ایک بڑے ہوشیار جادوگر کو لے آویں
﴿۳۷﴾ آخر کار مقرر دن کے خاص وقت پر جادوگر لوگ جمع کر لیے گئے ﴿۳۸﴾ اور لوگوں کو
(اعلان کرکے) کہہ دیا گیا کہ کیا تم بھی جمع ہوں گے ﴿۳۹﴾ شاید اگر وہ جادوگر لوگ غالب آ گئے تو
ہم ان (جادوگروں) ہی کے راستے پر چلیں گے ﴿۴۰﴾ پھر جب وہ جادوگر لوگ آ گئے تو وہ فرعون
سے کہنے لگے: اگر ہم مقابلے میں غالب آ گئے تو کیا ہم کو کوئی بڑا انعام ملے گا؟ ⑤ ﴿۴۱﴾ اس
(فرعون) نے کہا: ہاں! اور تب تو تم کو (میرے) خاص لوگوں میں ضرور شامل کر دیا جائے گا⑥
﴿۴۲﴾ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: تم کو جو ڈالنا ہو وہ ڈالو⑦ ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سمجھدار (تیسرا ترجمہ) بہت پڑھا ہوا۔
② اقتدار پرستوں کو ہر چیز میں کرسی ہی نظر آتی ہے۔
③ کہ اس کے بارے میں کیا کیا جائے۔ ④ یعنی جمع کرنے والے چپراسی۔
⑤ داعیِ حق لوجہ اللہ دعوت دیتے ہیں دنیا پرست لوگ پہلے سے عوض کی شرط لگاتے ہیں۔
⑥ یعنی انعام تو ملے گا ہی ساتھ میں خصوصی مقام بھی۔
⑦ باطل کا ابطال اس کو ظاہر کروائے بغیر ممکن نہ تھا؛ اس لیے حضرت موسیٰ نے جادو کے اظہار کا حکم دیا۔

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَأَلْقٰى مُوْسٰى
عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ أَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ
الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ
خِلَافٍ وَّلَأُوصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

اس پر ان جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈالیں اور وہ (جادوگر) بولے: فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آویں گے ﴿۴۴﴾ اب موسیٰ (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اپنی لکڑی (زمین پر) ڈالی تو اس نے اسی وقت (بڑا اژدہا بن کر) اس جھوٹے بنے بنائے ہوئے (جادوگروں کے) تماشے کو نگلنا شروع کر دیا ﴿۴۵﴾ سو جادوگر لوگ سجدہ میں گرا دیے گئے ﴿۴۶﴾ وہ (جادوگر لوگ) بولے: ہم تو تمام عالموں کے رب پر ایمان لائے ﴿۴۷﴾ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کے رب ہیں① ﴿۴۸﴾ اس (فرعون) نے کہا: میں تم کو اجازت دوں اس سے پہلے تم اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے؟ واقعہ یہ ہے کہ ② وہ (موسیٰ) تمھارا بڑا (استاذ) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا، سو عنقریب (اس کا نتیجہ) تم کو معلوم ہو جائے گا، یقیناً میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا ﴿۴۹﴾ وہ (جادوگر) کہنے لگے: ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا③، یقیناً ہم تو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر چلے جاویں گے ﴿۵۰﴾

① یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ یہ ہزاروں جادوگر جو پوری زندگی جادوگری کے کفر میں رہے اور فرعون کو خدا مان کر اس کی پوجا کرتے رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھا تو فوراً ایمان لے آئے؛ بلکہ ایمان ایسا مضبوط ہو گیا کہ تمام سزاؤں سے گھبرائے بغیر بے دھڑک فرعون سے کہہ دیا ''فَاقْضِ مَآ أَنْتَ قَاضٍ'' اے فرعون تجھے جو کرنا ہو کر لے، اس پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک کامل بندے کی جو تھوڑی سی صحبت اس میدان میں نصیب ہوئی اس نے ان کے ایمان کو اس قدر مضبوط کر دیا کہ اس کے لیے جان دینے تیار ہو گئے، صحیح بات ہے کہ اخلاص کے ساتھ اور سچی طلب کے ساتھ سچے لوگوں کی صحبت انسان کو ایمان کے کمال تک پہنچاتی ہے اور حسنِ خاتمہ کی سعادت حاصل ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے، احادیث میں نبی کریم ﷺ کی صحبت کے اثرات سے ایمان، پھر ایمان کا کمال، پھر مقامِ شہادت حاصل ہونے کے واقعات موجود ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) یہ بات ثابت ہو گئی کہ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم کو ڈر نہیں۔

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ أَنْ كُنَّآ أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰى
أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيْٓ إِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ
مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾
فَأَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ أَصْحٰبُ مُوْسٰٓى إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾

ہم تو (پورے شوق سے) امید لگائے ہوئے ہیں کہ ہمارے رب ہماری غلطیوں کو معاف کر دیں گے اس واسطے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں ﴿۵۱﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہو جاؤ، یقیناً تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ﴿۵۲﴾ سو فرعون نے شہروں میں نقیبوں کو بھیجا ﴿۵۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ یہ (بنی اسرائل تو) ایک چھوٹی سی جماعت کے لوگ ہیں ﴿۵۴﴾ اور انھوں نے ہم کو سخت غصہ دلایا ہے ﴿۵۵﴾ اور ہم سب (ان سے) خطرہ محسوس کرتے ہیں① ﴿۵۶﴾ پھر ہم نے ان کو باغات سے اور چشموں سے ﴿۵۷﴾ اور خزانوں سے اور عمدہ عمدہ مکانوں سے باہر نکال دیا ﴿۵۸﴾ ہم نے ان کے ساتھ اسی طرح کیا اور ان سب چیزوں کا ہم نے بنی اسرائیل کو مالک بنا دیا ﴿۵۹﴾ پھر وہ سب (ایک دن) سورج نکلتے وقت ان (بنی اسرائیل) کے پیچھے پڑے ﴿۶۰﴾ پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے (گھبرا کر) کہا: پکی بات ہے کہ (اب تو) ہم پکڑے گئے ﴿۶۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم سب ایک ہتھیار بند جماعت (باقاعدہ فوج) ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) ہم سب ان سے احتیاط کرتے ہیں (چوتھا) ہم سب ان سے ہوشیار رہتے ہیں۔

نکتہ۔: فرعون کا یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف عام لوگوں میں بدگمانی پیدا کرنے کی خطرناک سازش ہے تاکہ لوگ ان کے لائے ہوئے دین کو قبول نہ کر لے۔ اس لیے کہ ایک کم تعداد قوم کا فرد جس کے پاس نہ باقاعدہ فوج ہے نہ اسباب و وسائل ہے وہ کس طرح ایک منظم اور باقاعدہ فوج والی حکومت کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟ بس ایسی ہی گندی سیاست کا آج دور ہے۔

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ
فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾ وَأَنجَيْنَا
مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ع
إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا
عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: ہرگز (ہم پکڑے) نہیں (جاویں گے)، یقیناً میرے ساتھ میرے رب ہیں ①جو عنقریب مجھے (دریا سے نکلنے کا) راستہ بتائیں گے ﴿۶۲﴾ سو ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی لکڑی سے سمندر کو تم مارو، سو وہ (سمندر) پھٹ گیا، پھر ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا ﴿۶۳﴾ اور دوسری (فرعون والی) جماعت کو ہم اسی جگہ کے پاس لے آئے ﴿۶۴﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو (غرق ہونے سے) بچا لیا② ﴿۶۵﴾ پھر ہم نے دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو غرق کر دیا ﴿۶۶﴾ یقیناً اس چیز میں (بڑی عبرت کی) نشانی ہے اور (اس کے باوجود بھی) ان (کافروں) میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے ﴿۶۷﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۸﴾

(اے نبی!) تم ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ پڑھ کر سناؤ ﴿۶۹﴾ جب انھوں نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا کہ: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟③ ﴿۷۰﴾ وہ کہنے لگے: ہم تو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور پورا دن (یعنی ہر وقت) انہی کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں ﴿۷۱﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: جب تم (ان کو) پکارتے ہو تو کیا وہ تمھاری سنتے ہیں؟ ﴿۷۲﴾ یا تم کو فائدہ یا نقصان دیتے ہیں؟ ﴿۷۳﴾

① یہاں معیت کی بات صرف نبی کے لیے ہے جبکہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد کے لیے بھی معیتِ الٰہی ''اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا'' میں فرمائی گئی، یہ امتِ محمدیہ کی ایک عظیم فضیلت ہے، الحمد لله الذی شرفنا۔ ②صالحین کے ساتھ رہنے سے دنیوی مصائب سے بھی نجات ملتی ہے۔ ③سوال کی علت عدمِ علم نہیں ہے بلکہ غور و فکر کی دعوت دینا ہے۔

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ﴿٧٥﴾
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ﴿٧٧﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ
فَهُوَ يَهْدِيْنِ﴿٧٨﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ﴿٧٩﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ
يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ
حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴿٨٣﴾

انھوں نے جواب دیا کہ: (نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) ہم نے ہمارے باپ دادوں کو ایسا ہی کام کرتے ہوئے پایا ہے ﴿۷۴﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: کیا بھلا تم نے (کبھی غور سے بھی) دیکھا جس کی تم عبادت کرتے رہتے ہو① ﴿۷۵﴾ تم بھی اور تمھارے اگلے باپ دادے بھی (جن کو پوجتے رہے ہیں) ﴿۷۶﴾ سو یقیناً وہ تو میرے دشمن ہیں② سوائے تمام جہانوں کے رب کے (وہ میرے دوست ہیں) ﴿۷۷﴾ وہی (رب) ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا، پھر وہی (ہر کام میں) مجھے (صحیح) راستہ دکھاتے ہیں ﴿۷۸﴾ اور وہی (رب) ہے جو مجھے کھانا (یعنی بہت ساری عمدہ چیزیں) کھلاتے ہیں اور (بہت ساری چیزیں) مجھے پلاتے ہیں ﴿۷۹﴾ اور جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں تو وہی (رب) مجھے شفا دیتے ہیں ﴿۸۰﴾ اور وہی (رب) مجھے موت دیں گے، پھر مجھے زندہ کریں گے ﴿۸۱﴾ اور جس (رب) سے میں یہ امید لگائے ہوئے ہوں کہ وہ حساب (یعنی قیامت) کے دن میرے گناہوں کو معاف کر دیں گے ﴿۸۲﴾ اے میرے رب! آپ مجھے حکمت عطا فرمایئے اور مجھ کو نیک لوگوں کے ساتھ شامل کر دیجیے③ ﴿۸۳﴾

① یعنی اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم عبادت کرتے ہو کبھی ان کی حالت پر غور کیا؟ ان میں کوئی ایک خوبی بھی ایسی ہے جس کی وجہ سے ان کو عبادت کا مستحق قرار دیا جا سکے؟

② جس طرح دشمن نقصان ہی پہنچاتا ہے اس طرح بتوں کی عبادت ہر حال میں نقصان دہ ہے۔

③ صالحین میں شمولیت کے لیے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا فرما رہے ہیں جو صلاح کے اعلیٰ مقام پر تھے تو ہمیں تو اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہیے۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ
لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا
بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ
الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ
يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ
اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور آنے والی نسلوں میں میری سچی (یعنی اچھی) یادیں جاری رکھیے ① ﴿۸۴﴾ اور آپ مجھ کو نعمتوں والی جنت کے وارث (ہونے والے) لوگوں میں سے بنادیجیے ﴿۸۵﴾ آپ میرے باپ کو معاف کردیجیے یقیناً وہ تو گمراہ لوگوں میں سے تھے ﴿۸۶﴾ اور جس دن لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اس دن آپ مجھے رسوانہ کیجیے ﴿۸۷﴾ جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا نہ کوئی اولاد (کام آئے گی) ﴿۸۸﴾ مگر یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی والا (بے روگ) دل لے کر حاضر ہوگا (وہ نفع میں ہوگا) ② ﴿۸۹﴾ اور جنت متقی لوگوں کے قریب لائی جائے گی ③ ﴿۹۰﴾ اور جہنم گمراہوں کے سامنے ظاہر کردی جاوے گی ﴿۹۱﴾ اور ان (گمراہوں) کو کہا جائے گا کہ (تمھارے) وہ (معبود) کہاں ہیں جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟ ﴿۹۲﴾ کیا وہ تمھاری مدد کرسکتے ہیں یا (تمھاری طرف سے) بدلہ لے سکتے ہیں؟ ④ ﴿۹۳﴾ پھر وہ (باطل معبود) اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا پورا پورا لشکر سب کے سب اس (جہنم) میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے ﴿۹۴﴾ ﴿۹۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) اس (جہنم) میں آپس میں (اپنے معبودوں سے) جھگڑا کرتے ہوئے بولیں گے ﴿۹۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بعد میں آنے والی نسلوں کے لوگوں میں ایسی زبانیں پیدا فرما جو میری سچائی کی گواہی دیویں۔

② حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: جو دل کلمۂ توحید کی گواہی دیوے اور شرک سے پاک ہو وہ دل مراد ہے۔ اسی طرح رذائلِ باطنیہ سے سلامت دل بھی مراد ہے۔

③ متقی لوگوں کا اعزاز ہے، خود جنت قریب لائی جاوے گی۔

④ (دوسرا ترجمہ) یا وہ اپنا خود کا بچاؤ کرسکتے ہیں۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
ع لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ࣙالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾

کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! (اس دنیا میں) ہم کھلی گمراہی میں پڑے تھے ﴿۹۷﴾ جب ہم تم کو رب العالمین کے برابر کا درجہ دیا کرتے تھے ﴿۹۸﴾ ہم کو تو (بڑے) مجرموں① نے ہی گمراہ کیا تھا ﴿۹۹﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ (آج سفارش کرنے والوں میں سے) کوئی ہماری سفارش کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۰۰﴾ اور ہمدردی کرنے والا کوئی (مخلص) دوست بھی نہیں ﴿۱۰۱﴾ سو کاش! ہمیں (دنیا میں) واپس جانے کا ایک مرتبہ موقع مل جائے تو ہم مؤمن بن جائیں ﴿۱۰۲﴾ یقیناً اِس (قیامت کے پورے منظر کے بیان) میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر ایمان والے نہیں ہیں ﴿۱۰۳﴾ اور یقینی بات ہے کہ تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾

نوح (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۰۵﴾ جب ان سے ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۰۶﴾ یقیناً میں تو تمھارے لیے معتبر رسول ہوں② ﴿۱۰۷﴾ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۰۸﴾ اس (تبلیغ کے کام) پر میں تم سے کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو تمام عالموں کے رب ہی کے ذمے ہے ﴿۱۰۹﴾ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم میری بات مان لو ﴿۱۱۰﴾

---

① یعنی گمراہی کے بانی۔

② (دوسرا ترجمہ) امانت دار رسول ہوں۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝١١١ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١١٢ اِنْ
حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝١١٣ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٤ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝١١٥ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝١١٦ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ
كَذَّبُوْنِ ۝١١٧ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٨ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝١١٩ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝١٢٠

قوم (کے لوگوں) نے کہا: کیا ہم تیری بات مان لیویں؛ حالاں کہ کمینے (یعنی نیچے درجے کے) لوگ تیرے ساتھی ہو گئے ہیں ﴿١١١﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: جو کام وہ کر رہے ہیں مجھے وہ معلوم نہیں ① ﴿١١٢﴾ ان کا حساب لینا تو میرے رب ہی کے ذمے ہے اگر تم سمجھ سے کام لو ② ﴿١١٣﴾ اور میں ایمان والوں کو (دھتکار کر) دور کرنے والا نہیں ہوں ﴿١١٤﴾ میں تو صرف کھول کر ڈرانے والا ہوں ﴿١١٥﴾ انھوں نے (یعنی قوم کے لوگوں نے) کہا: اے نوح! اگر تو (اپنے طریقہ کو) نہیں چھوڑے گا تو ضرور پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا ﴿١١٦﴾ نوح (علیہ السلام) نے دعا کی کہ: اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے ﴿١١٧﴾ سو آپ میرے اور ان کے درمیان میں پورا فیصلہ کر دیجیے ③ اور مجھ کو اور میرے مومن ساتھیوں کو (ہلاکت سے) بچا لیجیے ④ ﴿١١٨﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھیوں کو بھری ہوئی ⑤ کشتی میں (سوار کر کے) بچا لیا ﴿١١٩﴾ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ﴿١٢٠﴾

① (دوسرا ترجمہ) مجھے اس سے کوئی بحث نہیں ہے (یعنی ان کے خاندان اور پیشے سے مجھے بحث نہیں، خاندانی تفاوت اور کاروباری سے دین میں کیا اثر؟۔

② ان کا ایک الزام یہ تھا کہ یہ رذیل لوگ ذاتی مفاد کے خاطر ایمان لائے ہیں، اس کا جواب ہو گیا کہ ان کے دل میں کیا نیت ہے اس کے میں، یا تم مکلف نہیں ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

③ یعنی ان پر عذاب آوے۔ ④ حضرت نوح علیہ السلام نے نجات کی دعا کے موقع پر اپنے ساتھیوں کو بھی یاد رکھا اور ان کے لیے بھی نجات کی دعا کی، معلوم ہوا کہ اپنے ساتھیوں کی دینی و دنیوی فلاح کی فکر کرنا یہ نبیوں کی سنت ہے۔

⑤ جن جانوروں اور پرندوں کی نسل باقی رکھنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھی ان سب کو کشتی میں ساتھ لیا گیا تھا۔

ع ١٨ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾
كَذَّبَتْ عَادُ ٌالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾

یقیناً اس (واقعے) میں (عبرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ﴿۱۲۱﴾ اور یقینی بات ہے کہ تمھارے رب وہی بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۲﴾

قومِ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۲۳﴾ جب کہ ان سے ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۲۴﴾ یقیناً میں تو تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ① ﴿۱۲۵﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات تم مان لو ﴿۱۲۶﴾ اور اس (تبلیغ کے کام) پر میں تم سے کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو تمام عالموں کے رب ہی کے ذمے ہے ﴿۱۲۷﴾ کیا تم ہر اونچی جگہ پر یادگار (کی چیزیں) بنا کر کھیل (فضول کام) کرتے ہو؟ ② ﴿۱۲۸﴾ اور تم پکے محل بناتے ہو، شاید کہ تم کو (دنیا میں) ہمیشہ زندہ رہنا ہے ③ ﴿۱۲۹﴾ اور جب تم پکڑتے ہو تو پکے ظالم بن کر پکڑتے ہو ④ ﴿۱۳۰﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات تم مان لو ﴿۱۳۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) امانت دار رسول ہوں۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اپنے اوصاف بیان کر سکتے ہیں۔
② نام و نمود کے لیے اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے۔ اونچی عمارتوں کے بنانے میں غلو سے کام لیتے تھے اور اونچی عمارت پر بیٹھ کر نیچے گذرنے والوں کے ساتھ ناشائستہ حرکت کرتے تھے۔
③ یعنی جو عمارتیں محض کاری گیری کے مظاہرہ کے لئے بنائی جاویں۔ زرق برق پُرشکوہ عمارتیں، لگتا ایسا ہے کہ دائمی اس میں رہنا ہے۔
④ غریبوں پر ظلم کرتے تھے، معمولی غلطی پر بھاری گرفت کرتے تھے۔ کیسی تضاد عملی والی زندگی: ایک طرف عمارتوں کے پیچھے دولت کو خوب لگا رہے ہیں، دوسری طرف غریبوں پر زیادتی، ظلم؟

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا ع ۱۸
تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾

اورتم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمھاری مدد کی جوتم جانتے ہی ہو① ﴿۱۳۲﴾ (یعنی) جانوروں اور اولاد ﴿۱۳۳﴾ اور باغات اور چشموں کے ذریعہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری مدد کی ﴿۱۳۴﴾ میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۳۵﴾ انھوں نے (یعنی قوم کے لوگوں نے) کہا: (اے ہود!) تو نصیحت کرے یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ بنے ہمارے لیے تو دونوں باتیں برابر ہیں ﴿۱۳۶﴾ یہ (جو) باتیں (تم کررہے ہو وہ) تو پچھلوں کی بس ایک عادت رہی ہے② ﴿۱۳۷﴾ اور ہم کو تو کوئی عذاب ہونے والا نہیں ہے ﴿۱۳۸﴾ سو ان لوگوں نے ان (ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا تو پھر ہم نے ان سب کو ہلاک کردیا، یقیناً اس میں (عبرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۳۹﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی تو بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴۰﴾

قومِ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۴۱﴾ جب ان سے ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۴۲﴾ یقیناً میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں ﴿۱۴۳﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایسی ایسی چیزیں دیکر تمھاری طاقت بڑھائی جو تم جانتے ہو۔

② یعنی گزرے ہوئے زمانے کے نبیوں کی اسی طرح باتیں ہوا کرتی تھیں۔

وَمَآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَؕ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتۡرَكُوۡنَ فِىۡ مَا
هٰهُنَاۤ اٰمِنِيۡنَۙ ﴿۱۴۶﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍۙ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوۡعٍ وَّنَخۡلٍ طَلۡعُهَا هَضِيۡمٌ‌ۚ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنۡحِتُوۡنَ مِنَ
الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ‌ۚ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‌ۚ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَۙ ﴿۱۵۱﴾
الَّذِيۡنَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ الۡمُسَحَّرِيۡنَ‌ۚ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ
اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ‌‌ۖۚ فَاۡتِ بِاٰيَةٍ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا
شِرۡبٌ وَّلَكُمۡ شِرۡبُ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ‌ۚ ﴿۱۵۵﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿۱۴۵﴾ کیا تم کو یہاں کی نعمتوں میں اطمینان کے ساتھ (ہمیشہ) رہنے دیا جاوے گا؟① ﴿۱۴۶﴾ باغوں میں اور چشموں میں؟ اور کھیتیوں میں اور کھجوروں میں کہ جس کے خوشے نرم ہیں؟② ﴿۱۴۷﴾ ﴿۱۴۸﴾ اور کیا تم پہاڑوں کو تراش کر بڑے ناز کے ساتھ③ گھر بناتے رہو گے؟ ﴿۱۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۵۰﴾ اور تم حد سے آگے بڑھنے والوں کا حکم (یعنی کہنا) مت مانو ﴿۱۵۱﴾ جو لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے④ ﴿۱۵۲﴾ وہ (یعنی قوم کے) لوگ کہنے لگے: یقیناً تم پر بڑا بھاری جادو کر دیا گیا ہے ﴿۱۵۳﴾ تم تو ہمارے جیسے ہی ایک (معمولی) انسان ہو، اگر تم سچے ہو تو (اپنے نبی ہونے کی) کوئی نشانی لاؤ ﴿۱۵۴﴾ صالح (علیہ السلام) نے کہا: یہ اونٹنی ہے اس کے لیے پانی پینے کی ایک باری ہے اور تمھارے (جانوروں کے لیے) پانی پینے کی باری مقرر دن میں ہے ﴿۱۵۵﴾

① آخرت سے بے فکری بھی اس دور میں عام ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) جن کے خوشے ایک دوسرے میں پیوست ہے یعنی کھجوروں میں بہت زیادہ پھل آتے ہیں۔
③ یعنی اتراتے ہوئے۔ ایک معنیٰ ماہرین بھی ہیں، وہ اس طرح کے مکانات بنانے میں بڑے ماہر تھے۔
④ ذمے داروں کے دو اہم کام:
[۱] امن قائم کرنا۔ [۲] اصلاح کرنا۔

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا
نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ ع
اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾

اورتم بری نیت سے اس (اونٹنی) کو ہاتھ بھی مت لگانا، ورنہ تم کو بڑے (خطرناک) دن کا عذاب پکڑ لے گا ﴿۱۵۶﴾ پھر (ہوا یہ کہ) انھوں نے اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں①، پھر وہ پچھتاتے ہوئے رہ گئے ﴿۱۵۷﴾ انجام یہ ہوا کہ ان کو عذاب نے پکڑ لیا، یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۵۸﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۹﴾

لوط (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۶۰﴾ جب ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۶۱﴾ یقیناً میں تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ﴿۱۶۲﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۱۶۳﴾ اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿۱۶۴﴾ کیا تمام عالموں کے لوگوں میں تم ہی ہو جو مردوں (یعنی لڑکوں) کے پاس جاتے ہو②﴿۱۶۵﴾ اور تمھارے رب نے تمھارے لیے جو تمھاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو تو تم چھوڑتے ہو③؟ بلکہ تم (انسانیت کی) حد سے بالکل آگے گزرے ہوئے لوگ ہو ﴿۱۶۶﴾

---

① یعنی اس کو مار ڈالا۔ ② اس سے پہلے دنیا کی کسی قوم میں یہ گناہ نہیں تھا، جانور تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہوتے۔
③ بیوی حلال ہے اس کے خاص مقام۔فرج۔ میں صحبت کرو، تم حلال بیوی کی فرج چھوڑ کر دوسرے گندے کام میں مت پڑو، اپنی بیوی کی دبر بھی حرام ہے۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ۝۱۶۷ قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ
الْقَالِیْنَ۝۱۶۸ رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۝۱۶۹ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ۝۱۷۰ اِلَّا عَجُوْزًا فِی
الْغٰبِرِیْنَ۝۱۷۱ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ۝۱۷۲ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ۝۱۷۳
ع ۱۰ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝۱۷۴ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ۝۱۷۵
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ۝۱۷۶ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ۝۱۷۷ اِنِّیْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ۝۱۷۸ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ۝۱۷۹

وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: اے لوط! اگر تو (یہ بات) نہیں چھوڑے گا تو یقیناً (بستی سے) باہر نکال دیا جائے گا① ﴿۱۶۷﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: یقیناً میں تمھارے (اس برے) کام سے سخت نفرت کرتا ہوں ﴿۱۶۸﴾ اے میرے رب! مجھ کو اور میرے گھر والوں کو جو (برے) کام وہ (قوم کے لوگ) کررہے ہیں اس سے نجات عطا فرمایئے② ﴿۱۶۹﴾ سو ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے سب گھر والوں③ کو نجات دی ﴿۱۷۰﴾ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہی④ ﴿۱۷۱﴾ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو ہلاک کردیا ﴿۱۷۲﴾ اور ہم نے ان پر (عجیب قسم کے پتھر کی) بارش برسائی، سو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان پر بہت بری بارش تھی ﴿۱۷۳﴾ یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۷۴﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں⑤ ﴿۱۷۵﴾

بَن (یعنی گھنے جنگل) کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۷۶﴾ جب ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۷۷﴾ یقیناً میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں ﴿۱۷۸﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۱۷۹﴾

---

① مصلحین وصالحین کو دھمکی دینا اور خود سدھرنے کی کوشش نہ کرنا انتہائی قساوت قلبی کی بات ہے جو قوم لوط کا طریقہ ہے۔
② یعنی ایسے برے کاموں پر جو عذاب آنے والا ہے اس سے نجات عطا فرمایئے۔ ③ اہل ایمان مراد ہیں۔ ④ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو ایمان نہیں لائی۔ ⑤ اس علاقہ کا حال بندے کے سفرنامہ کی دوسری جلد میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾
قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿۱۸۰﴾ تم پورا پورا ناپ کر دیا کرو① اور نقصان پہنچانے والے مت بنو② ﴿۱۸۱﴾ اور تم سیدھی ترازو③ سے تولا کرو ﴿۱۸۲﴾ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دیا کرو اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿۱۸۳﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی تمام مخلوقات کو پیدا کیا ﴿۱۸۴﴾ وہ لوگ کہنے لگے: یقیناً تجھ پر تو بڑا بھاری جادو کر دیا گیا ہے④ ﴿۱۸۵﴾ تم ہمارے جیسے ایک (معمولی) آدمی ہی تو ہو اور ہمارا تو (تمھارے بارے میں) پکا خیال ہے کہ تم جھوٹے لوگوں میں سے ہو ﴿۱۸۶﴾ اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو ﴿۱۸۷﴾ شعیب (علیہ السلام) نے کہا: جو کام تم کر رہے ہو میرے رب اس کو اچھی طرح جانتے ہیں⑤ ﴿۱۸۸﴾ سو (قوم کے) لوگوں نے ان (شعیب علیہ السلام) کو جھٹلایا، سو سائبان والے دن کے عذاب نے ان کو پکڑا، یقیناً وہ بڑے (خوفناک) دن کا عذاب تھا ﴿۱۸۹﴾ یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ﴿۱۹۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پیمانہ پورا بھرا کرو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور تم دوسروں کو گھاٹے میں ڈالنے والوں میں سے مت بنو۔
③ ناپ تول کے تمام قسم کے آلات اس میں شامل ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جن پر بڑا بھاری جادو کر دیا ہو تم ان لوگوں میں سے ہو۔ ⑤ لہذا کس کو کب عذاب بھیجنا ہمارا کام نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت میں ہے۔

ع وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ
الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ
الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً أَنْ يَّعْلَمَهُ عُلَمٰٓؤُا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى
بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهُ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِي قُلُوبِ
الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾

اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست اور بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۹۱﴾

اور یقیناً وہ (قرآن) تو تمام عالموں کے رب ہی کا اتارا ہوا ہے ﴿۱۹۲﴾ تمھارے دل پر ایک امانت دار فرشتہ اس (قرآن) کو لے کر اترا ہے؛ تاکہ تم ڈرانے والے رسولوں میں شامل ہو جاؤ ﴿۱۹۳﴾ ﴿۱۹۴﴾ (وہ فرشتہ) کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں (لے کر اترا ہے) ﴿۱۹۵﴾ اور یقیناً اس (قرآن) کا تذکرہ پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود ہے ﴿۱۹۶﴾ کیا ان (کافروں) کے لیے یہ دلیل نہیں ہے کہ اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے علما جانتے ہیں①؟ ﴿۱۹۷﴾ اور اگر ہم (بالفرض) اس (قرآن) کو کسی عجمی شخص پر اتار دیتے ﴿۱۹۸﴾ اور وہ (عجمی شخص) ان کے سامنے پڑھ بھی دیتا تب بھی وہ (ضد کی وجہ سے) اس پر ایمان نہ لاتے② ﴿۱۹۹﴾ اسی طرح ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس (انکار) کو داخل کر دیا ہے③ ﴿۲۰۰﴾ یہ لوگ اس وقت تک اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک وہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیویں ﴿۲۰۱﴾ اور وہ (عذاب) ان پر اس طرح اچانک آجائے گا کہ ان کو (پہلے سے) خبر بھی نہیں ہوگی ﴿۲۰۲﴾ اس وقت یہ (مجرم) لوگ کہیں گے کہ: کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے؟ ﴿۲۰۳﴾

---

① جو بنی اسرائیل کے علماء ایمان لائے وہ قرآن کی حقانیت کو علی الاعلان بتاتے تھے اور جو ایمان نہ لائے وہ تنہائی میں حقانیت کا تذکرہ کرتے تھے۔ ② غیر عربی شخص جس کو عربی پر قدرت نہ ہو وہ پڑھ دیتے تب بھی معجزہ ہونا اور زیادہ واضح ہوتا پھر بھی یہ ضد میں ایمان نہ لاتے۔

③ کان سے قرآن اس طرح سنا کہ اس کا اثر نہ ہوا، فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ قرآن کی تکذیب ان کی طبیعت بن گئی تھی۔

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنَٰهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا
يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا
مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَٰطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنۢبَغِي
لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ
فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾

تو کیا وہ (مجرم اِس وقت) ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ ﴿۲۰۴﴾ بھلا تو دیکھ! اگر ہم ان کو کئی
برسوں تک (عیش کے سامان سے) مزے اڑانے دیویں ﴿۲۰۵﴾ پھر ان کے پاس وہ (عذاب)
آجاوے جس سے ان کو ڈرایا جارہا ہے ﴿۲۰۶﴾ تو جو مزہ وہ اڑاتے رہے وہ ان کو کیا کام آئے گا①؟
﴿۲۰۷﴾ جس بستی میں (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر) ڈرانے والے (نبی یا ان کے نائب) نصیحت کرنے
کے لیے نہ آئے ہوں ایسی کسی بستی کو ہم نے کبھی ہلاک ہی نہیں کیا② ﴿۲۰۸﴾ اور ظلم کرنا ہمارا کام
نہیں ہے ﴿۲۰۹﴾ اور شیاطین اس (قرآن) کو لے کر اترے نہیں ہیں ﴿۲۱۰﴾ اور یہ (قرآن لے کر
اترنے کا کام) ان کے مناسب نہیں ہے اور نہ تو وہ (ایسا کام) کر سکتے ہیں ﴿۲۱۱﴾ یقینی بات ہے کہ
ان (شیاطین) کو (قرآن) سننے سے بھی دور کر دیا گیا ہے③ ﴿۲۱۲﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے
معبود کی عبادت مت کرو، ورنہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے جن کو عذاب دیا جائے گا ﴿۲۱۳﴾
اور (اے نبی!) تم اپنے قریبی رشتے داروں کو (نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراؤ ﴿۲۱۴﴾
اور جو ایمان والے تمھارے ساتھ چلے ان کے لیے (شفقت کا) اپنا بازو جھکا دو④ ﴿۲۱۵﴾ سو اگر وہ
تمھاری نافرمانی کریں تو ان کو کہہ دو کہ: جو کام تم کر رہے ہو اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے ﴿۲۱۶﴾

---

① یعنی دنیا کے عیش میں اضافے سے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) جس بستی کو بھی ہم نے (عذاب سے) ہلاک کیا تو اس بستی میں (پہلے ہی سے ہماری طرف سے) ڈرانے والے نصیحت کرنے کی غرض سے پہنچ چکے تھے۔
③ (دوسرا ترجمہ) روک دیا گیا۔ ④ ہر مؤمن چاہے وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس کے ساتھ شفقت سے پیش آنا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي
السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا
يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
ع بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

اور بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے (اللہ تعالیٰ) پر تم بھروسہ کرو ﴿۲۱۷﴾ جو تم کو اس وقت بھی دیکھتے ہیں جب تم (عبادت کے لیے) کھڑے ہوتے ہو ﴿۲۱۸﴾ اور (نماز کے علاوہ) نمازیوں میں تمھارے آنے جانے کو بھی (وہ دیکھتے ہیں)① ﴿۲۱۹﴾ یقین رکھو وہی (اللہ تعالیٰ) اچھی طرح سنتے ہیں، اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۲۰﴾ (اے نبی! لوگوں سے کہو) کیا میں تم کو بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں؟ ﴿۲۲۱﴾ (شیاطین تو) ہر بڑے جھوٹے، بڑے گنہگار پر اترتے ہیں ﴿۲۲۲﴾ جو (شیاطین سے) سنی سنائی بات لا ڈالتے ہیں② اور ان میں کے اکثر جھوٹے ہیں③ ﴿۲۲۳﴾ اور شعرا کہ ان کی باتوں پر تو گمراہ④ لوگ ہی چلتے ہیں ﴿۲۲۴﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں⑤ ﴿۲۲۵﴾ اور وہ یقینا (زبان سے) ایسی باتیں کہا کرتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ہیں ﴿۲۲۶﴾ مگر وہ (شعراء ان سے الگ ہیں) جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور اللہ تعالیٰ کا⑥ بہت ذکر کیا اور ان پر ظلم ہو جانے کے بعد انھوں نے بدلہ لیا⑦ اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ کس جگہ (یعنی برے انجام) کی طرف ان کو پلٹ کر کے جانا ہے ﴿۲۲۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) سجدہ کرنے والوں میں آپ کے منتقل ہونے کو بھی وہ اللہ جانتے ہیں یعنی نمازیوں کے ساتھ جب آپ نماز میں ہوتے ہو اس وقت اور نماز کے علاوہ آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) جو شیاطین کی باتوں کی طرف کان لگا کر رکھتے ہیں (یعنی جب شیاطین کاہنوں کے پاس جھوٹی خبریں لاتے ہیں تب پورے دھیان سے ان کی بات سنتے ہیں)۔ ③ یعنی شیاطین سنی سنائی ان کو سناتے ہیں اور وہ لوگوں کو جھوٹ ملا کر سناتے ہیں۔ ④ حقائق سے دور خیالات اور بیجا مبالغے عام شاعری کا حال ہوتا ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) حیران پھرا کرتے ہیں۔ ⑥ اشعار میں اور بغیر اشعار کے۔ ⑦ یعنی دشمنوں کو شاعری کے انداز سے اچھا جواب دیا۔ تائید دین، اشاعتِ دین کے اشعار بھی شامل ہیں۔

سورۃ النمل

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ترانوے (۹۳) یا پچانوے (۹۵) آیتیں ہیں، سورۂ شعراء کے
بعد اور سورۂ قصص سے پہلے اڑتالیس (۴۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں چونٹی کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۂ سلیمان'' بھی منقول ہے (از: روح المعانی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ① هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ② الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۗ④ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ
الربع وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥
اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طس، یہ قرآن کی اور (حقیقت کو) کھولنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ (ایسے) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوش خبری ہے ﴿۲﴾ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور وہ زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ﴿۳﴾ حقیقت میں جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے (برے) اعمال ان کی نظروں میں خوش نما بنا دیے، سو وہ (حق سے دور جہالت میں) بھٹکتے پھرتے ہیں① ﴿۴﴾ ان ہی لوگوں کے لیے (دنیا میں بھی) برا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے ﴿۵﴾ اور یقیناً تم کو یہ قرآن بڑے ہی حکمت والے، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے② ﴿۶﴾ (اے نبی! موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ بھی ان کو سناؤ) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے (مدین سے آتے ہوئے) کہا: کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے، میں ابھی (وہاں سے) تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ کا انگارہ سلگا کر تمھارے پاس لے آتا ہوں؛

①(دوسرا ترجمہ) برابر بھٹکتے پھرتے ہیں (تیسرا ترجمہ) سو وہ کھیل میں پڑے ہیں۔ (جن کو آخرت کا فکر نہیں ہوتا وہ ہر وقت محض دنیائے فانی کی فکر میں ڈوبے رہتے ہیں۔) ②(دوسرا ترجمہ) پہنچ رہا ہے۔ لفظ "لتلقی" سے تکلیف اور مشقت کا معنی بھی نکلتا ہے، مراد وحی کے نزول کے وقت کی مشقت۔

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ۝۷ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۸ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُۙ۝۹ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ
فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ
لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَۖ۝۱۰ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝۱۱
وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۝۱۲

تاکہ تم (اس سے) گرمی حاصل کرسکو① ﴿۷﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی جو آگ میں ہیں اور جو اس (آگ) کے آس پاس ہے② اس پر برکت ہو اور اللہ تعالیٰ تو پاک ہیں، جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۸﴾ اے موسیٰ! حقیقت میں③ میں اللہ ہی ہوں، بڑا زبردست، بڑی حکمت والا (ہوں) ﴿۹﴾ (اے موسیٰ!) اور تم اپنی لاٹھی کو (زمین پر) ڈالو، پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (لاٹھی) کو دیکھا کہ وہ اس طرح ہلتی ہے④ جیسے کوئی (تیز دوڑنے والا سفید پتلا) سانپ ہو، تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر دیکھا بھی نہیں (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے موسیٰ! ڈرو نہیں، میرے پاس (کوئی) رسول ڈرا نہیں کرتے⑤ ﴿۱۰﴾ مگر یہ کہ کسی نے کوئی زیادتی کی ہو⑥، پھر برائی کے بعد اس کے بدلے نیکی کرے تو پھر یقین رکھنا کہ میں بہت زیادہ معاف کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں ﴿۱۱﴾ اور تم (اے موسیٰ!) اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں داخل کرو تو وہ بغیر کسی بیماری کے سفید (روشن) ہو کر نکلے گا (یہ دونوں معجزے ملا کر) نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف تم جاؤ یقیناً وہ نافرمان قوم ہے ﴿۱۲﴾

---

④ گھر والوں کی ضروریات کی تکمیل کی فکر شوہر کے ذمے ہے۔ بیوی کو بھی اکرام کے الفاظ سے خطاب کرے۔

① وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملائکہ موجود تھے۔ بعض حضرات نے نار سے نورِ الٰہی مراد لیا ہے؛ چوں کہ نور کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے آگ سمجھا تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) یقینی بات یہ ہے کہ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) پھن مارتی ہے۔

④ نبوت کا اعزاز جب ملے تب کوئی رسول ڈرتے نہیں؛ اس لیے تم کو بھی ڈرنا نہ چاہیے۔ یا جو چیز نبوت کی علامت بن رہی ہو اس سے ڈرنا نہیں۔ ⑤ تو اس لغزش کو یاد کر کے ڈرے اس میں حرج نہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ
اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾
وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر جب ان (فرعونیوں) کے پاس ہمارے روشن معجزات پہنچے ① تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے ﴿۱۳﴾ اور ان لوگوں کے دل اس (سچائی) کا یقین کر چکے تھے، پھر بھی انھوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے اس کا انکار کیا، سو تم دیکھو کہ فساد (یعنی شرارت) کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ ﴿۱۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو ایک (خاص) علم عطا کیا تھا ② اور (اس پر) وہ دونوں کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو بہت سارے ایمان والے بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے ﴿۱۵﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے قائم مقام بنے ③ اور سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی (ضروری) چیز دی گئی ہے ④ یقیناً یہ (حکومت، نبوت اللہ تعالیٰ کا) کھلا ہوا فضل ہے ﴿۱۶﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ان کا لشکر جنات اور انسان اور پرندوں میں سے جمع کیا گیا، سو ان کی جماعتیں ⑤ بنائی جاتی تھیں ⑥ ﴿۱۷﴾

① آنکھوں کو کھول دیوے، توحید سمجھا دیوے ویسے۔ نبیوں کے معجزات لوگوں کو توحید اور رسالت سمجھانے کے خاطر ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے جڑ جاویں، دنیا کے جادوگروں کی طرح صرف لوگوں کو متاثر کرنا اور خود کا گرویدہ بنانا مقصود نہیں ہوتا۔ ② یعنی شریعت کا اور حکومت کا نظام چلانے کا۔

③ حکومت اور علوم نبوت دونوں میں۔ ④ اس دور کے اعتبار سے۔

⑤ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ کو نظم و نسق اور جماعت بندی، ترتیب سے کام کرنا پسند ہے اس لیے یہاں مدح کے انداز میں تذکرہ کیا۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) ان کو قابو میں رکھا جاتا تھا (تیسرا ترجمہ) ان کو روکا جاتا تھا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾

یہاں تک کہ جب وہ (سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر) چیونٹیوں کے ایک میدان پر پہنچے، تو ایک چیونٹی بولی: اے چیونٹیو! تم اپنے اپنے سوراخوں میں داخل ہو جاؤ①، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے اور ان کو (اس کا) پتہ بھی نہ چلے②﴿۱۸﴾ پھر اس (چیونٹی) کی (اس) بات سے وہ (سلیمان علیہ السلام) مسکرا کر ہنس پڑے③ اور کہنے لگے: اے میرے رب! مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں آپ کے ان احسانات کا شکر④ ادا کرتا رہوں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جن کو آپ پسند کرتے ہوں⑤ اور اپنی (خاص) رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل رکھنا⑥﴿۱۹﴾ اور اس (سلیمان علیہ السلام) نے (ایک مرتبہ) پرندوں کی حاضری لی، سو وہ (سلیمان علیہ السلام) کہنے لگے: کیا بات ہے مجھے ہدہد (کیوں) نظر نہیں آتا⑦، کیا وہ (کہیں) غائب ہو گیا ہے؟⑧﴿۲۰﴾

---

① مصیبت تو مصیبت ہے امکانِ مصیبت سے بھی اپنی قوم کو بچانے کی تدبیر اور فکر کوئی چیونٹی جیسی چھوٹی مخلوق ہی سے سیکھ لیوے۔ ② اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جان بوجھ کر تو نقصان نہیں پہنچاویں گے اس بات کا چیونٹی کو بھی یقین ہے، بے خبری میں کوئی بات ہو جاوے تو وہ الگ بات ہے۔ اسی طرح گھر مشکلات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ③ چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمانؑ نے ابتداءً تبسم فرمایا اور یہ تبسم آگے چل کر ضحک میں بدل گیا۔ بعض حضرات لکھتے ہیں کہ چیونٹی کی سردار نے سلیمانؑ اور آپ کی فوج کو عادل سمجھا اس پر آپ کو خوشی ہوئی اور مسکرا دیا۔ ④ چیونٹی کی بات سمجھ لی اس پر بھی حضرت سلیمانؑ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جس کو آپ قبول فرمالیں۔ ⑥ صالحین میں شمولیت کی دعا کرنا یہ بھی نبیوں کی سنت ہے۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) بلکہ وہ غائب ہی ہے۔ ⑧ ہدہد چھوٹا اور کمزور پرندہ ہے، معلوم ہوا چھوٹوں اور کمزوروں پر بھی نظر رہنی چاہئے۔ پرندوں کی طبیعت ایک جگہ رہتی نہیں وہ اڑتے پھرتے ہیں، معلوم ہوا ماتحتوں میں جن کا مزاج ہی گھومنے پھرنے کا ہو ان کی حاضری کی خصوصی فکر رکھیں اور اچانک حاضری لینے کا ثبوت بھی نکلتا ہے۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ
بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾

میں اس کو (غیر حاضری پر) ضرور سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا میرے پاس کوئی ایسی وجہ بتلاوے جو (غیر حاضری کی) حقیقت کو ظاہر کرنے والی ہو① ﴿٢١﴾ سو وہ (ہدہد) تھوڑی دیر بعد حاضر ہو گیا، اور وہ (ہدہد سلیمان علیہ السلام سے) کہنے لگا: میں نے ایک ایسی بات معلوم کی ہے جس بات کی آپ کو خبر نہیں ہے② اور میں ملکِ سبا سے ایک یقینی خبر لے کر تمھارے پاس حاضر ہوا ہوں③ ﴿٢٢﴾ میں نے ایک عورت کو (وہاں) دیکھا ہے جو ان پر حکومت کر رہی ہے اور اس کو ہر طرح کا (ضروری) سامان ملا ہے اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے ﴿٢٣﴾ میں نے اس (عورت) کو اور اس کی قوم کو دیکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کو یہ سمجھا دیا ہے کہ ان کے (کفر کے یہ) کام بہت اچھے ہیں سو اس (شیطان) نے ان کو (صحیح) راستے سے روک رکھا ہے، لہذا وہ صحیح راستے پر چلتے نہیں ہیں ﴿٢٤﴾ وہ لوگ اس اللہ تعالیٰ کو کیوں سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں④ کو باہر نکال کر لاتے ہیں اور جو چیز تم چھپاتے ہو اور جو چیز تم ظاہر کرتے ہو اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں ﴿٢٥﴾

① یعنی غیر حاضری کا صحیح عذر مجھے بتاوے معلوم ہوا عذر بھی سننا چاہیے صرف تانا شاہی نہ چلاوے کہ بغیر اجازت سے گیا ہی کیوں؟
② ہدہد کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سمجھ ملی ہے کہ حضرات انبیاء عالم الغیب نہیں ہوتے۔ غور کرو جس نبی کے متعلق آیت ١۵ میں خود باری تعالیٰ علم عطا فرمانا بیان کرے ان کو ہدہد نے ایک بات کی اطلاع دی۔ بڑے سے بڑے انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا کوئی اپنے علم کی وسعت پر نازاں نہ ہو۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بڑوں کو ہر چیز معلوم ہو یہ ضروری نہیں چھوٹوں کی معلومات سے بھی استفادہ کرنا چاہیے۔ ③ بڑوں کی خدمت میں یقینی اور تحقیقی باتیں عرض کرنی چاہیے۔ ☜

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا
يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (اور) وہ بڑے عرش کے مالک ہیں ﴿۲۶﴾ (یہ بات سن کر) سلیمان علیہ السلام نے کہا: ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تم سچ کہتے ہو یا تم بھی جھوٹ بولنے والوں میں شامل ہو گئے ہو① ﴿۲۷﴾ (اے ہدہد!) میرا یہ خط لے کر جا اور اس (خط) کو ان کے پاس ڈال دے، پھر ان کے پاس سے تو ہٹ جا②، پھر دیکھ③ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟④ ﴿۲۸﴾ عورت⑤ بولی: اے (میرے) درباریو! مجھے ایک عزت والا خط ملا ہے⑥ ﴿۲۹﴾ یقیناً وہ (خط) سلیمان کی طرف سے آیا ہے اور وہ (خط) اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا ہے، جس (اللہ تعالیٰ) کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ (اس میں یہ لکھا ہے) کہ تم میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور میرے سامنے مسلمان (یعنی فرماں بردار) بن کر چلے آؤ ﴿۳۱﴾

⊃ ③ جس مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی جو نعمت امتیازی طور پر ملی ہو "حمد" کرتے وقت اس نعمت کا وہ خصوصی تذکرہ کرتے ہیں، ہدہد کو زمین کے نیچے کے خزانے معلوم کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے؛ اس لیے شاید اس نے یہ لفظ استعمال کیا۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① ماتحتوں کی بات کو جانچنا چاہیے کہ صحیح ہے یا بناوٹ ہے۔

②: [۱] ماتحتوں کو آداب سکھا رہے ہیں کہ کسی کے سر پر نہ رہے۔

[۲] خط کے ذریعہ سے بھی دعوت دینا نبیوں کا طریقہ ہے۔

③ "فانظر" کا دوسرا ترجمہ: تو انتظار کر۔

④ حضرت سلیمانؑ کا خط ہدہد چونچ میں لے کر چلا اور سبا جا کر بلقیس کو پہنچایا۔

⑤ یعنی سبا کی رانی: بلقیس۔ اس نے فوری مشورہ کیا، کفار بھی مشورہ کی اہمیت سمجھتے تھے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) میرے پاس ایک عزت (وقار) والا خط ڈالا گیا ہے۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا
نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ڏ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ
الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾
وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاۗءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

وہ (رانی) بولی: اے درباریو! یہ جو مسئلہ مجھے پیش آیا ہے اس (کے بارے) میں مجھے پکا مشورہ دو①، میں اس وقت تک کسی کام کا قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی جب تک تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو ﴿۳۲﴾ وہ (درباری) کہنے لگے: ہم تو پوری طاقت والے ہیں اور (ڈٹ کر) سخت لڑائی لڑنے والے لوگ ہیں، آگے معاملہ تمھارے اختیار میں ہے، اب آپ ہی دیکھ لیں کہ کیا حکم دیتی ہو② ﴿۳۳﴾ وہ (ملکہ) بولی: جب بادشاہ (فاتح بن کر) کسی بستی میں داخل ہوا کرتے ہیں تو اس کو برباد کر ڈالتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے ﴿۳۴﴾ اور میں ان کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں کہ (میرے) بھیجے ہوئے (قاصد) کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں ﴿۳۵﴾ پھر وہ (قاصد) جب سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا مال کے ذریعہ تم میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے وہ اس سے زیادہ اچھا ہے جو تم کو دے رکھا ہے؛ بلکہ تم ہی لوگ تمھارے ہدیہ پر خوش ہوتے رہو ﴿۳۶﴾ (اے قاصد!) تو ان کے پاس واپس جا (اس لیے کہ) اب ہم ان کے پاس ایسا لشکر لے کر پہنچیں گے جس کا مقابلہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی اور ہم ضرور ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکالیں گے اور وہ ہمارے ماتحت بن کر رہیں گے ﴿۳۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم فیصلہ کر سکے ایسا مشورہ دو (ملکہ نے پہلے درباریوں کی عزت بڑھائی پھر کہا، یہ بھی کامیاب امارت کی ایک تدبیر ہے۔ ② ہم کو ہماری رائے پر اصرار نہیں، رائے کے خلاف امیر کا حکم ہوگا تب بھی عمل کریں گے۔

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ
مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ
الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ
مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾

①سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے (میرے) درباریو! تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (عورت) کے تخت کو ان (سباوالوں) کے میرے پاس مسلمان بن کرآنے سے پہلے ہی لے آئے ﴿٣٨﴾ جناتوں میں سے ایک بڑے بھاری جسم والا بولا:② آپ اپنی جگہ سے اٹھو③ اس سے پہلے ہی میں اس (تخت) کو آپ کے پاس لے آؤں گا، اور (آپ میرے بارے میں) یقین رکھیے کہ میں اس (تخت کو لانے) کی پوری طاقت بھی رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں④ ﴿٣٩﴾ ایک شخص جس کے پاس کتاب⑤ (تورات) کا علم تھا وہ کہنے لگا: میں اس (تخت) کو آپ کے پاس آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے ہی حاضر کر دیتا ہوں، سو جب انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) اس تخت کو اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ: یہ تو میرے رب کا فضل ہے؛ تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں (رب کا) شکر کرتا ہوں یا میں ناشکری کرتا ہوں اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے وہ تو اپنے فائدے کے لیے ہی شکر کرتا ہے اور جو شخص ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرے رب تو بے نیاز ہیں، بڑے کرم کرنے والے ہیں ﴿٤٠﴾

① پھر بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے نبی ہونے کا یقین ہو گیا تو اپنے ملک سبا سے چلی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کسی ذریعے سے اس کے روانہ ہونے کا پتہ چل گیا تب۔

② (دوسرا ترجمہ) جناتوں میں سے ایک راکشش بولا۔

③ (دوسرا ترجمہ) مجلس سے اٹھو۔

④ جس کو کام حوالے کرنا ہو اس میں یہ دو خوبی (طاقت، امانت) ہونی چاہیے، وہاں حضرت موسیٰ کے واقعہ میں بھی یہ بات ہے۔⑤ سابقہ آسمانی کتابوں کے علوم کے حامل کا یہ حال ہے تو افضل الکتب ''قرآن'' کے حاملین کی طاقت کا حال کیا ہوتا ہوگا؟ دنیا نے دورِ خلافت راشدہ میں اس کا مشاہدہ کرلیا ہے۔ کاش ہم صحیح معنی میں حاملینِ قرآن بن جائیں!۔

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ۝۴۱ فَلَمَّا
جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا
مُسْلِمِيْنَ۝۴۲ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ
كٰفِرِيْنَ۝۴۳ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ
سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۴۴ ع

سلیمان (علیہ السلام) نے (خادموں سے) کہا: اس (بلقیس) کے لیے اس کے تخت میں کچھ تبدیلی کر دو ①؛ تاکہ ہم دیکھ لیویں کہ وہ اس کو پہچان لیتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جن کو پہچان نہیں ہے ② ﴿۴۱﴾ پھر جب وہ عورت (سلیمان کے پاس) پہنچ گئی تو اس کو پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ تو وہ کہنے لگی: ایسا لگتا ہے کہ ہو بہو وہی ہے، اور ہم کو تو اس (واقعہ) سے پہلے ہی (آپ کی نبوت کی سچائی کا) علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں③ ﴿۴۲﴾ اور (آج تک) اس کو (ایمان لانے سے) اس بات نے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں) کی عبادت کیا کرتی تھی کیوں کہ وہ ایک کافر قوم میں سے تھی ﴿۴۳﴾ اس (عورت) کو کہا گیا: تو (اس) محل میں داخل ہو جا، پھر جب اس نے اس (کے صحن) کو دیکھا تو یہ سمجھی کہ یہ تو گہرا پانی ہے اور اس نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں، سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: یہ تو ایک محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں④، وہ بولی: اے میرے رب! یقیناً میں (اب تک) اپنی جان پر (کفر کر کے) ظلم کرتی رہی اور میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین کے لیے مسلمان بنتی ہوں ﴿۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) اس عورت کے سامنے اس کے تخت کی صورت بدل کر دکھاؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) یا ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جو حقیقت تک نہیں پہنچتے۔

③ بعض حضرات نے "واوتینا العلم" سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول مانا ہے، مطلب یہ ہوگا کہ ہم کو پہلے سے وحی کے ذریعہ بتا دیا گیا تھا کہ تو فرماں بردار بن کر حاضر ہوگی۔

④ یعنی شیشوں سے بنا ہوا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ﴿٤٥﴾
قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
تُفْتَنُوْنَ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ﴿٤٨﴾
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ

اور پکی بات یہ ہے ہم نے قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا (انھوں نے لوگوں کو یہ دعوت دی) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تب وہ لوگ دو فریق ہو کر① آپس میں (دین کے بارے میں) جھگڑنے لگے ﴿۴۵﴾ صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم بھلائی سے پہلے برائی (یعنی عذاب) کو کیوں جلدی مانگتے ہو②تم اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۴۶﴾ وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: ہم تو تم کو اور تمھارے ساتھیوں کو منحوس مانتے ہیں، صالح (علیہ السلام) نے کہا: تمھاری نحوست (کا سبب) تو اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے③؛ بلکہ تم لوگ تو (کفر کی وجہ سے) آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو④ ﴿۴۷﴾ اور شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو زمین میں فساد تو مچاتے تھے اور اصلاح کا کام نہیں کرتے تھے⑤ ﴿۴۸﴾ ان نو فسادیوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا کہ: تم سب آپس میں مل جل کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے، پھر (اس کی طرف سے قصاص کا دعویٰ کرنے والے) اس کے وارث سے (یوں) کہہ دیں گے کہ: ہم ان کے گھر والوں کی (اور خود صالح کی) ہلاکت (یعنی مرجانے) کے وقت موجود ہی نہیں تھے،

---

① ایک جماعت مومنوں کی دوسری کافروں کی۔ ② عذاب جلدی مانگنے کی چیز نہیں اس کو تو استغفار کے ذریعہ روکنا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تمھاری نحوست کا حقیقی سبب تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) بلکہ تم لوگ تو عذاب میں مبتلا کیے گئے ہو۔
⑤ یہ نو افراد اپنے مال و افراد کی کثرت کی وجہ سے فرد ہو کر جماعت کے درجہ میں تھے۔

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا
ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴿۵۳﴾
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴿۵۵﴾

اور یقیناً ہم سچی بات بولتے ہیں①﴿۴۹﴾ ان لوگوں نے ایک چھپی ہوئی سازش کی اور ہم نے بھی (ان کے خلاف) ایک چھپی ہوئی تدبیر کی کہ ان کو پتہ بھی نہیں لگ سکا②﴿۵۰﴾ سو تم (اے نبی!) دیکھو! ان کی سازش کا انجام کیسا ہوا کہ ہم نے ان (فسادیوں) کو اور ان کی پوری قوم کو ہلاک کر کے رکھ دیا﴿۵۱﴾ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے کفر کی وجہ سے ویران پڑے ہیں، یقیناً جو لوگ جانتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے﴿۵۲﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور وہ تقویٰ والے تھے ان سب کو ہم نے (عذاب سے) بچا لیا﴿۵۳﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: کیا تم کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی بے حیائی کے کام کرتے ہو؟ ③﴿۵۴﴾ کیا تم لوگ اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر (للچا کر) جاتے ہو؛ بلکہ (حقیقت یہ ہے) تم لوگ جاہل ہی ہو﴿۵۵﴾

---

① گویا جھوٹ اس زمانے میں اتنا مشکل تھا کہ اس کو آپس کے مشورے سے طے کر رہے ہیں، آج کی طرح نہایت آسان نہیں تھا، اسی طرح جھوٹ کی دو قسمیں معلوم ہوئی:
(۱) انفرادی جھوٹ۔ (۲) اجتماعی جھوٹ۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کو خبر بھی نہ ہوئی (یہ لوگ اپنی سازش پر عمل نہ کر سکے اور وہ نو لوگ ہلاک کر دیے گئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ایمان والوں کی حفاظت فرمائی)۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم سمجھ دار ہونے کے باوجود بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ یعنی:
[۱] ایک دوسرے کے سامنے بے شرمی کے کام کرتے تھے۔
[۲] نافرمان قوموں کی تباہی کے نشانات تمھارے سامنے ہیں پھر بھی ایسی حرکت کرتے ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوۡنَ﴿۵۶﴾ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرۡنٰهَا مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ﴿۵۷﴾ وَاَمۡطَرۡنَا
عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ﴿۵۸﴾ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ ع
اصۡطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيۡرٌ اَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ﴿۵۹﴾

سوان (لوط علیہ السلام) کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہیں تھا کہ وہ (آپس میں یوں) کہنے لگے: لوط کے (اوپر ایمان لانے والے) لوگوں کو تم اپنی بستی سے نکال دو؛ کیوں کہ وہ بڑے پاک (یعنی صاف ستھرے) رہنا چاہتے ہیں① ﴿۵۶﴾ پھر ہوا یہ کہ ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں (یعنی تمام ایمان والوں) کو بچا لیا، سوائے ان کی بیوی کے، جس کے بارے میں ہم نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ (نافرمانوں کے ساتھ) پیچھے رہ جانے والوں میں شامل ہوگی ﴿۵۷﴾ اور ہم نے ان کے اوپر ایک بڑی زبردست بارش برسائی، سو جن کو ڈرایا گیا تھا② ان پر بہت ہی بری بارش ہوئی ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں③ اور جن کو اس (اللہ تعالیٰ) نے پسند کیا④ اس کے ان بندوں پر سلامتی اترتی رہے⑤ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جن (بتوں) کو ان لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک بنا رکھا ہے؟ ﴿۵۹﴾

① برائی سے بچنے والے اور برائی سے روکنے والوں کو نکال دینے اور پریشان کرنے کی کوشش کرنا یہ خطرناک کام ہے جو قومِ لوط کی ایک اور بری حرکت تھی۔
② جن کو پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو عمومی عذاب سے بچایا اور خود حضرت لوط علیہ السلام اور اہلِ ایمان کو عذاب سے بچایا گیا اس پر حمد۔
④ خاص طور پر انبیاء اور صحابہؓ مراد ہیں۔
⑤ آگے توحید پر ایک جامع مضمون ہے جس کی ابتداء حمد اور سلام سے۔

اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهۡجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ
يَّعۡدِلُوۡنَ ؕ﴿۶۰﴾ اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ
وَجَعَلَ بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۶۱﴾ اَمَّنۡ
يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَيَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ؕ﴿۶۲﴾

بھلا وہ کون (ذات) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمھارے لیے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ رونق والے باغ بنائے، تمھارے بس میں نہیں تھا کہ تم اس کے درختوں کو اُگا سکو، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے[۱]؟ (جواب: نہیں)؛ بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) دوسروں کو (عبادت میں) برابر ٹھہراتے ہیں[۲] ﴿۶۰﴾ بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنایا اور اس (زمین) کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس (زمین کو ٹھہرانے) کے لیے بھاری بھاری (پہاڑ کے) بوجھ بنائے اور دو سمندر کے درمیان ایک آڑ (یعنی پردہ) بنادی، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں)؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (اس بات کو) جانتے (یعنی سمجھتے) بھی نہیں ہیں ﴿۶۱﴾ بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے کس ان کو پکارتا ہے[۳] تو وہ اس کی دعا قبول کر لیتے ہیں اور تکلیف کو دور کرتے ہیں اور تم کو زمین میں (اگلوں کا) نائب بناتے ہیں، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) تم تو بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو[۴] ﴿۶۲﴾

۱ یہ جملہ تقریباً پانچ مرتبہ یہاں آیا ہے، استفہام کے ذریعہ توحید کا ثابت ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔

۲ (دوسرا ترجمہ) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو (صحیح) راستے سے منہ پھراتے ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔

۳ **مضطر**: وہ مجبور شخص ہے جو دنیا کے تمام سہاروں سے مایوس ہو جائے ایسا شخص جب خالص اللہ تعالیٰ کو پکارے تو اس کی مدد ضروری ہوتی ہے۔

۴ (دوسرا ترجمہ) تم تو بہت کم دھیان دیتے ہو۔

اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ
یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا یَشْعُرُوْنَ
اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا
عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

بھلا خشکی اور سمندر کی اندھیریوں میں کون ہے جو تم کو راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے (بارش کی) خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں)، جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت اوپر (یعنی دور) ہے ﴿۶۳﴾ بھلا وہ کون ہے جو (تمام) مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہ ان کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) (اے نبی!) تم کہہ دو: اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ﴿۶۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی (مخلوق) کو بھی غیب کا علم نہیں ہے اور ان لوگوں کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ کب ان کو دوبارہ زندہ کیا جاوے گا① ﴿۶۵﴾ بلکہ آخرت کے بارے میں ان (انکار کرنے والوں) کا علم تھک کر (یعنی بے بس ہو کر) رہ گیا②؛ بلکہ وہ اس (آخرت) کے بارے میں شک میں پڑے ہیں؛ بلکہ وہ لوگ اس (آخرت) کے بارے میں اندھے بنے ہیں ﴿۶۶﴾

اور کافر لوگ کہنے لگے: کیا ہم اور ہمارے باپ دادے جب (مر کر دفن ہو کر) مٹی بن چکے ہوں گے تو کیا واقعی ہم کو (قبروں سے پھر) نکالا جاوے گا؟ ﴿۶۷﴾

① یعنی ان کو تو قیامت کے واقع ہونے ہی کی خبر نہیں ہے، پھر وقت کی تعیین کی خبر کیسے ہوگی؟۔

② (دوسرا ترجمہ) بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم غائب ہوگیا (یعنی آخرت کو وہ سمجھ ہی نہ سکے، باقی دنیا میں بڑی سمجھ کے دعوے دار تھے) (تیسرا ترجمہ) بلکہ آخرت میں ان کا علم (آخرت کے بارے میں) مکمل ہو جائے گا (یعنی آخرت دیکھ کر آخرت کا یقین ہوگا جس کا کوئی فائدہ نہیں)

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ
ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ
يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾

پکی بات یہ ہے کہ اس قسم کے وعدے اس (نبی محمد) سے پہلے ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے کیے گئے تھے، یہ تو پہلے لوگوں کی (نقل ہوتی ہوئی چلی آئی) کہانیاں ہی ہیں ﴿٦٨﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم زمین میں سفر کر کے دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿٦٩﴾ اور (اے نبی! سمجھانے کے باوجود وہ مخالفت ہی کرے تو) ان (کافروں) پر غم نہ کرو اور جو سازش یہ لوگ کرتے ہیں اس کی وجہ سے تم تنگ نہ ہو① ﴿٧٠﴾ اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ ﴿٧١﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جس (عذاب) کو تم جلدی مانگ رہے ہو اس کا کچھ حصہ امید ہے کہ تمھارے پیٹھ ہی کے پیچھے آ لگا ہو② ﴿٧٢﴾ اور یقیناً تمھارے رب لوگوں پر فضل کرنے والے ہیں؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿٧٣﴾ اور یقین رکھو جو ان کے سینوں نے چھپا رکھا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں تمھارے رب اس کو جانتے ہی ہیں ﴿٧٤﴾ آسمان اور زمین میں کوئی چھپی چیز ایسی نہیں ہے جو کھلی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں موجود نہ ہو ﴿٧٥﴾ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان باتوں کی حقیقت سناتا (یعنی ظاہر کرتا) ہے جن میں وہ (آپس میں) جھگڑتے رہتے ہیں ﴿٧٦﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس کی وجہ سے تم کو گھٹن محسوس نہ ہو۔

② یعنی بالکل تمھارے پاس ہو۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا
تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ
اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا
لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ﴿۸۲﴾ وَيَوْمَ ع
نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ﴿۸۳﴾

اور یقیناً یہ (قرآن خاص) ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے ﴿۷۷﴾ یقیناً تمھارے رب ان کے درمیان اپنے حکم سے (قیامت کے دن عملی) فیصلہ کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۷۸﴾ سو (اے نبی!) تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقیناً تم صحیح کھلے راستے پر ہو ﴿۷۹﴾ یقیناً تم مُردوں کو (اپنی بات) نہیں سنا سکتے اور تم بہروں کو (اپنی آواز کی) پکار نہیں سنا سکتے (خاص کر) جب وہ پیٹھ پھرا کر لوٹ جاویں ﴿۸۰﴾ اور نہ تو تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (بچا کر) راستے پر لا سکتے ہو، تم تو صرف ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہی لوگ فرماں بردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور جب ان لوگوں پر (ہماری) بات پوری ہونے کا وقت آ پہنچے گا① تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک (عجیب) جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا ''اس واسطے کہ (کافر) لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے'' تھے ﴿۸۲﴾

اور (اس قیامت کے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر ایک امت میں سے ایک فوج (حساب کے لیے) ان لوگوں میں سے جمع کر کے لائیں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، پھر ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی②﴿۸۳﴾

---

① یعنی قیامت قریب ہوگی۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کو روکا جاوے گا (تاکہ کوئی آگے پیچھے نہ ہو اور سب جمع ہو کر حساب کی جگہ کی طرف چلیں)۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۸۴﴾
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ﴿۸۵﴾اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ
لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ﴿۸۶﴾وَیَوْمَ یُنْفَخُ
فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ
دٰخِرِیْنَ﴿۸۷﴾وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ
اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴿۸۸﴾

یہاں تک جب وہ سب حاضر ہوجائیں گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: کیا تم ہی نے میری آیتوں (کی حقیقت) کو پوری طرح سمجھے بغیر (صرف سنتے ہی) جھٹلا دیا تھا (یاد کرو اور بولو) کیا کیا کام تم کرتے تھے؟ ﴿۸۴﴾ اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر (عذاب کی) بات پوری ہوکر ہی رہے گی، سو وہ (کافر لوگ) کچھ نہیں بول سکیں گے① ﴿۸۵﴾ کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے ہم نے ہی رات بنائی؛ تاکہ وہ اس میں آرام کریں② اور دن اس طرح بنایا کہ (اس میں چیزیں) دکھائی دیوے، یقیناً اس میں جو قوم ایمان لاتی ہے ان کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۸۶﴾ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے رہنے والے سب گھبرا جائیں گے؛ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے③ اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز بن کر حاضر ہوں گے ﴿۸۷﴾ اور (آج) تم پہاڑوں کو دیکھتے تو ایسا سمجھتے کہ وہ (ایک جگہ) جمے ہوئے ہیں؛ حالاں کہ وہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح اڑتے پھریں گے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی کاری گری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا ہے، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کو جو کام بھی تم کرتے ہو اس کی پوری خبر ہے ﴿۸۸﴾

① ابتداء میں کچھ عذر معذرت کی سعی کریں گے پھر خاموشی۔

② (دوسرا ترجمہ) سکون حاصل کریں۔

③ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن پر صور کی وجہ سے گھبراہٹ کا کوئی خاص اثر نہیں ہوگا جیسے کہ انبیا اور چار بڑے فرشتے اور عرش کے اٹھانے والے اور شہدائے کرام اور کثرت سے نیک اعمال کرنے والے اللہ کے نیک بندے۔
اللهم اجعلنا منهم بفضلك وكرمك (امين)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ
اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

جوشخص بھی کوئی نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس (کی نیکی) سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور وہ لوگ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے ﴿۸۹﴾ اور جو شخص بھی برائی لے کر حاضر ہوگا تو ایسے لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیے جائیں گے، جو اعمال تم کرتے تھے تم کو ان ہی کی سزا دی جارہی ہے ﴿۹۰﴾ بس مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر (یعنی مکہ) کے (حقیقی) مالک کی میں عبادت کروں جس نے اس (شہر) کو احترام والا بنایا ہے اور ہر ایک چیز کا مالک وہی ہے اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ① بن کر رہوں ﴿۹۱﴾ اور (مجھے) یہ (حکم ملا ہے) کہ میں قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں، سو جو شخص بھی صحیح راستہ اپناتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے اپناتا ہے اور جو آدمی بھی گمراہ ہوا تو (اس کو) کہہ دینا کہ میں تو ڈرانے والوں (نبیوں) میں سے ہوں ﴿۹۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمام تعریفیں تو اللہ ہی کے لیے ہیں②، وہ (اللہ تعالیٰ) عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھلائیں گے، پھر تم ان (کے واقع ہونے کے وقت نشانیوں) کو پہچان بھی لو گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اس سے تمھارے رب بے خبر نہیں ہیں ﴿۹۳﴾

① یعنی پوری فرماں برداری کرنے والوں میں سے۔

② (دوسرا ترجمہ) شکر تو اللہ ہی کا۔

سورۃ القصص

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض کے نزدیک بوقتِ ہجرت اس کا نزول ہوا ہے، اس میں اٹھاسی (۸۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نمل کے بعد اور سورۂ اسراء سے پہلے انچاس (۴۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

قصص: خبر دینا۔ قصہ بیان کرنے والا بھی جیسا واقعہ ہوتا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے۔

اس میں حضرت موسیٰؑ کے اور کچھ دوسرے واقعات موجود ہیں، اور اچھے واقعات اتباع اور پیروی کے لیے ہوا کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

طٰسٓمّٓ ①
تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ②
نَتۡلُوۡا عَلَيۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰى وَفِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ③
اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعًا يَّسۡتَضۡعِفُ طَآٮِٕفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ④
وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَنَجۡعَلَهُمۡ اَٮِٕمَّةً وَّنَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِيۡنَ ⑤
وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَنُرِىَ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَحۡذَرُوۡنَ ⑥

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طسم ﴿۱﴾ یہ (حقیقت کو) ظاہر کرنے والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ ہم ایمان والوں کے فائدے کے لیے تم کو موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ سچے واقعات پڑھ کر سناتے ہیں ﴿۳﴾ یقیناً فرعون (مصر کی) زمین میں سرکشی کر رہا تھا اور اس (مصر) کے رہنے والوں کو (الگ الگ) جماعتوں میں تقسیم کر دیا تھا① کہ ان میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کو (اتنا) کمزور کر رکھا تھا کہ وہ (فرعون) ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، یقیناً وہ (فرعون) فساد کرنے والوں میں سے تھا ﴿۴﴾ اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ (مصر کی) زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے ان پر ہم احسان کریں اور ہم ان کو سردار بنا دیویں② اور ہم ان کو (ملک کا) وارث بنا دیویں ﴿۵﴾ اور ہم ان کو زمین میں حکومت دیویں اور ہم فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر کو ان (کمزور لوگوں کے ہاتھ) سے وہ (برے حالات) دکھا دیویں جن سے وہ ڈرا کرتے تھے③ ﴿۶﴾

---

① یعنی مصری لوگوں کو عزت والا بنا رکھا تھا اور بنی اسرائیل کو ذلیل کر رکھا تھا۔

② اے اللہ! کمزوروں پر احسان یہ آپ کی سنت رہی ہے۔ اے اللہ! آپ کے آخری نبی کی امت بھی اس وقت زمین میں کمزور، بے بس ہے آپ ان کو بھی سرداری اور زمین کی وراثت کاملہ عطا فرما دیجیے۔

③ یعنی مصر کی حکومت ہاتھ سے نکل جائے گی اس کا ڈر لگا رہتا تھا؛ اس لیے حکومت کو بچانے کی تدبیریں کیا کرتے تھے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ۝٨ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۗ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو الہام کیا کہ تو اس (موسیٰ) کو دودھ پلاتی رہ، پھر جب تجھے اس (بچے) کے بارے میں کوئی خطرہ لگے تو تو اس کو دریا میں ڈال دے ① اور تو ڈرنا مت اور غم نہ کرنا، یقیناً اس کو ہم تیرے پاس واپس پہنچا دیں گے اور اس کو رسولوں میں سے (ایک رسول) بنا دیں گے ﴿٧﴾ پھر (اس طرح) ② فرعون کے گھر والوں نے اس (موسیٰ) کو اٹھالیا؛ تاکہ یہ (بچہ) ان کے لیے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنے، یقیناً فرعون اور ہامان اور ان دونوں کا لشکر بڑی غلطی کرنے والے تھے ③ ﴿٨﴾ اور فرعون کی بیوی (فرعون سے) کہنے لگی: (یہ بچہ) میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے، اس (بچے) کو تم قتل مت کرو، شاید کہ یہ (بچہ) ہم کو کام آئے گا یا اس کو ہم (اپنا) بیٹا بنالیں گے ④ اور (اس بات کا فیصلہ کرتے وقت) ان کو (انجام کا) پتہ نہیں تھا ﴿٩﴾

---

① اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ایک خطرے سے بچنے کے لیے دوسرا خطرہ مول لیا جاوے کہ دریا میں بچے کو چھوڑ دو، حقیقت میں ظاہری احوال کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرنے والے ناکام نہیں ہوتے۔ نوٹ: سورۂ قصص کا نزول سفر ہجرت کے وقت مکہ اور جحفہ (رابغ) کے درمیان ہوا۔ وطنِ مالوف چھوڑنا ہر کسی کو گراں گذرتا ہے، زندگی کی ترپن (۵۳) بہاریں جس وطنِ مقدس میں گذریں اس کو چھوڑنے پر جو غم تھا اس پر اس سورت کے ذریعہ باری تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تسلی دی اور دیکھنے جاویں تو قرآن میں کئیں مقامات پر تسلی کے مضامین ہیں۔ معلوم ہوا دینی کاموں میں چھوٹوں پر جو حالات آویں اس میں بڑوں کی طرف سے بار بار تسلی، حوصلہ افزائی کی ضرورت پڑتی ہے، چھوٹوں کو بھی چاہیے کہ اپنے بڑوں سے مربوط رہیں اور تسلی حاصل کریں؛ لیکن کام نہ چھوڑیں۔ ② یعنی موسیٰ علیہ السلام کا صندوق سمندر میں تیرتا ہوا جب پہنچا تب۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دشمن کے گھر میں نبی کی حفاظت ہو رہی ہے۔ ③ جو بچہ ان کی سلطنت کے زوال کا ذریعہ بننے والا تھا اس کو گھر میں پال رہے تھے۔ یا وہ دونوں گنہگار تھے۔ ④ وقت کا فرعون بھی عورت کے اصرار کے سامنے ماننے پر مجبور ہوا اور قتل سے معافی دی۔ کاش ہماری مسلمان بہنیں اپنی اس طاقت کو شوہر اور گھر والوں کی دینی اصلاح میں لگائیں!

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا
لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝۱۰ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ۝۱۱ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ
يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ۝۱۲ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝۱۳ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى ع
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۝۱۴

اور (ادھر صبح کے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کا دل بے قرار تھا، اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے ① تو قریب تھا کہ وہ اس (موسیٰ) کا راز ظاہر کر دیتی ② (یہ) اس واسطے ہوا کہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین کرنے والوں میں سے ہو جاوے ﴿۱۰﴾ اور اس (موسیٰ علیہ السلام کی ماں) نے اس (موسیٰ) کی بہن کو کہا: تو اس کے پیچھے پیچھے چلی جا ③، پھر وہ (بہن) اس (موسیٰ) کو اجنبی بن کر (دور سے) اس طرح دیکھتی رہی کہ ان لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلا ④ ﴿۱۱﴾ اور ہم نے پہلے سے اس (موسیٰ) پر روک لگا دی تھی (سب) دودھ پلانے والیوں سے کہ (اس موسیٰ کو دودھ نہ پلا سکیں) اس پر اس (موسیٰ کی بہن) نے (فرعون کے لوگوں کو) کہا کہ: کیا میں تم کو ایسے گھر والوں کا پتہ بتلاؤں جو تمھارے لیے اس (بچہ) کی پرورش کریں اور وہ اس کی خیر خواہی کریں ⑤ ﴿۱۲﴾ اس طرح ہم نے اس (موسیٰ) کو اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا؛ تا کہ اس (ماں) کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہو؛ اور تا کہ اس (ماں) کو معلوم ہو جائے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾

اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنی بھر پور جوانی کو پہنچ گئے ⑥ اور سنبھل گئے ⑦ تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ⑧ ﴿۱۴﴾

① یعنی اس کو ہم نہ سنبھالتے۔ ② معلوم ہوا کہ مغموم انسان رازوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) تو موسیٰ کی خبر نکال۔ ④ یعنی یہ کہ موسیٰ کی بہن ہے جو ان کی ہی فکر میں آئی ہے اس کا کسی کو پتہ نہ چلا۔ ⑤ معلوم ہوا تربیت میں اصل نیت خیر خواہی ہے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) توانا و تندرست ہو گئے۔ جیسے ۳۰ یا ۳۳ سال کی عمر۔ ⑦ جیسے ۴۰ سال کی عمر۔ نوٹ: اگرچہ بھر پور جوانی اور توانائی اور تندرستی کی عمر اوقات اور زمانے کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے ⑧ نیک چلنی سے علم میں ترقی ہوتی ہے۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ
شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾

اور (ایک دن) وہ (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں ایسے وقت داخل ہوئے① جب کہ وہاں (شہر) کے لوگ غفلت میں تھے، تو انھوں نے اس (شہر) میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں، ایک (ان میں سے) ان (موسیٰ علیہ السلام) کی جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا تھا اور دوسرا ان کی دشمن قوم (یعنی فرعونیوں) میں سے تھا، تو جو شخص ان کی جماعت کا تھا اس نے ان کی دشمن قوم کے شخص کے مقابلے میں ان (موسیٰ علیہ السلام) سے مدد مانگی تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو ایک مکا مارا② سو جس نے اس کا کام ہی تمام کر دیا③ تو (اس پر) انھوں نے (افسوس کرتے ہوئے) کہا: یہ تو شیطان کا ایک کام ہے، وہ تو یقیناً (آدمی کا) دشمن ہے، کھلم کھلا غلطی میں ڈالنے والا ہے ﴿١٥﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے④ سو آپ مجھ کو معاف کر دیجیے، تو اللہ تعالیٰ نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو معاف کر دیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿١٦﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! چوں کہ آپ نے مجھ پر (اپنا) انعام کیا ہے، سو میں (آئندہ) کسی مجرم کا مددگار نہیں بنوں گا ﴿١٧﴾

① دوپہر کے وقت یا رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے وقت۔
② یہ ظلم روکنے کے لیے مارا تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) وہ مر گیا۔
④ کوتاہی کا اقرار کر لینا نبیوں کی سنت ہیں۔

فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسۡتَنۡصَرَہٗ بِالۡاَمۡسِ یَسۡتَصۡرِخُہٗ ؕ
قَالَ لَہٗ مُوۡسٰۤی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ ہُوَ عَدُوٌّ لَّہُمَا ۙ
قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِیۡ کَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ٭ۖ اِنۡ تُرِیۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ
جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا تُرِیۡدُ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا
الۡمَدِیۡنَۃِ یَسۡعٰی ۫ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِکَ لِیَقۡتُلُوۡکَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَکَ مِنَ
النّٰصِحِیۡنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنۡہَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾ ع

سو صبح کے وقت وہ (موسیٰ علیہ السلام) ڈرتے ڈرتے شہر میں حالات کا جائزہ لے رہے تھے① تو اتنے میں دیکھا کہ وہی جس نے کل ان (موسیٰ علیہ السلام) سے مدد مانگی تھی (آج پھر) وہی ان (موسیٰ علیہ السلام) کو مدد کے لیے پکار رہا ہے، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا: یقیناً تو ہی کھلم کھلا شریر آدمی ہے ﴿۱۸﴾ پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (فرعونی) کو پکڑنے کا ارادہ کیا جو ان دونوں② کا دشمن تھا تب وہ (غلط فہمی میں گھبرا کر موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کا آدمی) بول پڑا: اے موسیٰ! جس طرح تم کل ایک شخص کو قتل کر چکے ہو (آج) اسی طرح مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو، تمھارا جی یہی چاہتا ہے کہ تم زمین میں مار دھاڑ کرتے رہو③ اور صلح کرا دینے والے لوگوں میں سے تم نہیں ہونا چاہتے ہو ﴿۱۹﴾ اور شہر کے (دور کے) کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، کہنے لگا: اے موسیٰ! سردار لوگ تمھارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں؛ تاکہ وہ تم کو قتل کر ڈالیں، سو تم (یہاں سے) نکل جاؤ، یقیناً میں تمھاری بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں ﴿۲۰﴾ سو وہ (موسیٰ) اس (شہر) سے ڈرتے ڈرتے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے④ نکلے، اس (موسیٰ) نے (دعا میں) کہا: اے میرے رب! مجھے ظالم لوگوں سے بچا لیجیے ﴿۲۱﴾

①(دوسرا ترجمہ) انتظار کر رہے تھے۔ ②یعنی موسیٰ اور ان کی جماعت کے آدمی کا دشمن تھا۔ یعنی قبطی آدمی۔ ③"جَبّار" کا ایک مفہوم یہ ہے کہ مارے، قتل کرے اور انجام پر نظر نہ رکھے۔ (دوسرا ترجمہ) زمین میں اپنی طاقت کا دھاک بٹھانا چاہتے ہو۔ نکتہ: اسرائیلی شخص کے بولنے سے راز ظاہر ہوا، نقصان اپنوں سے بھی پہنچا کرتا ہے؛ بلکہ بہت سی مرتبہ غیروں سے زیادہ اپنوں سے پہنچتا ہے، الأمان والحفیظ!۔ ④(دوسرا ترجمہ) وحشت کی حالت میں نکل گئے۔ معلوم ہوا ایسے وقت میں جان بچانے کی تدبیر شانِ نبوت کے خلاف نہیں۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ
مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۠ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ ٠ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى
لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

اور جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے مدین کی جانب رخ کیا تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (دعا میں) کہا: امید ہے کہ میرے رب مجھے سیدھے راستے پر لے جاویں ﴿۲۲﴾ اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) مدین کے کنویں پر پہنچے تو اس پر لوگوں کے ایک مجمع کو دیکھا کہ وہ لوگ (کنویں سے پانی کھینچ کر اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان (پانی پلانے والوں میں) سے ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو (اپنے) جانوروں کو روکے ہوئے کھڑی تھیں، تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (ان دونوں عورتوں سے) پوچھا کہ: تمھارا کیا حال ہے؟[۱] ان دونوں (عورتوں) نے جواب دیا: جب تک (یہ) چرواہے (اپنے جانور پانی پلا کر) واپس نہ لے جاویں ہم (اس وقت تک اپنے جانوروں کو) پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے ابا تو بہت بوڑھے ہیں[۲] ﴿۲۳﴾ چنانچہ (یہ سن کر) اس (موسیٰ علیہ السلام) نے ان دونوں (عورتوں) کے لیے (جانور کو) پانی پلا دیا[۳]، پھر (وہاں سے) ہٹ کر وہ (موسیٰ علیہ السلام) ایک سایے کی جگہ میں چلے گئے اور (دعا میں) کہنے لگے: اے میرے رب! تو میرے لیے جو نعمت بھی اتارے میں اس کا محتاج ہوں[۴] ﴿۲۴﴾

---

[۱] یعنی تم دونوں پانی کیوں نہیں پلاتی؟۔

[۲] اس دور میں بھی اس طرح کے کاموں کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا ناپسندیدہ تھا؛ اس لیے یہ عذر پیش کرنے کی ضرورت پڑی۔

[۳] بےلوث خدمت نبیوں کے اخلاق کا ایک حصہ ہے، خدمت سے ترقی ہوتی ہے اور راہیں کھلتی ہیں۔
نوٹ: یہ واقعہ بندہ کے ''خطباتِ محمود'' جلد اول میں تفصیل سے مع فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

[۴] بعض نے ''لِمَا'' میں لام کو سببیہ قرار دیا ہے اور ''خیر'' سے مراد دین وحکمت ہے۔

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ۪ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَىَّ هٰتَيۡنِ عَلٰٓى اَنۡ تَاۡجُرَنِىۡ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ ؕ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾

سوتھوڑی دیر بعد ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک (لڑکی) شرم وحیا سے چلتی ہوئی اس (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس آئی①، وہ (لڑکی) کہنے لگی: میرے ابا تم کو بلا رہے ہیں؛ تاکہ تم نے جو ہمارے لیے (جانوروں کو) پانی پلایا اس کا آپ کو انعام دیویں، سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (لڑکی کے ابا) کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے تمام حالات بیان کیے تو اس (لڑکی کے ابا) نے کہا کہ: تم (اب) ڈرو مت، تم ظالم لوگوں سے بچ کر آئے ہو② ﴿۲۵﴾ ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک کہنے لگی: اے میرے ابا جان! آپ اس شخص کو اجرت پر رکھ لیجیے③ اس لیے کہ اچھا آدمی جس کو آپ اجرت پر رکھنا چاہیں وہ ہے جو طاقت والا (بھی) ہو اور امانت دار (بھی) ہو④ ﴿۲۶﴾ اس (لڑکی کے ابا) نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میری ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا تمھارے ساتھ نکاح کرادوں، (نکاح کی) شرط یہ رہے گی کہ تم میرے یہاں آٹھ سال اجرت پر کام کرو، سو اگر تم دس سال پورے کرو تو یہ تمھاری مرضی کی بات ہوگی⑤، میں تمھارے اوپر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا، ان شاء اللہ! تم مجھے اچھا معاملہ کرنے والوں میں سے پاؤ گے⑥ ﴿۲۷﴾

① لڑکی نے اپنی قمیص کی آستین چہرے پر رکھ دی اور چہرا چھپالیا۔
② پریشان حال لوگوں کو تسلی دینا چاہیے۔ ③ ضرورت کے وقت ملازم رکھنا چاہیے۔
④ وہ لڑکیاں شرم سے آئی تھیں، پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے سر جھکا کر ہی بات کی، اس سے امانت کا اندازہ لگا یا۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) تمھاری طرف سے احسان ہے۔ ⑥ ہم سخت خدمت نہیں لیں گے، معاملات میں اچھے ثابت ہوں گے، معلوم ہوا داماد کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے، تکلیف نہ دیوے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَكَ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا
ع نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ
نَارًا ۚ قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ
النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ مِنۡ شَاطِیءِ الۡوَادِ الۡاَيۡمَنِ فِى الۡبُقۡعَةِ
الۡمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ يّٰمُوۡسٰۤى اِنِّىۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۳۰﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہ بات میرے اور تمھارے درمیان طے ہوگئی، دونوں مدتوں میں سے جو مدت بھی میں پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور جو بات ہم کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ (کافی) ہیں① ﴿۲۸﴾

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے وہ مدت پوری کر لی اور اپنی اہلیہ کو لے کر (مصر کی طرف) چلے تو طور پہاڑ کی جانب میں ایک آگ دیکھی تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم (ذرا یہاں) ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لے آؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لے آؤں②؛ تاکہ تم (اس سے) گرمی حاصل کر سکو ﴿۲۹﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو میدان کے داہنی جانب کے کنارے سے③ برکت والی جگہ میں ایک درخت④ سے اس کو یہ آواز دی گئی: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں، تمام عالموں کا رب ہوں ﴿۳۰﴾

---

① دنیا میں قسم قسم کے معاہدات ہوتے ہیں اور اس کو مضبوط کرنے کے لیے بھی قسم قسم کے طریقے اپنائے جاتے ہیں؛ لیکن جن کو معاہدہ توڑنا ہی ہو ان کے پاس شیطانی تدبیریں بھی کچھ کم نہیں ہوا کرتیں، بس ایک ہی بات ہے "اللہ تعالیٰ کا ڈر" وہ انسان کو پابند بنا سکتا ہے۔ نکتہ: موسیٰ نے حلال طریقے سے پیٹ و شرم گاہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے طویل عرصہ خود کو ملازمت کے حوالے کر دیا، یہ ہے حلال کی اہمیت۔

② گھر والوں کی ضروریات کا نظم کرنا نبوی سنت ہے۔

③ مدین سے مصر واپسی ہو رہی تھی اس لحاظ سے وہ میدان حضرت موسیٰ کی داہنی جانب پڑ رہا تھا، ان مقامات کا آنکھوں دیکھا حال بندہ کے سفرنامہ "دیکھی ہوئی دنیا میں" ملاحظہ فرمائیں۔

④ بندہ نے مصر کے سفر میں مشاہدہ کیا تو جو درخت بتایا جاتا ہے وہ "علیق" امر بیل کا ہے۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى
اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ۝۳۱ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ
غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ۝۳۳ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫

اور یہ کہ (اے موسیٰ!) اپنی لکڑی کو (زمین پر) ڈال دو، (پھر یہ ہوا کہ) جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (لاٹھی) کو اس طرح ہلتے دیکھا جیسے وہ (تیز دوڑنے والا) سانپ ہے تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھرا کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر دیکھا بھی نہیں (حکم ہوا: اے موسیٰ!) آگے آؤ① اور تم ڈرو نہیں، یقیناً تم کو کوئی خطرہ نہیں② ﴿۳۱﴾ تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال دو وہ کسی بیماری کے بغیر (چمکتا ہوا) سفید نکلے گا اور ڈر دور کرنے کے لیے③ اپنا ہاتھ (پھر) اپنے جسم سے ملا لینا④ اب یہ دو میری (طرف سے) دلیلیں ہیں جو تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جانے کے لیے ہے، یقیناً وہ تو بڑے نافرمان لوگ ہیں ﴿۳۲﴾ موسیٰ (علیہ السلام) بولے: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؛ اسی لیے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے⑤ ﴿۳۳﴾ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے⑥ تو آپ ان کو میرے ساتھ (توحید کی دعوت کے کام میں) مدد کرنے والا بنا کر بھیج دیجیے⑦ کہ وہ (ہارون) مجھے (لوگوں کے سامنے) سچا بتائے⑧،

① (دوسرا ترجمہ) اے موسیٰ! سامنے آؤ۔ ② (دوسرا ترجمہ) تم بالکل امن (یعنی سلامتی) میں ہو۔
③ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو خوف زدہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیتا ہے تو اس کا ڈر دور ہو جاتا ہے۔
④ عصا اور ہاتھ میں اچانک تغیر سے جو طبعی ڈر پیدا ہو جائے اس کو دور کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا گیا۔ (حضرت موسیٰؑ کا جو گندمی رنگ تھا اس کے خلاف سفیدی ظاہر ہوگی) ⑤ اپنے ذہن میں جو بات ہو وہ بڑوں کے سامنے صاف صحیح بیان کر دینی چاہیے۔ ⑥ فصاحتِ لسان یہ بھی فضیلت اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ ⑦ حضرت ہارون علیہ السلام اس وقت وہاں موجود نہیں تھے پھر بھی ان کے لیے نبوت کی دعا کی۔ مسلمان بھائی کی غائبانہ خیر خواہی یہ بھی نبیوں کی سنت ہے۔
⑧ (دوسرا ترجمہ) وہ (ہارون) میری تائید کرے۔ معلوم ہوا بھائی بھائی کے لئے تقویت کا باعث بنے۔

إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَٰنًا فَلَا
يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ أَنتُمَا وَمَنِ ٱتَّبَعَكُمَا ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُم مُّوسَىٰ
بِـَٔايَٰتِنَا بَيِّنَٰتٍ قَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِيٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾
وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّيٓ أَعْلَمُ بِمَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِۦ وَمَن تَكُونُ لَهُۥ عَٰقِبَةُ ٱلدَّارِ ۖ
إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِى ۚ
فَأَوْقِدْ لِى يَٰهَٰمَٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجْعَل لِّى صَرْحًا لَّعَلِّيٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ لا

یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے ﴿۳۴﴾ اللہ نے فرمایا: عنقریب تمھارے بھائی (ہارون) کے ذریعہ ہم تمھارے بازو مضبوط کر دیتے ہیں اور ہم آپ دونوں کو ایسا رعب دیتے ہیں کہ ① ہماری نشانیوں (کی برکت) سے وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے ② تم دونوں اور جو لوگ تم دونوں کے ساتھ ہیں وہی غالب رہنے والے ہیں ③ ﴿۳۵﴾ سو جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیوں کو لے کر پہنچے تو وہ (فرعونی) لوگ کہنے لگے کہ: یہ تو ایک بناوٹی جادو ہی ہے، اور ایسی بات تو ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں (کے زمانے) میں (کبھی بھی) نہیں سنی ﴿۳۶﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: میرے رب اس شخص کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی (اچھی طرح جانتے ہیں) جس کو (دنیا یا آخرت میں) اچھا انجام ملے گا، یقیناً ظلم کرنے والے کامیابی نہیں پاتے ﴿۳۷﴾ اور فرعون کہنے لگا: اے درباریو! مجھ کو تو میرے سوا تمھارا کوئی معبود معلوم نہیں ہے، سوائے ہامان! تو میرے لیے آگ میں مٹی پکوا کر (اینٹیں تیار کر) پھر (ان اینٹوں سے) میرے لیے اونچا محل بنوا؛ تاکہ میں (اس کے اوپر سے) موسیٰ کے رب کو جھانک کر دیکھ لوں

① نیک لوگوں کو قدرتی رعب دیا جاتا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) ہماری نشانیوں کو لے کر تم دونوں جاؤ۔
③ اس میں بشارت ہے کہ تم دونوں اکیلے نہ رہو گے، ایک جماعت تمھارے ساتھ ہوگی اور غلبہ اہلِ حق کو ہوتا ہے۔

وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ وَاسۡتَكۡبَرَ هُوَ وَجُنُوۡدُهٗ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَظَنُّوۡۤا
اَنَّهُمۡ اِلَیۡنَا لَا یُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذۡنٰهُ وَجُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ فِی الۡیَمِّ ۚ فَانۡظُرۡ كَیۡفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚ وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ لَا
یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَعۡنَةً ۚ وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ هُمۡ مِّنَ الۡمَقۡبُوۡحِیۡنَ ﴿۴۲﴾ ع
وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ الۡاُوۡلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ
وَهُدًی وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِیِّ اِذۡ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسَی
الۡاَمۡرَ وَمَا كُنۡتَ مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۴۴﴾

اور میں تو پورے یقین کے ساتھ اس (موسیٰ) کو جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں ﴿۳۸﴾ اور اس (فرعون) نے اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق گھمنڈ کیا اور وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کو ہمارے پاس واپس لوٹا کر نہیں لایا جائے گا ﴿۳۹﴾ پھر ہم نے اس (فرعون) کو اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو دریا میں ڈال دیا، اب دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۴۰﴾ اور ہم نے ان کو (ایسا) پیشوا بنا دیا جو (لوگوں کو) جہنم کی (آگ کی) طرف بلاتے رہیں اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ اور ہم نے اس دنیا میں (بھی) ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ بری حالت والے لوگوں میں (شامل) ہوں گے ﴿۴۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے پچھلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو (ایسی) کتاب دی جو لوگوں کو (سچائی) سمجھانے والی تھی ① اور وہ (کتاب) ہدایت اور رحمت تھی؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں ﴿۴۳﴾ اور (اے محمد! طور پہاڑ کی) مغربی جانب تم اس وقت موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو احکام دیے تھے اور تم (اس کو) دیکھنے والوں میں بھی نہیں تھے ② ﴿۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بصیرت کی باتوں پر مشتمل۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم ان لوگوں میں بھی نہیں تھے جو اس کو دیکھ رہے ہوں (موجود نہ ہونے کے باوجود صحیح واقعہ بیان کرنا آپ کی نبوت کی دلیل ہے)۔

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ
رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا
رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا
لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

لیکن ہم نے (اس کے بعد) بہت ساری نسلیں پیدا کیں، پھر ان پر لمبا زمانہ گذر گیا① اور (اے محمد!) تم مدین والوں میں رہتے بھی نہیں تھے کہ ان (مدین والوں) کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہوں؛ لیکن (تم کو اور تمام نبیوں کو) پیغمبر بنا کر بھیجنے والے ہم ہی ہیں ﴿۴۵﴾ اور (اے محمد!) تم تو طور پہاڑ کے کنارے (اس وقت بھی) موجود نہیں تھے جب ہم نے (اس موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا تھا؛ لیکن (تم کو وحی کے ذریعہ یہ سب واقعات ہم بتا رہے ہیں) تمھارے رب کی (تم پر) رحمت ہے②؛ تاکہ تم اس قوم کو ڈراؤ③ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا (یعنی نبی) نہیں آیا؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں ﴿۴۶﴾ اور تاکہ جب ان لوگوں پر ان کے کیے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑتی تو وہ ایسا نہ کہنے لگتے کہ: اے ہمارے رب! آپ نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا؟ کہ ہم آپ کے حکموں پر چلتے اور ہم ایمان والوں میں سے ہوجاتے ﴿۴۷﴾ سو جب ان کے پاس ہماری طرف سے سچی بات آگئی تو (اس پر) یہ لوگ کہنے لگے کہ: جیسی کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی ویسی کتاب اس (نبی محمد) کو کیوں نہیں دی گئی؟④ حالاں کہ جو (کتاب) موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھی، کیا انھوں نے پہلے ہی سے اس کا انکار نہیں کر دیا تھا؟

① لمبا زمانہ گذرنے کی وجہ سے علوم صحیحہ نایاب ہو گئے لوگ ہدایت کے محتاج ہو گئے۔
② یعنی تم اپنے رب کی رحمت سے نبی بنائے گئے۔ ③ "لتنذر" کا صیغہ دعوت کے تسلسل کو بتاتا ہے، لوگوں کے انکار پر مایوسی نہ ہو، دعوت برابر جاری رہے۔ ④ تورات ایک ساتھ ایک مرتبہ میں اتری، اس طرح قرآن اترتا۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۗ وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ
اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ ع ٨ النصف

اور وہ یہ بھی کہنے لگے تھے کہ یہ دونوں (تورات وقرآن) تو جادو ہے① جو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں② اور وہ یہ بھی کہنے لگے کہ: ہم تو (دونوں میں سے) کسی کو نہیں مانتے ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اگر تم سچے ہو تو (تورات اور قرآن کے علاوہ) کوئی اور کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس سے لے آؤ جو ہدایت کے لحاظ سے ان دونوں سے بہتر ہو، میں بھی اس پر عمل کرنے لگوں گا ﴿۴۹﴾ سو اگر وہ تمھارے کہنے کے مطابق (کوئی کتاب) نہ لا سکے تو سمجھو کہ وہ (یعنی مکہ کے کافر) حقیقت میں صرف اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں اور اس آدمی سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کے پیچھے چلے③ یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۵۰﴾

اور ہم ان (کی آسانی) کے لیے (نصیحت کی) بات لگاتار بھیجتے ہی رہیں؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کرلیں ﴿۵۱﴾ جن کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے (آسمانی) کتابیں دی ہیں وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں④ ﴿۵۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) وہ (یہ بھی) کہنے لگے تھے کہ: یہ تو دونوں (یعنی موسیٰ اور محمد) جادوگر ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) جو دونوں آپس میں ایک دوسرے کے موافق ہیں۔
③ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف نفسانی خواہشات پر چلنے والا سب سے بڑا گمراہ۔
④ یعنی جو سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے تھے اور اس میں قرآن کا ذکر ہے ہی؛ اس لیے قرآن کو بھی مانتے تھے اور آپ پر جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو اس پر قائم رہے۔
نکتہ: اللہ تعالیٰ کے یہاں انصاف پسند لوگوں کی قدر ہے چاہے کسی بھی قوم سے ہو۔

وَاِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۵۳﴾
اُولٰٓـئِكَ يُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا وَيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا
رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ اَعۡرَضُوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَـكُمۡ
اَعۡمَالُكُمۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ لَا نَبۡتَغِى الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰـكِنَّ
اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۵۶﴾

اور جب ان کے سامنے (قرآن پڑھ کر) سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ: ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے کہ یقیناً وہ سچا ہے، ہمارے رب کی طرف سے (اترا ہے) حقیقت میں اس (قرآن اترنے) سے پہلے ہی ہم اس کو مانتے تھے ﴿۵۳﴾ ایسے لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے ①دوہرا اجر دیا جائے گا②اور وہ لوگ برائی کے بدلے میں بھلائی کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) وہ خرچ کرتے ہیں ﴿۵۴﴾ اور جب وہ بے کار بات کو سنتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیرا لیتے ہیں③اور وہ کہنے لگتے ہیں کہ: ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال ہیں (ہم) تم کو سلام کرتے ہیں④، ہم نادان (بے سمجھ) لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے⑤﴿۵۵﴾ یقیناً تم جس کو چاہو ہدایت تک نہیں پہنچا سکتے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۶﴾

---

① سابقہ دین پر ایمان تھا اب نزول قرآن کے بعد قرآن پر جم کر کے عمل کیا۔ اللہ کی اطاعت میں ثابت قدم رہے یہ صبر تھا۔
② انسان پہلے سے ایک دین پر قائم ہو، پختگی سے مانتا ہو عمل کرتا ہو، اس پر فخر بھی ہو کہ یہ آسمانی کتاب پر عمل کرتا ہوں پھر اس کو ترک کر کے شرع محمدی کو اپنا لیا یہ کتنا دشوار کام ہے پھر اس کو دوہرا اجر ملے گا ہی۔
③ یعنی دور ہو جاتے ہیں۔ ہم بحث میں الجھنا نہیں چاہتے ہیں۔
④ فضول بحث میں الجھنے کا وقت نہیں ہے، ہم دعا کرتے ہیں تم کو اسلام کی توفیق ملے اور تم سلامت رہو۔
⑤ دوسرا مطلب: ہم جاہلوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے: [۱] ہم جاہلوں کو جواب نہیں دیں گے۔ [۲] جاہلوں کا طریقہ ہم پسند نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ جس جاہل سے توقع نہ ہو کہ سمجھانے پر وہ سمجھے گا تو اس سے کنارہ کشی بہتر ہے، ایسے سے الجھنا نہیں چاہیے۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا
يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۭ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ
وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا
يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اور یہ (مکہ کے کافر) کہنے لگے: اگر ہم تمھارے ساتھ ہدایت (یعنی توحید) پر چلنے لگیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں گے ①، کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں جگہ نہیں دی جس کی طرف ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہماری طرف سے دیا ہوا (خاص) رزق ہے؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۵۷﴾ اور کتنی بستیوں کو ہم نے ہلاک کردیا کہ وہاں کے رہنے والے اپنی معیشت پر اتراتے تھے، سو یہ ان کے مکانات (تمھارے سامنے) ہیں، ان (کے ہلاک ہونے) کے بعد تھوڑے لوگوں کے سوا وہاں کسی کو بسنا نصیب نہیں ہوا ② اور ہم ہی (آخرکار) سب کے مالک ہیں ③ ﴿۵۸﴾ اور (اے نبی!) تمھارے رب اس وقت تک بستیوں کو ہلاک نہیں کرڈالتے جب تک ان (بستیوں) کے مرکزی مقام ④ میں کوئی رسول نہ بھیجے جو وہاں کے لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہو اور ہم (رسول بھیجنے کے بعد بھی فوراً ان) بستیوں کو ہلاک نہیں کرڈالتے؛ مگر یہ کہ وہاں کے رہنے والے لوگ ظالم ہوجائیں (تب ہلاک کرتے ہیں) ﴿۵۹﴾ اور تم کو جو چیز بھی دی گئی سو وہ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اس (دنیوی زندگی) کی رونق ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ کہیں زیادہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے، بھلا کیا تم لوگ سمجھتے نہیں؟ ﴿۶۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) مار کر نکال دیے جاویں گے۔ ② قلیل: [الف] اس میں چند ہی مکانات پھر آئندہ آباد ہوئے۔ [ب] ان بستیوں میں بہت تھوڑی دیر کے لیے لوگ رکتے ہیں جیسے کوئی مسافر، اس کے سوا وہ بستیاں آباد نہ ہوسکیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) سب کو لے لینے والے ہیں۔ ④ یعنی راجدھانی، معلوم ہوا کہ مرکزی مقامات سے جو تحریک چلتی ہے اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔

اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ثُمَّ
هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ
كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا ۚ
اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَا ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَيۡكَ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيۡلَ ادۡعُوۡا
شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَرَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ لَوۡ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا
يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۶۵﴾

بھلا بتاؤ تو! ایک شخص (یعنی مؤمن) وہ ہے جس سے ہم نے اچھا وعدہ (جنت کا) کیا ہے①، سو وہ اس (وعدے) کو پانے والا بھی ہے، کیا وہ اس شخص (یعنی کافر) جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا سامان (چند دن) فائدہ اٹھانے کے لیے دے دیا ہو، پھر وہ قیامت کے دن پکڑ کر حاضر کیا جائے گا؟ ﴿۶۱﴾ اور (اس قیامت کے دن کو ہرگز مت بھولو) جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو پکار کر فرمائیں گے کہ: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (دنیا میں میرا شریک) سمجھتے تھے؟ ﴿۶۲﴾ جن لوگوں کے خلاف (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی ہے وہ کہیں گے کہ: اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے ان کو اس طرح گمراہ کیا تھا جیسا ہم خود گمراہ ہو گئے تھے، ہم آپ کے سامنے ان سے بری ہوتے ہیں② کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے ﴿۶۳﴾ اور (کافروں سے) کہا جائے گا: جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں) شریک بنا رکھا تھا ان کو پکارو، سو وہ (کافر) ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے اور وہ (کافر اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھ لیں گے، کاش کہ وہ لوگ (دنیا میں) ہدایت کو قبول کر لیتے (تو آج عذاب کی یہ مصیبت اٹھانی نہ پڑتی)③ ﴿۶۴﴾ اور (وہ قیامت کا دن بھی یاد رکھو) جس دن اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کو پکار کر پوچھیں گے کہ: تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟ ﴿۶۵﴾

① جنت اچھی ہے اس لیے اس کا وعدہ بھی اچھا ہے چونکہ ہر اچھی چیز کا وعدہ بھی اچھا ہوا کرتا ہے۔ ② یعنی ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ③ معلوم ہوا کہ دنیا میں ہدایت پر ہونا یہ آخرت میں عذاب سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

فَعَمِيَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَنۡۢبَآءُ يَوۡمَئِذٍ فَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِيۡنَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخۡتَارُ ؕ مَا كَانَ
لَهُمُ الۡخِيَرَةُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ
وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاُوۡلٰى وَالۡاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُ الۡحُكۡمُ
وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ الَّيۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ
مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾

سواس دن (جو) باتیں (دنیا میں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب) ان پر بند ہو جائیں گی①،سو آپس میں بھی کچھ نہیں پوچھیں گے ﴿٦٦﴾ سو جو آدمی کہ توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے تو پوری امید ہے کہ ایسے لوگ (اس دن) فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے ﴿٦٧﴾ اور تمھارے رب جو چاہیں پیدا کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں②،ان لوگوں کو پسند کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات تو پاک ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو چیز شریک کرتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے بہت دور ہیں ﴿٦٨﴾ اور تمھارے رب جانتے ہیں جو ان کے سینوں نے چھپا کر رکھا ہے اور جو وہ کھلم کھلا کرتے ہیں③ ﴿٦٩﴾ وہی ہے اللہ تعالیٰ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، دنیا اور آخرت میں اسی کے لیے حمد ہے اور حکم اسی (اللہ تعالیٰ) کا چلتا ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﴿٧٠﴾ (اے نبی!) تم (ان سے یہ) پوچھو کہ: تم بتلاؤ تو! اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لیے رات ہی رہنے دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمھارے پاس (کہیں سے) روشنی لے آوے، کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟④ ﴿٧١﴾

---

① اور ان کو جواب سمجھ میں نہیں آئے گا اور ذہن میں سے ساری باتیں غائب ہو جائے گی۔ گویا ان کی اپنے بچاؤ کی سب دلیلیں گم ہو جائے گی اور وہ بکے بکے رہ جائیں گے۔

② یعنی جو احکام چاہے نافذ کرے، اپنے اعزاز و اکرام کے لیے جس بندے کو چاہے پسند کرے، کسی کو بھی دینی، علمی وروحانی فضیلت جو حاصل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے، انسان کا ذاتی کمال کچھ نہیں ہے۔ ③(دوسرا ترجمہ) جو وہ ظاہر میں کرتے ہیں۔ ④تاریک رات میں دیکھنا ناممکن ہے، عادتاً دیکھنا روشنی پر موقوف ہے، ہاں سن تو سکتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا
ع هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ اِنَّ قَارُوْنَ
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ
بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۤ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

(ان سے یہ بات بھی) تم پوچھو کہ: تم بتلاؤ تو! کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لیے دن ہی رہنے دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمھارے پاس رات لے آوے جس میں تم سکون حاصل کرو؟ تو کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟ ﴿٧٢﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی رحمت سے تمھارے لیے رات اور دن بنایا؛ تاکہ تم اس (رات) میں سکون حاصل کرسکو اور تاکہ (دن میں) اس (اللہ) کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو؛ اور تاکہ تم لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو ﴿٧٣﴾ اور جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو پکار کر فرمائیں گے کہ: میرے شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ﴿٧٤﴾ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا (یعنی نبی) نکال کر لائیں گے، پھر ہم کہیں گے کہ: تم اپنی دلیل لاؤ①، تب ان کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات تو اللہ تعالیٰ ہی کی تھی اور جو باتیں انھوں نے (دنیا میں) گھڑ رکھی تھیں وہ سب ان سے گم ہو کر رہ جائیں گی② ﴿٧٥﴾

یقیناً قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کا (ایک شخص) تھا③، پھر وہ ان (بنی اسرائیل) پر زیادتی کرنے لگا، اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ اس کی چابیاں اٹھانے سے طاقت والے لوگوں کی ایک جماعت تھک جاتی تھی، جب اس (قارون) کو اس کی قوم نے کہا: (مال پر) اترا مت④، یقیناً اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں ﴿٧٦﴾

① اس وقت ان کو شرک کے صحیح ہونے پر کوئی دلیل نہیں مل سکے گی۔ ② یعنی آج کسی کا پتہ نہیں رہے گا۔ (باقی ☜)

وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ
اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ
اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ نے (دنیا میں) تجھے جو کچھ دے رکھا ہے اس سے آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کر اور دنیا① میں سے اپنا حصہ مت بھول جا② اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی (اللہ کے بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر اور تو زمین میں فساد مچانے کی کوشش مت کر③، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۷۷﴾ وہ (قارون) کہنے لگا کہ: مجھے یہ سب کچھ میرے پاس جو علم (یعنی ذاتی ہنر) ہے④ اس کی وجہ سے ملا ہے⑤، کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے (پچھلی قوموں میں سے) ایسے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو طاقت اور مال جمع کرنے میں (یا افراد کے زیادہ ہونے میں قارون سے بھی) زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھا بھی نہیں جائے گا⑥ ﴿۷۸﴾

⬅ ③ ظالموں کی عادت ہے کہ کسی قوم کا خون چوسنے کے لیے اس قوم کے افراد کا استعمال کرتے ہیں، قارون اسرائیلی تھا؛ لیکن فرعون کے حکم پر بنی اسرائیل پر زیادتیاں کرتا تھا۔ ④ لذتِ عاجلہ فانیہ سے حاصل ہونے والی وہ خوشی جس میں انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاوے، اسی طرح جس خوشی کو اپنا ذاتی کمال سمجھے یہ ہے اترانا۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① دنیوی ضروریات کو پورا کرو؛ لیکن اس میں اسراف نہ ہو، دنیاوی عمر کتنی ہے وہ سوچو، اس سے آخرت کے اعمال کرلو۔ ② ففي الحدیث: اغتنم خمساً قبل خمس: شبابک قبل هرمک، وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک و فراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک. ③ شرک وکفر اور نافرمانی بڑا فساد ہے۔ ④ آج کل کے روشن خیال کہے جانے والے لوگ بھی اسی طرح کا جواب دیتے ہیں کہ ہم کو جو کچھ ملا ہے ہمارے ایجوکیشن (Education) کی وجہ سے ملا ہے، اس غلط قول کی آیت میں تردید کی گئی ہے، کہتے ہیں کہ قارون تورات کا بھی حافظ تھا اور کیمیا کا بھی علم جانتا تھا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ معتبر علم وہ ہے جس میں دنیا مطلوب نہ ہو۔ ⑤ علم اور ہنر کس نے دیا ہے، وہ سوچ لیوے۔ ⑥ اللہ کو ان کے گناہ پہلے سے معلوم ہی ہے اس لیے تحقیق کے لیے سوال کی ضرورت نہیں؛ البتہ تنبیہ اور زجر کے لیے سوال ہوگا۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ
اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾
وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
ع مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

پھر وہ (قارون) اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا① تو جو لوگ دنیوی زندگی کو چاہنے والے تھے وہ کہنے لگے: اے کاش! ہم کو ویسی چیزیں ملتیں جیسی چیزیں قارون کو ملی ہیں②، یقیناً وہ (قارون) تو بڑی قسمت والا ہے ﴿۷۹﴾ اور جن کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح) علم دیا گیا تھا③ انھوں نے کہا: (اے دنیا کے چاہنے والو!) تم پر افسوس ہو، جو شخص ایمان لائے اور نیک کام کرے ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے، اور یہ (مرتبہ) صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے④ ﴿۸۰﴾ پھر ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر کوئی جماعت ایسی نہیں تھی جو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی⑤ اور وہ خود کو بھی بچا نہیں سکا ﴿۸۱﴾ اور کل جو لوگ اس (قارون) کے جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ کہنے لگے: اوہو! اب پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو رزق زیادہ دے دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں) تنگ کرتے ہیں، اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان نہ ہوتا تو وہ ہم کو بھی (زمین میں) دھنسا دیتے، اب پتہ لگ گیا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) کافروں کو کامیاب نہیں کرتے ﴿۸۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) اپنے مال کی نمائش کرتے ہوئے نکلا۔ ② بنی اسرائیل مؤمن تھے، آیت میں ان کی دنیوی طلب ظاہر ہوئی؛ لیکن اس میں بھی احتیاط کا پہلو ہے کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ قارون کی دولت ہم کو مل جائے؛ چونکہ یہ تو حسد ہو جاتا، بلکہ یوں کہا کہ قارون کی دولت کی طرح کاش کہ ہم کو دولت مل جاتی۔ ③ اہلِ علم کی سوچ اور بول ایسا ہونا چاہیے۔ ④ یعنی کامل ثواب صبر کرنے والوں کو ملتا ہے، جو لوگ دنیا کی حرص سے صبر کرتے ہیں اور شریعت کی حدوں میں رہ کر مال کماتے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی (تیسرا ترجمہ) جو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیتی۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

وہ آخرت کا گھر (جنت) ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو زمین میں بڑا بننا نہیں چاہتے① اور فساد پھیلانا (بھی نہیں چاہتے)② اور آخری (بہتر) انجام تو تقویٰ والوں کو ملے گا ﴿۸۳﴾ جو شخص نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس (نیکی) سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو جنھوں نے برے کام کیے ہیں ان کو ان کے کیے ہوئے کاموں ہی کی سزا دی جائے گی ﴿۸۴﴾ یقیناً جس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر قرآن (پر عمل کرنے کی اور تبلیغ) کی ذمے داری ڈالی ہے وہ ضرور تم کو (تمھارے) اصلی وطن (یعنی مکہ) پہنچانے والے ہیں (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میرے رب تو اس آدمی کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو (اس رب کی طرف سے) ہدایت (یعنی سچا دین) لے کر آیا ہے اور اس کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو کھلم کھلا گمراہی میں (پڑا ہوا) ہے③ ﴿۸۵﴾

① یعنی تکبر کر کے دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتے۔ ② ہر معصیت فساد ہے لوگوں پر ظلم بھی فساد ہے۔
③ یہ آیت سفرِ ہجرت میں نازل ہوئی جب جحفہ پہنچ کر مکہ والا معروف راستہ نظر آیا تو وطن کی یاد تازہ ہوگئی۔ بعض مفسرین نے ''معاد'' کو عادت سے مشتق مانا ہے تو معاد کا معنی یہ ہوگا جس جگہ رہنے کی انسان کو عادت پڑ جاوے، جہاں انسان کی طبیعت لگتی ہو، معلوم ہوا وطن سے محبت طبعی چیز ہے، یہ آیت بشارت ہے کہ مکہ پر تشریف آوری ہوگی اور بعض مفسرین نے معاد سے جنت مراد لیا ہے۔ (بعض نے ملک شام کو، بعض نے مقامِ محمود کو مراد لیا ہے، تمام اقوال میں تطبیق بھی ہے کہ پہلے مکہ کی شاندار فتح ہوگی، پھر میدانِ محشر میں (جو ملکِ شام میں ہوگا) شان سے تشریف آوری ہوگی، پھر مقامِ محمود اور جنت کے اعلیٰ مقامات نصیب ہوں گے۔)

بعض عارفین کا کہنا ہے کہ اس آیت کو کسی مسافر کو الوداع کہتے وقت نیک فالی کے طور پر پڑھ کر سنا دینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے صحیح سلامت واپس فرما دیوے، بعض سلف سے یہ عمل منقول ہے کہ حج یا عمرہ کے موقع پر طوافِ وداع کے بعد یہ آیتِ کریمہ شہادت کی انگلی سے کعبہ کی دیوار پر لکھ دی جاوے، یہ بھی ایک نیک فالی ہے کہ دوبارہ عمرہ، حج اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے، الحمد للہ! اس پر خوب عمل ہے اور اس کی برکات سے بفضل اللہ برابر مالا مال ہو رہا ہوں۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع ۹ ۱۲ الثلثة

اور (اے نبی!) تم کو (پہلے سے) یہ امید نہیں تھی کہ ① تم پر (یہ) کتاب (یعنی قرآن) اتاری جائے گی؛ لیکن یہ تو تمھارے رب کی طرف سے رحمت ہے ②، سو تم کافروں کی بالکل مدد (یعنی تائید) کرنے والے مت بننا ③ ﴿۸۶﴾ اور اللہ تعالیٰ کی آیتیں (یعنی احکام) جب تم پر اتر گئیں تو اب اس کے بعد یہ لوگ تم کو اس (پر عمل کرنے) سے ہرگز نہ روکیں ③ اور تم اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو اور تم شرک کرنے والوں میں سے ہرگز مت ہو ﴿۸۷﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکارو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے ⑤، اسی (اللہ تعالیٰ) کی حکومت ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ⑥ ﴿۸۸﴾

---

① معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے نبوت ملنے کا خیال تک نہیں تھا۔

② اس میں امت کو تنبیہ بھی ہوگئی کہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے، مرزا قادیانی کا جھوٹا دعویٰ ہے کہ نبوت کسبی چیز ہے۔

③ یعنی آج تک ایسا ہوا نہیں اور آئندہ بھی نہ ہو۔

④ آیاتِ قرآنی پر عمل اور اس کی دعوت یہ دو ذمے داری ہے۔

⑤ اخلاص والا عمل باقی رہے گا، باقی اعمال ضائع ہوں گے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو جانا ہے۔

سورۃ العنکبوت

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں انہتر (۶۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ روم کے بعد اور سورۂ مطففین سے پہلے پچاسی (۸۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ نے شرک کو باطل بتلانے کے لیے مکڑی کی مثال ذکر فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٤﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ
اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٥﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿١﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر کہ ''ہم ایمان لے آئے ہیں'' چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا؟ ﴿٢﴾ حالاں کہ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں ہم ان (سب) کو آزما چکے ہیں، سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے جو (ایمان میں) سچے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کر کے رہیں گے ﴿٣﴾ جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ جاویں گے؟[١]، بہت برا وہ فیصلہ کرتے ہیں ﴿٤﴾ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ (کے ملنے) کا مقرر (کیا ہوا) وقت آنے ہی والا ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٥﴾ اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) محنت کرتا ہے تو وہ تو اپنے ہی فائدے کے لیے محنت کرتا ہے[٢]، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام عالموں سے بے پرواہ ہیں[٣] ﴿٦﴾

① (دوسرا ترجمہ) بھاگ کر کے کہیں آگے چلے جائیں گے۔
② محنت کا اول فائدہ محنت کرنے والے کی ذات کو ملتا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمام دنیا والوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞۷ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞۸
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۞۹ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ
نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۞۱۰

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ہم ان پر سے ان کی برائیاں (یعنی گناہ) ضرور دور کر دیں گے اور جو نیک کام وہ کرتے تھے اس کا بہترین بدلہ ہم ان کو ضرور دیں گے ﴿۷﴾ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا (پوری تاکید سے)① حکم دیا اور اگر وہ دونوں (والدین) تجھ پر زور ڈالیں② کہ تو میرے ساتھ ایسے (معبود) کو شریک کر جس کی تجھ کو کوئی خبر نہیں ہے③ تو (اس شرک کے بارے میں) ان دونوں کا کہنا نہ مان، میری طرف تم سب کو واپس آنا ہے، سو جو کام تم لوگ کرتے تھے وہ میں تم کو بتلا دوں گا ﴿۸﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ضرور نیک لوگوں (کے درجے میں جنت) میں ان کو داخل کریں گے ﴿۹﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ: ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، پھر جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے④ تو لوگوں کی پہنچائی ہوئی تکلیف کو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح (بڑی) سمجھتے ہیں اور اگر تمھارے رب کی طرف سے کوئی مدد (مسلمانوں پر) آجاوے تو (یہی لوگ) ضرور ایسا کہنے لگیں گے کہ: ہم تو تمھارے (یعنی مسلمانوں کے) ساتھ تھے⑤ بھلا کیا اللہ تعالیٰ کو عالم کے لوگوں کے سینوں میں جو بات (چھپی ہوئی) ہے وہ اچھی طرح معلوم نہیں ہے؟⑥ ﴿۱۰﴾

① آیت میں لفظ ''وصینا'' استعمال ہوا ہے جس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی عمل کی طرف بلانا جب کہ وہ بلانا پوری خیر خواہی سے ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) دباؤ ڈالے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جس کے معبود ہونے کی کوئی (صحیح) دلیل تیرے پاس نہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ان کو ستایا جاتا ہے۔ ⑤ یعنی ہم دل سے تمھارے ساتھ تھے؛ اس لیے فتح کے نتائج (یعنی غنائم) میں ہم کو بھی شامل کرو۔ ⑥ ضرور معلوم ہے اور ان منافقوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہے وہ بھی اللہ کو معلوم ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ
شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْـَٔلُنَّ
ع يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ
سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ
السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۵ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۶

اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے اور وہ منافقین کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے ﴿۱۱﴾ اور کافر لوگ ایمان والوں سے کہنے لگیں گے کہ: تم ہمارے طریقے پر چلو اور ہم تمھارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیں گے؛ حالاں کہ وہ (کافر لوگ) ان (مسلمانوں) کے گناہوں میں سے ذرا (سا بوجھ) بھی نہیں اٹھائیں گے، یقیناً وہ (کافر) بالکل جھوٹے ہیں ﴿۱۲﴾ اور وہ (کافر لوگ) اپنا (گناہ کا) بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اپنے (گناہ کے) بوجھ کے ساتھ دوسرے (گناہ کے) بوجھ بھی (اٹھائیں گے) اور وہ (کافر) جو جھوٹ بناتے تھے اس کے بارے میں قیامت کے دن ضرور ان سے سوال ہوگا ﴿۱۳﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، سو وہ (نوح علیہ السلام) ان (کی قوم) میں ایک ہزار میں پچاس کم سال (تبلیغ کرتے) رہے، سو (ایمان نہ لائے تو) طوفان نے ان (کی قوم) کو پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ﴿۱۴﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو (طوفان سے) بچالیا اور ہم نے اس (کشتی یا طوفان) کو عالموں کے لیے عبرت بنادیا ﴿۱۵﴾ اور (ہم نے) ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی (نبی بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو (اور شرک چھوڑ دو) اگر تم جانتے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۱۶﴾

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ
لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾
قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا
أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ ع

تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف بتوں کی پوجا کرتے ہو اور (بتوں کے بارے میں) تم جھوٹی باتیں بناتے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو تم کو روزی (دینے) کا (بالکل) اختیار نہیں رکھتے، سو تم روزی اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرو، اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم کو واپس لوٹایا جائے گا ﴿۱۷﴾ اور اگر تم (مجھے) جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی مختلف قومیں (اپنے نبیوں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کی ذمے داری یہی ہے کہ وہ صاف صاف باتیں پہنچا دیں ﴿۱۸﴾ اور کیا ان کافروں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو کس طرح پہلی بار پیدا کرتے ہیں؟ پھر وہی اس کو دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یقیناً یہ بات اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم لوگ زمین میں چلو، پھرو، پھر دیکھو اس (اللہ) نے مخلوق کو پہلی بار کس طرح پیدا کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ آخری مرتبہ زندہ کر کے اٹھائیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۰﴾ وہ (اللہ) جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عذاب دیتے ہیں① اور جس پر چاہتے ہیں رحم کرتے ہیں②، اور تم سب کو اسی کی طرف پلٹا کر لے جایا جائے گا ﴿۲۱﴾ اور نہ تم زمین میں اور نہ آسمان میں (کہیں بھاگ کر اللہ کو) عاجز کرنے والے ہو اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایت کرنے والا نہیں، اور مدد کرنے والا (بھی) نہیں ہے ﴿۲۲﴾

① یعنی جو عذاب کا مستحق ہے اس کو۔ ② یعنی جو رحمت کا اہل ہو اس پر۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآىِٕهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ
النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ
وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہی لوگ میری رحمت سے مایوس ہو گئے ① اور انہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿٢٣﴾ سو ان (ابراہیم علیہ السلام) کی قوم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا؛ سوائے اس کے کہ وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ: اس (ابراہیم) کو قتل کر دو یا اس (ابراہیم) کو جلا دو، سو اللہ تعالیٰ نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو آگ سے بچا لیا، یقیناً اس میں جو قوم ایمان لاتی ہے اس کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿٢٤﴾ اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: یقیناً تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو (خدا) مانا ہوا ہے (جس کے ذریعہ) دنیوی زندگی میں آپس میں دوستی کر کے (تعلقات بنا رکھے ہیں) ②، پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے ③ اور تم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور تمھارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمھارے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿٢٥﴾ پھر لوط ان (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان لائے اور اس (ابراہیم علیہ السلام) ④ نے کہا کہ: میں ہجرت کر کے اپنے رب کی (بتائی ہوئی جگہ کی) طرف جا رہا ہوں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت کے مالک ہیں ﴿٢٦﴾

---

① یعنی آخرت میں ان کو مشاہدہ ہوگا کہ وہ محل رحمت نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) بس یہ تمھاری دنیا کی آپس کی دوستی کی وجہ سے ہے (عام طور پر انسان دوستوں اور رشتے داروں کے طریقے پر چلتا ہے اور حق بات کو سوچتا نہیں ہے، کفر بھی دوستوں کی وجہ سے اپنا لیتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ایک دوسرے کے مخالف بن جاؤ گے۔

④ بعض نے حضرت لوط علیہ السلام کو فاعل مانا ہے۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ وَاٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى
الدُّنۡيَا‌ ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ
الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ
وَتَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ ۙ وَتَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ‌ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ
قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ عَلَى الۡقَوۡمِ
الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مُهۡلِكُوۡۤا اَهۡلِ ع
هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ‌ ۚ اِنَّ اَهۡلَهَا كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿٣١﴾

اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام جیسا بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام جیسا پوتا) عطا کیا اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری کیا اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں اس کا ثواب دیا① اور یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوں گے ﴿۲۷﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: حقیقت میں تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے تمام دنیا والوں میں کسی نے نہیں کیا ﴿۲۸﴾ کیا تم مردوں کے پاس (خواہش پوری کرنے) جاتے ہو اور راستے میں ڈاکہ ڈالتے ہو اور تم اپنی (بھری) مجلس میں برے کام کرتے ہو② سو ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کا (آخری) جواب یہی تھا③ ”کہ اگر تو سچوں میں سے ہے تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ“ ﴿۲۹﴾ اس (لوط علیہ السلام) نے دعا کی کہ: اے میرے رب! فساد کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں آپ میری مدد فرمایئے④ ﴿۳۰﴾

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (بیٹا ہونے کی) خوش خبری لے کر پہنچے تو فرشتوں نے کہا: ہم اس بستی والوں کو (جس میں لوط علیہ السلام رہتے ہیں) یقیناً ہلاک کرنے والے ہیں، یقیناً اس (بستی) کے رہنے والے ظلم کرنے والے لوگ ہیں ﴿۳۱﴾

---

① دنیوی ثواب منصبِ امامت اور بڑی اچھی یادیں اور سب اقوام کا آپ کی عزت کرنا ہے۔ ② گناہ کا کام علانیہ کرنا ایک دوسرا مستقل گناہ بن جاتا ہے۔ ③ فطرت مسخ ہوگئی تھی کہ گناہ کے کاموں پر خدا کا خوف بھی باقی نہ رہا۔ ④ معلوم ہوا کہ دین کے دشمنوں کے لیے ضرورت کے موقع پر بددعا کرنا جائز ہے اور یہ بددعا حلم اور اخلاق کے خلاف نہیں ہے۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ
تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

انھوں نے (یعنی ابراہیم (علیہ السلام)) نے کہا کہ: یقیناً اس (بستی) میں تو لوط (رہتے) ہیں، ان فرشتوں نے کہا کہ: ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس (بستی) میں کون (رہتے) ہیں، ہم ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے (خاص) متعلقین کو ضرور بچالیں گے؛ مگر ان (لوط علیہ السلام) کی بیوی جو پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہوگی ﴿۳۲﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے، (ان لوط علیہ السلام کا) دل ان کی وجہ سے تنگ ہوا① اور وہ (فرشتے) کہنے لگے: (اے لوط!) تم ڈرو مت اور تم غم مت کرو، یقیناً ہم آپ کو اور آپ کے (خاص) متعلقین کو بچالیں گے آپ کی بیوی کے سوا، وہ تو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم اس بستی والوں پر وہ جو نافرمانی کرتے تھے اس کی وجہ سے آسمان سے ایک عذاب اتارنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس بستی کی کچھ کھلی ہوئی② نشانی (اب تک) سمجھدار لوگوں کے لیے چھوڑ رکھی ہے ﴿۳۵﴾ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھی (نبی بنا کر بھیجا)، سو اس (شعیب) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور تم زمین میں فساد مچاتے ہوئے مت پھرو ﴿۳۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) لوطؑ پریشان ہوئے (تیسرا ترجمہ) لوطؑ غمگین ہوگئے۔
② یعنی ظاہری، نظر آنے والی نشانیاں۔ آج تک عذاب دی ہوئی قوم کے کھنڈرات موجود ہیں، باقی تفصیل بندے کے سفر نامے میں دیکھیے۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوۡدَاۡ وَقَدْ
تَّبَيَّنَ لَـكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ‌ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ
وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ﴿۳۸﴾ وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ‌ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ
فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا
عَلَيۡهِ حَاصِبًا ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ‌ ۚ
وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا‌ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ﴿۴۰﴾

سوقوم کے لوگوں نے ان (شعیب علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، سوزلزلے نے ان کو پکڑ لیا، پھر صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ﴿۳۷﴾ اور (ہم نے) قومِ عاد کو اور قومِ ثمود کو (بھی ہلاک کر دیا) اور ان (کی بربادی) کا حال تم پر ان کے مکانوں سے کھل چکا ہے اور شیطان نے ان کے (برے) کام ان کو اچھے بنا کر کے دکھلائے، پھر اس (شیطان) نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا تھا؛ حالاں کہ وہ بڑے ہوشیار تھے① ﴿۳۸﴾ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہلاک کر دیا) اور بالکل پکی بات یہ ہے کہ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس (حق کی) صاف صاف دلیلیں لے کر آئے تھے، سوانھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ (ہمارے عذاب سے بچ کر) بھاگ نہیں سکے② ﴿۳۹﴾ سو ہم نے سب کو ان کے اپنے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا، سو ہم نے ان میں سے بعضوں پر تو پتھر برسانے والی آندھی بھیجی تھی اور ان میں سے کچھ وہ تھے جن کو چنگھاڑ (یعنی ڈراونی آواز) نے پکڑ لیا اور ان ہی میں سے بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور ان ہی میں سے کچھ لوگوں کو ہم نے (پانی میں) ڈبو دیا③ اور اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والے نہیں؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے ﴿۴۰﴾

①: [۱] دنیوی معاملات میں بڑے ہوشیار تھے؛ لیکن دین کی بات آتی تو وہ سمجھ سے کام نہ لیتے۔
[۲] نبی کی سچائی کو دل سے سمجھتے تھے؛ لیکن دنیوی اغراض سے انکار کرتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ جیت جانے والے نہیں تھے۔ ③ آندھی کا عذاب قومِ عاد پر، بھیانک آواز قومِ ثمود کے لیے، زمین میں دھنسانا قارون کو، پانی میں ڈبو دینا قومِ نوح اور فرعون اور ہامان کو ہوا۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ
اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا
يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
ع لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۴

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (دوسروں کو) کام بنانے والا بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال (یعنی حالت) مکڑی جیسی ہے، جس (مکڑی) نے ایک گھر بنا رکھا ہے اور یقیناً تمام گھروں میں سب سے کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے، کاش کہ یہ لوگ (اس کی حقیقت) جان لیتے (تو ایسا نہ کرتے!) ﴿۴۱﴾ وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں[۱] اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے ہی حکمت والے ہیں ﴿۴۲﴾ اور یہ (قرآنی) مثالیں ہم لوگوں کے فائدے کے لیے بیان کیا کرتے ہیں، جو علم والے ہیں وہی اس کو سمجھتے ہیں[۲] ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو جیسا (بنانا) چاہیے (ویسا ہی) بنایا ہے، یقیناً اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ﴿۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ تو ان سب کی (حقیقت) جانتے ہیں جن کو یہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ وہ کوئی (قابلِ ذکر) چیز ہو۔
② حدیث شریف میں عالم کا مطلب یہ آیا ہے: جو اللہ تعالیٰ کے کلام میں غور وفکر کرے، اس کی طاعت پر عمل کرے، اس کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

جو کتاب تمھارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی گئی اس کو پڑھتے رہو① اور تم نماز کو قائم رکھو، یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے② اور اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے③ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتے ہیں ﴿۴۵﴾ اور تم اہلِ کتاب سے بحث مت کرو؛ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو؛ مگر یہ کہ ان (اہلِ کتاب) میں سے جن لوگوں نے ظلم کیا④ اور تم یوں کہو: ہم ایمان لائے اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس (کلام) پر بھی جو تمھاری طرف اتارا گیا، ہمارا اور تمھارا معبود تو ایک ہی ہے اور ہم اسی (اللہ) کا حکم ماننے والے ہیں ﴿۴۶﴾ اور (اے نبی! جس طرح پہلے نبیوں پر کتاب اتاری) اسی طرح ہم نے تمھاری طرف کتاب اتاری، سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان (اہلِ مکہ) میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس (قرآن) کو مانتے ہیں اور (ضدی) کافر لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ﴿۴۷﴾

---

① مطلب: [۱] خود تلاوت اور لوگوں کو قرآن سنانا۔
[۲] معانی میں بھی غور کیا جائے۔ [۳] تلاوت کے ذریعے ایمان کی دعوت۔
② نماز کو قائم کرنے سے گناہ سے بچنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ نماز کا کام فحشا اور منکر سے روکنا بتلایا گیا ہے، اب لوگ نہ رکیں تو نماز کا کیا قصور؟ یہ ایسا ہی ہے کہ واعظ لوگوں کو برے کام سے روکتا ہے اس کا کام روکنا ہے، لوگ نہ رکیں تو واعظ کا کوئی قصور نہیں (از ملفوظاتِ فقیہ الامت)۔
③ نماز تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نماز میں ہو کہ نماز کے باہر ہو بڑی چیز ہے۔
④ تو تم کو اجازت ہے کہ ان کی رعایت نہ کرو۔ آگے احسن طریقے کی وضاحت ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٤٨﴾
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٩﴾
وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً
ع وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾

اور (اے نبی!) تم اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور اپنے (داہنے) ہاتھ سے اس کو (یعنی کسی کتاب کو) نہیں لکھتے تھے، اگر ایسا کرتے ہوتے تو یہ جھوٹے لوگ شک میں پڑتے ﴿۴۸﴾ بلکہ وہ (قرآن) تو صاف ① کھلی ہوئی آیتوں کا مجموعہ ہے جو علم (یعنی سمجھ) والے لوگوں کے دلوں میں (محفوظ) ہے اور ظالم لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ﴿۴۹﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے کہ: اس (محمد ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے (جیسی کافر چاہتے ہو ویسی) نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: یقیناً نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا (نبی) ہوں ﴿۵۰﴾ کیا ان (کافر) لوگوں کے لیے (نشانی کے طور پر) یہ (بات) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہے ②، یقیناً اس میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ایمان رکھنے والے لوگوں کے واسطے ﴿۵۱﴾

(اے نبی! کافروں سے) تم کہہ دو: اللہ تعالیٰ (میرے رسول ہونے پر) میرے اور تمھارے درمیان گواہی دینے کے لیے کافی ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جو لوگ جھوٹ (یعنی کفر) پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہیں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۵۲﴾

---

① قرآن ایک کتاب ہے اور اس کا ہر حصہ معجزہ ہے اسی طرح ایسی کتاب ہے جس میں سورتوں کی شکل میں بہت سارے حصے ہیں اور ہر ایک معجزہ ہیں۔ ② ہمیشہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے ایک مرتبہ میں معجزہ ہونا سمجھ میں نہ آوے تو دوسری مرتبہ میں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ
ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

اور وہ (کافر) لوگ تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اگر (عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر ضرور عذاب آجاتا اور وہ (عذاب) ان پر اچانک آنے ہی والا ہے اور ان کو پتہ (بھی) نہیں چلے گا ﴿۵۳﴾ وہ (کافر) لوگ عذاب تم سے جلدی مانگتے ہیں اور یقیناً جہنم (ان) کافروں کو ہر طرف سے گھیرنے والی ہے ﴿۵۴﴾ جس دن کہ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی عذاب ان کو گھیر لے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: جو (برے کام) تم کرتے تھے اس کا مزہ تم چکھو ﴿۵۵﴾ اے میرے وہ بندو جو ایمان لا چکے ہو! (سنو) میری زمین تو بہت وسیع ہے، سو تم (خالص) میری ہی عبادت کرو ﴿۵۶﴾ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر تم (سب) ہماری طرف واپس لوٹائے جاؤ گے ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ضرور ان کو جنت کے ایسے جھروکوں ① میں جگہ دیں گے جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، (نیک) عمل کرنے والوں کو بہترین بدلہ ملے گا② ﴿۵۸﴾ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۵۹﴾

---

① یعنی بالاخانوں، اوپر والی منزل۔

② (دوسرا ترجمہ) نیک کام کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلا ہے۔

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ
فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۲ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
ع مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۳ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۴

اور بہت سارے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھا کر نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور تم کو بھی روزی پہنچاتے ہیں اور وہ (ہر بات کو) سننے والے (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿۶۰﴾ اور اگر تم ان (کافروں) سے سوال کرو کہ: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا؟ تو وہ ضرور جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ ہی نے، پھر وہ الٹے پھر کر کہاں چلے جاتے ہیں؟ ﴿۶۱﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں روزی کو کشادہ کر دیتے ہیں① اور جس کے لیے چاہتے ہیں ناپ کر دیتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۲﴾ اور اگر تم ان (کافروں) سے پوچھو کہ: کس نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ (سوکھی) ہو جانے کے بعد زندہ کیا؟ تو وہ جواب میں یہی بات کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے② تم کہو کہ: تمام تعریف (یا شکر) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے؛ بلکہ ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۶۳﴾

اور یہ دنیا کی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ نہیں ہے③ اور یقین رکھو کہ آخرت کی زندگی ہی حقیقت میں (اصلی) زندگی ہے، کاش کہ یہ لوگ اتنی بات سمجھ لیتے!④ ﴿۶۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھیلا دیتے ہیں۔
② تو ان کافروں نے اللہ کے خالق ہونے کا اقرار کر لیا اس پر۔
③ کہ اس میں تھوڑی دیر مزہ آتا ہے۔
④ تو دنیا کے عارضی مزہ کے خاطر آخرت کو برباد نہ کرتے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ
اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

سو جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اسی (اللہ تعالیٰ) پر خالص عقیدہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب ہم ان کو بچا کر زمین کے کنارے لے آتے ہیں تب وہ شرک کرنے لگتے ہیں ﴿۶۵﴾ (نجات کی نعمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ) تاکہ جو (نعمت) ہم نے ان کو دی ہے اس کی ناشکری کریں اور وہ (تھوڑے دن دنیا میں) مزے اڑالیویں بس (آگے) ابھی ان کو (سب) پتہ چل جاوے گا ﴿۶۶﴾ کیا ان کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنایا؛ حالاں کہ لوگ ان (حرم والوں) کے آس پاس سے اچک لیے جاتے ہیں① کیا پھر بھی باطل (یعنی جھوٹے معبود) کو وہ لوگ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟ ﴿۶۷﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب سچی بات اس کو پہنچی تو اس کو جھٹلائے، کیا جہنم میں (ایسے) کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ (یقیناً ہے) ﴿۶۸﴾ اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے محنت کی② ہم ان کو ہمارے راستوں پر ضرور پہنچادیں گے③ اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿۶۹﴾

①(دوسرا ترجمہ) حالاں کہ ان کے اطراف کی جگہوں سے لوگوں کو مار کر نکالا جا رہا ہے (لوٹے اور مارے جاتے ہیں)۔ نکتہ: حرم کی نسبت پر اہلِ مکہ کے لیے بہت سارے خصوصی انعامات ہیں۔ اسی طرح دینی نسبت پر اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو بھی بہت نواز رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ ②(دوسرا ترجمہ) ہمارے واسطے تکلیف اٹھائی (تیسرا) ہمارے خاطر کوشش کی③ دین کی خاطر محنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کی طرف رہبری ہوتی ہے، خاص کر حق و باطل میں التباس ہو وہاں اللہ ان لوگوں کو حق پر چلاتے ہیں اور جنت کی منزل بھی آسان ہو جاتی ہے، جو علم پر عمل کرنے میں محنت کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دوسرے علوم منکشف فرماتے ہیں اور عمل بھی آسان ہو جاتا ہے۔

سورۃ الروم

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ انشقاق کے بعد اور سورۂ عنکبوت سے پہلے چوراسی (۸۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

رومیوں کے غلبہ کو اس سورت میں حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کی دلیل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کی آیت: فسبحٰن اللہ حین تمسون الخ کی فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص یہ آیات صبح کے وقت پڑھ لے تو جو بھی اس سے فوت ہو گیا وہ اسے پا لے گا اور جو شام کو یہ آیات پڑھ لیوے، اس کو بھی چھوٹے ہوئے وظائف کا ثواب مل جائے گا۔ (ابوداؤد: ۲/ ۶۹۲) مسنون وظائف ص: ۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھی، آپ ﷺ کو تشابہ لگ گیا، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ: کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، طہارت اچھی طرح نہیں کرتے ہیں، یہی لوگ ہم کو تشابہ میں ڈال دیتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ فِیۡ
بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ
اللّٰہِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۵﴾ وَعۡدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ
وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾ یَعۡلَمُوۡنَ ظَاہِرًا مِّنَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚۖ وَ ہُمۡ عَنِ
الۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾ اَوَ لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۟ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ
وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ (حجاز کے) قریب کے ملک میں رومی لوگ ہار گئے① ﴿۲﴾ اور وہ اپنے (اس) ہار جانے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ﴿۳﴾ چند سالوں میں② (ہار جانے سے) پہلے بھی اور بعد میں بھی سارا اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اس (جیت جانے کے) دن مسلمان (اس پیشین گوئی کے سچی نکلنے پر) بہت خوش ہوں گے③ ﴿۴﴾ (غلبہ تو) اللہ تعالیٰ (ہی) کی مدد سے (ملتا ہے) وہ (اللہ تعالیٰ) جس کی چاہتے ہیں مدد کرتے ہیں④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۶﴾ وہ لوگ دنیا کی زندگی کے (تھوڑے سے) ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کی طرف سے بالکل غفلت میں پڑے ہیں ﴿۷﴾ کیا انھوں نے اپنے دلوں میں (یہ) غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ بالکل ٹھیک (صحیح مقصد کے لیے) اور ایک مقرر وقت تک ہی کے لیے پیدا کیا،

---

① اس کی تفصیل بندہ کے سفرنامہ کی جلد ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی اگلے صفحے پر) ☜

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ۝٨ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا
الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝٩ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا
ع السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۝١٠ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝١١ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ۝١٢

اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب کی ملاقات کو مانتے ہی نہیں ہیں ﴿٨﴾ کیا وہ (کافر لوگ) زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان سے پہلے جو (کافر لوگ) تھے ان کا انجام کیسا ہوا اس کو دیکھتے؟ وہ (پہلے لوگ) طاقت میں ان (موجود) لوگوں سے زیادہ مضبوط تھے اور انھوں نے زمین کو جوتا① اور جتنا (آج کے) ان کافروں نے زمین کو آباد کر رکھا ہے ان (پہلے) کافروں نے اس سے بھی زیادہ اس (زمین) کو آباد کر رکھا تھا② اور ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیوں کو لے کر پہنچے، سو اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ ان پر ظلم کریں؛ لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے ﴿٩﴾ پھر جن لوگوں نے برے کام کیے تھے ان کا انجام برا ہوا؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ اس کے ساتھ مذاق کرتے تھے ﴿١٠﴾

اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتے ہیں، پھر دوبارہ بھی اس کو پیدا کریں گے، پھر اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم واپس بلائے جاؤ گے ﴿١١﴾ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ مایوس ہو کر کے رہ جائیں گے③ ﴿١٢﴾

⊃ ② تین سال سے لے کر نو سال کے اندر جیت جاویں گے۔③ جب اس فتح کی خبر آئی تب مسلمان غزوۂ بدر کی فتح سے بھی خوش تھے۔④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے جس کو چاہتے ہیں اس کو مدد کرتے ہیں۔

(اِس صفحے کا حاشیہ:)

① (دوسرا ترجمہ) اور انھوں نے زمین میں بویا۔② یعنی ان سے پہلے کافروں نے زمین کو آج کے کافروں سے بھی زیادہ جوتا تھا اور انھوں نے زمین کو آج کے کافروں سے بھی زیادہ آباد کیا تھا۔③ (دوسرا ترجمہ) مجرم لوگ آس (امید) توڑ دیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ
يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ع
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اوران کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کی سفارش کرنے والانہیں ہوگا اور وہ خود اپنے (مانے ہوئے) شریکوں کا انکار کریں گے ﴿۱۳﴾ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ① ﴿۱۴﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے سو وہ لوگ (جنت کے) باغ میں ایسے خوش ہوں گے کہ (خوشی) ان کے چہروں سے پھوٹ رہی ہوگی ﴿۱۵﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا سو وہی لوگ عذاب میں پکڑے جائیں گے ﴿۱۶﴾ سو جب تم لوگ شام کرو اور جب تم صبح کرو② تب اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا بیان کرو③ ﴿۱۷﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے تمام تعریف ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور شام کو اور دوپہر کے وقت ﴿۱۸﴾ وہ (اللہ) زندہ کو مُردے سے نکالتے ہیں اور مردے کو زندہ سے نکالتے ہیں اور زمین کو اس کے مردہ (خشک) ہونے کے بعد زندہ کرتے ہیں، اسی طرح تم لوگ بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے ﴿۱۹﴾

اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن کر (زمین میں ہر طرف) پھیلے ہوئے ہو ﴿۲۰﴾

① یعنی مختلف قسموں میں بانٹ دیے جائیں گے۔

② اسلامی ترتیب میں رات پہلے دن بعد میں اس کی طرف بھی اشارہ نکلا۔

③ (دوسرا ترجمہ) پاک اللہ کو یاد کرو۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً
وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ

اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمھارے (فائدے کے) لیے تم ہی میں سے بیویاں بنائیں①؛ تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون (یعنی چین) حاصل کرو اور اس نے تمھارے (یعنی میاں بیوی کے) درمیان محبت اور رحمت (یعنی ہمدردی) کے جذبات پیدا کر دیے، یقیناً اس میں جو لوگ دھیان کرتے ہیں ایسی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۱﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو بنانا ہے اور تمھاری زبان (یعنی بولیاں) اور تمھارے رنگ کا مختلف ہونا (بھی) ہے، یقیناً اس میں جاننے (یا سمجھنے) والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۲﴾ اور اس (اللہ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے تمھارا رات اور دن کے وقت میں سونا اور تمھارا اس (اللہ تعالیٰ) کے فضل (یعنی روزی) کو تلاش کرنا ہے، جو لوگ سنتے ہیں یقیناً ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۳﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی (چمکتی ہوئی) دکھلاتے ہیں جس سے (گرنے کا) ڈر بھی لگتا ہے اور (بارش کی) امید بھی ہوتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اس کے ذریعے اس (زمین) کے مردہ (یعنی سوکھی) ہو جانے کے بعد اس کو زندہ کر دیتے ہیں②، جو لوگ سوچتے ہیں③ ان کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہے،

---

① اپنی ہی جنس سے جوڑ کا ہونا بھی نعمت ہے ② یعنی تر و تازہ کر دیتے ہیں ③ (دوسرا ترجمہ) جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں۔

ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ ع
مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ
فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ
اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

پھر جب وہ تم کو (قیامت کے دن) پکار کر زمین سے بلائیں گے تب تم سب (پکارتے ہی زمین سے) نکل پڑو گے ﴿۲۵﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، سب کے سب اسی (اللہ تعالیٰ) کے (حکم کے) تابع ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتے ہیں، پھر وہ اس (مخلوق) کو دوبارہ پیدا کریں گے اور وہ (سب) اس (اللہ تعالیٰ) پر بہت آسان ہے ①، اسی (اللہ تعالیٰ) کی شان آسمانوں اور زمین میں سب سے اونچی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۷﴾

وہ (اللہ) تم کو تمھارے ہی اپنے حالات میں سے ایک (عجیب) مثال دیتے ہیں کہ جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے کیا تمھاری مالکی کے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمھارا شریک ہے؟ کہ (جس کے نتیجے میں ہماری دی ہوئی روزی میں) تم اور وہ (غلام) اس میں برابر (شریک) ہو کہ تم ان (غلاموں) سے (کاروبار میں) اس طرح ڈرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے (یعنی اپنے خود کے شریک) سے ڈرتے ہو، اسی طرح ہم آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں ﴿۲۸﴾ بلکہ ظالم لوگ بغیر سمجھے (بغیر دلیل کے) اپنی خواہش پر چلتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کردیویں اس کو کون ہدایت پر لاسکتا ہے؟ اور ان لوگوں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہیں ﴿۲۹﴾

---

① مخاطبین کی رعایت سے کلام ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے لیے اول مرتبہ پیدا کرنا بھی آسان ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ
لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ
وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ
وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ
مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

سوتم اپنا منہ (یعنی رخ سیدھے راستے پر) ایک طرف رہتے ہوئے (سچے) دین کی طرف سیدھا رکھو، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت (یعنی قابلیت وصلاحیت) پر چلو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا① اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے کو کوئی نہیں بدل سکتا، یہی صحیح دین ہے②؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۳۰﴾ (دین اسلام پر اس طرح عمل کرتے رہو کہ) اسی (اللہ) کی طرف تم نے لو لگا رکھی ہو③ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم شرک کرنے والوں میں سے مت بنو ﴿۳۱﴾ وہ کہ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور الگ الگ فرقوں میں ہو گئے، ہر فرقے والے اپنے اپنے طریقوں پر اتراتے ہیں④ ﴿۳۲﴾ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو اپنے رب ہی کی طرف لو لگا کر⑤ اسی کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تب ہی ان میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ﴿۳۳﴾ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ (نعمتیں) ان کو دی تھیں ان کا انکار کریں⑥، سو (تھوڑے دن) تم مزے اڑالو، سو بہت جلدی تم کو (سب کچھ) پتہ چل جائے گا ﴿۳۴﴾

---

① یعنی مذہب اسلام پر چلو۔

② (دوسرا ترجمہ) یہی سیدھا راستہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) کہ اسی (اللہ کی طرف) تمھاری انابت (پورا دھیان) ہو۔

④ (دوسرا ترجمہ) اپنے طریقوں پر مست ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) رجوع ہو کر۔

⑥ یعنی ناشکری کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں دیا۔

أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ
رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ أَوَلَمْ
يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾
فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ
اللّٰهِ ۫ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا
يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

کیا ہم نے ان کے اوپر کوئی دلیل (یعنی کتاب) اتاری ہے کہ وہ (دلیل) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کو کہتی ہو① ﴿۳۵﴾ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر وہ اترانے (یعنی خوش ہونے) لگتے ہیں اور ان کے ہاتھوں نے جو (برے) کام کرکے آگے بھیجے ہیں اس کی وجہ سے اگر کوئی برائی (یا مصیبت) ان پر آپڑے تب وہ ناامید ہوکر رہ جاتے ہیں ﴿۳۶﴾ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتے ہیں رزق پھیلا دیتے ہیں② اور (جس کو چاہتے ہیں) کم دیتے ہیں، ایمان لانے والی قوم کے واسطے یقیناً اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۷﴾ سو تم رشتے داروں کو اور مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دیا کرو، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہیں ان کے لیے یہ بہت اچھا ہے اور وہی لوگ فلاح (یعنی کامیابی) پانے والے ہیں ﴿۳۸﴾ اور جو سود تم دیتے ہو③ کہ وہ لوگوں کے مال میں (مل کر) زیادہ ہو جاوے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو زیادہ نہیں ہوگا④ اور جو زکوۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو سو ایسا کرنے والے لوگ (اپنے مال اور ثواب کو اللہ تعالیٰ کے پاس) بڑھانے والے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو دلیل (شرک کرنے کو) بول رہی ہو یعنی اس دلیل سے پتہ چلتا ہو کہ شرک کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) زیادہ دیتے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور سود پر جو تم دیتے ہو۔

④ سورت مکی ہے؛ اس لیے ربا کی مذمت ہے، حرمت مدنی دور میں آئی، اسی طرح شادیاں اور دوسرے مواقع پر جو کچھ دیتے ہیں ان میں بہت سی مرتبہ عام طور پر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہیں ہوتی؛ بلکہ آئندہ بدلہ زیادہ ملے گا ایسا خیال ہوتا ہے؛ اس لیے وہ بری رسم کی قباحت بھی اس آیت سے نکلتی ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ
یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۠ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ ع
وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ
یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا
مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىِٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

اللہ تعالیٰ کی ذات تو وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو اس نے روزی دی، پھر تم کو (دنیا میں) موت دیں گے، پھر تم کو (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کریں گے، کیا تمھارے (خود کے بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کچھ بھی کر سکتا ہو؟ اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات تو پاک ہے اور یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اس سے اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات بہت دور ہے ﴿۴۰﴾

لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے جو (برے) کام کر رکھے ہیں اس کی وجہ سے زمین اور سمندر میں فساد① پھیل گیا ہے؛ تا کہ انھوں نے جو کام کیے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان میں سے کچھ کاموں کا② ان کو مزہ چکھا دیویں؛ تا کہ وہ (گناہوں کے کاموں سے) باز آجاویں ﴿۴۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم زمین میں چل پھر کر کے دیکھو جو پہلے لوگ تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ ان میں کے اکثر مشرک تھے ﴿۴۲﴾ لہٰذا تم تمھارا رخ صحیح دین (یعنی اسلام) پر قائم رکھو، اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے③ اس دن لوگ (بدلے کے اعتبار سے) الگ الگ ہو جائیں گے④ ﴿۴۳﴾

---

① یعنی بلائیں جیسے قحط، وبائی امراض، آگ زنی، برکت ختم، نفع والی چیزوں میں نفع کم نقصان زیادہ ہونے لگے۔
② سب برے اعمال کی سزا ہونے لگے تو کوئی زندہ ہی نہ رہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) جس کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔
④ یعنی کوئی جنت میں اور کوئی جہنم میں جائے گا۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ
الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

جس نے بھی کفر کیا تو اس کفر کا وبال اس پر پڑے گا اور جس نے نیک کام کیے سو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے تیاری کررہے ہیں ﴿۴۴﴾ جس کے نتیجے میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے بدلہ دیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) کفر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۴۵﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہواؤں کو چلاتے ہیں جو (بارش کی) خوش خبری لے کر آتی ہیں اور (ہوا اس لیے بھیجتا ہے) تاکہ وہ تم کو اپنی رحمت (یعنی بارش) کا مزہ چکھائیں اور تاکہ (ہوا کے ذریعہ) کشتی اس کے حکم سے (پانی میں) چلے اور تاکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی حلال روزی) حاصل کرو؛ اور تاکہ تم شکر ادا کرو ﴿۴۶﴾ اور پکی بات یہ کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو ان کی قوم کے پاس بھیجا، پھر وہ (پیغمبر) ان (اپنی قوموں) کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے (جب انھوں نے نہیں مانا) تب ہم نے گنہگاروں سے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد کرنے کی ہم نے اپنے اوپر ذمہ داری لے لی ہے ﴿۴۷﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو ہواؤں کو چلاتے ہیں، پھر وہ (ہوائیں) بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر وہ (اللہ) جس طرح چاہتے ہیں اس (بادل) کو آسمان (یعنی فضا) میں پھیلاتے ہیں اور اس کو کئی تہوں (والی گھٹا) میں بنا کر رکھتے ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش ان (بادلوں) کے درمیان سے برستی ہے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتے ہیں ان کو پہنچادیتے ہیں تب وہ بندے خوشیاں منانے لگتے ہیں ﴿۴۸﴾

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ۝۴۹ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ
اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ۝۵۰ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا
تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ۝۵۲ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ
عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝۵۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ع
مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ۝۵۴

حالاں کہ اس سے پہلے جب تک ان پر وہ (بارش) نہیں برسائی گئی تھی تو وہ بالکل ہی ناامید ہو گئے تھے ﴿۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانات دیکھو کہ زمین کے مردہ (یعنی خشک) ہو جانے کے بعد کس طرح اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) زندہ کرتے ہیں، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم (نقصان پہنچانے والی) ہوا چلاویں جس کی وجہ سے وہ اپنی کھیتی کو پیلی پڑی ہوئی دیکھیں تو اس کے بعد وہ لوگ ناشکری کرنے لگیں ﴿۵۱﴾ سو یقیناً تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا نہیں سکتے اور بہروں کو (اپنے) پکارنے کی آواز نہیں سنا سکتے (خاص طور پر) جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں ﴿۵۲﴾ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر ہدایت کے) راستے پر نہیں لا سکتے، تم تو صرف انہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں① پھر وہ مسلمان (یعنی ماننے والے) ہوتے ہیں ﴿۵۳﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنھوں نے تم کو (پہلے) کمزوری میں پیدا کیا② پھر کمزوری کے بعد طاقت عطا کی، پھر طاقت کے بعد (دوبارہ) کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور وہ (سب کچھ) جانتے ہیں، بڑی قدرت والے ہیں ﴿۵۴﴾

---

① ایمان، یقین اور نبی کی اطاعت کے ساتھ قرآن اور نبی کا کلام سننا نافع ہوتا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) کمزور حالت میں پیدا کیا۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا
يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ
الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھائیں گے ① کہ وہ (دنیا یا برزخ میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے، اسی طرح (دنیا میں بھی) یہ لوگ الٹے چلا کرتے تھے ② ﴿۵۵﴾ اور جن لوگوں کو علم (یعنی سمجھ) اور ایمان دیا گیا تھا وہ جواب دیں گے: تم اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق دوسری مرتبہ زندہ ہونے کے دن تک (برزخ میں) رہے ہو، سو دوسری مرتبہ زندہ ہونے کا دن یہی ہے؛ لیکن تم لوگ (دنیا میں) اس کو جانتے (یعنی مانتے) نہیں تھے ﴿۵۶﴾ سو اس دن ظالموں کو ان کا معذرت کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا اور ان کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرو ﴿۵۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کے (اچھے اچھے) مضامین (یعنی باتیں) بیان کر دیے، ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اگر (ان کی چاہت کے مطابق) کوئی (بھی) نشانی تم ان کے پاس لے آؤ، پھر بھی یہ کافر لوگ یہی کہیں گے کہ تم سب (یعنی محمد ﷺ اور مسلمان مل کر) جھوٹ بنا لائے ہو ﴿۵۸﴾ اسی طرح جو لوگ مانتے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگاتے ہیں ﴿۵۹﴾ (اے نبی!) سو تم صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کی وجہ سے تم ڈھیلے مت پڑ جاؤ ③ ﴿۶۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) گنہگار لوگ اس بات پر قسم کھائیں گے۔ ② یعنی قیامت کے آنے ہی کا انکار کرتے تھے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم کو وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے وہ اکھاڑ نہ دیویں (تیسرا) اوچھا نہ کر دیویں (چوتھا) بے برداشت کر دیویں (پانچواں) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ لوگ (تمھاری شان کے خلاف ہلکے کام اور بات پر) تم کو ابھار نہ دیویں۔

سورۃ لقمان

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چونتیس (۳۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ صافات کے بعد اور سورۃ سبا سے پہلے ستاون (۵۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت لقمان علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک قول میں آپ کا نسب ''لقمان ابن باعورا ابن ناحورا ابن ازر'' ہے۔

دوسرا قول: لقمان بن عنقا بن سندون۔

تیسرا قول: لقمان بن ثار بن سندون۔

بعض کہتے ہیں کہ: حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ کے بیٹے ہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ حبشی غلام تھے، بڑھئی کا کام یا درزی کا کام یا چرواہے کا کام کرتے تھے۔ سودان کے رہنے والے تھے، حضرت ایوب علیہ السلام سے علم حاصل کیا، لمبی عمر پائی، حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا، حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل کے قاضی اور مفتی تھے، مزید تحقیق کے لیے بندہ کی کتاب ''دیکھی ہوئی دنیا'' مصر کا سفر نامہ دیکھیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ یہ حکمت والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ جو ان نیک لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۳﴾ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور وہ زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں ﴿۴﴾ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت (یعنی سیدھے راستے) پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۵﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو (قرآن چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے) غفلت میں ڈالنے والی باتوں کو خریدتے ہیں[1]؛ تاکہ بغیر سمجھے (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں اور وہ اس کا مذاق اڑادیں، ان لوگوں کے لیے ایسا عذاب ہوگا جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۶﴾ اور جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کے ساتھ منہ پھرالیتا ہے، ایسا لگتا ہے اس نے ان (آیتوں) کو سنا ہی نہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، سو تم اس (شخص) کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ﴿۷﴾ یقینا جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ﴿۸﴾

---

① لَهْوَ الْحَدِيْثِ: یعنی انسان کو ضروری کاموں سے یا اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں ڈالنے والی چیزیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا
ع خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ
اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۹﴾ آسمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ستون کے پیدا کیا (جیسا) تم اس کو دیکھتے ہو① اور زمین میں پہاڑ ڈال دیے؛ تاکہ وہ تم کو لے کر ہلنے نہ لگے② اور اس (زمین) میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا، سو ہم نے اس (زمین) میں ہر قسم کی اچھی اچھی چیزیں اگائیں ﴿۱۰﴾ یہ سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں، اب مجھے بتاؤ اس کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا؟؛ بلکہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں (پڑے) ہیں ﴿۱۱﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی (اور ہم نے حکم دیا) کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اور جو آدمی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے فائدے ہی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو آدمی ناشکری کرتا ہے تو یقینا اللہ تعالیٰ تو غنی (یعنی بے پرواہ اور سب) تعریفوں کے مالک ہیں ﴿۱۲﴾ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تو اللہ کے ساتھ شرک مت کر، یقینا شرک تو بڑا بھاری ظلم ہے③ ﴿۱۳﴾

---

① ایک مفہوم یہ ہے کہ آسمان ستونوں پر قائم ہے؛ لیکن وہ ستون ایسے ہیں کہ تم ان کو دیکھ نہیں سکتے ہو۔
② (دوسرا ترجمہ) جھک نہ پڑے۔
③ ظلم یعنی کسی کا حق چھین کر دوسرے کو دے دینا، عبادت جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ دوسرے کے لیے کرنا شرک ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ
اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ⑭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ
اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑮ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ⑯ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى
مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ⑰

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی اس لیے کہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا① اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہے (اور یہ بھی تاکید کر دی) کہ میرا اور اپنے والدین کا توشکریہ ادا کر، میری طرف ہی واپس لوٹ کر کے آنا ہے ﴿۱۴﴾ اور اگر وہ دونوں (یعنی ماں باپ) تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک کر جس (کے معبود ہونے) کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو تو ان دونوں کی بات مت مان اور تو ان دونوں کے ساتھ دنیا میں بھلائی کے ساتھ رہ اور جو شخص میری طرف رجوع کرتا ہے ایسے شخص کے راستے پر تو چل، پھر تم سب کو میری طرف ہی واپس آنا ہے، پھر میں تم کو جو کام تم کرتے تھے وہ بتلا دوں گا ﴿۱۵﴾ اے میرے بیٹے! اگر کوئی بھی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو، پھر چاہے وہ پتھر کی کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو لاکر کے حاضر کر دیں گے②۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت باریکی سے دیکھتے ہیں، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۶﴾ اے میرے بیٹے! تو نماز کو قائم کر اور تو اچھی بات سکھلا اور تو بری بات سے روک اور جو مصیبت تجھ کو پہنچے اس پر صبر کر، یقینا یہ تو بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے③ ﴿۱۷﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اس کو تھک تھک کر پیٹ میں رکھا۔ ②دنیا کے لحاظ سے آدمی جب بڑا ہو جاتا ہے تو اپنی چھوٹی چیزوں سے اس کی نظر ہٹ جاتی ہے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ چھوٹی چیز بھی سامنے لاویں گے، اس نصیحت میں ''اصلاح عقیدہ'' ہے، اللہ تعالیٰ کی محیط قدرت کا بیان ہے۔ ③اس آیت میں ہمت کے چار کام بتائے گئے۔ نوٹ: اس آیت میں اصلاحِ عمل ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
فَخُوْرٍ ۝۱۸ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
ع ۹ الْحَمِيْرِ ۝۱۹ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ
عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا
هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱ وَمَنْ
يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ

اورتو لوگوں کے سامنے (تکبر سے) اپنا گال مت پھلا ① اورتو زمین میں اتراتے ہوئے مت چل، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اترانے والے، بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۸﴾ اورتو بیچ کی چال چل ② اورتو اپنی آواز کو نیچی رکھ ③۔ یقیناً سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے ﴿۱۹﴾

کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہیں ان سب کو تمھارے (فائدے کے) کام میں لگا رکھا ہے اور تم کو اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری پوری دے رکھی ہیں اور انسانوں میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے بارے میں بغیر کسی جان کاری اور بغیر کسی ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں ﴿۲۰﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا ہے اس پر چلو، تو وہ جواب میں (یوں) کہتے ہیں بلکہ: ہم تو اس حکم پر چلیں گے جس پر ہم نے ہمارے باپ دادوں کو (عمل کرتے ہوئے) پایا ہے، کیا شیطان ان کے باپ دادوں کو بھڑکتی آگ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی ④ ﴿۲۱﴾ اور جو شخص اپنا منہ (فرماں بردار بن کر) اللہ تعالیٰ کے تابع کر دے اور وہ نیک عمل کرنے والا ہے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑا (حلقہ) پکڑ لیا

---

① یعنی بے رخی مت کر، منہ پھرا کر بات مت کر۔

② (دوسرا ترجمہ) اورتو درمیانی چال چل۔

③ آواز میں بھی اسراف ہوتا ہے اس سے بچنا چاہیے۔ ④ تب بھی وہ باپ دادوں کے پیچھے چلیں گے۔

وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ
نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ
وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے ﴿۲۲﴾ اور جس شخص نے بھی کفر کیا تو اس کے کفر کی وجہ سے تم صدمے میں نہ رہو، ہماری طرف ان سب کو لوٹ کر آنا ہے، پھر جو کام وہ کرتے تھے اس کی حقیقت ہم ان کو بتلا دیں گے، یقیناً اللہ سینوں کی بات کو (بھی) بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۳﴾ ہم ان کو تھوڑے دن مزہ اڑانے کا موقع دیں گے، پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے ﴿۲۴﴾ اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو جواب میں وہ ضرور (یوں) کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے (پیدا کیا) تو تم کہو: الحمد للہ ①؛ بلکہ ان کے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۲۵﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ غنی ہیں، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں ﴿۲۶﴾ اور اگر جتنے بھی درخت زمین میں ہیں وہ سب قلم بن جاویں اور یہ جو سمندر ہیں اس کے علاوہ دوسرے سات سمندر اس میں مل جائیں (اور وہ سب روشنائی بن کر اللہ کی خوبیاں لکھنے لگیں) تب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے ہی حکمت کے مالک ہیں ﴿۲۷﴾

① کافروں نے توحید کے ثابت ہونے کا پہلا مقدمہ مان لیا اس پر الحمد للہ کہا گیا؛ اس لیے کہ دوسرا مقدمہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جو خود مخلوق ہو وہ عبادت کے لائق نہیں۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِىْۤ اِلٰۤى
اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ ع
بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا
غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

تم سب کو پیدا کرنا اور تم سب کو دوبارہ زندہ کرنا (اللہ تعالیٰ کے لیے) ایسا ہے جیسے ایک انسان کو (پیدا کرنا) یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر چیز) سنتے ہیں، (ہر چیز) دیکھتے ہیں① ﴿۲۸﴾ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ رات (کے اجزاء) کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کرتے ہیں اور سورج اور چاند کو (اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک مقرر وقت (قیامت) تک چلتے رہیں گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۹﴾ یہ سب اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حق ہے اور وہ (مشرک لوگ) اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہی باطل (یعنی بے بنیاد) ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی شان اونچی ہے اور وہ سب سے بڑے ہیں ﴿۳۰﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتی ہیں②؛ تا کہ وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیوں میں سے کچھ دکھاویں، یقیناً اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے اور اونچے درجہ کے شکر کرنے والے کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ اور جب (سمندر کی) موجیں ان پر سائبانوں کی طرح چڑھ آتی ہیں③ تو وہ خالص اللہ تعالیٰ پر ہی اعتقاد رکھ کر اس کو پکارنے لگتے ہیں،

① لفظ ''بصیر'' سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ مشرک جو قیامت کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے انکار کو سننے والے اور ان کے اعمال کو دیکھنے والے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ کی نعمت کو لیکر چلتی ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) گھیر لیتی ہیں۔

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ
هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا
يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا
فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ
تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴ ع

پھر جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ تو (شرک چھوڑ کر) سیدھے راستے پر رہتے ہیں① اور ہر وہ آدمی جو بات کا بڑا جھوٹا ہو، بڑا ہی ناشکری کرنے والا ہو وہی ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے ﴿۳۲﴾ اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرتے رہو اور تم اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور کوئی بیٹا اپنے باپ کو ذرہ برابر بھی کام نہیں آسکے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں وہ بڑا دغاباز (شیطان) تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۳۳﴾ یقیناً قیامت کی خبر تو اس (اللہ تعالیٰ ہی) کے پاس ہے اور وہ بارش برساتے ہیں② اور (ماؤں کے) پیٹوں میں جو کچھ بھی ہے اس کو وہی جانتے ہیں اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا (عمل) کرے گا اور کسی شخص کو یہ معلوم نہیں کہ کس زمین پر اس کی موت آئے گی، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے (ہر چیز کی) پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۳۴﴾

① اور باقی لوگ پہلے ہی کی طرح شرک کرنے لگتے ہیں۔
② یعنی بارش کب، کہاں، کتنی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔

سورۃ الم سجدۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ نحل یا سورۂ مؤمنون کے بعد اور سورۂ نوح سے پہلے تہتر (۷۳) یا (۷۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

حدیث میں ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر میں الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھا کرتے تھے۔

نبیٔ کریم ﷺ سونے سے پہلے الم سجدہ اور تبارک پڑھ لیا کرتے تھے۔

قرآن کی آیت پر سجدے کا تذکرہ اس سورت میں کیا گیا ہے۔

سجدہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ اطاعت اور نافرمانی کے درمیان حدِ فاصل ہے، مطیع بندہ سجدہ کرتا ہے اور ابلیس کی راہ پر چلنے والا اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ نہیں کرتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ
هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ
السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿٦﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿١﴾ تمام عالموں کے رب کی طرف سے کتاب اتاری جارہی ہے جس میں ذرا بھی شک کی بات نہیں ہے ﴿٢﴾ کیا یہ (کافر لوگ ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (محمد) نے خود اس (قرآن) کو گھڑ لیا ہے؟ بلکہ وہ تو ایسا حق ہے جو تمھارے رب کی طرف سے اس لیے آیا ہے تا کہ تم اس کے ذریعہ ان لوگوں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا؛ تا کہ وہ لوگ صحیح راستے پر آجائیں ﴿٣﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کو چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے اور سفارش کرنے والا بھی نہیں ہے، کیا پھر بھی تم (اتنی سی بات پر بھی) دھیان نہیں کرتے ﴿۴﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان سے لے کر زمین تک ہر ایک کام کی (خود) تدبیر (انتظام) کرتے ہیں، پھر وہ کام ایک ایسے دن میں چڑھ کر اس کے پاس پہنچ جاتا ہے جس کی مقدار تمھاری گنتی سے ایک ہزار سال ہوتی ہے ﴿۵﴾ وہی (اللہ) ہیں جو ہر چھپی اور کھلی چیز کے جاننے والے ہیں، بہت زبردست ہیں (سب پر) رحم کرنے والے ہیں ﴿٦﴾

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ
سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ
وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا
كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳

جس نے ہر چیز پیدا کی، جو بہت اچھی بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی ﴿۷﴾ پھر اس (انسان) کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی ﴿۸﴾ پھر اس کو برابر بنایا①، اس میں اپنی روح پھونکی اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیے (اے انسانو!) تم (اللہ تعالیٰ کا) بہت کم شکر ادا کرتے ہو ﴿۹﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے: کیا جب ہم (فنا ہو کر) زمین میں گم ہو جائیں گے② تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا ہوں گے؟ بلکہ وہ تو اپنے رب کی ملاقات ہی کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۰﴾ (اے نبی!) تم کہو: تم کو تو موت کا فرشتہ پورا وصول کر لے گا③ جو تم پر مقرر (یعنی متعین) کیا گیا ہے، پھر تم کو اپنے رب کے پاس واپس لے جایا جائے گا ﴿۱۱﴾

(اے نبی!) کاش تم وہ منظر بھی دیکھو! جب یہ گنہگار لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے (کھڑے) ہوں گے (کہتے ہوں گے) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا، سو ہم کو (دنیا میں دوبارہ) واپس بھیج دیجیے، اب ہم نیک کام کریں گے ہم کو پورا یقین آ گیا ﴿۱۲﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو (پہلے ہی سے) اس کی ہدایت (یعنی راستہ) سمجھا دیتے؛ لیکن میری طرف سے جو بات کہی گئی تھی وہ سچ ہو کر کے ہی رہی کہ میں جنات اور لوگ سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا ﴿۱۳﴾

---

① ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء ٹھیک ٹھاک درست بنائے۔
② یعنی نیست و نابود ہو جائیں گے۔ ③ یعنی تمھاری روح قبض کر لے گا۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ

سوتم (عذاب کا) مزہ چکھو؛ کیوں کہ تم اپنے آج کے دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے، ہم نے بھی تم کو بھلادیا① اور جو اعمال تم کرتے تھے اس کے بدلے ہمیشہ کے عذاب کا تم مزہ چکھو ﴿۱۴﴾ ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو اس سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور وہ اپنے رب کی حمد (یعنی تعریف) کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ لوگ (ایمان لانے سے) تکبر نہیں کرتے ﴿۱۵﴾ ان کے پہلو (کروٹیں ان کے) سونے کی جگہوں (یعنی بستروں) سے جدا رہتے ہیں (اور) وہ ڈر اور امید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں② اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں ﴿۱۶﴾ سو کسی بھی شخص کو معلوم نہیں ہے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان (اللہ کے یہاں) ان کے لیے چھپا کر رکھا گیا جو اعمال وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿۱۷﴾ بھلا وہ شخص جو ایمان والا ہو کیا وہ نافرمان کی طرح ہوسکتا ہے؟ وہ آپس میں برابر نہیں ہوسکتے ﴿۱۸﴾ چناں چہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے سو ان کے لیے جنت ٹھکانہ ہے③ جو کام وہ لوگ کرتے تھے اس کی مہمانی میں (یہ) دیا جائے گا ﴿۱۹﴾ اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تھی سو ان کا ٹھکانہ تو جہنم کی آگ ہے،

① یعنی رحمت اور مہربانی سے یاد نہیں کیے جاویں گے۔ ② ڈر: عبادت کے قبول نہ ہونے کا یا عتابِ الٰہی کا اور ''امید'' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عبادت قبول ہوگی اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا۔ ③ یعنی مستقل قیام کے باغات۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ۝۲۰ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝۲۱ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ
ع ۱۱ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۝۲۲ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ
وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۝۲۳ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ
وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ۝۲۴

جب جب بھی وہ اس (آگ) سے نکلنا چاہیں گے تو وہ اس میں واپس لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: کہ آگ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اس کا مزہ تم لوگ چکھو ﴿۲۰﴾ اور ہم ان (کافروں) کو بڑے عذاب سے پہلے (دنیا میں) کم درجے کے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے، شاید کہ وہ لوگ (کفر سے واپس) لوٹ جاویں ﴿۲۱﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی گئی، پھر اس نے (اپنے رب کی) اس (بات) سے منہ پھرا لیا، یقیناً ہم (ایسے) مجرموں سے بدلہ لے کر رہیں گے ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، لہٰذا تم (اے نبی!) اس کے ملنے کے بارے میں کسی طرح کا شک نہ کرو① اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا ﴿۲۳﴾ اور ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو جب انھوں نے (برے حالات پر) صبر کیا تو (دین میں) ایسا پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کو راستہ بتاتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ﴿۲۴﴾

---

① لقاء بمعنی ملاقات: (۱) ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا ''جس طرح موسیٰ کو تورات کتاب دی گئی اس طرح آپ کو قرآن ملے اس میں کوئی شک نہ ہو''۔ (۲) ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام سے نبی کریم ﷺ کی ایک ملاقات معراج میں ہوئی، پھر دوسری ملاقات قیامت میں ہوگی، اس بارے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ (۳) ضمیر کا مرجع ہے ''سخت حالات''۔ آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے کتاب دی گئی، لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کو ستایا گیا، سخت حالات کا آپ کو سامنا کرنا پڑا، اس میں بتلانا ہے کہ آپ ﷺ کو بھی دشمنوں کی طرف سے سخت حالات پیش آئیں گے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ
اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا
تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

جن باتوں میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے تمھارے رب یقیناً قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دیں گے ﴿۲۵﴾ اور کیا ان (مکہ کے کافروں) کو (اس بات سے) کوئی ہدایت نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر دیا کہ ان کے مکانوں میں یہ (خود) چلتے پھرتے ہیں①، یقیناً اس میں تو (عبرت کی) بڑی نشانیاں ہیں، تو کیا وہ لوگ سنتے نہیں ہیں؟ ﴿۲۶﴾ اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو کھینچ کر (یعنی چلا کر) خشک (چٹیل) زمین تک پہنچا دیتے ہیں②، پھر ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے ان کے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں③، تو کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں؟ ﴿۲۷﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو (یہ بتاؤ) یہ (آخری) فیصلہ کب ہوگا؟④ ﴿۲۸﴾ تو تم (جواب میں) کہہ دو کہ: فیصلے کے دن ان کافروں کو ان کا ایمان کوئی نفع نہیں دے گا اور ان کو ڈھیل نہیں دی جاوے گی ﴿۲۹﴾ لہٰذا تم ان (کافروں) کا خیال چھوڑ دو⑤ اور انتظار کرتے رہو، یقیناً وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کے مکانوں کے پاس سے وہ آتے جاتے ہیں۔

② ایک علاقے کی زمین نرم ہے، زیادہ بارش کی متحمل نہیں، وہاں پوری بارش برسائی جاوے تو نقصان ہوسکتا ہے؛ اس لیے دوسری زمین پر پانی برسا کر دریا اور نہروں کے ذریعہ اس علاقے میں پانی پہنچایا جاتا ہے (یعنی بارش کا پانی برسا کر کسی اور جگہ، پھر اس کو ندی نالوں کے ذریعہ چلا کر دوسرے علاقے میں لے جاتے ہیں اور دوسری جگہ اس سے کھیتی اگتی ہے)۔

③ یہاں آیت میں ''انعام'' یعنی جانور مقدم ہے، حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نزولِ قرآن کے دور میں عربوں کی معیشت کا مدار جانوروں پر تھا۔ ④ آخری فیصلے سے مراد قیامت کا دن ہے یا فیصلہ کن موقع ''غزوۂ بدر'' مراد ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) سو تم ان کافروں کی طرف سے دھیان ہٹا دو۔ یا ان کی پرواہ نہ کرو، یا ہلاک کر دیوے ایسے غم میں مت پڑو۔

سورۃ الاحزاب

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں تہتر (۷۳) یا (۷۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ انفال یا سورۂ آلِ عمران کے بعد اور سورۂ مائدہ سے پہلے نوے (۹۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

جماعتوں اور ٹولیوں اور گروہوں کو احزاب کہتے ہیں۔ مشرکین کی بہت ساری جماعتوں نے ۵ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا، ان کے دفاع کے لیے جو جنگ لڑی گئی اس کو غزوۂ احزاب کہتے ہیں، اس کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔

اس سورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں حضرت زید ﷺ کا نام صراحۃً آیا ہے، پورے قرآن میں انہی ایک صحابی کا نام اس سورت میں صراحۃً مذکور ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الۡكٰفِرِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا ۙ۱
وَّ اتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ۙ۲ وَّ تَوَكَّلۡ عَلَی
اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیۡلًا ۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ
اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـئِیۡ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدۡعِیَآءَكُمۡ اَبۡنَآءَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ
قَوۡلُكُمۡ بِاَفۡوَاهِكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَ هُوَ یَهۡدِی السَّبِیۡلَ ۴ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ
هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ مَوَالِیۡكُمۡ ؕ
وَ لَیۡسَ عَلَیۡكُمۡ جُنَاحٌ فِیۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم کافروں کا اور منافقوں کا کہنا مت مانو، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر چیز کو) بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اور جو وحی تم پر تمھارے رب کی طرف سے بھیجی جائے اس پر تم چلو، جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲﴾ اور تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، اور کام بنانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور اپنی جن بیویوں سے تم ظہار کرتے ہو اس نے ان کو تمھاری (سچی) مائیں نہیں بنادیا اور تمھارے منہ بولے بیٹوں (یعنی لے پالک) کو تمھارے (حقیقی) بیٹے نہیں بنایا، یہ تو تمھاری بات ہی بات ہے جو تم منہ سے کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ تو سچی بات کہتے ہیں اور وہی سیدھا راستہ بتلاتے ہیں ﴿۴﴾ تم ان کو ان کے (حقیقی) باپوں کے نام سے پکارا کرو، یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورے انصاف کا ہے، پھر اگر تم کو ان کے (اصلی) باپ معلوم نہیں ہے تو وہ تمھارے دینی بھائی اور تمھارے دوست ہیں اور تم سے جو بھول چوک ہو جائے اس کی وجہ سے تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا؛ لیکن جو کام تم اپنے دلوں سے جان بوجھ کر کرو (اس میں گناہ ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٦﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٨﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ نبی ایمان والوں کے ساتھ (خود) ان کی جان (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں ① اور اس (نبی) کی بیویاں ان (ایمان والوں) کی مائیں ہیں ②؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق رشتے دار (دوسرے) ایمان والوں (انصار) اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے بارے میں) زیادہ حق دار ہیں؛ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی احسان کرنا چاہو ③، کتاب (یعنی قرآن یا لوحِ محفوظ) میں یہ حکم (ہمیشہ کے لیے) لکھا جا چکا ہے ﴿۶﴾ اور (وہ زمانہ بھی ذرا یاد کرو) جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد (یعنی اقرار) لیا تھا اور تم سے اور نوح ④ اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہم السلام) سے (بھی عہد لیا تھا) اور ہم نے ان سب سے پکا اقرار لیا تھا ﴿۷﴾ تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں وہ (اللہ تعالیٰ) سوال کریں ⑤ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایمان والوں کے لیے یہ نبی ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ نزدیک ہے (تیسرا) نبی سے ایمان والوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے۔

② یعنی تعظیم و تکریم میں ماؤں کی طرح ہیں۔

③ تو ان کے لیے وصیت کر دو یا زندگی میں تحفہ دے دو۔

④ نکتہ: کسی موقع پر عمومی تذکرہ کے بعد چند حضرات کے خصوصی تذکرے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

⑤ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کس قدر سچائی اور پختگی سے کام کیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۟ۚ ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ
وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَاِذْ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ
قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ
مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تم پر (کیسا) احسان کیا وہ (ذرا) یاد کرو جب کہ بہت سارے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے، تو ہم نے ان پر ایک آندھی اور ایسے (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہیں آرہے تھے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۹﴾ جب کہ وہ (سب لشکر) تمھارے اوپر کی طرف سے اور تمھارے نیچے کی طرف سے چڑھ کر آئے① اور جب آنکھیں (دہشت کی وجہ سے) کھلی کی کھلی رہ گئیں② اور کلیجے منہ کو آنے لگے③ اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے④ ﴿۱۰﴾ اس وقت ایمان والوں کی (بڑی) آزمائش ہوئی اور وہ زور سے (پورے پورے) ہلا دیے گئے ﴿۱۱﴾ اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ کہنے لگے کہ: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ تو ایک دھوکہ ہی تھا ﴿۱۲﴾ اور جب ان (منافقوں) میں کی ایک جماعت کہنے لگی: اے یثرب (یعنی مدینہ) والو! تم کو (یہاں) ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے⑤ سو تم واپس چلے جاؤ، تو ان میں سے ایک جماعت (گھر رہنے کی) نبی سے اجازت مانگنے لگی، وہ کہنے لگے کہ: ہمارے گھر تو کھلے پڑے ہیں؛

① مکہ کی طرف سے آنے والے متحدہ لشکر کو ''فوق'' اور بنی قریظہ جو مدینہ میں رہتے تھے وہ ''اسفل'' یہ ایک تفسیر ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور جب آنکھیں بدلنے لگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور دل تو گلوں کو پہنچ گئے۔
④ سختی کے موقع پر غیر اختیاری وساوس آنے لگتے ہیں اور اس پر پکڑ نہیں ہوتی۔ ⑤ اس لیے کہ یہاں موت کا خطرہ ہے۔

وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑬ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ
سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ⑭ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ
قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ⑮ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ
فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑯ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ⑰

حالاں کہ وہ کھلے پڑے نہیں ہیں①، وہ تو صرف بھاگنا ہی چاہتے ہیں ﴿۱۳﴾ اور اگر اس (مدینہ) کے اطراف سے کوئی (دشمن کا لشکر) ان پر چڑھ آوے، پھر ان سے فتنہ (وفساد) کی شرکت کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور (فتنے میں) شامل ہو جائیں گے② اور (اس وقت) وہ گھروں میں تھوڑی دیر ہی ٹھہریں گے ﴿۱۴﴾ حالاں کہ اس (خندق کی لڑائی) سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ (دشمن سے) پیٹھ پھرا کر نہیں جائیں گے③ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا ﴿۱۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگ بھی جاؤ گے تو بھی یہ بھاگنا تم کو ہرگز (کچھ بھی) فائدہ نہیں دے گا④ اور اس (بھاگنے کی) صورت میں تم کو (زندگی سے) فائدہ اٹھانے کا تھوڑا سا ہی موقع دیا جائے گا ﴿۱۶﴾ (اے نبی! ان کو) تم پوچھو: وہ کون ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکتا ہے؟ اگر وہ تم کو برائی پہنچانے کا ارادہ کرے⑤ یا تم کو رحمت⑥ پہنچانے کا ارادہ کرے⑦ اور وہ خود کے لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے کوئی حمایت کرنے والا اور کوئی مدد کرنے والا نہیں پائیں گے ﴿۱۷﴾

① یعنی دیواریں کچی اور مکان غیر محفوظ ہیں۔ ② یعنی مسلمانوں سے لڑنے کے لیے ان کو کہا جاوے تو فورا بلا تاخیر گھروں کی پروا کیے بغیر مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں شامل ہو جاویں گے۔ ③ غزوۂ بدر میں شرکت نہ کر سکنے کا مخلصین کو واقعی صدمہ تھا اور آئندہ کے لیے انھوں نے مضبوط عزائم کیے تھے، جبکہ منافقین نے بس دکھاوے کے لیے کچھ عزائم کیے تھے۔
④ مقدر کی موت وقت پر آ کر ہی رہتی ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ کون ہے کہ اگر (اللہ تعالیٰ) تم کو برائی پہنچانے کا اردہ کرے تو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکتا ہو؟۔ ⑥ دنیوی رحمت یعنی زندگی مل بھی گئی تو آخرت کے مقابلہ میں بہت معمولی ہے۔
⑦ تو وہ کون ہے جو تم سے رحمت کو روک لیوے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ
اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ
حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ
ع ۱۸ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان سب کو جانتے ہیں جو لوگ (جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں ① سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے پاس چلے آؤ، یہ لوگ لڑائی میں آتے ہی نہیں؛ مگر بہت ہی کم ②﴿۱۸﴾ (آتے بھی ہیں تو) تم (یعنی مسلمانوں) پر وہ لالچ رکھتے ہوئے، پھر جب ڈر کا وقت آجائے تو (اے نبی!) تم ان کو دیکھو کہ وہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آنکھیں (یعنی پتلیاں) اس طرح چکراتی ہیں جس طرح کسی شخص پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے، پھر جب خوف (یعنی خطرہ) دور ہو جائے تو وہ مال کی پوری لالچ میں تم پر تیز تیز زبانیں چلاتے ہیں، (حقیقت میں) یہ لوگ ایمان نہیں لائے ہیں، سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۱۹﴾ یہ (منافقین اب تک یہ) سمجھتے ہیں کہ ابھی تو (مکہ والوں کے) لشکر گئے نہیں ہیں اور اگر (بالفرض دوبارہ) لشکر آجاویں تو ان (منافقین) کی چاہت یہ ہوگی، کاش کہ وہ دیہات میں جا کر رہیں ③ (وہیں سے) تمھاری خبریں معلوم کرتے رہیں اور اگر یہ (بزدل منافق) تمھارے درمیان رہ بھی گئے ہو تو تھوڑی سی ہی وہ لڑائی لڑیں گے ④﴿۲۰﴾

① نسبی یا وطنی اخوت مراد ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) مگر کبھی کبھی۔
③ (دوسرا ترجمہ) دیہاتوں میں نکلے ہوئے ہو۔
④ یعنی لڑائی میں تھوڑا سا حصہ لے لیں گے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ
وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ
شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے، اس شخص کے لیے بھی جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی امید (یعنی ڈر) رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتا ہو① ﴿۲۱﴾ اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھ لیا تو کہنے لگے: یہ تو وہی بات ہے جس کا ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعہ نے ان کے ایمان اور اطاعت (یعنی فرماں برداری) کو بڑھا دیا ﴿۲۲﴾ کتنے ایمان والے مرد ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا وہ سچا (یعنی پورا) کر کے دکھلا دیا، سو ان میں سے کوئی تو وہ ہیں جو اپنی ذمے داری کو پورا کر چکا ہے② اور ان میں سے کوئی تو (شہادت کا) انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے (اپنے ارادوں کو) ذرا بھی نہیں بدلا ﴿۲۳﴾ تا کہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا انعام دیویں اور اگر چاہیں تو منافقین کو عذاب دیویں یا ان کو توبہ کی توفیق دیویں (اور قبول کر لیویں) یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے پورے غصہ کے ساتھ (اس طرح) واپس کر دیا کہ ان کو کوئی بھلائی ہاتھ میں نہیں آئی③ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی طرف سے لڑائی کے لیے کافی ہو گئے④ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے طاقت والے ہیں، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۵﴾

---

① ذکر اللہ کی کثرت مطلوب ہے۔ ② یعنی شہید ہو گیا۔ ③ یعنی مسلمانوں کو ہرا دینے کی ان کی مراد پوری نہ ہوئی۔ ④ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنگ کی نوبت نہیں آئی اور کافر ناکام واپس گئے۔

وَاَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ ظَاهَرُوۡهُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ صَیَاصِیۡهِمۡ وَقَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ
الرُّعۡبَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ وَتَاۡسِرُوۡنَ فَرِیۡقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوۡرَثَكُمۡ اَرۡضَهُمۡ وَدِیَارَهُمۡ
وَاَمۡوَالَهُمۡ وَاَرۡضًا لَّمۡ تَطَـُٔوۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ ع
لِّاَزۡوَاجِكَ اِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَهَا فَتَعَالَیۡنَ اُمَتِّعۡكُنَّ وَاُسَرِّحۡكُنَّ
سَرَاحًا جَمِیۡلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنۡ یَّاۡتِ مِنۡكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ
یُّضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ ضِعۡفَیۡنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرًا ﴿۳۰﴾

اور جن اہلِ کتاب نے ان (مشرکین) کی مدد کی تھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کے قلعوں سے اتار لائے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ (اے مسلمانو! ان میں سے) ایک جماعت کو تم قتل کر رہے تھے اور (ان میں سے) بہت ساروں کو تم قیدی بنا رہے تھے ﴿۲۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کی زمین کا ان کے گھروں کا اور ان کے مالوں کا اور ایسی زمین کا جن پر تم نے ابھی تک قدم بھی نہیں رکھا وارث (یعنی مالک) بنا دیا① اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾

(اے نبی!) تم اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال سامان (تحفہ میں) دے دوں اور میں تم کو اچھی طرح رخصت کر دوں ﴿۲۸﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک عورتوں کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ اے نبی کی عورتو! جو تم میں سے کھلی بے حیائی کا کام کریں② تو ایسی عورت کی سزا بڑھا کر دو گنا عذاب کر دیا جائے گا اور ایسا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۳۰﴾

---

① خیبر کی فتح کی طرف اشارہ ہے، اسی طرح مستقبل میں جو دوسری فتوحات ہونے والی ہے اس کی بھی خوش خبری دی گئی جو خلافت راشدہ کے دور میں آنکھوں کے سامنے آگئی۔

② مراد ہر وہ کام ہے جس سے حضور ﷺ کو تکلیف ہو۔ (نبی ﷺ کے گھرانے کی عورتوں سے زنا کا صدور ہو ہی نہیں سکتا)

نوٹ: واقعہ کی تفصیل خطبات محمود میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا
رِزْقًا كَرِيْمًا ۝۳۱ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۳۲ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط

اور جو عورت تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے تو ہم اس کو اس کا ثواب ① دوگنا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ﴿۳۱﴾ اے نبی کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو ② اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتی ہو ③ تو تم نزاکت (یعنی لچک) کے ساتھ بات نہ کیا کرو، سو (اس کی وجہ سے) جس کے دل میں روگ ہوتا ہے ④ وہ لالچ کرنے لگے گا ⑤ اور بھلائی والی باتیں تم کہا کرو ⑥ ﴿۳۲﴾ اور (اے ایمان والی عورتو!) تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو ⑦ اور پہلی جاہلیت کی طرح (پرائے مردوں کو) اپنا بناؤ سنگھار (یعنی میک اپ) دکھلاتی مت پھرو اور تم نماز قائم کرتی رہو اور تم زکوۃ دیتی رہو اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو،

---

① یعنی آخرت میں۔ ② آیت میں جو حکم ہے وہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے؛ لیکن امہات المومنین کو اس حکم پر عمل خصوصی اہتمام کے ساتھ کرنا ہے۔ ③ امہات المومنین میں تقویٰ کا ہونا یہ ایک ظاہری بات ہے؛ لیکن یہ یاددہانی کرانی ہے کہ تمھاری فضیلت کی بنیاد تقویٰ ہے جس کا ہمیشہ لحاظ رہے۔ ④ منافقوں کے دلوں کے اندر ناپاک شہوت ہوتی ہی تھی؛ لیکن اگر کوئی مخلص ایمان والے کا دل حرام شہوت کی طرف مائل ہوا تو وہ بھی نفاق کا ایک شعبہ ہے اور دل کا ایک گناہ ہے۔
⑤ یعنی دل میں غلط خیال قائم کرے گا۔ ⑥ یعنی ایسی پھیکی بات جس میں نرمی نہ ہو، نزاکت نہ ہو، چوں کہ نزاکت والی بات سے سننے والے کے دل میں غلط شہوت پیدا ہوتی ہے؛ اس لیے عفت اور پاک دامنی کے قانون کے مطابق اُکھڑے ہوئے انداز میں بات کریں؛ تاکہ سامنے والے کے دل میں کوئی گندی لالچ پیدا نہ ہو۔ ظاہر بات ہے کہ ایسی نزاکت والی نرم بات امہات المومنین کر ہی نہیں سکتی (ان کو سنا کر امت کی عام عورتوں کو خاص تاکید ہے)؛ اس لیے عورت کی آواز میں جو ایک عام فطری، طبعی نرمی اور مٹھاس ہوتی ہے ایسے لہجے سے اجنبی مردوں کے سامنے ہرگز نہ بولیں؛ لیکن اتنا ضرور لحاظ رکھیں کہ سامنے والے کو اذیت اور تکلیف پہنچے اس انداز سے بھی کوئی عورت کسی مرد سے بات نہ کریں، یہ بداخلاقی ہے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) ٹھہری رہو۔ آج کی عورت سب کچھ بن رہی ہے عورت عورت ہی نہیں بن رہی۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ (ہر قسم کی) گندگی تم سے دور رکھیں اور تم کو پورا پاک صاف رکھیں ﴿٣٣﴾ اور تمھارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی (یعنی قرآن کی) جو آیتیں اور حکمت (یعنی سنت) کی باتیں (پڑھ کر) سنائی جاتی ہیں① ان کو یاد رکھو②، یقیناً اللہ تعالیٰ تو راز جاننے والے، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿٣٤﴾

یقیناً مسلمان (یعنی فرماں بردار) مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں③ اور عبادت کرنے والے مرد اور عبادت کرنے والی عورتیں اور سچائی والے مرد اور سچائی والی عورتیں④ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے (یعنی دل سے جھکنے والے) مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور (اپنی شرمگاہ کی) حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ تعالیٰ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں⑤، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا (شان دار) بدلہ تیار کر رکھا ہے ﴿٣٥﴾

① اس آیت سے بعض علما نے یہ مسئلہ نکالا کہ حدیث شریف کی تلاوت ثواب کی نیت سے جائز ہے۔ ② یعنی خود عمل کرو اور دوسروں کو پہنچادو۔ نوٹ: قرآن وسنت کی خدمت جس گھرانے کو نصیب ہو وہ اس نعمت کی خصوصی قدر کریں۔
③ ''مسلمین'' سے اعمالِ اسلام اور ''مؤمنین'' سے عقائد کا بیان ہے۔ ④ بات بھی سچی اور عمل ریا سے پاک، عمل میں کم ہمتی اور سستی نہ ہو ⑤ مراد: صبح شام اور مختلف اوقات کی جو دعائیں احادیث میں بتائی گئیں ہیں ان کا اہتمام (از ملفوظات)۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۳۶ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا
زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۳۸

اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں① تو کسی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورت کو اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا ﴿۳۶﴾ اور (اے نبی!) جس آدمی (یعنی زیدؓ) پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور تم نے بھی اس پر احسان کیا اس سے تم جب کہہ رہے تھے کہ تم اپنی بیوی (زینبؓ) کو اپنے نکاح میں رہنے دو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو② اور (اے نبی!) تم اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے ہی والے تھے اور تم لوگوں (کے طعنے) سے ڈر رہے تھے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا چاہیے، پھر جب زید نے اس (عورت) سے (اپنی) حاجت پوری کر لی③ تو ہم نے اس (زینب) سے تمھارا نکاح کرادیا؛ تاکہ ایمان والوں کے لیے اپنے منہ بولے (یعنی لے پالک) بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کوئی تنگی (یعنی گناہ اور حرج) نہ رہے، جب کہ ان لے پالکوں نے ان (اپنی بیویوں) سے (طلاق دے کر) تعلق ختم کر دیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہنے والا تھا ﴿۳۷﴾ اللہ تعالیٰ نے جو کام نبی کے لیے طے کر لیا ہو اس کام میں نبی پر کوئی اعتراض نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو پہلے گزرے ہوئے لوگوں (یعنی نبیوں) میں بھی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی تقدیر کا جو پہلے سے مقدر ہوتا ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کسی بات کا حکم کر دیں۔ ② یعنی طلاق دینے اور حق کو ادا کرنے میں کوتاہی سے بچو۔ ③ تعلق ختم کر دیا۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ ع
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾

(نبی) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگوں تک پہنچایا کرتے ہیں اور وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ہیں اور حساب لینے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں① ﴿۳۹﴾ محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے (نسبی) باپ نہیں ہیں؛ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۰﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو ﴿۴۱﴾ اور صبح و شام تم اس کی تسبیح پڑھو ﴿۴۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تمھارے اوپر (خود) رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی (رحمت کی دعا کرتے ہیں)؛ تا کہ وہ تم (مسلمانوں) کو اندھیریوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں اور وہ ایمان والوں پر بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۴۳﴾ جس دن وہ (مسلمان) اس (اللہ تعالیٰ) کو ملیں گے تو ان کا استقبال (خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سلام سے ہوگا② اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عزت والا بدلہ تیار کر رکھا ہے ﴿۴۴﴾ اے نبی! یہ بات یقینی ہے کہ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور (ایمان والوں کے لیے) خوش خبری سنانے والا اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۵﴾

---

① اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

② یعنی اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائیں گے "السلام علیکم"۔ (جب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سلامتی کا پروانہ مل جاوے گا تو پھر آگے کوئی خطرہ ہی نہ رہے گا)

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا
كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ
تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا
جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ
خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ز

اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے[1] اور (ہدایت کی) ایک روشنی پھیلانے والا چراغ بنا کر ﴿۴۶﴾ اور تم ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے ﴿۴۷﴾ اور تم کافروں اور منافقوں کی بات مت مانو اور ان کی (طرف سے جو) تکلیف (پہنچے اس) کی پرواہ (یعنی خیال) مت کرو اور تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہیں ﴿۴۸﴾ اے ایمان والو! جب تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کر لیا ہو، پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہی ان کو طلاق دے دی ہو[2] تو تمھارے لیے ان (عورتوں) کے ذمے کوئی عدت نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو، سو تم ان عورتوں کو فائدہ پہنچا دو[3] اور تم ان عورتوں کو اچھے طریقے سے رخصت کر دو ﴿۴۹﴾ اے نبی! جن کا مہر تم نے ادا کر دیا ہو وہ تمھاری بیویاں (چار سے زائد) ہم نے (خاص) تمھارے لیے حلال کر دی ہیں اور جو غنیمت کا مال اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اس میں سے جو باندیاں تمھاری مالکی میں آ گئیں وہ بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں بھی (حلال ہیں) جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی ہے،

---

(۱) دعوت الی اللہ، مشکل کام جو اللہ تعالیٰ کی مدد سے آسان ہوگا۔

(۲) یعنی جماع اور خلوت سے پہلے۔ (۳) یعنی تحفہ دے دو۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۰ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝۵۱

اور ایمان والی عورت کو جو بغیر مہر کے اپنی ذات نبی (کے ساتھ نکاح کرنے) کے لیے (ہدیہ کے طور پر) پیش کر دیویں، شرط یہ ہے کہ نبی اس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کریں (وہ بھی حلال ہے) یہ تمام احکام تمھارے (یعنی نبی کے) لیے خاص ہیں، دوسرے ایمان والوں کے لیے نہیں، پکی بات یہ کہ ان (عام مسلمانوں) پر جو احکام ہم نے ان کی بیویوں اور ان کی باندیوں کے بارے میں مقرر کیے ہیں وہ ہم کو معلوم ہیں (نبی کے لیے بعض احکام اس لیے خاص کیے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۰﴾ ان (بیویوں) میں سے (اے نبی!) جس (کی باری) کو تم چاہو ملتوی کر دو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو (باری سے) الگ کر دیا ہو ان میں سے جس عورت کو بھی اپنے پاس واپس بلانا چاہو تو اس میں تمھارے لیے کوئی گناہ نہیں ہے[۱]، اس میں زیادہ امید ہے کہ ان (سب عورتوں) کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور ان (بیویوں) کو کوئی غم نہیں ہوگا اور آپ ان کو جو کچھ بھی دو گے اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں گی اور (اے مسلمانو!) تمھارے دلوں کے اندر جو کچھ ہے[۲] اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے اور بڑے حلم والے ہیں ﴿۵۱﴾

---

(۱) یعنی باری ضروری نہیں پھر بھی آپ ان کے یہاں رات گزارے۔

(۲) حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے جو خصوصیات ہیں اس پر کوئی دل میں غلط خیال نہ لاوے، اپنے دل کو بے جا اشکالات والے، بے ادبی بھرے خیالات سے محفوظ رکھیں۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا
مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝۵۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا ع
بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ
فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي
النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ

اس (یعنی اوپر جو بتائی گئیں یا موجودہ عورتوں) کے بعد دوسری عورتیں تمھارے لیے حلال نہیں ہیں اور یہ بھی جائز نہیں کہ تم ان (موجودہ عورتوں) کے بدلے میں کسی دوسری عورت سے نکاح کرلو؛ اگر چہ ان (عورتوں) کی خوبی تم کو پسند آئی ہو①؛ مگر جو باندیاں تمھاری مالکی میں آئیں (وہ تمھارے لیے حلال ہے) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کی نگرانی کرنے والے ہیں ﴿۵۲﴾ اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل مت ہوؤ؛ الا یہ کہ تم کو کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دے دی گئی ہو، وہ بھی اس طرح (آؤ) کہ تم کو اس (کھانے) کے پکنے کے انتظار میں بیٹھے نہ رہنا پڑے؛ لیکن جب تم کو بلایا جاوے تب جاؤ، پس جب تم کھانہ کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور آپس میں باتوں میں جی لگا کر بیٹھے مت رہو، حقیقت میں تمھاری اس بات سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے، پس وہ (نبی) تم کو کہتے ہوئے شرماتے ہیں② اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں (کسی سے) نہیں شرماتے③ اور جب تم ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی سامان مانگنے جاؤ تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ طریقہ تمھارے دلوں کو اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے④

---

①(دوسرا ترجمہ) ان (عورتوں) کا حسن تم کو پسند آئے۔
نوٹ: چوں کہ اکثر و بیشتر نکاح کی رغبت حسن و جمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔
②اس لیے وہ تمھارا لحاظ کرتے ہیں۔
③(دوسرا) کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔
④ آج تک دل صاف رہے ہیں، آئندہ بھی رہے۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ
ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾

اور تمھارے لیے بالکل جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور تمھارے لیے نبی کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے، یہ (ان کی بیویوں سے نکاح کرنا) یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا گناہ ہوگا ﴿۵۳﴾ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس (چیز) کو چھپاؤ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۴﴾ ان (نبی کی عورتوں) پر اپنے باپوں کے سامنے اور اپنے بیٹوں کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے بیٹوں (یعنی بھتیجوں) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی بہنوں کے بیٹوں (یعنی بھانجوں) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی عورتوں (جن سے عام طور پر ملنا جلنا رہتا ہے) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی باندیوں① کے سامنے (بغیر پردہ آنے میں) کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، یقین رکھو ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ﴿۵۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود (یعنی رحمت) بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان (محمد ﷺ) پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو (جان بوجھ کر) تکلیف دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے لیے عذاب تیار کر کے رکھا ہے جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۵۷﴾

① ''مَامَلَکَتْ'' کے لفظ میں غلام، باندی دونوں شامل ہے؛ لیکن غلام سے بالغ ہونے سے پہلے مراد لیا جائے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا
ع وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي
الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا
ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾

اور جو لوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو جنھوں نے کوئی گناہ کا کام نہیں کیا ہو (پھر بھی) تکلیف پہنچاتے ہیں تو ایسے لوگوں نے اپنے اوپر بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے① ﴿۵۸﴾

اے نبی! تم اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور (قیامت تک آنے والی تمام) ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی چادریں (تھوڑی سی) اپنے (منہ کے) اوپر جھکا (یعنی لٹکا) لیا کریں، اس طریقے میں اس بات کی زیادہ امید ہے کہ وہ (آزاد عورت ہے یہ) پہچان لی جائیں گی؛ لہذا وہ ستائی نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۹﴾ اگر منافق لوگ اور جن کے دلوں میں (ناپاک شہوت کی) بیماری ہے وہ اور وہ لوگ جو مدینہ میں (یا کسی بھی شہر میں) جھوٹی خبریں پھیلایا کرتے ہیں② وہ (سب) اپنے کاموں سے رک نہیں گئے تو ہم تم کو ان پر ضرور مسلط کردیں گے③، پھر وہ لوگ تھوڑے دن سے زیادہ تمھارے ساتھ اس (مدینہ) میں رہ نہیں سکیں گے ﴿۶۰﴾ ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) لعنت کی گئی ہے، جہاں کہیں بھی وہ ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور ان کو ایک ایک کرکے قتل کردیا جاوے گا④ ﴿۶۱﴾

① جو مسلمان شرعی طور پر مستحق نہ ہو اس کو ایذا دینا حرام ہے۔

② جن افواہوں کی وجہ سے مسلمانوں میں تشویش اور پریشانی پھیل جائے وہ حرام ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تو ہم ضرور ایسا کریں گے تم ان کے خلاف کھڑے ہوں گے۔ ④ علانیہ بغاوت کی یہ سزا ہے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ
عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا
الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ
اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ع

اللہ تعالیٰ کا یہی دستور پہلے (زمانے میں) جو لوگ گزر گئے ان میں بھی جاری رہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور (یعنی معمول) میں کوئی تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے ﴿۶۲﴾ یہ (کافر) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو تم (جواب میں) کہو کہ: اس (قیامت) کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے اور تم کو کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی (آ گئی) ہو ﴿۶۳﴾ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے[1] اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کی ہے ﴿۶۴﴾ اس (آگ) میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہ نہ (اپنا) کوئی حمایت کرنے والا، اور نہ کوئی مدد کرنے والا پائیں گے ﴿۶۵﴾ جس دن ان کافروں کے چہروں کو آگ میں الٹ پلٹ کیا جائے گا[2] تو وہ (کافر) لوگ کہیں گے: اے کاش کہ ہم نے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کا کہنا مان لیا ہوتا ﴿۶۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے (دنیا میں) اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا[3]، سو انھوں نے ہم کو (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا ﴿۶۷﴾ (عام کافر لوگ کہیں گے:) اے ہمارے رب آپ ان (سرداروں) کو دوگنا (یعنی ڈبل) عذاب دیجیے اور ان پر ایسی لعنت کیجیے جو بڑی بھاری لعنت ہو[4] ﴿۶۸﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ [2] جیسے کہ گوشت کو آگ پر بھوننے کے لیے الٹ پلٹ کیا جاتا ہے۔ ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ مجرموں کو آگ میں گھسیٹا جائے گا۔
[3] دنیوی بڑے جو گمراہی کے پیشوا ہوتے ہیں۔ [4] سرداروں کو دوہری سزا دلوا کر دل کو ٹھنڈا کرنا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ
اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا
عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ
مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
ع وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہوجاؤ جنھوں نے (تہمت لگا کر) موسیٰ (علیہ السلام) کوستایا تھا، پھر ان کی کہی بات سے ① اللہ تعالیٰ نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو بری کر دیا اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے مرتبہ والے تھے ﴿۶۹﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات بولو ② ﴿۷۰﴾ تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے (فائدے کے) لیے تمھارے (نیک) کاموں کو سنوار دیں گے ③ اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کر لی سو پکی بات یہ ہے کہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی ﴿۷۱﴾ یقین رکھو یہ امانت ④ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑ کے سامنے پیش کی تھی تو انھوں نے تو اس (کی ذمے داری) کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس (کی ذمہ داری) سے وہ سب ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا، یقیناً وہ (انسان) بہت بڑا ظالم، بہت بڑا جاہل ہے ﴿۷۲﴾ (احکام نہ ماننے کا انجام یہ ہوا) کہ اللہ تعالیٰ عذاب دیں گے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۷۳﴾

---

① یعنی جو تہمت لگائی تھی اس سے۔ ② ایسی سچی بات جس میں جھوٹ کا شائبہ نہ ہو۔ نرم کلام ہو، دل خراش نہ ہو، ہر بات سوچ کر بولے اور بول کر سوچے۔ ③ قبول کریں گے۔ ④ امانت سے مکمل شریعت مراد ہے۔

سورة السبا

(المكية)

سورۂ سبا

یہ سورت مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ لقمان کے بعد اور سورۂ زمر سے پہلے اٹھاون (۵۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں قومِ سبا اور ان کے حسین ترین اور سرسبز و شاداب ملک کا تذکرہ ہے۔

سبا ایک قوم کا نام ہے، یمن کے اطراف میں یہ لوگ آباد تھے، حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ سبا ایک شخص کا نام تھا، اس کے دس بیٹے تھے، پھر سبا ایک شہر اور پوری ایک قوم کا نام بھی بن گیا تھا، جس کو مأرب سے بھی یاد کرتے تھے، یہ یمن سے قریب تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ: سبا یہ ایک شخص کا لقب ہے اور نام عمر یا عبد شمس ہے، یہ عبد شمس بڑا فاتح تھا، بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے اس نے قیدی بنایا؛ اس لیے "سَبْيٌ" پر سے سبا ہو گیا۔

سبا کا ایک معنیٰ تجارتی سفر کے بھی آتے ہے، اور سبا کی قوم تجارت میں بڑی ماہر قوم تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ① یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کی مالکی ہے اور آخرت میں بھی تمام تعریفیں اسی (اللہ تعالیٰ) کی ہیں اور وہ بڑے حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ زمین میں جو چیز داخل ہوتی ہے اور جو چیز اس (زمین) سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس (آسمان) میں چڑھتی ہے (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جانتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے زیادہ رحم کرنے والے، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ: ہم پر تو قیامت نہیں آئے گی، تو تم (ان کو ایسا) کہو: کیوں نہیں (آئے گی)؟ میرے رب جو تمام غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں ان کی قسم! وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی① کوئی ذرہ برابر بھی چیز آسمانوں میں اور زمین میں اس (میرے رب) سے چھپتی نہیں ہے اور نہ تو اس (ذرہ) سے چھوٹی اور نہ تو (اس سے) بڑی کوئی بھی چیز مگر وہ کھلی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے ﴿۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) میرے رب کی قسم ہے! وہ (قیامت) تم پر ضرور آ کر رہے گی وہ (میرے اللہ تعالیٰ) تو غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴
وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۵ وَيَرَى
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۶ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ
كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۷ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۸ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

(قیامت اس لیے آئے گی) تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والوں کو اور جنھوں نے نیک کام کیے ان کو بدلہ دیویں کہ جن کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۴﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو ناکام ① بنانے کے لیے کوشش کی تھی ② ان کے لیے سخت قسم کا دردناک عذاب ہے ﴿۵﴾ (اے نبی!) جن لوگوں کو (آسمانی کتابوں کا) علم (یعنی سمجھ) دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے جو (قرآن) اتارا گیا ہے وہ تو حق ہے اور وہ (قرآن) اس (اللہ تعالیٰ) کا راستہ بتلاتا ہے جو بڑے زبردست ہیں، تمام خوبیوں والے ہیں ﴿۶﴾ اور کافر لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے: کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی (محمد ﷺ) بتائیں جو تم کو یہ (انوکھی) خبر دیتا ہو کہ جب تم (مر کے) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے اس وقت تم کو نئے سرے سے پیدا ہونا ہے ﴿۷﴾ پتہ نہیں اس آدمی (یعنی محمد) نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ③ یا ان کو جنون ہو گیا ہے، (نہیں) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب میں اور گمراہی میں دور جا کر کے پڑے ہیں ﴿۸﴾ بھلا ان کے آگے اور پیچھے جو آسمان ④ اور زمین ہیں کیا انھوں نے اس کو نہیں دیکھا؟

---

① آیتوں پر فضول اعتراض کرتے یا دوسروں کو ایمان لانے سے روکنا۔ ② (دوسرا ترجمہ) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے بارے میں باطل کرنے کی کوشش کی تھی اسی طرح نبی کو ہرانے کی کوشش بھی مراد لی گئی ہے۔ ③ یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بات اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی؛ بلکہ یہ خود اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں، یہ منکرین کا الزام تھا۔
④ یعنی ہر طرف سے نظر آنے والا آسمان۔

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ ع
وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ
الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾

اگر ہم چاہتے تو ان کو زمین میں دھنسا دیتے یا ہم ان پر آسمان سے کوئی ٹکڑا ہی گرا دیتے، یقیناً اس میں ہر اس بندے کے لیے (عبرت کی) بڑی نشانی ہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت رکھنے والا ہو ﴿٩﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے داوٗد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے ایک (خاص) فضل عطا کیا تھا، اے پہاڑو! تم تسبیح پڑھنے میں ان (داوٗد علیہ السلام) کے ساتھ ہو جاوٗ① اور پرندوں کو بھی (ساتھ میں پڑھنے کا حکم دیا) اور ہم نے ان (داوٗد علیہ السلام) کے لیے لوہے کو نرم کر دیا② ﴿١٠﴾ کہ (اے داوٗد!) تم پوری پوری (کشادہ) زرہیں بناوٗ اور تم کڑیوں کو (مناسب) اندازے سے جوڑو③ اور تم نیک کام کرتے رہو، تم جو (نیک) کام کرتے ہو یقین رکھو وہ سب میں دیکھتا ہوں ﴿١١﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) کے (حکم کے) آگے ہم نے ہواوٗں کو تابع بنا دیا، اس کا صبح کا سفر ایک مہینے کی دوری کا ہوتا اور اس کا شام کا سفر ایک مہینے کی دوری کا ہوتا اور ہم نے ان کے لیے پگھلے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور کتنے جنات تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس (سلیمان علیہ السلام) کے سامنے (الگ الگ) کام کرتے تھے اور جو بھی ان (جنات) میں سے ہمارے حکم سے (ہٹ کر) ٹیڑھا راستہ اپنائے گا ہم اس کو بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ﴿١٢﴾

① "اَوِّبِی" کا معنی دوہرانا، لوٹانا؛ یعنی داوٗد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ بھی وہی کلمات پڑھیں ② حلال روزی کے لیے کچھ وقت طے کرلیں یہ بھی مناسب ہے، اشیائے ضروریہ کی ایجاد خود باری تعالیٰ نے نبیوں کو سکھلائی، یہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے، صنعت، حرفت، پیشوں سے برادریاں بنا کر کسی کی حقارت کرنا اور اونچے مرتبے والا سمجھنا غلط ہے ③ ہنر، مصنوعات میں باطنی خوبی اور حسن ظاہری دونوں مطلوب اور اچھی چیز ہے؛ لیکن نیک اعمال اور ضروری دینی ذمے داری چھوڑ کر ہرگز نہیں۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ط
اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ط وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ
الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ج فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ
مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ج جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ز كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط
بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾

وہ (جنات) اس (سلیمان) کے لیے جو وہ چاہے بنادیا کرتے تھے: بڑی بڑی اونچی عمارتیں (قلعے) اور تصویریں (مجسمے) اور حوض جتنے بڑے بڑے لگن اور (بڑی بڑی) دیگیں جو (بہت بھاری ہونے کی وجہ سے) ایک ہی جگہ جمی ہوئی رہتی تھیں۔ داؤد کے گھروالو! تم (نعمتوں کے) شکر میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں بہت کم شکر کرنے والے ہوتے ہیں ﴿۱۳﴾ پھر جب ہم نے ان (سلیمان علیہ السلام) پر موت کا فیصلہ (جاری) کیا تو ان (جناتوں) کو ان (سلیمان علیہ السلام) کی موت کی خبر کسی نے نہیں دی؛ مگر زمین کے ایک کیڑے (گھن) نے (خبر دی)① جو ان کی لکڑی کو کھا رہا تھا، سو جب وہ گر پڑے تو جناتوں کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو ذلت والی تکلیف میں نہ رہتے ﴿۱۴﴾ پکی بات یہ ہے کہ سبا والوں کے لیے خود ان کی بستی میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عجیب) نشانی تھی، باغوں (باڑیوں) کی دو لائن تھی (شہر کی) داہنی طرف اور بائیں طرف، اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور تم اس (رب) کا شکر ادا کرو، پاکیزہ شہر ہے اور بہت معاف کرنے والے رب ہیں ﴿۱۵﴾ سو انھوں نے (ہدایت کی طرف) دھیان نہیں دیا② تو ہم نے ان پر زوردار بند والا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے دونوں طرف والے باغوں کو ایسے دو باغوں سے بدل دیا جس میں برے مزے والے پھل③ اور جھاؤں (کے درخت) اور تھوڑے سے بیریوں کے درخت تھے ﴿۱۶﴾

---

① بہت سی مرتبہ ضعیف کے ذریعے قوی کو علم حاصل ہوتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) سبا والوں نے (ہدایت سے) منہ پھیر لیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کانٹے والے، کڑوے درخت۔

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا
اٰمِنِيْنَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ
وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ
اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ ع ١٢ ٨

ان کی ناشکری کی وجہ سے ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم صرف بڑے ناشکروں کو ہی (ایسی) سزا دیتے ہیں ﴿١٧﴾ اور ہم نے ان (سبا والوں) کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی ہے① بہت سی ایسی آبادیاں بسائی تھیں جو (راستے پر دور سے بھی) نظر آتی تھیں اور ہم نے ان میں سفر کی منزلیں (یعنی مرحلے) مناسب فاصلوں پر رکھی تھیں (اور ہم نے کہا تھا کہ) ان (بستیوں) میں (سے) رات اور دن امن سے سفر کرو ﴿١٨﴾ تو وہ (سبا والے) کہنے لگے: اے ہمارے رب! تو ہمارے سفر کی منزلوں (یعنی مرحلوں) کو دور کر دے اور انھوں نے ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا، سو ہم نے ان کو کہانیاں (یعنی افسانہ) بنا ڈالا اور ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تتر بتر کر ڈالا، یقیناً اس واقعہ میں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے، بڑے شکر کرنے والے کے لیے (عبرت کی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿١٩﴾ اور پکی بات ہے کہ ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا (جو) خیال (قائم کیا تھا② وہ بالکل) صحیح پایا، پس ایمان والوں کی ایک تھوڑی سی جماعت کے سوا (باقی) سب لوگ اس (ابلیس) کے پیچھے چل پڑے③ ﴿٢٠﴾ اور اس (ابلیس) کا ان پر کوئی زور نہیں تھا؛ مگر اس لیے کہ ہم جان لیویں کہ④ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون ہے جو اس (آخرت) کے بارے میں شک میں (پڑا ہوا) ہے اور تمھارے رب تو ہر چیز کی پوری نگرانی کرتے ہیں ﴿٢١﴾

---

① یعنی ملک شام۔ ② یعنی اکثر انسان کو گمراہ کرنے کا جو عزم ابلیس نے آسمان سے نکالے جاتے وقت کیا تھا۔ ③ یعنی ابلیس کی بات ماننے لگے۔ ④ یعنی صرف ابلیس کو وسوسہ کے ذریعہ بہکانے کی صلاحیت اس لیے دی تھی؛ تاکہ ہم جان لیویں الخ۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ
الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ
رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: پکارو ان کو جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (خدا) سمجھ رکھا ہے وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر کوئی اختیار رکھتے ہے اور نہ زمین میں اور ان دونوں (یعنی آسمانوں اور زمین کے تمام کاموں) میں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) ان (جھوٹے معبودوں) کی کوئی شرکت نہیں ہے اور ان (جھوٹے معبودوں) میں سے کوئی بھی اس (اللہ) کی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۲۲﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس کوئی سفارش کام نہیں آئے گی؛ مگر یہ کہ (خود) اس (اللہ تعالیٰ) نے جس کے لیے (اس سفارش کی) اجازت دی ہو (اس کے لیے سفارش کام آسکتی ہے) یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو وہ (آپس میں ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا حکم دیا؟ وہ (فرشتے) جواب دیتے ہیں کہ حق بات ہی کا (حکم دیا) اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے اوپر ہیں، سب سے بڑے ہیں① ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ آسمانوں اور زمین سے (پانی برسا کر اور پھل، کھیتی اگا کر) تم کو کون روزی دیتا ہے؟ تم (خود ہی جواب میں) کہہ دو: اللہ تعالیٰ ہی اور یقیناً ہم یا تم (دو میں سے کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ﴿۲۴﴾

① اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم جاری فرماتے ہیں تو سب فرشتے تسبیح پڑھنے لگ جاتے ہیں اور ان پر ایسی ہیبت طاری ہوجاتی ہے کہ وہ گھبرا جاتے ہیں اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں سے لے کر سماء دنیا تک تسبیح کا ماحول بن جاتا ہے، پھر جب وہ گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تب آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کونسا حکم جاری فرمایا، اسی طرح جب کسی کی سفارش کا حکم ملتا ہے تو اس حکم کو سن کر بھی گھبرا جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ملائکہ جیسی مخلوق جب کسی حکم کے سنتے وقت یا سفارش کے حکم کے وقت ایسے گھبرا جاتے ہیں تو پھر بت کی کیا مجال کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی سفارش کرسکیں جس طرح کسی بڑے کی بات صحیح سمجھنے کے لیے یا یاد کرنے کے لیے چھوٹے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اسی طرح فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے تازہ حکم کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ
يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ
كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾
قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ ع۳ النصف
كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ
مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: ہم نے جو جرم کیا اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور تم جو عمل کرتے ہو اس کے بارے میں ہم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿۲۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: (ایک وقت ضرور آوے گا جب) ہمارے رب ہم سب کو جمع کریں گے، پھر وہ ہمارے درمیان حق (یعنی انصاف) کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۲۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جن کو تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شریک بنا کر (عبادت میں) ملا رکھا ہے انھیں (ذرا) مجھے بھی تو دکھاؤ، ہرگز (اس کا کوئی شریک ہی) نہیں؛ بلکہ وہ اللہ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۷﴾ اور ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۲۸﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا یا دنیوی عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو دکھاؤ) ﴿۲۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمھارے لیے ایک (خاص) دن کا وعدہ مقرر ہے، اس سے ایک گھڑی دیر بھی تم نہیں کرو گے اور تم اس سے ایک گھڑی جلدی بھی نہیں کرو گے ﴿۳۰﴾

اور کافر لوگ کہنے لگے: ہم اس قرآن پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں پر بھی (ایمان) نہیں (لائیں گے) اور اگر (اس منظر کو) آپ دیکھ لیں جب یہ ظالم لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے،

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ
اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ
عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ط
وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ط وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط هَلْ
يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ لا اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا لا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

وہ آپس میں ایک دوسرے پر بات ڈالتے ہوں گے ①(دنیا میں) جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بنے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم یقیناً ایمان لانے والے ہوتے ﴿۳۱﴾ بڑے بنے ہوئے لوگ کمزور سمجھے گئے لوگوں سے کہیں گے: جب تمھارے پاس (ہدایت) پہنچ چکی تھی تو کیا اس کے بعد ہم نے تم کو ہدایت (قبول کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا؟ بلکہ (اصل) گنہگار تم ہی لوگ تھے ﴿۳۲﴾ اور جو لوگ (دنیا میں) کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بنے لوگوں سے کہیں گے: بلکہ (تمھارے) رات دن کی مکاری (تدبیر) ہی تو تھی جب تم ہم کو حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کریں اور ہم اس کے ساتھ (دوسروں کو) شریک مانیں اور جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت (یعنی پچھتاوا) چھپاویں گے اور ہم ان سب کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیں گے ②جو کام وہ لوگ کرتے تھے اسی کی سزا ان کو دی جائے گی ﴿۳۳﴾ اور ہم نے کسی بھی بستی میں کسی بھی ڈرانے والے کو بھیجا تو وہاں کے مال دار لوگ یہی کہنے لگے: جو (پیغام) تمھارے ساتھ بھیجا گیا ہے ہم تو اس کو مانتے ہی نہیں ﴿۳۴﴾ اور وہ (مال دار لوگ) کہنے لگے: ہمارے پاس تو مال واولاد (تمھارے مقابلے میں) تو بہت زیادہ ہیں اور ہم کو (کبھی) عذاب نہیں دیا جائے گا ﴿۳۵﴾

---

① جب کوئی بات بگڑ جاتی ہے تو اس طرح ایک دوسرے پر الزام ڈالنے کی عادت ہے۔

② ان کو زنجیر کے ذریعہ باندھ دیا جاوے گا، ہاتھ کڑیاں پہنا دی جاوے گی، گلوں میں وزن دار بھاری چیزیں لٹکا دی جاوے گی جس سے وہ ادھر اُدھر نہیں ہو سکیں گے؛ بالکل جکڑے ہوئے قیدی کی طرح کر دیے جاویں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ ع
اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ
فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

(اے نبی! ان کو) تم کہہ دو: یقیناً میرے رب جس کے لیے چاہتے ہیں رزق پھیلا دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں اس کے لیے) تنگ کرتے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۳۶﴾

اور تمھارا مال اور تمھاری اولاد کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم کو ہمارے زیادہ نزدیک پہنچا دیویں؛ مگر یہ کہ جو آدمی ایمان لایا اور اس نے نیک کام کیا تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا دوگنا ثواب ملے گا اور وہ لوگ (جنت کے) بالا خانوں میں اطمینان سے رہیں گے ﴿۳۷﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ عذاب میں پکڑے ہوئے لائے جائیں گے ﴿۳۸﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: یقیناً میرے رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں (اس کے لیے) رزق پھیلاتے ہیں① اور جس کے لیے چاہتے ہیں تنگ کرتے ہیں، اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کی جگہ پر دوسری چیز (بدلے میں) دے دیتے ہیں② اور وہ اللہ بہترین رزق دینے والے ہیں ﴿۳۹﴾

① آیت نمبر ۳۵ جو اوپر ہے اس میں بھی یہی بات ہے اور یہاں ۳۹ نمبر کی آیت میں بھی ظاہراً یہی بات ہے۔ دونوں آیت کے مضمون میں فرق ہے، اوپر کافروں کے متعلق ہے جو دنیا کے مال اور اولاد پر فخر کرتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم کو دنیا میں یہ ملا ہے اسی طرح آخرت میں بھی بہت سارا مال ملے گا، یہ غلط سوچ ہے۔ اور یہاں مومن کی حالت کا بیان ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مال کو اللہ تعالیٰ کے نام پر برابر خرچ کریں گے اور مال کے حقوق ادا کرنے سے اکتا نہیں جاویں گے، مال کی محبت دل میں اترنے نہیں دیں گے۔ یا اوپر عام انسانوں کے اعتبار سے ہے اور یہاں ایک فرد کے اعتبار سے۔

② اللہ کے دین کے لیے مال، طاقت، وقت، صلاحیت، ذہن جو بھی استعمال کرو گے اس کا بہترین بدلہ دنیا آخرت میں اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے، نقد فائدہ یہ کہ جو چیز بھی اللہ کے واسطے لگائی اللہ تعالیٰ دنیا میں اس میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ
مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا
هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾

اور جس (قیامت کے) دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جمع کریں گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) فرشتوں سے پوچھیں گے: کیا یہ (کافر) لوگ (واقعۃً) تمھاری عبادت کیا کرتے تھے؟① ﴿۴۰﴾ تو وہ (فرشتے) کہیں گے: آپ کی ذات تو (شرک سے) پاک ہے، ہمارا تعلق آپ ہی سے ہے، ان (کافر) لوگوں سے نہیں ہے؛ بلکہ وہ (کافر) تو جنّ (یعنی شیطان) کی پوجا کرتے تھے (اور) ان (کافروں) میں سے اکثر لوگ تو ان ہی پر اعتقاد رکھتے تھے ﴿۴۱﴾ سو آج تم آپس میں ایک دوسرے کو نہ تو نفع پہنچانے کا اور نہ تو نقصان (دور کرنے) کا اختیار رکھتے ہو اور ہم ظالموں سے کہیں گے: جس آگ کے عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اس کا تم مزہ چکھو ﴿۴۲﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ (ہمارے نبی کے بارے میں) یوں کہتے ہیں کہ تمھارے باپ دادے جس چیز کی پوجا کرتے تھے یہ آدمی (یعنی نبی) تم کو اس سے روک دینا ہی چاہتے ہیں اور (ساتھ میں) یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس من گھڑت جھوٹ ہے اور جب ان کافروں کے پاس حق (یعنی قرآن) پہنچا تو وہ اس کے بارے میں کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ﴿۴۳﴾ حالاں کہ ان (کافروں) کو ہم نے (قرآن سے پہلے) کوئی (آسمانی) کتابیں نہیں دی تھیں جن کو یہ لوگ پڑھتے پڑھاتے ہوں اور ہم نے تم سے پہلے ان (عرب والوں) کی طرف کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا تھا② ﴿۴۴﴾

---

① مشرکین کو لاجواب کرنے کے لیے یہ سوال ہوگا② کتاب اور نبی دونوں نعمتِ غیر مترقبہ تھی اس کی تو خوب قدر کرنی چاہیے۔

وَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۗ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ ع
تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا
يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

اور ان سے پہلے (کافر) لوگوں نے (نبیوں کو) جھٹلایا تھا اور جو کچھ (سامان) ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا اس کے دسویں حصہ کو بھی یہ (عرب کے کافر) پہنچے نہیں ہیں، سو ان (کافر) لوگوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تھا تو میرے انکار کی سزا کیسی (سخت) ہوئی؟ (ذرا دیکھو تو) ﴿۴۵﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: میں تو تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ (کو خوش کرنے) کے لیے (اس کے نام پر) دو دو (مل کر) اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ① پھر تم غور کرو کہ تمھارے صاحب (یعنی محمد ﷺ) کو کوئی جنون نہیں ہے، وہ تو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تم کو ڈرانے والے ہیں ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: (اس دعوت کے کام پر) میں تم سے کوئی بدلہ مانگوں تو وہ تم تمھارے پاس ہی رکھو② میرا اجر تو (میرے) اللہ کے ذمے ہے اور تمام چیز اس کے سامنے ہے ﴿۴۷﴾ تم (یہ) کہہ دو کہ: یقیناً میرا رب سچا دین اوپر سے بھیجتے ہیں③ غیب کی باتوں کو وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: حق (یعنی سچا دین) آ گیا اور باطل (کسی چیز کو) شروع نہیں کر سکتا اور باطل (کسی چیز کو) دوبارہ نہیں کر سکتا ﴿۴۹﴾

---

① یعنی اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر مستعد ہو کر غور کرو، زیادہ ہجوم میں یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔

② یعنی وہ تمھارا ہی ہے، اس میں طلبِ اجر کی ممانعت بطور مبالغہ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) میرے رب سچی بات (نبیوں کے دل میں) اوپر سے ڈالتے ہیں (تیسرا ترجمہ) میرے رب سچے دین کو غالب کر کے رہیں گے، (''یَقْذِفُ'' کا معنیٰ: پھینک مارنا یعنی جس طرح بھاری چیز گرنے سے نازک چیز چورا ہو جاتی ہے، اسی طرح حق کے مقابلے میں باطل پاش پاش ہو جاتا ہے اور حق بات وحی کے ذریعہ اوپر سے آتی ہے، یہ مراد بھی ہو سکتی ہے۔

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ ۚ وَاِنِ اهۡتَدَیۡتُ فَبِمَا یُوۡحِیۡۤ اِلَیَّ رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ
قَرِیۡبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ فَزِعُوۡا فَلَا فَوۡتَ وَاُخِذُوۡا مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوۡۤا اٰمَنَّا
بِهٖ ۚ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدۡ کَفَرُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَیَقۡذِفُوۡنَ
بِالۡغَیۡبِ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِیۡلَ بَیۡنَهُمۡ وَبَیۡنَ مَا یَشۡتَهُوۡنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشۡیَاعِهِمۡ
ع مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا فِیۡ شَکٍّ مُّرِیۡبٍ ﴿۵۴﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: اگر میں گمراہ ہوں تو میرے گمراہ ہونے کا نقصان میری ذات پر ہی ہوگا اور اگر میں ہدایت (سیدھے راستے) پر ہوں تو اس وحی (یعنی قرآن کی برکت) سے جو میرے رب میری طرف بھیجتے ہیں①، یقیناً وہ (رب) بڑے سننے والے، بہت قریب ہیں ﴿۵۰﴾ اور اگر (اے نبی!) تم (کافروں کی) اس حالت کو دیکھ لو جب وہ گھبرائے پھرتے ہوں گے اور (بھاگ کر) بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا اور وہ بہت قریب کی جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے② ﴿۵۱﴾ اور وہ (یوں) کہتے ہوں گے: ہم اس (سچے دین) پر ایمان لے آئے: حالاں کہ اتنی دور کی جگہ سے ان کا ہاتھ (ایمان کو) کہاں سے حاصل کر سکتا ہے③ ﴿۵۲﴾ حالاں کہ وہ پہلے سے (دنیا میں) اس (ایمان) کا انکار کر چکے اور دور کی جگہ سے نشانہ دیکھے بغیر پھینکا کرتے تھے④ ﴿۵۳﴾ اور (اس وقت) جس کی وہ آرزو کرتے ہوں گے اس کے اور ان (کافروں) کے بیچ میں ایک آڑ کر دی جائے گی، جیسا کہ ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ پہلے ایسا ہی (برتاؤ) کیا گیا، کیوں کہ وہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو چین لینے نہیں دیتا⑤ ﴿۵۴﴾

---

① خود نبی کریم ﷺ سے کہلوایا جا رہا ہے کہ میں جو ہدایت پر ہوں وہ میرے رب کی عنایت ہے۔ ② یعنی موت کے وقت یا قیامت کے میدان میں فوراً پکڑ لیے جائیں گے۔ ③ ایمان کی جگہ دنیا تھی، اب آخرت میں پہنچنے کے بعد دنیا دور ہو گئی؛ اس لیے آخرت میں ہوتے ہوئے اتنی دور دنیا میں سے ایمان کیسے اٹھا سکیں گے۔ ④ مطلب: (۱) دنیا میں جب تھے تو دور ہی دور سے باتیں ہانکا کرتے تھے، بغیر تحقیق، بغیر دلیل محض اپنے خیالات سے باتیں کیا کرتے تھے جس کو بات ہانکنا کہتے ہیں (۲) جو بات وہ زبان سے کہتے تھے وہ باتیں دل سے دور ہوتی تھی: یعنی دل میں اس بات کے متعلق عقیدہ نہیں ہوتا تھا۔ ⑤ [۱] قیامت کے دن ان کی چاہت جنت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی ہوگی یا ایمان لا کر نجات پانے کی ہوگی؛ لیکن ایمان اور جنت اور کافروں کے بیچ میں ایک آڑ کر دی جائے گی وہ اس کو حاصل نہیں کر سکیں گے [۲] موت کے وقت پر ان کی چاہت کی چیز دنیا کا سامان وہ ان سے جدا ہو جائے گا۔

سورۃ الفاطر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ فرقان کے بعد اور سورۂ مریم سے پہلے تینتالیس (۴۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

فاطر: عدم سے وجود میں لانے والا۔ اللہ تعالیٰ نے عالمین سے پردۂ عدم کو پھاڑ کر وجود بخشا۔ اس سورت میں اللہ کے خالق ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام "سورۂ ملائکہ" بھی ہے، اس سورت میں ملائکہ کے خاص خاص حالات کا تذکرہ ہے۔

"الحمدللہ" سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں میں یہ آخری سورت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ① مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ②

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں کو پیغام لانے کے لیے مقرر کیا جو (فرشتے) دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں①، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) مخلوق میں جتنا چاہتے ہیں (اتنا) بڑھا دیتے ہیں②، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جس رحمت کو لوگوں کے لیے کھول دیتے ہیں تو اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور جو (رحمت اللہ تعالیٰ) روک لیویں تو اس کو اس (اللہ) کے سوا کوئی بھیجنے (یعنی جاری کرنے) والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾

① (تنبیہ) آیت میں لفظ ''مثنیٰ'' اور ''ثُلٰث'' اور ''رُبٰع'' آیا ہے، اس کو بعض مفسرین نے ''اَجْنِحَةٍ'' کی صفت بتلایا ہے، اس لحاظ سے یہ ترجمہ ہے: یعنی فرشتوں میں سے بعض کے دو پر ہیں، بعض کے تین پر ہیں اور بعض کے چار پر ہیں، اس سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار تو سمجھانے کی تعداد ہے؛ اس لیے کہ مسلم شریف کی حدیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر کا ذکر آیا ہے۔

(دوسرا ترجمہ) جو فرشتے پروں والے ہیں (کبھی) دو دو اور (کبھی) تین تین اور (کبھی) چار چار (کی تعداد میں) آتے ہیں، (تنبیہ) بعض مفسرین نے لفظ ''مثنیٰ'' اور ''ثلٰث'' اور ''رباع'' کو ''رُسُلًا'' کی صفت مانا ہے، اس لحاظ سے یہ دوسرا ترجمہ ہے: یعنی یہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو کبھی ایک ساتھ دو آتے ہیں، کبھی ایک ساتھ تین آتے ہیں، کبھی ایک ساتھ چار آتے ہیں اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہاں بھی چار کا عدد ایک مثال ہے ورنہ فرشتے اس سے بھی بڑی تعداد میں رسالت اور وحی پہنچانے کے لیے دنیا میں آتے ہیں۔

② مخلوق کی حسن صورت ہو یا حسن سیرت ہو اللہ تعالیٰ جتنا چاہے اضافہ فرماتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷ ع
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖؗ

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے اوپر جو نعمت اتاری ہے اس کو یاد کرو، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟① ﴿۳﴾ اور (اے نبی!) اگر وہ (کافر لوگ) تم کو جھٹلا دیویں تو پکی بات تو یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جاچکا ہے اور تمام کام (آخر میں) اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاویں گے ﴿۴﴾ اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ بڑا دھوکہ دینے والا② تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۵﴾ یقین رکھو شیطان تو تمھارا دشمن ہی ہے، اسی لیے تم (بھی) اس کو (اپنا) دشمن ہی سمجھو③ وہ تو اپنے ماننے والوں کو اسی لیے دعوت دیتا ہے؛ تاکہ وہ بھڑکتی آگ (میں داخل ہونے) والے ہو جاویں ﴿۶﴾ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تو سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے تو مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے ﴿۷﴾

بھلا بتاؤ! جس شخص کی نظر میں اس کے برے کام خوش نما بنا کر دکھائے گئے پھر وہ اس (برے عمل) کو اچھا سمجھتا ہو (ایسا شخص نیک آدمی جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟) سو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اس کو ہدایت دیتے ہیں،

① یعنی توحید چھوڑ کر بت پرستی میں لگ جاتے ہو② شیطان جس کا کام ہی دھوکا دینے کا ہے③ انسان جس کو دشمن سمجھتا ہے اس کی طرف سے اچھی لگنے والی بات کو بھی مانتا نہیں کہ اس میں کوئی سازش چھپی ہوگی، ویسا برتاؤ شیطان کے ساتھ کرنا ہے۔

فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ عَلَيۡهِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ۞۸ وَاللّٰهُ الَّذِىۡۤ
اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ
كَذٰلِكَ النُّشُوۡرُ ۞۹ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِيۡعًا ؕ اِلَيۡهِ يَصۡعَدُ الۡـكَلِمُ
الطَّيِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ يَرۡفَعُهٗ ؕ

اسی لیے ایسا نہ ہو کہ ان (کافروں) پر افسوس کرتے کرتے تمھاری جان ہی چلی جائے، جو کام وہ کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۸﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو ہواؤں کو چلاتے ہیں، پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر ہم اس (بادل) کو ہانک کر (قحط سے) مرے ہوئے (یعنی سوکھے) شہر کی طرف لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعہ سے زمین کو (نئی) زندگی دیتے ہیں اس کے مرجانے کے بعد، اسی طرح (انسانوں کو قیامت میں) نئی زندگی دی جائے گی ﴿۹﴾ جو شخص بھی عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو تمام عزتیں تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، پاکیزہ کلمہ اسی کی طرف چڑھتا ہے اور نیک عمل اس (کلمہ) کو اوپر اٹھالیتا ہے ①

① [۱] کلمۂ طیب یعنی کلمۂ توحید اور دوسرے تسبیح اور ذکر کے کلمات عملِ صالح کے ذریعے اللہ کے یہاں مقبول ہوتے ہیں۔
[۲] جو شخص عملِ صالح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہے تو یہ ذکر اس کے عمل کے مزین اور قابلِ قبول بنادیتا ہے۔
[۳] اچھے کلمات اللہ تک پہنچتے ہیں یعنی اللہ اس کو قبول فرماتے ہیں۔ [۴] پاکیزہ کلام اچھے کام کو اونچا اور بلند کرتا ہے۔
[۵] اللہ تعالیٰ نیک عمل کو بلند کرتے ہیں اور قبولیت کی معراج پر پہنچاتے ہیں۔
[۶] حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو شخص پانچ کلمات سبحان اللّٰہ والحمد للہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر و تبارک اللّٰہ کہتا ہے تو کوئی ایک فرشتہ ان کو فوراً لے کر اپنے پروں کے نیچے چھپا کر اوپر چڑھ جاتا ہے اور ملائکہ کی جس جماعت کی طرف سے گزرتا ہے وہ ملائکہ ان کلمات کے قائل کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، آخر رب العالمین کی بارگاہ میں ان کلمات کو وہ فرشتہ پیش کردیتا ہے اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے فرمایا ہے: إليه يصعد الكلم الطيب الخ۔
[۷] حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں: سبحان اللّٰہ اور لا الہ الا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر ان کلمات کی عرش کے اردگرد آہستہ آہستہ آواز ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور یہ کلمات اپنے کہنے والے کا خدا کے سامنے تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور نیک اعمال خزانوں میں محفوظ رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو لوگ اللہ کا جلال اس کی تسبیح اس کی حمد اس کی بڑائی اس کی وحدانیت کا ذکر کرتے رہتے ہیں ان کے یہ کلمات عرش کے آس پاس خدا کے سامنے ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں، کیا تم نہیں چاہتے کہ کوئی تمھارا ذکر تمھارے رب کے سامنے کرتا رہے؟۔

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا
تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ
اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى
الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور جو لوگ بری بری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کی (بری) تدبیریں وہ (سب) برباد ہو جائیں گی ﴿۱۰﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم (یعنی پہلے انسان) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور کسی بھی مؤنث کو جو حمل رہتا ہے اور وہ مؤنث جو کچھ جنتی ہے وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کے علم سے ہوتا ہے، اور کسی بھی بڑے عمر والے کو جتنی (زیادہ) عمر دی جاتی ہے ① اور کسی کی عمر میں جو کمی کی جاتی ہے وہ سب ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے، حقیقت میں یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہیں ﴿۱۱﴾ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے، یہ (ایک) تو میٹھا ہے، پیاس بجھاتا ہے، اس کا پینا خوشگوار ہے ② اور یہ (دوسرا) کھارا، کڑوا ہے، (دونوں میں سے) ہر ایک سے تم تازہ (مچھلیوں کا) گوشت کھاتے ہو اور تم زیور نکالتے ہو جو تم کو پہننے کے کام آتا ہے اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ جو (دریا میں) پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہیں؛ تا کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی روزی) حاصل کرو اور تا کہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۲﴾

① [۱] لمبی عمر پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہے اور کم عمری بھی لوحِ محفوظ میں لکھی ہے۔
[۲] ایک حدیث سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ زیادتی عمر سے مراد اولادِ صالح ہے جو اس کے لیے دعا کرے۔
(۳) کسی شخص کی عمر کتنے سال کی ہوگی پھر بعض نیکیوں کی وجہ سے اس کی عمر بڑھا دی جائے گی یا بعض گناہوں کی وجہ سے اس کی عمر کم کر دی جائے گی یہ سب کچھ لوحِ محفوظ میں پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔
② یعنی آسانی سے پیٹ میں اتر جاتا ہے اور طبیعت اس کو قبول بھی کر لیتی ہے۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۭ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے سورج اور چاند کو بھی کام میں لگا دیا (ان میں سے) ہر ایک مقرر وقت (یعنی قیامت) تک کے لیے چلتا رہے گا، یہی اللہ تعالیٰ ہے جو تمھارے رب ہیں، اسی کی حکومت ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن بتوں کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں① ﴿۱۳﴾ اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمھاری پکار سنیں گے ہی نہیں اور اگر (مان لو کہ) وہ سن بھی لیویں تو تم کو کوئی جواب نہیں دیں گے ② اور قیامت کے دن وہ تمھارے شرک کرنے کا انکار کریں گے اور جس (اللہ تعالیٰ) کو تمام باتوں کی پوری خبر ہے اس کے جیسا تم کو کوئی (صحیح بات) نہیں بتائے گا ﴿۱۴﴾

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو وہی غنی ہے③، تمام خوبیوں والا ہے ﴿۱۵﴾ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو تم سب کو فنا کر دیویں اور (تمھاری جگہ) نئی مخلوق (پیدا کر کے) لے آویں ﴿۱۶﴾ اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے ﴿۱۷﴾

---

① ایک چھلکے کے برابر کا بھی وہ اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ ''قطمیر'' کا دوسرا معنی کھجور کی گٹھلی کے بیچ کا دھاگا، مراد ہے معمولی چیز کے بھی وہ مالک نہیں ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) تو تمھارا کہنا نہ کریں گے۔

③ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے سوا جو کوئی ہے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں؛ لیکن انسان ہی ایسا ہے کہ وہ غنی ہونے کا دعوے دار بنتا ہے، دنیا میں دوسری مخلوق میں یہ بات نہیں ہے؛ اس لیے خاص طور پر خاص کو خطاب ہوا کہ اے لوگو! تم اپنی تمام تر ظاہری غنا کے باوجود اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محتاج ہو۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَاِنۡ تَدۡعُ مُثۡقَلَةٌ اِلٰی حِمۡلِهَا لَا يُحۡمَلۡ مِنۡهُ شَیۡءٌ وَّلَوۡ كَانَ
ذَا قُرۡبٰی ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنۡ تَزَكّٰی
فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰی لِنَفۡسِهٖ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَالۡبَصِيۡرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا
الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوۡرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الۡحَرُوۡرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسۡتَوِی الۡاَحۡيَآءُ وَلَا
الۡاَمۡوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسۡمِعُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ﴿۲۲﴾ اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا
نَذِيۡرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنۡ
يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ

اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر جس پر (گناہ کا) بھاری بوجھ ہوگا وہ (کسی دوسرے کو) اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو بھی اس میں سے ذرہ بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا، چاہے (جس کو آواز دی) وہ اس کا رشتے دار ہی ہو (تو بھی اٹھانے نہیں آئے گا)، یقینی بات ہے کہ تم تو ایسے ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ہوئے ڈرتے ہیں اور انھوں نے نماز قائم کی اور جو آدمی بھی پاک صاف ہوگا تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے پاک صاف ہوتا ہے اور (آخر میں سب کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۸﴾ اور اندھا اور دیکھنے والا (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ﴿۱۹﴾ اور اندھیریاں اور روشنی (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ① ﴿۲۰﴾ اور سایہ اور دھوپ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ② ﴿۲۱﴾ اور زندہ لوگ اور مردے (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو بات) سناتے ہیں اور جو (مردے) قبر میں (مدفون) ہیں تم ان کو (بات) نہیں سنا سکتے ﴿۲۲﴾ تم تو صرف ڈرانے والے ہی ہو ﴿۲۳﴾ یقیناً ہم نے تم کو سچا دین لے کر خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور کوئی امت ایسی نہیں ہے جس میں ڈرانے والا گزرا نہ ہو ﴿۲۴﴾ اور اگر وہ (کافر) تم کو جھٹلا دیں تو ان سے پہلے جو (کافر) تھے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا،

① کفر کی قسمیں بہت ساری ہیں اس لیے ظلمات جمع ہے اور ایمان ایک ہے اس لیے نور واحد ہے۔ (باقی) ☜

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ
ع كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ
سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

(اور) ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں اور صحیفے اور روشنی پھیلانے والی کتاب لے کر آئے ﴿۲۵﴾ پھر (ان کے جھٹلانے پر) میں نے کافروں کو پکڑ لیا، سو میرے انکار کرنے کی سزا کیسی رہی؟ ﴿۲۶﴾

کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے الگ الگ رنگ کے پھل نکالے اور پہاڑوں میں بھی سفید اور لال الگ الگ رنگ کے (الگ الگ) حصے (یعنی ٹکڑے یا گھاٹیاں) ہیں، (دوسرے) گہرے کالے رنگ کے بھی ہیں ① ﴿۲۷﴾ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی الگ الگ رنگ کے ہیں، اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علم والے ہی (خاص طور پر) ڈرتے ہیں ②، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بہت معاف کرنے والے ہیں ③ ﴿۲۸﴾

⊃ ⑥ جہنم کی دھوپ اور جنت کے سائے کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔

① یعنی ایک ہی رنگ مثلاً لال تو اس میں بھی ہلکے اور گہرے الگ الگ رنگ ہوتے ہیں، یہ حال سفید اور کالے رنگ کا بھی ہے ، ہم اللہ کی اس قدرت کا مشاہدہ کرتے ہی رہتے ہیں مثلاً پہاڑ زمین پھل الگ الگ رنگ کے بھی اور ایک ہی رنگ میں گہرے ہلکے رنگ کے بھی ہوتے ہیں ② (دوسرا ترجمہ) اللہ سے اس کے بندوں میں سے ایسے ہی لوگ ڈرتے ہیں (جو اللہ کی قدرت اور عظمت کا) علم رکھتے ہیں ③ ہمارے یہاں کے عام نسخوں میں ''کذلک'' پر وقف کی نشانی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ ''کذلک'' کا تعلق آیت کے پہلے حصے سے ہے اور بندے نے ترجمے میں اس کو ملحوظ رکھا ہے؛ یعنی پھل، پہاڑ، جانور، انسان وغیرہ کو الگ الگ رنگ پر پیدا کرنا یہ اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے، بعض روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ''کذلک'' کا تعلق آیت کے بعد والے حصے سے ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح پھل، پہاڑ، جانور اور انسان الگ الگ رنگوں کے ہیں اسی طریقے سے اللہ کی خشیت میں بھی الگ الگ درجے کے لوگ ہیں، کسی کو اللہ کی خشیت کا اعلیٰ درجہ ملا ہوا ہے، کسی کو کم درجہ ملا ہے ''انما'' کا لفظ خصوصیت کو بتاتا ہے یعنی خشیت کا تعلق علم سے ہے، جس کے پاس جس قدر علم ہوگا اس درجے کی اس کو خشیت حاصل ہونی چاہیے، علما کا وصف خاص خشیت ہے؛ اس لیے غیر عالم میں خشیت نہ ہو یہ ضروری نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾
وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ
بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ
عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾

یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں① اور ان لوگوں نے نماز قائم کی اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے چھپ کر اور ظاہر کر کے وہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی امید کرتے ہیں جس میں کبھی نقصان پہنچنے والا ہی نہیں ہے ﴿۲۹﴾ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کا پورا ثواب دیویں اور ان کو اپنے فضل سے (اور) زیادہ بھی دیویں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ قدر کرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) ہم نے جو کتاب وحی کے ذریعہ تم پر بھیجی ہے وہ تو بالکل سچی ہے (اور) اپنے سے پہلی (آسمانی) کتابوں کو سچا بتلاتی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں، وہ ہر چیز کو دیکھتے ہیں ﴿۳۱﴾ پھر ہم نے (اس) کتاب کا وارث اپنے ان بندوں میں سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا تھا② سو ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں③ اور ان میں بعض درمیانی درجے کے ہیں④ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیک کاموں میں آگے بڑھ جانے والے ہیں، یہی (اللہ تعالیٰ کا) بہت بڑا فضل ہے ﴿۳۲﴾ سدا بہار باغوں میں داخل ہوں گے، ان (باغوں) میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس اس (جنت) میں ریشمی ہوگا ﴿۳۳﴾

① مراد تلاوت پر مداومت اور عمل میں قرآن کی اتباع مراد ہے۔ ② قرآن سب سے پہلے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا، پھر امت کو یہ میراثِ بے مثال نصیب ہوئی، خوش نصیب ہے وہ حضرات جو قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کے لیے چن لیے گئے ہیں یہ انتخابِ الٰہیہ ہے، اللھم اجعلنا منھم فی الدنیا والاخرۃ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اپنا ہی خود کا برا کرنے والے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) درمیانی چال چلنے والے ہیں۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝۳۴ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا
دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ
عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ
ع النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝۳۷ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۳۸

وہ (ان باغوں میں داخل ہوکر) کہیں گے: تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے (ہمیشہ کے لیے) ہم سے (ہر قسم کا) غم دور کردیا، یقیناً ہمارے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں، بہت زیادہ قدر کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ آباد رہنے کے گھر میں اتارا ہے جس میں ہم کو کوئی مشقت نہیں پہنچے گی اور اس میں کوئی تھکن بھی ہم کو نہیں لگے گی ﴿۳۵﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تو جہنم کی آگ ہے، ان پر موت کا حکم نہیں دیا جائے گا① کہ وہ مرجائیں اور ان لوگوں سے وہاں کا عذاب ذرا بھی ہلکا نہیں کیا جائے گا، ہر بڑے ناشکرے کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور وہ اس (جہنم) میں چیخ و پکار کریں گے (اور کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم کو باہر نکال دیجیے (اور پہلے) جو کام کیا کرتے تھے اس کو چھوڑ کر نیک عمل کریں گے، (ان کو جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو بھی سوچنا (اور سمجھنا) ہو وہ اس (عمر) میں سوچ لیوے اور تمھارے پاس (ہماری طرف سے) ڈرانے والا بھی پہنچا تھا② سو تم لوگ (عذاب کا) مزہ چکھو، سو ظالموں کے لیے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۳۷﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی غیب کی چیزوں کو جانتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سینوں کی باتوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) نہ تو ان کو موت ہی آوے گی۔ ② یعنی (۱) حضور ﷺ (۲) حضرات صحابہؓ اور علماء اولیاء (۳) پوتے نواسے (۴) سفید بال (۵) امراض (۶) عمر کے مختلف مراحل یا موت کو یاد دلانے والی چیزیں یہ سب چیزیں نذیر ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝۳۹ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ
الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝۴۰ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ
تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۱
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ

اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بنایا، سو جو آدمی بھی کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور (ان) کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے رب کے پاس ناراضگی ہی زیادہ ہوگی اور کافر لوگوں کو ان کے کفر کی وجہ سے نقصان ہی زیادہ ہوگا ﴿۳۹﴾ (اے نبی) تم (ان کافروں سے) کہہ دو کہ: تم ذرا دیکھو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے جن (من گھڑت) شریکوں کی تم پوجا کرتے ہو، ذرا مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کو پیدا کرنے) میں ان کی شرکت ہے؟ یا (پھر) ہم نے ان کو کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ ① جس کی کھلی دلیل (یعنی سند) پر یہ لوگ (قائم) ہیں ②؛ بلکہ یہ ظالم لوگ (آپس میں) ایک دوسرے کو دھوکے ہی دھوکے کا وعدہ کرتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو روکے رکھا ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں اور اگر وہ دونوں (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی ان دونوں کو روک نہیں سکتا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے حلم والے ہیں، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور وہ (مکہ کے کافر) لوگ (نبی کریم ﷺ کے آنے سے پہلے) اللہ تعالیٰ کے نام سے بڑی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (نبی) آ گیا تو وہ ہر ایک دوسری امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے،

① جس میں شرکت کا ثبوت ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) کھلی ہدایت پر یہ لوگ قائم ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ مَّا زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ۟ۙ﴿۴۲﴾ اسۡتِكۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّيِّیٴِ ؕ
وَلَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ
فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا قَدِيۡرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوۡ
يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوۡا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهۡرِهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾ ع

سوجب ان کے پاس ڈرانے والے (یعنی حضرت محمد ﷺ) آگئے تو ان کی نفرت ہی زیادہ ہوگئی ﴿۴۲﴾ (دنیا کی) زمین میں خودکو بڑا سمجھنے کی وجہ سے ① اور (حق کے مقابلے میں) بری بری چالیں چلنے کی وجہ سے؛ حالاں کہ بری چال خود اس (بری) چال (چلنے) والے ہی کو گھیرے میں لیتی ہے، کیا وہ لوگ پچھلے لوگوں کے (ساتھ جیسا) دستور (یعنی عذاب ہوا اسی) کا انتظار کر رہے ہیں؟ سو تم اللہ تعالیٰ کے دستور میں بالکل تبدیلی نہیں پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور کو ٹلتا ہوا نہیں پاؤ گے ② ﴿۴۳﴾ اور کیا ان لوگوں نے زمین (یعنی ملکوں) میں سفر نہیں کیا جس سے وہ یہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا؛ حالاں کہ وہ ان (مکہ کے کافروں) سے بہت زیادہ طاقت والے تھے اور اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی چیز عاجز نہیں کر سکتی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے جاننے والے، پورے پوری قدرت والے ہیں ﴿۴۴﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کے کئے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے پکڑنے لگتے تو اس (زمین) کی پیٹھ پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتے (بلکہ گناہوں کی وجہ سے سب کو ہلاک کر ڈالتے)؛ لیکن وہ (اللہ) ایک مقرر وقت تک ان کو مہلت دیتے رہتے ہیں، پھر جب ان کا مقرر وقت آجائے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں کو دیکھ لیں گے ③ ﴿۴۵﴾

① دوسرا ترجمہ: ملک میں تکبر کرتے ہوئے۔ ② تبدیل: یعنی عذاب کو کسی چیز سے بدلا نہیں جاتا۔ تحویل: مجرم کی طرف سے کسی غیر مجرم کی طرف پھیرا نہیں جائے گا۔ ③ یعنی کافروں اور نافرمانوں کو سزا دیں گے۔

سورة يس
(المكية)

سورۂ یاسین

یہ سورت مکی ہے، اس میں تراسی (۸۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ جن کے بعد اور سورۂ فرقان سے پہلے اکتالیس (۴۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسین قلب القرآن ہے؛ یعنی سورۂ یاسین قرآن کا دل ہے۔ ایک حدیث میں اس کا نام ”عظیمہ“ بھی آیا ہے۔

اس سورت کے شروع میں ”یس“ کا لفظ آیا ہے۔ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو آدمی ایک مرتبہ ”سورۂ یس“ پڑھے اس کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو آدمی رات میں اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے سورۂ یس پڑھے تو اس رات میں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ جس کا آخری وقت چل رہا ہو اس کے پاس پڑھنے سے روح نکلنے میں آسانی کر دی جاتی ہے۔ جو صبح پڑھے اس دن کی آسانیاں اور رات میں پڑھے تو رات کی آسانیاں اس کو میسر ہوگی۔

حضرت عطا بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دن کے شروع حصہ میں یٰس پڑھے گا، اس کی تمام حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

امام مالکؒ نے ”کسی کا نام یس“ رکھنے کو پسند نہیں کیا ہے؛ اس لیے کہ ان کے نزدیک یہ اسمائے الٰہیہ میں سے ہے اور اس کے صحیح معنی معلوم نہیں، اس لیے ممکن ہے کہ کوئی ایسے معنی ہو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں، جیسے خالق، رازق وغیرہ؛ البتہ اس لفظ کو ”یاسین“ کے رسم الخط سے لکھا جائے تو یہ کسی انسان کا نام رکھنا جائز ہے؛ کیوں کہ قرآن میں آیا ہے ”سلام علی اٰل یاسین“ (ابن عربی) آیتِ مذکورہ کی معروف قرأت ”اِلیاسین“ ہے؛ مگر بعض قرأتوں میں ”آل یاسین“ بھی آیا ہے۔

ہجرت کے موقع پر نبیٔ کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلایا، اپنے دستِ بابرکت میں ایک مٹھی مٹی لی، سورۂ یس پڑھنا شروع کی ”فھم لا یبصرون“ تک پہنچے تو مٹی کافروں کی طرف اڑادی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، آپ ﷺ صحیح سلامت نکل گئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ
الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یٰس ﴿۱﴾ قسم ہے حکمت سے بھرے ہوئے قرآن کی![1] ﴿۲﴾ یقیناً تم تو رسولوں میں سے ہو ﴿۳﴾ بالکل سیدھے راستے پر (ہو) ﴿۴﴾ (یہ قرآن) بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا جارہا ہے ﴿۵﴾ تاکہ تم ایک ایسی قوم کو (عذاب سے) ڈراؤ جن کے باپ دادے (قریب میں کسی رسول کے ذریعے) ڈرائے نہیں گئے تھے؛ اس لیے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۶﴾ ان میں سے اکثر لوگوں کے بارے میں (عذاب کی) بات پکی ہو چکی ہے؛ اس لیے وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۷﴾ یقیناً ہم نے ان کے گلوں میں طوق ڈال دیے ہیں، سو وہ ان کی ٹھوڑیوں تک (پہنچے ہوئے) ہیں اس وجہ سے ان کے سر اوپر کی طرف اٹھے ہوئے رہ گئے ہیں ﴿۸﴾ اور ہم نے ان کے آگے ایک آڑ بنا دی اور ان کے پیچھے ایک آڑ (دیوار کھڑی) کر دی ہے، پھر ہم نے ان کو (ہر طرف سے) ڈھانک لیا ہے جس کے نتیجے میں ان کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے ﴿۹﴾ اور تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے بارے میں (دونوں بات) برابر ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) اس قرآن کی قسم جس کی دلیلیں بہت پکی ہیں۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ
كَرِيْمٍ ⑪ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ
ع اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ⑫ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ⑬ اِذْ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ⑭
قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ⑮ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ⑯

تم توصرف ایسے شخص کوڈراسکتے ہو جو نصیحت پر چلے اور بغیر دیکھے رحمٰن سے ڈرے، سوتم اس کو مغفرت کی اور عزت والے ثواب (یعنی بدلے) کی خوش خبری سنادو ﴿۱۱﴾ یقیناً ہم ہی (قیامت کے دن) مردوں کو زندہ کریں گے اور جو (عمل) انھوں نے آگے بھیج دیے اس کو اور (جو) ان کے نشانات (یعنی اثرات ہیں ان) کو① ہم لکھتے جاتے ہیں اور کھلی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہم نے ہر چیز کا احاطہ (ضبط) کرلیا ہے ﴿۱۲﴾

اور (اے نبی!) تم ان کے سامنے گاؤں کے لوگوں کی مثال (یعنی قصہ) بیان کرو، جب اس (گاؤں) میں بہت سارے رسول آئے تھے② ﴿۱۳﴾ جب ہم نے ان کے پاس (شروع میں) دو (رسول) بھیجے تھے③ تو ان (گاؤں والے) لوگوں نے دونوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے ایک تیسرے (رسول) کے ذریعہ ان کی تائید کی تو یہ (تینوں) کہنے لگے: یقین رکھو، ہم سب کو تمھارے پاس بھیجا گیا ہے ﴿۱۴﴾ وہ (گاؤں والے) کہنے لگے: حقیقت میں تم ہمارے جیسے (معمولی) آدمی ہو اور رحمٰن نے کوئی بھی چیز نہیں اتاری، تم تو جھوٹ ہی بولتے ہو ﴿۱۵﴾ یہ کہنے لگے: ہمارے رب تو جانتے ہیں کہ یقیناً ہم کو تمھاری طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے ﴿۱۶﴾

---

① مسجد کی طرف جانے والے قدم کے نشانات یا اعمال کے نتائج جو بعد میں ظاہر ہو ''آثارِ خیر'' ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) جب اس گاؤں میں بہت سارے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے لوگ آئے تھے۔ یعنی نبی یا نبی کے جانشین تھے۔ ③ مشائخ اپنے متعلقین کو مختلف شہروں میں احیائے ذکر اور دعوتِ توحید کے لیے بھیجیں۔

وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ
وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوۡا طَآئِرُكُمۡ مَّعَكُمۡ ؕ اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ
اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا
الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـَٔلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۱﴾

ہماری ذمے داری تو صرف (یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات) صاف صاف پہنچا دینا ہے ﴿۱۷﴾ وہ (گاؤں والے) کہنے لگے: ہم نے تمھارے اندر نحوست دیکھی ہے، اگر تم (اپنے اس دعوے سے) رک نہیں گئے تو ہم تم پر ضرور پتھر برسائیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک سزا ملے گی ﴿۱۸﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے لوگ) کہنے لگے: تمھاری نحوست (کی وجہ) تمھارے ساتھ (تو لگی ہوئی) ہے کیا (تم یہ سلوک) اس لیے (کررہے ہو) کہ تم کو نصیحت کی گئی ہے ①؛ بلکہ تم تو حد سے آگے بڑھنے والے لوگ ہو ﴿۱۹﴾ (یہ بات پھیل گئی تو) اور شہر کے کنارے سے ② ایک (مسلمان) آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور) کہنے لگا: اے میری قوم! تم (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجے ہوئے لوگوں کے راستے پر چلو ﴿۲۰﴾ تم ان لوگوں کے راستے پر چلو جو تم سے (تبلیغ پر) کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ لوگ خود صحیح راستے پر ہیں ﴿۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کیا اس بات کو تم نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے (نصیحت جو باعث سعادت ہے اس کو نحوست سمجھتے ہو۔ جس کو تم نحوست سمجھتے ہو وہ تو اللہ کے داعی کی بات نہ ماننے سے ہے)۔

② قدیم زمانے سے عام طور پر یہ مشاہدہ رہا ہے کہ شہر کے کنارے پر رہنے والوں کو شہر کی گندی سیاست اور برے ماحول کا اثر نہیں ہوتا ہے، دیکھا یہ گیا ہے کہ وہاں رہنے والے بھولے بھالے اور مخلص ہوا کرتے ہیں؛ اگرچہ اس دور میں اس سلسلے میں کمی ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔

وَمَالِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ۝۲۲ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ
الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ۝۲۳ اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ
مُّبِيۡنٍ۝۲۴ اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ۝۲۵ قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ
يَعۡلَمُوۡنَ۝۲۶ بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ۝۲۷ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ
بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ۝۲۸ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا
هُمۡ خٰمِدُوۡنَ۝۲۹ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ۝۳۰

اور میں اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب کو اسی کی طرف واپس بھیجا جائے گا ﴿۲۲﴾ کیا میں اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر ایسوں کو معبود مانوں کہ اگر (اللہ) رحمٰن مجھے کوئی تکلیف (پہنچانے) کا ارادہ کریں تو ان (جھوٹے معبودوں) کی سفارش مجھے کچھ بھی کام نہیں آئے گی اور وہ مجھ کو چھڑا بھی نہیں سکیں گے ﴿۲۳﴾ (اگر میں ایسا کروں گا) تب تو یقیناً میں کھلم کھلی گمراہی میں پڑ جاؤں گا ﴿۲۴﴾ یقیناً میں تو تمھارے رب پر ایمان لا چکا ہوں، اب تم میری بات سن لو① ﴿۲۵﴾ اس کو کہا گیا②: تو جنت میں داخل ہو جا (تو جنت کی نعمتیں دیکھ کر) اس نے کہا: اے کاش! میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی ﴿۲۶﴾ کہ میرے رب نے مجھ کو معاف کر دیا اور مجھے عزت والے لوگوں میں شامل کر دیا ﴿۲۷﴾ اور اس (شخص) کے (شہید ہونے کے) بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی (فرشتوں کا) لشکر نہیں اتارا اور ہم کو اتارنے کی ضرورت بھی نہیں تھی ﴿۲۸﴾ وہ (سزا) تو صرف ایک بھیانک آواز تھی جس سے وہ ایک دم بجھ کر (یعنی ٹھنڈے پڑ کر) رہ گئے③ ﴿۲۹﴾ بندوں پر کیا ہی افسوس ہے! (جب بھی) کوئی رسول ان کے پاس آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ﴿۳۰﴾

① قوم کو خطاب یا رسولوں کو شاہد بنانے کے لیے خطاب۔ ② یعنی بستی والوں نے اس کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کہا گیا ہے۔ ③ حیات سے بدن میں حرارت ہے حیات ختم تو حرارت ختم۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا ع
فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

کیا انھوں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے قوموں (کے لوگوں) کو ہلاک کر دیا کہ وہ ان کے پاس (دنیا میں) لوٹ کر واپس نہیں آئے ﴿٣١﴾ اور (پھر آخرت میں) یہ جتنے لوگ ہیں ان سب کو (پکڑ کر) ہمارے پاس ضرور حاضر کیا جائے گا ﴿٣٢﴾

اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک نشانی مردہ (یعنی خشک) زمین ہے، ہم نے اس (زمین) کو (بارش سے) زندہ کر دیا اور ہم نے اس (زمین) سے (مختلف) اناج نکالے سو اس میں سے وہ لوگ کھاتے ہیں ﴿٣٣﴾ اور ہم نے اس (زمین) میں کھجور اور انگوروں کے باغات بنا دیے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کر دیے ﴿٣٤﴾ تا کہ وہ (لوگ) اس (باغ) کے پھلوں میں سے کھاویں؛ حالاں کہ اس (اناج اور پھلوں) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا①، کیا پھر بھی وہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟ ﴿٣٥﴾

---

① بعض مفسرین نے ''ما'' کو نفی کے لیے نہیں؛ بلکہ ''الذی'' اسم موصول کے معنی میں بتلایا ہے، تب آیت کا ترجمہ اس طرح ہوگا: ہم نے یہ سب چیزیں اس لیے پیدا کی؛ تا کہ لوگ ان کے پھل کھاویں اور انسانوں کے ہاتھوں نے جو چیز بنائی ہے (اس کو بھی کھاویں)۔ اس تفسیر سے ایک بات یہ سمجھ میں آئی کہ پھلوں میں سے انسان قسم قسم کے حلوے، اچار چٹنی تیار کرتا ہے، پھلوں میں سے تیل نکالتا ہے، مختلف پھلوں سے جام اور مربے تیار کرتا ہے، ان سب چیزوں کو بنانے کا سلیقہ اللہ نے انسان کو سکھایا ہے۔

نکتہ: دنیا میں جتنے بھی جانور ہیں ان میں سے بعض جانور نباتات، گھاس، پھوس اور پھل کھاتے ہیں اور کچھ جانور گوشت وغیرہ کھاتے ہیں؛ لیکن تمام ہی جانور مفرد غذائیں کھاتے ہیں کہ گھاس والے جانور صرف گھاس اور گوشت والے جانور صرف گوشت کھاتے ہیں، جبکہ انسان کو اللہ نے یہ سلیقہ عطا فرمایا کہ یہ مختلف چیزوں کو ملا کر اپنی غذا تیار کرتا ہے اور ایک ہی چیز میں سے متعدد قسم کے کھانے بنا لیتا ہے، یہ بھی اللہ کا احسان ہے کہ انسانوں کو یہ سب چیزیں سکھلائیں۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُوۡنَ۝۳۶ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَۙ۝۳۷ وَالشَّمۡسُ تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے① اس میں سے جس کو زمین اُگاتی ہے اور خود ان انسانوں کے بھی اور ان چیزوں کے بھی جن کی (عام) لوگوں کو (ابھی تک) خبر بھی نہیں ہے ﴿۳۶﴾ اور ان (لوگوں) کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک (اور) نشانی رات ہے کہ ہم اس پر سے دن کو کھینچ کر اتار لیتے ہیں پھر تب ہی وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے②،

① قرآن میں یہاں ''أزواج'' کا لفظ آیا ہے، اس کا مطلب ہوتا ہے ''جوڑا'' یعنی ایک دوسرے کے متقابل چیزیں جیسے مرد، عورت، نر، مادہ، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انسانوں کی طرح زمین سے اگنے والی تمام چیزوں میں مذکر اور مؤنث کا سلسلہ ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسری تمام مخلوقات میں بھی اس طرح جوڑے ہوں۔

بعض حضرات نے ''أزواج'' کا مطلب ''اقسام'' لیا ہے، انسان میں رنگ کے اعتبار سے، جسم کی شکل وصورت کے اعتبار سے، زبان کے اعتبار سے الگ الگ قسمیں پائی جاتی ہے، اسی طرح زمین سے جو پھل اور اناج پیدا ہوتے ہیں ان میں بھی الگ الگ بہت ساری قسمیں پائی جاتی ہیں، زمین، پہاڑ اور سمندروں میں ایسی بہت ساری مخلوقات ہیں جن کو ابھی تک انسان جانتا بھی نہیں ہے، ان میں بھی بہت ساری قسمیں اور جوڑ پائی جاتی ہے۔

② حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورج روزانہ چلتا رہتا ہے اور ہر روز عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے اور نئے دورے کی اجازت مانگتا ہے، اجازت ملتے ہی نیا دور فوراً شروع کرتا ہے اور ذرہ برابر بھی وقفہ نہیں لیتا، اسی طرح اس کا سلسلہ جاری رہے گا، جیسے ایک ٹرین ہوتی ہے چلتی بھی رہتی ہے اور سگنل لائٹ کے کلر کی تبدیلی سے اجازت بھی پاتی رہتی ہے۔ قیامت کے بالکل قریب سورج اپنے معمول کے مطابق ایک روز سجدہ کر کے نئے دورے کی اجازت مانگے گا تو اس کو نئے دورے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس کو حکم ہوگا کہ جس طرف سے تو آیا ہے اسی طرف سے لوٹ جا، ڈوبنے کی جگہ مغرب کی جانب سے پھر طلوع ہوجا اور یہ چیز قیامت کی آخری بڑی نشانیوں میں سے ہوگی اس کے بعد کسی کافر کا ایمان اور گنہگار کی توبہ قبول نہیں ہوگی (یہ مستقرِ مکانی ہوا اور مستقرِ زمانی یعنی قیامت تک چلتا رہے گا)

دوسرا مطلب آیت کا یہ بھی ہے کہ سورج کے لیے اللہ کی طرف سے ایک راستہ متعین کیا گیا ہے، سورج اپنے اسی متعین مدار میں ایک مضبوط نظام سے چل رہا ہے، جس دن قیامت آئے گی اس کے چلنے کا نظام ختم ہوجائے گا، گویا قیامت کے آنے تک وہ اللہ کی طرف سے بنائے ہوئے نظام کے مطابق برابر چلتا رہے گا۔

ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِؕ۝۳۸ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ
الۡقَدِيۡمِ۝۳۹ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ
فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ۝۴۰ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۙ۝۴۱ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ
مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ۝۴۲ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَۙ۝۴۳ اِلَّا
رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ۝۴۴ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ
لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ۝۴۵ وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ۝۴۶

یہ اس (اللہ تعالیٰ) کا مقرر کیا ہوا انظام ہے جو بڑے زبردست ہیں، بڑے جاننے والے ہیں
﴿۳۸﴾ اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں، یہاں تک کہ (جب مہینے کا آخر ہوتا ہے تب) وہ
کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہوکر رہ جاتا ہے ﴿۳۹﴾ سورج سے یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ چاند کو
پکڑ لیوے اور رات دن سے آگے نہیں نکل سکتی اور (ان میں سے) ہر ایک، ایک (دائرہ کے) چکر
(یعنی کھلی فضا) میں تیرتے رہتے ہیں ﴿۴۰﴾ اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک نشانی
ہے، یہ کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی پر سوار کیا① ﴿۴۱﴾ اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی)
جیسی (دوسری) چیزیں بھی پیدا کردیں جن پر وہ (لوگ) سوار ہوتے ہیں② ﴿۴۲﴾ اور اگر ہم
چاہیں تو ان کو غرق کردیں، سو نہ ان کی فریاد کو پہنچنے والا کوئی ہو اور نہ ان کو (ڈوبنے سے) بچایا جاسکے
﴿۴۳﴾ مگر ہماری مہربانی سے اور (زندگی کے) ایک مقرر وقت تک مزہ اٹھانے کا ان کو موقع دیا گیا
ہے (وہاں تک وہ بچے ہوئے ہیں) ﴿۴۴﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب)
سے بچو جو تمھارے آگے ہے اور جو تمھارے پیچھے ہے؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے③ ﴿۴۵﴾ ان کے
پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھرا لیتے ہیں④ ﴿۴۶﴾

---

① معلوم ہوا کہ ہر طرح کی کشتی پر سواری وہ اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ان کے لیے ایسی چیزیں بھی بنادی ہیں جن پر وہ (آئندہ) سواری کریں گے (یعنی ہوائی جہاز، ٹرین وغیرہ)۔ ③ تو وہ لوگ ایسی بات کو سنتے ہی نہیں۔
④ بعض نے حکم کا ترجمہ کیا ہے یعنی رب کی طرف سے پہنچنے والے ہر حکم کو ٹال دیتے ہیں، مانتے نہیں۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ
مَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ
اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً تَاۡخُذُهُمۡ وَهُمۡ يَخِصِّمُوۡنَ ﴿۴۹﴾
فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ تَوۡصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۰﴾ ۧ وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَاِذَا هُمۡ مِّنَ
الۡاَجۡدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمۡ يَنۡسِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا
وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ وَصَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۵۲﴾ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ جَمِيۡعٌ
لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۵۳﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روزی تم کو دی ہے اس میں سے کچھ (غریبوں پر بھی) خرچ کرو تو یہ کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ: (اے ایمان والو!) کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو کھانا کھلاتے، تم لوگ تو محض کھلم کھلی گمراہی میں پڑے ہو ﴿۴۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا①؟ ﴿۴۸﴾ وہ لوگ تو صرف ایک بھیانک آواز② کا انتظار کر رہے ہیں کہ جب وہ آپس میں جھگڑتے ہوں گے③ ایسی حالت میں وہ ان کو (آکر) پکڑے گی ﴿۴۹﴾ سو وہ لوگ وصیت بھی نہیں کر سکیں گے اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ کر جا بھی نہیں سکیں گے ﴿۵۰﴾

اور صور پھونک دیا جائے گا تو وہ یکایک (اپنی) قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے چلنے لگیں گے ﴿۵۱﴾ وہ (کافر) لوگ کہیں گے کہ: ہائے ہماری بربادی، (آج) ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے کس نے اٹھا (کر کھڑا کر) دیا؟ (ان کو جواب ملے گا) کہ یہ تو وہ (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے بالکل سچ کہا تھا ﴿۵۲﴾ وہ تو ایک زوردار آواز ہوگی کہ جس کے بعد وہ سب (اچانک) ہمارے سامنے (قیامت کے میدان میں) حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۵۳﴾

① انکار اور استہزا کے طور پر سوال ہے۔ ② چنگھاڑ یعنی پہلی مرتبہ صور پھونکا جانا۔
③ (دوسرا ترجمہ) حجت بازی کرتے ہوں گے۔

فَالۡیَوۡمَ لَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَیۡـًٔا وَّلَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصۡحٰبَ
الۡجَنَّۃِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِہُوۡنَ﴿۵۵﴾ ہُمۡ وَاَزۡوَاجُہُمۡ فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ
مُتَّکِـُٔوۡنَ﴿۵۶﴾ لَہُمۡ فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ وَّلَہُمۡ مَّا یَدَّعُوۡنَ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ﴿۵۸﴾
وَامۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّہَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ﴿۵۹﴾ اَلَمۡ اَعۡہَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا
الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ﴿۶۱﴾ وَلَقَدۡ
اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ﴿۶۲﴾ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
تُوۡعَدُوۡنَ﴿۶۳﴾ اِصۡلَوۡہَا الۡیَوۡمَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ﴿۶۴﴾

سو آج کے دن کسی بھی نفس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم لوگ جو کام کرتے تھے تم کو صرف اسی (کام) کا بدلہ دیا جائے گا ﴿۵۴﴾ یقیناً جنت والے آج ایک مشغلے میں لذت لے رہے ہوں گے① ﴿۵۵﴾ وہ اور ان کی بیویاں (گھنے) سایوں میں تختوں پر تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے ﴿۵۶﴾ ان کے لیے اس (جنت) میں میوے ہوں گے اور جو چیز بھی وہ منگوائیں گے وہ سب ان کو مل جائے گی ﴿۵۷﴾ رحمت والے رب کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا② ﴿۵۸﴾ اور اے گنہگارو! آج تم (مومنوں سے) الگ ہو جاؤ ﴿۵۹﴾ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم کو تاکید سے کہہ نہیں دیا تھا کہ تم لوگ شیطان کی عبادت مت کرو یقیناً وہ تو تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟ ﴿۶۰﴾ اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرتے رہو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ اس (شیطان) نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو گمراہ کر ڈالا تھا، کیا پھر بھی تم لوگ سمجھتے نہیں تھے؟ ﴿۶۲﴾ یہی جہنم ہے جس کا تم سے (کفر کی وجہ سے) وعدہ کیا گیا تھا③ ﴿۶۳﴾ آج تمھارے کفر کی وجہ سے تم سب اس میں داخل ہو جاؤ ﴿۶۴﴾

---

① دنیا میں انسان اطاعت، عبادت، ضروریات میں مشغول ہوتا ہے، بیکاری دل کو گھبرانے والی چیز ہے؛ لیکن جنت میں تفریحات کی مشغولی اتنی ہوگی کہ دل گھبرائے گا نہیں؛ بلکہ عمدہ لذت دار مشغولیات ہوں گی۔

② اللہ تعالیٰ فرمائیں گے السلام علیکم یا اہل الجنۃ!۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جس سے تم کو ڈرایا گیا تھا۔

اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤى اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا
يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤى اَعۡيُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ ﴿٦٦﴾
وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنۡ ع
نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ ؕ اِنۡ
هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٧٠﴾
اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَيۡدِيۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿٧١﴾

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور جو (گناہ) وہ کماتے تھے ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے ﴿۶۵﴾ اور اگر ہم چاہیں تو (آج دنیا ہی میں) ان کی آنکھیں بالکل مٹا دیویں، پھر راستے (کی تلاش) میں وہ دوڑیں گے؛ لیکن ان کو کہاں سے دکھائی دے گا؟ ﴿۶۶﴾ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی اپنی ہی جگہ پر ہم صورتیں مسخ کر دیویں① پھر نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ کے آسکیں ﴿۶۷﴾

اور جس کو ہم (لمبی) عمر دیتے ہیں تو اس کو تخلیق② میں الٹا کر دیتے ہیں، کیا پھر بھی وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں؟ ﴿۶۸﴾ اور ہم نے اس (نبی) کو شاعری نہیں سکھائی اور وہ (شاعری) ان کے شایانِ شان بھی نہیں (ان کو جو سکھایا گیا ہے) وہ تو خالص نصیحت ہے اور قرآن ہے جو (احکام اور حقائق) کھول کھول کر بتلا دیوے ﴿۶۹﴾ تاکہ وہ (قرآن سنا کر کے) جو زندہ ہو③ اس کو ڈرا دیویں اور کافروں پر الزام (یعنی حجت) ثابت ہو جائے ﴿۷۰﴾ اور کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ہم نے ان کے لیے چوپائے پیدا کر دیے اور وہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں④ ﴿۷۱﴾

① یعنی ان کی صورت بدل ڈالیں؛ یعنی اپاہج کی طرح کر ڈالیں۔ ② تخلیق یعنی پیدائش، طبعی حالت۔ لمبی عمر سے ہر اعلیٰ عمدہ چیز میں کمی آتی ہے، جسمانی قوت میں کمی، اعضا کے فوائد میں کمی؛ البتہ قرآن وحدیث کی خدمت کی برکت سے عقل وفہم میں برکت ہوتی ہے۔ ③ قلب میں ایمان کی برکت سے جو روحانی حیات ہوتی ہے وہ مراد ہے۔
④ دوسرا ترجمہ ”قابو میں کرتے ہیں“۔ انسان کا بڑے بھاری جانوروں کو قابو کرنا یہ بھی ایک نعمت ہے۔

وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَمِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ۝۷۲ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
يَشۡكُرُوۡنَ۝۷۳ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ۝۷۴ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
نَصۡرَهُمۡ ۙ وَهُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ۝۷۵ فَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ
وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ۝۷۶ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ۝۷۷
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ مَنۡ يُّحۡيِ الۡعِظَامَ وَهِيَ رَمِيۡمٌ۝۷۸

اوران (چوپایوں) کو ہم نے ان کے قابو میں دے دیا ہے، سوان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اوران میں سے بعض کو وہ کھاتے ہیں ﴿۷۲﴾ اوران کے لیے ان (جانوروں) میں (دوسرے) فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی (ان کو ملتی ہیں) کیا پھر بھی وہ لوگ شکر نہیں کرتے؟ ﴿۷۳﴾ اوران کافروں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس امید پر دوسرے معبود بنارکھے ہیں کہ (ان سے) ان کو مدد ملے ﴿۷۴﴾ ان (معبودوں) میں ان (کافروں) کی مدد کرنے کی طاقت ہی نہیں اور وہ (بت قیامت میں) ان (کافروں) کے لیے (مخالف) لشکر بن کر حاضر کردیے جائیں گے ﴿۷۵﴾ اس لیے (اے نبی!) ان کی بات سے تم غمگین نہ ہو، جو چیز وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو چیز وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں یقیناً ہم اس کو جانتے ہیں ﴿۷۶﴾ اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو (منی کے) ایک قطرے سے پیدا کیا، پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا بن گیا① ﴿۷۷﴾ اور ہمارے بارے میں وہ عجیب بات بناتا ہے② اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا③ (اور) کہتا ہے کہ پرانی (کھوکھلی) ہو چکی ہڈی کو کون زندہ کرے گا؟④ (یہ سوال کرتے وقت وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا) ﴿۷۸﴾

---

① اور اللہ کی قدرت کا انکار کرنے لگا۔

② (دوسرا ترجمہ) ہمارے بارے میں وہ (عجیب) مثال بولتا ہے۔

③ کہ ہم نے اس کو ناپاک منی کے قطرے سے بنایا اور پھر کامل انسان بنایا۔

④ (دوسرا ترجمہ) (کافر انسان) کہتا ہے کہ کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا؛ حالاں کہ وہ تو پرانی (کھوکھلی) ہو چکی ہوگی۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِىٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۙ﴿٧٩﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ
اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ
ع وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

تو تم (اس کو جواب میں) کہو کہ: وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اس کو پہلی بار پیدا کیا تھا وہی اس کو زندہ کریں گے، اور وہ پیدا کرنے کا ہر کام جانتے ہیں① ﴿۷۹﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو تمھارے لیے ہرے درخت میں سے آگ پیدا کرتے ہیں②، پھر تم اس (درخت کی آگ) سے (دوسری) آگ سلگاتے ہو ﴿۸۰﴾ اور کیا جس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ ان جیسے (دوسرے انسانوں) کو پیدا کر دیں؟ کیوں نہیں؟ وہ تو بہت بڑے پیدا کرنے والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۸۱﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کا حکم (یعنی معمول) یہی ہے کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو اس (چیز) کو کہتے ہیں کہ ''ہو جا'' تو (اسی وقت) وہ (چیز) ہو جاتی ہے ﴿۸۲﴾ وہ (اللہ تعالیٰ تو) پاک ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم سب کو اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لے جایا جائے گا ﴿۸۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتے ہیں] (تیسرا) اور وہ (اللہ) ہر مخلوق کو خوب اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔
② اگر ہم غور کریں تو ہر درخت کا آخری انجام آگ ہے؛ اس لیے کہ ہر درخت میں سے جو چیز بھی بنتی ہے وہ کبھی نہ کبھی جل کر یا جلا کر راکھ بنا دی جاتی ہے، گویا آج کا ہرا بھرا درخت ایک نہ ایک روز آگ بن کے جلنے والا ہے۔
(عرب میں ''مَرْخ'' اور ''عَفَار'' نام کے درخت بھی ہوتے ہیں۔ ہرے بھرے درخت کی لکڑیاں رگڑ رگڑ کر اس میں سے آگ نکلتی ہے)

سورة الصافات

(المكية)

سورۂ صافات

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو بیاسی (۱۸۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ انعام کے بعد اور سورۂ لقمان سے پہلے چھپن (۵۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کا حکم سننے کے انتظار میں یا عبادت کے لیے صفوں میں مل مل کر کھڑے رہنے والے فرشتوں کی قسم کھائی گئی ہے جیسے انسان جہاد کی صفوں میں اور نماز کی صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔

نماز کے بعد اور مجلس کے بعد اس سورت کی آخری آیتیں: سبحان ربک رب العزۃ الخ پڑھنے کی فضیلت: الگ الگ تفسیر میں امام بغوی کے حوالے سے حضرت علیؓ کا یہ قول منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے روز اسے بھر پور پیمانے سے اجر (بدلہ اور ثواب) ملے اسے چاہیے کہ وہ اپنی ہر مجلس کے اخیر میں یہ دعا پڑھے۔ (خاص خاص فضیلتوں والی مسنون دعائیں، ص: ۹۳)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِۣ
الۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی
وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ٭ۖ﴿۸﴾ دُحُوۡرًا وَّلَہُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے قطار میں کھڑے ہوکر صف باندھنے والوں (یعنی فرشتوں) کی ﴿۱﴾ پھر ان کی جو روک ٹوک کرتے ہیں① ﴿۲﴾ پھر (اللہ تعالیٰ کے) ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی② ﴿۳﴾ یقین رکھو کہ تمھارے معبود تو ایک ہی ہیں ﴿۴﴾ آسمانوں کے اور زمین کے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے رب ہیں اور (جہاں سے سورج اور دوسرے ستارے نکلتے ہیں ان) مشرقوں کے رب ہیں③ ﴿۵﴾ یقینا ہم نے نزدیک والے آسمان کو④ ستاروں کی رونق سے سجادیا ﴿۶﴾ اور ہر شریر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے ﴿۷﴾ اوپر کے جہاں کی وہ باتیں سن نہیں سکتے⑤ اور (جب کبھی قریب جاکر سننے کی کوشش کرتے ہیں تب) ہر طرف سے ان پر مار پڑتی ہے ﴿۸﴾ (اور شیطانوں کو) بھگادیا جاتا ہے اور ان کے لیے (آخرت میں) ہمیشہ عذاب ہوگا ﴿۹﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جو جھڑک کر کے ڈانٹنے والے ہیں۔②(دوسرا ترجمہ) یاد کرکر کے پڑھنے والوں کی۔ (ملائکہ اللہ کا حکم سننے یا عبادت کے لیے صف میں کھڑے رہتے ہیں اور شیاطین کو عالم بالا تک آنے سے روکتے ہیں، حصولِ برکت کے لیے آسمانی کتابیں پڑھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اسی طرح غازی صفوں میں مقابلہ کے لیے تیار کھڑے رہ کر دشمنوں کو روک دیتا ہے اور ہر وقت احکامِ الٰہی کی تعمیل اور ذکر تلاوت میں رہتا ہے، اسی طرح پرندے بھی فضا میں پر پھیلاتے ہیں اور معلق ہوتے ہیں یہ بھی اللہ کی عجیب وغریب قدرت ہے۔③مطلب: [۱] اس سے ایک مراد یہ ہے کہ الگ الگ ستاروں کی نکلنے کی الگ الگ جگہیں [۲] سورج روزانہ الگ الگ جگہوں سے نکلتا ہے۔④(دوسرا ترجمہ) دنیا سے نظر آنے والے آسمان کو۔⑤(دوسرا ترجمہ) اوپر کی مجلس کی وہ باتیں سن نہیں سکتے (یعنی مار پڑنے کے ڈر سے دور ہی رہتے ہیں)۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ
مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا
لَا يَذْكُرُوْنَ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ
دٰخِرُوْنَ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ
ع الدِّيْنِ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ﴿۲۱﴾

البتہ جو کوئی (شیطان) کوئی خبر اچک کر کے بھاگتا ہے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ﴿۱۰﴾ اب ذرا تم ان (کافروں) کو پوچھو: کیا ان کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ہماری پیدا کی ہوئی دوسری مخلوق کو؟① حقیقت میں ہم نے ہی ان (انسانوں) کو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿۱۱﴾ بلکہ (اے نبی!) تم تو (ان ایمان کا انکار کرنے والے کی باتوں پر) تعجب کرتے ہو اور وہ (تمھاری باتوں کا) مذاق اڑاتے ہیں ﴿۱۲﴾ اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت مانتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾ اور جب وہ لوگ کسی آیت (یعنی معجزہ) کو دیکھتے ہیں تو (اور زیادہ) مذاق اڑاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہی ہے ﴿۱۵﴾ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم کو پھر سے زندہ کیا جائے گا؟ ﴿۱۶﴾ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو بھی (دوبارہ زندہ کیا جائے گا)؟ ﴿۱۷﴾ تو تم (ان کو) کہو: ہاں! اور (تمھاری حالت یہ ہوگی کہ) تم ذلیل بھی ہوں گے② ﴿۱۸﴾ یقیناً وہ تو ایک زوردار آواز ہوگی جس کے بعد وہ سب (زندہ ہوکر) اچانک دیکھنے لگیں گے ﴿۱۹﴾ اور وہ کہنے لگیں گے: ہائے افسوس! یہ حساب (یعنی بدلہ) کا دن ہے ﴿۲۰﴾ (ان کو کہا جائے گا) یہ تو فیصلے کا دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے ﴿۲۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) یا جتنی مخلوق ہم نے بنائی ہے ان کو۔
② یعنی دوسری مرتبہ زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے تب۔

أُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ
إِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ
الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا إِنَّكُمْ
كُنْتُمْ تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا
عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ إِنَّا
لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَأَغْوَيْنٰكُمْ إِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾
إِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾

(فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) تم ظالموں کو اور ان کی بیویوں کو① اور جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے لے آؤ سوان کو جہنم کا راستہ دکھاؤ②﴿۲۲﴾﴿۲۳﴾ اور ان کو ذرا کھڑا رکھو؛ کیوں کہ ان سے پوچھا جائے گا﴿۲۴﴾ (اے مجرمو!) تم کو کیا ہو گیا کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟﴿۲۵﴾ بلکہ وہ تو آج آپس میں ایک دوسرے کو پکڑ واتے ہوں گے③﴿۲۶﴾ اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال جواب کرنے لگیں گے ﴿۲۷﴾ وہ (ماتحت لوگ سرداروں سے) کہیں گے کہ: یقیناً تم لوگ ہم پر پوری طاقت کے ساتھ (گمراہ کرنے کے لیے چڑھ کر) آئے تھے④﴿۲۸﴾ تو وہ (سردار لوگ) کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے﴿۲۹﴾ اور ہمارا تمھارے اوپر کوئی زور ہی نہیں تھا؛ بلکہ تم ہی حد سے نکل جانے والے لوگ تھے﴿۳۰﴾ سو ہم سب پر ہمارے رب کی بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہم سب کو (جہنم میں عذاب کا) مزہ چکھنا ہی ہے﴿۳۱﴾ سو ہم نے تم کو گمراہ کیا تھا (جیسے) ہم خود بھی گمراہ تھے﴿۳۲﴾ سو وہ سب کے سب (یعنی سردار اور عوام) اس دن عذاب میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں گے ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم (ایسے) گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں﴿۳۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) ان کے ساتھیوں کو۔ یعنی ہم مشرب لوگوں کو۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کو جہنم کے راستے کی طرف چلاؤ۔
③ (دوسرا ترجمہ) بلکہ وہ آج کے دن سر جھکا کر کھڑے ہوں گے۔
④ بعض نے ''یمین'' کو قسم کے معنی میں لیا ہے؛ یعنی رسول کی تعلیم غلط ہے اس بات کی تم قسم کھا کر آتے تھے۔

اِنَّهُمۡ كَانُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوۡۤا
اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجۡنُوۡنٍ ؕ﴿۳۶﴾ بَلۡ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَصَدَّقَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمۡ لَذَآئِقُوا
الۡعَذَابِ الۡاَلِيۡمِ ۚ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۙ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ
﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۙ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمۡ مُّكۡرَمُوۡنَ ۙ﴿۴۲﴾ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۙ﴿۴۳﴾ عَلٰى
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۙ﴿۴۵﴾ بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۚ﴿۴۶﴾
لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۙ﴿۴۸﴾

یقیناً ان کی حالت ایسی تھی کہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ لوگ تکبر کرتے تھے① ﴿۳۵﴾ اور وہ تو (یوں) کہتے تھے کہ: کیا ہم ایک دیوانے، شاعر (کے کہنے) کی وجہ سے ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیویں؟ ﴿۳۶﴾ حالاں کہ وہ (نبی) تو سچا دین لے کر آئے ہیں اور (دوسرے) سب رسولوں کو سچا بتاتے ہیں ﴿۳۷﴾ یقیناً تم لوگ دردناک عذاب (کا مزہ) چکھ کر رہوگے ﴿۳۸﴾ اور تم جو کام کرتے تھے تم کو ان ہی کاموں کی سزا دی جائے گی ﴿۳۹﴾ مگر اللہ تعالیٰ کے جو خاص چنے ہوئے بندے ہیں② ﴿۴۰﴾ یہ وہ ہیں کہ ان کے لیے مقرر کی ہوئی روزی ہے③ ﴿۴۱﴾ میوے ہیں اور نعمتوں کے باغات میں، ان کی پوری پوری عزت ہوگی ﴿۴۲﴾ ﴿۴۳﴾ (اونچے) تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ﴿۴۴﴾ صاف سفید رنگ کی (بہتی) شراب کے پیالے ان کے سامنے (خادم لوگ لے کر) گھومتے ہوں گے ﴿۴۵﴾ پینے والوں کے لیے مزیدار ہوگی ﴿۴۶﴾ اس کی وجہ سے سر بھی نہیں چکرائے گا اور اس کو پی کر وہ عقل بھی نہیں کھو بیٹھیں گے ﴿۴۷﴾ اور ان کے پاس نیچی④ نظروں والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی ﴿۴۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) اکڑ دکھاتے تھے۔ ② یعنی وہ عذاب سے بچے رہیں گے۔
③ (دوسرا ترجمہ) ان کے لیے ایسی روزی ہے جن کا حال (قرآن میں) معلوم (ہوچکا) ہے۔
④ یعنی شرم حیا سے ان کی نظریں نیچی رہے گی یعنی جن کی نظر شوہر کے سوا کسی طرف نہ اٹھے ویسی۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے حسن و جمال کی وجہ سے اپنے شوہر کی نظر نیچی کردے گی کہ کسی دوسرے کی طرف اٹھنے ہی نہ دے گی۔
نوٹ: جنت کی عورتیں نیچی نظر والی، دنیا کی عورتوں کے لیے بھی اسی وصف میں دنیا و آخرت کی جنت ہے۔

كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ
اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوۡلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ
تَاللّٰهِ اِنۡ كِدۡتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحۡنُ
بِمَيِّتِيۡنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۶۰﴾

ایسا لگے گا کہ وہ (حوریں) چھپے ہوئے انڈے ہیں① ﴿۴۹﴾ پھر وہ (جنتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال (یعنی بات چیت) کریں گے② ﴿۵۰﴾ تو ان (جنت والوں) میں سے ایک کہنے والا (اپنی مجلس والوں سے) کہے گا کہ: میرا تو ایک (دنیا میں) ساتھی تھا ﴿۵۱﴾ وہ (مجھ کو تعجب سے یوں) کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی (آخرت کو) سچا ماننے والوں میں سے ہے؟ ﴿۵۲﴾ (اور وہ مجھے یوں بھی کہتا تھا کہ) کیا ہم لوگ جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تب کیا ہم کو (ہمارے کاموں کا دوبارہ زندہ کر کے) بدلہ دیا جائے گا؟ ﴿۵۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: کیا تم (اس ساتھی کو) جھانک کر دیکھو گے؟ ﴿۵۴﴾ تو وہ (جنتی دوست) جھانک کر کے دیکھے گا تو وہ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ پڑا دیکھے گا ﴿۵۵﴾ تو وہ (جنتی) کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! کہ تو تو مجھ کو بالکل ہلاک ہی کر ڈالتا ﴿۵۶﴾ اور اگر میرے رب کا میرے اوپر فضل نہ ہوتا تو میں بھی پکڑ کر (جہنم میں) لایا جاتا ﴿۵۷﴾③ کیا سوائے پہلی مرتبہ (دنیا میں) ہمارے مر چکنے کے اب ہم کو مرنا نہیں ہے؟ اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا④؟ ﴿۵۸﴾، ﴿۵۹﴾ (جتنی نعمتیں جنت میں ملیں وہ) حقیقت میں یہی بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۶۰﴾

---

①: [۱] بعض مفسرین نے شترمرغ کے انڈے مراد لیے ہیں جو نہایت خوبصورت ہوتے ہیں ان کے ساتھ تشبیہ دینی ہے۔
[۲] ایسی سفیدی جس میں زردی بھی ہو جیسے دیسی مرغیوں کے انڈے میں ہوتا ہے ایسا رنگ مراد ہے۔
[۳] انڈے کے چھلکے کے نیچے ایک جھلی ہوتی ہے جو نرم و نازک ہوتی ہے، نرمی اور نزاکت میں تشبیہ دینا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) آپس میں حالات پوچھیں گے۔ ③ پھر وہ جنتی خوشی سے اپنے دوسرے مجلس کے ساتھی سے کہے گا۔
④ اللہ تعالیٰ نے جو تمام تکلیفوں سے بچالیا اور جنت ملی اس پر خوشی کے جوش میں یہ باتیں کہی جاویں۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا
فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ
الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
ع فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾

اس جیسی کامیابی (حاصل کرنے) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ﴿٦١﴾ کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ﴿٦٢﴾ یقیناً ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے ایک فتنہ① بنا دیا ہے ﴿٦٣﴾ یقیناً وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ﴿٦٤﴾ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے کہ شیطانوں کے سر ہوتے ہیں ﴿٦٥﴾ سو وہ (جہنمی لوگ) اس (زقوم) کو کھائیں گے اور اس سے (اپنے) پیٹوں کو بھریں گے ﴿٦٦﴾ یقیناً پھر ان لوگوں کو اس (زقوم) کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی (یعنی پیپ) ملا کر دیا جائے گا ﴿٦٧﴾ (ان سب تکلیف کے بعد عذاب ختم نہ ہوگا؛ بلکہ) پھر جہنم کی (آگ کی) طرف وہ لوگ ضرور لوٹیں گے② ﴿٦٨﴾ (سزا کی وجہ یہ ہوگی) کہ انھوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہی کی حالت میں پایا ﴿٦٩﴾ پھر وہ انہی کے قدم کے نشان پر تیزی سے دوڑتے ہوئے چلے گئے ﴿٧٠﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے اگلوں کے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہیں ﴿٧١﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم ان میں ڈرانے والے بھیجتے ہی رہے ﴿٧٢﴾ سو تم دیکھو کہ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ ﴿٧٣﴾ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ عذاب سے محفوظ رہے) ﴿٧٤﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ نوح (علیہ السلام) نے ہم کو پکارا تو ہم (ان کی پکار کا) بہت ہی اچھا جواب دینے والے تھے ﴿٧٥﴾ اور ہم نے اس (نوح) کو اور اس کے اہل کو بڑی گھبراہٹ سے بچا لیا ﴿٧٦﴾

---

① یعنی عذاب کا ذریعہ یا امتحان کا ذریعہ۔ (وہ یوں کہتے تھے کہ جہنم کی آگ میں درخت کیسے زندہ رہے گا؟)
② یعنی ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہی ہوگا، اس سے چھوٹ نہ پاویں گے۔

وَجَعَلۡنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الۡبٰقِيۡنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوۡحٍ فِى
الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ
اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۸۳﴾ اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ﴿۸۴﴾ اِذۡ
قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَاذَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفۡكًا اٰلِهَةً دُوۡنَ اللّٰهِ تُرِيۡدُوۡنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمۡ
بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ
مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۹۲﴾

اور ہم نے اس (نوح) کی اولاد (یعنی نسل) کو ہی باقی رکھا[۱] ﴿۷۷﴾ اور (نوح علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی کہ ﴿۷۸﴾ (وہ ایسا کہتے رہیں) نوح (علیہ السلام) پر تمام عالموں میں سلام ہو ﴿۷۹﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۰﴾ یقیناً وہ (نوح علیہ السلام) ہمارے ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۸۱﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ﴿۸۲﴾ اور یقیناً اس (نوح) کے طریقوں پر چلنے والوں میں ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے ﴿۸۳﴾ جب کہ وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے رب کے پاس صاف ستھرا دل لے کر آئے ﴿۸۴﴾ جب کہ اس (ابراہیم) نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿۸۵﴾ کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے بنائے ہوئے معبودوں کو تم لوگ چاہتے ہو ﴿۸۶﴾ سو تمام عالموں کے رب کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ ﴿۸۷﴾ سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے ستاروں کی طرف ایک نظر ڈال کر دیکھا ﴿۸۸﴾ سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے[۲] ﴿۸۹﴾ پھر قوم کے لوگ پیٹھ پھرا کر اس (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس سے چلے گئے[۳] ﴿۹۰﴾ پھر وہ (ابراہیم) ان کے (بنائے ہوئے) بتوں (کے مندر) میں چپکے سے چلے گئے، سو اس (ابراہیم) نے بتوں سے کہا: تم (یہ چڑھاوے) کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ﴿۹۱﴾ تم کو کیا ہو گیا، بولتے (کیوں) نہیں؟ ﴿۹۲﴾

---

[۱] حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام، حام، یافث سے پوری دنیا کی انسانیت چلی۔ [۲] (دوسرا ترجمہ) میں بیمار ہونے والا ہوں۔ [۳] یعنی حضرت ابراہیمؑ کا عذر سن کر ان کو چھوڑ کر کے قوم کے لوگ میلے میں چلے گئے۔

فَرَاغَ عَلَيۡهِمۡ ضَرۡبًۢا بِالۡيَمِيۡنِ۝۹۳ فَاَقۡبَلُوۡۤا اِلَيۡهِ يَزِفُّوۡنَ۝۹۴ قَالَ اَتَعۡبُدُوۡنَ مَا
تَنۡحِتُوۡنَ۝۹۵ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَمَا تَعۡمَلُوۡنَ۝۹۶ قَالُوا ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡيَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِى الۡجَحِيۡمِ۝۹۷
فَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِيۡنَ۝۹۸ وَقَالَ اِنِّىۡ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ۝۹۹ رَبِّ
هَبۡ لِىۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ۝۱۰۰ فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ۝۱۰۱ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡىَ قَالَ يٰبُنَىَّ
اِنِّىۡۤ اَرٰى فِى الۡمَنَامِ اَنِّىۡۤ اَذۡبَحُكَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫

پھر پوری طاقت سے مارتے ہوئے ان (بتوں) پر ٹوٹ پڑے① ﴿۹۳﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے② آئے ﴿۹۴﴾ اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: جن کو تم خود تراشتے ہو، کیا تم انہی کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿۹۵﴾ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (بھی) اور جو کچھ تم بناتے ہو اس کو (بھی) پیدا کیا ﴿۹۶﴾ (قوم کے) لوگوں نے کہا کہ: اس (ابراہیم) کے لیے ایک عمارت بناؤ اور اس (ابراہیم) کو آگ کے ڈھیر میں پھینک دو ﴿۹۷﴾ پھر انھوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کے خلاف ایک برا منصوبہ بنانے کا ارادہ کیا؛ لیکن ہم نے ان کو نیچا کر کے دکھا دیا ﴿۹۸﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میں تو اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں، وہی مجھ کو (دوسری اچھی جگہ جانے کا) ضرور راستہ بتلائیں گے ﴿۹۹﴾ اے میرے رب! مجھ کو کوئی نیک بیٹا عطا کیجیے③ ﴿۱۰۰﴾ پس ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو ایک تحمل کرنے والے بیٹے کی خوش خبری دی④ ﴿۱۰۱﴾ پھر وہ لڑکا جب اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چلنے پھرنے کے لائق ہو گیا⑤ تو (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں تو سوچ لو تمھاری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا کہ: اے میرے ابا! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اس کو کر ڈالیے،

① (دوسرا ترجمہ) پھر ان پر پوری قوت کے ساتھ جا پڑے اور مارنے لگے آیت میں ''یمین'' کا لفظ ہے، بعض حضرات نے اس کا ترجمہ داہنے ہاتھ سے بتوں کو مارنے سے کیا ہے۔ ② گھبراتے ہوئے غصہ میں۔ ③ یہ دعا عراق سے ملک شام پہنچ جانے کے بعد مانگی ہے۔ ④ حلیم کا ایک معنی ہے باوقار، جو آدمی غضب کی وجہ سے جوش میں نہ آوے؛ بلکہ طبیعت اور نفس کو قابو میں رکھے۔ اس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کام میں مدد کرنے کے لائق ہو گیا۔

سَتَجِدُنِيۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ
يّٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِي الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا
لَهُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ
عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجۡزِي الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرۡنٰهُ
بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اِسۡحٰقَ ؕ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٌ
وَّظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ مُبِيۡنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع ۳

ان شاءاللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ﴿۱۰۲﴾ سو جس وقت (اللہ تعالیٰ کا) حکم پورا کرنے کے لیے وہ دونوں (باپ اور بیٹے) تیار ہو گئے اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) پیشانی کے بل پچھاڑ دیا① ﴿۱۰۳﴾ اور ہم نے اس کو آواز لگائی کہ: اے ابراہیم! (شاباش) ﴿۱۰۴﴾ تم نے تو خواب پوری طرح سچا کر کے دکھا دیا، یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں② ﴿۱۰۵﴾ یقیناً وہ تو ایک کھلا ہوا امتحان تھا ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے ایک بڑا جانور ذبح کرنے کے واسطے دے کر اس (بچے) کو بچا لیا ﴿۱۰۷﴾ اور (اس ابراہیم علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۰۸﴾ کہ (وہ ایسا کہتے رہیں کہ) ابراہیم پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) ہمارے ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾ اور ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسے بیٹے) کی خوش خبری دی، جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکت اتاری اور ان دونوں کی اولاد میں سے کچھ لوگ تو نیک عمل کرنے والے تھے اور کچھ لوگ (گناہ کر کے) اپنی جان پر کھلا ظلم کرنے والے تھے ﴿۱۱۳﴾

---

① پیشانی کا ایک کنارہ زمین سے چھونے لگا۔ (دوسرا ترجمہ) کروٹ پر لٹا دیا۔

② علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں یہ نہیں دیکھا تھا کہ ’’أني ذبحتُك‘‘ کہ میں نے اسماعیل کو ذبح کر دیا؛ بلکہ یہ دیکھا تھا کہ ’’أني أذبحك‘‘ کہ میں ذبح کر رہا ہوں یعنی ذبح کا جو فعل ہے ’’گردن پر چھری چلانا‘‘ وہ کر رہا ہوں، سو بیداری میں اتنا کرنے سے جتنا خواب میں دیکھا تھا اتنا پورا ہو گیا، آپ سچے ثابت ہو گئے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾
وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ
الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر (بھی) احسان کیا ﴿۱۱۴﴾ اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) کو اور ان دونوں کی قوم (بنی اسرائیل) کو بڑی مصیبت (یعنی گھبراہٹ) سے بچا لیا① ﴿۱۱۵﴾ اور ہم نے ان کی مدد کی، جس کے نتیجے میں وہی لوگ غالب آ گئے ﴿۱۱۶﴾ اور ہم نے ان دونوں کو ایسی کتاب دی جو بالکل ظاہر تھی ﴿۱۱۷﴾ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھا راستہ سمجھا دیا② ﴿۱۱۸﴾ اور (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے ان دونوں کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۱۹﴾ (کہ وہ ایسا کہتے رہیں) کہ: موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ﴿۱۲۰﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ یقیناً وہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام) ہمارے (کامل) ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾ اور یقیناً الیاس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۲۴﴾ کیا تم بعل (دیوتا) کو پکارتے ہو اور سب سے اچھے بنانے والے (اللہ تعالیٰ) کو تم لوگ چھوڑ دیتے ہو؟ ﴿۱۲۵﴾ اللہ تعالیٰ تو تمھارے رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے (بھی) رب ہیں ﴿۱۲۶﴾ سو ان لوگوں نے اس (الیاس علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، سو یقیناً وہ سب (قیامت میں) پکڑ کے حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۱۲۷﴾

---

① فرعون کی طرف سے زیادتیاں۔

② (دوسرا ترجمہ) سیدھے راستے پر قائم رکھا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ۝۱۲۸ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ۝۱۲۹ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلۡ يَاسِيۡنَ۝۱۳۰ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجۡزِي الۡمُحۡسِنِيۡنَ۝۱۳۱ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ۝۱۳۲ وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ
الۡمُرۡسَلِيۡنَ۝۱۳۳ اِذۡ نَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ۝۱۳۴ اِلَّا عَجُوۡزًا فِي الۡغٰبِرِيۡنَ۝۱۳۵ ثُمَّ دَمَّرۡنَا
الۡاٰخَرِيۡنَ۝۱۳۶ وَاِنَّكُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مُّصۡبِحِيۡنَ۝۱۳۷ وَبِالَّيۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۝۱۳۸ ع

مگر اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے (وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے) ﴿۱۲۸﴾ اور (الیاس علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۲۹﴾ (کہ وہ ایسا کہتے رہیں) کہ: الیاسین پر سلام ہو① ﴿۱۳۰﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۳۱﴾ یقیناً وہ (الیاس علیہ السلام) ہمارے (کامل) ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۳۲﴾ اور یقیناً لوط (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾ (وہ واقعہ یاد کرو) جب ہم نے اس (لوط علیہ السلام) کو اور اس کے سب گھر والوں کو (عذاب سے) بچا لیا ﴿۱۳۴﴾ مگر ایک بڑھیا② جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ﴿۱۳۵﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۳۶﴾ اور یقیناً (اے مکہ والو!) تم اس (لوط علیہ السلام کی ہلاک کی ہوئی بستیوں سے کبھی تو) صبح کے وقت ان پر گزرتے ہو ﴿۱۳۷﴾ اور (کبھی تو) رات کے وقت (گزرا کرتے ہو)③، پھر بھی کیا تم سمجھتے نہیں ہو④ ﴿۱۳۸﴾

①: [۱] الیاسین سے مراد خود حضرت الیاس علیہ السلام ہے اور سابقہ آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ عربوں کی عادت ہے کہ جب عجمی نام عربوں میں آتے ہیں تو "یا" اور "نون" بڑھا دیتے ہیں تو الیاس عجمی نام ہے یا اور نون بڑھ گیا تو الیاسین ہو گیا جیسے سینا سے سینین ہو گیا۔

[۲] ان کے ابا کا نام یاسین ہے اور ایک قرأت میں آل یاسین آیا ہے؛ اس لیے معنیٰ ہو گا کہ یاسین کی اولاد، اس لیے الیاس علیہ السلام ہی ہوئے۔

[۳] الیاسین سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام کو ماننے والے لوگ۔

② یعنی ان کی بیوی۔

③ مکہ سے جو قافلے تجارت کے لیے ملک شام جاتے تھے ان کے چلنے کی ترتیب ایسی ہوتی کہ جاتے وقت عام طور پر صبح کے وقت قوم لوط کے کھنڈرات سے گزرتے اور واپسی میں عام طور پر رات کے وقت وہاں سے گزرتے۔

④ کہ کفر کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا ہے۔

وَاِنَّ يُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذۡ اَبَقَ اِلَى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ
الۡمُدۡحَضِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالۡتَقَمَهُ الۡحُوۡتُ وَهُوَ مُلِيۡمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾
النصف لَلَبِثَ فِىۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذۡنٰهُ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيۡمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ
شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۴۸﴾

اور یقیناً یونس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۹﴾ جب وہ (اپنی قوم سے) بھاگ کر ① (مسافروں سے) بھری ہوئی کشتی میں پہنچ گئے ﴿۱۴۰﴾ پھر وہ (یونس علیہ السلام کشتی والوں کے ساتھ) قرعہ ڈالنے میں شریک ہوئے تو (ہر مرتبہ قرعہ میں) یونس ہار گئے ② ﴿۱۴۱﴾ سو مچھلی نے ان (یونس علیہ السلام) کو نگل لیا اور وہ (یونس علیہ السلام اجتہادی غلطی کی وجہ سے) اپنے اوپر ملامت کر رہے تھے ﴿۱۴۲﴾ سو وہ (یونس علیہ السلام) اگر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے ﴿۱۴۳﴾ تو (مردوں کو) دوسری مرتبہ زندہ کیے جانے کے دن تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتے ③ ﴿۱۴۴﴾ سو ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ تو بالکل بیمار (یعنی ایسے کمزور کہ بدن پر بال بھی نہ) تھے ﴿۱۴۵﴾ اور ہم نے اس پر بیل والا درخت اگا دیا ④ ﴿۱۴۶﴾ اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو ایک لاکھ بلکہ (ایک) لاکھ سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ⑤ ﴿۱۴۷﴾ سو وہ سب ایمان لے آئے، اسی لیے ایک زمانے تک ہم نے ان کو (زندگی سے) فائدہ اٹھانے کا موقع دیا ﴿۱۴۸﴾

① حضرت یونس علیہ السلام وحی کے انتظار کے بغیر روانہ ہوئے اسی کو بھاگنے سے تعبیر کیا: اس لیے کہ نبی کو ہجرت کے لیے بھی اللہ کی طرف سے ہجرت کے حکم کی ضرورت پڑتی ہے۔

② تو یونس ہی خطاوار نکلے۔ ③ یعنی مچھلی کی خوراک بن جاتے۔

④ بیلیوں کا تنہ نہیں ہوتا؛ لیکن یہاں اللہ کی قدرت سے کدو کی بیلی درخت کی شکل میں تنے والی اگ گئی اور بعض مفسرین لکھتے ہے کہ کدو کی بیل کسی درخت پر چڑھ کے ٹھنڈا سایہ کر رہی تھی۔

⑤ عاقل بالغ لاکھ اور بچوں کو بھی شمار کر لیوے تو زیادہ، کسر کے بغیر ایک لاکھ، کسر کے ساتھ لاکھ سے زیادہ، یا یہ کلام عام آدمی کی بول چال پر تنزل سے ہے کہ عام آدمی وہاں کے باشندوں کو دیکھے تو کہے: ایک لاکھ ہے یا اس سے زیادہ ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ
شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى
الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ
سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ
نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ
اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

سو (اے نبی!) تم ان (مکہ کے مشرکین) سے پوچھو کہ: کیا تمھارے رب کے یہاں بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں؟ ﴿۱۴۹﴾ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور (ان کے بننے کے وقت) وہ دیکھ رہے تھے؟ ﴿۱۵۰﴾ (نعوذ باللہ) سن لو! وہ اپنی من گھڑت بات کی وجہ سے کہتے ہیں ﴿۱۵۱﴾ کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے اور یقیناً وہ (مشرک) لوگ بالکل جھوٹے ہیں ﴿۱۵۲﴾ کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے بیٹوں کے بجائے بیٹیاں پسند کی؟ ﴿۱۵۳﴾ تم کو کیا ہو گیا؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ﴿۱۵۴﴾ بھلا کیا تم (اتنا بھی) دھیان نہیں دیتے؟ ﴿۱۵۵﴾ یا تمھارے پاس کوئی کھلی ہوئی سند (دلیل) ہے؟ ﴿۱۵۶﴾ سو اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لا کر دکھاؤ ﴿۱۵۷﴾ اور ان کافروں نے اس (اللہ تعالیٰ) اور جنوں کے درمیان نسبی رشتے داری بنا رکھی ہے اور پکی بات یہ ہے کہ (کافر) جنوں کو یہ بات معلوم ہے کہ وہ لوگ (مجرم بن کر) پکڑ کے حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۱۵۸﴾ جو باتیں یہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) بتلاتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ (کی ذات) پاک ہے ﴿۱۵۹﴾ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ پکڑ سے محفوظ رہیں گے) ﴿۱۶۰﴾ اس لیے کہ تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (وہ سب مل کر) ﴿۱۶۱﴾ (کسی کو) اس (اللہ تعالیٰ) کے بارے میں گمراہ نہیں کر سکتے[۱] ﴿۱۶۲﴾

---

[۱] (دوسرا ترجمہ) کسی کو اللہ (کی عبادت) سے پھیر نہیں سکتے (تیسرا) کسی کو اس (اللہ) کے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے۔

اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ﴿١٦٥﴾
وَاِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿١٦٧﴾ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿١٦٨﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوۡا بِهٖ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمۡ لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ﴿١٧٢﴾ وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ
الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ﴿١٧٥﴾

مگر وہ شخص جو (اللہ تعالیٰ کے علم میں) جہنم میں جلنے ہی والا ہے ﴿١٦٣﴾ اور (فرشتے تو یہ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک ٹھکانہ (یعنی مقام) مقرر ہے① ﴿١٦٤﴾ اور ہم تو (اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سننے کے لیے) صف میں کھڑے رہتے ہیں ﴿١٦٥﴾ اور ہم لوگ تو تسبیح ہی کرتے رہتے ہیں ﴿١٦٦﴾ اور وہ (کافر) لوگ (پہلے تو ایسا) کہتے تھے: اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں جیسی نصیحت (کی کتاب) ہوتی② تو (نصیحت حاصل کرکے) ہم بھی ضرور اللہ کے خاص بندے ہوجاتے ﴿١٦٧﴾ ﴿١٦٨﴾ ﴿١٦٩﴾ سو ان لوگوں نے تو اس (قرآن یا نبی) کا انکار کیا تو تھوڑے ہی دنوں میں (اس کا انجام) معلوم ہوجائے گا ﴿١٧٠﴾ اور پکی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر بندوں کے بارے میں ہماری پہلے سے یہ بات طے ہوچکی ہے ﴿١٧١﴾ کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی ﴿١٧٢﴾ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی③ غالب ہوکر رہنے والا ہے ﴿١٧٣﴾ سو (اے نبی!) تم ایک وقت تک ان (کافر لوگوں) سے بے پرواہ ہوجاؤ④ ﴿١٧٤﴾ اور ان (کافروں) کو دیکھتے رہو، سو آگے وہ خود بھی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے ﴿١٧٥﴾

① ہر ایک اپنے مقرر مقام پر احکام الٰہی کی بجا آوری میں مشغول ہے، اپنی رائے سے کچھ نہیں کرتے۔
② (دوسرا ترجمہ) اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کے کچھ حالات آئے ہوتے۔
③ وہ ایمان والے جو پوری زندگی نفس اور شیطان سے مقابلہ کرے، اعدائے دین سے مقابلہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے۔
④ یعنی ان کی مخالفت اور ایذا رسانی کا خیال نہ کرو (دوسرا ترجمہ) دھیان ہٹالو۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ
عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍۙ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ﴿۱۷۹﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُوۡنَ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ﴿۱۸۱﴾ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴿۱۸۲﴾ ع

کیا بھلا! ہمارے عذاب کے بارے میں وہ لوگ جلدی مچا رہے ہیں؟ ﴿۱۷۶﴾ پھر جب وہ (عذاب) ان کے آنگن میں اتر آئے گا① تو جن کو (پہلے سے) ڈرایا گیا تھا ان کی صبح بہت بری ہوگی ﴿۱۷۷﴾ اور (اے نبی!) تم ایک وقت تک ان کافروں سے دھیان ہٹا لو ﴿۱۷۸﴾ اور (اے نبی! ان کافروں کو) دیکھتے رہو، آگے وہ خود بھی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۹﴾ تمھارے رب جو عزت والے ہیں پاک ہیں ان سب باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں ﴿۱۸۰﴾ اور رسولوں پر سلامتی اترے ﴿۱۸۱﴾ اور تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۱۸۲﴾

① سامنے آجانا مراد ہے۔

سورۃ ص

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھاسی (۸۸) یا (۸۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ قمر کے بعد اور سورۂ اعراف سے پہلے اڑتیس (۳۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع میں حروفِ مقطعات میں سے ''ص'' آیا ہے۔

اس سورت کا ایک دوسرا نام ''سورۂ داؤد'' بھی ہے، اس میں حضرت داؤد ؑ کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ① بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ② كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ③ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ④ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا
لَشَیْءٌ عُجَابٌ ⑤ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۖ اِنَّ هٰذَا
لَشَیْءٌ يُّرَادُ ⑥ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ⑦

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ص، نصیحت سے بھرے ہوئے قرآن کی قسم![1] ﴿۱﴾ بلکہ یہ کافر لوگ تو گھمنڈ میں اور (حق کی) مخالفت (کرنے) میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۲﴾ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر ڈالا تو وہ لوگ (ہلاک ہوتے وقت) چیختے (یعنی پکارتے) رہے جب کہ (عذاب آ گیا تب) چھٹکارے کا وقت رہا ہی نہیں ﴿۳﴾ اور ان (مکہ کے قریشی) لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا انہی میں سے آ گیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ: یہ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے ﴿۴﴾ کیا اس نے سارے معبودوں کے بجائے ایک ہی معبود کر ڈالا[2]؟ یقیناً یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ﴿۵﴾ اور ان (قریش) کے سردار (ایسا کہہ کر مجلس سے اٹھ کر) چل دیے کہ چلو! اور تم اپنے معبودوں (کی عبادت) پر جمے رہو، یقیناً یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ اس کے پیچھے کچھ دوسرا ہی ارادہ ہے[3] ﴿۶﴾ یہ (ایک معبود والی) بات پچھلے مذہب میں ہم نے (کبھی) نہیں سنی، یہ تو من گھڑت بات ہے ﴿۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) سمجھانے والے قرآن کی قسم۔
② یعنی ایک کے سوا سارے معبودوں کی عبادت کی نفی کر ڈالی۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس میں ضرور کوئی دوسری ہی غرض ہے۔

ءَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا
عَذَابِ ۸ۭ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۹ۚ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۱۲ۙ

یا ہم سب کو چھوڑ کر (یہ) نصیحت کی بات اسی (شخص) پر اتاری گئی؛ بلکہ وہ (کافر) لوگ تو میری نصیحت (قرآن) کے بارے میں شک (یعنی انکار) میں (پڑے ہوئے) ہیں؛ بلکہ بات ایسی ہے کہ انھوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ چکھا ہی نہیں ہے ﴿۸﴾ کیا تمھارے رب جو بڑے زبردست ہیں، بہت بخشنے والے ہیں اس کی رحمت کے تمام خزانے ان کے پاس ہیں؟① ﴿۹﴾ کیا ان لوگوں کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کی حکومت ہے؟ (اگر ایسی ہی کوئی بات ہے) تو رسیاں باندھ کر ان کو (آسمان پر) چڑھ جانا چاہیے② ﴿۱۰﴾ (ان کی حقیقت یہ ہے کہ نبیوں کی مخالف) جماعتوں میں سے (مکہ والوں کا) بھی ایک لشکر ہے جو یہاں پر ہی ہرا دیا جائے گا ﴿۱۱﴾ ان (مکہ والوں) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور (قومِ) عاد نے اور میخوں والے فرعون نے (نبیوں کو) جھٹلایا تھا③ ﴿۱۲﴾

---

① ان خزانوں میں نبوت بھی ہے، کیا نبوت کی تقسیم ان کے حوالے ہوگئی تو وہ کہہ سکیں کہ ہم نے کسی بشر کو نبوت نہیں دی، جب ان کو نبوت کی تقسیم کا حق نہ ملا تو وہ ایسا کہہ بھی نہیں سکتے۔

② (دوسرا ترجمہ) سیڑھی لگا کے ان کو آسمان پر چڑھ جانا چاہیے۔

③ آیت میں فرعون کو میخوں والا کہا گیا ہے، اس کا مطلب:

[۱] جب کسی کو سزا دینا ہوتا تھا تو فرعون اس کو چت لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں میں میخیں (کیلے) گھاڑ دیتا تھا، اپنی بیوی حضرت آسیہ جب ایمان لائی تو ان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ظلم کیا تھا۔

[۲] رسی اور میخوں سے کوئی کھیل کھیلنے کا ان کے یہاں عام رواج تھا۔

[۳] بڑی مضبوط عمارتیں بھی مراد لی گئی ہیں۔ ''ذوالاوتاد'' کا دوسرا ترجمہ ہے: فرعون کی حکومت کے کھونٹیں گھڑ گئے تھے، یعنی اس کی حکومت بہت مضبوط ہوگئی تھی۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا ع
عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا
الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾

اور (قومِ) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ (یعنی گھنے جنگل) والوں نے (نبیوں کو جھٹلایا تھا)① وہ تو (بڑے مخالف) لشکر تھے ﴿۱۳﴾ یہ جتنے بھی تھے ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) اترا ﴿۱۴﴾

اور یہ (مکہ کے لوگ) بس ایک بھیانک آواز کا انتظار کر رہے ہیں جو (ایک مرتبہ شروع ہو جانے کے بعد) بیچ میں ذرہ بھی رکے گی نہیں② ﴿۱۵﴾ اور وہ (کافر) لوگ (مذاق کے طور پر) کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہمارا (عذاب کا) حصہ حساب کے دن (آنے) سے پہلے ہی ہم کو دے ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) وہ لوگ جو (تکلیف دینے والی باتیں) کہہ رہے ہیں ان پر تم صبر کرو اور ہمارے بندے داوٗد (علیہ السلام) کو یاد کرو جو (عبادت میں) بڑے طاقت (یعنی ہمت) والے تھے یقیناً وہ بہت لَو لگانے والے تھے ﴿۱۷﴾ یقیناً ہم نے پہاڑوں کو (داوٗد علیہ السلام کے) تابع کر دیا تھا جو شام کو اور سورج نکلنے کے وقت ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرتے تھے ﴿۱۸﴾

① آیت نمبر (۱۱) میں "مهزوم من الأحزاب" کا جو لفظ ہے: یعنی تباہ و برباد ہونے والے لشکر، اس سے مراد قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ فرعون ہیں، یہ بات "أولئک الأحزاب" کے ذریعہ سے بتلائی گئی۔ بعض حضرات نے "أولئک الأحزاب" کو الگ ہی بتلایا ہے: یعنی طاقت، قوت، شان و شوکت کے اعتبار سے اگر کوئی جماعت جماعت کہلانے کے قابل ہے یا کوئی لشکر لشکر کہلانے کے قابل ہے تو یہی قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ فرعون، قومِ ثمود، قومِ لوط اور ایکہ والے ہیں، ان کے مقابلے میں مکہ کے کافروں کی کوئی حیثیت نہیں؛ لیکن جب ان طاقت والی جماعتوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ان پر اللہ کا عذاب آپڑا تو اگر یہ مکہ والے نافرمانی کریں گے تو اللہ کا عذاب ان کو بھی پکڑ ہی لے گا۔

② تھن میں سے ایک مرتبہ دودھ دوہ لینے کے بعد دوبارہ دودھ بھر جائے اتنے سے معمولی سے وقفے کو "فواق" کہتے ہیں، مراد یہاں مسلسل بھیانک آواز کا ہونا ہے۔

اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِىِّ وَالۡاِشۡرَاقِ﴿۱۸﴾وَالطَّيۡرَ مَحۡشُوۡرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ
اَوَّابٌ﴿۱۹﴾ وَشَدَدۡنَا مُلۡكَهٗ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحِكۡمَةَ وَفَصۡلَ الۡخِطَابِ﴿۲۰﴾ وَهَلۡ اَتٰٮكَ نَبَؤُا
الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ﴿۲۱﴾اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ
خَصۡمٰنِ بَغٰى بَعۡضُنَا عَلٰى بَعۡضٍ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَلَا تُشۡطِطۡ وَاهۡدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ
الصِّرَاطِ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِىۡ لَهٗ تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِىَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ
اَكۡفِلۡنِيۡهَا وَعَزَّنِىۡ فِى الۡخِطَابِ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ

اور پرندوں کو بھی (داوٗد ؑ کے تابع کر دیا تھا) جو (ان کے پاس) جمع ہو جاتے تھے، وہ سب ان کے ساتھ (مل کر اللہ تعالیٰ کا) خوب ذکر کرتے تھے ﴿۱۹﴾ اور ہم نے ان (داود ؑ) کی حکومت کو خوب مضبوط کیا تھا اور ہم نے ان کو حکمت اور (بڑی خوبی سے) بات کا فیصلہ کرنا① عطا کیا تھا ﴿۲۰﴾ اور کیا تم کو مقدمہ والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ عبادت کرنے کی جگہ کی دیوار پر چڑھ کر داوٗد (ؑ) کے پاس پہنچ گئے ﴿۲۱﴾ سو وہ (داوٗد ؑ) تو ان سے گھبرا گئے، تو وہ کہنے لگے: تم گھبراؤ مت، ہم تو ایک جھگڑے کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو تم ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دو اور (بے انصافی کر کے ہم پر) زیادتی مت کرو② اور ہم کو صحیح راستہ بتلا دو ﴿۲۲﴾ یقیناً یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس تو ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس تو ایک ہی دنبی ہے، سو یہ (بھائی) کہتا ہے کہ وہ (ایک دنبی) بھی میرے حوالے کر دے اور بات میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے③ ﴿۲۳﴾ (داوٗد ؑ نے) کہا: یہ جو تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کرتا ہے تو اس میں واقعۃً وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے،

① (دوسرا ترجمہ) فیصلہ کرنے کی طاقت (تیسرا ترجمہ) فیصلہ کرنے والی تقریر۔ بعض نے اس کا ترجمہ ”زورِ بیان، خطابت کی قوت“ سے بھی کیا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) ٹالنے کی بات مت کرو۔
③ (دوسرا ترجمہ) اپنی تیز بات سے مجھ کو دبا لیتا ہے۔

وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَيَبۡغِىۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَّاَنَابَ ۩﴿۲۴﴾ فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ
خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنۡ
سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا نَسُوۡا يَوۡمَ
الۡحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيۡنَ ع
كَفَرُوۡا ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾

اور بہت سارے لوگ جن کے درمیان شرکت ہوا کرتی ہے وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں؛ مگر یہ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے (وہ زیادتی نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داؤد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ ہم نے ان کی آزمائش کی تو انھوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور جھک کر (سجدے میں) گر گئے اور (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت کی ﴿۲۴﴾ پھر ہم نے اس (داؤد علیہ السلام) کو اس معاملے میں معاف کر دیا اور یقیناً اس (داؤد علیہ السلام) کے لیے ہمارے پاس خاص قربت کا مقام ہے اور بہترین ٹھکانہ (جنت) ہے ﴿۲۵﴾ اے داؤد! یقیناً ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ (نائب) بنایا ہے، اس لیے تم لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو اور تم خواہش پر مت چلو① ورنہ وہ (خواہش پر چلنا) تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دے گا، یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے؛ اس لیے کہ انھوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ﴿۲۶﴾

اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ان کو ہم نے فضول② پیدا نہیں کیا (ان چیزوں کا بے کار ہونا) یہ تو کافروں کا خیال ہے، سو ان کافروں کے لیے آگ کی (شکل میں) بڑی بربادی ہے ﴿۲۷﴾

---

① یعنی آج تک آپ نے نفسانی چاہت کی اتباع نہیں کی ہے آئندہ بھی اسی طرح رہنا ہے۔

② یعنی بے کار، مقصد اور حکمت سے خالی۔

اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالۡمُفۡسِدِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ نَجۡعَلُ
الۡمُتَّقِيۡنَ كَالۡفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوۡۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا
الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ سُلَيۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذۡ عُرِضَ عَلَيۡهِ
بِالۡعَشِىِّ الصّٰفِنٰتُ الۡجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّىۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَيۡرِ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّىۡ ۚ حَتّٰى
تَوَارَتۡ بِالۡحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوۡهَا عَلَىَّ ؕ فَطَفِقَ مَسۡحًۢا بِالسُّوۡقِ وَالۡاَعۡنَاقِ ﴿۳۳﴾

کیا جولوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان لوگوں کو ہم ایسے لوگوں کے برابر کر دیں گے جو زمین میں فساد کرتے تھے؟ کیا ہم تقویٰ والوں کو برے کام کرنے والوں (یعنی فاجروں) کے برابر کر دیں گے؟① ﴿۲۸﴾ یہ کتاب ہے جو ہم نے تم پر اتاری جو بہت ہی برکت والی ہے؛ تا کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے لوگ نصیحت قبول کر لیں ﴿۲۹﴾ اور ہم نے داوٗد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام جیسا بیٹا) عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ لو لگانے والے تھے ﴿۳۰﴾ جب کہ شام کے وقت عمدہ نسل کے اچھی قسم کے (خاص) گھوڑے ان کو دکھانے کے لیے لائے گئے ﴿۳۱﴾ تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ: میں میرے رب کے ذکر (یعنی فرض یا نفل نماز) سے اس مال کی محبت میں لگ کر غافل ہو گیا، یہاں تک کہ وہ (سورج) پردے (یعنی مغرب) میں چھپ گیا② ﴿۳۲﴾ (تو سلیمان علیہ السلام نے کہا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ، تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے ان (گھوڑوں) کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا③ ﴿۳۳﴾

① جو آدمی کھلم کھلا گناہ کے کام کرتا ہو وہ فاجر ہوتا ہے۔② (دوسرا ترجمہ) سلیمانؑ نے کہا: میں نے اس مال سے محبت اپنے رب کی یاد ہی کی وجہ سے اختیار کی ہے، یہاں تک کہ وہ سب گھوڑے روپوش ہو گئے (یعنی پردے میں چلے گئے)۔
③ یعنی سب کو قتل کروا ڈالے، اللہ تعالیٰ کی یاد سے جو چیز غفلت کا ذریعہ بنے اس کو اب ہٹا دو؛ اس لیے کہ ان کی شریعت میں گھوڑوں کی قربانی جائز تھی۔ (دوسرا ترجمہ) تو سلیمانؑ نے فرمایا کہ: ان سب گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ، تو وہ سلیمانؑ ان گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھرانے لگے۔ اور یہ عمل جہادی گھوڑوں سے محبت کی وجہ سے ہے چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا ذریعہ ہے، (جو چیز دین کے کاموں میں معاون ہوں ان سے محبت یہ بھی عبادت ہے)۔

وَلَقَدۡ فَتَنَّا سُلَيۡمٰنَ وَاَلۡقَيۡنَا عَلٰى كُرۡسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۝۳۴ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ
وَهَبۡ لِىۡ مُلۡكًا لَّا يَنۡۢبَغِىۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِىۡ‌ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ۝۳۵ فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيۡحَ
تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَيۡثُ اَصَابَۙ۝۳۶ وَالشَّيٰطِيۡنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍۙ۝۳۷ وَّاٰخَرِيۡنَ
مُقَرَّنِيۡنَ فِى الۡاَصۡفَادِ۝۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِكۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ۝۳۹ وَاِنَّ لَهٗ
عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ۝۴۰ ع ۳ ۱۴

اور پکی بات ہے کہ ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کا امتحان لیا اور ہم نے ان کی کرسی پر ایک دھڑ لا کر کے ڈال دیا تھا، پھر سلیمان (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلے سے بھی زیادہ) انابت کی ﴿۳۴﴾ اس (سلیمان علیہ السلام) نے دعا مانگی: اے میرے رب! آپ مجھ کو معاف کر دیجیے اور آپ مجھ کو ایسی حکومت عطا کر دیجیے جو میرے بعد کسی کے لیے مناسب نہ ہو[1]، یقیناً آپ ہی بہت زیادہ دینے والے ہیں ﴿۳۵﴾ سو ہم نے ہوا کو ان (سلیمان علیہ السلام) کے قابو میں کر دیا جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے حکم سے وہ جہاں بھی پہنچنا چاہتے تھے نرم نرم چلتی تھی ﴿۳۶﴾ اور (اسی طرح ہم نے) شریر جنات بھی (تابع کر دیے) جو عمارت بنانے والے بھی[2] اور غوطہ لگانے والے بھی تھے ﴿۳۷﴾ اور دوسرے بہت سارے (جنات) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے ﴿۳۸﴾ (سلیمان!) یہ ہماری بخشش ہے، چاہے تو احسان کر کے (کسی کو کچھ) دے دو یا (اپنے پاس ہی سب کچھ) رکھ چھوڑو، (تم سے) کوئی حساب نہیں ہوگا[3] ﴿۳۹﴾ یقیناً ان کے لیے ہمارے پاس ایک خاص (نزدیکی کا) مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (ہے) ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کسی کو میسر نہ ہو۔ (تیسرا ترجمہ) میرے سوا کسی کے لائق نہ ہو۔
لگتا ایسا ہے کہ اللہ کے یہاں بھی سلیمانؑ کے لیے ایسی وسیع حکومت مقدر تھی؛ اس لیے اس کی دعا کا الہام آپ کے قلب میں کیا گیا۔ گویا کہ اللہ کی اجازت کے ملنے پر حضرت سلیمانؑ نے یہ دعا مانگی، یہ معلوم ہو رہا ہے۔

② ''بَنَّاء'': عمارت بنانے والا، معمار۔ فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے؛ مگر اسمِ فاعل کے معنی میں ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم پر حساب کی کوئی ذمے داری نہیں۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ؕ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۸﴾

اور تم ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو (بھی تو) یاد کرو، جب انھوں نے اپنے رب کو آواز دی کہ: (اے اللہ)! شیطان نے مجھ کو تو دکھ اور تکلیف پہنچا رکھی ہے① ﴿۴۱﴾ (ہم نے حکم دیا کہ زمین پر) تم اپنا پیر مارو، یہ ٹھنڈا پانی ہے جو نہانے اور پینے کے کام میں آئے گا ﴿۴۲﴾ اور ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو ان کے گھر والے دے دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی دوسرے بھی (عطا کیے) یہ ہماری طرف سے ایک رحمت تھی اور عقل والوں کے لیے ایک نصیحت تھی ﴿۴۳﴾ اور (اے ایوب!) تم تنکوں کا ایک مٹھا اپنے ہاتھ میں لے لو، سو اس سے (اپنی بیوی کو) مار دو اور (اپنی) قسم کو مت توڑو، یقیناً ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو صبر کرنے والا پایا، (حقیقت میں) وہ بہت ہی اچھے بندے تھے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ لو لگانے والے تھے ﴿۴۴﴾ اور تم ہمارے بندے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو، جو (نیک کام کرنے اور خیرات کرنے والے) ہاتھوں والے اور آنکھوں (سے دیکھنے) والے تھے ﴿۴۵﴾ یقیناً ہم نے ان کو ایک خاص (امتیازی) صفت کے لیے چن لیا تھا جو آخرت کے گھر کی یاد تھی ﴿۴۶﴾ اور یقیناً وہ لوگ ہمارے نزدیک چنے ہوئے، بہترین (دین دار) بندوں میں سے تھے ﴿۴۷﴾ اور تم اسماعیل کو اور یسع کو اور ذوالکفل کو (ذرا) یاد تو کرو، اور وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے② ﴿۴۸﴾

---

① کاملین پر شیطان اثر ڈالتا ہے؛ لیکن وہ ان کو معصیت تک لے جا سکتا نہیں۔ ''نصب'' سے جسمانی تکلیف اور ''عذاب'' سے اہل اور مال کا نقصان مراد ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) بڑی خوبی والے لوگوں میں سے تھے۔

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾
هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ
فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ
مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

یہ (جو مضمون نبیوں کے واقعات کے ذریعہ سنایا گیا) ایک نصیحت ہے اور یقین رکھو کہ تقویٰ والوں کے لیے تو ضرور اچھا ٹھکانہ ہے ﴿۴۹﴾ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغیچے کہ ان (جنتیوں) کے لیے (ان کے) دروازے پوری طرح کھول دیے گئے ہیں ﴿۵۰﴾ ان میں وہ تکیہ لگا کر بیٹھیں گے اور بہت سارے میوے اور پینے کی چیزیں وہ ان میں منگواتے ہوں گے ﴿۵۱﴾ اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر عورتیں ہوں گی ﴿۵۲﴾ یہ ہے وہ (نعمتوں بھری زندگی) جس کا تم کو حساب کے دن (کے آنے) پر وعدہ کیا گیا ہے ﴿۵۳﴾ یقیناً یہ ہماری دی ہوئی روزی ہے جو کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں ہے ﴿۵۴﴾ یہ (نیک لوگوں کے انجام کا بیان) ہو گیا اور یقیناً (دوسری طرف) شرارت کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانہ ہوگا ﴿۵۵﴾ (یعنی) جہنم میں وہ داخل ہوں گے سو وہ رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۵۶﴾ یہ ہے گرم (کھولتا ہوا) پانی اور پیپ، سو اب وہ اس کا مزہ چکھیں ﴿۵۷﴾ اور اسی طرح کی الگ الگ قسم کی دوسری چیزیں بھی ہوں گی ﴿۵۸﴾[1] یہ ایک (دوسری) فوج ہے جو تمھارے ساتھ (عذاب میں) گھسنے کے لیے آ رہی ہے، ان کو جگہ نہ ملے[2]، یقیناً وہ تو آگ میں گھسنے ہی والے ہیں[3] ﴿۵۹﴾

---

① جب کہ لیڈر لوگ جہنم میں پہلے سے گر چکے ہوں گے، پھر ان کے ماننے والے جب جہنم کی طرف آتے ہوئے نظر آئیں گے تو یہ لیڈر لوگ آپس میں بات کریں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کا برا ہووے (تیسرا ترجمہ) ان پر اللہ تعالیٰ کی مار ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ سب آگ میں (گھس کر) جلنے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۔ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا
رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا
كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ
لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾

تو وہ (عوام اپنے لیڈروں سے) کہیں گے: بلکہ تم ہی لوگوں کا برا ہووے، تم ہی لوگ تو یہ (عذاب) ہمارے لیے آگے لائے ہو[1] سو (اب تو) بہت بری جگہ میں رہنا ہے ﴿٦٠﴾ وہ (عام لوگ) کہیں گے: اے ہمارے رب! جو آدمی بھی ہمارے لیے یہ (عذاب) آگے لایا ہے سو اس کو جہنم میں دوگنا عذاب دیجیے ﴿٦١﴾ اور وہ (جہنمی آپس میں ایک دوسرے سے) کہیں گے: کیا بات ہے (یہاں جہنم میں) ہم کو وہ لوگ نظر نہیں آتے جن کو ہم (دنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے[2] ﴿٦٢﴾ کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق اڑایا تھا یا ان (کو دیکھنے) سے (ہماری) نظریں غلطی کر رہی ہیں[3] ﴿٦٣﴾ یقینا جہنم والوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ بالکل سچی بات ہے (جو ہو کر رہی گی) ﴿٦٤﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: یقیناً میں تو ایک ڈرانے والا (نبی) ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلے ہیں، (سب پر) غالب ہیں ﴿٦٥﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کے رب ہیں، بڑے زبردست ہیں، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿٦٦﴾ (اے نبی!) تم کہو (کہ): وہ[4] بہت بڑے واقعے کی خبر ہے ﴿٦٧﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) تم (لیڈر لوگوں ہی) نے تو اس عذاب کو ہمارے لیے پہلے سے تیار کیا ہے۔
[2] کافروں کا یہ جملہ مسلمانوں کے متعلق ہوگا جن کو بلا وجہ دنیا میں شریر فتین دہشت گرد کے القاب دیا کرتے تھے۔
[3] (دوسرا ترجمہ) یا ہماری نظریں ان کو دیکھنے سے چکرا گئی ہیں۔
[4] یعنی مجھے توحید اور احکام سکھانے کے لیے رسول بنا کر بھیجنا، (یہ اس کا ایک مطلب ہے)۔

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰۤى
اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ﴿۷۱﴾
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ
اَجْمَعُوْنَ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ
اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴿۷۶﴾

تم تو اس (خبر) سے منہ پھراتے ہو① ﴿۶۸﴾ مجھ کو تو اوپر کی مجلس کی (بات چیت کی وحی سے پہلے) کوئی خبر ہی نہیں تھی، جبکہ وہ (فرشتے اللہ تعالیٰ سے) سوال وجواب کر رہے تھے② ﴿۶۹﴾ میرے پاس تو وحی صرف اس لیے آتی ہے کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۷۰﴾③ (وہ وقت تو ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ: میں ایک بشر مٹی سے بنانے (ہی) والا ہوں ﴿۷۱﴾ سو جب میں اس (بشر) کو پورا بنادوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑو ﴿۷۲﴾ سو (جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بنالیا تو) سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿۷۳﴾ مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) کہ اس نے تکبر کیا اور کفر کرنے والوں میں سے ہوگیا ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کس چیز نے روکا؟ کیا تو نے تکبر کیا یا تو (حقیقت میں) بڑے درجے کے لوگوں میں سے تھا؟ ﴿۷۵﴾ اس (ابلیس) نے کہا کہ: میں تو اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم) کو مٹی سے پیدا کیا ﴿۷۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بے پرواہ ہوتے ہو۔

② حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت ملائکہ نے تحقیق حال کے لیے جو سوال جواب کیے تھے اس کی طرف اشارہ ہے ظاہر ہے اس واقعہ کے وقت حضرت نبی کریم ﷺ موجود نہ تھے پھر بھی اس کی خبر دیتے ہیں یہ آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔

③ آیت نمبر ۶۹ کے مطابق فرشتوں کی اللہ تعالیٰ سے بات چیت اس وقت ہوئی تھی۔

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِيۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ
فَاَنۡظِرۡنِيۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ
الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۸۳﴾
قَالَ فَالۡحَقُّ وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۵﴾
قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِيۡنَ ﴿۸۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ
لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِيۡنٍ ﴿۸۸﴾ ع

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تو یہاں (آسمان) سے نکل ① کیوں کہ تو مردود ہے ﴿۷۷﴾ اور یقین رکھ، تیرے اوپر بدلے کے دن تک میری لعنت ہے ﴿۷۸﴾ اس (ابلیس) نے کہا: اے میرے رب سو مجھے اس دن تک (کے لیے جینے کی) مہلت دے دیجیے جب مردے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے ﴿۷۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: یقیناً تجھ کو مہلت دے دی گئی ہے ﴿۸۰﴾ مقرر وقت کے دن تک ② ﴿۸۱﴾ ابلیس نے کہا کہ: (میں) تو تیری عزت کی قسم (کھاتا ہوں) میں ان سب لوگوں کو (دنیا میں) ضرور گمراہ کروں گا ﴿۸۲﴾ مگر ان میں سے تیرے چنے ہوئے بندے ہیں (وہ محفوظ رہیں گے) ﴿۸۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: تو یہی ٹھیک بات ہے ③ اور میں سچی بات ہی کہتا ہوں ﴿۸۴﴾ تجھ سے اور جو ان میں سے تیرے راستے پر چلے ان سب سے میں جہنم کو ضرور بھر دوں گا ﴿۸۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: میں تم سے اس (دعوت کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں اور میں بناوٹ کرنے والے لوگوں میں سے بھی نہیں ہوں ④ ﴿۸۶﴾ یہ (قرآن) تو تمام عالموں کے لیے نصیحت ہے ﴿۸۷﴾ اور تھوڑے وقت کے بعد ہی (مرنے پر) تم کو اس کی (صحیح) حقیقت ضرور معلوم ہو جائے گی ⑤ ﴿۸۷﴾

① یعنی جنت اور دوسرے مراتبِ فائقہ، مقاماتِ عالیہ سے نکال دیا گیا۔ ② (دوسرا) اس وقت کے دن تک جو معلوم ہے؛ یعنی پہلا صور پھونکا جائے وہاں تک ③ (دوسرا ترجمہ) میں بالکل حق ہوں۔ ④ (دوسرا) میں قرآن کو اپنی طرف سے گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں (تیسرا) جس کا حکم نہیں دیا گیا اس کی دعوت دینے والا نہیں ہوں (چوتھا) میں جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ ⑤ کہ قرآن حق تھا اور اس کو نہ ماننا بہت بڑی غلطی تھی؛ لیکن اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

سورة الزمر

(المكية)

سورۂ زمر

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ سبا کے بعد اور سورۂ غافر سے پہلے انسٹھ (۵۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

زمر: جتھے اور گروہ کو کہتے ہیں، چھوٹی جماعتوں کو بھی کہتے ہیں۔ اس سورت میں جنت اور جہنم میں جانے والی جماعتوں کا تذکرہ ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ سونے سے پہلے سورۂ زمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اس سورت کا ایک نام ''سورۂ غرف'' بھی منقول ہے، اس سورت میں تقویٰ والوں کے لیے جنت کے بالاخانوں کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کی ایک آیت ''وماقدروا اللّٰہ حق قدرہ'' جو غرق سے حفاظت ہے، اس کا عمل پہلے سورۂ ہود میں گزر چکا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ① اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ
مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ۘ مَا
نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِىۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا
يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ
يُكَوِّرُ الَّيۡلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کتاب (قرآن) کا اتارا جانا بڑے زبردست، بڑے حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ﴿۱﴾ یقیناً ہم نے تمھاری طرف حق کے ساتھ کتاب اتاری، سو تم اللہ تعالیٰ کی (اس طرح) عبادت کرو کہ خالص بندگی اسی کے واسطے ہو ﴿۲﴾ سنو! خالص بندگی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور جن لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا حمایتی پکڑ رکھے ہیں (اور وہ یوں کہتے ہیں کہ:) ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف قریب کے درجے میں پہنچا دیں، جس چیز میں وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اس میں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کریں گے، جو آدمی جھوٹا اور سخت کافر ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۳﴾ اگر اللہ تعالیٰ اولاد بنانے کا ارادہ کرتے تو وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتے ضرور پسند کر لیتے، اس کی ذات تو پاک ہے، وہی اللہ تعالیٰ اکیلے ہیں، جو (سب پر) غالب ہیں ﴿۴﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا رات (کی تاریکی) کو دن پر لپیٹتے ہیں اور دن (کی روشنی) کو رات پر لپیٹتے ہیں اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہوا ہے،

كُلٌّ يَّجۡرِيۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ؕ يَخۡلُقُكُمۡ فِيۡ بُطُوۡنِ
اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِيۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ۝۶ اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنۡكُمۡ ۟ وَلَا يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ
الۡكُفۡرَ ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ
مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۷

ہر ایک، ایک مقرر وقت کے لیے چلتا رہے گا، سن لو وہی اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ایک شخص① سے پیدا کیا، پھر اس میں سے اس کا جوڑا بنایا اور تمھارے لیے جانوروں کے آٹھ جوڑے پیدا کیے②، وہی (اللہ تعالیٰ) تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹ میں ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلے سے (گزرتے ہوئے) تین اندھیریوں میں پیدا کرتے ہیں③ وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، اسی کی حکومت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پھر تم کہاں پھرے جارہے ہو؟ ﴿۶﴾ اگر تم کفر کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمھاری پرواہ نہیں کرتے④ اور اپنے بندوں کے لیے وہ کفر کو پسند نہیں کرتے اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمھارے لیے پسند کریں گے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تم کو اپنے رب کے پاس واپس لوٹ کر کے جانا ہے، پھر جو کام تم (دنیا میں) کرتے تھے وہ (یعنی اس کی حقیقت) تم کو بتلادیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سینوں کی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۷﴾

---

① یعنی حضرت آدم علیہ السلام۔ ② آیت میں ''انزل'' ہے: [۱] جانور کی تخلیق میں پانی کا دخل ہے جو آسمان سے برستا ہے۔
[۲] جانور کی اصل بھی جنت میں پیدا کی گئی پھر دنیا میں اتارے گئے۔
[۳] اللہ اپنی قدرت سے جانور پیدا فرمائے پھر انسان کو عطا فرمائے۔
③: [۱] ماں کا پیٹ [۲] رحم دانی [۳] جھلی، یہ تین سے مراد ہیں۔
④ یعنی تمھاری عبادت کی اللہ تعالیٰ کو حاجت نہیں ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ مَا كَانَ
يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ
قَلِيۡلًا ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾ اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ
الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿٩﴾ قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ ع
اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ
اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی سے لو لگا کر پکارتا ہے، پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) اس (انسان) کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (انسان) اس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے پہلے (اس کو) پکار رہا تھا① اور اللہ تعالیٰ کے لیے شریکوں کو گھڑ لیتا ہے؛ تاکہ وہ (دوسروں کو بھی) اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے گمراہ کردے (اس سے) تم کہہ دو کہ: تو اپنے کفر سے تھوڑا سا مزہ اڑا لے، یقیناً تو آگ والوں میں سے ہوگا ﴿۸﴾ کیا بھلا جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدہ میں ہوتا ہے اور کبھی کھڑا ہوا ہوتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (کیا یہ آدمی مشرک کے برابر ہوسکتا ہے؟) (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: کیا جو لوگ جانتے ہیں اور جو لوگ جانتے نہیں ہیں وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ عقل والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۹﴾

اے نبی! تم کہہ دو: اے میرے ایمان والے بندو! تم اپنے رب سے ڈرو، جو لوگ اس دنیا میں اچھے کام کیا کرتے ہیں ان کے لیے (دنیا اور آخرت میں) بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین تو (بہت) کشادہ ہے② اور صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب ملتا ہے ﴿۱۰﴾

① دوسری تفسیر یہ ہے کہ "نَسِیَ ما کان" میں 'ما' کو 'من' کے معنی میں لیا جائے، اس صورت میں ترجمہ ہوگا: جس اللہ کو پکارتا تھا اس کو بھول جاتا ہے۔ ② وطن میں نیکی کرنے سے رکاوٹ ہو تو دوسری جگہ جاؤ۔

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ
مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ
فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ
فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ
الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾

(اے نبی!) تم کہو کہ: مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ میں اسی اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں کہ خالص بندگی اسی کے واسطے ہو (یعنی اس میں شرک بالکل نہ ہو) ﴿۱۱﴾ اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بن کر رہوں[۱] ﴿۱۲﴾ (ان سے یہ بھی) تم کہہ دو: اگر (جو) میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۳﴾ تم کہو کہ: میں اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت خالص اسی کے لیے ہو ﴿۱۴﴾ سو تم اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو[۲] تم کہہ دو کہ: (یقینی بات ہے کہ) قیامت کے دن وہی لوگ نقصان میں ہوں گے جن لوگوں نے کہ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا، سن لو! یہی کھلم کھلا نقصان ہے ﴿۱۵﴾ ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی آگ کے بادل (یعنی سائبان) ہیں اور ان کے نیچے بھی (ویسے ہی) بادل (یعنی سائبان) ہیں، یہی وہ (عذاب) ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، اے میرے بندو! لہٰذا تم مجھ سے ہی ڈرتے رہو ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو شیطانوں کو پوجنے سے بچالیا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کی انہی لوگوں کے لیے خوش خبری ہے؛ لہٰذا تم میرے ان بندوں کو خوش خبری سنادو ﴿۱۷﴾

---

[۱] احکام کو قبول کرنے میں نبی اول ہوتے ہیں جس چیز کی دعوت دیوے اس پر خود پہلے عمل کرے۔
[۲] اس میں نہ ماننے والوں کو بطور تنبیہ ڈانٹ کر یہ بات کہی جارہی ہے۔

الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰٮهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓـئِكَ
هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِى
النَّارِ ۚ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِهَا غُرَفٌ مَّبۡنِيَّةٌ ۙ تَجۡرِىۡ مِنۡ
تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيۡعَ فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰٮهُ
مُصۡفَرًّا ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۱﴾ ع ۱۲

جو دھیان سے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی) بات کو سنتے ہیں، پھر اس میں سے اچھی باتوں پر وہ لوگ چلتے ہیں① انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہی لوگ عقل والے ہیں ﴿۱۸﴾ کیا بھلا جس (شخص) پر عذاب کی بات طے ہو چکی ہے، جو شخص آگ میں پڑ چکا ہو کیا پھر تم اس کو بچاؤ گے؟ ﴿۱۹﴾ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں تو ان کے (رہنے کے) لیے ایسے بالا خانے② ہیں کہ جن کے اوپر دوسرے بالا خانے بنے ہوئے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ﴿۲۰﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کو زمین کے چشموں میں داخل کر دیا③، پھر اس (پانی) کے ذریعہ سے ایسی کھیتیاں نکالتے (یعنی اگاتے) ہیں کہ اس کے الگ الگ رنگ ہوتے ہیں، پھر وہ (کھیتی جب پکنے لگتی ہے تب) سوکھ جاتی ہے، پھر تم اس کو دیکھو گے کہ وہ پیلی پڑ رہی ہے، پھر (اللہ تعالیٰ) اس کو چورا چورا کرتے ہیں، یقیناً اس میں عقل والوں کے لیے بڑی نصیحت ہے ﴿۲۱﴾

---

① اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اچھا ہی ہے۔
① یعنی اوپر رہنے کی منزل۔
③ (دوسرا ترجمہ) زمین کے چشموں میں چلایا۔

اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ

کیا بھلا وہ آدمی جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو① سو وہ اپنے رب کی طرف سے دی ہوئی روشنی میں آچکا ہو②سو جن کے دل اللہ کے ذکر (یعنی احکام) کے بارے میں③ سخت ہوتے ہیں④ ایسے ہی لوگوں کے لیے بڑی بربادی ہے، وہی لوگ کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام (قرآن) اتارا ہے، جو ایسی کتاب ہے جس کی باتیں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (اس کی بعض باتیں سمجھانے کے لیے) بار بار دہرائی جاتی ہیں جس سے وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کی کھال پر (ان کے) بال کھڑے ہو جاتے ہیں⑤

① شرحِ صدر:

[۱] نورِ ایمانی کی وجہ سے قلب میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے، احکامِ الٰہیہ کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے۔

[۲] اسلام کی حقانیت کا یقین۔

[۳] آسمان اور زمین کو دیکھ کر دل سے سوچ کر عبرت حاصل کرے۔

[۴] کتاب اللہ میں نازل شدہ احکام پر غور کر کے استفادہ کرے۔

② کیا وہ آدمی اور جس کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس آیت کے مصداق سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ صدیق ہے۔

③ گویا 'مِن' 'عَن' کے معنی میں ہے اور اس سے اعراض کے معنی نکلتے ہیں اور بعض نے مِن کو علت کے معنی میں لیا ہے اللہ کے ذکر کی وجہ سے ان کے دل سخت ہو گئے اور یہ سختی ان کے قلوب فاسد ہونے کی وجہ سے آئی جیسے کہ بعض عمدہ غذا بھی بعض مریضوں کے لیے بیماری بڑھنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

④ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ (اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں جس کے دل سخت ہوتے ہیں ان کے سامنے شرعی حکم کی بات کرو تو وہ اس کو پسند نہیں کرتے۔

⑤ یعنی کانپ اٹھتے ہیں۔

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾

پھر ان کی کھالیں (یعنی بدن) اوران کے دل نرم ہوکر کے اللہ کے ذکر کی طرف لگ جاتے ہیں① یہی (قرآن) اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کے ذریعہ وہ جس کو بھی چاہتے ہیں ہدایت پر لاتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیتے ہیں سو اس کے لیے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے ﴿٢٣﴾ بھلا (اس شخص کی کتنی بری حالت ہوگی) جو اپنے چہرے سے ہی قیامت کے دن برے عذاب کو روکنا چاہے گا② اور ظالموں کو کہا جائے گا جو تم (برے کام) کماتے تھے اس کا مزہ چکھو ﴿٢٤﴾ جو لوگ ان سے پہلے تھے انھوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا، پھر ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آپہنچا کہ ان کو خیال بھی نہیں تھا ﴿٢٥﴾ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، کاش کہ وہ لوگ جان لیتے! ﴿٢٦﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی (عمدہ) مثالیں (یعنی مضامین) بیان کردیں؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں ﴿٢٧﴾ یہ قرآن تو عربی زبان میں ہے، جس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں ہے؛ تاکہ وہ (قرآن کے احکام کے خلاف کرنے سے) بچ کر چلیں ﴿٢٨﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ان کی کھالیں (یعنی جسم) نرم ہوجاتی ہیں اور ان کے دل اللہ کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔

② دنیا میں ہاتھ پاؤں سے مدافعت کی کوشش کی جاتی ہے جہنم میں صرف منہ سے مدافعت کی کوشش ہوگی۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيۡهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوۡنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ
مَثَلًا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ
اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

اللہ تعالیٰ نے (موحد اور مشرک کی) ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک مرد (غلام) ہے جس میں کئی (مالک) شریک ہیں جو آپس میں جھگڑتے بھی ہیں اور دوسرا مرد (یعنی غلام) پورے پورا ایک ہی آدمی کی مالکی میں ہے کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت ایک جیسی ہوسکتی ہے؟ الحمد للہ![1] بلکہ ان کے اکثر لوگ بات جانتے نہیں ہیں ﴿۲۹﴾ یقینی بات ہے کہ تم کو موت آنے ہی والی ہے اور یقینی بات ہے کہ ان کو بھی موت آنے والی ہے ﴿۳۰﴾ یقینا پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے بحث ومباحثہ کروگے[2] ﴿۳۱﴾

[1] یعنی کیسی بہترین مثال سے توحید سمجھادی۔

[2] (دوسرا ترجمہ) جھگڑا کروگے (تیسرا ترجمہ) اپنا اپنا مقدمہ پیش کروگے (چوتھا ترجمہ) اپنا اپنا معاملہ پیش کروگے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ
اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اب بتاؤ! جس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا اور جب سچی بات① اس کے پاس آ گئی تو اس کو (بھی) جھٹلا دیا اس (آدمی) سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟ ﴿۳۲﴾ اور جو (لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سچی بات لے کر کے آئے اور (خود بھی) اس (بات) کو سچا مانے② وہی لوگ تقویٰ والے ہیں ﴿۳۳﴾ ان کے لیے ان کے رب کے پاس جو وہ چاہیں گے وہ تمام چیزیں ملیں گی، یہی نیکی کرنے والوں کا بدلہ ہے ﴿۳۴﴾ تا کہ جو برے کام انھوں نے کیے تھے وہ اللہ تعالیٰ ان سے دور کر دیویں اور جو بہترین کام وہ کر رہے تھے وہ ان کا ثواب ان کو دیویں ﴿۳۵﴾ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے③ کے لیے کافی نہیں ہیں؟ اور (اے نبی!) یہ (کافر لوگ) تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں تو کوئی اس کو ہدایت پر لانے والا نہیں ہے ﴿۳۶﴾ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، انتقام لینے والے نہیں ہیں؟ ﴿۳۷﴾ اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو وہ جواب میں ضرور (یہ) کہیں گے کہ: اللہ ہی نے (پیدا کیا)

① مراد قرآن اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات۔
② نبی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے سچی بات لیکر آتے ہیں اور مومنین نبی کی بات کو سچ مانتے ہیں۔
③ عبد سے حضور ﷺ مراد یا عام مومنین۔

قُلۡ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوۡ
اَرَادَنِىۡ بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكٰتُ رَحۡمَتِهٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ
الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ مَنۡ
يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ
لِلنَّاسِ بِالۡحَـقِّ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ
ع عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِىۡ لَمۡ تَمُتۡ فِىۡ مَنَامِهَا ۚ
فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰۤى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

(تو پھر) تم (ان سے) کہو کہ: تم ذرا (مجھے) بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کریں تو کیا وہ (بت) اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا وہ (اللہ تعالیٰ) مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ (بت) اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ تم کہہ دو کہ: مجھے تو (میرے) اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں، بھروسہ کرنے والے اسی (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ کیا کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے میری قوم! تم اپنے طریقے پر عمل کرو، یقیناً میں (اپنے طریقے پر) عمل کرتا ہوں، سو عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا ﴿۳۹﴾ کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دیتا ہے اور کس پر (مرنے کے بعد) ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ﴿۴۰﴾ یقیناً ہم نے تمھارے اوپر لوگوں کے فائدے کے لیے ایک سچی کتاب اتاری، سو جو شخص (اس) ہدایت کے راستے پر آ جائے گا تو اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو آدمی گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور تم ان پر کوئی ذمے دار نہیں ہو ﴿۴۱﴾

اللہ تعالیٰ (تمام) جانوں (یعنی روحوں) کو ان کے مرنے کے وقت کھینچ لیتے ہیں اور جن (جانوں) کا ابھی مرنے کا وقت آیا نہیں ہے ان کو بھی ان کی نیند کی حالت (میں قبض کر لیتے ہیں) پھر جن کے بارے میں اس نے موت کا فیصلہ کر لیا ہے ان کو (اپنے پاس) روک لیتے ہیں اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت تک بھیج دیتے ہیں،

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ
كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللَّهُمَّ
فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا
كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ
لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں ﴿۴۲﴾ کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں کو) سفارش کرنے والے بنا رکھے ہیں؟ تم (ان کو ایسا) کہو: چاہے وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود) کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور وہ (کوئی چیز) سمجھتے (بھی) نہ ہوں پھر بھی (تم ان کو سفارش کرنے والے مانو گے)؟ ﴿۴۳﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: سفارش تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، پھر اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے ﴿۴۴﴾ اور جب صرف ایک اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں نفرت (یعنی انقباض، ناخوشی) آجاتی ہے اور جب اس کے سوا دوسرے (معبودوں) کا نام لیا جاتا ہے تو وہ لوگ خوش ہونے لگتے ہیں ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) تم دعا کرو[1]: اے اللہ، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی چیزوں کے جاننے والے! آپ تو اپنے بندوں کے درمیان میں فیصلہ کریں گے اس چیز میں جس میں وہ بندے (آپس میں) اختلاف کر رہے ہیں ﴿۴۶﴾ اور اگر ظالموں کے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سب کا سب ہو وے اور اس کے ساتھ دوسرا اتنا اور ہو تو قیامت کے دن کے برے عذاب سے بچنے کے لیے سب کچھ فدیے میں دینے لگیں گے (پھر بھی قبول نہیں کیا جاوے گا)

① کافروں کی سخت دشمنی سے محزون نہ ہوں؛ بلکہ دعا کرو۔

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً
مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ
قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾

اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بات سامنے آ جائے گی جس کا وہ لوگ خیال (یعنی گمان) بھی نہیں رکھتے تھے ﴿۴۷﴾ اور جو (برے) کام وہ لوگ کماتے تھے ان کی برائیاں ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کا وہ لوگ مذاق اڑاتے تھے وہی ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا ﴿۴۸﴾ سو جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ تو ہم کو پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی (خاص) نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (یوں) کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو صرف (میری) علمی قابلیت (یعنی تدبیر، ہنر) کی وجہ سے ملا ہے①؛ بلکہ وہ (نعمت کا ملنا) تو ایک آزمائش ہے②؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۴۹﴾ پکی بات ہے کہ ان سے پہلے کے لوگ بھی یہ بات کہہ چکے ہیں، سو جو وہ کماتے تھے وہ ان کو کچھ کام نہیں آیا ﴿۵۰﴾ سو جو انھوں نے کمائی کی تھی اس کا وبال ان پر آ پڑا اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے بھی ظلم کیا③ ان کے کمائے ہوئے برے کاموں کا وبال بھی عنقریب ان پر آنے ہی والا ہے اور وہ لوگ (بھاگ کر) تھکانے والے نہیں ہیں ﴿۵۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ جو مجھ کو ملا ہے اس کا ملنا تو مجھے پہلے سے معلوم ہی تھا۔

② یہاں فتنے کا مطلب یہ ہے کہ جب نعمت ملتی ہے تو اللہ کو بھول کر کفر کرنے لگ جاتا ہے یا اللہ کو یاد رکھتا ہے، اور نعمت پر شکر کرتا ہے۔

③ ھٰؤلاء کا مرجع عرب کے مشرکین۔

اَوَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ
يُّؤۡمِنُوۡنَ ۞ قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ‌ ؕ ع
اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۞ وَاَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ
وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۞ وَاتَّبِعُوۡۤا اَحۡسَنَ مَاۤ
اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَّاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۞
اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ يّٰحَسۡرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىۡ جَنۡۢبِ اللّٰهِ وَاِنۡ كُنۡتُ لَمِنَ السّٰخِرِيۡنَ ۞
اَوۡ تَقُوۡلَ لَوۡ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰٮنِىۡ لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ ۞

کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھی چاہتے ہیں (اس کے لیے) رزق کشادہ کرتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو) تنگ کرتے ہیں، یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو، اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں① کی ہیں، کہ: تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾ اور تم اپنے رب کی طرف انابت (یعنی رجوع) کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار بن جاؤ اس سے پہلے پہلے کہ تم پر عذاب آ پہنچے، پھر تم لوگوں کی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۵۴﴾ اور تمھارے رب کی طرف سے جو بہترین باتیں② (یعنی احکام) تم پر اتاری گئی ہیں تم اس پر چلو اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جاوے اور تم کو پتہ بھی نہ چلے ﴿۵۵﴾ (اور) یہ کہ کوئی نفس (قیامت میں یہ بات) کہنے لگے: ہائے افسوس! کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتا رہا اور میں تو (اللہ تعالیٰ کے احکام کی) مذاق اڑانے والوں میں ہی شامل رہا ﴿۵۶﴾ یا (یہ کہ وہ کہیں ایسا) کہنے لگے کہ: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتے تو میں بھی تقویٰ والوں میں سے بن جاتا ﴿۵۷﴾

---

① یعنی معصیت اور خیانت کے ذریعے نفس پر زیادتی۔ ② پورا قرآن بہترین مضامین کا مجموعہ ہے۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴿٥٨﴾ بَلٰى قَدْ
جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
ع وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴿٦٣﴾

یا جب عذاب کو (اپنی) آنکھوں سے دیکھ لیوے تب (ایسا) کہنے لگے کہ: اگر مجھ کو (دنیا میں ایک مرتبہ) جانے کا پھر موقع ملے تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاؤں ﴿۵۸﴾ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملے گا:) کیوں نہیں میرے احکام تو تیرے پاس پہنچ چکے تھے، تو نے تو ان (احکام) کو جھٹلایا تھا اور تو نے تو (میری آیتوں کے مقابلے میں) تکبر کیا تھا اور تو تو کفر کرنے والوں میں سے تھا ﴿۵۹﴾ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ بولتے تھے ان کے چہرے کالے پڑ گئے ہوں گے، کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ ﴿۶۰﴾ اور تقویٰ کے پابند لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دیں گے ①، (وہاں) ان کو (کسی طرح کی) کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۶۱﴾ اللہ تعالیٰ تمام چیز کے پیدا کرنے والے ہیں اور وہی ہر چیز کی حفاظت کرنے والے ہیں ﴿۶۲﴾ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ② اسی (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا ہے وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۶۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) تقویٰ کے پابند لوگوں کو (جہنم سے) نجات دیں گے، پھر ان کو ان کی کامیابی کی جگہ (جنت میں) پہنچا دیں گے۔

② یہاں تصرف کے مالک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: اے جاہلو! کیا اب بھی تم مجھ سے یہی کہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کی عبادت کروں① ﴿٦٤﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ (اے محمد ﷺ!) تمھاری طرف اور تم سے پہلے جتنے بھی (نبی) تھے ان کی طرف (یہی) وحی کی گئی کہ: اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمھارا عمل ضائع ہوگا اور تم ضرور نقصان میں پڑ جانے والوں میں سے ہوں گے ﴿٦٥﴾ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت تم کرو اور تم شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ﴿٦٦﴾ اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہنچانی جیسا اس (اللہ تعالیٰ) کی قدر پہنچاننے کا حق تھا②؛ حالاں کہ زمین ساری کی ساری اس کی ایک مٹھی میں قیامت کے دن ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، اس کی ذات تو پاک ہے اور جو چیز وہ لوگ شریک کرتے ہیں وہ اس سے بہت دور ہے ﴿٦٧﴾ اور (جب قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ سب بے ہوش پڑ جائیں گے؛ مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے③ پھر دوسری مرتبہ اس کو پھونکا جائے گا تو وہ لوگ فوراً کھڑے ہو کر (چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے ﴿٦٨﴾

① (دوسرا ترجمہ) (توحید کا ثبوت اور کفر کا باطل ہونا ظاہر ہو جانے کے بعد بھی) تم مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا کی عبادت کرنے کے لیے کہتے ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی (عظمت وجلال) کا حق نہیں سمجھا جتنے وہ (بزرگی اور عظمت والے) ہیں۔ ③ جن کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے ان کو اس وقت بے ہوشی اور موت نہ آوے گی؛ یعنی جب صور پھونکا جاوے گا تو اس کے اثر سے حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت ملک الموت اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو اس وقت موت نہیں آوے گی، ہاں! بعد میں ان کو بھی موت آجاوے گی۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا
ع يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور (اعمال کے) دفتر (لاکر سامنے) رکھ دیئے جائیں گے اور نبیوں کو اور (سب) گواہوں کو (لاکر کے) حاضر کر دیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان (لوگوں) پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۶۹﴾ اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷۰﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان کو گروہوں کی شکل میں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا؛ یہاں تک کہ جب وہ اس (جہنم) کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس (جہنم) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس (جہنم) کی حفاظت کرنے والے ان سے کہیں گے کہ: کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے ہی پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمھارے رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور وہ تم کو تمھارے اس دن (قیامت) کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ کافر لوگ کہیں گے: ہاں! (آئے تھے) لیکن عذاب کی بات کافروں پر پوری ہو کر کے ہی رہے گی ﴿۷۱﴾ ان (کافروں) کو کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے تم داخل ہو جاؤ، سو تکبر کرنے والے کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۲﴾

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۝۷۳ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ۝۷۴ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۷۵ ع ۸

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ بھی جنت کی طرف گروہوں کی شکل میں لے جائے جائیں گے؛ یہاں تک کہ جب وہ اس (جنت) پر پہنچ جائیں گے اور اس (جنت) کے دروازے (پہلے سے) ان کے لیے کھولے جا چکے ہوں گے① اور اس (جنت) کی حفاظت کرنے والے ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، مزے میں رہو، سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ ﴿۷۳﴾ اور وہ (نیک لوگ) کہیں گے: اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کر کے دکھا دیا اور ہم کو ایسی زمین کا وارث (یعنی مالک) بنایا کہ جنت میں (رہنے کے لیے) ہم جہاں چاہیں ٹھکانہ (یعنی گھر) بناویں②، سو (نیک) عمل کرنے والوں کا یہ بہترین بدلہ ہے ﴿۷۴﴾ اور (قیامت کے دن) تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے چاروں طرف وہ حلقہ باندھے ہوئے (یعنی گھیرے ہوئے) ہوں گے، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ: تمام تعریف تو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۷۵﴾

① جنتیوں کے استقبال میں پہلے سے دروازے کھول دیے جائیں گے، اس طرف ''واو'' سے اشارہ نکلتا ہے، جہنمیوں کے تذکرے میں ''واو'' نہیں ہے۔

② سیر و سیاحت کے لیے جہاں چاہیں وہاں جا سکیں گے، مقاماتِ عالیہ میں بھی جانے کی اجازت ہوگی، جان پہچان والوں سے ملنے کے لیے جانے کی بھی اجازت ہوگی۔

سورة الغافر (المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاسی (۸۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ زمر کے بعد اور سورۂ فصلت سے پہلے ساٹھ (۶۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہاں سے ''آلِ حمٓ'' کی سورتیں شروع ہوتی ہیں؛ یعنی جو سورتیں ''حمٓ'' سے شروع ہوتی ہیں اور یہ کل سات ہیں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ: جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے پر سورۂ حمٓ اپنے تلاوت کرنے والے کو جہنم کے عذاب سے بچانے والی ہوگی۔

اس سورت میں اللہ کے لیے ''غافر الذنب'' یعنی گناہوں کو بخشنے والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام ''سورۂ مؤمن'' بھی ہے۔ اس میں ایک مردِ مؤمن کا حق کے اعلان کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک نام سورۂ ''الطول'' بھی ہے۔ شروع سورت میں اللہ کو ''ذی الطول'' یعنی بڑی قدرت والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام ''سورۂ حمٓ'' بھی ہے، سورت کی پہلی ہی آیت ''حمٓ'' ہے۔

آیۃ الکرسی اور حمٓ تنزیل سورۂ غافر کی ابتدائی آیات کا عمل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص صبح میں سورۂ مؤمن کی پہلی تین آیتیں اور آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ اس دن شام تک (ہر برائی اور تکلیف سے) محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک (ہر برائی اور تکلیف سے) محفوظ رہے گا۔ (ترمذی: ۲/ ۱۱۵) مسنون وظائف ص/ ۴۲)

جو شخص اس سورت کی آیت نمبر (۴۴) ''وافوض امری الی اللہ'' پڑھ لے گا تو روایت میں آتا ہے کہ: وہ لوگوں کے مکر وفریب سے مامون ہو جائے گا؛ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ ایک (خاص) کتاب (قرآن) کا اتارا جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بڑے زبردست ہیں، بہت زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۲﴾ جو (اللہ) گناہ کو معاف کرنے والے اور توبہ کو قبول کرنے والے، سخت سزا دینے والے، بڑی طاقت والے ہیں، اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں کافر لوگ ہی جھگڑا کھڑا کرتے ہیں، سو ان (کافروں) کا (ایک) شہر سے (دوسرے) شہر پھرنا تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ① ﴿۴﴾ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور ان کے بعد کے (کتنے) گروہوں نے (سچے دین کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے نبی کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ وہ اس (نبی) کو پکڑ لیوے (اور قتل کر دیوے) اور باطل کا سہارا لے کر کے جھگڑے کیے؛ تاکہ اس کے ذریعے سچے دین کو مٹا دیویں ②، سو میں نے ان (کافروں) کو پکڑ لیا، پھر (دیکھو کہ) میری سزا کیسی رہی؟ ﴿۵﴾ اور اسی طرح تمھارے رب کی بات کافروں پر پکی ہو چکی ہے کہ یقیناً وہ لوگ جہنم والے ہیں ﴿۶﴾

① کہ ان کافروں کو کوئی سزا نہیں ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) ڈگمگا دیویں۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ ع

وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے آس پاس ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں اور وہ اس (اپنے رب) پر (کامل) ایمان رکھتے ہیں اور وہ (فرشتے) ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں (اور یوں دعا کرتے ہیں کہ): اے ہمارے رب! آپ کی رحمت اور آپ کے علم میں ہر چیز سمائی ہوئی ہے، سو جن لوگوں نے توبہ کی اور آپ کے راستے پر وہ چلے (اے اللہ!) آپ ان کو معاف کر دیجیے اور آپ ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿۷﴾ (اور یہ دعا کرتے ہیں): اے ہمارے رب! اور آپ ان کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر دیجیے جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں (۱) (ان کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے) یقیناً آپ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۸﴾ (اے اللہ!) آپ ان کو برائیوں (کی سزا) سے بچا لیجیے (۲) اور جس شخص کو آپ نے اس (محشر کے) دن تکلیف سے بچا لیا تو پکی بات ہے کہ آپ نے اس پر بڑی مہربانی کی اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے (۳) ﴿۹﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) جو اس جنت کے لائق ہوں۔

(۲) یعنی معاف کر دیجیے۔

(۳) (دوسرا ترجمہ) آپ ان کو برائیوں (کی عادت) سے بچا لیجیے اور جس کو آپ نے اس (دنیا کے) دن میں برائی سے بچا لیا تو پکی بات ہے کہ آپ نے اس پر بڑی مہربانی کی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (یعنی دنیا میں جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور برائیوں سے بچا لیا گیا اسی کو آخرت میں اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل ہو گی)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى
الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ۝۱۰ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا
بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ۝۱۱ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ
وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ۝۱۲ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ
لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ۝۱۳ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ
الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝۱۴ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِۙ۝۱۵

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کے کہا جائے گا: (آج) تم جتنا غصہ اپنے (خود کے) بارے میں کرتے ہو اس سے بھی زیادہ غصہ (یعنی نفرت) اللہ تعالیٰ کو (تم سے) اس وقت تھا جب تم کو ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم لوگ کفر کرتے تھے① ﴿۱۰﴾ کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہم کو دو مرتبہ موت دی② اور تو نے ہم کو دو مرتبہ زندگی دی، سو ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا (جہنم سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ﴿۱۱﴾ یہ (تمھاری حالت) اس لیے (ہوئی) ہے کہ جب (صرف) اکیلے اللہ تعالیٰ کا نام پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم لوگ مان لیتے تھے، سو فیصلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جس کی شان بہت اونچی ہے، جس کی ذات بہت بڑی ہے ﴿۱۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتے ہیں اور تمھارے لیے آسمان سے روزی اتارتے ہیں اور جو لوگ انابت کرتے ہیں وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۱۳﴾ سو تم خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے بندگی کرتے ہوئے اسی (اللہ تعالیٰ) کو پکارو اگرچہ کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں③ ﴿۱۴﴾ (اللہ تعالیٰ وہی) اونچے درجوں والے ہیں، عرش کے مالک ہیں، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں اپنے حکم سے روح (یعنی وحی، راز کی بات) اتار دیتے ہیں؛ تاکہ ملاقات کے دن (یعنی قیامت) سے وہ ڈراویں ﴿۱۵﴾

① یعنی دنیا میں ایمان کی دعوت نہ قبول کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا سبب بنا ہوا تھا۔ ② دو موت: (۱) پیدائش سے پہلے (۲) دنیا کی زندگی کے خاتمے پر موت۔ دو زندگی: (۱) دنیا کی زندگی (۲) آخرت کی کی زندگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ناگوار ہو۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۥ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ
ع بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾
اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

جس دن وہ لوگ کھل کر کے سامنے آ جائیں گے (۱) ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہوگی (پوچھا جائے گا) آج کس کی حکومت ہے؟ (تو جواب دیا جائے گا) صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے جو اکیلے ہیں، (سب پر) غالب ہیں ﴿۱۶﴾ آج کے دن ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا، آج (کسی پر) ظلم نہیں ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۱۷﴾ اور آپ ان کو نزدیک آنے والے (قیامت کے) دن (کی مصیبت) سے ڈراؤ جب کہ (لوگوں کے) دل (یعنی کلیجے) گلوں (یعنی منہ) کو آ جائیں گے تو وہ (اس کو) دبا رہے ہوں گے (کہ باہر نہ نکل جائے) (۲) ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی دوست نہیں ہوگا اور کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا کہ جس کی بات مان لی جائے ﴿۱۸﴾ آنکھوں کی چوری کو اور جو چیز سینوں نے چھپا رکھی ہے اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ تو حق کا (یعنی ٹھیک) فیصلہ کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ سنتے ہیں، بہت زیادہ دیکھتے ہیں ﴿۲۰﴾

کیا وہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ وہ دیکھ لیتے کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) جس (قیامت کے) دن وہ نکل کر سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔

(۲) (دوسرا ترجمہ) جبکہ لوگوں کے دل (کلیجے) گھٹ کر گلوں (منہ) کو آ جائیں گے۔

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ
اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾

وہ لوگ طاقت کے اعتبار سے اور زمین میں چھوڑی ہوئی (عمارت، باغات کی) یادگاروں کے اعتبار سے اِن (عرب کے مشرکوں) سے زیادہ مضبوط تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہیں تھا ﴿۲۱﴾ یہ اس واسطے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں لے کر آتے تھے، پھر انھوں نے انکار کیا، سو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی طاقت والے ہیں، سخت سزا والے ہیں ﴿۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل لے کر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا، تو وہ سب لوگ کہنے لگے: (کہ یہ) جادوگر ہے (اور) بڑا جھوٹا ہے① ﴿۲۳﴾ ﴿۲۴﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس ہماری طرف سے (آئی ہوئی) سچی بات لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ: جو لوگ ان (موسیٰ) کے ساتھ ایمان لائے ان کے بیٹوں کو تم مار ڈالو② اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو اور کافروں کی تدبیر تو ناکام ہی رہی③ ﴿۲۵﴾ اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا: مجھے چھوڑ دو④ کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اس کو چاہیے کہ اپنے رب کو (مدد کے لیے) پکارے، مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ تمھارے دین کو بدل ڈالے گا یا زمین میں فساد پھیلائے گا ﴿۲۶﴾

---

① اہلِ حق کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنا سیاسی لوگوں کی پرانی عادت ہے۔ ② اولاد کے قتل کا انسان کو زیادہ غم ہوتا ہے، قتلِ اولاد سے نسل نہیں پھیلتی، انسان کمزور ہو جاتا ہے اور یہ جتایا گیا کہ اولاد کا قتل ایمان کے سبب سے ہے؛ تاکہ لوگ ایمان سے دور رہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کافروں کا داؤ غلطی ہی میں رہا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) مجھے موقع دو۔

ع وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّىَ
اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ
صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾
يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ
جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً میں اپنے رب اور تمھارے رب سے ہر تکبر کرنے والے سے۔ جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ پناہ لے چکا ہوں ﴿۲۷﴾

اور فرعون کے خاندان کا ایک آدمی جو ایمان لا چکا تھا (اور اب تک) اپنے ایمان کو وہ چھپا رہا تھا (یہ مشورہ سن کر) وہ کہنے لگا: کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یوں کہتا ہو کہ میرے رب اللہ تعالیٰ ہیں؛ حالاں کہ وہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں لے آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز سے وہ تم کو ڈرا رہا ہے① اس میں سے کوئی نہ کوئی حصہ تم پر پڑ کر رہے گا②، جو آدمی حد سے آگے بڑھنے والا ہو، بڑا جھوٹا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۲۸﴾ اے میری قوم! آج تمھارا راج ہے کہ (تم اس) ملک میں غالب ہو، سو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے (بچنے میں) کون ہماری مدد کرے گا؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ کا عذاب) ہمارے پاس آجائے، فرعون کہنے لگا: میں تم کو وہی رائے دیتا ہوں جس کو میں (خود صحیح) سمجھتا ہوں اور جس میں بھلائی ہو وہی راستہ میں تم کو بتلاتا ہوں ﴿۲۹﴾ اور جو شخص ایمان لا چکا تھا اس نے کہا: اے میری قوم! یقیناً میں (تمھارے بارے میں) ڈرتا ہوں کہ تم پر دوسری قوموں کی طرح برا دن آجائے ﴿۳۰﴾

① مراد عذاب کی پیشین گوئی ہے۔ ② بعض حضرات نے ''بعض'' سے دنیوی عذاب مراد لیا ہے، یا ''بعض'' تلطف اور نرمی کو بتلا رہا ہے؛ تا کہ مخاطب وحشت زدہ نہ ہو جائے، جبکہ کچھ حضرات نے ''بعض'' کو ''کل'' کے معنی میں بھی مراد لیا ہے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا
لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ
قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ
اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾

نوح کی قوم اور قومِ عاد اور قومِ ثمود اور جو لوگ ان کے بعد تھے ان کے جیسی حالت (تمھاری نہ ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ بندوں پر (کسی طرح) ظلم کرنا نہیں چاہتے ﴿۳۱﴾ اے میری قوم! میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں ایسے دن سے جس میں چیخ پکار مچی ہوئی ہوگی ﴿۳۲﴾ جس دن تم (حساب کے میدان سے) پیٹھ پھرا کر کے (جہنم کی طرف) بھاگو گے (تو اس وقت) اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے تم کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا① اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوگا ﴿۳۳﴾ اور اس سے پہلے تمھارے پاس یوسف (علیہ السلام توحید کی) کھلی ہوئی دلیلیں لے کر آ چکے تھے، سو جو بات وہ (یوسف علیہ السلام) تمھارے پاس لے کر کے آئے تھے تم اس کے بارے میں ہمیشہ (برابر) شک ہی کرتے رہے، یہاں تک کہ جب ان (یوسف علیہ السلام) کی وفات ہوگئی تو تم (ایسا) کہنے لگے کہ: (اب) اللہ تعالیٰ ان (یوسف علیہ السلام) کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجیں گے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر ایسے آدمی کو جو حد سے آگے بڑھنے والا (یعنی بے باک) شک میں پڑا رہنے والا ہو اس کو گمراہی (یعنی غلطی) میں ڈالے رکھتے ہیں ﴿۳۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس دن تم پیٹھ پھرا کر (اس طرح) بھاگو گے کہ کوئی بھی تم کو اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا (یعنی اس میں قیامت کے دن بھاگنا بھی مراد ہو سکتا ہے کہ میدانِ قیامت سے نکل کر بھاگے گر چہ وہ ہو نہیں سکے گا اسی طرح دنیا میں جب عذاب آوے اس وقت کا بھاگنا بھی مراد ہو سکتا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کے وقت کوئی بچانے والا نہیں ہو سکتا)۔

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ وَعِندَ الَّذِينَ
آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ
لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي
لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ
ع فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾
يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾

جولوگ اپنے پاس کسی دلیل کے آئے بغیر اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کے یہاں اور ایمان والوں کے نزدیک بڑی نفرت کی ہے، اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے، بڑی شرارت کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۳۵﴾ اور فرعون نے کہا: اے ہامان! تو میرے لیے ایک اونچی عمارت بنا؛ تاکہ میں راستوں تک پہنچ جاؤں ﴿۳۶﴾ (یعنی) آسمانوں کے راستوں پر (پہنچ جاؤں)① سو میں موسیٰ کے معبود کو② جھانک کر دیکھوں اور میں تو یقینی طور پر ان (موسیٰ علیہ السلام) کو جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں، اسی طرح فرعون کو اس کے برے اعمال اس کی نظر میں مزین کر کے دکھائے گئے اور اس کو سیدھے راستے سے روک دیا گیا تھا③ اور فرعون نے جو بھی چال چلی وہ تباہ و برباد ہوگئی ﴿۳۷﴾

اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے کہا: اے میری قوم! تم میری بات مان لو، میں تم کو نیکی کے راستے پر لے جاؤں گا④ ﴿۳۸﴾ اے میری قوم! یقیناً یہ دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا مزہ اڑا لینا ہے اور یقیناً آخرت وہ جم کر (یعنی ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے ﴿۳۹﴾

---

① فرعون سمجھتا تھا کہ ایسی اونچی عمارت بن ہی نہیں سکتی کہ اس کے ذریعہ آسمان پر پہنچ جائے۔ یہ تو عوام کی توجہ دوسری طرف کرنے کے لیے یہ بات کہی۔ سیاست کے لوگ عوام کو بے وقوف بنا کر کام چلاتے ہیں، بنیادی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے کوئی نیا مسئلہ یا حادثہ کھڑا کر دیتے ہیں۔

② یہ طنزیہ جملہ ہے؛ اس لیے کہ وہ تو خود کو خدا مانتا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ سیدھے راستے سے رک گیا تھا۔ ④ کامل مؤمن کی اتباع بھی انسان کو نیکی کے راستے پر چلاتی ہے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ
اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا
لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ
لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ
اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

نصف

جس شخص نے بھی برا کام کیا تو اس کو صرف اس (کی برائی) کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے بھی نیک عمل کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان والا ہے تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا ﴿۴۰﴾ اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو نجات (کے راستے) کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو ﴿۴۱﴾ تم تو مجھے یہ دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کروں اور میں اس (اللہ) کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کروں جس کے بارے میں مجھے کوئی علم (یعنی خبر) نہیں ہے اور میں تو تم کو بڑے زبردست، بہت زیادہ معاف کرنے والے (اللہ) کی طرف دعوت دیتا ہوں ﴿۴۲﴾ یقینی بات تو یہ ہے کہ جن کی عبادت کی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ خود اپنی طرف دعوت دینے کی (یعنی بلانے کی) صلاحیت نہ دنیا میں رکھتا ہے اور نہ آخرت میں ① اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہمارا پھر کر جانا ہے اور یقیناً حد سے آگے بڑھنے والے ہی آگ میں پڑنے والے ہیں ﴿۴۳﴾ غرض جو بات میں تم کو کہہ رہا ہوں وہ تم (آگے چل کر) عنقریب یاد کرو گے اور میں تو اپنا کام اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کو پورا پورا دیکھتے ہیں ﴿۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) دنیا اور آخرت میں (کسی بھی حاجت کے لیے) پکارے جانے کے لائق ہی نہیں ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾
وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾

نتیجہ یہ ہوا کہ جو برے برے منصوبے انھوں نے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کو بچالیا① اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آ کر گھیر لیا ﴿۴۵﴾ (یعنی) آگ ہے جس کے سامنے صبح شام وہ (فرعونی لوگ) لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (حکم ہوگا کہ) تم فرعونیوں کو سخت عذاب میں داخل کردو ﴿۴۶﴾ اور جب وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے آگ میں جھگڑ رہے ہوں گے تو (دنیا میں) جو کمزور لوگ تھے وہ (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: ہم تو یقیناً تمھارے (کہنے کے مطابق دنیا میں تمھارے) پیچھے چلنے والے لوگ تھے تو کیا آگ کا کچھ حصہ ہمارے بدلے تم خود لے لو گے؟② ﴿۴۷﴾ جو لوگ (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے تھے وہ کہیں گے: ہم سب اس (آگ) میں پڑے ہوئے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کے درمیان (جو فیصلہ کرنا تھا وہ) کر چکے ہیں ﴿۴۸﴾

① ''فَوَقَاہُ'' میں ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہو سکتے ہے۔ فرعون کے سامنے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے مؤمن ساتھیوں کو کامیاب کیا اور فرعونیوں کی تمام سازشیں ناکام ہوئیں۔ بعض حضرات نے مرجع اسی مردِ مؤمن کو قرار دیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پکے خیر خواہ ثابت ہوئے اور قومِ فرعون کو علی الاعلان توحید کی دعوت دے رہے تھے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے غرق سے اور فرعونیوں کی سازش سے نجات دی، یہ رشتے میں فرعون کے چچا زاد بھائی تھے؛ لیکن ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ شاید یہی وہ آدمی ہے جس نے قبطی کے قتل کے واقعے کے موقع پر جب فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام سے قصاص کی بات چل رہی تھی تب دوڑ کر آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی اور مصر سے روانہ ہونے کا مشورہ دیا۔ ہر دور میں اہلِ حق کو کچھ نہ کچھ مخلص، باوفا خیر خواہ مل ہی جاتے ہیں، یہ اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہم سے اٹھالو گے (تیسرا ترجمہ) ہم سے ہٹا سکتے ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾
قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ ع
يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ
الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى
وَّذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

اور جولوگ آگ میں پڑے ہوئے ہوں گے وہ جہنم کے نگرانوں① سے کہیں گے کہ: تم اپنے رب سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہمارے اوپر سے تھوڑا سا عذاب ہلکا کر دیوے ﴿۴۹﴾ وہ (جہنم کے نگران فرشتے) کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھارے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے نہیں تھے؟ تو وہ (جہنمی) لوگ کہیں گے کہ: ہاں (آئے تو تھے) تو وہ (جہنم کے حفاظت کرنے والے فرشتے) کہیں گے: تو تم ہی لوگ دعا کرلو اور کافروں کی دعا تو بے کار ہی جانے والی ہے② ﴿۵۰﴾ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہی ہیں اور جس (قیامت کے) دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے اس دن بھی (مدد کریں گے) ﴿۵۱﴾ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کوئی فائدہ نہیں دیں گے اور ان کے لیے تو لعنت ہوگی اور ان (کے رہنے) کے لیے بہت برا گھر ہوگا ﴿۵۲﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت (نامہ یعنی تورات) عطا کی ③ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ایسی) کتاب کا وارث بنایا، جو عقل والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی ﴿۵۳﴾ ﴿۵۴﴾

---

① نگرانی کرنے والے فرشتوں؛ یعنی جہنم کے داروغے "مالک" اور اس کے رفقاء۔

② (دوسرا ترجمہ) کافروں کی دعا کا (آخرت میں) کوئی بھی اثر ہونے والا ہی نہیں ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) صحیح راستے کی سمجھ عطا کی۔

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ بِالۡعَشِىِّ وَالۡاِبۡكَارِ ﴿۵۵﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰٮهُمۡ ۙ اِنۡ فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ اِلَّا كِبۡرٌ مَّا
هُمۡ بِبَالِـغِيۡهِ ۚ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
اَكۡبَرُ مِنۡ خَلۡقِ النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى
وَالۡبَصِيۡرُ ۙ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الۡمُسِىۡٓءُ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾

سو (اے نبی!) تم صبر کرو، یقیناً (رسولوں کو مدد کرنے کا) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ پر معافی مانگتے رہو① اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کرتے رہو ﴿۵۵﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں جبکہ ان کے پاس (ان کے دعویٰ شرک کی) کوئی بھی دلیل پہنچی نہیں ہے، ان کے دلوں میں تو صرف بڑا بننے کی ایک چاہت ہے جس (چاہت) تک وہ کبھی پہنچنے والے نہیں ہیں، سو آپ (ان کے شر کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو②، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں ﴿۵۶﴾ البتہ آسمانوں اور زمین کا بنانا لوگوں کو (دوبارہ) بنانے سے زیادہ بڑا کام ہے③ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۵۷﴾ اور اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور برا کام کرنے والا (یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے) تم لوگ بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۵۸﴾

①: [۱] امت کے گناہوں پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کریں۔

[۲] بشری تقاضے سے جو چوک ہوگئی ہو اس پر استغفار۔

[۳] اس میں امت کو استغفار کی تعلیم دی گئی ہے؛ ورنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے اور بعد میں یقینی طور پر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

② ابو العالیہ سے مروی ہے کہ جس وقت یہود نے کہا کہ: إن صاحبنا الدجال ويكون منا يخرج فيملك الأرض ويصنع كذا وكذا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ دجال کے فتنے سے پناہ مانگو وليس في القرأن اشارة إلى الدجال إلا في هذه الآية۔ (حاشیہ جلالین، سورۂ غافر)۔

③ جب وہ بڑا کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں تو انسان کا پیدا کرنا کیسے مشکل ہوگا؟۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝۵۹ وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ
دٰخِرِيْنَ۝۶۰ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ ع
فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ۝۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۝۶۲ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ۝۶۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۝۶۴

یقیناً قیامت تو آنے ہی والی ہے، اس میں (کسی طریقے کا بھی) کوئی شک نہیں ہے؛ لیکن اکثر لوگ مانتے نہیں ہیں ﴿۵۹﴾ اور تمھارے رب نے کہا کہ: تم مجھ کو پکارو، میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا، یقینی بات ہے کہ جو لوگ میری عبادت ① سے تکبر کرتے ہیں ② وہ لوگ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے ﴿۶۰﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمھارے واسطے رات بنائی ہے؛ تاکہ تم لوگ اس میں سکون حاصل کرو اور دن دیکھنے کے لیے (یا دکھانے والا، یا روشن) بنایا، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل والے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ (نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے ﴿۶۱﴾ وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر (ایمان سے) کہاں پھرے جاتے ہو ﴿۶۲﴾ اسی طرح ③ وہ (پہلے لوگ) بھی الٹے چلا کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے ﴿۶۳﴾ اللہ تعالیٰ (کی ذات) وہ ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمھاری صورت بنائی سو تمھاری بہترین صورت بنائی اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے روزی دی، وہ اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، سو بڑی برکت والے ہیں ④ جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۶۴﴾

---

① ہر عبادت دعا ہے اور عبادت کا مغز دعا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) منہ پھرا لیتے ہیں۔
③ یعنی جس طرح یہ لوگ الٹے پھر کر چلے جاتے ہیں اسی طرح۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بڑی شان والے ہیں۔

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّیْ
نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ۫ وَ اُمِرْتُ
اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ
عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ
مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ
ع وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾

وہی (اللہ) زندہ ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم خالص اس کے لیے بندگی کرتے ہوئے اس کو پکارو، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۶۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں آ چکیں تو پھر میں ان (بتوں) کی عبادت کروں جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے ہو[1] اور مجھ کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام عالموں کے رب کا تابع بن کر رہوں ﴿۶۶﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر وہ تم کو بچے کی شکل میں باہر نکالتے ہیں، پھر (زندہ رکھ کر اللہ تعالیٰ تمھاری پرورش کرتے ہیں) تا کہ تم اپنی بھرپور طاقت (یعنی جوانی) کو پہنچ جاؤ، پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی تو وہ ہے جو اس (جوانی اور بڑھاپے) سے پہلے ہی وفات پا جاتا ہے؛ اور تا کہ تم سب ایک مقرر وقت تک پہنچ جاؤ[2]؛ اور تا کہ تم سمجھ سے کام لو ﴿۶۷﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو زندگی دیتے ہیں اور موت بھی دیتے ہیں، سو جب کسی کام کا فیصلہ کر دیتے ہیں تو اس کو بس اتنا ہی کہہ دیتے ہیں کہ ''ہو جا'' تو وہ کام ہو جاتا ہے ﴿۶۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے (توحید پر) کھلی کھلی نشانیاں آ چکیں تو اب مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان بتوں کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو۔

② ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی یُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اَلَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِالۡکِتٰبِ
وَ بِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۟ۛ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ وَ السَّلٰسِلُ ؕ
یُسۡحَبُوۡنَ ﴿۷۱﴾ فِی الۡحَمِیۡمِ ۬ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسۡجَرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِیۡلَ لَهُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ
تُشۡرِکُوۡنَ ﴿۷۳﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَکُنۡ نَّدۡعُوۡا مِنۡ قَبۡلُ شَیۡئًا ؕ
کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰهُ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ
وَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَمۡرَحُوۡنَ ﴿۷۵﴾ اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَی
الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۷۶﴾

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، کوئی کہاں سے ان کو الٹا پھرا دیتا ہے؟① ﴿۶۹﴾ جن لوگوں نے کتاب (قرآن) کو اور ان چیزوں کو (بھی) جھٹلایا جن (چیزوں) کو ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا، سو عنقریب ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿۷۰﴾ جب کہ طوقیں اور زنجیریں ان کی گردنوں میں (پڑی ہوئی) ہوں گی (پھر) ان کو گھسیٹتے ہوئے گرم پانی میں پہنچایا جاوے گا ﴿۷۱﴾ پھر ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا ﴿۷۲﴾ پھر ان کو پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ (تمھارے معبود) جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک مانا کرتے تھے؟ ﴿۷۳﴾ تو وہ (کافر) کہیں گے: وہ سب ہم سے غائب ہو گئے؛ بلکہ اس سے پہلے ہم کسی چیز کو نہیں پکارتے تھے، اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کر دیتے ہیں② ﴿۷۴﴾ یہ (عذاب) اس لیے ہوگا کہ تم زمین میں ناحق اترایا کرتے تھے③ اور اس لیے کہ تم اکڑتے پھرتے تھے④ ﴿۷۵﴾ تم جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ اس میں رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ، سو تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) (حق سے) پھر کر کہاں چلے جا رہے ہیں؟
② (دوسرا ترجمہ) غلطی میں پھنسائے رکھتے ہیں ان کافروں کی ضد کی پاداش میں۔
③ اللہ کو بھول کر ناحق لذت حاصل کرنا۔
④ مال و دولت پر فخر و غرور کر کے حقوق میں تعدی کرنا۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا
يُرْجَعُوْنَ ۝۷۷ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ
لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا ع
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۸۰

لہٰذا (اے نبی!) تم صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو (بالکل) سچا ہے، اب جس عذاب سے ہم ان کو ڈرایا کرتے ہیں① اگر تھوڑا سا اس میں سے ہم تم کو (تمھاری زندگی میں) دکھلا دیں گے یا ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیویں، سو وہ لوگ ہمارے پاس واپس لائے جائیں گے ﴿۷۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسول بھیجے، ان میں سے کچھ (پیغمبر) تو وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے تمھارے سامنے بیان کردیے اور ان میں سے بعض وہ ہیں کہ تمھارے سامنے ہم نے ان کے واقعات بیان نہیں کیے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی نشانی (خود) لے آوے②؛ مگر اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے (معجزہ آسکتا ہے) سو جب اللہ کا (دنیا یا آخرت میں عذاب کا) حکم آوے گا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاوے گا اور جھوٹے لوگ اس وقت نقصان میں پڑجاویں گے③ ﴿۷۸﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمھارے لیے چوپائے بنائے؛ تاکہ ان میں سے بعض پر تم سواری کرو اور ان میں سے بعضوں کو تم کھاتے ہو ﴿۷۹﴾ اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں بہت سارے (دوسرے) فائدے ہیں اور ان (جانوروں) کا مقصد یہ بھی ہے کہ تم ان پر (سوار ہوکر) تمھارے دلوں میں (کہیں جانے کی) حاجت ہو تو تم اس تک پہنچ سکو اور ان (جانوروں) پر اور کشتی پر اٹھاکر کے تم کو لے جایا جاتا ہے ﴿۸۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کیا کرتے ہیں۔ ②(ترجمہ کی دوسری تعبیر) کسی پیغمبر کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آوے۔ ③(دوسرا ترجمہ) آیا۔ ہوگیا۔ پڑگئے (یعنی تینوں جگہ ماضی کا ترجمہ بھی ہوسکتا ہے)۔

وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ
اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا
عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا
رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

اور وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (اپنی) نشانیاں دکھلاتے رہتے ہیں، سو اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نشانیوں کا تم انکار کرو گے؟ ﴿۸۱﴾ کیا بھلا انھوں نے زمین میں چل پھر کر کے دیکھا نہیں کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا، جو (تعداد میں) ان (مکہ والوں) سے زیادہ تھے اور طاقت میں بھی (ان سے) زیادہ مضبوط تھے اور زمین پر جو نشانیاں (عمارت وغیرہ کی چھوڑ گئے ہیں) اس میں بھی (زیادہ تھے) کہ جو کمائی وہ کمایا کرتے تھے وہ ان کو کچھ بھی کام نہیں آئی ﴿۸۲﴾ سو جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی نشانیوں کو لے کر پہنچے تو ان کے پاس جو (دنیوی) علم تھا① اس پر وہ اترانے لگے، اور جس (عذاب) کا وہ مزاق اڑاتے تھے اس (عذاب) نے (آ کر) ان کو گھیر لیا ﴿۸۳﴾ سو جب انھوں نے (جب) ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ: ہم تو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اس کے ساتھ جو شرک ہم کرتے تھے اس کا ہم نے انکار کر دیا ﴿۸۴﴾ سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تب ان کو ان کا ایمان نفع نہیں پہنچا سکتا تھا② اللہ تعالیٰ کا یہی معمول ہے جو اس کے بندوں میں (پہلے سے) ہوتا ہوا چلا آیا ہے اور کافر لوگوں نے اس وقت سخت نقصان اٹھایا ﴿۸۵﴾

① دنیوی معاش کو اصلی سمجھنا اور معاشی علوم کو اصلی سمجھ کر اس پر اترانے لگے۔

② وہ اضطراری حالت کا ایمان تھا۔

سورة فصلت

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں ہیں۔سورۂ غافر کے بعد اور سورۂ زخرف سے پہلے اکسٹھ (٦١) نمبر پر نازل ہوئی۔

فصلت: لغت میں معنیٰ آتا ہے: کھول کر بیان کردی گئی، وضاحت کردی گئی۔اس سورت میں قرآن کے بارے میں آیا ہے کہ اس کی آیات صاف صاف بیان کی گئی ہیں۔

اس کا ایک نام ''سورۂ مصابیح'' بھی ہے۔اس سورت کی ایک آیت میں آسمان کے جگمگانے والے ستاروں کو مصابیح کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے۔اس کو ''سورۂ حم سجدہ'' بھی کہتے ہیں۔اس میں ایک سجدہ کی آیت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۚ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ
يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا
فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا
عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا
اِلَيۡهِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ یہ (قرآن) اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے اتارا گیا ہے جس کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں جدا جدا کی گئی ہیں[۱] (یعنی یہ) قرآن عربی زبان میں (ہے) جو قوم سمجھتی ہے اس کے واسطے ﴿۳﴾ (یہ قرآن تو) خوش خبری سناتا ہے اور ڈراتا ہے، سو ان میں سے اکثر لوگ دھیان نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ لوگ سنتے نہیں ہیں ﴿۴﴾ اور وہ (کافر) کہنے لگے کہ: جس (توحید) کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو اس سے ہمارے دل غلافوں میں (لپٹے ہوئے) ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ (لگی) ہے[۲] اور ہمارے اور تمھارے درمیان میں ایک پردہ ہے، سو تم (تمھارا) کام کرو، ہم اپنا کام کرتے رہیں گے ﴿۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی آتی ہے یہ کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے؛ لہٰذا تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (عبادت میں) اپنا رخ سیدھا رکھو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے معافی مانگو اور ایسے مشرکوں کے لیے بڑی بربادی ہے ﴿۶﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) صاف صاف بیان کی گئی ہیں (تیسرا ترجمہ) اس کی آیتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔
۲ یعنی بہرے ہوگئے۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
ع الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ
يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى
السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا
طَآئِعِيْنَ ۝۱۱ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۱۲

جو زکوۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کا (بھی) انکار کرتے ہیں ﴿۷﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ہے① ﴿۸﴾

(اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: کیا تم لوگ اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے دوسروں کو برابر (شریک) بناتے ہو، وہ (اللہ تعالیٰ) تو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۹﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے (تمھارے لیے) اس (زمین) میں اس پر جمے ہوئے پہاڑ قائم کر دیے اور اس (زمین) میں برکت رکھی اور اس میں اس (زمین پر رہنے والے جانوروں) کی خوراک ایک خاص مقدار میں رکھ دی (یہ) سب کچھ چار دن میں (ہوا) سوال پوچھنے والوں کے لیے برابر (یعنی پورا جواب) ہو گیا ﴿۱۰﴾ پھر اس (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) نے آسمان کی طرف توجہ کی، اور (اس وقت) وہ دھواں تھا تو اس (آسمان) کو اور زمین کو کہا کہ: تم دونوں خوشی سے یا زبردستی سے آجاؤ تو (آسمان زمین) دونوں کہنے لگے: ہم دونوں خوشی خوشی آگئے ﴿۱۱﴾ پھر اس نے (ہمارے فیصلے کے مطابق) ان کو دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں ان کے مناسب حکم بھیجا اور ہم نے قریب والے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے سجایا اور (ہم نے آسمان کو) محفوظ بھی کر دیا، یہ بڑے زبردست، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کا مقرر کیا ہوا نظام ہے ﴿۱۲﴾

---

① تندرستی کے دور میں جو نفل اعمال پابندی سے کیے اگر بیماری وسفر میں نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ
الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا
لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْۤ اَيَّامٍ
نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى
وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

سو اگر وہ لوگ منہ پھرائیں ① تو تم (ان کو ایسا) کہہ دو کہ: میں تم کو (سخت) ہولناک عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا ہولناک عذاب قومِ عاد اور ثمود پر اترا تھا ﴿۱۳﴾ جب ان کے پاس پیغمبران کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے ② آئے، یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تو وہ (قوم) کے لوگ کہنے لگے: اگر ہمارے رب چاہتے تو (رسول بنا کر) فرشتوں ہی کو اتار دیتے، سو ہم تو جس (توحید) کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے اس کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۴﴾ سو بہر حال قومِ عاد کے لوگوں نے تو زمین میں ناحق تکبر کیا اور وہ لوگ کہنے لگے: کون ہم سے زیادہ طاقت والا ہے؟ بھلا کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں جس اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا وہ طاقت میں ان سے بھی زیادہ ہیں اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ﴿۱۵﴾ سو ہم نے منحوس (یعنی مصیبت کے) دنوں میں ③ سخت تیز ہوا (یعنی آندھی) ان پر بھیجی؛ تا کہ ہم ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رسوا کرنے والا ہے اور (عذاب کے وقت) ان لوگوں کی (کوئی) مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۶﴾ اور بہر حال قومِ ثمود تو ہم نے ان کو (رسول کے ذریعہ) سیدھا راستہ دکھایا تھا تو انھوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا رہنے کو پسند کیا،

---

① یعنی بات نہ مانیں۔ ② یعنی ہر طرف سے جان توڑ محنت کرتے ہوئے۔نبیوں کے مسلسل آنے کا سلسلہ بھی رہا۔
③ ان کے برے اعمال کی وجہ سے وہ دن منحوس کہے گئے ورنہ حقیقت میں کوئی دن منحوس نہیں ہوا کرتا۔

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ع وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا
جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا
لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ
اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

تو انھوں نے جو (بری) کمائی کر رکھی تھی اس کے بدلے میں ذلتی کے عذاب کے کڑاکے نے ان کو پکڑ لیا① ﴿۱۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور وہ ڈرتے رہتے تھے ان کو ہم نے بچا لیا ﴿۱۸﴾

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جمع کر کے آگ کی طرف لے جایا جاوے گا، پھر ان کی ٹولیاں بنائی جائیں گی② ﴿۱۹﴾ یہاں تک کہ جب وہ لوگ (جمع ہو کر) اس (آگ) کے قریب پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے خلاف جو کام وہ لوگ کرتے تھے اس کی گواہی دیں گے ﴿۲۰﴾ اور وہ (دشمن) اپنی کھالوں (یعنی اعضا) سے کہیں گے کہ: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ تو وہ (کھالیں) کہیں گی کہ: ہم کو تو اس اللہ تعالیٰ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو بلوایا اور اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم کو واپس لے جایا جائے گا ﴿۲۱﴾ اور تم لوگ (گناہ کرتے وقت) اس بات سے تو (کسی طرح) چھپ (یعنی بچ) ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے چمڑے③ تمھارے خلاف گواہی دیں گے؛ لیکن تم نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ تمھارے بہت سارے اعمال کی اللہ تعالیٰ کو خبر ہی نہیں ہے ﴿۲۲﴾ اور اپنے رب کے بارے میں تمھارا یہی تو خیال تھا جو تم رکھتے تھے جس نے تم کو برباد کر دیا جس کے نتیجے میں تم لوگ نقصان میں پڑ کر کے رہ گئے ﴿۲۳﴾

---

① یعنی برے اعمال کی وجہ سے ذلت کے عذاب کی آفت نے ان کو پکڑ لیا۔ (باقی)

فَإِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ فِيْٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾
فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ أَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

سواب (ان کی حالت ایسی ہے کہ) اگر وہ صبر بھی کریں تو بھی آگ ان کے لیے ٹھکانہ ہوگی اور اگر وہ عذر بھی کرنا چاہیں تو ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا ﴿۲۴﴾ اور ہم نے (دنیا میں) ان (کافروں) کے لیے کچھ (ایسے شیطان) ساتھی مقرر کردیے تھے کہ جنھوں نے ان کے آگے اور ان کے پیچھے کے (برے) کاموں کو ان کی نگاہ میں مزین کر کے دکھلایا تھا اور (دوسرے) جنات اور انسان میں سے جو فرقے ان سے پہلے گذر گئے ان کے ساتھ (اللہ تعالیٰ کے) عذاب کی بات ان پر سچی ہو کر رہی کہ یقیناً وہ سب نقصان میں پڑنے والے ہو گئے ﴿۲۵﴾

اور کافر (ایک دوسرے سے یہ) کہتے ہیں: اس قرآن کو مت سنو اور اس (کے پڑھنے کے درمیان) میں بک بک کر دیا کرو①؛ تا کہ تم لوگ غالب آجاؤ② ﴿۲۶﴾ تو ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور برے سے برے کام جو وہ کرتے تھے ہم اس کا بدلہ ان کو ضرور دیں گے ﴿۲۷﴾ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا آگ ہے، ان کے لیے اس میں ہمیشہ رہنے کا ٹھکانہ ہوگا، وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے یہ اس کی سزا ہے ﴿۲۸﴾

⊃ ①(دوسرا ترجمہ) پھر ان کو روک دیا جائے گا (تیسرا) ان لوگوں کو دھکیل دیا جائے گا۔ ②یعنی دوسرے اعضا۔ (اس صفحے کا حاشیہ)

①(دوسرا ترجمہ) شور وغل کر دیا کرو۔ ②اور پیغمبر ہار کر چپ ہو جاوے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ
اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ
ع اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴿۳۳﴾

اور کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! جنات اور انسانوں میں سے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا، وہ دونوں تو ہم کو (ذرا) دکھلا دے تو ہم ان دونوں کو اپنے قدموں کے نیچے ایسا ڈال دیویں کہ وہ سب سے نیچے (یعنی ذلیل) ہو جاویں ﴿۲۹﴾ یقیناً جن لوگوں نے اقرار کیا کہ: ہمارے رب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں، پھر وہ (اس پر) جم گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں① (اور یہ کہتے ہیں) کہ تم خوف مت کرو اور تم غمگین مت ہوؤ اور تم اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا ﴿۳۰﴾ ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے دوست تھے② اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تم کو اس (جنت) میں وہ تمام چیزیں ملیں گی جو تمھارا جی چاہے گا اور جو چیز تم وہاں منگوانا چاہو گے وہ بھی تم کو ملے گی ﴿۳۱﴾ یہ میزبانی ہے بہت زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے ﴿۳۲﴾

اور اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیوے③ اور نیک کام کرے④ اور کہے کہ: یقیناً میں تو مسلمانوں میں سے ہوں ﴿۳۳﴾

① یعنی موت کے وقت پھر قبر میں پھر قیامت کے میدان میں۔

② ملائکہ دنیوی زندگی میں نیکی کا الہام کرتے ہیں اور تکلیف کے وقت سکون کا الہام کرتے ہیں، یہ فرشتوں کی مبارک صحبت کا اثر ہے اور آخرت میں تو علانیہ ساتھ ہوں گے۔ ③ اس میں اذان بھی شامل ہے۔

④ اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنا بھی اس میں شامل ہے اور اس وقت دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا
لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا
فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔـمُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور نیکی اور برائی دونوں برابر نہیں ہوسکتی، تم (برائی کا) جواب ایسے طریقے سے دیا کرو جو بہت اچھا ہو، جس کی وجہ سے تمھارے اور جس آدمی کے درمیان دشمنی تھی وہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایسا ہو جائے گا جیسے جگری (یعنی ہمدردی کرنے والا) دوست ہو ﴿۳۴﴾ یہ بات صرف صبر کرنے والے (یعنی مستقل مزاج) کو ہی ملتی ہے اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے ﴿۳۵﴾ اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تم کو آنے لگے① تو تم (فوراً) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو② یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ سننے والے، بہت زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۳۶﴾ اور (اللہ تعالیٰ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے رات ہے③ اور دن ہے اور سورج ہے اور چاند ہے، تم لوگ نہ سورج کو اور نہ چاند کو سجدہ کرو اور تم اس اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو جس نے ان سب (نشانیوں) کو پیدا کیا اگر تم کو (حقیقت میں) اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنا ہو تو ﴿۳۷﴾ پھر بھی اگر وہ لوگ تکبر کریں④ تو جو (فرشتے) تمھارے رب کے پاس ہیں وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور وہ (فرشتے ذرا) تھکتے (یعنی اکتاتے) نہیں ہیں ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کوئی کچوکا لگے۔

② یعنی عام طور پر شیطانی اثر سے انسان غصہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے غصے سے حفاظت چاہے۔

③ آیت میں رات مقدم ہے، اسلامی نظام میں رات پہلے دن بعد میں ہوتا ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) کرتے رہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ
الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا
مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴۰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ
لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝۴۱ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
حَمِيْدٍ ۝۴۲ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ

اور اس (اللہ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ وہ تو مرجھائی پڑی ہوئی ہے، سو جب ہم نے اس (زمین) پر پانی اتارا تو وہ تروتازہ ہوگئی اور بڑھ گئی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اس (زمین) کو زندہ کر دیا وہی مردوں کو زندہ کر کے رہیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۳۹﴾ یقیناً جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ٹیڑھے چلتے ہیں① وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے، کیا بھلا جس شخص کو آگ میں ڈال دیا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن امن کے ساتھ② آئے گا، تم لوگ جو چاہے کرتے رہو③ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم لوگ کرتے ہو اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقیناً جن لوگوں نے نصیحت (یعنی قرآن کو ماننے) سے انکار کر دیا جب کہ وہ (نصیحت) ان کے پاس آچکی تھی اور یقیناً وہ تو ایک بڑی عزت والی کتاب ہے④ ﴿۴۱﴾ باطل جس تک پہنچ نہیں سکتا آگے سے بھی نہیں اور پیچھے سے بھی نہیں⑤ یہ (قرآن) اس ذات کی طرف سے اتارا جا رہا ہے جو بڑے حکمت والے ہیں، تمام تعریف کے مالک ہیں ﴿۴۲﴾ (اے نبی!) یہ جو باتیں تم کو کہی جا رہی ہیں یہ سب وہی (باتیں) ہیں جو تم سے پہلے نبیوں کو کہی گئی تھیں⑥،

① یعنی آیتوں پر ایمان اور استقامت کے بجائے یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں، اسی طرح آیت کے معانی قرآن وسنت کے نصوص اور جمہور امت کے خلاف گھڑے۔ ② یعنی بغیر کسی خوف اور خطرے کے جنت میں۔ ③ یہ اختیار نہیں دیا جا رہا ہے؛ بلکہ تنبیہ کی جا رہی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بڑی نادر کتاب ہے (تیسرا ترجمہ) بڑی بے نظیر کتاب ہے (چوتھا ترجمہ) بڑی وقعت والی کتاب ہے۔ ⑤ تمام جانب مراد ہے۔ ⑥ تسلی اور حوصلہ افزائی کا مضمون ہے، ہر داعی کو برے القاب سے نوازنے والے ہوتے ہیں ان سے گھبرا کر اپنا کام نہ چھوڑیں۔

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝۴۳ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝۴۴ ع
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۴۵ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ
فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۴۶

یقیناً تمھارے رب تو بڑے مغفرت (کرنے) والے اور دردناک سزا (دینے) والے ہیں ﴿۴۳﴾ اور اگر ہم اس (قرآن) کو (عربی زبان کے بجائے) عجمی قرآن میں بناتے تو یہ (کافر) لوگ ضرور (یوں) کہتے کہ: اس کی آیتیں صاف صاف کیوں بیان نہیں کی گئیں؟ یہ کیسی بات ہے کہ قرآن عجمی اور نبی عربی؟ تو تم کہہ دو کہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے یہ (قرآن) ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں ان کے کانوں میں تو ڈاٹ (لگ گئی) ہے اور وہ (قرآن) ان کے لیے اندھیرے (میں بھٹکنے) کا سامان ہے، یہ لوگ ایسے ہیں جو کسی دور کی جگہ سے پکارے جارہے ہیں[1] ﴿۴۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی تو اس (کتاب) میں اختلاف ہوگیا[2] اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہوچکی ہوتی[3] تو ان کے درمیان میں (آخری) فیصلہ ہو چکا ہوتا، اور یقیناً وہ لوگ اس (قرآن) کے بارے میں ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا ہے ﴿۴۵﴾ جو آدمی نیک کام کرے تو (وہ) اپنے فائدے کے لیے (کرتا) ہے اور جس آدمی نے برائی کی تو اس (کی برائی) کا وبال اسی پر پڑے گا اور تمھارے رب بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۴۶﴾

---

① کوئی آدمی دور سے پکارتا ہو تو بات تو سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا کہنا چاہتا ہے صرف آواز سنائی دیتی ہے اسی طرح ان کافروں کو حق سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

② یعنی کسی نے مانا اور کسی نے نہیں مانا۔ ③ کہ پورا عذاب تو آخرت میں ہوگا۔

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى
وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَۙ مَا مِنَّا مِنۡ
شَهِيۡدٍۚ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۴۸﴾ لَا
يَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾

(جس) قیامت (میں نافرمانوں کو سزا ملنے والی ہے اس کے واقع ہونے) کا علم صرف اسی (اللہ تعالیٰ) کے حوالہ ہے① اور کوئی پھل اپنے غلاف (یعنی شگوفہ) سے نہیں نکلتا اور کسی بھی مادہ (یعنی عورت) کو حمل نہیں رہتا اور کسی (بھی مادہ) کو بچہ نہیں ہوتا؛ مگر یہ کہ یہ سب کام اس (اللہ تعالیٰ ہی) کے علم (یعنی اطلاع) سے ہی ہوتے ہیں اور جس (قیامت کے) دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مشرکوں) کو پکار کر کے کہیں گے: میرے شریک کہاں ہیں (ان کو بلاؤ جو تم کو مصیبت سے چھڑائے) تو وہ (مشرکین) کہیں گے کہ: ہم نے تو آپ سے (یہ) عرض کر دیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس (شرک والے عقیدہ) کا اقرار نہیں کرتا② ﴿۴۷﴾ اور اس (قیامت سے) پہلے (دنیا میں) جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیے چھٹکارے (یعنی بچاؤ یا بھاگنے) کا کوئی راستہ نہیں ہے ﴿۴۸﴾ انسان بھلائی مانگنے سے تھکتا نہیں ہے③ اور اگر اس کو کوئی برائی پہنچ جائے تو مایوس ہو کر ناامید ہو جاتا ہے④ ﴿۴۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) قیامت (کے واقع ہونے) کا علم اسی (اللہ) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہم میں سے کوئی بھی (شرک کی) گواہی نہیں دیتا۔ یعنی کوئی بھی شرک کا اقراری مجرم بننے تیار نہیں ہوگا، اسی طرح دلیری سے جھوٹ بھی بولنے کی کوشش کریں گے۔

③ یعنی ہر حالت میں ترقی کی خواہش ایسی چیز ہے کہ اس سے انسان کا دل بھرتا نہیں ہے جو اس کے بڑے حریص ہونے کی نشانی ہے۔ انسان دنیا کا مال، اسباب، صحت، قوت، عزت، رفعت اور دیگر دنیوی نعمتیں مانگنے سے تھکتا نہیں ہے؛ بلکہ مانگتا ہی رہتا ہے، مراد انسانوں کی غالب اکثریت ہے؛ تاکہ اللہ کے نیک بندے اس عموم سے خارج ہو جائیں۔

④ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی بات ہے۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ
قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا
عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ
بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ
ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي
أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيدٌ ﴿۵۳﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿۵۴﴾ ع

اور اگر جو تکلیف (انسان) کو پہنچی تھی اس کے بعد ہم اس کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیں تو ضرور کہنے لگے گا: یہ میرے لائق ہے① اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت (کبھی) آنے والی ہے اور اگر مجھے اپنے رب کے پاس واپس بھیجا بھی گیا تو مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس مجھے خوش حالی ضرور ملے گی، سو ہم ان کافروں کو جو اعمال وہ کرتے رہے اس (کی پوری حقیقت) کو بتلا دیں گے اور ہم ان کو سخت عذاب کا مزہ ضرور چکھا دیں گے ﴿۵۰﴾ اور جب ہم انسان کو نعمتیں عطا کرتے ہیں تو وہ (ہم سے اور ہمارے احکام سے) منہ پھرا لیتا ہے② اور اپنی کروٹ پھرا کر دور چلا جاتا ہے اور جب اس کو کوئی برائی پہنچ جاتی ہے تو (ہاتھ پھیلا پھیلا کر) لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے ﴿۵۱﴾ (اے نبی! کافروں کو) تم کہو کہ: بھلا تم (ذرا مجھے یہ) بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آیا) ہو پھر بھی تم اس کا انکار کرتے ہو تو اس آدمی سے زیادہ گمراہ (یعنی غلطی میں) کون ہوگا جو اس کا مخالف ہو کر بہت دور چلا جائے ﴿۵۲﴾ ہم عنقریب ان کو دنیا کے اطراف میں اور (خود) ان کی ذات میں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں گے③ تا کہ یہ بات کھل کر ان کے سامنے آجائے گی کہ یقیناً وہ (قرآن) حق ہے (اے نبی!) اور کیا تمھارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے ﴿۵۳﴾ سنو! یہ لوگ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کے بارے میں شک (یعنی دھوکے) میں

(پڑے ہوئے) ہیں، یادرکھو کہ یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ﴿۵۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) یہ تو میرا حق ہے؛ یعنی یہ چیز میری تقدیر اور لیاقت اور فضلیت سے مجھ کو ملی ہے اور ایسا میرے لیے ہونا ہی چاہئے تھا، یہ بات ناشکری اور تکبر کی علامت ہے۔

②یہ انتہائی ناشکری کی علامت ہے۔

③یعنی ایسی نشانیاں جن سے قرآن کی حقانیت ظاہر ہوجائے۔

سورة الشورىٰ

(المكية)

سورۂ شوریٰ

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاس (۵۰) یا ترپن (۵۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ حم سجدہ یا سورۂ فصلت کے بعد اور سورۂ زخرف سے پہلے باسٹھ (۶۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں مشورے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کا دوسرا نام ''حم عسق'' ہے، اس سورت کی شروعات ''حم عسق'' سے ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۴ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ
مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝۵ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیْظٌ
عَلَیْهِمْ ۖ٘ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۶

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ عسق ﴿۲﴾ (اے نبی! جس طرح آپ پر یہ سورت اتاری جارہی ہے) اللہ تعالیٰ جو زبردست، بڑے حکمت والے ہیں تم پر اور تم سے پہلے رسولوں پر اسی طرح وحی بھیجتے رہے ہیں ﴿۳﴾ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ انہی کا ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے اوپر ہیں، سب سے بڑے ہیں ﴿۴﴾ ایسا لگتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر کی جانب سے[۱] پھٹ پڑے[۲] اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ (ملائکہ) زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، دھیان سے سن لو! یقیناً وہی اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جنھوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا (دوسروں کو) ولی (یعنی کام بنانے والے) بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال) کو محفوظ کرلیا ہے[۳] اور تم ان پر ذمے دار نہیں ہو ﴿۶﴾

---

۱ یعنی ہر اوپر والا آسمان پھٹ کر نیچے والے آسمان پر اترتا چلا جائے۔ ۲ (دوسرا ترجمہ) آسمان ان (کافروں یا زمین) کے اوپر سے پھٹ پڑے۔ ۳ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال) کو یاد رکھا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان (کے اعمال) کو دیکھ رہے ہیں۔ (چوتھا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر نگران ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَمَنۡ حَوۡلَهَا وَتُنۡذِرَ یَوۡمَ
الۡجَمۡعِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّةِ وَفَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ ۷ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوۡنَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ۸
اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِیُّ وَهُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ
ع قَدِیۡرٌ ۹ وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡهِ مِنۡ شَیۡءٍ فَحُكۡمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیۡ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۖۗ
وَاِلَیۡهِ اُنِیۡبُ ۱۰

اور اسی طرح ① ہم نے تم پر قرآن عربی زبان میں وحی کے ذریعہ اتارا؛ تاکہ تم مرکزی بستی (یعنی مکہ والوں) کو اور اس کے آس پاس (رہنے) والوں کو ڈراؤ ② اور اس دن سے ڈراؤ جس میں سب کو جمع کیا جائے گا، جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے (اس دن) ایک فریق (مؤمنین کا) جنت میں اور ایک فریق (کافروں کا) بھڑکتی آگ میں (داخل کیا جائے گا) ﴿۷﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اُن سب کو ایک ہی جماعت (یعنی زبردستی مسلمان) بنا دیتے ③؛ لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کرتے ہیں اور جو گنہگار رہیں نہ ان کا کوئی حمایت کرنے والا ہوگا اور نہ کوئی مدد کرنے والا (ہوگا) ﴿۸﴾ کیا ان لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا (دوسروں کو اپنے) ولی (کام بنانے والے) بنا رکھے ہیں؟ تو (سچی بات تو یہ ہے کہ) وہی اللہ تعالیٰ مدد کرنے والے ہیں اور وہی مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۹﴾

اور (جو لوگ توحید میں آپ سے اختلاف کرتے ہیں ان کو کہہ دیجیے کہ) جس بات میں بھی تم لوگ اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے، وہی اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں، انہی پر میں نے بھروسہ کیا اور انہی کی طرف میں لو لگاتا ہوں ﴿۱۰﴾

---

① یعنی جس طرح دوسرے نبیوں پر ان کی قومی زبان میں وحی نازل کی گئی اسی طرح۔
② (دوسرا ترجمہ) اس کے چاروں طرف رہنے والوں کو۔
③ (دوسرا ترجمہ) ان سب کو ایک ہی طریقے (اسلام) پر کر دیتے۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ
مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ⑬

آسمانوں اور زمین کو وہی (اللہ تعالیٰ) پیدا کرنے والے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے بھی جوڑے بنائے (اور) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس میں بڑھاتے ہیں① کوئی چیز اس کے جیسی نہیں ہے اور وہی ہر بات سنتے ہیں (اور) سب کچھ دیکھتے ہیں ﴿۱۱﴾ آسمانوں اور زمین کی سب کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں② وہ (اللہ تعالیٰ) جس کے لیے چاہتے ہیں رزق میں وسعت کر دیتے ہیں اور (جس کی روزی چاہتے ہیں) ماپ کر دیتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر (یعنی طے) کر دیا جس (دین) کا حکم اس (اللہ تعالیٰ) نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جو (دین اے نبی!) ہم نے تمھارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جس (دین) کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو (بھی) دیا تھا (اور کہا تھا) کہ: تم سب (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں اختلاف نہ ڈالنا (پھر بھی اِن) شرک کرنے والوں پر وہ چیز (یعنی توحید) بہت بھاری ہے جس کی طرف تم ان کو دعوت دیتے ہو، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور جو (اس اللہ تعالیٰ سے) لو لگاتا ہے③ اس کو اپنے پاس پہنچا دیتے ہیں ﴿۱۳﴾

---

① یعنی نر مادہ کے اختلاط سے نسل چلاتے اور زیادہ کرتے رہتے ہیں اور انسان اور جانوروں کو پوری زمین پر اپنی قدرت سے پھیلا دیا ہے (دوسرا ترجمہ) پھیلاتے ہیں۔ ② یعنی آسمانوں اور زمین کے سب خزانے (اختیارات) اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو اس اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی جانب اس کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًۢا بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ
رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِىۡ
شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ‌ ۚ وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ ۚ
وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ‌ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمۡ‌ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا
وَرَبُّكُمۡ‌ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ‌ ؕ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ‌ ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا‌ ۚ
وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ؕ ﴿۱۵﴾

اور جن لوگوں نے آپس میں عداوتوں (یعنی ضد) کی وجہ سے (دین میں) اختلاف ڈالا ہے وہ (صحیح) علم ان کے پاس آچکنے کے بعد ہی (ڈالا ہے)① اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک معین وقت (یعنی مقررہ وعدہ) تک (کے لیے) پہلے سے ایک بات طے نہ ہوتی② تو (کب سے) ان کے درمیان (دنیا ہی میں فوری) فیصلہ ہوجاتا، اوران (اگلے لوگوں) کے بعد جن کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب کا وارث بنایا گیا ہے③ وہ اس (کتاب) کے بارے میں ایسے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں جو اِن کو چین لینے نہیں دیتا ﴿۱۴﴾ لہذا (اے نبی!) تم (لوگوں کو) اسی (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور خود بھی جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اس پر جمے رہو اوران (انکار کرنے والوں) کی خواہشات پر مت چلو اور کہہ دو: اللہ تعالیٰ نے جتنی کتاب نازل فرمائی ہیں میں تو ان سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں تمھارے درمیان انصاف کروں، اللہ تعالیٰ ہمارے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں، اور تمھارا کیا ہوا تمھارے لیے ہے، ہمارے تمھارے درمیان (اب) کوئی بحث (یعنی جھگڑا) نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کریں گے اور اسی (اللہ) کی طرف (ہم سب کو آخر) جانا ہے ﴿۱۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور لوگ صحیح (یقینی) علم (سمجھ) آنے کے بعد ہی محض آپس کی ضد سے الگ الگ ہوگئے ہیں۔
② یعنی یہ کہ مکمل عذاب آخرت میں ہوگا۔
③ مراد حضرت محمد ﷺ کی امت کے منکرین۔

وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ
وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ الۡـكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ وَالۡمِيۡزَانَ ؕ
وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيۡبٌ ﴿۱۷﴾ يَسۡتَعۡجِلُ بِهَا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡهَا ۙ وَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا الۡحَـقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُمَارُوۡنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىۡ
ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۱۹﴾ مَنۡ كَانَ ع
يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑا کھڑا کرتے ہیں ① جبکہ (لوگ) اس (دین) کو مان چکے ہیں ② تو ان کا جھگڑا ان کے رب کے پاس باطل ہے اور ان لوگوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور اُن لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہیں جنھوں نے سچے دین پر مشتمل کتاب اور (انصاف کی) ترازو اُتاری ③ اور تم کو کیا خبر شاید قیامت کی گھڑی قریب ہی ہو ﴿۱۷﴾ جو لوگ اس (قیامت) کو مانتے نہیں ہیں وہی (لوگ) اس (قیامت) کو جلدی چاہتے ہیں اور جو لوگ (قیامت پر) ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ یہ (قیامت کا وقوع) حق ہے، سنو! حقیقت بات یہ ہے کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑا (یعنی بحث) کر رہے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑے مہربان ہیں ④ وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں رزق دیتے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے قوت والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۱۹﴾

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہو تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں ⑤ اور جو شخص (صرف) دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسی میں سے اس کو کچھ دے دیتے ہیں،

---

① یعنی فضول بحثیں کرتے ہیں۔ ② دوسرا ترجمہ: وہ دین لوگوں میں مقبول ہو چکا ہے۔ ③ یعنی شریعت کے احکام عدل وانصاف کی تعلیم دیتے ہیں اور انصاف کا طریقہ بھی بتاتے ہیں اور سب سے پہلے مادی ترازو حضرت نوح علیہ السلام پر اتاری گئی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) نرمی رکھتے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں ترقی دیتے ہیں۔

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ
يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً
نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾

اور اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا ﴿۲۰﴾ کیا ان (کافروں) کے کچھ (خود طے کیے ہوئے) شریک ہیں؟ جنھوں نے ان (کافروں) کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا ہو جس (دین) کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی① اور اگر (اللہ کی طرف سے) ایک فیصلہ کی بات (مقرر) نہ ہوتی تو ان (کافروں) میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور یقین رکھو! ان ظالموں کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب (ہونے والا) ہے ﴿۲۱﴾ (اے نبی!) تم (ان) ظالموں کو دیکھو گے جو کمائی (برے اعمال) انھوں نے کی ہے اس (کے وبال) سے ڈرتے ہوں گے؛ حالاں کہ وہ (وبال) ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے، ان کو ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل (انعام) ہے ﴿۲۲﴾ یہی (وہ نعمت) ہے جس کی خوش خبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں، (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو کہ: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا، رشتے داری کی محبت کے سوا②، جو شخص بھی کوئی نیکی کرے گا تو ہم اس کے لیے اس (نیکی) میں خوبی (ثواب) بڑھا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے قدر دان ہیں ﴿۲۳﴾

---

① یعنی کسی میں یہ طاقت نہیں کہ دینِ الٰہی کے سوا دوسرے کسی معتبر دین کو مقرر کر سکے۔

② یعنی رشتے داری کا لحاظ رکھ کر مجھ سے عداوت میں جلدی نہ کرو اور میری توحید کی دعوت پوری طرح سن لو۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا‌ ۚ فَاِنۡ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ‌ ؕ وَيَمۡحُ اللّٰهُ
الۡبَاطِلَ وَيُحِقُّ الۡحَـقَّ بِكَلِمٰتِهٖ‌ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ
التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۲۶﴾
وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَلٰـكِنۡ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ
بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَيَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ‌ ؕ

کیا یہ (کافر) لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ: اس (نبی نے خود قرآن بنا کر) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، سو اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمھارے دل پر مہر لگا دیتے① اور اللہ تعالیٰ باطل (یعنی جھوٹے دعوے) کو مٹا دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے احکامات سے حق کو ثابت (یعنی غالب) کرتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو بات سینوں میں چھپی ہوئی ہے اس کو بھی جانتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتے ہیں اور وہ گناہوں کو معاف کرتے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جانتے ہیں ﴿۲۵﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ ان کی دعا (اور عبادت) قبول کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتے ہیں اور جو کافر ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے ﴿۲۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے (تمام) بندوں کے لیے روزی کو پھیلا دیتے تو ضرور وہ زمین (یعنی دنیا) میں شرارت (یعنی فساد) کرنے لگتے؛ لیکن وہ جتنا چاہتے ہیں ماپ کر (یعنی مناسب اندازے سے رزق) اتارتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (اور ان پر) نظر رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾ اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش برساتے ہیں اور اپنی رحمت کو پھیلاتے ہیں،

① مہر لگانے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اترنا ہی بند ہو جائے اور پہلے کا اترا ہوا بھول جائے۔
بعض حضرات نے "یختم" کا ترجمہ مضبوط کرنے سے بھی کیا ہے، یعنی ان کفار کی ایذاؤں کو برداشت کرنے کے لیے ہم آپ کا دل مضبوط کر دیویں۔

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ ع
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ
وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ
رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا
وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ سب کے) کام بنانے والے، تعریف کے لائق ہیں ﴿۲۸﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور ان دونوں میں ① جو جانور اللہ تعالیٰ نے پھیلا رکھے ہیں ان کو بھی (پیدا کرنا ہے) ② اور وہ (اللہ تعالیٰ) جب چاہیں ان سب کو جمع کرنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۹﴾

اور تم کو جو مصیبت (یعنی سختی) پہنچتی ہے سو وہ تمھارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے (پہنچتی) ہے اور بہت سے گناہوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) معاف ہی کر دیتے ہیں اور تمھاری مجال نہیں کہ تم زمین میں (کہیں بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) تھکا (یعنی عاجز کر) سکو اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی حمایت کرنے والا اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہے ﴿۳۰﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے) جہاز ہیں جو پہاڑوں جیسے (اونچے) ہیں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیویں جس سے وہ (جہاز) اس (سمندر) کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جاویں، یقیناً اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے کے لیے، بڑے شکر کرنے والے کے لیے بڑی بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ یا (اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو) ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے ان کو تباہ ہی کر ڈالیں اور بہت سے لوگوں کو معاف فرما دیویں ﴿۳۴﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں (یعنی قدرتوں) میں جھگڑتے ہیں اُن کو پتہ چل جاوے کہ ان کے لیے کوئی بھاگنے (یعنی بچاؤ) کی جگہ نہیں ہے ﴿۳۵﴾

① اس ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کی طرح آسمان میں بھی جانور یا جانور جیسی کوئی مخلوق ہے ② (دوسرا) زمین اور آسمان کے درمیان جو جانور پھیلا رکھے ہیں (اس ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان بہت سے جانور پھیلے ہیں۔

فَمَآ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ‌ۚ ۳۶ وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا
غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ‌ۚ ۳۷ وَالَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمۡرُهُمۡ
شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ‌ۚ ۳۸ وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ
يَنۡتَصِرُوۡنَ ۳۹ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا‌ ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۴۰ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍؕ ۴۱ اِنَّمَا
السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَيَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۴۲

سوتم کو جو کوئی چیز دی گئی ہے وہ تو محض دنیوی زندگی کا سامان ہے[1] اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس (دنیوی سامان) سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو وہ (قصوروار کو) معاف فرما دیتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور ہم نے اُن کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ (مناسب) بدلہ لیتے ہیں ﴿۳۹﴾ اور کسی برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، پھر بھی جو شخص معاف کر دیوے اور (آپس میں) صلح (صفائی) کر لیوے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۴۰﴾ اور البتہ جو شخص اپنے اوپر ظلم کیے جانے کے بعد (مناسب) بدلہ لے لیوے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام (یعنی پکڑ) نہیں ہے ﴿۴۱﴾ الزام (یعنی پکڑ) تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۴۲﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) دنیوی زندگی میں فائدہ اٹھانا ہے (یعنی جیسے ہی دنیا کی زندگی ختم وہ سامان کا فائدہ بھی ختم۔

عٓ وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِيٍّ مِّنۡۢ
بَعۡدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۴﴾
وَتَرٰٮهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِيَآءَ يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ
وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۶﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دیوے تو یقین جانو کہ یہ تو بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے ① ﴿۴۳﴾ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں تو اس کے بعد (یعنی اس کے سوا) اس کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ② اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو (اے نبی!) تم ان کو یہ بات کہتا ہوا دیکھو گے کہ کیا (یہاں سے دنیا میں) واپس جانے کا کوئی راستہ (یعنی صورت) ہے ﴿۴۴﴾ (اے نبی!) اور تم ان کو دیکھو گے کہ اُن کو اس (آگ) کے سامنے اس طرح لایا جائے گا کہ وہ ذلت سے جھکے ہوئے چھپی ہوئی (یعنی نیچی) نظروں سے (جہنم کو) دیکھ رہے ہوں گے ③ اور ایمان والے لوگ کہیں گے کہ: ④ اصلی نقصان میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا، سن لو! یقیناً ظالم لوگ ہمیشہ رہنے والے عذاب میں ہوں گے ﴿۴۵﴾ اور (وہاں) ان کو کوئی ایسے مدد کرنے والے نہیں ملیں گے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی مدد کریں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں ⑤ تو اس کے لیے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں (ملتا) ﴿۴۶﴾

① ظلم وزیادتی پر صبر کر کے اس کو معاف کر دے یہ حقیقی ہمت کا کام ہے اگرچہ آج دنیا کے لوگ ایسے شخص کو بزدل کہتے ہیں۔

② یعنی جو اس کو گمراہی سے بچا کر صحیح راستے پر لاوے۔

③ (دوسرا ترجمہ) آنکھ کے کنارے سے جہنم کو دیکھ رہے ہوں گے۔

④ ایمان والوں کا یہ قول کہ ”خود بچ گئے“ اس پر شکر کرتے ہوئے اور کافروں پر ملامت کرتے ہوئے کہیں گے۔

⑤ یعنی رہنمائی نہ فرمائیں۔

اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِرَبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ‌ؕ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ
يَّوۡمَئِذٍ وَّمَا لَـكُمۡ مِّنۡ نَّكِيۡرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا‌ؕ اِنۡ
عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ‌ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً فَرِحَ بِهَا‌ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ
سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ كَفُوۡرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ
يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ؕ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ ۙ﴿۴۹﴾

تم لوگ اپنے رب کا حکم اس دن کے آنے سے پہلے پہلے مان لو جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹالا نہیں جائے گا① اس دن تمھارے لیے کوئی بچاؤ (یعنی پناہ) کی جگہ نہیں ہوگی اور تمھارے لیے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی② ﴿۴۷﴾ (اے نبی!) پھر بھی یہ لوگ اگر منہ پھرا دیں③ تو ہم نے تم کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے، تمھارے ذمے تو صرف (بات) پہنچا دینا ہی ہے اور جب ہم اپنی طرف سے انسان کو (اپنی) کسی رحمت (یعنی عنایتوں) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اتراتا ہے اور اگر (خود) اپنے ہاتھوں کے (برے) کاموں کی وجہ سے ان لوگوں کو کوئی مصیبت پیش آ جائے تو انسان بڑی ناشکری کرنے لگتا ہے④ ﴿۴۸﴾ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں، جس کو چاہتے ہیں (اس کو) بیٹیاں عطا کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں بیٹے عطا کرتے ہیں ﴿۴۹﴾

---

① دنیا کی سزا تو کسی طرح ٹل بھی سکتی ہے۔ (دوسرا ترجمہ) تم لوگ اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ دن آ جائے جو واپس ہونے والا نہیں۔

② "نکیر" کا دوسرا ترجمہ ناصر بھی ہے یعنی وہاں کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ تیسرا ترجمہ نجات دلانے والے کا بھی ہے یعنی کوئی نجات دلانے والا نہ ہوگا، اسی طرح نکارت سے بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا میں جس طرح مجرم کو کوئی پہچان نہ سکے اور چھوٹ جائے اس طرح اجنبیت کی وجہ سے بھی وہ چھوٹ نہ سکے گا۔

③ یعنی ایمان نہ لاویں۔

④ (دوسرا ترجمہ) ان کے ہاتھ جو برے کام کر چکے ہیں اس کی وجہ سے کوئی مصیبت پیش آ جائے تو انسان تو پکا ناشکرا بن جاتا ہے۔

اَوۡ یُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَیَجۡعَلُ مَنۡ یَّشَآءُ عَقِیۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ۝۵۰ وَمَا كَانَ
لِبَشَرٍ اَنۡ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡیًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ
مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیۡمٌ ۝۵۱ وَكَذٰلِكَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا كُنۡتَ
تَدۡرِیۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِیۡمَانُ وَلٰكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ
وَاِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝۵۲ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
ع الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ ۝۵۳

یا ان کولڑکے اورلڑکیاں (دونوں) جمع کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) بانجھ (یعنی بے اولاد) رکھتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے جاننے والے، بڑے قدرت والے ہیں ﴿۵۰﴾ اور کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے (دنیا میں روبہ رو) بات کریں؛ مگر یہ کہ وحی (یاالہام یا سچے خواب) کے ذریعے سے ہو یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیج دیویں اوروہ (فرشتہ) اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے جو وہ چاہیں پیغام بھیج دیوے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی اونچی شان والے ہیں، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۵۱﴾ اور اسی طرح① (اے نبی!) ہم نے تمھارے پاس اپنے حکم سے ایک روح② بطور وحی بھیجی ہے (اور) تم کو (اس سے پہلے) خبر نہیں تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا چیز ہے؛ لیکن ہم نے اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے، اس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت (یعنی روشنی) دیتے ہیں اور یقیناً تم (لوگوں) کو سیدھا راستہ دکھا رہے ہو ﴿۵۲﴾ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، جن کی مالکی میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ ہے جو زمین میں ہے اور سن لو! تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (یا لوٹیں گے) ﴿۵۳﴾

---

① یعنی جس طرح بشر کے ساتھ ہمارے ہم کلام ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اسی طرح۔

② روح سے مراد قرآن ہے اس سے مردہ دلوں کو روحانی زندگی ملتی ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہے جو روحانی احکام سے بھرا قرآن لاتے ہیں۔

سورة الزخرف

(المكية)

سورۂ زخرف

یہ سورت مکی ہے،اس میں نواسی (۸۹) آیتیں ہیں۔سورۂ فصلت یا سورۂ شوریٰ کے بعد اور سورۂ دخان سے پہلے باسٹھ(۶۲) یا(۶۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

کسی چیز کے کامل حسن کو زخرف کہتے ہیں۔اسی لیے صانع کو زخرف کہتے ہیں، رونق، زینت، چمک، سنگار یہ سب بھی اس کے معانی ہیں، جب بات کی طرف اس کی نسبت ہوتی ہے تو ''زخرف القول'' جھوٹی اور ملمع کی ہوئی بات کو کہتے ہے۔اس طرح کی دنیوی زینتوں کا اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ
الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ؕ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا
مُّسۡرِفِیۡنَ ﴿۵﴾ وَ کَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِیٍّ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ
یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾ فَاَہۡلَکۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡہُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰی مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ قسم ہے واضح کتاب کی① ﴿۲﴾ یقیناً ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن② بنایا ہے؛ تاکہ تم (آسانی سے) سمجھ سکو③ ﴿۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں اونچے مرتبے کی حکمت سے بھری ہوئی (مستحکم) کتاب ہے ﴿۴﴾ بھلا کیا ہم تم سے (اس) نصیحت (سے بھری کتاب قرآن) کو صرف اس بات پر ہٹالیں گے کہ تم (اطاعت کی) حد سے نکلنے والے لوگ ہو ﴿۵﴾ اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سارے نبی بھیج چکے ہیں ﴿۶﴾ اور اُن کے پاس کوئی نبی ایسے نہیں آئے جن کی وہ مزاق نہ اڑاتے ہوں ﴿۷﴾ پھر ہم نے ان (اگلے لوگوں) کو جو ان (مشرکوں) سے کہیں زیادہ زور والے تھے ہلاک کر دیا اور پچھلے لوگوں کا حال (پیچھے) گزر چکا ہے④ ﴿۸﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) سچائی کو ظاہر کرنے والی کتاب کی۔

②اعتراض: ''جعلناہ'' قرآن کے مجعول ہونے پر دلالت کرتا ہے اور مجعول مخلوق ہوتا ہے؛ لہذا اس سے قرآن کا مخلوق ہونا لازم آتا ہے؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ: جعل خلق کے ساتھ خاص نہیں ہے؛ بلکہ قرآنِ کریم میں دیگر معانی کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، مثلاً بعث کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول ''وجعلنا معه أخاه هارون وزيراً'' اور جعل بمعنی صیر بھی مستعمل ہے، کقوله تعالى وجعلنا على قلوبهم أكنة۔ ③اس میں قرآن کے مخاطبین اولین عربوں کو خطاب ہے، مادری زبان میں بات سمجھنا آسان ہوتا ہے اور انسیت بھی ہوتی ہے، اسی طرح کسی بھی مضمون کو سمجھنے کے لیے عربی زبان میں جو الفاظ کی وسعت اور عمدہ تعبیرات ہیں وہ دوسری زبان میں نہیں، اس لیے عربی زبان سیکھنے کے بعد قرآنی مضامین کو سمجھنا آسان ترین ہوجاتا ہے۔ ④(دوسرا ترجمہ) اور پہلے لوگوں کی یہ حالت ہو چکی ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ۝۹
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ۝۱۰
وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱
وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ۝۱۲
لِتَسْتَوٗا عَلٰي ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ
الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ۝۱۳ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴

اور اگر تم ان (مشرکوں) سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ جواب میں ضرور
(یہی بات) کہیں گے کہ: ان کو بڑے زبردست، بڑے جاننے والے نے پیدا کیا ہے ﴿۹﴾ جس
(اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنادیا اور تمھارے لیے اس (زمین) میں راستے بنادیے؛
تاکہ تم منزلِ مقصود تک پہنچ سکو① ﴿۱۰﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جس نے تمھارے لیے آسمان سے
ایک خاص اندازے سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ مردہ زمین (یعنی علاقے) کو
نئی زندگی دے دی، اسی طرح تم (بھی قبر سے) نکالے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے
(تمھارے لیے) ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے② اور تمھارے لیے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن
پر تم سواری کرتے ہو ﴿۱۲﴾ تاکہ تم اُن (کشتیوں اور جانوروں) کی پیٹھ پر خوب جم کر بیٹھو، پھر جب
تم (اطمینان سے) ان پر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت (یعنی احسان) کو یاد کرو اور (ایسا) کہو (یعنی
دعا پڑھو) کہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے بس (یعنی قابو) میں دے دیا،
اور ہم تو ایسے (طاقت والے) نہیں تھے کہ اس کو (اپنے) قابو میں کرسکتے ﴿۱۳﴾ اور یقیناً ہم اپنے
رب کی طرف لوٹ کر جانے ہی والے ہیں ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تاکہ تم منزل کا راستہ پاسکو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے تمام چیزوں کی مختلف قسمیں بنائی۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ ع
وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ
مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا
الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ق

اور اِن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض کو اس کا ایک جز (یعنی اولاد) بنا رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے ﴿۱۵﴾

کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی مخلوق میں سے (تمھارے خیال میں اپنے لیے) بیٹیاں پسند کی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دے دیے ﴿۱۶﴾ حالاں کہ ان میں سے کسی کو جب اس (بیٹی) کی (ولادت کی) خوش خبری دی جاتی ہے جس کی وہ (اللہ) رحمٰن کے لیے مثال بیان کرتا ہے تو (وہ اتنا ناراض ہوتا ہے کہ) اس کا چہرا کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا (یعنی غم زدہ) رہتا ہے[1] ﴿۱۷﴾ اور کیا وہ (لڑکی) جو زیوروں میں پرورش پاتی ہے[2] اور جو بحث و مباحثہ میں (عادتاً) اپنی بات صاف طور پر بتا بھی نہیں سکتی ﴿۱۸﴾ اور (اس کے علاوہ) ان کافروں نے فرشتوں کو جو (اللہ) رحمٰن کے بندے (یعنی مخلوق) ہیں۔عورتیں مان رکھا ہے کیا وہ (کافر) لوگ ان (فرشتوں) کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ اب اُن کی شہادت کو (یعنی ان کا بے دلیل دعویٰ) لکھ لیا جائے گا اور اُن سے (قیامت میں) پوچھ ہو گی ﴿۱۹﴾ اور یہ (کافریوں) کہتے ہیں کہ: اگر (اللہ) رحمٰن چاہتے تو ہم ان (فرشتوں) کی (کبھی) عبادت نہ کرتے[3] ان کو اس بات (کی حقیقت) کا ذرا بھی علم نہیں ہے[4]

---

(۱) یعنی تم بیٹی کی ولادت سے بہت نفرت کرتے ہو۔ (۲) یعنی پالی پوسی جاتی ہے۔

(۳) یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو جبراً روک دیتے۔

(۴) دنیا میں بندے کو کوئی کام تقدیری فیصلہ کے مطابق کرنے دینا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام سے راضی ہے، ہر تقدیری امر پر رضائے الٰہی ہونا ضروری نہیں۔

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلْ
قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع النصف

وہ (سب کافر) تخمینے ہی کیا کرتے ہیں① ﴿٢٠﴾ کیا ہم نے اُن (مشرکوں) کو اس (قرآن) سے پہلے کوئی اور کتاب دی تھی کہ انھوں نے اس کو مضبوط پکڑ رکھا ہے؟② ﴿٢١﴾ بلکہ ان (کافروں) کا (تو یہ) کہنا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو (کفر یا شرک کے) ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں③ ﴿٢٢﴾ اور اسی طرح (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے جب بھی کسی بستی میں ڈرسنانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے خوش حال (یعنی دولت والے، عیاش) لوگوں نے یہی کہا: کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا، اور ہم بھی ان ہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں④ ﴿٢٣﴾ (اس پر ان سے) اس (نبی) نے کہا کہ: جس (طریقے) پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے کیا اگر میں تمھارے پاس اس سے زیادہ ہدایت کی بات⑤ لے کر آیا ہوں تب بھی (باپ دادوں کے غلط طریقہ پر چلوگے؟) تب وہ کافر کہنے لگے: تم جو پیغام (یعنی دین) دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو ماننے والے نہیں ہیں ﴿٢٤﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان (کافروں) سے بدلہ لیا، سو (اب) دیکھ لو! جھٹلانے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿٢٥﴾

① (دوسرا ترجمہ) بے تحقیق بات کرتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ اس کتاب سے (شرک پر) استدلال کرتے ہو؟

③ (دوسرا ترجمہ) ہم بھی ان ہی کے قدم کے نشانات پر راہ سے لگے ہوئے ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) ہم بھی ان کی اقتدا کرتے ہیں۔

⑤ یعنی اس سے زیادہ اچھا طریقہ۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ
سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ
وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾
اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّاؕ

اور (وہ واقعہ بھی دھیان میں رکھنے کے لائق ہے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ: جن چیزوں کی عبادت تم کرتے ہو میں ان سے الگ (یعنی بیزار، بے تعلق) ہوں ﴿۲۶﴾ مگر ہاں! جس ذات نے مجھ کو پیدا کیا (اس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں) سو وہی (اللہ تعالیٰ) مجھ کو راستہ سجھائیں گے ﴿۲۷﴾ اور اس (توحید) کو وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) اپنی اولاد میں قائم (یعنی باقی) رہنے والی بات بنا گئے؛ تاکہ وہ لوگ (شرک سے) باز رہیں ﴿۲۸﴾ (پھر بھی بہت سارے شرک سے باز نہ رہے) اس کے باوجود بھی میں نے اِن کو اور اِن کے باپ دادوں (یعنی بڑوں) کو (زندگی میں) فائدہ اٹھانے کا (ہر قسم کا) سامان دیا، یہاں تک کہ ان کے پاس حق (یعنی سچا دین یا قرآن) اور (سچی بات) کھول کر کے سنانے والے رسول آ گئے ﴿۲۹﴾ اور جب ان کے پاس حق آ گیا تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو جادو ہے، اور ہم اس کو نہیں مانیں گے ﴿۳۰﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: یہ قرآن (ان) دونوں بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) کے کسی (بڑے) آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا؟① ﴿۳۱﴾ کیا تمہارے رب کی رحمت (یعنی نبوت) کو یہ لوگ (اپنی رائے اور مرضی کے مطابق) تقسیم کرنا چاہتے ہیں؛ حالاں کہ دنیوی زندگی میں بھی ان کی روزی (کے اسباب) کو ہم نے ہی ان کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر (دنیوی رزق کی تقسیم میں) بلند درجے عطا فرمائے؛ تاکہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت (یعنی کام) لے سکیں،

---

① قرآن بڑی شان والے آدمی پر اترنا چاہیے تھا اور ان کی نظر میں حضور ﷺ ظاہری مالدار نہیں تھے۔

وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن
يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ
أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ
ع وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۵﴾ وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا
فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿۳۶﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۳۷﴾
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴿۳۸﴾

اور تمھارے رب کی رحمت اس (دنیوی نعمت) سے بہت بہتر ہے جس کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں ﴿۳۲﴾ اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام انسان ایک ہی دین (یعنی کفر) پر ہو جائیں گے تو جو لوگ (اللہ) رحمٰن کا انکار کرنے والے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کی کر دیتے اور جن سیڑھیوں پر وہ چڑھتے ہیں ان کو (بھی چاندی کی بنا دیتے) ﴿۳۳﴾ اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور ان تختوں کو بھی (چاندی کے بنا ڈالتے) جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں ﴿۳۴﴾ اور (اتنا ہی نہیں بلکہ اُن سب کو) سونے کی بنا دیتے اور یہ سب کچھ صرف دنیوی زندگی کا سامان ہے اور آخرت تمھارے رب کے نزدیک تقویٰ والوں کے لیے ہے ﴿۳۵﴾

اور جو شخص بھی (اللہ) رحمٰن کے ذکر (یعنی قرآن) سے آنکھیں بند کر لیوے① تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، سو وہ (شیطان) اس کے ساتھ رہتا ہے② ﴿۳۶﴾ اور وہ (ساتھ رہنے والے شیطان) ان (کافروں) کو (ہدایت کے) راستے سے برابر روکتے ہیں اور وہ (کافر) یہ سمجھتے ہیں کہ وہ (یعنی ہم ٹھیک) سیدھے راستے پر ہیں ﴿۳۷﴾ یہاں تک کہ جب وہ (نصیحت بھولنے والا) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش کہ! میرے اور تیرے درمیان (دنیا میں) مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا کیوں کہ تو تو بہت بُرا ساتھی تھا ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جو شخص رحمن کی نصیحت سے اندھا بن جاوے۔
② یعنی ساتھی بن جاتا ہے۔

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ۝۳۹ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ
الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝۴۰ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ
مُّنْتَقِمُوْنَ۝۴۱ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ۝۴۲ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝۴۳ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ
وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ۝۴۴ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ۝۴۵ ع

اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) جب تم ظلم (یعنی شرک) کر چکے ہو تو تم کو آج (قیامت میں) یہ بات ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کہ تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو① ﴿۳۹﴾ کیا پھر (اے نبی!) (جب تم کو ان کی ایسی حالت کا پتہ چل گیا تو اب) تم بہروں کو سناؤ گے یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) ہیں (اُن کو) صحیح راستے پر لاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ اب (تو یہ ہوگا کہ) اگر ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیں تب بھی ہم اُن (کافروں) سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ یا اُن (کافروں) سے ہم نے جو (عذاب کا) وعدہ کر رکھا ہے وہ تم کو (بھی) دکھلا دیویں تب بھی (ہر حال میں) ہم اُن پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں② ﴿۴۲﴾ لہٰذا تم پر جو وحی (یعنی قرآن) نازل کی گئی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو، یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو ﴿۴۳﴾ اور یقیناً وہ (قرآن) تمھارے لیے اور تمھاری قوم کے لیے بڑی نیک نامی کی چیز ہے③ اور عنقریب تم سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا ﴿۴۴﴾ اور اپنے جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں اُن سے پوچھ لو کہ④ کیا ہم نے (اللہ) رحمٰن کے سوا (دوسرے) معبود مقرر کیے تھے کہ جن کی عبادت کی جاوے ﴿۴۵﴾

① دنیا میں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور اس میں کوئی شریک بھی ہو تو تخفیف محسوس ہوتی ہے، آخرت میں ایسا نہ ہوگا، اسی طرح جب دنیا میں کفر کیا تھا تو آج عذاب کی حسرت اور عذاب میں شرکت کوئی کام نہیں آوے گی۔

② (دوسرا ترجمہ) طاقت رکھتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) بڑی شرافت کی چیز ہے۔

④ یعنی انبیائے سابقین کے ادیان کی اصلی تعلیمات اور کتابوں میں غور کرلو۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۶﴾
فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِیۡهِمۡ مِّنۡ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَکۡبَرُ مِنۡ
اُخۡتِهَا ۫ وَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوۡا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ
بِمَا عَهِدَ عِنۡدَکَ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا کَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا هُمۡ
یَنۡکُثُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰی فِرۡعَوۡنُ فِیۡ قَوۡمِهٖ قَالَ یٰقَوۡمِ اَلَیۡسَ لِیۡ مُلۡکُ مِصۡرَ وَهٰذِهِ الۡاَنۡهٰرُ
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِیۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۱﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں (یعنی درباریوں) کے پاس بھیجا تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (جا کر) کہا: یقینا میں عالمین کے رب کا (بھیجا ہوا) پیغمبر ہوں ﴿۴۶﴾ پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے ان کے پاس ہماری نشانیاں پیش کیں تو دفعۃً وہ ان کا مزاق اڑانے لگے ﴿۴۷﴾ اور ہم ان کو جو نشانی بھی دکھاتے تھے وہ پہلی نشانی سے بڑھ چڑھ کر (یعنی بڑی) ہوتی تھی اور ہم نے اُن کو (الگ الگ قسم کے) عذاب (یعنی سزاؤں) میں پکڑا؛ تا کہ وہ (کفر سے) باز آجاویں ﴿۴۸﴾ اور وہ (موسیٰ علیہ السلام کو) کہنے لگے: اے جادوگر! ① تمھارے رب نے تم سے جو عہد کر رکھا ہے② اس کے واسطے سے تم اس سے ہمارے لیے دعا کرو③ ہم یقیناً سیدھے راستہ پر آجائیں گے ﴿۴۹﴾ پھر جب بھی ہم ان سے عذاب (یعنی سزائیں) دور کر دیتے تو فوراً وہ اپنا وعدہ توڑ ڈالتے تھے ﴿۵۰﴾ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا (پورے) مصر کی حکومت میرے ہاتھ (یعنی قبضے) میں نہیں ہے؟ اور (دیکھو!) یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے جاری ہیں، کیا پھر بھی تم دیکھتے نہیں ہو؟④ ﴿۵۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) اے بڑے مولانا صاحب!۔
② یعنی کفر سے توبہ پر عذاب دور کر دیا جاوے گا۔
③ (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب نے تم کو جو سکھلا رکھا ہے اس کے مطابق ہمارے لیے دعا کر دو۔
④ (دوسرا ترجمہ) کیا تم کو (یہ سب) دکھائی نہیں دیتا۔

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ
ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ
سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ ع
وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

بلکہ (صحیح بات یہ ہے کہ) میں اس شخص (یعنی موسیٰ) سے (مال وعزت وحکومت میں) بہت زیادہ اچھا ہوں جس کی کوئی عزت نہیں ہے① اور وہ (اپنی بات) صاف طور پر بول بھی نہیں سکتا ﴿۵۲﴾ پھر (اگر یہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو) اس پر (یعنی ہاتھ میں) سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے یا (پھر) اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر کیوں نہیں آتے② ﴿۵۳﴾ اس طرح اس فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا③ اور انھوں نے اس (فرعون) کا کہنا مان لیا④ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب گنہگار لوگ تھے ﴿۵۴﴾ پھر جب انھوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا، سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۵۵﴾ اور ہم نے ان کو ایک گئی گذری قوم (بنا دیا) اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے (عبرت کا) نمونہ بنا دیا ﴿۵۶﴾۔

اور جب (عیسیٰ) مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی⑤ تو فوراً تمھاری قوم کے لوگ اس سے (خوشی کے مارے) شور مچانے لگے ﴿۵۷﴾ اور وہ کہنے لگے کہ: ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ ابن مریم) یہ (اعتراض کی) بات انھوں نے تمھارے سامنے محض جھگڑے کی غرض سے بیان کی ہے، اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ ہی (اپنی عادت سے) جھگڑالو ہیں ﴿۵۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) جو حقیر (جیسا) ہے۔ ② جیسے دنیوی حکمرانوں کے اردگرد گارڈ ہوتے ہیں۔
③ یعنی متأثر کر دیا مغلوب العقل کر دیا۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور وہ فرعون کی بات میں آ گئے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اور جب عیسیٰ مریم کے بیٹے کے متعلق ایک عجیب بات بیان کی گئی۔

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَٰنُ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾

وہ (عیسیٰ علیہ السلام) تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے اپنا فضل (یعنی انعام) کیا تھا① اور ہم نے بنی اسرائیل کے لیے ان کو (ہماری قدرت کا) نمونہ بنایا تھا ﴿۵۹﴾ اور اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کر دیں② جو زمین میں تمھارے قائم مقام ہوں③ ﴿۶۰﴾ اور یقین رکھو! وہ (عیسیٰ) تو قیامت کی ایک علامت ہے④؛ اس لیے تم اس (بات کے صحیح ہونے) میں شک مت کرو اور میرا کہنا مانو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور ایسا کبھی نہ ہو کہ شیطان تم کو (صحیح راستہ سے) روک دے، یقیناً وہ تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے⑤ ﴿۶۲﴾ اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) کھلی ہوئی نشانیاں (یعنی دلائل) لے کر آئے تھے تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا تھا کہ: میں تمھارے پاس حکمت⑥ کی بات لے کر آیا ہوں اور (نشانیاں اس لیے ساتھ لایا ہوں) تا کہ جن بعض باتوں میں تم اختلاف کررہے ہو ان کی حقیقت تم کو بتلا دوں، سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۶۳﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی میرے رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، سو تم اس کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۴﴾

① یعنی عبدیت اور نبوت کے کمالات دے کر۔ ② یعنی جس طرح تم سے بچے پیدا ہوتے ہیں اس طرح فرشتے پیدا کر دیں۔ ③ یعنی جس طرح انسان ایک دوسرے کے جانشین ہوتے ہیں اس طرح ملائکہ ایک کے بعد ایک رہا کریں۔

④ اس کے دو مطلب ہیں: (۱) جو اللہ تعالیٰ بغیر مرد کے انسان کو دنیا میں پیدا کر سکتے ہیں وہ قیامت کے دن تمام انسانوں کو بغیر کسی ظاہری اسباب پیدا کر سکتے ہیں (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول وہ قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ تمھارا ایسا دشمن ہے جس کی عداوت کھلی ہوئی ہے۔ ⑥ حکمت: [۱] پکی باتیں [۲] سمجھ داری کی باتیں [۳] نبوی احکام۔

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾
هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ
یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۷﴾ یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡكُمُ الۡیَوۡمَ وَلَاۤ ع
اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ
وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِیۡهَا مَا
تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ
اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمۡ فِیۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِیۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾

پھر بھی ان (بنی اسرائیل) میں سے بہت سے گروہوں (یعنی فرقوں) نے آپس میں اختلاف ڈال دیا، سو ایسے ظالم لوگوں کے لیے ایک دردناک دن کے عذاب (یعنی آفت) کی وجہ سے بڑی تباہی ہوگی ﴿۶۵﴾ اب یہ لوگ صرف (حق ظاہر ہونے کے بعد) اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ قیامت ان کے سامنے اچانک آ کھڑی ہو اور ان کو خبر بھی نہ ہو ﴿۶۶﴾ جتنے (دنیا کے) دوست ہیں اس دن آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے؛ سوائے تقویٰ والوں کے① ﴿۶۷﴾

(جن کو کہا جائے گا کہ) اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور تم کو کوئی غم بھی نہیں ہوگا ﴿۶۸﴾ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ظاہر میں بھی اللہ تعالیٰ کا) ہر حکم پورا کرتے تھے ﴿۶۹﴾ تم اور تمھاری بیویاں خوشی خوشی سے (یا چمکتے چہروں کے ساتھ) جنت میں داخل ہو جاؤ ﴿۷۰﴾ سونے کی رکابیاں اور گلاس اُن (جنت والوں) کے سامنے پھرائے جائیں گے② اور اس (جنت) میں جو دل چاہے ہر وہ چیز ملے گی جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم اس (جنت) میں ہمیشہ رہو گے ﴿۷۱﴾ اور یہ وہ جنت ہے جس کا تم کو تمھارے اعمال کے بدلے میں وارث (مالک) بنا دیا گیا ہے ﴿۷۲﴾ تمھارے لیے اس میں بہت میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے ﴿۷۳﴾

① یعنی جو دوستی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہوگی وہ کام آوے گی۔
② (دوسرا ترجمہ) پیش کیے جارہے ہوں گے۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾
وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ
قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ
أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم ۚ بَلَىٰ
وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾

یقیناً جو لوگ مجرم ہیں وہ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۷۴﴾ ان پر سے وہ عذاب (کسی وقت) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں مایوس پڑے رہیں گے ﴿۷۵﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود ہی ظلم کرنے والے تھے ﴿۷۶﴾ اور وہ (کافر جہنم کے داروغہ فرشتے کو) پکار کر کہیں گے کہ: اے مالک! (تم ہی سفارش کردو کہ) تمھارا رب (ہم کو موت دے کر) ہمارا کام ہی تمام کردے تو وہ (مالک) جواب دے گا کہ: تم کو ہمیشہ اسی میں رہنا ہے ﴿۷۷﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم تمھارے پاس سچا دین لائے تھے؛ لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو برا مانتے ہیں① ﴿۷۸﴾ کیا اُنھوں نے (یعنی کافروں نے رسول کو تکلیف دینے کی) کچھ (کارروائی) کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو ہم نے بھی ایک کام (یعنی رسول کی حفاظت کرنے) کا فیصلہ کرلیا ہے ﴿۷۹﴾ کیا انھوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی خفیہ باتوں کو اور ان کے آپس کے مشوروں کو سنتے نہیں ہیں؟ ہاں! (ہم ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے جو ان کے پاس ہیں وہ (سب کچھ) لکھتے رہتے ہیں ﴿۸۰﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: اگر (بالفرض والمحال اللہ) رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں عبادت کرنے والا ہوتا② ﴿۸۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمھارے پاس سچا دین پہنچایا تھا؛ لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت کرتے تھے۔ ② یعنی میرے اللہ سے قرب اور محبت سب سے زیادہ مجھ کو ہے تو میرے اللہ کی اولاد ہوتی تو سب سے زیادہ اس کی اطاعت وعبادت کرنے والا میں ہوتا؛ لیکن اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے تو عبادت بھی نہیں ہے۔ بعض حضرات نے ''عابد'' کا ترجمہ ''شاہد'' سے کیا ہے، اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ رحمٰن کی کوئی اولاد نہیں ہے، سب سے پہلے میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ ایک معنیٰ ''عابد'' کا ''جاحد'' بھی ہے؛ یعنی اس فاسد عقیدے کا سب سے پہلے میں منکر ہوں۔

سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ﴿۸۲﴾ فَذَرۡہُمۡ یَخُوۡضُوۡا
وَیَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ﴿۸۳﴾ وَہُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّفِی
الۡاَرۡضِ اِلٰہٌ ؕ وَہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَکَ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
وَمَا بَیۡنَہُمَا ۚ وَعِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ ۚ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ﴿۸۵﴾ وَلَا یَمۡلِکُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ
مِنۡ دُوۡنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنۡ شَہِدَ بِالۡحَقِّ وَہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ﴿۸۶﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ
خَلَقَہُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ﴿۸۷﴾ وَقِیۡلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ﴿۸۸﴾
فَاصۡفَحۡ عَنۡہُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ﴿۸۹﴾ ع

پاک ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) جو آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں، عرش کے (بھی) مالک ہیں ان ساری باتوں سے جو وہ (مشرک) لوگ بیان کرتے ہیں ﴿۸۲﴾ لہٰذا (اے نبی!) ان کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو، وہ بک بک کرتے رہیں① اور کھیل کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس (قیامت کے) دن سے ملاقات کرلیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ﴿۸۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو آسمان میں بھی عبادت کے لائق ہیں، اور زمین میں بھی عبادت کے لائق ہیں اور وہ بڑے حکمت کے مالک، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۸۴﴾ اور بڑی برکت (یعنی شان) ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو واپس لوٹایا جائے گا ﴿۸۵﴾ اور یہ (مشرک لوگ) اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو پکارتے ہیں اُن کو سفارش (تک) کا کوئی اختیار نہ ہوگا؛ مگر ہاں وہ لوگ جو (زبان سے) حق بات کی گواہی دیتے ہیں اور وہ (اس حق کا دل سے) یقین رکھتے ہیں② ﴿۸۶﴾ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ: ان کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے (پیدا کیا)، اس کے باوجود کوئی اُن کو کہاں سے الٹا چلا دیتا ہے③ ﴿۸۷﴾ اور قسم ہے اس (رسول) کی بات کی کہ: اے میرے رب! یہ (کفار) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لاتے نہیں ﴿۸۸﴾ لہٰذا اے نبی! تم ان کی پروا مت کرو اور کہہ دو کہ: ”سلام“④

سوعنقریب (تھوڑے دنوں میں) خودان کوسب پتہ چل جائے گا ﴿۸۹﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اور (اس طرح کی باطل) باتوں میں ڈوبا رہے۔

②یعنی جن کے پاس ایمان ویقین ہے وہ سفارش کرسکیں گے۔

③(دوسرا ترجمہ) اس کے باوجود الٹے پھر کر کہاں جاتے ہیں (یعنی توحید کو ماننا چھوڑ کر شرک کی الٹی راہ پر کیوں چلے جاتے ہیں)۔

④یعنی ہماری دعوت نہیں مانتے تو تم تمھارے راستے، ہم ہمارے راستے پر۔

سورة الدخان

(المكية)

سورۂ دخان

یہ سورت مکی ہے، اس میں انسٹھ (۵۹) یا (۵۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ زخرف کے بعد اور سورۂ جاثیہ سے پہلے تریسٹھ (۶۳) یا (۶۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

دخان کے معنیٰ آتا ہے: دھواں، اس سورت میں دخان یعنی دھواں کا ذکر آیا ہے۔ ایک دھواں نبیٔ کریم ﷺ کے زمانے میں ظاہر ہو چکا، جب کفارِ قریش نے بہت شدت سے مخالفت کی تو ان پر قحط سالی مسلط کر دی گئی جس کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہو گئے کہ جب بھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھتے تو کمزوری کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے ایک بادل اور دھواں سا نظر آتا۔ اور ایک دھواں قیامت سے پہلے ظاہر ہو گا جو قیامت کی آخری علامتوں میں سے ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ اس سورت کو فجر کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی سورۂ دخان جمعہ کی رات کو پڑھے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ستر ہزار ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، جنت میں اس کے لیے محل بنائے جاتے ہیں، حورِ عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۳﴾ فِيۡهَا يُفۡرَقُ
كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ﴿۵﴾ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۙ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ﴿۷﴾
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۹﴾
فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾ يَّغۡشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ قسم ہے اس کتاب کی جو (حق کو) واضح (یعنی ظاہر) کرنے والی ہے ﴿۲﴾ یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات (یعنی شبِ قدر) میں اتارا ہے؛ (کیوں کہ) ہم ہی (لوگوں کو) خبردار کرنے والے تھے ﴿۳﴾ اس (رات) میں ہر حکیمانہ کام ہمارے حکم سے طے کر دیا جاتا ہے ﴿۴﴾ یقینا ہم ہی (نبی محمد ﷺ کو) بھیجنے والے ہیں ﴿۵﴾ تمھارے رب کی (طرف سے جو) رحمت (ہوتی ہے اس کی وجہ) سے①، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) باتوں کو سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۶﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہیں ان کے رب ہیں، اگر تم واقعی یقین کرتے ہو ﴿۷﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندگی دیتے ہیں اور وہی موت دیتے ہیں، تمھارے بھی رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے بھی رب ہیں ﴿۸﴾ بلکہ وہ لوگ شک (یعنی دھوکے) میں کھیل کر رہے ہیں ﴿۹﴾ لہٰذا تم (اے نبی!) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان سے ایک کھلا ہوا (یعنی نظر آنے والا) دھواں ظاہر ہوگا ﴿۱۰﴾ جو (ان) سب لوگوں پر چھا جائے گا، یہ (دھواں) ایک دردناک سزا ہے ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب کی رحمت کی وجہ سے ہم ہی آپ کو رسول بنانے والے ہیں۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿۱۲﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مُّبِينٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿۱۴﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ
عَائِدُونَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ
قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
أَمِينٌ ﴿۱۸﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۱۹﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي
وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾

(اس وقت وہ لوگ کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم سے (یہ) عذاب (یعنی آفت) دور کر دیجیے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے ﴿۱۲﴾ (بھلا!) ان کو نصیحت کہاں نصیب ہوتی ہے (جس کی وجہ سے وہ ایمان لاویں؟) حالاں کہ ان کے پاس ایک رسول آئے جنھوں نے (حقیقت کو) کھول کر رکھ دیا ﴿۱۳﴾ پھر انھوں نے اس (رسول) سے منہ پھرا لیا① اور کہنے لگے کہ: (یہ تو دوسرے انسان کا) سکھایا ہوا② دیوانہ ہے ﴿۱۴﴾ (اچھا) ہم عذاب کو تھوڑی مدت کے لیے ہٹا دیتے ہیں (مگر) پھر بھی تم اپنی (پہلی) حالت پر لوٹ آؤ گے ﴿۱۵﴾ جس (قیامت کے) دن ہماری طرف سے بڑی پکڑ ہوگی تو پکی بات ہے کہ ہم پورا بدلہ لے لیں گے ﴿۱۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان (مکہ کے لوگوں) سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا اور ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے ﴿۱۷﴾ (اور اس رسول نے تم سے کہا تھا) کہ: تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو③، یقیناً میں تمھارے لیے ایک معتبر (یعنی امانت دار) پیغمبر ہوں ﴿۱۸﴾ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سرکشی مت کرو، میں تمھارے سامنے (اپنی نبوت کی) کھلی ہوئی دلیل پیش کرتا ہوں ﴿۱۹﴾ اور میں اپنے رب اور تمھارے رب کی اس بات سے پناہ (یعنی حفاظت) لیتا ہوں کہ تم مجھے پتھر مار کر مار ڈالو ﴿۲۰﴾ اور اگر تم مجھ پر ایمان (یعنی یقین) نہیں رکھتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ④ ﴿۲۱﴾

① یعنی نافرمانی کی۔ ② (دوسرا ترجمہ) پڑھایا ہوا۔ ③ یعنی بنی اسرائیل جن کو اس دور میں فرعونیوں نے تکالیف میں پھنسا رکھا تھا۔ نوٹ: آزادی کی جدوجہد بھی کارِ نبوت میں سے ہے۔ ④ یعنی میری دعوت نہیں مانتے تو مجھے تکلیف دے کر تم اپنے جرم کو زیادہ سنگین نہ کرو اور میری دعوت کے کام میں رکاوٹ نہ بنو۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ
الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ
وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ
اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾

سو (آخر) اس (نبی) نے اپنے رب سے دعا کی کہ: یہ لوگ بڑے ہی گنہگار ہیں ﴿۲۲﴾ تو (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اے موسیٰ!) میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ (کیوں کہ) تم لوگوں کا پیچھا ضرور کیا جائے گا ﴿۲۳﴾ اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ جانا[1]: (اس لیے) کہ ان (فرعونیوں) کا لشکر ڈبو دیا جائے گا ﴿۲۴﴾ وہ (لوگ) کتنے ہی باغات اور چشمیں چھوڑ گئے ﴿۲۵﴾ اور (کتنی ساری) کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مکانات ﴿۲۶﴾ اور عیش (و آرام) کا سامان جن میں وہ مزے کر رہے تھے[2] ﴿۲۷﴾ اسی طرح سے (ان کا انجام) ہوا اور ہم نے اُن سب چیزوں کا وارث (یعنی مالک) ایک دوسری قوم کو بنا دیا ﴿۲۸﴾ پھر ان لوگوں پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو کوئی مہلت (یعنی ڈھیل) دی گئی ﴿۲۹﴾

اور (اس طرح فرعونیوں کو ڈبو کر) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والی مصیبت سے نجات دی ﴿۳۰﴾ جو (مصیبت) فرعون کی طرف سے تھی، واقعی بات ہے کہ وہ (فرعون) بڑا سرکش (یعنی متکبر) حد سے نکل جانے والے لوگوں میں سے تھا ﴿۳۱﴾ اور ہم نے ان (بنی سرائیل) کو جان بوجھ کر کے تمام دنیا والوں پر (بعض چیزوں میں) فضیلت دی ﴿۳۲﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو ایسی نشانیاں دیں جن میں کھلا ہوا انعام تھا[3] ﴿۳۳﴾

---

① یعنی پانی کے بیچ میں جو راستے بن جاویں گے ان کو اسی حال پر چھوڑ دینا۔

② (دوسرا ترجمہ) جن میں بیٹھ کر باتیں بنایا کرتے تھے۔

③ (دوسرا ترجمہ) کھلی ہوئی مدد تھی۔

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ۝٣٤ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝٣٥ فَأْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن
كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝٣٦ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَٰهُمْ ۖ إِنَّهُمْ
كَانُوا۟ مُجْرِمِينَ ۝٣٧ وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ۝٣٨ مَا خَلَقْنَٰهُمَآ إِلَّا
بِٱلْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٣٩ إِنَّ يَوْمَ ٱلْفَصْلِ مِيقَٰتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٤٠ يَوْمَ لَا يُغْنِى
مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝٤١ إِلَّا مَن رَّحِمَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ۝٤٢ ع
إِنَّ شَجَرَتَ ٱلزَّقُّومِ ۝٤٣ طَعَامُ ٱلْأَثِيمِ ۝٤٤ كَٱلْمُهْلِ يَغْلِى فِى ٱلْبُطُونِ ۝٤٥ كَغَلْىِ ٱلْحَمِيمِ ۝٤٦

یقیناً یہ (مکہ کے کفار قیامت کا انکار کرتے ہوئے) کہتے ہیں ﴿۳۴﴾ کہ بس یہی ہمارا پہلی ہی مرتبہ کا مرجانا ہے (اور دنیوی موت ہوگی) اور ہم کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کیا جائے گا ﴿۳۵﴾ سو اگر تم سچے ہو تو ہمارے اگلے باپ دادوں کو (زندہ کر کے) لے آؤ ﴿۳۶﴾ بھلا وہ (قریش کے کفار) بہتر ہیں یا (یمن کے بادشاہ) تبع کی قوم؟ اور وہ لوگ جو ان (تبع کی قوم) سے پہلے تھے، ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا (کیوں کہ) وہ لوگ یقینی طور پر (بڑے) گنہگار تھے ﴿۳۷﴾ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں (بے فائدہ) کھیل کے لیے نہیں بنائی ﴿۳۸﴾ ہم نے ان دونوں (آسمان و زمین) کو برحق مقصد ہی کے لیے (بڑی حکمت سے) پیدا کیا؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۳۹﴾ پکی بات یہ ہے کہ فیصلے کا دن ان سب لوگوں کے (دوسری مرتبہ زندہ ہو کر جزا و سزا پانے کے) وعدہ کا وقت ہے ﴿۴۰﴾ جس دن کوئی حمایت کرنے والا کسی حمایتی کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم (یعنی مہربانی) فرمائے① یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے رحم والے ہیں ﴿۴۲﴾

یقینی بات ہے کہ زقوم کا درخت ﴿۴۳﴾ (بڑے) گنہگار (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا ﴿۴۴﴾ (وہ زقوم) سیاہ تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا② وہ (لوگوں کے) پیٹوں میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا ﴿۴۵﴾ ﴿۴۶﴾

---

① یعنی تب ہی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کام آئے گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) پگھلے ہوئے تانبے کے جیسا ہوگا۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ
اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ
اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

(اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) اس کو پکڑو اور گھسیٹ کر اس کو جہنم کے درمیانی حصہ تک (بیچ و بیچ) لے جاؤ ﴿۴۷﴾ پھر اس کے سر پر سخت کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈال دو ﴿۴۸﴾ تو (عذاب کا مزہ) چکھ، یقیناً تو بڑا عزت والا① (سردار) تھا ﴿۴۹﴾ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں تم شک کیا کرتے تھے ﴿۵۰﴾ (دوسری طرف) تقویٰ والے لوگ امن و امان والی جگہ میں ہوں گے ﴿۵۱﴾ باغیچوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۵۲﴾ وہ باریک اور گاڑھی ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (ان کے ساتھ) اسی طرح (اکرام کا برتاؤ) کیا جائے گا ﴿۵۳﴾ اور ہم گوری گوری، بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) کے ساتھ ان کو جوڑ دیں گے ﴿۵۴﴾ وہ ان (باغوں) میں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگواتے ہوں گے ﴿۵۵﴾ جو موت ان کو پہلے (دنیا میں) آچکی تھی اس کے علاوہ وہاں کسی (دوسری) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جہنم کے عذاب سے محفوظ (یعنی سلامت) رکھیں گے ﴿۵۶﴾ (یہ سب کچھ ان کو) تمھارے رب کے فضل سے (ملے گا) یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۵۷﴾ سو (اے نبی! محمد ﷺ) ہم نے اس (قرآن) کو تمھاری زبان (یعنی عربی) میں آسان کر دیا؛ تاکہ وہ لوگ (اس کو سمجھ کر) نصیحت حاصل کریں ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) اب تم بھی انتظار کرو②، وہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں③ ﴿۵۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) بڑے مرتبہ والا (اقتدار والا)۔ ② یعنی ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے عذاب کا انتظار کرو۔
③ یعنی تم پر کوئی مصیبت پڑے اس کا، حالاں کہ نبی پر مصیبت آنے والی نہیں ہے۔

سورۃ الجاثیۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں سینتیس (۳۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ دخان کے بعد اور سورۂ احقاف سے پہلے چونسٹھ (۶۴) یا (۶۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ''جاثیہ'' کا تذکرہ ہے، زانو پر بیٹھنے والی یا گرنے والی کو جاثیہ کہا جاتا ہے۔

آیت میں جاثیہ کا لفظ واحد ہونے کے باوجود جمع کی جگہ پر استعمال ہوا ہے۔ کافروں کے سامنے جب جہنم ظاہر کی جائے گی اس کے شعلے بھڑکتے ہوں گے شعلوں کی آواز سمندر کے طوفانی تھپیڑوں کی طرح اٹھتی ہوئی نظر آئے گی تو سب لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''شریعۃ'' بھی ہے، اس سورت میں شریعت کا تذکرہ ہے، دین کے دستور کو شریعت کہتے ہیں، انسان اپنی ذات سے خود کوئی کام انجام نہیں دے سکتا، انسانی زندگی شریعت اور شارع کی محتاج ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ
لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿ؕ۳﴾ وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿ۙ۴﴾ وَ اخۡتِلَافِ
الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا
وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡہَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ
حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ۙ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری جارہی ہے جو بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ یقیناً آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں (یعنی ماننے والوں) کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور (خود) تمھارے پیدا کرنے میں اور جو جانور اس (اللہ تعالیٰ) نے (زمین میں) پھیلا رکھے ہیں ان میں یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ﴿۴﴾ اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور اس روزی (یعنی بارش) میں جو اللہ تعالیٰ آسمان کی جانب سے اتارتے ہیں، پھر اس (بارش) کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ (یعنی خشک) ہو جانے کے بعد زندہ کرتے ہیں اور ہواؤں کے بدلنے میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ﴿۵﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں ① جو ہم تم کو ٹھیک (یعنی صحیح صحیح) پڑھ کر کے سناتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اور اُن کی آیتوں کے بعد اب وہ لوگ کونسی بات پر ایمان لائیں گے ﴿۶﴾ ہر اس بڑے جھوٹے گنہگار کے لیے بڑی تباہی ہوگی ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) قدرت کی نشانیاں ہیں۔

يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ
اَلِيۡمٍ ۞۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـًٔا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ۞۹
مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ؕ۞۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ
ع۱۱ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۞۱۱ اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۞۱۲ وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى
الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۞۱۳

جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنتا بھی ہے جو وہ آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر بھی تکبر کرتے ہوئے اس طرح (کفر پر) اڑا رہتا ہے جیسے اس نے اُن (آیتوں) کو سنا ہی نہیں؛ سو اس (شخص) کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۸﴾ اور جب ہماری آیتوں میں سے کوئی آیت ایسے شخص کے علم میں آتی ہے تو وہ اس کا مزاق آڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے عذاب ہوگا جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۹﴾ (اور) ان کے آگے جہنم (کی آگ) ہوگی اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کمایا تھا وہ ان کو کچھ کام نہیں آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے سِوا جن (معبودوں) کو انھوں نے (اپنے) مددکرنے والے بنا رکھے تھے وہ بھی (کچھ کام نہیں آئیں گے) اور ان لوگوں کو بڑا عذاب ہوگا ﴿۱۰﴾ (اور) یہ (قرآن تو) ہدایت سے بھرا ہوا (ہی) ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ان لوگوں کے لیے ایک (بری) بلا کا دردناک عذاب ہے ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جنھوں نے تمھارے (فائدہ کے) لیے سمندر کو کام میں لگا دیا ہے؛ تا کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں؛ اور تا کہ تم اس کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو؛ اور تا کہ (روزی ملنے پر) تم شکر ادا کرو ﴿۱۲﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان سب کو اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی طرف (یعنی اپنے حکم) سے تمھارے کام میں لگا دیا ہے، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں (یعنی دلائل) ہیں جو غور و فکر کرتے رہتے ہیں ﴿۱۳﴾

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

(اے نبی!) جو لوگ ایمان لائے ہیں تم ان کو کہہ دو کہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے
① ان لوگوں سے درگزر کریں؛ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایک قوم کو اُن کاموں کا بدلہ دیوے جو وہ لوگ
کرتے تھے ﴿۱۴﴾ جو شخص بھی نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لیے کرتا ہے اور جو شخص
برائی کرتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، پھر تم سب کو اپنے ہی رب کی طرف واپس لایا جائے گا
﴿۱۵﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت دی تھی اور ہم نے ان
کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کے لیے دی تھیں اور ہم نے ان کو اقوامِ عالم پر (بعض چیزوں میں) فضلیت
دی تھی ﴿۱۶﴾ اور ہم نے ان کو (دین کے بارے میں) کھلے کھلے احکام دیے تھے، پھر انھوں نے
(صحیح) علم ان کے پاس آجانے کے بعد ہی (محض) آپس کی ضد سے (ایک دوسرے سے) اختلاف
کیا، یقیناً تمھارے رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کردیں گے جن میں وہ
(آپس میں) اختلاف کرتے تھے ﴿۱۷﴾ پھر (اے نبی!) ہم نے تم کو دین کے ایک خاص راستے پر قائم
کردیا، لہٰذا تم اسی (راستے) پر چلو اور ان لوگوں کی خواہشات پر مت چلنا جو (صحیح) علم نہیں رکھتے ﴿۱۸﴾

① [دوسرا ترجمہ] یقین نہیں رکھتے [تیسرا ترجمہ] خطرہ نہیں رکھتے [چوتھا ترجمہ] اندیشہ نہیں رکھتے۔
(ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ دین کے دشمنوں کو خاص سزا دیوے یا اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو خاص انعام واکرام سے نوازے؛ گویا خاص عذاب یا اکرام سے وہ دن یادگار بن گیا ہو)

اِنَّهُمۡ لَنۡ یُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَ اللّٰهُ
وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ
الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً
مَّحۡیَاهُمۡ وَ مَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ع
وَ لِتُجۡزٰی كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ وَ هُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ
وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمۡعِهٖ وَ قَلۡبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

کیوں کہ وہ (کافر) لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے (یا مقابلے میں) تم کو ذرا بھی کام نہیں آئیں گے اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو تقویٰ والوں کے دوست ہیں ﴿۱۹﴾ یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لیے بصیرت (یعنی سمجھ کی باتوں) کا مجموعہ ہے اور جو لوگ یقین کرتے ہیں ان کے لیے ہدایت ہے اور (بڑی) رحمت (کا ذریعہ) ہے ﴿۲۰﴾ کیا جن لوگوں نے بُرے کام کر رکھے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کیے ہیں کہ (جس کے نتیجے میں) ان کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو جاوے؟ کتنا برا وہ فیصلہ کرتے ہیں! ﴿۲۱﴾

اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو (پوری) حکمت کے ساتھ پیدا کیا① اور تا کہ ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جاوے اور (بدلہ دیتے وقت) اُن پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۲۲﴾ (اے نبی!) کیا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور علم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا② اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا،

① [دوسرا ترجمہ] حق مقصد کے لیے پیدا کیا [تیسرا ترجمہ] جیسا بنانا چاہیے ویسا بنایا۔

② یعنی حق بات کو سنا، سمجھا، پھر نفسانی خواہشات کی پیروی میں وہ گمراہ ہو گیا۔

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۳ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ
وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝۲۴
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۶ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ع
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۲۷

اب اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہے جو اس کو ہدایت (کے راستے) پر لاوے؟ کیا پھر بھی تم دھیان نہیں دیتے؟① ﴿۲۳﴾ اور وہ (قیامت کا انکار کرنے والے یوں) کہتے ہیں کہ: ہماری (اس) دنیوی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں ہے، ہم (یہی دنیا میں) مرتے اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کرتا ہے؛ حالاں کہ ان (انکار کرنے والوں) کے پاس اس (بات کے کہنے) پر کوئی دلیل (یعنی علم) نہیں ہے، وہ لوگ محض خیالی باتیں کرتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور جب ان کو ہماری آیتیں پوری وضاحت کے ساتھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی کوئی دلیل نہیں مگر یہی کہ وہ کہتے ہیں کہ (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرکے) لے آؤ ﴿۲۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے جواب میں) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندگی دیتے ہیں، پھر وہی (اللہ تعالیٰ) تم کو موت دیں گے، پھر تم سب کو قیامت کے دن میں جمع کریں گے جس (قیامت کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں؛ لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۲۶﴾

اور آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت (یعنی راج) ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن باطل والے لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے ﴿۲۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ﴿٣١﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا
رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ﴿٣٢﴾

اور (اے نبی!) تم ہر فرقے کو گھٹنوں پر گرا ہوا دیکھو گے، ہر فرقے کو اپنے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا (اور ان کو کہا جائے گا کہ) آج تم کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے ﴿٢٨﴾ یہ ہمارا (لکھوایا ہوا) دفتر (یعنی اعمال نامہ) ہے جو تمھارے (کاموں کے) بارے میں ٹھیک ٹھیک بولتا ہے (اس لیے کہ) جو اعمال تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ہم ان کو (اپنے فرشتوں سے) لکھوالیا کرتے تھے① ﴿٢٩﴾ (حساب کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ) سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے رب ان کو اپنی رحمت (یعنی جنت) میں داخل کریں گے (اور) یہی کھلی ہوئی کامیابی ہوگی ﴿٣٠﴾ اور جن لوگوں نے (دنیا میں) کفر اپنالیا تھا (اُن کو کہا جائے گا کہ) بھلا کیا تمھارے سامنے میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم تو بڑے ہی گنہگار لوگ تھے ﴿٣١﴾ اور جب (تم سے دنیا میں) کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے تو تم (جواب میں) کہتے تھے کہ: ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ ہم کو (قیامت کے بارے میں) ایک ہلکا سا خیال تو ہوتا ہے اور ہم کو (قیامت کے آنے کا) یقین ہوتا نہیں ہے ﴿٣٢﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یہ (اعمال نامہ) ہماری کتاب ہے جو تمہارے مقابلے میں حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کیوں کہ تم جو اعمال کیا کرتے تھے ہم ان کو لکھواتے جاتے تھے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۳۳ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ۝۳۴ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝۳۵ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۳۶ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۳۷ ع

اور (اس موقع پر) انھوں نے جو اعمال کیے تھے ان کی برائیاں (کھل کر) ان کے سامنے آجائیں گی ①اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان کو گھیر لے گا② ﴿۳۳﴾ اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ: آج ہم تم کو اُسی طرح بھلا دیں گے ③جس طرح تم نے اپنے اس دن کے سامنے آنے کو بھلا دیا تھا④ اور تمھارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمھارے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۳۴﴾ یہ سب اس لیے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق بنایا تھا اور دنیوی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال دیا تھا، سو آج ایسے لوگ اس (آگ) سے نکالے نہیں جائیں گے اور اُن کو معافی مانگنے کے لیے نہیں کہا جائے گا⑤ ﴿۳۵﴾ سو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمین کے رب ہیں، تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۳۶﴾ اور آسمانوں اور زمین میں (ہر قسم کی) بڑائی اُسی کے لیے ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۳۷﴾

① [دوسرا ترجمہ] اور (اس وقت) ان پر اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

② [دوسرا ترجمہ] وہی اتر آئے گا۔

③ یعنی ہم اپنی رحمت، رضا اور جنت سے محروم کر دیں گے۔

④ آج کی اس ملاقات کو بھلا دیا تھا۔

⑤ یعنی قیامت میں توبہ استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

سورة الأحقاف

(المكية)

اٰیاتها:۳۵۔رکوعاتها:۴۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں چونتیس (۳۴) یا پینتیس (۳۵) آیتیں ہیں۔سورۂ جاثیہ کے بعد اور سورۂ ذاریات سے پہلے پینسٹھ (۶۵) یا (۶۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں احقاف کا ذکر آیا ہے۔

احقاف: ریت کے لمبے، اونچے ذرا موڑے ہوئے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔قومِ عاد کا یہ مرکزی مقام تھا۔نجران،حضرموت کے قریب یہ علاقہ تھا،آج کل جو''الربع الخالی'' یعنی دنیا کا عظیم صحرا ہے،وہاں یہ علاقہ تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ
وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ قُلۡ
اَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ فِی
السَّمٰوٰتِ ؕ اِیۡتُوۡنِیۡ بِکِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ ہٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری جارہی ہے جو بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو برحق مقصد① ہی کے لیے اور ایک متعین وعدہ (یعنی قیامت) تک کے لیے ہی بنایا ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے اُن کو جس چیز سے ڈرایا جارہا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں② ﴿۳﴾ تم (اُن سے) کہو کہ: کیا تم نے (اُن چیزوں کو) دھیان سے دیکھا③ جن (بتوں) کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی کوئی شرکت (یعنی حصہ) ہے؟ میرے پاس اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی (صحیح) کتاب لے آؤ یا (پچھلے نبی کی کوئی) نقل ہوتی ہوئی علمی روایت④ ہو تو لے آؤ اگر تم لوگ سچے ہو ﴿۴﴾

① حق مقصد: یعنی حکمت اور خاص مصلحت۔

② (دوسرا ترجمہ) یعنی بے رخی برتتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم نے ان چیزوں میں غور بھی کیا۔ (تیسرا ترجمہ) تم مجھ کو یہ تو بتلاؤ۔

④ (دوسرا ترجمہ) نقل ہوتے ہوئے چلا آتا ہوا علم۔ (یعنی کوئی معتبر علمی مضمون جو زبانی نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہو لے آؤ۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ
دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ۝۶
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ۝۷ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

اور اس آدمی سے بڑا گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان (من گھڑت معبودوں) کو پکارے جو قیامت کے دن تک بھی اس (کی پکار) کا جواب نہیں دے سکتے اور وہ (خود بنائے ہوئے معبود) ان (مشرکوں) کے پکارنے سے (بھی بالکل) بے خبر ہیں ﴿۵﴾ اور جب لوگوں کو (محشر میں) جمع کیا جائے گا تو وہ (معبود) ان (مشرکوں) کے دشمن بن جائیں گے اور وہ (معبود) ان کی عبادت ہی سے انکار کر دیں گے ① ﴿۶﴾ اور جب ہماری آیتیں اُن (کافروں) کے سامنے پوری وضاحت کے ساتھ سنائی جاتی ہیں تو (یہ) کافر لوگ حق (یعنی قرآن) کے ان تک پہنچ جانے کے بعد (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ (تو) کھلا ہوا جادو ہے ﴿۷﴾ کیا اِن (کافروں) کا (یہ) کہنا ہے کہ اس (قرآن) کو اس شخص (یعنی حضرت محمد ﷺ) نے از خود بنا لیا ہے؟ (اے نبی جواب میں) تم کہہ دو کہ: اگر میں نے اس (قرآن) کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے تو مجھ کو تم لوگ اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے ذرا بھی بچا نہیں سکتے،

---

①: [۱] بعض انسان دنیا سے گذر جانے والے دوسرے انسانوں کی عبادت کرتے ہیں، ان انسانوں کو بسا اوقات پتہ بھی نہیں ہوتا کہ ان کی عبادت ہو رہی ہے؛ اس لیے وہ محشر میں صاف انکار کر دیں گے۔

[۲] جن انسانوں کو پتہ ہوا ہوگا کہ ہماری عبادت کی جا رہی ہے تو وہ محشر میں کہیں گے کہ: در حقیقت ہماری عبادت نہیں کی جا رہی ہے؛ بلکہ یہ لوگ اپنی نفسانی خواہش کی عبادت کرتے تھے۔

[۳] بعض انسان ملائکہ کی عبادت کرتے ہیں تو ملائکہ صاف انکار کر دیں گے، یہ تو شیاطین کے بہکانے سے ان کی عبادت کرتے تھے۔

[۴] اور بے جان بتوں کی جو عبادت کی جاتی ہے، لگتا ایسا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے بلوائیں گے اور وہ واقعی خبر دیں گے کہ ہماری دنیا میں عبادت کی جاتی تھی اس کی ہم کو خبر ہی نہ تھی، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ زبانِ حال سے بتلا دے کہ ہم تو بے جان ہیں ہم کو کیا خبر ہمارے ساتھ کون کیا کر رہا ہے۔

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ ع

جو باتیں (قرآن اور میرے بارے میں) تم بنا رہے ہو① وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خوب جانتے ہیں (اس لیے وہ تم کو سزا دیں گے) میرے اور تمھارے درمیان گواہ بننے کے لیے وہی (اللہ تعالیٰ) کافی ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۸﴾ اے نبی! تم (ان سے) کہہ دو کہ: میں کوئی نیا (یعنی انوکھا) رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمھارے ساتھ کیا ہوگا② اور میں تو صرف اسی وحی (یعنی حکم) پر چلتا ہوں (یعنی عمل کرتا ہوں) جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۹﴾ تم (ان سے) کہو کہ: مجھے ذرا یہ بتاؤ! اگر وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تم نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس جیسی کتاب کے حق ہونے کی گواہی دے دی③ پھر وہ اس پر ایمان بھی لے آیا اور تم لوگ اپنے تکبر میں پڑے رہے (تو یہ کتنا بڑا تمھارا ظلم ہے؟) یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ایسے ظالم (لوگوں) کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا ﴿۱۰﴾

اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا وہ ایمان لانے والے کے بارے میں (یوں) کہتے ہیں: اگر یہ (ایمان لانا) بہتر ہوتا تو یہ (مسلمان خاص کر فقراء) اس بارے میں ہم سے آگے نہ نکلتے،

① (دوسرا ترجمہ) جن باتوں میں تم لگے ہوئے ہو (تیسرا ترجمہ) جو نکتہ چینی تم لوگ کر رہے ہو۔
② یعنی وحی کے نزول کے بغیر ذاتی طور پر مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ میرے اور تمھارے ساتھ دنیا و آخرت میں کیا معاملہ کیا جائے گا، جو کچھ پتہ چلتا ہے وہ صرف وحی کی برکت سے ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس جیسی بات کے حق میں (یعنی اللہ کے طرف سے ہونے کی) گواہی دے دی۔

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى
لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

اور جب ان (کافر) لوگوں نے اس (قرآن) سے ہدایت حاصل نہیں کی تو پھر یہی کہیں گے کہ: یہ تو پرانے زمانے کا جھوٹ ہے ﴿۱۱﴾ اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب امام (یعنی راستہ بتانے والی) اور رحمت بن کر آچکی ہے، اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جو عربی زبان میں ہوتے ہوئے (اس تورات کو) سچا بتارہی ہے؛ تاکہ گنہگاروں کو ڈرائے اور نیک کام کرنے والوں کو خوش خبری سنائے ﴿۱۲﴾ یقیناً جن لوگوں نے (سچے دل سے) کہا① کہ ہمارے رب اللہ تعالیٰ ہیں، پھر وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہے② تو ایسے لوگوں پر کسی قسم کا خوف نہیں اور وہ لوگ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۱۳﴾ وہ جنت (میں جانے) والے لوگ ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمل وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿۱۴﴾ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے (خاص طور پر ماں کے ساتھ؛ کیوں کہ) اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا اور اس (انسان) کو پیٹ میں رکھنے اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہوتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ (بچہ) اپنی جوانی (یعنی بالغ ہونے کی عمر) کو پہنچا اور (پھر آہستہ آہستہ) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچ گیا،

① یعنی اقرار کیا۔
② یعنی توحید کو کبھی نہ چھوڑا اور اس کے تقاضوں پر ہمیشہ عمل کیا۔

قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ
صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡهُمۡ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَنَتَجَاوَزُ عَنۡ سَیِّاٰتِهِمۡ فِیۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَنَّةِ ؕ
وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ كَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیۡ قَالَ لِوَالِدَیۡهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیۡۤ اَنۡ
اُخۡرَجَ وَقَدۡ خَلَتِ الۡقُرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلِیۡ ۚ وَهُمَا یَسۡتَغِیۡثٰنِ اللّٰهَ وَیۡلَكَ اٰمِنۡ ٭ۖ اِنَّ وَعۡدَ
اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوۡلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۷﴾

تو وہ (بچہ دعا میں) کہنے لگا: اے میرے رب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور میں وہ نیک کام کرتا رہوں جن سے آپ راضی ہو جائیں اور میرے لیے میری اولاد میں صلاحیت دے دیجیے ① میں آپ کے دربار میں (گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اور میں (آپ کا) حکم پورا کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۱۵﴾ یہی وہ لوگ ہیں کہ جن سے ان کے نیک اعمال ہم قبول کرلیں گے اور ان کے برے کاموں کو ہم معاف کردیں گے (جس کی وجہ سے) وہ جنت والوں میں شامل ہوں گے (یہ سلوک) اس سچے وعدے کے بنا پر ہوگا جو اُن سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا ﴿۱۶﴾ اور جس شخص نے اپنے ماں باپ کو کہا کہ: تم پر تُف ہے ② کہ کیا تم مجھ کو خبر دیتے ہو ③ کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا؛ حالاں کہ مجھ سے پہلے بہت ساری قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں (ماں باپ) اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں (اور دردمندی سے بیٹے کو کہتے ہیں کہ) افسوس تجھ پر! تو ایمان لے آ، یقین رکھ! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ (بیٹا جواب میں) کہتا ہے: یہ سب تو محض اگلے لوگوں کے (چلے آرہے) افسانے (یعنی کہانیاں) ہیں ﴿۱۷﴾

---

① یعنی اولاد میں ایسی دینی صلاحیت عطا فرما دیجیے جو دنیا وآخرت میں عزت کا ذریعہ بنے اور دنیوی نفع سے بھی راحت پہنچے۔
② (دوسرا ترجمہ) یعنی میں تم سے بیزار رہوں۔
③ (دوسرا ترجمہ) یہ دھمکی دیتے ہو۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ
إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ
فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ ع
بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا اللَّهَ ۖ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں جناتوں اور انسانوں کے جو فرقے ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے ساتھ (عذاب کی) بات پوری ہو کر رہی، حقیقت میں وہ سب بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۱۸﴾ اور ہر ایک (فرقے) کے لیے اپنے اعمال کی وجہ سے (مختلف) درجے ہوں گے① اور (یہ اس لیے ہوگا) تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیویں اور ان پر (کوئی) ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۹﴾ اور اس دن (کو یاد رکھو جب) ان کافروں کو آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا (اور ان کو کہا جائے گا) تم نے اپنے (حصے کے) مزے اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر لیے اور اُن (مزے کی چیزوں) سے (دنیا میں) خوب فائدہ اٹھالیا؛ لہٰذا آج تم کو ذلیل کرنے والے عذاب کی سزا دی جائے گی؛ کیوں کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے② اور اس وجہ سے (بھی) کہ تم (برابر) نافرمانی کرتے تھے ﴿۲۰﴾

اور (اے نبی!) قومِ عاد کے بھائی (یعنی ہود علیہ السلام) کا تذکرہ کرو جب انھوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا تھا③ اور پکی بات ہے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد میں بھی بہت سارے ڈرانے والے (انبیاء علیہم السلام) گزر چکے ہیں (نبی کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے) کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو؛

---

① یعنی نیک لوگوں کے لیے اعمال کے اعتبار سے جنت کے درجات میں تفاوت ہوگا، اسی طرح نافرمانوں کے لیے جہنم کے درجات میں تفاوت ہوگا۔ ② یہاں ایسا تکبر مراد ہے جو ایمان سے محروم رکھے۔ ③ جس علاقے میں اس قوم کی آبادی تھی وہاں اونچے اونچے ریت کے ٹیلے بہت تھے، ریگستانی علاقہ تھا وہ علاقہ احقاف کے نام سے معروف ہوگیا۔

اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِتَاۡفِكَنَا عَنۡ اٰلِهَتِنَا ۚ
فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۫ۖ وَاُبَلِّغُكُمۡ
مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیۡۤ اَرٰىكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهُ عَارِضًا مُّسۡتَقۡبِلَ
اَوۡدِیَتِهِمۡ ۙ قَالُوۡا هٰذَا عَارِضٌ مُّمۡطِرُنَا ؕ بَلۡ هُوَ مَا اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ ؕ رِیۡحٌ فِیۡهَا
عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۴﴾ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیۡءٍۭ بِاَمۡرِ رَبِّهَا فَاَصۡبَحُوۡا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ
نَجۡزِی الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۲۵﴾

اس لیے کہ میں تم پر ایک بڑے دن کی آفت (یعنی عذاب) سے ڈرتا ہوں ﴿۲۱﴾ وہ (قوم کے لوگ)
بولے (اے ہود!) کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے (خود بنائے ہوئے) خداؤں
سے پھرا دیوے، اچھا! اگر تم سچے ہو تو وہ (عذاب) لے آؤ جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو[1] ﴿۲۲﴾
اس (نبی) نے کہا: (اس عذاب کے آنے کے وقت کا) علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور
میں تم کو وہی پیغام پہنچا رہا ہوں جو (پیغام) دے کر مجھ کو بھیجا گیا ہے؛ لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم
لوگ جہالت (یعنی نادانی) کی باتیں کر رہے ہو ﴿۲۳﴾ پھر جب اُن لوگوں نے اس (عذاب) کو
بادل کی شکل میں اپنے میدانوں کی جانب آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش
برسائے گا، ایسی بات نہیں، یہ تو وہ (عذاب) ہے جس کو تم نے جلدی مانگا تھا، ایک آندھی ہے جس میں
دردناک عذاب ہے ﴿۲۴﴾ وہ (آندھی) ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ کر پھینک رہی تھی[2]
پھر وہ لوگ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا[3]، مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح
عذاب دیا کرتے ہیں ﴿۲۵﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) جس کی تم (ہم کو) دھمکی دیتے ہو۔
[2] (دوسرا ترجمہ) تہس نہس کر رہی تھی۔ درہم برہم کر رہی تھی۔
[3] یعنی انسان، جانور کچھ بھی نظر نہ آتا، کھنڈر مکانات کے نشانات بطورِ عبرت رہ گئے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ع وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى
وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ
اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ

اور (اے عرب کے لوگو!) ہم نے اُن (قوم عاد کے) لوگوں کو اُن چیزوں کی طاقت دی تھی جن چیزوں کی ہم نے تم کو طاقت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل (سب کچھ) دے رکھے تھے؛ لیکن وہ لوگ چوں کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے؛ اس لیے نہ ان کے کان اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل ان کو کچھ کام آئے اور جس (عذاب) کا وہ مزاق اڑایا کرتے تھے اسی نے (آ کر) ان کو گھیر لیا ﴿۲۶﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے تمھارے آس پاس کی (دوسری) بستیوں کو بھی (کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا ہے اور ہم نے طرح طرح کی (اپنی) نشانیاں دکھلائیں①؛ تا کہ وہ (نافرمانی سے) باز آجائیں ﴿۲۷﴾ پھر انھوں نے (اللہ تعالیٰ کی) نزدیکی حاصل کرنے کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا تھا انھوں نے اُن (مشرکین) کی مدد کیوں نہیں کی؟ بلکہ وہ سب (جھوٹے معبود) ان سے غائب (یعنی گم یا بے نشان) ہو گئے اور (ان غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لیے معبود بنانا) یہ ان (مشرکین) کا سراسر جھوٹ تھا اور بہتان تھا جو انھوں نے باندھ رکھا تھا ﴿۲۸﴾ اور (اے نبی! وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے جنات کی ایک جماعت کو تمھاری طرف متوجہ کیا②(اور) وہ قرآن سننے لگے، پھر جب وہ (جنات) وہاں (یعنی قرآن سننے کی جگہ) پہنچ گئے تو انھوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا کہ: خاموش ہو جاؤ،

---

① (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے (ہلاک کرنے سے پہلے) بار بار (اپنی) نشانیاں ان کو بتلا دی تھی۔ (باقی) ⇐

فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا أُنْزِلَ مِنْ
بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴿۳۰﴾
يٰقَوْمَنَآ أَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
أَلِيْمٍ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ
أَوْلِيَآءُ ۭ أُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴿۳۲﴾

پھر جب (قرآن کی) تلاوت ہو چکی تو وہ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کی غرض سے واپس گئے ①
﴿۲۹﴾ (وہاں جا کر) انھوں نے کہا اے ہماری قوم کے لوگو! یقین جانو! ہم نے ایک ایسی (عجیب)
کتاب (یعنی قرآن) سنی جو موسیٰ علیہ السلام (کی کتاب) کے بعد اتاری گئی ہے، وہ (کتاب) اپنے سے
پہلے کی (تمام آسمانی) کتابوں کو سچا بتاتی ہے، وہ (کتاب) حق (یعنی سچا دین) اور سیدھے راستے کی
طرف رہنمائی کرتی ہے ﴿۳۰﴾ اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے داعی (یعنی محمد ﷺ) کی
بات مان لو اور اُس پر ایمان لے آؤ (اگر ایسا کرو گے تو) وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف
کر دیں گے اور تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالیں گے ﴿۳۱﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف
بلانے والے (داعی) کی بات نہ مانے تو وہ (ساری) زمین میں (کہیں بھی بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو)
عاجز نہیں کر سکتا اور اُس کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا مددگار نہیں ہوں گے، وہی لوگ
کھلم کھلی گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۳۲﴾

⊃ ④ (دوسرا ترجمہ) جنات کی ایک جماعت کو تمھاری طرف لے آئے۔

(اس صفحے کا حاشیہ)

① (دوسرا ترجمہ) اپنی قوم کے پاس (نزولِ قرآن اور نبی کی بعثت کی) خبر پہنچانے کے واسطے واپس چلے گئے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ
يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى
النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ
اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

کیا اُن (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگوں نے اس بات کو نہیں سمجھا کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو پیدا کرنے میں ذرا بھی نہیں تھکے وہ (اللہ تعالیٰ بدرجۂ اولیٰ) اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دیویں (اور) کیوں (قدرت) نہ ہووے؟ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور جس دن کافر لوگ آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اس دن اُن سے سوال کیا جائے گا) کیا یہ (جہنم کی آگ) سچ نہیں ہے؟ وہ (کافر) کہیں گے کہ: کیوں نہیں؟ ہمارے رب کی قسم! (یہ تو واقعۃً سچ ہے) تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: سو جو کفر تم کرتے تھے اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۴﴾ سو (اے نبی!) ہمت والے پیغمبروں نے جس طرح صبر کیا اسی طرح تم صبر کرتے رہو اور اُن (کافروں کے عذاب) کے بارے میں جلدی مت کرو، جس دن وہ (کافر) اُس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جا رہا ہے① تو (وہاں کے بھیانک مناظر دیکھ کر) وہ ایسا خیال کریں گے جیسے وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی کے برابر رہے ہوں② یہ (قرآن کی شکل میں محمد ﷺ کے واسطے سے) پیغام پہنچا دیا گیا ہے، بس اب وہی لوگ برباد ہوں گے جو نافرمان ہیں ﴿۳۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس کی ان کو دھمکی دی جا رہی تھی۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ (دنیا میں) دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہو۔

سورة محمد

(المدنية)

سورۂ محمد

یہ سورت مدنی ہے،اس میں اڑتیس (۳۸) یا (۳۹) آیتیں ہیں۔سورۂ حدید کے بعد اور سورۂ رعد سے پہلے پچانوے (۹۵) یا چھیانوے (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کا اسمِ بابرکت صراحتاً آیا ہے۔پورے قرآنِ مجید میں نبیٔ کریم ﷺ کا نام مبارک صراحتاً چار مرتبہ آیا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''الذین کفروا'' بھی ہے سورت کی شروعات الذین کفروا سے ہوئی ہے۔

تیسرا نام ''قتال'' بھی ہے،اس میں کافروں کے ساتھ قتال کا ذکر ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ:یومِ بدر کے بعد یہ سورت نازل ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ: غزوۂ احد میں اس کا نزول ہوا۔

محمد کے معنیٰ آتا ہے:وہ شخص جس کے اندر اچھی عادتیں،پسندیدہ صفات بہت زیادہ ہوں،نام ہونے کے باوجود اس میں صفات کی طرف اشارہ ہے۔

ایک ضروری نوٹ:مفسرین کی مقررہ اصطلاح کے مطابق جو آیتیں ہجرت کے موقع پر مکۂ مکرمہ سے روانگی کے بعد نازل ہوئیں؛یہاں تک کہ مدینہ پہنچنے سے پہلے نازل ہوئیں،وہ سب بھی مکی کہلاتی ہیں،اس سورت کی آیت نمبر ۱۳ مکہ سے روانگی کے بعد نازل ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جن لوگوں نے (خود) کفر اپنالیا ہے اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا ہے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا ہے① ﴿۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور جو (قرآن) محمد (ﷺ) پر اتارا گیا اس کو (دل سے) مانا اور وہی حق (یعنی سچا دین) ہے جو اُن کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیوں کو معاف کر دیا اور اُن کی حالت کو درست کر دیا② ﴿۲﴾ یہ اس لیے ہوا کہ جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے وہ باطل (یعنی جھوٹی) بات پر چلے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سچے دین پر چلے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے فائدے کے لیے ان کے حالات بتلاتے ہیں ﴿۳﴾ پھر جب تمھارا کفر اپنانے والوں سے مقابلہ ہوجائے تو تم (ان کی) گردنیں مارو، یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کر چکو③ تو مضبوطی سے (باندھ کر) قید کرلو،

① یعنی صدقہ خیرات جیسے نیک کام جو وہ کرتے تھے آخرت میں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے کام نہ آویں گے یا ان کی خفیہ تدبیروں کو ختم کر دیا۔ ② یعنی دین بھی درست ہوگا، دنیا میں عزت ملے گی، معاصی سے حفاظت کی جاوے گی۔
③ یعنی خون بہا چکو اور ان کی طاقت کمزور پڑ جائے۔

فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ
أَعْمَالَهُمْ ④ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ⑤ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥ يٰٓأَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا
لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ⑧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ⑨

پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے (بغیر بدلہ لیے ہوئے چھوڑ دو) یا فدیہ لے کر چھوڑ دو؛ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دیوے① یہ (جہاد کا) حکم تم کو دیا گیا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (خود) ان (کافروں) سے انتقام لے لیتے② لیکن (یہ قتال کا حکم تم کو دیا گیا) تاکہ تمھارا ایک دوسرے کے ذریعہ امتحان لیویں③ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے گئے تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کریں گے ﴿۴﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو منزل (یعنی جنت) تک پہنچا دیں گے اور (دنیا آخرت کی تمام منزلوں میں) ان کی حالت درست رکھیں گے ﴿۵﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اس جنت میں داخل کر دیں گے جس کی انھیں پہچان کرا دی ہے④ ﴿۶﴾ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری مدد کریں گے اور تمھارے قدم جما دیں گے ﴿۷﴾ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے سو ان کے لیے تباہی ہے⑤ اور اللہ تعالیٰ (آخرت میں) ان کے اعمال برباد کر دیں گے ﴿۸﴾ یہ اس لیے کہ ان (کافر) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا؛ لہٰذا اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا ﴿۹﴾

① یعنی لڑائی ختم ہو جائے (دوسرا ترجمہ) جب تک لڑنے والے (دشمن) اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں۔

② قدرتی عذاب کے ذریعہ۔

③ جنگ میں مسلمان کافر دونوں کا امتحان ہے، مسلمان کا اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر کون جان دیوے اور کافر اس طرح کہ قتال کی تکلیف سے اس کو تنبیہ ہو اور کفر سے توبہ کرے اور ایمان قبول کرے۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو ان کو معلوم کرا دی گئی ہے (تیسرا) جس کی خوشبو رچا بسا دی گئی ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ ٹھوکریں کھائیں گے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
ع لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ
أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾

کیا بھلا اُن لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے (گزر چکے) تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر بربادی ڈالی اور کافروں کے بھی اسی جیسے انجام ہونے والے ہیں ﴿۱۰﴾ یہ (سلوک) اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے رفیق (یعنی مدد کرنے والے) ہیں اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۱﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر (یعنی انکار) کیا وہ (یہاں دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح (آخرت سے بے فکر ہو کر) کھا رہے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور (جہنم کی) آگ اُن (کافروں) کا (آخری) ٹھکانہ ہے ﴿۱۲﴾ اور (اے نبی!) کتنی ہی بستیاں ہیں جو قوت (اور طاقت) میں تمھاری اس بستی (کے رہنے والوں) سے زیادہ زور والی (یعنی مضبوط) تھیں، جس (بستی والوں) نے تم کو جلاوطن کیا ہے ہم نے ان سب (بستیوں) کو (وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ) ہلاک کر دیا، پھر ان کا کوئی مدد کرنے والا نہ ہوا ﴿۱۳﴾ اب بتاؤ کہ جو لوگ اپنے رب کی طرف سے ایک روشن (یعنی صاف) راستہ پر (چلتے) ہیں کیا وہ لوگ ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جن کے لیے ان کا برا عمل خوش نما بنا دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہوں ﴿۱۴﴾

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ
يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا
فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝۱۵ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓي اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا
لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا
اَهْوَاۗءَهُمْ ۝۱۶ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝۱۷

تقویٰ والے لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں (چلتی) ہیں جو پانی خراب ہونے والا نہیں① اور (بہت ساری) ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ (ذرا) بھی نہیں بدلے گا، اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے (بہت ہی) مزے دار ہوں گی اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف (شفاف اور خالص) ہوگا اور اُن (جنت والوں) کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی، کیا یہ (متقی جنتی) لوگ ان (کافروں) کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور اُن کو گرم پانی پلایا جائے گا تو وہ (پانی) ان کے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا ﴿۱۵﴾ اور (اے نبی!) ان (کافروں) میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جو تمھاری باتوں کو کان سے سنتے ہیں (یعنی منافق لوگ) لیکن جب تمھارے پاس (یعنی مجلس) سے باہر جاتے ہیں تو وہ (منافق) جن کو علم ملا ہے ان سے پوچھتے ہیں کہ: اس شخص (یعنی محمد) نے ابھی ابھی (مجلس میں) کیا کہا تھا؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے ان کو وہ (اللہ تعالیٰ) ہدایت میں ترقی دیتے ہیں اور انھیں ان کے تقویٰ کی توفیق عطا کرتے ہیں ﴿۱۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس پانی کے رنگ، بو، مزہ، ذرا بھی بدلنے والا نہیں۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا
جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا ع
نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

کیا اب یہ (کافر) لوگ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے (اگر قیامت ہی کا انتظار ہے) تو اس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں، پھر جب وہ (قیامت) ان کے پاس آ ہی جائے گی تب ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں سے آئے گا؟ ﴿۱۸﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم (پورا) یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنی (کچھ ظاہری) خطاؤں پر معافی مانگتے رہو اور سب ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لیے بھی (معافی مانگا کرو) اور اللہ تعالیٰ تمھارے آنے جانے کو① اور تمھارے آخری ٹھکانے② کو جانتے ہیں ﴿۱۹﴾

اور ایمان والے کہتے رہتے ہیں کہ: کیا اچھی بات ہو کہ کوئی (نئی) سورت (اللہ تعالیٰ کے یہاں سے) اترے③ پھر جب کوئی محکم④ سورت (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اتاری جاوے اور اس میں لڑائی (یعنی جہاد) کا ذکر ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے (اے نبی!) تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمھاری طرف (بھیانک نظروں سے) تاکنے لگتے ہیں جیسے وہ شخص تاکتا ہے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو⑤ سو ایسے (منافقوں) کے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۲۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے نقل وحرکت کو (تیسرا) تمھارے چلنے پھیرنے کو۔

② یعنی رہنے سہنے اور تمام اعمال۔

③ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ سے اور قرآن سے کامل محبت تھی؛ اس لیے نزولِ قرآن کے دور میں ان کی چاہت یہ رہتی تھی کہ نئی آیت یا سورت اترے جس سے ایمان میں تازگی ہو، ثواب حاصل ہو، نئے احکام پر عمل کریں۔ (دوسرا ترجمہ) کیوں نہیں نازل ہوئی؟

④ یعنی جو منسوخ نہ ہو معنیٰ بالکل ظاہر ہو، جچی تلی ہو۔ ⑤ دشمنوں کا خوف بزدلی اور موت سے نفرت کی وجہ سے ہوتا تھا۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى
قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

(جہاد کی) بات مان لینا چاہیئے اور بھلی بات کہنا چاہیئے پھر جب (جہاد کا) حکم لازم ہو جاوے[1] تو (اس وقت) وہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ (جہاد کا حکم پورا کرنے میں) سچے رہیں تو یہ ان کے لیے بہت اچھا ہو ﴿۲۱﴾ پھر کیا تم سے (ایسی) توقع (لگائی جا سکتی) ہے کہ[2] اگر تم کو حکومت مل جاوے تو تم زمین میں فساد مچاؤ[3] اور اپنے رشتوں کو کاٹ ڈالو[4] ﴿۲۲﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا، پھر ان کو (اللہ تعالیٰ کی باتیں سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دی ﴿۲۳﴾ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ﴿۲۴﴾ یقیناً جو لوگ بھی ہدایت کے ان کے سامنے (اچھی طرح) ظاہر ہو چکنے کے بعد بھی مرتد ہو گئے[5] شیطان نے ان کو پٹی پڑائی[6] اور ان کی امیدوں کو لمبا کر دیا ہے ﴿۲۵﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) پھر جب جہاد کے کام کی تیاری ہو جائے۔
[2] (دوسرا ترجمہ) پھر تم سے یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ۔
[3] یعنی یہ حکومت کے نشے میں آ کر یہ شرارتیں کرو گے۔
[4] (دوسرا ترجمہ) اگر تم لوگ (ایمان یا جہاد سے) منہ پھیراؤ گے تو تم سے کیا یہی توقع رکھی جائے کہ تم زمین میں فساد مچا دو گے اور تم لوگ رشتوں کو کاٹ دو گے (یعنی جہاد چھوڑنے کے نتیجہ میں یہ مظالم عام ہوں گے یا ایمان چھوڑ دو گے تو جاہلیت والی برائیاں آ جائے گی)۔
[5] یعنی دین چھوڑ کر الٹے پھر کر کفر میں چلے گئے۔
[6] (دوسرا ترجمہ) اور شیطان نے ان کو چقمہ دیا ہے۔ (تیسرا) یہ بات ان کو آراستہ کر کے دکھائی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ ع
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

اس کا سبب یہ ہوا کہ ان (منافق) لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو پسند نہیں کرتے ان سے (خفیہ طور پر) یوں کہا کہ: بعض کاموں میں ہم تمھاری بات مانیں گے ③ اور اللہ تعالیٰ ان کی چھپی باتوں کو (اچھی طرح) جانتے ہیں ﴿۲۶﴾ پھر (ان مرتد ہونے والوں کا) اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے اُن (کی روح) کو (اس طرح) قبض کریں گے ④ کہ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے جاتے ہوں گے ﴿۲۷﴾ یہ (سلوک) اس لیے ہوا کہ وہ اس راستہ پر چلے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) کی رضا (حاصل کرنے) کو خود انھوں نے ناپسند کیا؛ اس لیے (اللہ تعالیٰ نے) اُن کے اعمال مٹا دیے ﴿۲۸﴾ کیا جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے (چھپے ہوئے) کینوں (یعنی عداوتوں) کو کبھی ظاہر نہیں کریں گے ﴿۲۹﴾ اور اگر ہم چاہتے تو تم کو وہ (منافق) اس طرح دکھائی دیتے کہ تم ان کو ان کی صورت (یعنی علامت) سے پہچان جاؤ اور اب بھی تم اُن کو (ان کی) بات کے لہجے (یعنی ڈھب، انداز) سے ضرور پہچان ہی جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے کام کو جانتے ہیں ﴿۳۰﴾ اور ہم ضرور تم سب کی آزمائش کریں گے؛ تا کہ ہم (ظاہر کرکے) دیکھ لیویں کہ تم میں کون جہاد کرنے والے ہیں اور (مصیبت میں) ثابت قدم رہنے والے ہیں اور (تا کہ) ہم تمھارے (دوسرے) حالات (یعنی اطاعت اور نافرمانی) کو جانچ لیویں ﴿۳۱﴾

---

③ اسلام اور نبی ﷺ کی دشمنی اور لوگوں کو اسلام سے روکنے والی بات۔ ④ (دوسرا ترجمہ) نکالیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝٣٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝٣٣ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝٣٤ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى
السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے (دین کے) راستے سے (دوسروں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی باوجود یہ کہ ان کے سامنے ہدایت (یعنی دین کی راہ) پوری طرح کھل کر آ گئی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو مٹا دیں گے ﴿۳۲﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو اور تم اپنے اعمال کو برباد مت کرو ﴿۳۳﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا، پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے، تو اللہ تعالیٰ ان کو کبھی معاف نہیں کریں گے ﴿۳۴﴾ سو (اے مسلمانو!) تم ہمت مت ہارو① اور تم (خود کافروں کو) صلح کی دعوت مت دو اور تم ہی سربلند (یعنی غالب) رہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے اعمال (کا ثواب) ہرگز کم نہیں کریں گے ﴿۳۵﴾ (اور) دنیا کی زندگی تو بس کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ والے بن جاؤ گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے اجر (اور ثواب) تم کو دے دیں گے اور تم سے تمھارے (کل) مال کو نہیں مانگیں گے② ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم کمزور (یعنی کم ہمت) مت بنو۔

② یعنی کل مال اللہ تعالیٰ نہیں مانگتے، بس ایک حصہ یعنی زکوۃ، صدقہ، قربانی وغیرہ چاہتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے فائدے کے لیے کبھی تم سے مال طلب نہیں فرماتے، وہ تو تمھارے ہی فائدے کے لیے مال طلب فرماتے ہیں کہ صدقات کا دنیا آخرت میں بڑا فائدہ ہے۔

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا
اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع

(اور) اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے (تمھارے) وہ (کل) مال طلب کرنے لگیں اور تمھارا سب کچھ سمیٹ لیویں① تو تم (میں سے اکثر لوگ) بخیلی کرنے لگو اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے دل کی ناگواریوں کو ظاہر کردیں ﴿۳۷﴾ (اے مسلمانو!) سنو! تم ایسے لوگ ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تب تم میں سے کچھ لوگ (خود) بخیلی کرتے ہیں② اور جو شخص بھی بخیلی کرتا ہے وہ اپنی ذات (کے نقصان) سے ہی بخیلی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز (یعنی کسی کے محتاج نہیں) ہے اور تم لوگ (اسی کے) محتاج ہو، اور اگر تم (اللہ کے دین سے) منہ پھراؤ گے تو وہ تمھاری جگہ دوسری (غیر) قوم کو لے آئیں گے پھر وہ تمھارے جیسے (بخیل اور نافرمان) نہیں ہوں گے ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) طلب کرنے میں مبالغہ سے کام لیوے۔

② یعنی مال ظاہر میں طلب کیا جاتا ہے تو اس سے دین کے متعلق دل کی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے۔

سورۃ الفتح

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ صف یا سورۂ جمعہ کے بعد اور سورۂ توبہ سے پہلے ایک سوتین (۱۰۳) یا (۱۱۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں فتحِ مکہ کی عظیم بشارت کا تذکرہ ہے۔

فتح کا معنیٰ آتا ہے جو بندش ظاہر میں نظر آتی ہے اس کو کھول دینا، دور کر دینا، مصیبتوں کو دور کر دینا اور واقعۃً مکہ کی فتح مسلمانوں کے لیے بہت ساری بندشوں اور مصیبتوں کے دائمی ازالے کا ذریعہ بنی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ
نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ
اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو (حدیبیہ کی صلح کے ذریعہ) ایک کھلی ہوئی (مکہ کی) فتح دے دی① ﴿۱﴾ تاکہ تمھاری اگلی اور پچھلی کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیویں② اور (تاکہ) اپنی نعمت تم پر مکمل کر دیویں؛ اور (تاکہ) تم کو سیدھے راستے پر چلاوے③ ﴿۲﴾ اور (تاکہ) اللہ تعالیٰ تمھاری زبردست مدد کرے④ ﴿۳﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہیں جنھوں نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان (یعنی رحمت، یا وقار، یا تحمل، یا ضبط) پیدا کر دیا؛ تاکہ جو ایمان پہلے سے ان کو حاصل تھا اس کے ساتھ ایمان میں اور بڑھ جاویں اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ (تو ہر چیز کو) جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اے نبی! یقیناً ہم نے تمھارے واسطے صاف صاف فیصلہ کر ڈالا۔ ② کبھی غیر افضل بات پر عمل ہو گیا ہو جو نبوت کی عالی شان کے پیشِ نظر خلاف اولیٰ ہے، اس طرح کی کچھ بات نبوت ملنے سے پہلے اور بعد میں پیش آئی۔ صلح کی برکت سے جب راستے پر امن ہو گئے، لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہونے لگے تو ثواب کی زیادتی اور بعثت کے مقاصد خوب پورے ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح کی خلافِ افضل چیزوں کو معاف کرنے کی بات فرمائی گئی۔ ③ آپ ﷺ پہلے ہی سے سیدھے راستے پر تھے، اب مزید ثابت قدمی میں ترقی ہو رہی ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ کفار کی روک ٹوک آپ کی دعوت سے ختم ہو رہی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو ایسا غلبہ دیوے جس میں عزت ہی عزت ہو۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمھاری ایسی مدد فرمائے جو مدد باعزت (فتح کو شامل) ہو۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۟ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ
السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ
جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ۟ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾

تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کر دیویں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے اُن کی برائیوں کو زائل کر دیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۵﴾ اور تا کہ نفاق والے مردوں کو اور نفاق والی عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو سخت سزا (یعنی عذاب) دیویں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں کیا کرتے ہیں، برائی کا چکر (مصیبت کی شکل میں) انہی پر پڑنے والا ہے① اور اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہوں گے اور ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے ﴿۶﴾ اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۷﴾ (اے نبی!) ہم نے تم کو (قیامت کے دن امت کے اعمال پر) گواہی دینے والا اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۸﴾ تا کہ (اے انسانو!) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو② اور صبح و شام اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتے رہو ﴿۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) برا وقت انہی پر آنے والا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) ان لوگوں پر بری گردش واقع ہونے والی ہے۔

② اللہ تعالیٰ کی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کے دینِ اسلام کی مدد اور خود نبیٔ کریم ﷺ کی بھی مدد کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی تعظیم کرنی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾ سَیَقُوْلُ ع
لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ
ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ
یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا وَّزُیِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ
ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

(اے نبی!) یقیناً جو لوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے، اس کے بعد بھی جو کوئی عہد توڑتا ہے① تو اس عہد توڑنے کا نقصان اسی پر پڑے گا اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد (یعنی قرار) کو پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب بڑا ثواب دیں گے ﴿۱۰﴾

گاؤں کے رہنے والے جو (حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب (مدینہ پہنچتے ہی) تم سے کہیں گے کہ: ہمارے مال (دولت) اور ہمارے گھر والوں نے ہم کو مشغول کر دیا تھا، سو آپ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے اس کوتاہی پر) معافی کی دعا کر دیجیے، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، تم (ان سے) کہو: اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے تمھارے معاملے میں کچھ بھی کرنے کا اختیار رکھتا ہو؛ بلکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس کی اللہ تعالیٰ کو پوری خبر ہے ﴿۱۱﴾ بلکہ (حقیقت ایسی ہے کہ) تم نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ رسول (محمد ﷺ) اور (دوسرے) ایمان والے اپنے گھر والوں کے پاس کبھی لوٹ کر ہی نہیں آئیں گے اور یہی بات تمھارے دلوں کو اچھی بھی لگتی تھی اور تم نے (طرح طرح کے) بد گمانیاں کی تھیں اور تم لوگ (اس طرح کے کفریہ گمان کی وجہ سے) برباد ہونے والی قوم بن گئے② ﴿۱۲﴾

① یعنی اطاعت کے بجائے نافرمانی کرے۔ ② عمانی زبان میں بوراً کا معنیٰ ہے فاسدین۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا۝۱۳ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝۱۴
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۝۱۵ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ

اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا تو (وہ شخص یاد رکھے) یقیناً ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۳﴾ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہے معاف کر دیویں اور جس کو چاہے عذاب دیویں اور اللہ تعالیٰ (تو) بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم والے ہیں ﴿۱۴﴾ جو لوگ (حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ گئے تھے عنقریب جب تم (خیبر کی فتح اور) غنیمت کا مال لینے کے لیے چلو گے تب وہ (تم سے) کہیں گے کہ: ہم کو بھی تمھارے ساتھ چلنے کی اجازت دو، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی (فرمائی ہوئی) بات (یعنی حکم) کو بدل دیں تم کہہ دینا: تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس طرح فرمادیا ہے① اس پر وہ کہیں گے (کہ: یہ بات نہیں)؛ بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو② (حقیقت ایسی نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ خود ہی بات کو بہت کم سمجھتے ہیں ﴿۱۵﴾ (اے نبی! ان) پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے تم کہہ دو کہ: تم کو عنقریب ایسے لوگوں کے مقابلے کی دعوت دی جائے گی جو بڑے سخت لڑنے والے ہوں گے③ تم ان سے جنگ کرتے رہو یا وہ اطاعت قبول کرلیں،

---

① حدیبیہ سے واپسی میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا تھا کہ غزوۂ خیبر میں وہی لوگ ساتھ چلیں گے جو حدیبیہ کے سفر میں تھے۔
② یعنی ہم کو فائدہ ملے اس سے تم کو جلن ہے۔
③ اس دور کی دنیا کی بڑی طاقت خاص کر روم اور فارس کی سلطنت کی طرف اشارہ ہے اور یہ جنگیں زیادہ تر خلافتِ راشدہ میں ہوئی؛ اس لیے کہ تبوک میں باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، اس سے حضراتِ خلفائے راشدین کی دعوت نہ ماننے والوں کے لیے وعید بھی معلوم ہوئی جس سے ان حضرات کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔

فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ
وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي ع ٢ ١٠ النصف
قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ
وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۖ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾

پھر اگر تم (اس وقت جہاد کا) حکم مانو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اچھا بدلہ عطا کریں گے اور اگر تم منہ پھرا لو گے جیسا تم نے اس سے پہلے (حدیبیہ میں) منہ پھرا لیا تھا تو وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو دردناک عذاب دیں گے ﴿١٦﴾ اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جو شخص منہ پھرائے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو دردناک عذاب دیں گے ﴿١٧﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ (ان) ایمان والوں سے خوش ہو گئے جب کہ وہ تم سے (ایک) درخت کے نیچے (جہاد میں جم کر رہنے پر) بیعت کرنے لگے، سو ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اس (اللہ تعالیٰ) کو وہ معلوم تھا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (مسلمانوں) پر دل کا اطمینان اتارا اور ان کو نزدیک کی ایک فتح (خیبر کی) انعام میں عنایت فرمائی ﴿١٨﴾ اور بہت ساری غنیمتیں بھی (دیں) جن کو وہ حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿١٩﴾ اور اللہ تعالیٰ تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ فرما چکے ہیں جن کو تم حاصل کرو گے اور فوری طور پر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو یہ (خیبر کی غنیمت) عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا؛ اور تا کہ یہ (واقعہ) ایمان والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کا) نمونہ بن جائے اور (اس لیے بھی) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (آئندہ ہر کام میں) سیدھے راہ پر چلائیں ﴿٢٠﴾

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ
قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ
الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ
تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

اور دوسری (ایک فتح) بھی ہے جو ابھی تمھارے قابو (یعنی بس) میں نہیں آئی (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اس کو (بھی) اپنی قدرت میں لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور اگر یہ کافر لوگ تم سے لڑتے تو یقیناً وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر اُن کو کوئی حمایت کرنے والا نہ ملتا اور نہ مدد کرنے والا (ملتا) ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ کا یہی دستور ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور میں کسی قسم کی تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے ﴿۲۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے مکہ کی وادی میں① اُن (کافروں) کے ہاتھوں کو تم (مسلمانوں) سے اور تمھارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا، اُن (کافروں) پر تم کو قابو دے چکنے کے باوجود اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے تھے ﴿۲۴﴾ یہ (مکہ والے) وہی تو (لوگ) ہیں جنھوں نے کفر اپنایا اور تم کو مسجدِ حرام سے (روکا) اور قربانی کے جو جانور (حدیبیہ میں) رکے ہوئے تھے اُن کو اپنی جگہ (منیٰ) تک پہنچنے سے روک دیا اور اگر کچھ ایمان والے مرد اور کچھ ایمان والی عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کو تم پہچانتے نہیں تھے کہ (خطرہ یہ تھا کہ خبر نہ ہونے کی وجہ سے) تم ان کو پیس ڈالتے، پھر ان (بے گناہ مسلمانوں) کی وجہ سے تم کو بے خبری میں نقصان (یعنی رنج اور افسوس) پہنچتا (تب تو لڑائی ہو جاتی) (اسی طرح جنگ سے روکنے کی یہ حکمت بھی تھی) تاکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں اپنی رحمت (یعنی ایمان) میں داخل کریں،

---

① یعنی مکہ کے قریب حدیبیہ میں۔

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ ع
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾

(ہاں!) اگر (اس طرح کہ) وہ (ایمان والے) الگ ہو گئے ہوتے تو ہم اُن (مکہ والوں) میں سے جو کافر تھے اُن کو دردناک سزا دیتے ﴿۲۵﴾ پھر جب اِن کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت (یعنی ضد، یا عار، یا غیرت) کو جگہ دی جو جاہلیت (یعنی نادانی) کی حمیت تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور ایمان والوں پر سکینت (یعنی ضبط، یا تحمل، یا اطمینان) کو اتارا اور اُن (مسلمانوں) کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا① اور وہ اسی (تقویٰ کی بات) کے زیادہ حق دار اور اسی کے لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۲۶﴾

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو حقیقت کے بالکل مطابق ہوا کہ تم ضرور ان شاء اللہ! مسجد حرام میں امن وامان کے ساتھ داخل ہوں گے (اس طرح کہ تم میں سے بعض حضرات) اپنے سر منڈواتے اور (کچھ حضرات) بال کٹواتے ہوں گے (اور) تم کو (کسی طرح کا) خوف نہیں ہوگا، سو وہ (اللہ تعالیٰ) ان باتوں کو جانتے ہیں جو تم نہیں جانتے② پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے خواب کو پورا ہونے) سے پہلے ایک بہت قریب کی فتح (یعنی خیبر کی) عنایت کر دی ﴿۲۷﴾

① کلمۂ طیبہ کا تقاضا اطاعت پر جمنا مراد ہے۔

② یعنی سن ۶ ہجری میں عمرہ کیوں نہ ہو سکا اور ۷ ہجری میں ہی کیوں ہوا جو تم نہیں جانتے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ
شَهِیۡدًا ؕ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ
تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ
اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ
شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِهٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِهِمُ
الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾ ع۴

وہ (اللہ تعالیٰ) ایسے ہیں جنھوں نے اپنے رسول کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تاکہ اس (دین) کو (دوسرے) تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کردیویں اور (اس بات کی) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۲۸﴾ (کہ) محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ (یعنی صحابہ) ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت اور آپس میں (ایک دوسرے کے لیے) رحم دل ہیں، تم ان کو دیکھو گے (کبھی) رکوع میں ہیں (کبھی) سجدے میں ہیں (خلاصہ یہ ہے کہ) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا (یعنی خوشنودی) کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، ان کی علامت سجدوں کے اثر (یعنی تاثیر) سے اُن کے چہروں پر (صاف ظاہر ہورہی) ہیں یہ ان (صحابہ) کے اوصاف ہیں جو تورات میں ذکر کیے گئے ہیں اور ان کے اوصاف انجیل میں بھی (ذکر کیے گئے) ہیں کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے (پہلے زمین سے) اپنی کونپل نکالی، پھر اس کو مضبوط کیا، پھر (اور بڑھ کر) موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر اس طرح سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کھیتی کرنے والے (یعنی کسان) خوش ہوتے ہیں؛ تاکہ اللہ تعالیٰ اِن (کی اس ترقی) سے کافروں (کے دلوں) کو غصے میں مبتلا کریں (یا حسد میں جلائے) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اُن کے لیے مغفرت کا اور بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے ﴿۲۹﴾

سورۃ الحجرات

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے،اس میں اٹھارہ(۱۸) آیتیں ہیں۔سورۂ مجادلہ کے بعد اور سورۂ تحریم سے پہلے ایک سو چھ(۱۰۶) یا ایک سو آٹھ(۱۰۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

بنی تمیم کے کچھ لوگوں نے آ کر حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو حجرے کے پیچھے سے آواز لگائی،اس واقعہ کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔

چہار دیواری کے ذریعہ جس کو گھیر لیا جائے اس کو حجرہ کہتے ہیں۔یہ چہار دیواری دوسروں کو آنے سے ''حجر'' یعنی رکاوٹ کا ذریعہ بنتی ہے اور یہ دیوار بنانے میں ''حَجَر'' یعنی پتھر کا استعمال ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۞ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ
يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سننے والے، (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ ہونے دو اور اس (نبی) سے بات کرتے ہوئے اس طرح پکار کر نہ بولو جس طرح تم ایک دوسرے سے پکار کر بولتے ہو① کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جاویں اور تم کو پتہ بھی نہ چلے ﴿۲﴾ یقین رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، ان کے لیے (بڑی) مغفرت ہے اور بڑا ثواب بھی ﴿۳﴾ (اے نبی!) جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے (یا باہر) سے آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے ﴿۴﴾ اور اگر وہ لوگ اس وقت تک (ذرا) صبر کرتے جب تک (خود) تم باہر نکل کر ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور نبی سے بات کرتے ہوئے اس طرح جس طرح تم ایک دوسرے سے کھل کر بات کرتے ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۝٦ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ
فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝٧ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝٨ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ
اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۝٩

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (یعنی گنہگار یا شریر) تمھارے پاس کوئی خبر لے آئے تو (اس کی) اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے پھرو ﴿٦﴾ اور جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں اگر وہ (رسول) تمھاری بات مان لیں تو (خود) تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ؛ لیکن اللہ نے تمھارے لیے (دل میں) ایمان کی محبت بٹھادی اور اس کو تمھارے دلوں کے اندر خوش نما بنادیا اور تمھارے اندر کفر کی اور گناہوں اور نافرمانی کی نفرت بٹھادی، یہی وہ لوگ ہیں جو سیدھے راستہ پر آچکے ہیں ﴿٧﴾ یہ (سب کچھ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٨﴾ اور اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ پڑے تو (اختلاف ختم کراکے) ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو (فریق) زیادتی کر رہا ہے تم اس سے لڑو، یہاں تک کہ وہ (فریق) اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ (زیادتی کرنے والا فریق) لوٹ آوے تو اُن دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور تم (ہر حال میں) انصاف کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں ﴿٩﴾

ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ
نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا
يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

حقیقت تو یہ ہے کہ ایمان والے (آپس میں) بھائی بھائی ہیں؛ اس لیے اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور تم (صلح کرانے میں) اللہ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے ﴿۱۰﴾

اے ایمان والو! مردوں کی کوئی جماعت (دوسرے) مردوں کی کسی جماعت کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے) ان (مذاق اڑانے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے یہاں) بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن عورتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہے) اُن (مذاق اڑانے والیوں) سے (اللہ تعالیٰ کے یہاں) بہتر ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو، ایمان لانے کے بعد فسق (یعنی گناہ) کا نام بہت بُرا ہے اور جو شخص (ایسی عادت سے) توبہ نہیں کرے گا سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو؛ کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوا کرتے ہیں اور (کسی کے) عیب کی تلاش میں مت لگے رہو① اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کریں، کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تم (خود) اس کو تو برا سمجھتے ہو،

---

① جس چیز کو لوگ چھپانے کا اہتمام کرتے ہو اس کو تلاش کرنا یہ تجسس ہے اور مطلقاً تلاش کرنے کو تحسس کہا جاتا ہے، کسی کی ایذا رسانی اور بری سازش سے بچنے کے لیے تجسس جائز ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ
يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے توبہ قبول کرنے والے، (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد (یعنی آدمؑ) اور ایک عورت (یعنی حوّا) سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف (قوموں کی) شاخوں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے؛ تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں بڑا اعزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۳﴾ (بعض) گاؤں (کے رہنے) والے کہتے ہیں کہ: ہم ایمان لے آئے ہیں، تم (اُن سے جواب میں) کہہ دو: تم ایمان تو نہیں لائے ہو، البتہ (یوں) کہو کہ: ہم (کچھ اعمال کی وجہ سے ظاہر میں) مسلمان ہوئے ہیں① اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (صحیح طور پر) اطاعت کرو تو (اللہ تعالیٰ) تمھارے اعمال (کے ثواب) میں ذرا بھی کمی نہیں کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ یقیناً (کامل) ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے (پوری زندگی اسلام کے بارے میں کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال (و دولت) اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا، وہی لوگ ہیں جو (ایمان کی بابت میں) سچے ہیں ﴿۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) لیکن ایسا کہو کہ: ہم (مخالفت چھوڑ کر) بات ماننے والے بن گئے ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ
اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ
ع السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

(ان گاؤں والوں سے) تم کہو کہ: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دے رہے ہو؛ حالاں کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا تم پر احسان جتلاتے ہیں، تم (اُن سے) کہہ دو کہ: اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان مت جتلاؤ؛ بلکہ اگر تم (اپنے ایمان کے دعوے میں) سچے ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی ﴿۱۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی چیز کو جانتے ہیں اور جو کام تم لوگ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۱۸﴾

سورۃ ق

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ مرسلات کے بعد اور سورۂ بلد سے پہلے چونتیس (۳۴) یا انتالیس (۳۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع ہی میں ''ق'' حروفِ مقطعات میں سے ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ اس سورت کو جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھتے تھے، اسی طرح جمعہ کے خطبے میں بھی پڑھتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اس کو پڑھتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قٓ ۟ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ﴿۱﴾ بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ
عَجِیۡبٌ ۚ﴿۲﴾ ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ﴿۳﴾ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ
مِنۡہُمۡ ۚ وَ عِنۡدَنَا کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ ﴿۴﴾ بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ اَمۡرٍ مَّرِیۡجٍ ﴿۵﴾
اَفَلَمۡ یَنۡظُرُوۡۤا اِلَی السَّمَآءِ فَوۡقَہُمۡ کَیۡفَ بَنَیۡنٰہَا وَ زَیَّنّٰہَا وَ مَا لَہَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ق، قسم ہے قرآن مجید کی① ﴿۱﴾ (نبوت کا انکار کرنے کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے) بلکہ اُن (کافروں) کو اس بات پر تعجب ہوا کہ اُن کے پاس انھیں (انسانوں) میں سے (ایمان نہ لانے پر عذاب سے) ایک ڈرانے والا (کیسے) آ گیا؟ اس پر (یہ) کافر لوگ کہنے لگے: یہ تو بڑی عجیب بات ہے ﴿۲﴾ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے (اس وقت پھر سے ہم کو زندہ کیا جائے گا؟) یہ دوبارہ زندہ ہونا تو (ہماری سمجھ سے) بہت دور کی بات ہے ﴿۳﴾ حقیقت یہ ہے کہ زمین ان کے (بدن کے) جن حصوں کو (کھا کر) گھٹا دیتی ہے ہم اس کو (اچھی طرح) جانتے ہیں اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے ﴿۴﴾ بلکہ (بات یہ ہے کہ) جب حق ان کے پاس پہنچا تو (اسی وقت) انھوں نے اس کو جھٹلا دیا تھا، غرض یہ کہ وہ لوگ ایک الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں② ﴿۵﴾ بھلا کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسے (اونچا اور بڑا) بنایا ہے اور ہم نے اس کو رونق (یعنی خوب صورتی) دی ہے اور اس میں (کہیں) کسی قسم کے سوراخ (یا رخنے یعنی پھٹن) نہیں ﴿۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) بڑی شان والے قرآن کی قسم [تیسرا ترجمہ] قسم ہے اس قرآن شریف کی۔

② نبیٔ کریم ﷺ اور قرآن کو کبھی شاعر، شاعری، کبھی جادوگر، جادو اس طرح الگ الگ باتیں کہتے رہتے ہیں۔

وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ ۙ﴿۷﴾
تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الۡحَصِيۡدِ ۙ﴿۹﴾ وَالنَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلۡعٌ نَّضِيۡدٌ ۙ﴿۱۰﴾ رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ
وَاَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّاَصۡحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوۡدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ وَاِخۡوَانُ لُوۡطٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ
كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ﴿۱۴﴾

اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے اور اس (زمین) میں (پہاڑ کے) بھاری بوجھ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں اگائی ہیں ﴿۷﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے① ہر بندے کے لیے (توحید کو) سمجھنے کا ذریعہ بنے اور نصیحت کا سامان بنے② ﴿۸﴾ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اور اناج کے دانے اگائے جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے ﴿۹﴾ اور کھجور کے اونچے اونچے درخت (اگائے) کہ جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں③ ﴿۱۰﴾ (یہ سب کچھ) بندوں کو رزق دینے کے لیے (اگایا ہے) اور (اسی طرح) ہم نے اس (پانی) سے ایک مردہ پڑے ہوئے شہر کو زندہ کر دیا، اسی طرح (مردوں کو زندہ ہو کر مٹی سے) نکلنا ہوگا ﴿۱۱﴾ اِن (مکہ کے کافروں) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور کنویں والوں اور ثمود نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا ﴿۱۲﴾ اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائیوں نے (یعنی برادرانِ وطن نے)④ ﴿۱۳﴾ اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی اِن سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا؛ اس لیے میرے عذاب کا وعدہ (اُن پر) پورا ہو کر رہا⑤ ﴿۱۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے ہر بندے کے لیے (دل کی) آنکھیں کھولنے کا اور نصیحت کا ذریعہ بنے۔
②منیب کا ایک ترجمہ: جو اللہ کی اطاعت کی طرف بہت رجوع کرنے والا ہو۔ ③(دوسرا ترجمہ) جن کے گچھے خوب ملے ہوئے ہوتے ہیں، (تیسرا ترجمہ) ان کا گھابھا خوب گھنا ہوا ہوتا ہے۔ ④صدوم والے لوطؑ کے نسبی بھائی نہیں تھے آپ کی شادی وہاں پر ہوئی تھی، اس سے ایک نکتہ یہ نکلتا ہے کہ بیوی کے بھائیوں کو برادر نسبی جیسے اچھے القاب کہنے چاہیے۔
⑤(دوسرا ترجمہ) اس لیے میں نے جس عذاب کی دھمکی دی تھی وہ (ان پر) سچی ہو کر رہی۔

ۧ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۠﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴿۱۶﴾ اِذْ
يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ﴿۲۱﴾ لَقَدْ
كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ﴿۲۲﴾

بھلا کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں ① (ایسی بات نہیں) بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کے بارے میں دھوکے (یعنی شک) میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۱۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ انسان کو ہم (ہی) نے پیدا کیا ہے اور جو باتیں اس کے دل میں آتی رہتی ہیں ان (خیالات) کو بھی ہم جانتے ہیں اور ہم دھڑکتی رگ (یعنی شہ رگ، جس رگ میں جان ہوتی ہے) سے بھی زیادہ اس (انسان) کے قریب ہیں ﴿۱۶﴾ اس وقت بھی جب (انسان کے اعمال کو) لکھنے والے دو فرشتے لکھ رہے ہوتے ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے ② ﴿۱۷﴾ انسان کوئی لفظ بھی (زبان سے) بول نہیں پاتا؛ مگر اس کے پاس ایک انتظار کرنے والا (یعنی نگران فرشتہ) بالکل تیار (رہتا) ہے ﴿۱۸﴾ اور موت کی سختی سچ مچ آنے ہی والی ہے، (اے انسان!) یہی تو وہ چیز ہے جس سے تو بچتا پھرتا تھا ③ ﴿۱۹﴾ اور صور پھونکا جائے گا، یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا ﴿۲۰﴾ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ (ایک میدانِ قیامت میں) ہانک کر لانے والا (فرشتہ) اور (دوسرا اس کے ساتھ) گواہی دینے والا ہوگا ﴿۲۱﴾ (اور کہا جائے گا) پکی بات یہ ہے کہ تو اس (قیامت کے دن) سے غفلت میں (پڑا ہوا) تھا اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے ④ سو آج تیری نظر خوب تیز ہو گئی ⑤ ﴿۲۲﴾

---

① معلوم ہوا کہ کسی چیز کے بنانے میں تھکن ہوتی ہے اور اس کی باری تعالیٰ سے نفی کی گئی ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) جب دائیں اور بائیں جانب بیٹھے دو (فرشتے اعمال کو) لکھ کر لیتے رہتے ہیں۔ (باقی اگلے صفحے پر)

وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ هٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيۡدٌ ؕ﴿۲۳﴾ اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍ ۙ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ
لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِيۡبِ ۙ﴿۲۵﴾ الَّذِىۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلۡقِيٰهُ فِى الۡعَذَابِ الشَّدِيۡدِ ﴿۲۶﴾
قَالَ قَرِيۡنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَيۡتُهٗ وَلٰكِنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَىَّ
وَقَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَيۡكُمۡ بِالۡوَعِيۡدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَىَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۲۹﴾ ع
يَوۡمَ نَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امۡتَلَاۡتِ وَتَقُوۡلُ هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ ﴿۳۰﴾

اور جو (فرشتہ) اس کے ساتھ رہتا تھا وہ کہے گا کہ: یہ وہ (اعمال نامہ) ہے جو میرے پاس تیار ہے① ﴿۲۳﴾ (فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) تم دونوں ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کٹر کافر (حق کا) پکا دشمن تھا ﴿۲۴﴾ جو (دوسروں کو) بھلائی سے روکنے کا عادی تھا (جو بندگی کی) حد سے باہر جانے والا② (دین میں) شک پیدا کرنے والا تھا ﴿۲۵﴾ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا تھا؛ لہٰذا تم دونوں اس (شخص) کو سخت عذاب میں ڈال دو ﴿۲۶﴾ اس کا ساتھی (یعنی شیطان) بولے گا: اے ہمارے رب! میں نے تو اس کو گمراہ نہیں کیا تھا③ لیکن وہ خود گمراہی میں دور پڑا ہوا تھا ﴿۲۷﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے سامنے تم جھگڑے (کی باتیں) مت کرو④ اور میں پہلے ہی تمھارے پاس عذاب کا وعدہ (یعنی دھمکی) بھیج چکا تھا ﴿۲۸﴾ میرے سامنے بات بدلی نہیں جا سکتی اور میں بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ہوں ﴿۲۹﴾

(اے نبی! وہ وقت یاد رکھنے کے لائق ہے) جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر چکی؟ اور وہ بولے گی: کیا کچھ اور بھی ہے؟ ﴿۳۰﴾

⊃ (تیسرا ترجمہ) جب دو لینے والے (فرشتے) انسان جس عمل میں بھی ہوتا ہے اس کو لیتے رہتے ہیں جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔③ (دوسرا ترجمہ) بھاگتا پھرتا تھا۔④ نیکی سے غفلت اور قیامت سے انکار کا پردہ مراد ہے۔⑤ اس لیے اب قیامت کے مناظر دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔

① (دوسرا ترجمہ) اور اس کا ساتھی کہے گا: یہ وہ (اعمال نامہ) ہے جو میرے پاس تھا حاضر ہے۔② (دوسرا ترجمہ) (شریعت کی حد میں) زیادتی کرنے والا۔③ (دوسرا ترجمہ) میں نے اس کو شرارت میں نہیں ڈالا تھا۔④ معلوم ہوا کہ خاص کر بڑوں کے سامنے جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہوتا، اگرچہ پہلے ہی سے بلاوجہ جھگڑا کرنا مذموم ہے۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝۳۱ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝۳۲ مَنْ
خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝۳۳ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ
الْخُلُوْدِ ۝۳۴ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝۳۷ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝۳۸

اور جنت تقویٰ والوں کے لیے اتنی نزدیک کردی جائے گی کہ وہ کچھ بھی دور نہیں رہے گی ﴿۳۱﴾ (اور کہا جائے گا کہ) یہی وہ (جنت) ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا ہر اس شخص کے لیے جو (اللہ تعالیٰ سے) خوب لو لگانے والا (اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی) حفاظت کرنے والا ہو① ﴿۳۲﴾ جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا ہو اور (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت (یعنی رجوع ہونے) والا دل لے کر آیا ہو ﴿۳۳﴾ تم سب اس (جنت) میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ کی زندگی (کے فیصلے) کا دن ہو گا ﴿۳۴﴾ ان (جنتیوں) کے واسطے اس (جنت) میں جو وہ چاہیں گے وہ ملے گا اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے② ﴿۳۵﴾ اور ہم ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کی طاقت ان (مکہ والوں) سے زیادہ سخت تھی، پھر وہ بہت سارے شہروں میں تلاش کرتے پھرے کہ کیا (ان کے لیے) کوئی بھاگنے کی جگہ ہے؟ ﴿۳۶﴾ یقیناً اس میں اس شخص کے لیے بڑی نصیحت (یعنی عبرت) ہے جس کے پاس (حق سمجھنے والا) دل ہو یا پورے دھیان کے ساتھ (سننے کے لیے) کان لگا دیتا ہو ﴿۳۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا ہے، اور ہم کو تھکان نے چھوا تک نہیں③ ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو (معاصی سے) بہت رجوع کرنے والا ہو (اور اعمال کی) پابندی کرنے والا ہو۔

② جنتیوں کی چاہی ہوئی نعمتوں سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ ایسی نعمتیں عطا فرمائیں گے (جہاں) اس جنتی کا ذہن کبھی بھی نہیں گیا ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم کو تھکان بھی نہیں ہوئی۔

فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ﴿۳۹﴾
وَمِنَ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡہُ وَاَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ﴿۴۰﴾ وَاسۡتَمِعۡ یَوۡمَ یُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّکَانٍ
قَرِیۡبٍ ﴿۴۱﴾ یَّوۡمَ یَسۡمَعُوۡنَ الصَّیۡحَۃَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ
وَاِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ ﴿۴۳﴾ یَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡہُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِکَ حَشۡرٌ عَلَیۡنَا یَسِیۡرٌ ﴿۴۴﴾
نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ یَّخَافُ وَعِیۡدِ ﴿۴۵﴾ ع

سو (اے نبی!) یہ (کافر لوگ) جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر تم صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ﴿۳۹﴾ اور رات کے کچھ حصوں میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں (یعنی نماز) کے بعد بھی (تسبیح کرو) ① ﴿۴۰﴾ اور (اس دن کی بات) ذرا دھیان سے سن جس دن ایک پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا ② ﴿۴۱﴾ جس دن لوگ یقینی طور پر پکار کی آواز سن لیں گے ③ یہ (دن قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا ﴿۴۲﴾ یقیناً ہم ہی زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور سب کو ہم تک پہنچنا ہے، ﴿۴۳﴾ جس دن زمین ان (مردوں) پر پھٹ پڑے گی ④ کہ وہ جلدی سے نکلتے ہوں گے ⑤ یہ (زندہ کرکے) جمع کرنا ہمارے لیے آسان ہوگا ﴿۴۴﴾ وہ (کافر) جو باتیں کرتے ہیں ہم ان کو خوب جانتے ہیں اور (اے نبی!) تم ان پر (دین کے خاطر) زبردستی کرنے والے نہیں ہو؛ لہٰذا تم قرآن کے ذریعہ سے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہو جو میری وعید سے ڈرتا ہے ﴿۴۵﴾

① فرض کے بعد سنن ونوافل کا اہتمام کرو اور فرض نماز کے بعد کی تسبیحات پڑھنا بھی مراد ہوسکتا ہے۔
② حضرت اسرافیل علیہ السلام جب صور پھونکیں گے تو اس کی آواز ایسی بھیانک ہوگی کہ ہر ایک کو نہایت قریب سے وہ آواز آتی ہوئی معلوم ہوگی۔ کہتے ہیں کہ صخرۂ بیت المقدس سے حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آسمان سے زمین کی قریب ترین جگہ بھی یہی ہے؛ یعنی اٹھارہ یا بارہ میل قریب، اس اعتبار سے بھی اس کو مکانِ قریب کہا گیا، اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں آسمان پر یہیں سے تشریف لے گئے، اس سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں قریب کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جس دن لوگ سچ مچ پکار کی آواز سن لیں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اس دن زمین (ان مُردوں) پر سے کھل جائے گی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کہ وہ (قبر سے قیامت کے میدان کی طرف) دوڑتے ہوں گے۔

سورۃ الذاریات

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ احقاف کے بعد اور سورۂ غاشیہ سے پہلے چھیاسٹھ (۶۶) یا (۶۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

جو ہوائیں غبار اور ذرات کو بکھیرتی ہیں اس کو "ذاریات" کہا جاتا ہے اور سورت کی پہلی آیت میں اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا
تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ
مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾
یَسۡـَٔلُوۡنَ اَیَّانَ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے اُن (ہواؤں) کی جو (غبار وغیرہ کو) اڑا کر بکھیر دیتی ہیں ﴿۱﴾ پھر ان کی قسم جو بوجھ اٹھانے والیاں ہیں ﴿۲﴾ پھر نرمی (یعنی آسانی) سے چلنے والیوں کی قسم ﴿۳﴾ پھر ان کی قسم جو حکم سے تقسیم کرتی ہیں ﴿۴﴾ کہ یقیناً تم سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جا رہا ہے وہ سچ ہے[①] ﴿۵﴾ اور بیشک انصاف کا ہونا یقینی چیز ہے[②] ﴿۶﴾ قسم ہے راستوں والے آسمان کی[③] ﴿۷﴾ کہ تم لوگ مختلف باتیں کرنے میں لگے ہوئے ہو[④] ﴿۸﴾ اس (قیامت کو ماننے) سے وہی پھرتا ہے جس کو (سعادت سے) پھیر دیا گیا[⑤] ﴿۹﴾ جو لوگ (عقیدوں کے متعلق) تخمینے لگاتے ہیں[⑥] (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہلاک کر دیے جاویں ﴿۱۰﴾ جو غفلت میں ایسے (ڈوبے) ہیں کہ (سب کچھ) بھول رہے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ پوچھتے ہیں کہ انصاف (یعنی جزا، سزا) کا دن کب ہوگا ﴿۱۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) وہ یقینی طور پر ہونے والا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور (اعمال کا) بدلہ یقیناً ملنے والا ہے۔
③ آسمان میں فرشتوں کے لیے آنے جانے کے لیے راستے بنے ہوئے ہیں، اسی طرح آسمان کے نیچے کھلی فضا میں ستاروں کے راستے بھی متعین ہیں۔ ④ آخرت اور قرآن کے متعلق کفار متضاد باتیں کرتے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) (اس نبی، قرآن، آخرت) کو ماننے سے وہی منہ پھراتا ہے جس کو (ہدایت سے) پھیر دیا گیا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) جو (حق سے) بالکل ہی پھرا ہوا ہوتا ہے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ﴿۱۸﴾ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ
لِّلْمُوْقِنِيْنَ﴿۲۰﴾ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا
ع تُوْعَدُوْنَ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ﴿۲۳﴾

جس دن وہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے ①﴿۱۳﴾ (اور کہا جائے گا کہ) تم اپنی شرارت کا مزہ چکھو، یہی تو وہ (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے ﴿۱۴﴾ یقیناً تقویٰ والے لوگ باغیچوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۱۵﴾ (اس طرح) ان کے رب نے جو کچھ ان کو دیا اس کو وہ (خوشی خوشی) لے رہے ہوں گے؛ اس لیے کہ وہ اس (آخرت) سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے ﴿۱۶﴾ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے ﴿۱۷﴾ اور رات کے آخری حصہ میں وہ استغفار کیا کرتے تھے ﴿۱۸﴾ اور ان کے مال و دولت میں سوال کرنے والوں کا اور محروم ②لوگوں کا حق ہوتا تھا③ ﴿۱۹﴾ اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بہت ساری نشانیاں ہیں ﴿۲۰﴾ اور خود تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں موجود ہیں) کیا پھر بھی تم کو دکھائی نہیں دیتا؟④ ﴿۲۱﴾ اور آسمان ہی میں تمھارا رزق اور جو تم سے (جنت، جہنم اور عذاب کا) وعدہ کیا جاتا ہے وہ سب کچھ ہے ﴿۲۲﴾ سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! (قیامت کی) یہ بات بالکل ایسی ہی حق ہے جیسی کہ تم بول رہے ہو ﴿۲۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس دن وہ آگ پر الٹے سیدھے پڑیں گے۔

② یعنی سوال سے بچنے والے واقعی محتاج۔

③ زکوۃ و صدقات ضرورت مند لوگوں کا حق ہے جو حق پہنچانے کی مال والوں کو توفیق ہو رہی ہے، ورنہ ان ضرورت مندوں پر مال والوں کا کوئی احسان نہیں ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر بھی تم کو سمجھ میں نہیں آتا۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ
قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

(اے نبی!) کیا ابراہیم (علیہ السلام) کے عزت والے مہمانوں کا واقعہ تم کو پہنچا ہے؟ ﴿۲۴﴾
جب وہ (مہمان) ان (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کہا، (اس پر) ابراہیم
(علیہ السلام) نے بھی (جواب میں) سلام کہا (اور ابراہیم علیہ السلام دل میں یا کسی سے یوں کہنے لگے کہ): یہ
انجان (یعنی اجنبی) لوگ ہیں ﴿۲۵﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام) خاموشی سے اپنے گھر والوں کے پاس
گئے اور ایک موٹا بچھڑا (بھونا ہوا) لے کر آئے ﴿۲۶﴾ پھر وہ (بچھڑا) ان کے سامنے رکھا (اور) کہا
کہ: تم لوگ کھاتے کیوں نہیں؟ ﴿۲۷﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے دل میں ان سے ڈرنے لگے
(تب) ان مہمانوں نے کہا کہ: آپ ڈریئے نہیں اور انھوں نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو ایک بڑے
عالم لڑکے (یعنی اسحاق علیہ السلام) کی خوش خبری دی ﴿۲۸﴾ اتنے میں ان (ابراہیم علیہ السلام) کی بیوی
(سارہؓ) زور سے بولتی ہوئی آئی اور اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی کہ: (کیا) ایک بڑھیا
(جو) بانجھ (بھی ہو کیا وہ بچہ جنے گی؟) ﴿۲۹﴾ وہ (مہمان) کہنے لگے کہ: تیرے رب نے اسی طرح
فرمادیا ہے، یقیناً وہ اللہ بڑی حکمت والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۳۰﴾

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ
عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ
فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِیْهَاۤ
اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ﴿۳۷﴾ وَفِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِیْنٍ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی
الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ﴿۴۰﴾ وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ﴿۴۱﴾

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! تم کس مہم (یعنی مشن) پر ہو؟﴿۳۱﴾ اُنہوں نے جواب دیا کہ: ہم ایک مجرم قوم (یعنی قومِ لوط) کے پاس بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾ تاکہ ہم اُن پر مٹی کے پتھر برسائے ﴿۳۳﴾ ان (پتھروں) پر حد سے گزرے ہوئے لوگوں کے لیے تمھارے رب کے پاس سے خاص نشان بھی لگا ہوگا ﴿۳۴﴾ پھر (جب عذاب کا وقت آیا تب) اس (بستی) میں جتنے ایمان والے تھے ہم نے ان کو (وہاں سے بچا کر) نکال دیا ﴿۳۵﴾ اور ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا اور کوئی گھر نہیں پایا ﴿۳۶﴾ اور ہم نے اس (برباد ہو چکی بستی) میں ایسے لوگوں کے لیے (عبرت کی) ایک نشانی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں بھی (ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی) جب ہم نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو فرعون کے پاس کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا تھا ﴿۳۸﴾ پھر اس (فرعون) نے اپنے طاقت کے بل پر منہ موڑ لیا① اور وہ (فرعون) کہنے لگا: یہ (موسیٰ) یا تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے ﴿۳۹﴾ پھر ہم نے اُس (فرعون) کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ ملامت کے لائق تھا② ﴿۴۰﴾ اور عاد کی قوم میں بھی (ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب ہم نے اُن پر ایسی آندھی بھیجی جو خیر (یعنی ہر قسم کے نفع اور برکت) سے خالی تھی ﴿۴۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] پھر فرعون نے اپنی حکومت کے امیروں کے ساتھ منہ موڑ لیا۔

② [دوسرا ترجمہ] اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا (یعنی بربادی کا الزام اس پر ہے)۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا ع
فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى
اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

وہ (آندھی) جس کسی چیز پر سے گزرتی تھی اس کو چورا چورا جیسا کر کے چھوڑتی تھی ﴿۴۲﴾ اور ثمود میں بھی (ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب اُن سے کہا گیا تھا کہ تھوڑے وقت تک مزہ اڑا لو ﴿۴۳﴾ اس پر بھی انھوں نے اپنے رب کا حکم ماننے سے شرارت اختیار کی① پھر ایک ہولناک کڑک نے آ کر ان کو پکڑ لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے② ﴿۴۴﴾ انجام یہ ہوا کہ وہ کھڑے بھی نہیں ہو سکے اور اپنا بچاؤ بھی نہیں کر سکے③ ﴿۴۵﴾ اور ان (قوموں) سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی (ہم ہلاک کر چکے تھے) یقین جانو! وہ (بھی) بڑے نافرمان لوگ تھے ﴿۴۶﴾

اور آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا ہے اور یقیناً ہم (خود) ہی (آسمان میں) وسعت پیدا کرنے والے ہیں④ ﴿۴۷﴾ اور زمین کو ہم نے ہی بچھایا ہے، سو ہم بہت اچھا بچھانے والے ہیں ﴿۴۸﴾ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے؛ تا کہ تم دھیان دو⑤ ﴿۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو⑥ یقیناً میں تم سب کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿۵۰﴾

---

① یعنی مہلت ملی پھر بھی تکبر کرتے رہے۔
② (دوسرا ترجمہ) پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہولناک کڑک نے آ کر پکڑ لیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہم سے بدلہ بھی نہ لے سکے۔④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم تو بڑی قدرت والے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) تا کہ تم سمجھ سے کام لو (تیسرا ترجمہ) تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔
⑥ یعنی توحید کے دلائل اور سابقہ امتوں کے واقعات میں غور کر کے توحید اور اطاعت کی طرف پورے متوجہ ہو جاؤ، گناہوں کو چھوڑ کر توبہ میں جلدی کرو، معاصی کی دعوت دینے والوں سے دور بھاگو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رہو۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۱ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۵۲ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۵۳
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝۵۴ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۵ وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝۵۶ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝۵۷ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝۵۸ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ
فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۵۹ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝۶۰ ع

اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ، یقیناً میں تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے
صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۵۱﴾ (جس طرح یہ کافر لوگ آپ سے کہتے ہیں) اسی طرح اِن
سے پہلے جو (کافر) لوگ تھے اُن کے پاس جو رسول بھی آتے اس کو وہ لوگ جادوگر یا دیوانہ ہی کہتے
تھے① ﴿۵۲﴾ کیا وہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ (نہیں!) بلکہ وہ
سب کے سب شریر لوگ ہیں ﴿۵۳﴾ لہٰذا (اے نبی!) آپ اُن سے بے رخی کا برتاؤ کرو② کیوں
کہ (اب) تم پر کوئی الزام نہیں ﴿۵۴﴾ اور نصیحت کرتے رہو؛ کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ
دیتی ہے ﴿۵۵﴾ اور میں نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے③ ﴿۵۶﴾
میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا اور یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ تو خود ہی
رزاق (یعنی روزی بہت ہی دینے والے) زور والے، مضبوط ہیں ﴿۵۸﴾ تو جن لوگوں نے ظلم کیا
ان کی بھی (سزا کی) باری آئے گی، جیسے ان کے ساتھیوں کی (پہلے زمانے میں) باری آئی تھی؛ اس
لیے وہ مجھ سے مانگنے میں جلدی نہ کریں ﴿۵۹﴾ سو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لیے ان
کے اُس دن (یعنی قیامت کے آنے) سے بڑی خرابی ہوگی جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۶۰﴾

---

① دوسرا ترجمہ: اسی طرح جو (کافر) لوگ اُن سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی رسول ایسے نہیں آئے جس کو ان (کافروں) نے جادوگر یا مجنون نہ کہا ہو۔ ② دوسرا ترجمہ: دھیان ہٹالو (یعنی آپ کی زیادہ توجہ ایمان والوں کی طرف ہو، نہ ماننے والے ضدی کافروں کا زیادہ فکر نہ کرو، سمجھانے کا سلسلہ جاری رہے یہ کافی ہے)۔

③ دوسرا ترجمہ: اور میں نے جنات اور انسانوں کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کیا کریں۔

سورۃ الطور

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اڑتالیس (۴۸) یا انچاس (۴۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ نوح یا سورۂ سجدہ کے بعد اور سورۂ مؤمنون سے پہلے پچھتر (۷۵) یا (۷۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

سریانی اور نبطی زبان میں لفظ طور پہاڑ کے لیے استعمال ہوتا ہے، وادیٔ سینا میں مصر اور مدین کے درمیان واقع ایک مخصوص پہاڑ کی قسم سورت کی پہلی آیت میں کھائی گئی ہے۔

طور کی مزید تفصیل کے لیے دیکھی ہوئی دنیا جلد چہارم میں ملاحظہ کیجیے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو (حجۃ الوداع کے موقع پر) صبح کی نماز میں سورۂ والطور پڑھائی تھی جس کو ام سلمہؓ نے طواف کرتے وقت سنا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ
تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۭ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ
هُمْ فِیْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۭ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے طور (پہاڑ) کی ﴿۱﴾ اور اس کتاب کی① جو ایک کھلے ہوئے صحیفے (یعنی کاغذ) میں لکھی ہوئی ہے ﴿۲﴾ ﴿۳﴾ اور آباد گھر کی② ﴿۴﴾ اور اونچی چھت کی ﴿۵﴾ اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی③ ﴿۶﴾ یقیناً آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا ﴿۷﴾ کوئی اس کو ٹال نہیں سکے گا ﴿۸﴾ جس دن آسمان زور زور سے لرزنے لگے گا ﴿۹﴾ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ﴿۱۰﴾ سو اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۱﴾ جو بے ہودہ نکتہ چینیوں میں مشغول رہتے ہیں④ ﴿۱۲﴾ جس دن اُن لوگوں کو دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیل دیا جائے گا ﴿۱۳﴾ (کہا جائے گا کہ) یہ وہی آگ ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۴﴾ بھلا کیا یہ جادو ہے یا تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا؟⑤ ﴿۱۵﴾

---

① مراد انسانوں کے اعمال نامے یا قرآن ہے۔ ② یعنی ساتویں آسمان پر ملائکہ کا کعبہ۔

③ (دوسرا ترجمہ) پانی سے بھرے ہوئے سمندر کی (جو قیامت کے دن آگ سا بنا دیا جاوے گا۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو بے ہودہ باتوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔

⑤ دنیا میں نظر میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرتے تھے اب بولو۔ (دوسرا ترجمہ) کیا تم کو اب بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى
سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا
كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

اس (آگ) میں داخل ہو جاؤ، پھر تم صبر کرو یا نہ کرو تمھارے لیے دونوں برابر ہے، جیسے اعمال تم کرتے تھے ویسا ہی تم کو بدلہ دیا جائے گا ﴿۱۶﴾ یقیناً تقویٰ والے لوگ باغیچوں میں اور (مختلف قسم کی) نعمتوں میں ہوں گے ﴿۱۷﴾ ان کے رب نے ان کو جس طرح نوازا اور ان کے رب ہی نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا، اس پر وہ لطف اٹھا رہے ہوں گے① ﴿۱۸﴾ (اُن سے کہا جائے گا کہ) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے ﴿۱۹﴾ برابر بچھے ہوئے تختوں پر② تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کی شادی کرا دیں گے ﴿۲۰﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان میں ان کے راستے پر چلی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ (اوپر والے درجہ میں) ملا دیں گے اور ہم ان سے ان (متبوعین) کے اعمال میں سے کوئی عمل کم نہیں کریں گے، ہر آدمی اپنے کمائے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے③ ﴿۲۱﴾ اور ہم لگاتار میوے اور گوشت جو بھی ان کا دل چاہے گا دیتے رہیں گے ﴿۲۲﴾ وہ اس (جنت) میں شراب کے جام پر (مزے لینے کے لیے) آپس میں چھینا جھپٹی (بھی) کریں گے، اس (شراب) میں نہ بکواس ہے اور نہ کوئی گناہ ہوگا ﴿۲۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ خوش ہوں گے (تیسرا) میوے کھا رہے ہوں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر (تیسرا) نہایت سلیقہ سے بچھی ہوئی اونچی بیٹھکوں پر۔ ③ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی، کسی کے گناہ کسی پر نہیں ڈالے جاویں گے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا
عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَا ع
أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ
الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم
بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۳۲﴾

اور ان کے آس پاس ان کے چھوکرے (ان کی خدمت کے لیے) پھرتے ہوں گے، وہ ایسے (خوب صورت) ہوں گے جیسے چھپے ہوئے موتی① ﴿۲۴﴾ اور وہ (جنتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں (حال واحوال) پوچھتے ہوں گے ﴿۲۵﴾ وہ کہیں گے کہ: ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اپنے گھر والوں میں (آخرت کے انجام کے بارے میں) ڈرتے رہتے تھے② ﴿۲۶﴾ آخر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ﴿۲۷﴾ یقیناً ہم اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) ان (اللہ تعالیٰ) کو پکارا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) بڑا محسن، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۸﴾

سو (اے نبی!) تم نصیحت کرتے رہو، کیوں کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہو، نہ تو مجنون ہو ﴿۲۹﴾ کیا وہ لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ (شخص) شاعر ہے جس پر ہم زمانے کی گردش (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہو کہ: تم انتظار کرو، سو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ﴿۳۱﴾ کیا ان کی عقلیں ان کو اس طرح کی باتیں سکھلاتی ہیں③ یا وہ خود شریر لوگ ہیں ﴿۳۲﴾

---

① غِلْمان سے مراد کم عمر کھلتے نوجوان لڑکے۔

② معلوم ہوا کہ گھر والوں کے ساتھ رہ کر اللہ سے ڈرتے ہوئے گھر والوں کے حقوق ادا کرنا یہ بھی ایک اہم ذمہ داری ہے۔③ [دوسرا ترجمہ] کیا ان کو ان کی عقلیں ایسی چیز کرنے کو کہتی ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾
اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا
يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ
الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ
يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾

یا وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے وہ (قرآن) خود سے گھڑ لیا ہے؛ بلکہ وہ لوگ (ضد میں)
ایمان نہیں لا رہے ہیں ﴿۳۳﴾ سو اگر وہ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہوں تو اس (قرآن) جیسا
کوئی کلام وہ (خود بنا کر) لے آویں ﴿۳۴﴾ کیا وہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا
ہو گئے ہیں یا وہ خود (اپنے) پیدا کرنے والے ہیں ﴿۳۵﴾ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا
کیا ہے؛ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں کرتے ﴿۳۶﴾ کیا ان (لوگوں) کے پاس تمھارے
رب (کی نعمتوں اور رحمتوں) کے خزانے ہیں یا وہ داروغے (یعنی تصرف کرنے کا اختیار رکھنے والے)
بنے ہوئے ہیں ﴿۳۷﴾ کیا ان لوگوں کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی باتیں)
سن لیتے ہیں، (اگر ایسا ہے) تو ان میں سے جو (آسمان کی باتیں) سن کر آتا ہے وہ (اس پر) کھلی
ہوئی دلیل پیش کر دے ﴿۳۸﴾ کیا اس (اللہ تعالیٰ) کے حصے میں بیٹیاں ہیں اور تمھارے حصے میں
بیٹے ہیں؟ ﴿۳۹﴾ (اے نبی!) کیا تم ان سے (تبلیغ پر) بدلہ (یعنی معاوضہ) مانگتے ہو جس کی وجہ
سے وہ تاوان کی بوجھ میں دبے جا رہے ہوں؟ ﴿۴۰﴾ یا ان کے پاس کوئی غیب کا علم ہے جس کو وہ لکھ
لیتے ہوں؟ ﴿۴۱﴾ یا وہ لوگ کوئی مکر (یعنی برائی کا داؤ) کرنا چاہتے ہیں؟ تو (حقیقت میں) جو لوگ
کافر ہیں وہ خود ہی برائی کے داؤ میں پڑیں گے ① ﴿۴۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں، سو جو لوگ کافر ہیں وہ خود ہی برائی کی چال میں پڑیں گے (یعنی پھنسیں گے)

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ
سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ
يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ
ع بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خدا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کے شرک سے پاک ہیں ﴿۴۳﴾ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھ بھی لیں تو یہی کہیں گے کہ: یہ تو گہرا بادل ہے①﴿۴۴﴾ سو (اے نبی!) ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش گم کردئے جائیں گے②﴿۴۵﴾ جس دن ان کی مکاری ان کو کچھ کام نہیں آئے گی اور (کہیں سے) ان کو مدد بھی نہیں پہنچے گی ﴿۴۶﴾ اور ظالموں کو اس سے پہلے بھی ایک عذاب (دنیا میں) ہونے والا ہے؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگوں کو پتہ نہیں ہے ﴿۴۷﴾ اور تم اپنے رب کے حکم پر جمے رہو؛ کیوں کہ تم ہماری نگرانی میں ہو③ اور جب تم (آرام یا مجلس سے) اٹھتے ہو اس وقت اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ﴿۴۸﴾ اور رات کے کسی حصے میں بھی اور ستارے ڈوبتے ہیں اس وقت بھی اس (اپنے رب) کی تسبیح کرو ﴿۴۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یہ تو تہہ بہ تہہ جما ہوا بادل ہے (یعنی وہ لوگ تاویل کے ماہر ہیں)۔
② دوسرا ترجمہ: اڑادئے جائیں گے۔
③ [دوسرا ترجمہ] آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیجیے؛ کیوں کہ آپ ہماری حفاظت میں ہو۔

سورة النجم

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں باسٹھ (۶۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ اخلاص کے بعد اور سورۂ عبس سے پہلے تئیس (۲۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

کہتے ہیں کہ: معراج کے بعد یہ سورت نازل ہوئی، اس سورت کی پہلی ہی آیت میں نجم کی قسم کھائی گئی ہے۔ نجم تارے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی، اور اس میں سجدۂ تلاوت ادا کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب حاضرین مجلس (مؤمنین و مشرکین) نے سجدہ کیا بجز ایک قریشی بڑھے کے جس نے زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھا کر پیشانی سے لگالی، اور کہا کہ: مجھے یہی کافی ہے، حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ: پھر میں نے اس شخص کو حالتِ کفر میں مقتول پڑا ہوا دیکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ
هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ
الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے ①﴿۱﴾ (اے مکہ والو!) تمھارے ساتھ رہنے والے (یعنی حضرت محمد ﷺ) نہ تو راستہ بھولے اور نہ تو غلط راستہ پر چلے ﴿۲﴾ اور نہ وہ اپنے نفس کی خواہش سے کچھ بولتے ﴿۳﴾ وہ تو ایک وحی ہے جو (ان کی طرف) بھیجی جاتی ہے ﴿۴﴾ ایک مضبوط طاقت والا (فرشتہ) ان کو سکھلاتا ہے ﴿۵﴾ جو زور والا ہے، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا②﴿۶﴾ اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا ﴿۷﴾ پھر وہ (فرشتہ) نزدیک آیا اور جھک پڑا③﴿۸﴾ یہاں تک کہ وہ دو کمانوں کے فاصلے کے برابر رہ گیا؛ بلکہ اس سے بھی کم ﴿۹﴾ پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے بندے پر جو وحی بھیجنی تھی بھیجی ﴿۱۰﴾ جو کچھ اس (رسول) نے دیکھا دل نے (اس کو سمجھنے میں) غلطی نہیں کی ﴿۱۱﴾ کیا پھر بھی تم اس (رسول) سے اس کی دیکھی ہوئی چیز کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ ﴿۱۲﴾ اور پکی بات ہے کہ اس (رسول) نے اس (فرشتے) کو (اصلی شکل میں) ایک اور مرتبہ بھی دیکھا ہے ﴿۱۳﴾ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس④﴿۱۴﴾ اس (بیری) کے پاس آرام سے رہنے کی جنت ہے ﴿۱۵﴾ اس وقت اس بیری پر وہ چیزیں چھائی ہوئی تھیں جو بھی (اس پر) چھائی ہوئی تھیں⑤﴿۱۶﴾

---

①یعنی غروب ہونے لگے۔②(دوسرا ترجمہ) پھر وہ سامنے آ گیا۔③(دوسرا ترجمہ) اتر آیا۔(باقی) ➡

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ
وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ
ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِىَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ
لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ ع
شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۤئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾

(رسول کی) آنکھ نہ ہٹی اور نہ (مقصد سے) آگے بڑھی ① ﴿۱۷﴾ پکی بات یہ کہ اس (رسول) نے اپنے رب (کی قدرت کے عجائبات یا نشانیوں کو یا اس) کے بڑے بڑے نمونے دیکھے ﴿۱۸﴾ کیا بھلا تم نے لات اور عزیٰ ﴿۱۹﴾ اور اس ایک اور تیسرے منات (کے حال) پر غور کیا؟ ﴿۲۰﴾ کیا تمھارے لیے بیٹے (طے کر کے رکھے) ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے بیٹیاں ہیں؟ ﴿۲۱﴾ یہ تو بہت بھونڈی (انصاف سے دور) تقسیم ہوئی ﴿۲۲﴾ یہ سب تو بس نام ہی ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں اتارا، یہ (کافر) لوگ محض گمان (بے بنیاد خیالات) اور نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں اور پکی بات یہ ہے کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے (صحیح) ہدایت آچکی ہے ﴿۲۳﴾ کیا انسان کی ہر تمنا (چاہی ہوئی بات) پوری ہوا کرتی ہے؟ ﴿۲۴﴾ (ایسا نہیں ہے) کیونکہ آخرت اور دنیا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں ﴿۲۵﴾

اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں جن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی؛ مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں (سفارش کو) چاہیں اور پسند کریں (سفارش کرنے کی) اجازت دیوے ﴿۲۶﴾ یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے عورتوں والے نام رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾

➲ ④ (دوسرا) اس بیر کے درخت کے پاس جو حد کی انتہا کے پاس واقع ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جس وقت اس (بیری) کو ڈھانک رکھا تھا جس نے بھی ڈھانک رکھا تھا۔ (اس صفحے کا حاشیہ): ① [دوسرا ترجمہ] نہ چکرائی نہ آگے بڑھی۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ
مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ
اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا
اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ
اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۚ﴿۳۲﴾

حالاں کہ ان کو اس (بات) کا ذرا بھی علم (یعنی خبر) نہیں ہے، وہ لوگ صرف (بے بنیاد) خیالات (یعنی وہم وگمان) پر چلتے ہیں اور حق کے مقابلے میں بے بنیاد خیالات ذرا بھی کام نہیں آسکتے ﴿۲۸﴾ سو تم ایسے شخص پر دھیان مت دو جس نے ہماری نصیحت سے منہ پھرالیا اور وہ دنیوی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا① ﴿۲۹﴾ بس ان (لوگوں) کے علم (یعنی سمجھ) کی یہیں تک پہنچ ہے، یقینا تمھارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں اس کو جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے اور وہی خوب جانتے ہیں کہ کس نے (صحیح) راستہ پایا ﴿۳۰﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے برے کام کیے ان کو ان کے کیے کی سزا دیوے اور جنھوں نے نیک کام کیے ان کو بہترین بدلہ دیوے ﴿۳۱﴾ جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں؛ مگر یہ کہ کوئی معمولی گناہ (کبھی ہو جاوے)، یقین رکھو! تمہارے رب کی مغفرت بہت وسیع ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس وقت سے اچھی طرح سے جانتے ہیں جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچہ (کی شکل میں) تھے؛ لہٰذا تم اپنی خوبیاں بیان مت کرو② وہ (اللہ تعالیٰ) خوب اچھی طرح جانتے ہیں کون متقی ہے ﴿۳۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور دنیوی زندگی کے سوا (اس کا) کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) لہٰذا اپنے آپ کو پاکیزہ مت بتاؤ (تیسرا ترجمہ) تم اپنے آپ کو مقدس مت بتاؤ۔

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾
أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ
الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ
وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ
النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾

(اے نبی!) کیا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے (دینِ حق سے) منہ پھرا لیا؟
﴿۳۳﴾ اور تھوڑا سا (مال) دیا، پھر (دینا) بند کر دیا ﴿۳۴﴾ کیا اس کے پاس غیب کا علم (کسی صحیح
ذریعہ سے آیا) ہے کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہو؟ ﴿۳۵﴾ کیا اس کو ان (مضامین) کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ
(علیہ السلام) کے صحیفوں میں مذکور ہیں ﴿۳۶﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) کے (صحیفوں میں بھی ہیں) جو مکمل
وفادار تھے ① ﴿۳۷﴾ (وہ) یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
﴿۳۸﴾ اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی کوشش کا بدلہ ہی ملتا ہے ② ﴿۳۹﴾ اور یہ کہ اس (انسان) کی
کوشش عنقریب ضرور دیکھی جائے گی ③ ﴿۴۰﴾ پھر اس کو پورے پورا بدلہ دیا جائے گا ﴿۴۱﴾ اور یہ
کہ آخر (سب کو) تمھارے رب ہی کے پاس پہنچنا ہے ﴿۴۲﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ہنساتے
اور رلاتے ہیں ﴿۴۳﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) موت دیتے ہیں اور زندگی بخشتے ہیں ﴿۴۴﴾ اور
یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) جوڑا یعنی نر اور مادہ پیدا کرتے ہیں ﴿۴۵﴾ ایک نطفے سے (پیدا کرتے
ہیں) جب وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے ﴿۴۶﴾ اور یہ کہ دوسری مرتبہ پیدا کرنا بھی انھوں نے اپنے ذمے
میں لے لیا ہے ﴿۴۷﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) مال دار بناتے ہیں اور (دولت دے کر اس کو)
محفوظ کراتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) شعریٰ ستارے کے رب ہیں ﴿۴۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] جس نے ہر حکم کو پورا کیا۔ ② ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ: یہ آیت ”والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الخ“ سے منسوخ ہے۔ اور بعض لوگوں نے سعی سے سعیِ ایمانی مراد لی ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] دکھائی جائے گی۔

وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ
تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ
ع سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدۃ

اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) نے پہلے زمانے کی قومِ عاد کو ہلاک کیا ﴿۵۰﴾ اور ثمود کو بھی (اسی اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا) پھر (اُن قوموں میں سے) کسی کو باقی نہیں چھوڑا ﴿۵۱﴾ اور (عاد اور ثمود سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) یقیناً وہ سب کے سب بڑے ظالم اور بہت زیادہ شریر تھے ﴿۵۲﴾ اور (اللہ تعالیٰ نے) الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا ① ﴿۵۳﴾ پھر ان (بستی) کو جس (خوفناک) چیز نے ڈھانپا وہ ان کو ڈھانپ کر ہی رہی ② ﴿۵۴﴾ لہذا (اے انسان!) تو اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں میں شک (وانکار) کرتا رہے گا؟ ﴿۵۵﴾ یہ (نبی بھی) پہلے ڈرانے والے (نبیوں) کی طرح ایک ڈرانے والے ہیں ﴿۵۶﴾ جو (قیامت) جلدی آنے والی ہے وہ قریب آ پہنچی ہے ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں ③ ﴿۵۸﴾ کیا بھلا تم اس بات (یعنی قرآن) سے تعجب کرتے ہو؟ ﴿۵۹﴾ اور (مذاق کرتے ہوئے) تم ہنستے ہو اور تم لوگ روتے نہیں ہو ﴿۶۰﴾ اور تم لوگ (تکبر کے ساتھ) غفلت (یعنی بے فکری) کا برتاؤ کرتے ہو ④ ﴿۶۱﴾ بس اب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو اور تم (اس کی) عبادت کرو ﴿۶۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور الٹی ہوئی بستیوں کو پٹخ دیا۔

② [دوسرا ترجمہ] (بستی) پر (خوفناک چیز) آ پڑی وہ آ کر ہی رہی۔

③ [دوسرا ترجمہ] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو کھولنے والا نہیں (یعنی وقتِ مقررہ پر قیامت کو اللہ تعالیٰ ہی ظاہر فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا۔

④ [دوسرا ترجمہ] اور تم (اطاعت کے بجائے) گانے بجانے (یا کھیل تماشے) میں پڑے رہتے ہو۔

سورۃ القمر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچپن (۵۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ طارق کے بعد اور سورۂ ص سے پہلے سینتیس (۳۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

ہر مہینے کی تیسری تاریخ سے یا تیسری تاریخ کے بعد سے مہینے کی آخری تاریخ تک کے چاند کو ''قمر'' کہتے ہیں۔ ہاں! چودھویں تاریخ کے چاند کو ''بدر'' اور شروع کی تاریخ کے چاند کو ''ہلال'' کہا جاتا ہے۔ سورۂ قمر، رحمٰن اور واقعہ ان تینوں سورتوں میں لفظ ''اللہ'' نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②
وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ
مُزْدَجَرٌ ④ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑤ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ
نُّكُرٍ ⑥ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ⑦

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قیامت قریب آچکی ہے اور چاند پھٹ گیا ﴿۱﴾ اور (اِن کافر لوگوں کا حال یہ ہے کہ) اگر کوئی معجزہ وہ دیکھتے بھی ہیں تو منہ پھرا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: یہ تو پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے[①] ﴿۲﴾ اور انھوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنے نفس کی خواہشات پر چلے اور ہر کام کی ایک حد ہے جہاں وہ ٹھہرنے والا ہے[②] ﴿۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (کافر لوگوں) کے پاس (پچھلی قوموں کے) اتنے واقعات پہنچ چکے ہیں کہ ان میں تنبیہ کی بڑی باتیں ہیں ﴿۴﴾ (یعنی دل میں) اتر جانے والی حکمت کی باتیں موجود تھیں[③] پھر بھی ڈرانے والی باتوں نے (ان کو) کوئی نفع نہیں دیا[④] ﴿۵﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم ان کی پرواہ مت کرو، جس دن ایک پکارنے والا (فرشتہ) ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ﴿۶﴾ یہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹڈی ہر طرف پھیل جاتی ہے ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ تو ایک مضبوط جادو ہے، اس صورت میں ''مِرَّۃٌ'' سے مشتق ہوگا جس کے معنی آتے ہیں مضبوط اور قوی ہونے کے، ایک معنی دائمی کے بھی آتا ہے۔ ② دوسرا ترجمہ: ہر کام ایک وقت پر ٹھہرا رکھا ہے (یعنی ان پر عذاب ایک وقت پر آئے گا، اللہ کے علم میں ان کی گمراہی اور ہلاکت جو طے شدہ ہے وہ کسی طرح ٹلنے والی نہیں، ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے؛ لہٰذا حضور ﷺ جو فرمارہے ہیں اور کافر جو کررہے ہیں اس کا انجام عنقریب معلوم ہوجائے گا، ہر کام اپنی انتہا پر پہنچ کر صاف ہوجاتا ہے اور بناوٹ کا پردہ زائل ہوجاتا ہے ③ (دوسرا ترجمہ) اعلیٰ درجے کی حکمت کی باتیں موجود ہیں۔ ☚

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۸ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۹ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۱۰
فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۱۱ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ
قَدْ قُدِرَ ۱۲ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۱۳ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ
كُفِرَ ۱۴ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۱۵ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۱۶

(قیامت کو نہ ماننے والے اس) پکارنے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے، کافر لوگ کہتے جائیں گے: یہ بڑا سخت دن آ گیا ﴿۸﴾ ان (موجودہ کافروں) سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم جھٹلانے کا کام کر چکی ہے، سو انھوں نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہنے لگے کہ: یہ تو دیوانہ ہے اور ان کو دھمکیاں دی گئیں① ﴿۹﴾ پس اس (نوح علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ: میں عاجز (یعنی بے بس) ہو گیا ہوں② اب آپ ہی ان سے بدلہ لے لیجیے ﴿۱۰﴾ سو ہم نے بہت زیادہ برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول ڈالے ﴿۱۱﴾ اور ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشمے بہا دیے③ پھر (بارش اور زمین کا) پانی (مل کر) اس (عذاب کے) کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقدر ہو چکا تھا ﴿۱۲﴾ اور ہم نے اس (نوح) کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر دیا ﴿۱۳﴾ جو کشتی ہماری حفاظت (یعنی نگرانی) میں چلتی تھی اس (نبی) کی طرف سے بدلہ لینے کے لیے جن کے ساتھ کفر (یعنی انکار) کیا گیا④ ﴿۱۴﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس (کشتی اور طوفان کے واقعے) کو (عبرت حاصل ہو سکے ایسی) نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ﴿۱۵﴾ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ﴿۱۶﴾

⬅ ④ دوسرا ترجمہ: پھر ڈرانے والوں نے ان کو کوئی نفع نہیں پہنچایا۔

① [دوسرا ترجمہ] ان کو جھڑک ڈالا۔ ② یعنی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

③ [دوسرا ترجمہ] اور ہم نے زمین کے چشموں کو جاری کر دیا۔

④ [دوسرا ترجمہ] جن کی قدر نہ کی گئی (یعنی ناشکری کی گئی)۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
ع لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ
اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۱۷﴾ عاد (کی قوم) نے بھی (نبی کو) جھٹلانے کا کام کیا، سو (دیکھو!) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۱۸﴾ یقیناً ہم نے ایک مسلسل نحوست کے دن میں ان پر تیز آندھی والی ہوا بھیجی ﴿۱۹﴾ جو (ہوا) لوگوں کو (اس طرح) اکھاڑ پھینک دیتی تھی جیسے کہ وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے تنے ہوں ﴿۲۰﴾ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۲۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا، اب کیا کوئی ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۲۲﴾

قومِ ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلانے کا کام کیا① ﴿۲۳﴾ چناں چہ وہ کہنے لگے کہ: کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک ایسے آدمی کی بات ماننے لگیں؟ جو تن تنہا ہے، (ایسا کریں گے تو) اس وقت ہم بڑی غلطی (یعنی گمراہی) اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے② ﴿۲۴﴾ کیا ہم سب میں سے اسی (ایک آدمی) پر نصیحت (یعنی وحی) اتار دی گئی (یہ بات نہیں) بلکہ وہ شخص بڑا جھوٹا، بڑائی مارنے والا ہے ﴿۲۵﴾③

---

① اسی طرح جن چیزوں سے انکو ڈرایا گیا تھا یعنی جہنم، آخرت، عذاب کو بھی انھوں نے جھٹلایا۔

② [دوسرا ترجمہ] اور (ہم) آگ میں پڑ جائیں گے (اللہ تعالیٰ کے نبی ان کو فرماتے کہ: میری بات مان لو؛ ورنہ آگ میں ڈالے جاؤ گے تو وہ جواب میں کہنے لگے: اگر ہم نے تمھاری بات مانی تو ہم آگ میں ڈالے جائیں گے ایسی الٹی بات کہی۔

③ (دوسرا ترجمہ) خود پسند، شیخی مارنے والا۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا
صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ
نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾

(ہم نے نبی صالح (علیہ السلام) سے کہا) عنقریب کل ہی ان کو پتہ چل جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا اور بڑائی مارنے والا ہے؟ ﴿۲۶﴾ ہم ان کی آزمائش کے طور پر (ان کے پاس ان کے مانگنے کے مطابق) اونٹنی بھیج رہے ہیں؛ اس لیے تم (ہوشیاری سے) ان کو دیکھتے رہو اور تم صبر سے کام لو ﴿۲۷﴾ اور ان لوگوں کو بتلادو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم کردیا گیا ہے، ہر (پانی کے) باری والے کو (اپنی باری پر) حاضر ہونا ہے ﴿۲۸﴾ پھر انھوں نے اپنے ساتھی (یعنی رفیق قُدار) کو پکارا، پھر اس نے (اونٹنی پر) ہاتھ چلایا ① اور (اونٹنی کو) کاٹ ڈالا ﴿۲۹﴾ سو (تم دیکھو!) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۳۰﴾ یقینی بات ہے کہ ہم نے ان پر ایک ہولناک آواز (یعنی فرشتہ کی چنگھاڑ) کو مسلط کیا جس سے وہ ایسے ہو گئے جیسے (کسی باڑھ لگانے والے کی) باڑھ کا چورا ہو جاتا ہے ﴿۳۱﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۳۲﴾ لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی سوائے لوط کے گھر والوں کے، ان کو ہم نے رات کے آخری وقت میں بچالیا ② ﴿۳۴﴾ یہ ہماری طرف سے ایک نعمت تھی ③ جو لوگ شکر کرتے ہیں ہم اُن کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ﴿۳۵﴾

---

① یعنی تلوار سے وار کیا۔ ② مراد مؤمنین جو آپ کی نبوت کو ماننے والے تھے۔
③ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچالیا۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝۳۶ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ
اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۳۷ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳۸ فَذُوْقُوْا
ع عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۳۹ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۴۰ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ
فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝۴۱ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۴۲ اَكُفَّارُكُمْ
خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓىِٕكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝۴۳ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝۴۴

اور پکی بات یہ ہے کہ اس (لوط علیہ السلام) نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا؛ مگر انھوں نے ڈرانے میں جھگڑے کھڑے کیے① ﴿۳۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ بری نیت سے ان (لوط علیہ السلام) کے مہمانوں کو ان (لوط) سے مانگنے لگے، جس پر ہم نے ان کی آنکھیں مٹادی② سو تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ﴿۳۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ صبح سویرے ہی ان پر ایسا عذاب آپڑا جو جم کر (یعنی ٹھہر کر) رہ گیا③ ﴿۳۸﴾ سو تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ﴿۳۹﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنادیا، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۴۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے (یعنی رسول) پہنچے④ ﴿۴۱﴾ (مگر) انھوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے ان کو ایسی پکڑ میں لے لیا جو ایک زبردست اقتدار والے کی پکڑ ہوتی ہے⑤ ﴿۴۲﴾ کیا تمھارے کافر ان (گزرے ہوئے کافروں) سے اچھے ہیں؟⑥ کیا تمھارے لیے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی کا پروانہ (لکھ دیا گیا) ہے؟ ﴿۴۳﴾ یا اِن کا (یہ) کہنا ہے کہ ہم بدلہ لینے والی جماعت ہیں⑦ ﴿۴۴﴾

① یعنی بے کار شک اور جھگڑے کر کے انکار کرنے لگے۔ ② [دوسرا ترجمہ] اندھی کردی (تیسرا ترجمہ) چوپٹ کردی۔
③ [دوسرا ترجمہ] اور صبح سویرے ہی ان پر ہمیشہ رہنے والا عذاب آپڑا۔ ④ [دوسرا ترجمہ] اور پکی بات یہ ہے کہ فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والی (چیزیں) پہنچی۔ ⑤ [دوسرا ترجمہ] پھر ہم نے ان کو زبردست قابو میں کر کے پکڑ لیا۔
⑥ [دوسرا ترجمہ] کہ یہ موجودہ کافر کفر اور نافرمانی کرے پھر بھی ان کو سزا نہ ہو؟ ⑦ [دوسرا ترجمہ] یا ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسی جماعت ہیں جو اپنا بچاؤ خود کرلیں گے [تیسرا ترجمہ] یا ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہیں گے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ
الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ
سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَاۤ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ
مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع

سوعنقریب اس مجمع (یعنی جماعت) کو شکست دی جائے گی اور وہ سب پیٹھ پھرا کر بھاگیں گے ①
﴿۴۵﴾ (یہی نہیں)؛ بلکہ ان کے (اصلی) وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی ہی سخت،
بہت کڑوی (یعنی ناگوار) ہے ﴿۴۶﴾ حقیقت میں گنہگار لوگ (بڑی) گمراہی اور جہالت میں پڑے
ہوئے ہیں ② اور حقیقت میں گنہگار لوگ (دنیا میں) بڑی غلطی میں ہیں ﴿۴۷﴾ جس دن وہ آگ میں
اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے (اور ان کو کہا جائے گا کہ) آگ کے لپٹنے کا مزہ چکھو ﴿۴۸﴾ یقینا ہم
نے ہر چیز کو ایک (خاص) اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے ﴿۴۹﴾ اور ہمارا حکم تو بس ایک ہی مرتبہ
آنکھ جھپکنے کی طرح ہو جاتا ہے ﴿۵۰﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھاری جماعت کے لوگوں کو پہلے ہی
(اپنے عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں ③ تو (بتاؤ) کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ ﴿۵۱﴾ اور
جو چیز انھوں نے کی وہ اعمال ناموں میں (لکھی گئی) ہے ﴿۵۲﴾ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی
ہے ﴿۵۳﴾ یقینا تقویٰ والے لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ﴿۵۴﴾ سچی عزت والی بیٹھک
میں ④ ایسے بادشاہ کے نزدیک جن کا سب پر قبضہ ہے ⑤ ﴿۵۵﴾

① جیسے غزوۂ احزاب میں ہوا۔ ② [دوسرا ترجمہ] (آخرت میں) بھڑکتی ہوئی آگ میں ہیں۔
③ [دوسرا ترجمہ] پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھارے جیسے کافر لوگوں کو (پہلے ہی عذاب میں) ہلاک کر چکے ہیں۔
④ [دوسرا ترجمہ] عمدہ مقام میں۔
⑤ [دوسرا ترجمہ] جن کے قبضے میں سارا اقتدار ہے [تیسرا ترجمہ] جو بڑے قدرت والے ہیں۔

سورة الرحمن

(المدنية)

یہ سورت مکی ہے؛ لیکن اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں اٹھہتر (۷۸) یا (۷۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ فرقان یا سورۂ رعد کے بعد اور سورۂ فاطر سے پہلے تینتالیس (۴۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ سورت رحمٰن ہی کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ پورے قرآن میں سے یہ ایک ایسی سورت ہے جو اللہ کے اسمائے حسنٰی میں سے کسی ایک سے شروع ہوتی ہے۔

اس سورت میں رحمٰن تعالیٰ شانہ کی رحمت کے عجیب عجیب کرشموں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کو حدیث میں ''عروس'' کہا گیا ہے۔

اس سورت میں ''فَبِاَيِّ الاٰءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ'' ۳۱ مرتبہ آیا ہے، جب بھی یہ آیت تلاوت کی جائے تو سنت ہے کہ سننے والے کو چاہیے کہ جواباً یہ کلمہ پڑھے ''لا بشيء من نعمتك ربنا نكذب فلك الحمد''۔ البتہ نماز میں جب یہ آیت سنے تو دل ہی دل میں اس مضمون کا تصور کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلرَّحْمٰنُ ① عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ② خَلَقَ الْاِنْسَانَ ③ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ④ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
بِحُسْبَانٍ ⑤ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ⑥ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ⑦ اَلَّا
تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ⑧ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ⑨ وَالْاَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ⑩ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ⑪ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
وَالرَّيْحَانُ ⑫ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑬ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ⑭

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

رحمٰن ہی نے ﴿۱﴾ قرآن سکھایا ﴿۲﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو پیدا کیا ﴿۳﴾ اسی نے اس (انسان) کو (صفائی سے) بولنا سکھایا① ﴿۴﴾ سورج اور چاند مقررہ حساب سے (چلتے) ہیں ﴿۵﴾ اور (چھوٹے) جھاڑ اور (بڑے) درخت② سب (اس اللہ تعالیٰ کے آگے) سجدہ کرتے ہیں ﴿۶﴾ اور آسمان کو اسی (اللہ تعالیٰ) نے اونچا کیا اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے ترازو رکھی ہے ﴿۷﴾ کہ تم تولنے میں زیادتی (یعنی ظلم، بے اعتدالی یا کمی بیشی) نہ کرو ﴿۸﴾ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تم تول میں کمی مت کرو ﴿۹﴾ اور اسی نے زمین کو ساری مخلوق کے نفع کے لیے (اس جگہ) رکھ دیا ہے ﴿۱۰﴾ اسی (زمین) میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھلوں) پر غلاف ہوتے ہیں③ ﴿۱۱﴾ اور (اسی میں) بھوسے والا اناج (یعنی غلہ) اور خوشبو والے پھول بھی ہیں ﴿۱۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۳﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح (کھن کھن) بجنے والی (خشک) مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۴﴾

① [دوسرا ترجمہ] اسی نے انسان کو (سمجھ میں آئے) ایسا بولنا سکھایا۔ ② [دوسرا ترجمہ] بغیر تنے کے درخت اور تنے والے درخت [تیسرا] سجدہ کا مفہوم اطاعت بھی لے سکتے ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اور کھجور کے گابھوں والے درخت بھی ہیں۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ ع النصف
وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

اور جنات (یعنی جناتوں کے اول فرد) کو (بغیر دھویں کی) خالص آگ سے پیدا کیا ﴿۱۵﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۶﴾ دونوں مشرقوں کے حقیقی مالک اور دونوں مغربوں کے حقیقی مالک وہی ہیں ﴿۱۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۸﴾ اسی نے دو سمندروں کو اس طرح جاری کیا کہ دونوں (ظاہر میں) آپس میں ملے ہوئے ہیں ﴿۱۹﴾ (پھر بھی) ان کے درمیان ایک آڑ (یعنی پردہ) ہے کہ (جس سے) وہ ایک دوسرے کی حد (یعنی جگہ) سے بڑھ نہیں سکتے ﴿۲۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۱﴾ ان دونوں (سمندروں) سے موتی اور مونگا نکلتا ہے ﴿۲۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۳﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہے وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے (معلوم ہوتے) ہیں ﴿۲۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۵﴾

جو کوئی بھی (اس) زمین پر ہے وہ سب فنا ہونے والے ہیں ﴿۲۶﴾ اور صرف تمہارے رب کی ذات جو عظمت اور فضل و کرم والی ہے وہ باقی رہ جائے گی ﴿۲۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۸﴾

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۚ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾

آسمانوں اور زمین میں جو (مخلوق) بھی ہیں اسی (اللہ تعالیٰ) سے (اپنی حاجتیں) مانگتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) ہر روز ایک نہ ایک شان میں ہے ﴿۲۹﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۰﴾ اے (جن اور انس) دو بھاری مخلوق ہم عنقریب تمھارے (حساب کے) لیے فارغ ہونے والے ہیں① ﴿۳۱﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۲﴾ اے جنات اور انسانوں کی جماعت! اگر تم کو آسمان اور زمین کی حدود (یعنی کناروں) سے باہر نکل جانے کی قدرت ہو تو (پار) نکل جاؤ اور تم زبردست زور (یعنی طاقت) کے بغیر نہیں نکل سکتے (اور وہ تمھارے پاس نہیں ہے) ﴿۳۳﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۴﴾ تم پر (خالص) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم اپنا بچاؤ نہیں کر سکو گے② ﴿۳۵﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۶﴾ پھر (قیامت کا وقت آجائے گا کہ) جب آسمان پھٹ کر کے ایسا لال ہو جائے گا جیسے تیل کی تلچھٹ③ ﴿۳۷﴾

① فراغت سے استعارہ ہے، آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کائنات کے امور کی تدبیر کی طرف متوجہ ہیں، ابھی حساب کی طرف متوجہ نہیں ہیں؛ لیکن بہت جلد قیامت آئے گی اور اللہ تعالیٰ حساب کی طرف متوجہ ہوں گے یعنی ابھی کا ایک دور ختم ہو گا اور دوسرا نیا دور شروع ہو گا۔ ② [دوسرا ترجمہ] پھر تم اس کو ہٹا نہیں سکو گے [تیسرا] پھر تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے [چوتھا] پھر تم بدلہ نہیں لے سکو گے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] جیسے لال چمڑا (لال یہ علامتِ غضب ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ
وَالْاَقْدَامِ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُوْنَ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۵﴾ ع
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ﴿۴۸﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ﴿۵۰﴾

سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۸﴾ پھر اس دن کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا① ﴿۳۹﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ مجرم لوگ ان (کے چہروں) کی علامتوں② سے پہچان لیے جائیں گے، پھر ان کو پیشانی کے بال اور پاؤں ملا کر پکڑا جائے گا ﴿۴۱﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۲﴾ یہی ہے وہ جہنم جس کو مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے ﴿۴۳﴾ وہ (مجرمین) اس (آگ) کے اور گرم کھولتے پانی کے بیچ میں چکر لگائیں گے ﴿۴۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۵﴾

جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا تھا اس کے لیے دو باغ ہوں گے ﴿۴۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۷﴾ وہ دونوں (باغ) کثرت سے ٹہنیوں والے ہوں گے ﴿۴۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۹﴾ ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوئے ہوں گے ﴿۵۰﴾

---

① جرم ایسا واضح اور دوسرے ثبوت موجود ہوں گے کہ جرم کو ثابت کرنے کے لیے سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ←

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝۵۱ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ۝۵۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ۝۵۳ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَاۤىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ۝۵۴
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝۵۵ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَاۤنٌّ۝۵۶ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝۵۷ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ۝۵۸ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝۵۹ هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۝۶۰ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ۝۶۱ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ۝۶۲

سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۱﴾ ان دونوں (باغوں) میں ہر پھل کی دو، دو قسمیں ہوں گی① ﴿۵۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۳﴾ وہ (جنتی لوگ) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کے پھل بہت ہی قریب ہوں گے② ﴿۵۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۵﴾ ان (جنتوں) میں نیچی نگاہوں والی (ایسی عورتیں) ہوں گی جن کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے استعمال کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے (استعمال کیا ہوگا) ﴿۵۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۷﴾ وہ (عورتیں) ایسی (خوشنما یعنی صاف شفاف) ہوں گی جیسے یاقوت اور مرجان ہیں ﴿۵۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۹﴾ اچھائی کا بدلہ اچھائی کے سوا اور کیا (ہوسکتا) ہے؟ ﴿۶۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۱﴾ اور اِن دونوں (باغوں) سے ذرا کم درجے کے دو باغ دوسرے بھی ہوں گے ﴿۶۲﴾

⊃ اسی طرح قیامت میں الگ الگ مواقع ہوں گے، ابتدائی وقت میں سوال نہ ہوں گے، بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوگا۔② یعنی کالا چہرہ اور آسمانی رنگ کی آنکھ۔

①[دوسرا ترجمہ] ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے۔②[دوسرا ترجمہ] جھک پڑ رہے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ
حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع

سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۳﴾ دونوں گہرے سبز (ہونے کی وجہ کالے جیسے) ہوں گے ﴿۶۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۵﴾ ان دونوں باغوں میں (پانی کے) ابلتے ہوئے (یعنی جوش مارتے ہوئے) دو چشمے ہوں گے ﴿۶۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۷﴾ ان دونوں (باغوں) میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے ﴿۶۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۹﴾ ان (باغوں) میں اچھی (یعنی خوب سیرت) خوب صورت عورتیں ہوں گی ﴿۷۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۱﴾ وہ حوریں جن کو خیموں میں حفاظت سے رکھا گیا ہوگا ﴿۷۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۳﴾ ان (جنت والوں) سے پہلے ان کو نہ کسی انسان نے استعمال کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے ﴿۷۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۵﴾ وہ (جنتی لوگ) سبز رنگ کے مسندوں پر اور عجیب خوشنما (یعنی خوب صورت) فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ﴿۷۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۷﴾ (اے نبی !) تمھارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو (رب) عظمت (یعنی بڑائی) والے، اور کرم (یعنی انعام) والے ہیں ﴿۷۸﴾

سورة الواقعة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے اس میں چھیانوے (۹۶) یا (۹۷) آیتیں ہیں۔سورۂ طٰہٰ کے بعد اور سورۂ شعراء سے پہلے چھیالیس (۴۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ''الواقعہ'' یعنی ہو پڑنے والی چیز'' قیامت کا تذکرہ ہے۔

الواقعہ: قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، قیامت یقیناً واقع ہونے والی چیز ہے۔

نبیِ کریم ﷺ فجر کی نماز میں اس کو تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی رات میں سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے اس کو کبھی فقر و فاقہ نہیں پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ① لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ② خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ③ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ
رَجًّا ④ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ⑤ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ⑥ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ⑦ فَأَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ⑧ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ⑨ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ⑩ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ⑪ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ⑫ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ⑬ وَقَلِيْلٌ مِّنَ
الْاٰخِرِيْنَ ⑭ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ⑮ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ⑯

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب وہ (قیامت کا) ہونے والا واقعہ ہو جائے گا ﴿۱﴾ تو اس (قیامت) کے ہونے کے وقت کوئی اس کو جھٹلانے والا نہیں ہوگا ﴿۲﴾ وہ (قیامت) کسی (یعنی کافر) کو (جہنم کے درکات میں) نیچا کرے گی، کسی (یعنی مومن) کو (جنت کے درجات میں) اونچا کرے گی ﴿۳﴾ جب زمین بہت زور سے ہلا دی جائے گی ﴿۴﴾ اور پہاڑوں کو توڑ پھوڑ کر چورا کر دیا جائے گا ﴿۵﴾ یہاں تک کہ وہ (پہاڑ) اڑتا ہوا غبار ہو جائیں گے ﴿۶﴾ اور (اے لوگو!) تم (اس قیامت کے دن) تین قسم پر ہو جاؤں گے ﴿۷﴾ سو دائیں طرف والے کہ کیسی اچھی حالت میں دائیں طرف والے ہوں گے؟ ﴿۸﴾ اور بائیں طرف والے، سو کیسی بری حالت میں ہوں گے بائیں طرف والے؟ ﴿۹﴾ اور آگے رہنے والے، سو وہ تو ہیں ہی آگے رہنے والے ﴿۱۰﴾ وہی لوگ تو (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ﴿۱۲﴾ (ان مقربین کی) ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں میں ہوگی ① ﴿۱۳﴾ اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے ہوں گے ﴿۱۴﴾ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے اونچے تختوں پر ﴿۱۵﴾ ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ﴿۱۶﴾

---

① چوں کہ پچھلی امتوں میں انبیا کی کثرت رہی۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا
يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾

ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ان کے سامنے (آگے بیان ہونے والی چیزوں کو لئے) پھرتے ہوں گے ﴿۱۷﴾ ایسی صاف ستھری (یعنی بھانے والی) شراب کے پیالے اور جگ اور (بھرے ہوئے) گلاس لے کر کے ﴿۱۸﴾ جس سے ان کے سر میں درد نہیں ہوگا اور نہ ان کے ہوش اڑیں گے ① ﴿۱۹﴾ اور پھل لے کر جن کو وہ (جنتی لوگ) پسند کریں گے ﴿۲۰﴾ اور پرندوں کا ایسا گوشت لے کر جس کی ان کو رغبت ہو ﴿۲۱﴾ اور گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں (یعنی حوریں) ہوں گی ﴿۲۲﴾ (ایسی صاف ستھری) جیسے (سیپی میں) چھپا کر رکھے ہوئے موتی ﴿۲۳﴾ جو (نیک) اعمال وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے ان کا بدلہ ہے ﴿۲۴﴾ وہ اس (جنت) میں نہ کوئی بکواس اور نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے ﴿۲۵﴾ بس (ہر طرف) سلام سلام (یعنی سلامتی) ہی کی آواز ہوگی ﴿۲۶﴾ اور جو دائیں طرف والے ہیں کیسی اچھی حالت میں ہوں گے دائیں طرف والے؟ ﴿۲۷﴾ وہ ان باغوں میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹوں کی بیریاں ہوگی ﴿۲۸﴾ اور تہہ بہ تہہ کیلے ہوں گے ② ﴿۲۹﴾ اور دور تک پھیلے ہوئے سائے ہوں گے ﴿۳۰﴾ اور بہتا ہوا پانی ہوگا ﴿۳۱﴾ اور بہت زیادہ میوے ہوں گے ﴿۳۲﴾ جو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور ان پر کوئی پابندی (یعنی روک ٹوک) نہیں ہوگی ﴿۳۳﴾ اونچے اونچے بچھونے ہوں گے ③ ﴿۳۴﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] بکواس نہیں کریں گے۔ ② مراد اوپر سے نیچے تک کیلے خوب لگے ہوں گے۔
③ جنت میں اونچے تختوں پر بچھونے بچھائے گئے ہوں گے، عمدگی اور ظاہری اعتبار سے بھی اونچے ہوں گے۔

ع ۴۸ إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْءَاخِرِينَ ﴿۴۰﴾ وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِى سَمُومٍ
وَحَمِيمٍ ﴿۴۲﴾ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿۴۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿۴۵﴾
وَكَانُوا۟ يُصِرُّونَ عَلَى ٱلْحِنثِ ٱلْعَظِيمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوا۟ يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۴۷﴾ أَوَءَابَآؤُنَا ٱلْأَوَّلُونَ ﴿۴۸﴾ قُلْ إِنَّ ٱلْأَوَّلِينَ وَٱلْءَاخِرِينَ ﴿۴۹﴾
لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا ٱلضَّآلُّونَ ٱلْمُكَذِّبُونَ ﴿۵۱﴾

یقین جانو! ہم نے ان (جنت کی عورتوں) کو (خاص) نئی اٹھان دی ہے① سو ان (عورتوں) کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ ﴿۳۵﴾ وہ باکرہ (یعنی کنواری) ہی رہے گی ﴿۳۶﴾ (شوہروں کی) محبوبہ اور عمر میں برابر ہوں گی ﴿۳۷﴾ یہ سب کچھ داہنی طرف والوں کے لیے ہیں ﴿۳۸﴾ (ان داہنی طرف والوں کی) ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں میں ہوگی ﴿۳۹﴾ اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں ہوگی ﴿۴۰﴾ اور جو بائیں طرف والے ہیں سو وہ بائیں طرف والے کیسی بری حالت میں ہیں؟ ﴿۴۱﴾ وہ لوگ آگ② اور کھولتے ہوئے گرم پانی میں ہوں گے ﴿۴۲﴾ اور کالے دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے ﴿۴۳﴾ وہ (سایہ) ٹھنڈا (بھی) نہیں ہوگا اور نہ کوئی فائدہ پہنچائے گا③ ﴿۴۴﴾ وہ لوگ اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) بڑے عیش (یعنی خوش حالی) میں تھے ﴿۴۵﴾ اور وہ بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک) پر اصرار (یعنی ضد) کرتے تھے④ ﴿۴۶﴾ اور وہ کہا کرتے تھے کہ: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے؟ ﴿۴۷﴾ کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) ﴿۴۸﴾ تو (اے نبی!) تم کہہ دو: یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ﴿۴۹﴾ ایک مقررہ دن کے وقت پر ضرور جمع کیے جائیں گے ﴿۵۰﴾ پھر (جمع کیے جانے کے بعد) تم اے گمراہو، جھٹلانے والو! ﴿۵۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] (خاص) طور سے بنایا ہے۔ ② سموم جہنم کی وادی ہے یا جہنم کا ایک نام ہے یا تیز آگ جیسی ہوا جس کو ''لو'' کہا جاتا ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] فرحت (یا راحت) بخش نہیں ہوگا۔ ④ [دوسرا ترجمہ] وہ بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک) پر اڑے رہتے تھے (حنث کا ایک مطلب دانستہ جھوٹی قسم کھانا بھی ہے)۔

لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۵۳﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ
الْحَمِيمِ ﴿۵۴﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿۵۵﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿۵۷﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿۵۸﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿۵۹﴾
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۶۰﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ
وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾
أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿۶۳﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿۶۵﴾

تم کو زقوم کے درخت سے کھانا پڑے گا ﴿۵۲﴾ پھر اسی سے (اپنے) پیٹوں کو بھرنا ہوگا ﴿۵۳﴾ پھر اس (زقوم) کے اوپر سے کھولتا ہوا گرم پانی پینا پڑے گا ﴿۵۴﴾ جس طرح پیاس کی بیماری والے اونٹ پیتے ہیں اس طرح پینا ہوگا ﴿۵۵﴾ یہ جزاو سزا کے دن ان کی مہمانی ہوگی ﴿۵۶﴾ ہم نے تم کو (پہلی بار) پیدا کیا ہے، پھر تم (توحید اور قیامت کو) کیوں سچ نہیں مانتے؟ ﴿۵۷﴾ ذرا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے ہو ﴿۵۸﴾ کیا تم اس (منی یا انسان) کو پیدا کرتے ہو یا ہم (اس کے) پیدا کرنے والے ہیں؟ ﴿۵۹﴾ ہم نے ہی تمھارے درمیان موت کو (معین وقت پر) مقرر کر رکھا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہے ﴿۶۰﴾ کہ ہم تمھاری جگہ تم ہی جیسی کوئی اور قوم لے آئیں اور تم کو ایسی جگہ اٹھا کھڑا کر دیں جسے تم نہیں جانتے ہو① ﴿۶۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ تم کو پہلی پیدائش کا پورا پتہ ہے، پھر تم (توحید اور قیامت کو) کیوں نہیں سمجھتے ہو؟② ﴿۶۲﴾ اچھا بتاؤ جو بیج تم زمین میں ڈالتے ہو ﴿۶۳﴾ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم (اس کو) اگانے والے ہیں؟ ﴿۶۴﴾ اگر ہم چاہیں تو اس (فصل) کو چورا چورا کر ڈالیں پھر تم تعجب (یا ندامت) کرتے ہی رہ جاؤ③ ﴿۶۵﴾

---

① یعنی دوسری آخرت کی دنیا جس کو تم پورے طور پر جانتے نہیں ہو وہاں تم کو لے جاویں۔ دوسرا مطلب: انسان والی صورت سے مسخ کر کے جانور یا پتھر کی شکل میں بنادیویں یا مر کر مٹی کی شکل میں تبدیل کر دیویں۔ دوسرا ترجمہ: اور ہم تم کو ایسی صورت میں بنادے جن کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔ ② [دوسرا ترجمہ] پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو؟ ③ [دوسرا ترجمہ] پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ (کہ اس طرح نقصان ہوگیا جیسے عام طور پر نقصان کے وقت اس طرح باتیں بنانے کا رواج ہے)

إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَءَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ
أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾
أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ
جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ ع الثلاثة
بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ
مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم تو قرض دار رہ گئے ﴿۶۶﴾ بلکہ ہم تو بالکل ہی محروم (یعنی بے نصیب) رہ گئے① ﴿۶۷﴾ اچھا بھلا بتاؤ جو پانی تم پیتے ہو ﴿۶۸﴾ کیا تم اس کو بادل سے برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں؟ ﴿۶۹﴾ اگر ہم چاہیں تو اس (پانی) کو کھارا بنا کر رکھ دیویں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۷۰﴾ اچھا یہ بتاؤ کہ یہ آگ جو تم سلگایا کرتے ہو ﴿۷۱﴾ کیا اس (آگ) کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ ﴿۷۲﴾ ہم نے ہی اس کو نصیحت کا② سامان اور مسافروں کے لیے فائدہ کی چیز بنایا ہے ﴿۷۳﴾ سو (اے نبی!) تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر تسبیح کرو ﴿۷۴﴾

سو میں ستاروں کے گرنے (یعنی چھپنے) کی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں③ ﴿۷۵﴾ اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی زبردست قسم ہے ﴿۷۶﴾ یقیناً وہ تو عزت والا قرآن ہے ﴿۷۷﴾ جو ایک چھپی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (پہلے سے) لکھا ہوا ہے ﴿۷۸﴾ اس کو بہت پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ﴿۷۹﴾ یہ (قرآن) تمام عالموں کے رب کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہوا ہے ﴿۸۰﴾

---

① یعنی فصل برباد ہوئی مفت کا تاوان پڑا اور پورا سرمایہ برباد ہو گیا۔

② دنیوی آگ سے جہنم کی آگ کا اندازہ لگاؤ؛ حالاں کہ دنیوی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے، پھر اس سترویں حصہ کو دو بار پانی سے بجھایا گیا تب نفع اٹھانے کے قابل اور اس کے قریب جا سکو ایسی ہوئی۔

③ [دوسرا] سو میں (ستاروں سے زیادہ چمک دار) آیتوں کے اترنے کی جگہوں [نبیوں کے دلوں کی] قسم کھاتا ہوں۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ
الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾ ع

کیا پھر بھی تم اس کلام سے بے پروائی (یعنی سستی) برتتے ہو① ﴿٨١﴾ اور تم نے اپنا وظیفہ ہی بنالیا کہ تم (اس کو) جھٹلاتے رہو ﴿٨٢﴾ پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب (کسی کی) روح (موت کے وقت) گلے تک پہنچ جاتی ہے ﴿٨٣﴾ اور تم اس وقت (حسرت سے اس مرنے والے کو) دیکھتے رہتے ہو ﴿٨٤﴾ اور ہم اس (مرنے والے) کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں؛ مگر تم کو (ہمارا نزدیک ہونا) نظر نہیں آتا② ﴿٨٥﴾ پھر اگر (تم اپنی سمجھ میں ایسے ہو کہ) تمھارا کوئی حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے③ ﴿٨٦﴾ تو اگر تم سچے ہو تو اس (کی روح) کو (بدن میں) واپس کیوں نہیں لوٹا دیتے ﴿٨٧﴾ پھر اگر وہ (مرنے والا اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہو ﴿٨٨﴾ تو (اس کو) راحت ہی راحت ہے اور خوشبو ہی خوشبو ہے اور نعمتوں سے بھرا ہوا باغ ہے ﴿٨٩﴾ اور اگر وہ (مرنے والا) داہنی طرف والوں میں ہو ﴿٩٠﴾ تو (اس کو کہا جائے گا کہ) تمھارے لیے تو سلامتی ہی سلامتی ہے (یعنی امن وامان ہی ہے) کہ تم داہنی طرف والوں میں سے ہو ﴿٩١﴾ اور اگر وہ (شخص) ان گمراہوں میں سے ہو جو (حق کو) جھٹلانے والے تھے ﴿٩٢﴾ تو (اس کے لیے) جلتے ہوئے پانی کی دعوت ہوگی ﴿٩٣﴾ اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا ﴿٩٤﴾ یقیناً یہ باتیں سراسر حق (اور) یقینی ہے ﴿٩٥﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر (اس کی) تسبیح کرو ﴿٩٦﴾

---

①[دوسرا ترجمہ] کیا پھر بھی تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو؟②[دوسرا ترجمہ] سمجھ میں نہیں آتا۔③[دوسرا ترجمہ] پھر اگر تم (تمھاری سمجھ کے مطابق) کسی کے قابو کے تحت (یعنی کسی کا حکم تم پر چلتا نہ ہو تم کسی کے اختیار میں نہ ہو) نہیں ہو۔

سورة الحديد

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ زلزال کے بعد اور سورۂ محمد سے پہلے چورانوے (۹۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حدید کا تذکرہ کیا گیا ہے، جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

سورۂ حدید، حشر، صف، جمعہ اور تغابن کو مسبحات کہا جاتا ہے۔ اور مسبحات کی یہ پہلی سورت ہے، مسبحات کی پانچ سورتوں میں سے تین سورتوں کے شروع میں سبّح ماضی کا صیغہ آیا اور دو جگہ مضارع کا صیغہ آیا ہے، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ماضی حال اور مستقبل ہر حال میں اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور اللہ ہی کے لیے تسبیح ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ رات کو سوتے وقت ان کی تلاوت فرماتے تھے، اور یہ بھی فرمایا کہ: ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

وساوسِ شیطانیہ کا علاج: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ: اگر کبھی تمھارے دل میں اللہ تعالیٰ اور دینِ حق کے معاملے میں شیطان کوئی وسوسہ ڈالے تو اس سورت کی آیت نمبر تین آہستہ پڑھ لیا کرو ''هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝٣''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ (مخلوقات) ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے ہی زبردست اور بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے پہلے اور سب سے آخر میں ہیں، (وہی) ظاہر میں بھی ہیں چھپے ہوئے بھی ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے آسمان اور زمین کو چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے① اور جو اس (زمین) سے نکلتی ہے② اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے③ اور جو اس (آسمان) میں چڑھتی ہے④ ان سب کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں اور تم جہاں کہیں بھی رہو وہ (اللہ تعالیٰ علم اور قدرت اور قابو سے) تمھارے ساتھ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۴﴾

---

① یعنی بارش کا پانی، بیج، مُردے وغیرہ۔ ② یعنی نباتات، معدنیات۔

③ یعنی بارش، ملائکہ، احکام، رحمت، عذاب۔ ④ یعنی نیک اور برے اعمال، ملائکہ، ارواح۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا
لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور سب کام اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ﴿۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتے ہیں① اور وہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں② اور وہ سینوں میں چھپی ہوئی (تمام) باتوں کو جانتے ہیں ﴿۶﴾ تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (مال) میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرو جس میں اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (دوسروں کا) نائب (یعنی قائم مقام) بنایا ہے، سو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ان کو بہت بڑا اجر ملے گا ﴿۷﴾ اور تمھارے لیے کیا وجہ ہے کہ تم (اللہ تعالیٰ پر) ایمان نہیں لاتے؛ حالانکہ رسول تم کو دعوت دے رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھو اور وہ تم سے پکا (ایمان اور نصرت کا) عہد لے چکے ہیں، اگر تم واقعی ایمان لانے والے ہو تو ﴿۸﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنے بندے (یعنی محمد ﷺ) پر صاف صاف آیتیں اتارتے ہیں؛ تاکہ تم کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ تم پر بڑے شفیق، بہت مہربان ہیں ﴿۹﴾ اور تمھارے لیے کون سی وجہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہ کرو؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری میراث اللہ تعالیٰ کی ہے③

---

① جس سے دن لمبا ہو جاتا ہے۔② جس سے رات لمبی ہو جاتی ہے۔
③ اس وقت کی عارضی ملکیت ختم ہوگی اور آخر سب چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں رہے گی۔

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ
الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾ ع
مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ
جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا
وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ

تم میں سے جن لوگوں نے (مکہ کی) فتح سے پہلے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کیا اور جہاد کیا وہ (بعد والوں کے) برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) وہ (پہلے لوگ) مرتبہ میں ان لوگوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں جنھوں نے (مکہ کی) فتح کے بعد (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کیا اور جہاد کیا اور (ہاں!) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے بھلائی (یعنی نیکی اور جنت) کا وعدہ کیا ہے اور جو اعمال تم کرتے ہو اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۰﴾

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیوے اچھی طرح (قرض دینا) ① جس کے نتیجے میں وہ (اللہ تعالیٰ) اسے اس (قرض دینے والے) کے لیے کئی گنا بڑھاتے چلے جاویں اور اس (شخص) کو بڑا عزت کا ثواب ملے گا ﴿۱۱﴾ (اے نبی!) اس دن تم ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی جانب دوڑ رہا ہوگا (اور ان کو کہا جائے گا کہ): آج تم کو ایسے باغات کی خوش خبری ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغوں) میں ہمیشہ (رہو گے) یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ اس دن نفاق والے مرد اور نفاق والی عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ: (پل صراط پر) ہمارا (ذرا) انتظار کرو کہ ہم بھی تمھارے نور (یعنی روشنی) میں سے کچھ (نور) حاصل کر لیں، تو ان کو کہا جائے گا کہ: تم اپنے پیچھے کی جانب لوٹ جاؤ، پھر (وہاں) نور تلاش کرو،

---

① یعنی اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے دین کے تقاضوں پر خرچ کرنا۔

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴿۱۳﴾
يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا
يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

اتنے میں ان (مؤمنوں اور منافقوں) کے درمیان ایک (ایسی) دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندر کی جانب رحمت اور اس کے باہر کی جانب عذاب ہوگا ﴿۱۳﴾ وہ (منافق) ان (ایمان والوں) کو پکاریں گے کہ: کیا ہم تمھارے ساتھ① نہیں تھے تو وہ (ایمان والے) جواب میں کہیں گے: ہاں! ساتھ تھے تو سہی؛ لیکن تم نے خود اپنے کو فتنہ (یعنی گمراہی) میں ڈال دیا تھا اور تم انتظار (یعنی تمنا) میں رہے اور تم شک میں پڑے رہے اور تمھاری غلط آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آپہنچا اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کو اس بڑے دھوکے باز (یعنی شیطان) نے دھوکے میں رکھا ﴿۱۴﴾ سو آج نہ تو تم (منافقوں) سے کوئی فدیہ (یعنی معاوضہ) قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا اور تم سب کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے، وہی (ہمیشہ کے لیے) تمھاری رکھوالی ہے② اور وہ بہت بری جگہ پہنچے ﴿۱۵﴾ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں کیا ان کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے اور جو حق نازل ہوا ہے اس کے لیے جھک جاوے③ اور وہ ان لوگوں جیسے نہ بنے جن کو اس سے پہلے (آسمانی) کتاب دی گئی تھی، پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی، پھر ان کے دل سخت ہوگئے اور (اب ان کی حالت یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر نافرمان ہیں ﴿۱۶﴾

① یعنی دنیا میں ظاہری ایمان واطاعت میں۔② [دوسرا ترجمہ] وہی جہنم تمھارے لائق ہے۔③ [دوسرا] گڑگڑائیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑰
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ
كَرِيْمٌ ⑱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ⑲ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي ع ۱۸
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

(یہ بات) جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد زندہ کرتے ہیں، پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے لیے (اپنی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دیں؛ لہٰذا تم عقل (یعنی سمجھ) سے کام لو ﴿۱۷﴾ یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص کے ساتھ) قرض دیا کرتے ہیں تو ان کے لیے اس کو کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور ان لوگوں کو عزت کا ثواب ملے گا ﴿۱۸﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور ان کے (سب) رسولوں پر ایمان لائے تو وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک سچے ایمان والے اور شہید ① (یعنی گواہی دینے والے) ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہی دوزخ کے لوگ ہیں ﴿۱۹﴾

(اچھی طرح) جان لو کہ (آخرت کے مقابلے میں) اس دنیا کی زندگی کی حقیقت تو کھیل کود اور ظاہری سجاوٹ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر (یعنی بڑائی) جتانا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے ② (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ جس سے اگنے والی چیز کسانوں کو خوش کرتی ہے، پھر وہ (اگنے والی چیز) سوکھ جاتی ہے پھر تم اس کو دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ③،

① [۱] اس آیت کے لحاظ سے ہر مومن ایک حیثیت سے صدیق اور شہید ہے۔
[۲] ہر کامل ایمان والوں کو، طاعت کے پابند لوگوں کو صدیق اور شہید کا لقب دیا گیا۔
[۳] اس امت کا ہر فرد سابقہ نبیوں کی امت کے خلاف نبی کی تصدیق کے لیے گواہ بنے گا۔
② [دوسرا] ایک دوسرے سے خود کو زیادہ بتلانے کی کوشش کرنا ہے۔ ③ [دوسرا] پھر وہ اگنے والی چیز اپنا زور دکھاتی ہے۔

ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا
تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿٢٣﴾
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾

اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا اور کچھ نہیں ﴿۲۰﴾ تم اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف
ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو کہ اس (جنت) کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی
جیسی ہے، وہ (جنت) ان لوگوں کے لیے تیار رکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسولوں پر ایمان
رکھتے ہیں، یہ (مغفرت اور جنت) اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۱﴾ کوئی مصیبت جو زمین (یعنی دنیا) میں پڑے اور خود تمھاری
جانوں کو پہنچے وہ ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں اس کو (دنیا میں) ہمارے پیدا کرنے سے پہلے
ہی لکھ دیا ہے، یقین جانو یہ (پہلے سے تقدیر میں لکھ دینا) اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۲۲﴾
یہ اس لیے تا کہ جو چیز ① تم سے جاتی رہی اس پر تم غم میں نہ پڑو اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جو تم کو دیا اس
پر تم نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے، بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۳﴾ وہ ایسے
لوگ ہیں جو خود (بھی) بخیلی کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو کنجوسی کرنا سکھاتے ہیں اور جو شخص
بھی منہ پھرا لیوے تو یاد رکھو وہ اللہ تعالیٰ (سب سے) بے نیاز ہیں اور سب خوبیوں والے ہیں
﴿۲۴﴾

① یعنی تندرستی، مال، اولاد، عزت کے جانے پر غم زدہ نہ ہو۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ
بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ
يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ ع
وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ
قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا
فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ

اور پکی بات ہے ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور ترازو اتاری① تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہے، اور ہم نے لوہا اتارا (یعنی پیدا کیا) جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے (دوسرے) فائدے بھی ہیں اور تا کہ اللہ تعالیٰ (ظاہری طور پر) جان لیویں② کہ کون بغیر دیکھے ان (اللہ کے دین) کی اور ان کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زور والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۵﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر) بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا، پھر ان اولاد میں سے بعض تو ہدایت پر رہے اور ان میں بہت سارے نافرمان رہے ﴿۲۶﴾ پھر ان کے بعد ان ہی کے نقشِ قدم پر ہم اپنے دوسرے رسولوں کو بھیجتے رہے اور ان کے بعد ہم نے عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور ہم نے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کو انجیل عطا فرمائی، اور جن لوگوں نے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی اتباع کی ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں شفقت اور رحم دلی پیدا کر دی اور رہبانیت (یعنی دنیا چھوڑ کر الگ تھلگ رہنا) تو اسے خود انھوں نے ایجاد کر لیا تھا، اس (رہبانیت) کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا؛

① حضرت نوحؑ کے زمانہ میں حقیقی ترازو اتاری گئی، اسی طرح انصاف سے بھرے ہوئے قوانین اللہ تعالیٰ نے اتارے۔

② [دوسرا] تا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیوے۔

إِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ
اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ
الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

لیکن انھوں نے (رہبانیت کو) اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اختیار کیا، پھر وہ اس کی رعایت (یعنی نباہ کرنے) کا جو حق ہے ویسی رعایت نہیں کر سکے، غرض ان میں سے جو ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا ثواب دیا اور ان میں سے بہت سارے لوگ نافرمان رہے ﴿۲۷﴾ اے (پچھلے نبیوں پر) ایمان لانے والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم اس کے رسول (یعنی محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اپنی رحمت سے دو حصے عطا فرمائیں گے اور تمھارے لیے ایسا نور پیدا کر دیں گے جس کو لے کر تم چلو ① اور (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، نہایت رحم والے ہیں ﴿۲۸﴾ تاکہ اہلِ کتاب کو معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے کسی چیز پر بھی ان کو کوئی اختیار (یعنی قدرت) نہیں ہے اور یہ کہ فضل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے، وہ جس کو چاہتے ہیں اپنا فضل عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۹﴾

① یعنی دنیا میں بھی وہ نورِ ہدایت ہر موقع پر ساتھ دے گا اور پل صراط پر بھی کام آئے گا) [دوسرا ترجمہ] جس کو لے کر کے تم چلو پھرو (یعنی اللہ تعالیٰ جس کو نورِ ہدایت عطا کرے وہ اس کی روشنی میں خود بھی چلے اور انسانیت کو وہ روشنی پہنچائے اس روشنی کو لے کر ایک جگہ بیٹھے نہ رہے)۔

سورة المجادلة

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ منافقون کے بعد اور سورۂ تحریم سے پہلے ایک سوتین (۱۰۳) یا (۱۰۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

ایک عورت حضرت خولہؓ نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت ایک اہم مسئلہ میں سوال وجواب کرنے آئی تھی اس اہم واقعہ کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اس سورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی تمام کی تمام ۲۲ آیتوں میں ہر ہر آیت میں اللہ کا مبارک نام آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ
اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث کر رہی تھی① اور اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب (یعنی بات چیت) کو سن رہے تھے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننے والے، ہر چیز کو دیکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں② تو (اس کہنے سے) وہ بیویاں (حقیقت میں) ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں، ان کی (حقیقی) مائیں وہی عورتیں ہیں جنھوں نے ان کو جنم دیا اور یقیناً وہ (ظہار کرنے والے) بہت بُری اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت ہی معاف کرنے والے، بڑے بخشنے والے ہیں ﴿۲﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر وہ اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہتے ہوں③ تو ان کے ذمے ایک غلام کو آزاد کرنا (ضروری) ہے اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں، اس (کفارے کے حکم) سے تم کو نصیحت کی جا رہی ہے④ اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۳﴾

---

① ''تُجَادِلُ'' کا ایک ترجمہ ہے: کسی بات کو بار بار عرض کرنا، اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کسی بات کو بار بار عرض کرنا عورتوں کی فطری عادت ہے۔ ② مثلاً بیوی کو کہے: تو میرے لیے ماں کی طرح ہے۔ (باقی)

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞٤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞٥ يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ۞٦ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ع
ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

پھر جس کو (غلام یا باندی) نہ ملے تو اس کے ذمے دو مہینے کے لگا تار روزے ہیں اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں، پھر جس شخص کو روزے کی بھی طاقت نہ ہو تو اس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یہ (حکم) اس لیے (دیا جا رہا) ہے تا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ (احکام) اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۴﴾ یقین رکھو! جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے صاف صاف آیتیں (یعنی احکام) اتاریں اور کافروں کے لیے ایسا عذاب ہے جو (ان کو) رسوا کر کے رکھ دے گا ﴿۵﴾ (یہ عذاب) اس دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر جو اعمال انھوں نے کیے تھے وہ ان کو بتا دیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان (سب اعمال) کو شمار رکھا ہے؛ حالاں کہ وہ خود اسے (کر کے) بھول گئے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے گواہ ہیں① ﴿۶﴾

کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ان (سب) کو جانتے ہیں، کہیں تین آدمیوں کی خفیہ بات ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھے وہ (اللہ تعالیٰ) نہ ہوں اور پانچ آدمیوں کی خفیہ بات ایسی نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ چھٹے نہ ہوں،

⬅ ③ یعنی جس عورت کے لیے کہا تھا اس سے بیوی والا برتاؤ کرنا چاہے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] اس کفارے کے حکم سے تم کو نصیحت ہوگی (کہ آیندہ ایسی غلطی نہیں کرو گے) (اس صفحے کا حاشیہ): ① [دوسرا ترجمہ] اور اللہ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں۔

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ ۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا
جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا
نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ ۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۞ ۹

اور خفیہ بات کرنے والے اس (تین) سے کم ہوں یا (پانچ سے) زیادہ ہوں وہ (مشورہ کرنے والے) جہاں کہیں بھی ہوں وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے ساتھ ہوتے ہیں، پھر انھوں نے جو کچھ کیا وہ (اللہ) ان کو قیامت کے دن بتلا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۷﴾ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ بات (یا خفیہ مشورہ) کرنے سے منع کیا گیا تھا، پھر بھی وہ (ایک دوسرے کے ساتھ) وہی بات کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہ آپس میں گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کی باتیں چپکے چپکے کیا کرتے ہیں اور جب وہ تمھارے پاس آتے ہیں تو ایسے الفاظ سے تم کو سلام کرتے ہیں جن الفاظ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام نہیں بھیجا① اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ: ہم (نبی کی بے ادبی والی بات) جو کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتے؟ جہنم ان (کی سزا) کے لیے کافی ہے، اس (جہنم) میں وہ لوگ داخل ہوں گے، سو وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۸﴾ اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے (کسی ضرورت سے) خفیہ بات کرو تو گناہ اور ظلم (زیادتی) اور رسول کی نافرمانی کی خفیہ بات مت کرو اور نیک کام② اور تقویٰ کی باتوں کا آپس میں مشورہ کیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب کو جمع کر کے لے جایا جائے گا ﴿۹﴾

---

① یعنی یہود و منافقین حضور ﷺ کی مجلس میں آ کر ''السام علیک'' یعنی آپ کی موت ہو (نعوذ باللہ) ایسے جملے بولتے تھے۔

② [دوسرا ترجمہ] دوسروں کو نفع پہنچانے کے کام۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞۱۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا
فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞۱۱
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞۱۲ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

یقیناً ایسی (بری) خفیہ باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں؛ تا کہ وہ ایمان والوں کوغم (یعنی رنج و تکلیف) میں ڈال دیوے اور وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۰﴾ اے ایمان والو! جب تم کو کہا جائے کہ: مجلس میں (دوسروں کے لیے) جگہ کی گنجائش پیدا کرو تو جگہ کھول دیا کرو① اللہ تعالیٰ تمھارے لیے (جنت میں) وسعت پیدا کریں گے اور جب (تم کو) کہا جائے کہ: (مجلس سے) اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں (ان کے) اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجوں کو اللہ تعالیٰ بلند کریں گے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہو تو اپنی تنہائی کی بات سے پہلے (مسکینوں کو) خیرات کر دیا کرو، یہ (صدقہ دینا) تمھارے لیے بہت بہتر ہے اور صاف ستھرا طریقہ ہے، ہاں! اگر تمھارے پاس (صدقہ دینے کے لیے) کچھ نہ ہو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بڑے ہی مہربان ہیں ﴿۱۲﴾ کیا تم ڈر گئے کہ تنہائی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دے دیا کرو؟ اب جب تم ایسا نہیں کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا سو تم نماز کو قائم کرتے رہو،

---

① یعنی جگہ میں وسعت، گنجائش کردو۔

ع وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝۱۳ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝۱۴ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۵
اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝۱۶ لَنْ تُغْنِيَ
عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ۝۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۝۱۸

اورزکوۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو① اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۳﴾ کیا تم نے ان (منافق) لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسی قوم (یعنی یہود) سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ غصے ہوئے، وہ لوگ (پوری طرح) تم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہیں اور نہ ان (کافروں) میں سے ہیں اور وہ لوگ خود بھی جانتے ہوئے جھوٹی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، یقیناً وہ بہت ہی برے کام کر رہے ہیں② ﴿۱۵﴾ ان منافقوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، پھر (دوسروں کو بھی) اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی اسلام) سے روکتے ہیں، ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو (ان کو) ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۶﴾ ان کو ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ذرا بھی بچا نہیں سکیں گے، وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں اور وہ لوگ اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۷﴾ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سامنے اس طرح (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے (جھوٹی) قسمیں کھایا کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی سہارے کی چیز مل گئی③ دھیان سے سنو! وہ پکے جھوٹے لوگ ہیں ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔ ② [دوسرا ترجمہ] یقیناً بہت ہی برے ہیں جو کام وہ کر رہے ہیں۔
③ [دوسرا ترجمہ] وہ کسی اچھی حالت میں ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي
الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ
اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

شیطان نے ان پر پوری طرح قابو کرلیا ہے، سو اس (شیطان) نے ان سے اللہ تعالیٰ کی یاد بھلا دی، یہی لوگ شیطان کا لشکر ہیں، سنو! یقیناً شیطان کا لشکر ہی برباد ہونے والا ہے ﴿۱۹﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل لوگوں میں سے ہیں ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ (ازل میں یہ بات) لکھ چکے ہیں کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے طاقت والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۱﴾ (اے نبی!) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو ایسے لوگوں کے ساتھ محبت کرتے ہوئے نہ دیکھوں گے کہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہو، چاہے وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان کے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اس (اللہ تعالیٰ) نے ایمان کو (پکا) لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے [1] ان کی مدد فرمائی اور اللہ تعالیٰ ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان (کی اطاعت) سے راضی ہو گئے اور وہ اس (اللہ تعالیٰ کی نوازشات) سے راضی ہو گئے، وہی اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے، سن لو! یقیناً اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے ﴿۲۲﴾

① دوسرا ترجمہ: اپنے غیبی فیض سے ان کی مدد فرمائی۔ روح سے مراد: نور اور غیبی فیض جس سے دل کو ایک خاص روحانی زندگی ملتی ہے یا قرآنی دلائل جو روحِ ایمان ہیں یا روح القدس حضرت جبرئیلؑ۔

سورۃ الحشر

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں چوبیس (۲۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ بینہ کے بعد اور سورۂ نصر سے پہلے اٹھانوے (۹۸) یا (۱۰۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

قبیلہ بنونضیر کے یہودی کا اول حشر یعنی جلا وطنی کا اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کو غزوۂ بنونضیر بھی کہا جاتا ہے جو سنہ ۴ ہجری میں پیش آیا؛ اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس سورت کو بنونضیر بھی کہتے تھے۔

حشر کا ایک ترجمہ اجتماع کا بھی ہے؛ یعنی مسلمانوں کے لشکر کا پہلا اجتماع ہوا، اس جنگ میں مقابلہ کی ضرورت نہیں پڑی اور یہود بنونضیر قابو میں آ گئے۔

اول کا لفظ یہ اشارہ دے رہا تھا کہ آئندہ بھی ان یہود کی جلا وطنی ہوگی اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیش آئی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو ''اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم'' تین مرتبہ پڑھے، پھر اس سورت کی آخری تین آیات ''ھو اللہ الذی'' سے آخر تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں، جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ (یعنی نیکیوں کی توفیق وغیرہ کی دعا کرتے رہتے ہیں) اور اگر اس دن یا رات میں مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا۔ (ترمذی: حدیث نمبر: ۲۹۲۲، ۲: ۱۲۰) مسنون وظائف: ص/۴۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۔ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۚ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جو (مخلوقات) آسمانوں میں اور جو (مخلوقات) زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں، وہی (اللہ تعالیٰ) زبردست ہیں، حکمت کے مالک ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے اہلِ کتاب میں سے کافروں (یعنی بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے پہلی مرتبہ میں ہی اکھٹا کر کے نکال دیا① (اے مسلمانو!) تم کو تو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خود بھی یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے بچا لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ان کے پاس ایسی جگہ سے پہنچا جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا کہ ②وہ اپنے گھروں کو (خود) اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے (بھی) برباد کر رہے تھے؛ لہذا اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرلو ﴿۲﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ نے جلا وطن ہونا ان کی قسمت میں نہ لکھا ہوتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل وغیرہ کی) سزا دیتے اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ﴿۳﴾

---

① یعنی مسلمانوں کا پہلا حملہ ہی کامیاب ہو گیا اور وہ قابو میں آ گئے یا جلا وطنی ان کی یہ پہلی مرتبہ تھی، پھر دوسری مرتبہ حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی۔ ② [دوسرا ترجمہ] مسلمانوں کی دھاک بٹھا دی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④ مَا
قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا
رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑥ مَآ اَفَآءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑦

یہ (سزا) اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہو گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو سخت عذاب دینے والے ہیں ﴿۴﴾ (اے مسلمانو!) تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑے رہنے دیا① تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا② اور تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) نافرمانوں کو رسوا کرے ﴿۵﴾ اور جو مال اللہ تعالیٰ نے ان (بنونضیر) کا اپنے رسول کے ہاتھ (بغیر جنگ کے) لگوا دیا③ (اس میں تم کو تصرف کا اختیار نہیں ہے؛ چوں کہ) اس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ تو اونٹ (دوڑائے) لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتے ہیں مسلط (یعنی غالب) فرما دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۶﴾ (بنونضیر کے اموال کی طرح) جو مال بھی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں (کے کفر کرنے) والوں سے فئ کے طور پر دلوا دیوے تو وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور (اللہ تعالیٰ کے) رسول کا (حق ہے) اور (نبی کے) رشتے داروں کا (حق ہے) اور یتیموں کا (حق ہے) اور مسکینوں کا (حق ہے) اور مسافروں کا (حق ہے)، (یہ حکم اس لیے دیا گیا) تاکہ وہ (مال) تم میں سے صرف مال داروں کے درمیان پھرتا نہ ہو جاوے④ اور رسول جو تم کو دیوے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روکے (یعنی منع کرے) اس سے رک جایا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۷﴾

① یعنی بچا لیا۔ ② یعنی رضائے الٰہی کے موافق تھا۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اپنے رسول کو (بغیر جنگ کے) بطور فئ دلوا دیا۔
④ (دوسرا ترجمہ) صرف مال داروں کے درمیان لینے دینے میں نہ آوے [تیسرا] صرف مال داروں کے قبضے میں نہ آجاوے۔

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا وَّيَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۸ وَالَّذِيۡنَ تَبَوَّؤُ
الدَّارَ وَالۡاِيۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّوۡنَ مَنۡ هَاجَرَ اِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُوۡنَ فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ
حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَيُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ
نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۹ وَالَّذِيۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ
لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۱۰ ع

(اسی طرح وہ فَیٔ کا مال) ان حاجت مند (یعنی مفلس) ہجرت کرنے والوں کا بھی حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے (ظلماً) نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور خوشی چاہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ حقیقت میں (ایمان میں) سچے ہیں ﴿۸﴾ اور (اسی طرح وہ فَیٔ کا مال) ان لوگوں کو ملے گا جو ان (مہاجرین) سے پہلے ہی اس جگہ (یعنی مدینہ منورہ میں) ایمان کے ساتھ رہتے ہیں① جو کوئی ان کے پاس ہجرت کر کے آتے ہیں وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے وہ اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی (یعنی خلش) محسوس نہیں کرتے اور ان (مہاجرین) کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں② چاہے وہ خود کتنے ہی فاقے (یعنی تنگی) میں ہو اور جو شخص بھی اپنی طبیعت کی بخیلی (یعنی لالچ) سے بچا لیا گیا سو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۹﴾ اور (اسی طرح وہ مال ان لوگوں کو ملے گا) جو ان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئے وہ (دعا میں یوں) کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما دیجیے جو ایمان لانے میں ہم سے پہلے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے بارے میں کوئی بغض (یعنی کینہ اور عداوت) نہ رکھیے، اے ہمارے رب! آپ تو بڑی شفقت کرنے والے ہیں، بڑے مہربان ہیں ﴿۱۰﴾

① [دوسرا ترجمہ] جو دار (یعنی دارالاسلام مدینہ میں) مقیم (یعنی جگہ پکڑے ہوئے) ہیں۔
② [دوسرا ترجمہ] اور ان (مہاجرین) کو اپنی ذات سے آگے رکھتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ
أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا
يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۲﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً
فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى
مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى
ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ

(اے نبی!) کیا تم نے اِن منافق لوگوں کو نہیں دیکھا جو اہلِ کتاب میں سے اپنے کافر (یعنی ہم مذہب) بھائیوں سے (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر تم کو (وطن سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جائیں گے اور ہم تمھارے معاملے میں کسی کا کبھی کہنا نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے، اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ وہ (منافق) لوگ پکے جھوٹے ہیں ﴿۱۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ اگر ان (کافر اہلِ کتاب) کو نکالا گیا تو وہ (منافق) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان (اہلِ کتاب) سے لڑائی کی گئی تو وہ (منافق) ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر (بالفرض) وہ ان کی مدد کریں (اور لڑائی میں شریک ہو گئے) تو پیٹھ پھیر کر ضرور بھاگ جائیں گے، پھر ان (اہلِ کتاب) کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۲﴾ یقیناً (مسلمانوں) تمھارا خوف اُن (منافقوں) کے دلوں میں اللہ تعالیٰ (کے خوف) سے زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (اللہ کی عظمت کو) سمجھتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾ وہ سب مل کر بھی تم سے جنگ نہیں کر سکتے؛ اِلّا یہ کہ قلعوں میں محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کے پیچھے سے (چھپ کر تھوڑی بہت تمھارے خلاف کارروائی کرلیں گے) ان کی لڑائی آپس میں بڑی سخت ہے، تم سمجھتے ہو کہ وہ متحد ہیں؛ حالاں کہ ان کے دل جدا جدا ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ان کو عقل نہیں ہے ﴿۱۴﴾ ان (بنو نضیر) کی حالت ان (بنو قینقاع کے) لوگوں جیسی ہے جو ان سے پہلے قریب میں ہی اپنے (کیے ہوئے غداریوں کے) کاموں کی سزا کا مزہ (دنیا میں) چکھ چکے ہیں،

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ
خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ ع
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ
اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اوران کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے ﴿۱۵﴾ ان (منافقوں) کی مثال شیطان جیسی ہے کہ وہ (پہلے تو) انسان کو کہتا ہے کہ: تو کافر ہو جا، پھر جب وہ (انسان) کافر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے: میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے (۱) میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام عالموں کے رب ہیں (۲) ﴿۱۶﴾ پھر ان دونوں (یعنی شیطان اور اس کے ماننے والے انسان) کا انجام یہ ہے کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے، وہ دونوں اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ﴿۱۷﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھ لے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے (۳) ﴿۱۸﴾ اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو خود ان کی اپنی جانوں سے بھلا دیا (۴) وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۱۹﴾ جنت والے اور آگ والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے، جنت والے ہی (اپنے مقصد میں) کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۲۰﴾

---

(۱) [دوسرا ترجمہ] میں تجھ سے الگ ہوں۔

(۲) یہ بات شیطان کی دکھاوے کی ہے، ورنہ اس کی طبیعت میں خوفِ خدا ہے ہی نہیں۔

(۳) تقویٰ کتنی اہم چیز ہے، ایک ہی آیت میں دو دو مرتبہ اس کا حکم آیا۔ اللھم اجعلنا من عبادک المتقین بفضلک یا رب العالمین آمین۔

(۴) یعنی ان کی عقل ایسی ماری گئی کہ وہ اپنا حقیقی نفع یعنی آخرت کی کامیابی کو حاصل کرنا بھول گئے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى
ع السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

اور اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے دب (یعنی جھک) جاتا اور پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور کریں ﴿۲۱﴾ وہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی بات کو جانتے ہیں وہ جن کی رحمت سب کے لیے ہے جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲﴾ وہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہیں، پاک ذات ہیں① سلامتی دینے والے ہیں، امن دینے والے ہیں، حفاظت میں لینے والے ہیں② بڑے زبردست ہیں، ہر خرابی کو ٹھیک کرنے والے ہیں③ اور بڑائی کے مالک ہیں④ وہ (کافر) جو شرک کرتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ (کی ذات) پاک ہے ﴿۲۳﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہیں جو (ہر چیز کو) پیدا کرنے والے، وجود میں لانے والے، صورت بنانے والے ہیں، عمدہ عمدہ نام اسی (اللہ تعالیٰ) کے ہیں، جتنی بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۴﴾

---

① قدوس وہ ذات ہے جو تمام ان چیزوں سے جو ان کے شایانِ شان نہ ہو اس سے پاک ہو اور ہر قسم کے عیب اور کمی سے پاک ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔

③ [دوسرا ترجمہ] عظمت (بڑائی) والے ہیں۔

④ ہر بڑائی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے، جو کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں؛ چوں کہ جو محتاج ہوتا ہے وہ بڑا نہیں ہو سکتا۔

سورة الممتحنة

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں تیرہ (۱۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ احزاب کے بعد اور سورۂ نسا سے پہلے اکیانوے (۹۱) یا بانوے (۹۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کا امتحان لینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سورۂ ممتحنہ: حاء کے کسرہ کے ساتھ؛ اس لیے کہ اس میں مؤمنین کو حکم دیا گیا کہ ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کا امتحان لیں اور ممتحنہ فتحہ کے ساتھ ایک خاص عورت کے اعتبار سے ہے اور وہ حضرت امِ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہے جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کی بیوی ہے، جن کا امتحان لیا گیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ
اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ②

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان کو محبت کے پیغام بھیجنے لگو؛ حالاں کہ جو سچا دین تمھارے پاس آیا ہے انھوں نے اس کا انکار کیا ہے، وہ رسول کو اور تم کو صرف اسی وجہ سے (مکہ سے) باہر نکالتے رہے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو، اگر تم (مسلمان) میرے راستے میں جہاد کرنے کے لیے اور میری خوشی حاصل کرنے کے لیے (گھر سے) نکلے ہو (تو ان کافروں کو دوست مت بناؤ) تم چپکے چپکے ان سے دوستی کی باتیں کرتے ہو؛ حالاں کہ جو کچھ تم چھپا کر کے کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کر کے کرتے ہو میں سب کو پوری طرح جانتا ہوں اور جو کوئی بھی تم میں سے ایسا کرے گا تو پکی بات ہے کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ﴿۱﴾ اگر وہ (کافر) تم پر قابو پالیں گے تو وہ تمھارے دشمن بن جائیں گے ① اور تمھاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ چلائیں گے ② اور ان کی چاہت یہی ہے کہ تم (کسی طرح) کافر بن جاؤ ﴿۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اگر تم ان کافروں کے ہاتھ میں آجاؤ تو وہ تمھارے لیے دشمنی (ظاہر) کریں گے۔ ② یعنی دست درازی اور زبان درازی کریں گے [دوسرا ترجمہ] اور وہ کافر اپنے ہاتھ اور زبانیں پھیلا پھیلا کر تم مسلمانوں کے ساتھ برائی کریں گے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ
اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵

قیامت کے دن تمھاری رشتے داریاں کچھ بھی کام نہیں آئیں گی اور نہ تمھاری اولاد، اللہ تعالیٰ تمھارے
درمیان فیصلہ کریں گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۳﴾ پکی
بات ہے کہ ابراہیم (علیہ السلام) اور جو لوگ (ایمان میں) ان کا ساتھ دینے والے تھے ان کی زندگی میں
تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: ہم تم سے اور ان (بتوں)
سے جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا تم عبادت کرتے ہو الگ (یعنی بے تعلق) ہیں، ہم تمھارے (باطل عقائد
کے) منکر ہیں اور ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے جب تک
کہ تم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ؛ لیکن ابراہیم نے تو اپنے ابا سے اتنا کہا تھا: میں تمھارے لیے
(اللہ تعالیٰ سے) مغفرت (کی دعا) ضرور مانگوں گا اگرچہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمھارے لیے کوئی
فائدہ پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب! ہم آپ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم آپ ہی
کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے ﴿۴﴾ اے ہمارے
رب! ہم کو کافروں کا تختۂ مشق (یعنی محلِ آزمائش) مت بنائیے[1] اور اے ہمارے رب! ہماری
مغفرت کر دیجیے، یقیناً آپ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۵﴾

---

[1] اس دعا کے مفہوم میں یہ سب باتیں شامل ہیں: (۱) کافروں کو ہمارے پر ایسا موقع نہ ملے کہ وہ ہم پر ظلم کرنے لگیں
(۲) مسلمانوں کو کوئی ایسی بری حالت پیش نہ آوے کہ ان کو خوش ہونے کا موقع مل جاوے۔ (۳) اسلام اور مسلمانوں
کے خلاف آوازیں لگائیں، تحریریں لکھیں ایسا نہ ہو۔ (باقی اگلے صفحے پر)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ
مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ ع
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ⑧ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ
دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ⑨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ

(اے مسلمانو!) پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے ان (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل) میں بہترین نمونہ ہے جو شخص کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اس کے لیے اور جو شخص منہ پھیرائے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں اور تمام تعریفوں والے ہیں ﴿۶﴾

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے اور جن لوگوں سے تمھاری دشمنی ہے ان کے درمیان دوستی پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ (اس بات پر) پوری طرح قدرت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، مہربان ہیں ﴿۷﴾ اللہ تعالیٰ تم کو اس بات سے منع نہیں کرتے کہ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نہیں نکالا کہ تم ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، اور ان سے انصاف کا برتاؤ کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ تم کو صرف ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتے ہیں جن لوگوں نے تمھارے ساتھ دین کے معاملے میں جنگ کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے خلاف نکالنے والوں کی مدد کی ① اور جو ان کے ساتھ دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۹﴾ اے ایمان والو! جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کرکے آجائیں تو تم ان کا امتحان لے لیا کرو،

---

(۴) اسلام کے مقابلے میں اپنے باطل عقائد کی حقانیت پر دلیلیں پیش نہ کرنے لگیں (۵) کافر ہم پر مسلط ہو کر سخت ایذائیں دینے لگیں، ایسے اسباب پیدا نہ ہوں۔

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کو نکالنے میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوئے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا
هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْـَٔلُوْا مَآ
اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ
ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

ان کے (حقیقی) ایمان کو تو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں، پھر اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ (واقعی) ایمان والیاں ہیں تو تم اُن کو کافروں کے پاس واپس نہ کرو (کیوں کہ) وہ (عورتیں) ان (کافروں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور وہ (کافر) ان (عورتوں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور ان (کافر شوہروں) کو جو انھوں نے (مہر) خرچ کیا ہو تم واپس کر دو اور تم کو اِن (ہجرت کر کے آنے والی) عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جب کہ تم ان کو ان (عورتوں) کا مہر ادا کر دو اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں اپنے قبضے میں باقی نہ رکھو① اور جو (مہر) تم نے (ان کافر بیویوں پر) خرچ کیا ہو وہ (ان کے نئے شوہروں سے) مانگ لو اور ان کافر شوہروں نے جو (مہر ایمان لانے والی بیویوں پر) خرچ کیا ہو وہ (ان عورتوں کے نئے مسلمان شوہروں سے) مانگ لے، یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے درمیان فیصلہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾ اور اگر تمھاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کی طرف چلے جانے سے تمھارے ہاتھ سے نکل گئی② پھر تمھاری باری آئے تو وہ (مہر کی) رقم (کافروں کے بجائے) ان (مسلمانوں) کو دے دو جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں اتنی ہی جتنی ان مسلمانوں نے خرچ کی تھی③ اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ﴿۱۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کافر عورتوں سے بیوی والا کوئی تعلق باقی نہ رکھو۔ ② یعنی نعوذ باللہ! کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر چلی گئی، اسی طرح مسلمان کی بیوی کافروں کے پاس ہی رہ گئی، دار الاسلام نہ آئی۔ (باقی اگلے صفحے پر: ③)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا
يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ
وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع النصف

اے نبی! جب ایمان والی عورتیں تمھارے پاس آئے کہ اس بات پر تم سے بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی اور چوری نہیں کریں گی اور زنا بھی نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور ایسا بہتان نہیں باندھیں گی جو انھوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گڑھ لیا ہو① اور کسی (شرعی) بھلائی کے کام میں وہ تمھاری نافرمانی نہیں کریں گی تو تم ان عورتوں کو بیعت کرلو② اور تم ان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ اے ایمان والو! ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوئے، وہ آخرت سے اس طرح ناامید ہو گئے ہیں جس طرح کافر لوگ قبر میں دفن کیے لوگوں سے ناامید ہو گئے ہیں ﴿۱۳﴾

(⊃ گذشتہ صفحہ کا حاشیہ:)④ اگر کسی مسلمان کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی اور کافر سے نکاح کرلیا اور کافر نے شرط کے مطابق اس عورت کے سابق مسلمان شوہر کو مہر کی رقم نہ دی، اسی درمیان ایسا موقع آیا کہ ہجرت کر کے آنے والی عورت سے کسی مسلمان نے نکاح کیا اور اس مسلمان کے ذمے اس عورت کے سابق کافر شوہر کا مہر چکانا ہے تو وہ مسلمان وہ مہر کی رقم اس دوسرے مسلمان کو دے دیوے جس کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی، اسی طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس مسلمان کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی اور اس کا مہر نئے کافر شوہر نے مسلمان کو ادا نہ کیا اور اسی درمیان مسلمانوں کو کافروں سے مالِ غنیمت ملے تو اسی سے مسلمان شوہر کو اس کی چلی جانے والی بیوی کا حق مہر دے دیا جاوے۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

① یعنی دوسرے مرد کی منی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنے شوہر کا بتادیوے، یہ غلط کام ہے۔

② اصلاحِ اعمال کی نیت سے بیعت اس آیت سے ثابت ہوتی ہے۔

سورة الصف

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کے نزدیک مکی ہے، اس میں چودہ (۱۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ تغابن کے بعد اور سورۂ فتح سے پہلے ایک سو آٹھ (۱۰۸) یا (۱۰۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے راستے میں صف بستہ ہو کر دشمنوں سے قتال کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔

حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس سورت کی تلاوت اللہ کے نزدیک بہت محبوب چیز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ① یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَاِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا
اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جو کوئی مخلوق ہیں اور زمین میں جو کوئی مخلوق ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ ﴿۲﴾ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ناراضگی کی ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرو نہیں ﴿۳﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ (خاص طور پر) ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہو① ﴿۴﴾ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستاتے ہو؟ حالاں کہ تم جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر جب وہ ٹیڑھے ہی رہے② تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کر دیا③ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿۵﴾

---

① یعنی آپس میں مل کر دشمنوں سے جنگ کرتے ہیں اور لڑائی میں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں، جمے رہتے ہیں۔
② یعنی سمجھانے کے باوجود سچی بات انھوں نے قبول نہیں کی۔
③ [دوسرا ترجمہ] پھر جب وہ (ہدایت سے) پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور زیادہ پھیر دیا۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞٦ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ
يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞٧ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۞٨ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۞٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞١٠

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا کہ: اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ مجھ سے پہلے جو توراۃ (اتاری گئی) تھی اسے میں سچا بتاتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی خوش خبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس صاف صاف دلیل لے کر آگئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ﴿٦﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے؛ حالاں کہ اس کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿٧﴾ یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (یعنی دینِ اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیویں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہیں گے چاہے کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں ﴿٨﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہے جنھوں نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تاکہ وہ اس کو تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کر دیوے، چاہے شرک کرنے والے کو (یہ بات) کتنی ہی بُری لگے ﴿٩﴾

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتلاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لیوے① ﴿١٠﴾

① اس میں اخروی عذاب کے ساتھ دنیوی حوادث سے بھی حفاظت ہے۔

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ
خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱﴾ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ
تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخۡرٰى
تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ لِلۡحَوَارِيّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ
قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طّٰۤاٮِٕفَةٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَكَفَرَتۡ
ع طّٰۤاٮِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰى عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِيۡنَ ﴿۱۴﴾

تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہترین بات ہے اگر تم سمجھو ﴿۱۱﴾ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو معاف کردیں گے اور تم کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کریں گے) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں واقع ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ اور (ان نعمتوں کے علاوہ تمھارے لیے) دوسری نعمت بھی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو (اور وہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد① اور جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور (اے نبی!) ایمان والوں کو خوش خبری سنادو ﴿۱۳﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے بن جاؤ جس طرح عیسیٰ مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کہا تھا: کون اللہ تعالیٰ کے (دین کی) خاطر میری مدد کرے گا؟ (اس پر) حواریوں نے جواب دیا کہ: ہم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے ہیں، پھر (ان کوشش کے بعد بھی) بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لے آئی اور ایک جماعت نے کفر اپنالیا، پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جس کے نتیجے میں وہ غالب آگئے ﴿۱۴﴾

① نقد فائدہ انسان کو بہت زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

سورة الجمعة

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے،اس میں گیارہ(١١) آیتیں ہیں۔سورۂ تحریم یا سورۂ صف کے بعد اور سورۂ تغابن سے پہلے ایک سو چھ(١٠٦) یا(١١٠)نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں جمعہ کی نماز اور جمعہ کے کچھ احکام کا تذکرہ ہے۔

جمعہ کے لفظ میں اجتماع کا معنیٰ نکلتا ہے،اس دن سب مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں اس سورت کو تلاوت فرماتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ①
هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ
الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ② وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا
یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ③ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو
الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جتنی مخلوق ہیں اور زمین میں جتنی مخلوق ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں جو بادشاہ ہیں، پاک ذات ہیں، بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے (عرب کے) امی ①(یعنی ان پڑھ) لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اس (اللہ تعالیٰ کے قرآن) کی آیتیں ان کے سامنے پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاکیزہ بناتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتے ہیں؛ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ﴿۲﴾ اور (یہ رسول جن کی طرف بھیجے گئے) ان میں کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں ② اور وہ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۴﴾

---

① آپ ﷺ پوری دنیا کے لیے مبعوث کیے گئے تھے اس کے باوجود آیت میں صرف ''امیین'' کا لفظ آیا، یہ عرب کے امیوں کی خاص فضیلت کی طرف اشارہ ہے۔
② بلکہ قیامت تک آنے والے زمانے میں شامل ہوتے رہیں گے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵ قُلْ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۷ قُلْ اِنَّ
الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ ع
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۹

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ ڈالا گیا پھر انھوں نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا① اس گدھے کی سی ہے جو بہت ساری (بڑی بڑی) کتابیں اٹھائے ہوئے ہو، جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بہت بری مثال ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے یہودیو! اگر تم لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ سارے لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ تعالیٰ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو ﴿۶﴾ اور ان یہودیوں نے اپنے ہاتھوں (سے کیے ہوئے) جو (برے) اعمال آگے بھیج رکھے ہیں ان کی وجہ سے کبھی بھی اس (موت) کی تمنا نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ یقیناً تم کو مل کر ہی رہے گی② پھر تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹایا جائے گا جو ہر چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتے ہیں، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم کرتے ہو تم کو بتلادیں گے ﴿۸﴾

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف فوراً چل پڑو③ اور خریدنا بیچنا چھوڑ دیا کرو④ یہ تمھارے لیے اچھی بات ہے اگر تم سمجھو ﴿۹﴾

---

① یعنی تورات کے علوم پر عمل کی ذمے داری ڈالی گئی تھی جو انھوں نے نہیں نبھائی۔ ② [دوسرا ترجمہ] تم کو پکڑ کر ہی رہے گی۔ تیسرا ترجمہ: پہنچ کر ہی رہے گی۔ ③ یعنی خطبہ نماز کے لیے جلدی چلو۔ ④ یعنی دنیوی مشاغل بھی چھوڑ دینے چاہیے۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ
ع قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

پھر جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو جائے تو (اختیار ہے کہ) تم زمین میں پھیل جاؤ (یعنی چلو، پھرو) اور اللہ تعالیٰ کا فضل (حلال روزی) تلاش کرو اور تم اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو ①؛ تا کہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤ ﴿۱۰﴾ اور جب کچھ لوگوں نے تجارت یا کوئی کھیل (تماشا) دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیا (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: (ثواب کی) جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل (اور تماشا) اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تو رزق دینے والوں میں سب سے اچھے ہیں ② ﴿۱۱﴾

---

① خصوصی ذکر خطبہ اور نماز کے بعد عمومی ذکر بھی جاری رہے۔

② دنیا میں کوئی انسان کسی کے لیے ظاہری رزق کا ذریعہ بنتا ہے، حقیقی رزاق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

فائدہ: حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے اس آیت سے مسلکِ احناف کو ثابت کیا ہے، چنانچہ جب حضرت گنگوہیؒ کا رسالہ ''اوثق العری في الجمعة في القری'' آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ارشاد فرمایا: بھئی! میں زیادہ تو جانتا نہیں؛ لیکن اتنا کہتا ہوں کہ: گاؤں میں جمعہ کا عدمِ جواز قرآنِ مجید سے ثابت ہے، دیکھو! فرمایا گیا ہے: ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ'' اس میں جمعہ کا حکم دیا گیا ہے جس کا معنی ہے: دوڑنا اور لپک کر چلنا۔ سعی کی نوبت وہیں آسکتی ہے جہاں لمبی مسافت طے کرنی ہو، اور گاؤں میں ایسا نہیں ہو سکتا۔

پھر فرمایا گیا: ''وَذَرُوا الْبَيْعَ'' یعنی خرید و فروخت چھوڑ دو، معلوم ہوا کہ جمعہ کا حکم ایسی جگہ کے لیے جہاں کوئی بڑا بازار اور منڈی وغیرہ ہو اور لوگ وہاں خرید و فروخت کے معاملات میں بہت زیادہ مصروف و منہمک ہوں، گاؤں میں ایسی مصروفیت کے بازار کہاں؟

آگے فرمایا گیا ہے: ''فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ'' یعنی بعد نماز زمین میں پھیل کر اپنے ذرائعِ آمدنی و دیگر مشاغل میں مصروف ہونے کا حکم، اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایسے مقام پر اس سلسلے کے مشاغل کثیر تعداد میں اور بہت پھیلے ہوئے ہونے چاہیے۔ (از توضیح السنن شرح آثار السنن ۲/۶۱۶)

سورۃ المنافقون

(المدنیہ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ جمعہ یا سورۂ حج کے بعد اور سورۂ مجادلہ سے پہلے ایک سو دو (۱۰۲) یا (۱۰۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں منافقین کی بری عادتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کی دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔

منافق آدمی ظاہر میں زبان سے ایمان کا اقرار کرتا ہے، دکھاوے کے لیے کچھ اسلامی اعمال بھی کر لیتا ہے، دل میں اسلام کے خلاف عقیدے رکھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) جب منافق لوگ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اس (اللہ تعالیٰ) کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱﴾ انھوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان و مال بچانے کے لیے) ڈھال بنا رکھا ہے، پھر وہ (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں، جو کام وہ لوگ کر رہے ہیں وہ واقعی بہت برے ہیں ﴿۲﴾ یہ ساری باتیں صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ (شروع میں صرف زبان سے) ایمان لے آئے، پھر وہ کافر ہو گئے؛ لہٰذا ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی جس کے نتیجے میں وہ لوگ (حق بات کو) سمجھتے ہی نہیں ہیں ﴿۳﴾ اور اگر تم ان کو دیکھو تو (ظاہری شان و شوکت کی وجہ سے) ان کے جسم تم کو بہت اچھے لگیں گے اور اگر وہ بات کریں تو (نہایت میٹھی اور دل چسپ ہونے کی وجہ سے) تم ان کی باتیں سنتے ہی رہ جاؤ، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ وہ لوگ ایسی لکڑیاں ہیں جو کسی سہارے سے لگا دی گئی ہو① ہر چیخ و پکار کو② وہ اپنے خلاف (خطرہ) سمجھتے ہیں، یہی لوگ (تمھارے) دشمن ہیں؛

---

①[۱] حضور ﷺ کی مجلس میں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اس کی طرف اشارہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ (باقی ☜)

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۝۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا
رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى
يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ۝۷
يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ

لہذا تم ان سے بچتے رہو، اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کریں، وہ (سچے دین کو چھوڑ کر) کہاں اوندھے چلے جارہے ہیں؟ ﴿۴﴾ اور جب ان (منافقوں) کو کہا جاتا ہے کہ: آؤ! اللہ تعالیٰ کے رسول تمھارے لیے مغفرت کی دعا کریں تو وہ اپنے سروں کو مٹکاتے (یعنی ہلاتے پھراتے) ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تکبر کے ساتھ بات ماننے سے رک جاتے ہیں ﴿۵﴾ (اے نبی!) ان کے لیے (دونوں باتیں) برابر ہے، چاہے تم ان کے لیے مغفر کی دعا کرو یا نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہیں کریں گے، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿۶﴾ یہی وہ (منافق تو) ہیں جو (ایسا) کہتے ہیں: جو لوگ (یعنی مہاجرین مخلصین) اللہ تعالیٰ کے رسول کے پاس (رہتے) ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو، یہاں تک کہ وہ (خود رسول کے پاس سے) منتشر ہو جائیں؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں؛ لیکن منافق لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۷﴾ وہ (منافق) کہتے ہیں: اگر ہم مدینہ واپس لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا①

⊃ دینی مجالس میں بلا عذر ٹیک لگا کر بیٹھنا بے ادبی ہے [۲] بے فائدہ لکڑی کو چھت یا دیوار میں لگانے کے بجائے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی کردی جاتی ہے اس طرح کا حال منافقین کا ہے وہ علم و عمل ایمان سے خالی ہیں۔② [دوسرا] ہر اونچی آواز کو (چاہے وہ کسی وجہ سے ہو)

① [دوسرا ترجمہ] طاقت والا کمزور کو نکال دے گا۔ یعنی ان کے زعم میں ہم مدینہ والے عزت اور زور والے ہیں، ہم ان پردیسی ذلیل کمزور مکہ کے لوگوں کو مدینہ سے نکال دیں گے، اس طرح کے منافقانہ، وطنی، علاقائی تعصّبات سے آج امتِ مسلمہ کی اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرماوے۔

عٓ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ۝۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ
لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا
عٓ جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝۱۱

حالاں کہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے؛ لیکن منافق لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۸﴾

اے ایمان والو! تم کو نہ تو تمھارے مال اور نہ تمھاری اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد (اور اطاعت) سے غافل کر دیوے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ سخت نقصان میں رہیں گے ﴿۹﴾ اور جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق) خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ (موت کے آثار کو دیکھ کر) کہنے لگے: اے میرے رب! آپ نے مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہیں دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور میں نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا؟ ﴿۱۰﴾ اور کسی بھی نفس (یعنی جان دار) کا مقرر وقت جب آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر گز مہلت نہیں دیتے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾

سورة التغابن

(المدنية)

یہ سورت مکی ہے، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ جمعہ یا سورۂ تحریم کے بعد اور سورۂ صف سے پہلے ستتر (۷۷) یا (۱۰۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

ہار جیت کو عربی میں تغابن کہتے ہیں اور قیامت کے دن اہلِ ایمان کی جیت ہوگی اور وہ جنت میں چلے جائیں گے اور کافروں کی ہار ہوگی اور وہ جہنم میں چلے جائیں گے۔

تغابن کا ایک معنیٰ آتا ہے ''ایک دوسرے سے بازی لے جانا'' اور قیامت کے دن ہر ایک کو یہی تمنا ہوگی کہ میں دوسرے سے بازی لے جاؤں اور میری جیت ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جو کوئی (مخلوق) ہے اور زمین میں جو کوئی (مخلوق) ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے، حکومت ان ہی کی ہے اور تمام تعریفیں ان ہی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی ایمان والا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور اسی نے تمھاری صورتیں بنائیں، سو تمھاری بہترین صورتیں بنائی اور انہی کی طرف (سب کو) واپس پھر کر جانا ہے ﴿۳﴾ آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جو کام تم چھپ کر کرتے ہو اور جو تم کھلم کھلا کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو دلوں کی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴﴾ کیا تم لوگوں کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے کافر ہو چکے ہیں، پھر انھوں نے اپنے کاموں کا وبال (دنیا میں بھی) چکھا اور ان کو (آخرت میں) دردناک عذاب ہونے والا ہے ﴿۵﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا
وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ
بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ
الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

یہ (دنیا آخرت کی سزا) اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے رہے تو وہ کہتے تھے کہ: کیا (ہمارے جیسے) انسان ہماری رہنمائی کریں گے؟ غرض انھوں نے کفر کیا اور انھوں نے (ایمان سے) منہ پھرا لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (ان کی) کچھ پروا نہیں کی① اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، سب تعریفوں والے ہیں ﴿۶﴾ جن لوگوں نے کفر اپنایا ہے وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو کبھی دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم کہہ دو: کیوں نہیں؟ قسم ہے میرے رب کی! تم کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا، پھر تم نے جو کچھ کیا تھا وہ تم کو ضرور بتا دیا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۷﴾ سو تم اللہ تعالیٰ پر اور اس (اللہ) کے رسول پر اور اس نور (یعنی قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۸﴾ اس (قیامت کے) دن کو (یاد کرو) جس جمع ہونے کے دن میں اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کریں گے، یہ (ایمان والوں کے لیے) نفع اور (کافروں کے لیے) نقصان ظاہر ہونے کا دن ہوگا② اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے اس کے گناہ کو دور کر دیں گے اور اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۹﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی بے طلبی کی وجہ سے نظر رحمت اٹھالی۔

② [دوسرا ترجمہ] یہ (ایمان والوں کے لیے) جیت اور (کافروں کی) ہار کا دن ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ⑩ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا
وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری (یعنی قرآن کی) آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، اس میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت بری جگہ (پہنچنے کی) ہے ﴿۱۰﴾

کوئی بھی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر آیا نہیں کرتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے دل کو صحیح راستہ دکھاتے ہیں ① اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کی بات مانو اور رسول (یعنی محمد ﷺ) کی بات مانو، پھر اگر تم (اطاعت سے) منہ پھراؤ گے تو ہمارے رسول کی ذمے داری تو صرف صاف صاف (بات) پہنچا دینا ہے ﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۳﴾ اے ایمان والو! تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے کچھ تمھارے دشمن ہیں ② سو تم ان (کی شریعت کے خلاف بات ماننے) سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور (زبان اور دل سے ان کو) بخش دو ③ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾

① مطلب: مصیبت پہنچے تو اللہ کی طرف سے ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے، اور بندہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مصیبت مقدر ہے وہ ٹل نہیں سکتی اور جو مقدر میں نہیں ہے وہ آ نہیں سکتی، اسی طرح اطاعت اور بھلائی کے کام کی رہنمائی اللہ کی طرف سے بندے کی ہوتی ہے۔ ② یعنی جو اللہ کی نافرمانی کے کام کروائیں۔ ③ نافرمانی چھوڑ کر دین پر عمل کرنے لگیں اور اللہ سے بھی معافی مانگ لیں اور تم سے بھی معافی مانگیں تو معاف کر دیا کرو، بیوی اور اولاد پر بے جا غصہ کرتے رہنے سے گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے؛ اس لیے ان کی شرارت سے بے فکر بھی مت ہو اور ان کی بات مان کر دینی فرائض اور نیکیاں مت چھوڑو۔

إِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا
اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲

یقیناً تمھارے مال اور تمھاری اولاد (تمھارے لیے) ایک آزمائش ہے① اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا ثواب ہے ﴿۱۵﴾ سوتم سے جتنا ہو سکے اتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو② اور تم (شریعت کے احکام) سنو اور مانو اور (اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) خرچ کرتے رہو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور جو لوگ اپنے نفس کی لالچ (یعنی بخیلی) سے بچا لیے گئے بس وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۶﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کے ثواب) کو تمھارے لیے کئی گنا بڑھا دیں گے اور تم کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت قدر کرتے ہیں③ (اور) حلیم ہے④ ﴿۱۷﴾ ہر چھپی اور کھلی چیز کے جاننے والے ہیں، بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾

① یعنی مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے میں کمی کوتاہی کرتے ہو یا مکمل دین پر چلتے ہو؟

② تقویٰ انسان کے بس کی بات ہے، قابو سے باہر کی بات ہے نہیں، ظاہر ہے کہ تقویٰ کا مفہوم یعنی حرام سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں **اللھم وفقنا**۔

③ بندہ کمزور ہے؛ اس لیے اس کے نیک اعمال میں کمی کوتاہیاں رہ جاتی ہیں، پھر بھی اللہ تعالیٰ بندوں کے نیک اعمال قبول فرما کر اپنی رضا اور اجر سے نوازتے ہیں اور مزید کی توفیق عطا فرماتے ہیں، یہ کتنی بڑی قدردانی ہوئی، کوئی انسان دوسرے انسان کی صحیح قدر کر ہی نہیں سکتا؛ چوں کہ انسان کی قدردانی جس شکل میں بھی ہوگی وہ فانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو قدردانی ہے وہ دائمی ہے۔

④ یعنی گناہ پر فوری سزا نہیں دیتے۔

سورۃ الطلاق

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بارہ (۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ انسان کے بعد اور سورۂ بینہ سے پہلے بیانوے (۹۲) یا چھیانوے (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں طلاق کے احکام کو اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''نساء صغریٰ'' بھی ہے، اس میں عورت کے خرچے، رہائش، عدت وغیرہ کے احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔

نکاح کے بندھن سے عورت باہر آجائے اسے طلاق کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! (مسلمانوں کو بتلادو) جب تم (اپنی) بیویوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان عورتوں کو ان کی عدت کے وقت (سے پہلے پاکی کے زمانے میں) طلاق دو اور (طلاق کے بعد) عدت کو گنتے رہو اور (طلاق کے بعد) تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارے رب ہیں، تم ان (طلاق دی ہوئی عورتوں) کو ان کے (رہنے کے) گھروں سے (عدت ختم ہونے تک) مت نکالو اور وہ عورتیں خود بھی نکل نہ جائیں؛ الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا کام کریں (تو اس کو گھر سے روانہ کرسکتے ہو)① اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھا تو پکی بات ہے کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے کہ اس (طلاق دینے) کے بعد شاید اللہ تعالیٰ کوئی نئی شکل بنادیوے ②﴿۱﴾ پھر جب وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں اپنی عدت کو (پوری کرنے کے قریب) پہنچے تو ان کو اچھے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روکے رکھو یا ان کو اچھے طریقے سے الگ کردو اور اپنے (یعنی مسلمان) میں سے دو معتبر شخص کو گواہ بنالو اور خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ٹھیک گواہی دو،

①[۱] چوری، زنا اس طرح کا کوئی کام کریں [۲] بدظنی کی وجہ سے ہر وقت جھگڑا ہی کرتی رہتی ہے، ایسی مجبوری میں روانہ کرسکتے ہیں۔ ②یعنی ندامت ہو اور مرد عورت شرعی طریقے سے پھر سے ساتھ ہوجانے کا ارادہ کرلیوے۔

ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًاۙ۝٢ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۝٣ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ
نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ
اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا۝٤ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا۝٥ اَسْكِنُوْهُنَّ
مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ

یہ وہ باتیں ہیں جس کی نصیحت اس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے (مشکلوں سے نکلنے کا) کوئی راستہ بنا ہی دیتے ہیں ﴿۲﴾ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہتے ہیں) پورا کر کے ہی رہتے ہیں، پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ﴿۳﴾ اور جو تمھاری عورتیں حیض آنے سے ناامید ہو گئی ہوں (اور ایسی عورتوں کی عدت کے بارے میں) اگر تم کو شک ہو جاوے تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور جن (عورتوں) کو (عمر کم ہونے کی وجہ سے) حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ان کی عدت بھی (تین مہینے ہیں) اور جن عورتوں کے پیٹ میں حمل ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن لیویں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتے ہیں ﴿۴﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اس کو بڑا ثواب دیں گے ﴿۵﴾ تم ان (طلاق دی ہوئی) عورتوں کو (عدت کے زمانے میں) اپنی حیثیت کے مطابق جس جگہ تم رہتے ہو اسی جگہ رہنے کا گھر دو① اور تم ان عورتوں کو تنگ کرنے کے لیے تکلیف مت پہنچاؤ، (حاشیہ اگلے صفحے پر)

وَاِنْ كُنَّ اُولٰتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ
اُخْرٰى ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ ع
عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸

اور اگر وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں حاملہ ہیں تو اپنے پیٹ کا بچہ جنے وہاں تک ان کو خرچہ دیتے رہو، پھر اگر وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں تمھارے کہنے سے (بچے کو) دودھ پلاویں تو ان کو ان کی اجرت (یعنی دودھ پلانے کا بدلہ) ادا کرو اور (اجرت طے کرنے کے لیے) آپس میں مناسب طریقے سے مشورہ کرلیا کرو ① اور اگر تم دونوں آپس میں ایک دوسرے کے لیے مشکلیں پیدا کرو گے تو (شوہر کے کہنے سے) کوئی دوسری عورت اس (بچے) کو دودھ پلائے گی ﴿۶﴾ مالی وسعت والا اپنی گنجائش کے مطابق خرچہ دیوے اور جس شخص پر اس کی روزی تنگ کردی گئی ہو ② تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس میں سے خرچہ دیوے، اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنا دیا ہے اس کو اس سے زیادہ تکلیف (یعنی بوجھ) نہیں دیتے، مشکلی کے بعد عنقریب اللہ تعالیٰ آسانی (بھی) پیدا کردیں گے ﴿۷﴾

اور بہت سی بستیاں (یعنی وہاں کے لوگ) اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے (شرارت کے ساتھ) نکل گئیں، سو ہم ان سے سخت حساب لیں گے ③ اور ہم ان کو ایسا عذاب دیں گے جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا ہو ﴿۸﴾

⬅ ① یعنی مکان کے ایک حصے میں پردے کے اہتمام کے ساتھ عدت کے دنوں میں رہنے دو۔

① (دوسرا ترجمہ) دودھ پلانے کا معاملہ آپس میں مشورہ سے طے کرو۔

② [دوسرا ترجمہ] جس شخص کو اس کی روزی ناپ کر ملتی ہو۔

③ حساب سے مراد: [۱] جس طرح حساب کتاب کے بعد مجرم کی سزا طے کردی جاتی ہے اس طرح ان کی سزا متعین کردی گئی [۲] آخرت میں ان سے سخت حساب لینا طے کردیا گیا [۳] حساب اور عذاب سے دنیوی سزا اور آخرت کا عذاب دونوں مراد ہوسکتے ہیں۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
ع قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

غرض انھوں نے اپنے (برے) کاموں کا وبال چکھا اور ان کے کاموں کا انجام نقصان ہی نقصان ہوا ﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا ہے تو اے عقل والو! جو ایمان لاچکے ہو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر نصیحت اتاری ہے ﴿۱۰﴾ یعنی (قرآن کی شکل میں نصیحت لے کر کے اللہ تعالیٰ نے) رسول (بھیجے ہیں) جو تم کو (اللہ تعالیٰ کے احکام) کھول کھول کر بتلانے والی اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں؛ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لے آویں اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہترین روزی طے کردی ہے ﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ تو وہ (قدرت والے) ہیں جنھوں نے سات آسمان پیدا کیے اور زمین بھی انہی (آسمانوں) کی طرح (سات پیدا کی، اللہ تعالیٰ کا تشریعی اور تکوینی) حکم ① ان (آسمانوں اور زمین) کے درمیان اترتا رہتا ہے؛ تاکہ تم کو معلوم ہوجاوے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کرلیا ہے ﴿۱۲﴾

① امر سے مراد وحی بھی لیا گیا ہے۔ [۱] یعنی آسمان زمین ہر جگہ ضرورت کے مطابق وحی کا نزول ہوتا ہے اور اللہ کا امر وحی کے واسطے سے اترتا ہے۔ [۲] ساتویں آسمان سے لے کر سب سے نیچی ساتویں زمین تک اللہ کا حکم جاری ہوتا ہے۔

سورۃ التحریم

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بارہ (۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ حجرات کے بعد اور سورۂ جمعہ سے پہلے ایک سو پانچ (۱۰۵) یا (۱۰۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

ایک مباح چیز جیسے کہ شہد کو اپنے اوپر حرام کر لینے کا واقعہ اس سورت میں موجود ہے۔

تحریم کا معنیٰ آتا ہے کسی چیز کو حرام قرار دینا یا کسی چیز پر حرام ہونے کا حکم لگانا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۃ النبی ﷺ'' بھی ہے، سورت کی شروعات ہی یا ایھا النبی کے پیار بھرے خطاب سے ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں تم اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے کے لیے (قسم کھا کر) ان کو کیوں حرام کرتے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں (کی پابندی) سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے① اور اللہ تعالیٰ تمھارے کام بنانے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ ہر کام کو) پوری طرح جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب نبی نے اپنی کسی بیوی (یعنی حفصہ) کو (راز کے طور پر) چپکے سے ایک بات کہی تھی، پھر جب وہ بات اس بیوی نے (کسی دوسری بیوی یعنی عائشہؓ کو) بتلا دی اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اس (نبی) کو خبر دی تو اس (نبی) نے (اس راز کو ظاہر کرنے والی بیوی کو) کچھ بات جتلا دی اور کچھ بات نظر انداز کر دی (یعنی نہیں بتلائی) پھر جب اس (نبی) نے اس (راز ظاہر کرنے والی) بیوی کو (کچھ) بات بتلا دی تو وہ (تعجب سے) کہنے لگی کہ: آپ کو یہ بات کس نے بتلا دی؟ تو اس (نبی) نے کہا کہ: مجھے تو (اس اللہ تعالیٰ نے جو) بڑے جاننے والے، بڑی خبر رکھنے والے نے اطلاع دی ﴿۳﴾

① یعنی نامناسب قسم پر کفارہ ادا کرو اور قسم کی پابندی سے نکل جاؤ۔

إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَإِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهٗٓ
أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ
وَّأَبْكَارًا ﴿٥﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾
يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ ع

(اے نبی کی دونوں بیویاں!) اگر تم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرلو (تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے) کہ تم دونوں کے دل اس کی طرف مائل ہو ہی گئے ہیں① اور اگر تم دونوں نے اس (نبی) کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کی تو (یادرکھنا کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ اس (نبی) کا ساتھ دینے والے ہیں اور جبرئیل اور نیک ایمان والے بھی (ساتھ دینے والے ہیں) اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں ﴿۴﴾ اگر وہ (نبی) تم سب بیویوں کو طلاق دے دیویں تو ان کے رب بہت جلدی تمھارے بدلے تم سے بہتر بیویاں ان کو دے دیں گے کہ جو مسلمان، ایمان والیاں، اطاعت کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں، پہلے شادی کرچکی ہوں ایسی اور کنواریاں ہوں ﴿۵﴾ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ کہ اس (آگ) کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس (آگ) پر مزاج کے سخت، بہت زور والے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم میں ان کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو دیا جاتا ہے وہی کام کرتے ہیں ﴿۶﴾ (قیامت کے دن کہا جاوے گا) اے کفر والو! آج تم کوئی بہانے مت کرو ②یقیناً جو کام تم کرتے تھے اس کا بدلہ تم کو دیا ہی جائے گا ﴿۷﴾

①[۱] تم دونوں کے دل توبہ کی طرف مائل ہو گئے ہیں؛ اس لیے توبہ کرلو [۲] نبی کا راز بتلا دینا نامناسب تھا اس نامناسب بات کی طرف تمھارے دل مائل ہو گئے ہیں۔

②[دوسرا ترجمہ] آج کے دن تم کوئی عذر مت پیش کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ
وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی (یعنی صاف دل سے) توبہ کرو، امید ہے کہ تمھارے رب تم سے تمھاری برائیاں (یعنی گناہ) دور کردیں (یعنی معاف کردیں) اور تم کو ایسے باغیچوں میں داخل کردیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اس دن اللہ تعالیٰ نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں کریں گے، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی طرف (تیزی سے) دوڑ رہا ہوگا، وہ (یوں) دعا کرتے ہوں گے کہ: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے نور کو پورا کر دیجیے ① اور ہم کو معاف کردیجیے، یقیناً آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۸﴾ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے کے لیے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی حالت بیان فرمائی ہے، یہ دونوں (بیویاں) ہمارے بندوں میں سے دو خاص نیک بندوں کے نکاح میں تھیں، پھر دونوں بیویوں نے ان دونوں (شوہروں) کے ساتھ بے وفائی کی تو وہ دونوں (نیک بندے) اللہ تعالیٰ (کے عذاب) کے مقابلے میں ان دونوں (بیویوں) کو کچھ بھی کام نہیں آسکے اور (ان عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ (دوسرے آگ میں) جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی آگ میں داخل ہو جاؤ ② ﴿۱۰﴾

① یعنی پورے پل صراط پر نور باقی رہے، راستے میں بجھ نہ جاوے۔ ② حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کا تفصیلی واقعہ بندے کے خطبات ”خطبات محمود جلد: ۸“ میں ملاحظہ کیجیے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا
وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں (کی تسلی) کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی، جب اس عورت نے دعا کی: اے میرے رب! میرے لیے جنت میں آپ اپنے قریب ایک گھر بنا دیجیے ① اور مجھے فرعون اور اس کے (برے) کام سے نجات دیجیے اور مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرمائیے ②
﴿۱۱﴾ اور (اسی طرح) عمران کی بیٹی مریم (کی مثال بیان فرمائی) جس نے اپنی شرم گاہ کی (حلال و حرام سے) حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی③ اور مریم نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کا یقین رکھا تھا④ اور وہ بندگی کرنے والوں میں تھی⑤ ﴿۱۲﴾

---

① پہلے اللہ تعالیٰ کے قرب کا سوال کیا، پھر جنت مانگی، کیسی عشقِ الٰہی والی عورت تھی۔ **اللھم ارزقنا بفضلک۔**

② حضرت آسیہ کا مفصل قصہ ’’خطباتِ محمود کی جلد: ۱‘‘ میں ملاحظہ کیجیے۔

③ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے گریبان میں روح پھونک دی جس کے نتیجہ میں وہ حاملہ ہوگئی۔

④ [دوسرا] اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچا جانا یعنی مانا اور یہ سچا ہے ایسا دوسروں کو بھی بتایا۔

⑤ حضرت مریم کا مفصل قصہ ’’خطباتِ محمود کی جلد: ۲‘‘ میں ملاحظہ کیجیے۔

سورۃ الملک

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، حسن بصریؒ اس کو مدنی قرار دیتے ہیں، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ طور کے بعد اور سورۂ حاقہ سے پہلے ستتر (۷۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کے شروع ہی میں اللہ کی عظیم سلطنت اور حکمرانی کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''تبارک'' بھی ہے، سورت کی شروعات اللہ کی عظمت اور برکت والا ہونے کے تذکرے سے ہو رہی ہے۔

اس کا تیسرا نام ''مانعہ'' ہے؛ یعنی اپنے پڑھنے والے سے عذاب کو روکنے والی۔

چوتھا نام ''دافعہ'' ہے؛ یعنی عذاب کو دفع کرنے والی۔

پانچواں نام ''واقیہ'' ہے؛ یعنی عذاب سے بچانے والی۔

چھٹا نام ''منجیہ'' ہے؛ یعنی دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب سے نجات کا ذریعہ۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ رات کو سوتے وقت اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نبیٔ کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت میری امت کے ہر شخص کے دل میں محفوظ ہو، ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو زبانی یاد کرلیوے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ‏ ① الَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ
لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ‏ ② الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ
طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰى مِنۡ فُطُوۡرٍ ③
ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ④ وَلَقَدۡ زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَجَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ وَاَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِيۡرِ ⑤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بہت بڑی شان اس (اللہ تعالیٰ) کی ہے جن کے قبضے میں (پوری) حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱﴾ جنھوں نے موت کو پیدا کیا اور حیات کو اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں سے زیادہ اچھا عمل کرتا ہے①؟ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے معاف کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے ایک پر ایک (فاصلہ سے) سات آسمان پیدا کیے ہیں، تم رحمن کی تخلیق میں کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے②، اب پھر نظر دوڑا کر دیکھو! کیا کہیں تم کو پھٹا ہوا نظر آتا ہے؟ ﴿۳﴾ پھر بار بار نظر ڈال کر کے دیکھو!③ (تو نتیجہ یہ ہوگا کہ) نظر تھک ہار کر تمھارے پاس ناکام واپس آئے گی ﴿۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے دنیا سے نظر آنے والے آسمان کو چراغوں سے سجا رکھا ہے④ اور ہم نے ان کو شیطان کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۵﴾

---

① ایک مطلب یہ بھی ہے کہ کون اللہ کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہے۔ حرام سے پرہیز اور اللہ کی اطاعت میں ہر وقت مستعد، یہ حسنِ عمل ہے۔ ② تفاوت یعنی بے ضابطگی کہیں نظر نہیں آئے گی۔

③ [دوسرا ترجمہ] پھر دو دو بار نظر پھرا پھرا کر دیکھو۔ ④ [دوسرا ترجمہ] چراغوں سے رونق دی ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا
لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ
اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

اور جو لوگ اپنے رب کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ﴿۶﴾ جب وہ (کافر) اس (جہنم کی آگ) میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک آواز سنیں گے، اور وہ (جہنم) جوش مارتی ہوگی ﴿۷﴾ ایسا لگتا ہوگا کہ وہ غصے کی وجہ سے (ابھی) پھٹ پڑے گی، جب بھی اس میں (نافرمانوں کی) کسی فوج کو پھینکا جائے گا تو اس (جہنم) کے حفاظت کے فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ: کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آیا نہیں تھا؟ ﴿۸﴾ تو وہ (نافرمان) جواب دیں گے کہ کیوں نہیں؟ (ہاں) بیشک ڈرانے والے پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے؛ مگر ہم نے تو جھٹلا دیا تھا اور ہم نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے (دین اور شریعت جیسی) کوئی چیز نہیں اتاری، تم لوگ تو بڑی بھاری گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ﴿۹﴾ اور کافر لوگ (یہ بھی) کہیں گے کہ: اگر (دنیا میں) ہم سن لیا کرتے یا سمجھ سے کام لیا کرتے تو ہم جہنم کی آگ والوں میں سے نہ ہوتے ﴿۱۰﴾ اس طرح وہ خود اپنے گناہوں کا اقرار کرلیں گے، سو (اے) جہنم والو! تم (اللہ تعالیٰ کی) رحمت سے دور ہو جاؤ ﴿۱۱﴾ (ان کے برخلاف) جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ (دیکھے بغیر) ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر ہے ﴿۱۲﴾ اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا زور سے کرو (اللہ تعالیٰ سب باتوں کو جانتے ہیں؛ اس لیے کہ) وہ تو سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۳﴾

اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا ع
فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ
اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوۡرُ ﴿۱۶﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يُّرۡسِلَ
عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ كَيۡفَ نَذِيۡرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ
فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ ؕؔ مَا يُمۡسِكُهُنَّ
اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍۢ بَصِيۡرٌ ﴿۱۹﴾

کیا جس نے پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کو جانتا نہیں؟ اور وہی (اللہ تعالیٰ تو) باریکی سے دیکھنے والے① سب خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۴﴾

وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تمھارے (نفع کے) لیے زمین کو نیچے کردیا②؛ تاکہ تم اس کے کندھوں پر چلو پھرو③ اور تم اس کا رزق کھاؤ، اور دوبارہ زندہ ہو کر ان ہی کے پاس جانا ہے ﴿۱۵﴾ کیا آسمان والے (یعنی اللہ تعالیٰ) سے تم نڈر (یعنی بے خوف) ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دیوے، پھر وہ (زمین) ایک دم لرزنے (یعنی تھرتھرانے) لگے ﴿۱۶﴾ کیا تم آسمان والے (اللہ تعالیٰ) سے بے خوف ہو کر بیٹھے ہو کہ وہ تمھارے پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دیوے، پھر عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا کہ میرا (عذاب سے) ڈرانا کیسا تھا؟ ﴿۱۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (مکہ والوں) سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلانے کا کام کیا تھا، سو میرے انکار کا انجام کیسا رہا؟ ﴿۱۸﴾ اور کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر (اڑتے ہوئے) پرندوں کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی پر) سمیٹ بھی لیتے ہیں، ان کو رحمن کے سوا کوئی تھامے (روکے) ہوئے نہیں ہے④ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] بھید کو جاننے والے۔

② دوسرا ترجمہ: مسخر، ماتحت کردیا۔

③ یعنی اس کے اطراف وجوانب میں چلو پھرو۔ ④ یعنی اس طرح ہوا میں معلق رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ
غُرُوْرٍ ۲۰ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۲۱ اَفَمَنْ
یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۲۲ قُلْ
هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۲۳
قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۲۴ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۲۵ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۲۶ فَلَمَّا رَاَوْهُ
زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۲۷

بھلا اللہ رحمن کے سوا وہ کون ہے جو لشکر بن کر (آفتوں میں) تمھاری مدد کرے؟ کافر لوگ تو (اپنے معبودوں کے متعلق) سراسر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۲۰﴾ اگر وہ (اللہ) اپنا رزق بند کر دیوے تو بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی عطا کر سکے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ (کافر) شرارت اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں ﴿۲۱﴾ کیا جو (کافر) شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو وہ زیادہ ہدایت پر ہوگا یا وہ (مسلمان) شخص جو (اسلام کے) سیدھے راستے پر برابر چل رہا ہو① ﴿۲۲﴾ (اے نبی!) تم کہو: وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو پیدا کیا اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیئے ہیں (پھر بھی) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) کہہ دو کہ: وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور انہی کے پاس تم سب کو (قیامت میں) جمع کیا جائے گا ﴿۲۴﴾ اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ ﴿۲۵﴾ تو (ان کو) کہہ دو: اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، بس میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۲۶﴾ پھر جب وہ اس (قیامت کے عذاب) کو قریب آتا دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان کو) کہا جائے گا کہ: یہ (عذاب) وہ چیز ہے جس کو تم (دنیا میں) برابر مانگتے تھے ﴿۲۷﴾

① یعنی منزلِ مقصود پر کون پہنچ سکے گا؟ (دوسرا ترجمہ) سیدھا سیدھا چل رہا ہو۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

(اے نبی!) تم (ان لوگوں کو) کہہ دو کہ: ذرا یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ (تمھاری آرزو کے مطابق) مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیوے یا ہم پر رحم فرما دیوے (دونوں حالت میں) کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟﴿۲۸﴾ (اے نبی!) کہہ دو: وہ رحمٰن ہے، ہم ان پر ایمان لائے، اور اسی (اللہ تعالیٰ) پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے؟﴿۲۹﴾ (اے نبی! یہ بات) کہہ دو کہ: ذرا یہ بتاؤ اگر کسی صبح میں تمھارے (کنوؤں کا) پانی نیچے اتر کر خشک ہو جائے تو کون ہے جو (صاف شفاف) بہتا پانی[1] تمھارے لیے لے کر آئے؟[2]﴿۳۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] چشموں سے بہتا پانی۔

② [جواب] اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے لا سکتے ہیں۔

(مستحب یہ ہے کہ اس آیت کو پڑھنے والا یہ کہے کہ اللہ رب العالمین ہی لا سکتے ہیں۔)

سورة القلم

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں باون (۵۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ علق کے بعد اور سورۂ مزمل سے پہلے دوسرے (۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے بالکل شروع میں قلم کا تذکرہ ہے۔ لکھنے کے آلہ کو قلم کہتے ہیں۔ ایک قلم وہ ہے جو انسانوں کی تقدیر لکھنے کا کام کرتا ہے۔ جس کے چلنے کی آواز خود حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے معراج کی رات میں سنی۔

اس سورت کا دوسرا نام ''ن'' ہے، اس کی شروع والی آیت میں لفظ ''ن'' آیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَۙ ۱ مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ‌ۚ ۲ وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ‌ۚ ۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ۴ فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُوۡنَۙ ۵ بِاَيٖٮِّكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۷ فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۸ وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ۹ وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍۙ ۱۰ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍۙ ۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍۙ ۱۲

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ن، قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جو وہ (تقدیر لکھنے والے فرشتے) لکھ رہے ہیں① ﴿۱﴾ کہ تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے (یعنی مجنون) نہیں ہو ﴿۲﴾ اور یقیناً تمھارے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۳﴾ اور یقیناً تم بڑے اونچے اخلاق پر (پیدا کیے گئے) ہو ﴿۴﴾ اب عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور وہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے ﴿۵﴾ کہ تم میں سے کون (حقیقی) دیوانے پن میں تھا؟ ﴿۶﴾ یقیناً تمھارے رب اس شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں جو ان کے راستے سے بھٹک گیا ہے اور وہ ان لوگوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو سیدھے راستے پر ہیں ﴿۷﴾ لہٰذا تم جھٹلانے والوں کی بات مت مانو ﴿۸﴾ وہ (کافر) یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم (بتوں کے بارے میں) نرم پڑ جاؤ تو وہ بھی (آپ کی مخالفت میں) ڈھیلے پڑ جائیں گے ﴿۹﴾ اور (کبھی) تم ایسے شخص کی بات مت ماننا جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ذلیل ہو② ﴿۱۰﴾ طعنے دینے کی عادت رکھتا ہو، چغل خوری کرتا پھرتا ہو ﴿۱۱﴾ بھلائی (کے کام) سے روکنے والا ہو، حد سے آگے بڑھنے والا ہو③ بڑا گنہگار ہو ﴿۱۲﴾

① بعض مفسرین نے ''ما یسطرون'' سے علما اپنے قلم سے جو علم دین کی باتیں لکھتے ہیں وہ مراد لیا ہے۔② یعنی لوگ اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتے؛ اس لیے اس کو بار بار قسم کھانی پڑتی ہے۔③ [دوسرا ترجمہ] زیادتی کرنے والا ہو۔

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ
اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ
رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى
حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا
الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

بدمزاج ہو، ان سب برائیوں کے علاوہ نچلے نسب والا ہو ﴿۱۳﴾ صرف اس وجہ سے کہ وہ شخص مال اور اولاد والا ہو① ﴿۱۴﴾ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ: یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ﴿۱۵﴾ عنقریب ہم اس کی ناک پر (رسوائی ظاہر کرنے کے لیے) داغ لگادیں گے② ﴿۱۶﴾ ہم نے ان (مکہ والوں) کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح ہم نے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب کہ انھوں نے قسم کھائی تھی کہ صبح ہوتے ہی ضرور اس باغ کا پھل توڑلیں گے ﴿۱۷﴾ اور (یہ کہتے ہوئے) وہ استثناء بھی نہیں کررہے تھے③ ﴿۱۸﴾ پھر (ایسا ہوا کہ) جس وقت وہ سورہے تھے اس وقت تمھارے رب کی طرف سے ایک بلا اس (باغ) پر چکر لگاگئی ﴿۱۹﴾ جس کی وجہ سے صبح ہوتے ہوتے تو وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگیا ﴿۲۰﴾ پھر صبح ہوتے ہی وہ (باغ والے) آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے لگے ﴿۲۱﴾ کہ اگر پھل توڑنے ہے تو صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چلو ﴿۲۲﴾ پھر وہ آپس میں چپکے چپکے یہ بات کہتے ہوئے روانہ ہوئے ﴿۲۳﴾ کہ آج کوئی مسکین اس (باغ) میں تمھارے پاس آنے نہ پائے ﴿۲۴﴾ اور وہ خود کو (مسکینوں کو نہ دینے پر) قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے (کھیت کی طرف) روانہ ہوئے ﴿۲۵﴾

① یعنی صرف مال اور اولاد کی کثرت کی وجہ سے اس کی بات نہیں مانی جانی چاہیے۔

② ولید بن مغیرہ کو دنیا میں غزوۂ بدر میں ناک پر تلوار کا نشان آیا جو پوری عمر باقی رہا۔ ③ ان کے والد جو انتقال کرگئے تھے وہ فقراء کا حصہ الگ رکھتے تھے، انھوں نے الگ کرنے کی بات نہیں بولی یا ان شاء اللہ نہیں بولا۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ
اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾

پھر جب (وہاں پہنچ کر) اس (باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ﴿٢٦﴾ (پھر کچھ دیر بعد کہا کہ: نہیں! راستہ بھولے نہیں ہے) بلکہ ہم تو (باغ ہی سے) محروم کر دیے گئے① ﴿٢٧﴾ ان (باغ کے مالکوں) میں جو درمیانی عمر والا تھا② وہ کہنے لگا: کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٢٨﴾ (اس پر) سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے: ہمارے رب کی ذات تو ہر عیب سے پاک ہے، یقیناً ہم ہی ظلم کرنے والے ہیں ﴿٢٩﴾ پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے③ ﴿٣٠﴾ (آخر میں) سب (ایک ساتھ) کہنے لگے: ہم سب پر افسوس ہے کہ ہم ہی حد سے بڑھ جانے والے لوگ تھے ﴿٣١﴾ امید ہے کہ ہمارے رب ہم کو (اس باغ کے بدلے) اس سے اچھا (باغ) عطا کر دیوے، یقیناً ہم ہمارے رب ہی سے آرزو رکھتے ہیں④ ﴿٣٢﴾ عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور یقیناً (دنیا کے عذاب سے) آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے، کاش یہ (کافر) لوگ سمجھتے ہوتے ﴿٣٣﴾

یقیناً تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں کے باغات ہیں ﴿٣٤﴾ کیا ہم مسلمانوں کو (جزا دینے میں) مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ﴿٣٥﴾

① بری نیت کا انجام دنیا ہی میں دیکھ لیا۔
② یہ بیچ والا بھائی رائی میں معتدل اور عمر میں درمیانی تھا اور کچھ اچھا تھا۔
③ کوئی کام اچھا ہوتا ہے تو ہر ایک اس کا سہرا خود باندھنے تیار ہوتا ہے اور کام بگڑتا ہے تو ایک دوسرے پر الزام ڈالا جاتا ہے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] یقیناً ہم ہمارے رب ہی سے (توبہ کے ذریعہ معافی کی) رغبت رکھتے ہیں۔

مَا لَكُمْ ۗ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۶ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝۳۷ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا
تَخَيَّرُوْنَ ۝۳۸ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝۳۹
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝۴۰ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا
صٰدِقِيْنَ ۝۴۱ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۴۲
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳
فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴

تم کو کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ﴿۳۶﴾ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟ ﴿۳۷﴾ کہ تم کو اس (آخرت) میں وہ چیز ملے گی جس کو تم پسند کرتے ہو ﴿۳۸﴾ کیا تم نے ہم سے قیامت کے دن تک باقی رہنے والی قسمیں لے لی ہے کہ تم کو وہ سب چیزیں ملے گی جو تم اپنے لیے طے کر رہے ہو ﴿۳۹﴾ (اے نبی!) ان سے پوچھو! ان میں سے کون ہے جو اس قسم کی بات کا ذمے دار ہے؟ ﴿۴۰﴾ کیا ان (مشرکوں) کے (مانے ہوئے) کچھ شریک ہیں (جنھوں نے یہ سب دلوانے کی ذمے داری لی ہو) پھر اگر وہ (مشرکین) سچے ہوں تو اپنے (ان) شریکوں کو لے آئے ﴿۴۱﴾ جس دن ساق کھول دی جائے گی① اور ان (کافروں) کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو پھر وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے ﴿۴۲﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کو (دنیا میں) سجدے کے لیے بلایا جاتا تھا② حالاں کہ اس وقت صحیح سلامت (یعنی تندرست، طاقت ور) تھے ﴿۴۳﴾ لہٰذا (اے نبی!) جو لوگ اس کلام کو جھٹلا رہے ہیں ان کو اور مجھ کو چھوڑ دو، ہم ان کو اس طرح دھیرے دھیرے عذاب کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا ﴿۴۴﴾

---

①(ا) ساق: پنڈلی [ا] اس کی پوری کیفیت محشر میں پتہ چلے گی [۲] قیامت کے دن کے سخت حالات کی طرف اشارہ ہے [۳] قیامت کے دن تمام حقائق بے نقاب کر دیے جائیں گے اور لوگوں کے احوال کھل کر سامنے آجاویں گے وہ مراد ہے۔
② بعض حضرات نے سجدہ بول کر نماز مراد لیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ آیت نماز باجماعت چھوڑنے والوں کے متعلق نازل ہوئی۔

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝۴۵ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶ اَمْ
عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ۝۴۷ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ
اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝۴۸ لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝۴۹
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۵۰ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ
بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۵۲ ع

اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوں، یقیناً میری تدبیر (یعنی داؤ، پکڑ) بڑی مضبوط ہے ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) کیا تم ان سے (اس تبلیغ پر) کوئی معاوضہ مانگتے ہو کہ وہ معاوضہ کے بوجھ میں دبے جا رہے ہیں؟ ﴿۴۶﴾ یا ان کے پاس (کوئی) غیب کا علم ہے جسے وہ لکھ رہے ہیں؟ ﴿۴۷﴾ غرض تم اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کرتے رہو اور (دل تنگ کرنے میں) مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہو جانا، جب انھوں نے (قوم کی نافرمانی پر) غم سے گھٹ گھٹ کر ہم کو پکارا تھا ﴿۴۸﴾ اگر ان کے رب کے فضل نے ان کو سنبھالا نہ ہوتا تو ان کو چٹیل (یعنی کھلے) میدان میں پھینک دیا جاتا اور اس کا حال برا ہوتا (لیکن اللہ کے فضل سے بری حالت سے بچ گئے) ﴿۴۹﴾ پھر ان کے رب نے ان کو نواز دیا① اور ان کو (اونچے درجے کے) نیک لوگوں میں شامل کر دیا ﴿۵۰﴾ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے جب وہ (قرآنی) نصیحت سنتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی تیز آنکھوں سے تم کو پھسلا کر گرا دیں گے اور وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ شخص تو دیوانہ ہی ہے② ﴿۵۱﴾ حالاں کہ وہ (قرآن) تو تمام عالم کے لوگوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۵۲﴾

① [دوسرا ترجمہ] سو ان کے رب نے ان کو (نبوت کے لیے) چن لیا۔

② حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ جس شخص کو نظرِ بد کسی انسان کی لگ گئی ہو اس پر یہ آیات پڑھ کر دم کر دینا اس کے اثر کو زائل کر دیتا ہے، یہ آیات (وان یکاد سے آخر تک)

سورة الحاقة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اکیاون (۵۱) یا باون (۵۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ تبارک کے بعد اور سورۂ معارج سے پہلے سات (۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

حاقّہ کے لفظ سے سورت شروع ہو رہی ہے، یہ قیامت کی صفت ہے۔ حق اور ثابت ہونے والی، چمٹنے والی، مسلط ہونے والی قیامت کے لیے لفظ ''الحاقّہ'' یہاں استعمال ہوا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿١﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا
عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ
اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ
وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ (قیامت) جو ہو کر رہے گی ﴿١﴾ کیا ہے وہ جو ہو کر ہی رہے گی؟ ﴿٢﴾ اور تم کو کچھ خبر ہے کہ وہ چیز کیا ہے جو ہو کر ہی رہے گی؟ ﴿٣﴾ ثمود اور عاد (کی قوم) نے (اس) جھنجھوڑنے والی (قیامت) کو جھٹلایا تھا ﴿٤﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ ثمود تو ایک حد سے زیادہ (بھیانک) آفت سے ہلاک کر دیے گئے ﴿٥﴾ اور (قوم) عاد کے لوگ تو ایسی طوفانی بے قابو ہَوا سے ہلاک کر دیے گئے ﴿٦﴾ جس کو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار مسلط کر دیا تھا، سو تم (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہاں لوگ کھجور کے (گرے ہوئے) کھوکھلے تنوں کی طرح پچھاڑے ہوئے پڑے تھے ﴿٧﴾ اب کیا تم کو ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ ﴿٨﴾ اور فرعون اور اس سے پہلے کے (عاد اور ثمود کے) لوگ اور (لوط علیہ السلام کی) الٹی ہوئی بستیوں (کے رہنے والوں) نے (بڑی بڑی) خطائیں کیں ﴿٩﴾ سو انھوں نے اپنے رب کے پیغمبر کی نافرمانی کی تھی، آخر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو سختی کے ساتھ پکڑ لیا ﴿١٠﴾

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ
وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا
دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ
وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤی اَرْجَآىٕهَا ؕ وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾
یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾

یقیناً جس وقت پانی حد سے اونچا ہوا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا① ﴿۱۱﴾ تا کہ ہم اس (واقعے) کو تمھارے لیے (عبرت سے بھری ہوئی) یادگار بنا دیوے اور یاد رکھنے والے کان اس کو (سن کر) یاد رکھیں ﴿۱۲﴾ پھر جب صور میں ایک ہی دفعہ پھونک ماردی جائے گی ﴿۱۳﴾ اور زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی (مرتبہ کی) چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے ﴿۱۴﴾ تو اس دن ہو جانے والی چیز (یعنی قیامت) واقع ہو ہی جائے گی② ﴿۱۵﴾ اور آسمان پھٹ جائے گا، سو وہ اس دن بالکل کمزور ہو جائے گا ﴿۱۶﴾ اور فرشتے (آسمان پھٹے اس وقت) اس کے کناروں پر ہوں گے اور تمھارے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے ﴿۱۷﴾ اس دن تم اس طرح حاضر کیے جاؤ گے کہ تمھاری کوئی چھپی ہوئی چیز چھپی نہیں رہے گی ﴿۱۸﴾ پھر جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (لوگوں کو) کہے گا: لو! ذرا یہ میرا اعمال نامہ تو پڑھو ﴿۱۹﴾ میں (پہلے ہی) سمجھتا تھا کہ مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہوگا③ ﴿۲۰﴾ سو وہ شخص پسندیدہ عیش میں ہوگا ﴿۲۱﴾

---

① جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے بنائی تھی۔

② [دوسرا ترجمہ] اس دن پیش آنے والی چیز (یعنی قیامت) پیش آ ہی جائے گی۔ یعنی وہ واقعہ پیش آ جائے گا جیسے پیش آنا ہے۔

③ [دوسرا ترجمہ] مجھے میرا حساب ملنے ہی والا ہے۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ
اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ
سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا
يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

(یہ پسندیدہ عیش) اونچی جنت میں ہوگا ﴿۲۲﴾ اس کے پھل بہت قریب قریب ہوں گے ① ﴿۲۳﴾
(ان کو کہا جائے گا کہ): جو اعمال تم نے پہلے گزرے ہوئے دنوں میں کیے تھے اس کے بدلے میں
تم مزے سے کھاؤ، پیو ﴿۲۴﴾ اور جس کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ:
اے کاش کہ مجھ کو میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا! ﴿۲۵﴾ اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے
(تو بہت اچھا ہوتا) ﴿۲۶﴾ کتنا اچھا ہوتا کہ وہ (پہلی) موت ہی (میرا معاملہ) ختم کر دیتی!
﴿۲۷﴾ مجھے میرا مال کچھ کام نہیں آیا ﴿۲۸﴾ میری حکومت مجھ سے ہلاک ہوگئی ﴿۲۹﴾ (حکم ہوگا
کہ) اس کو پکڑو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو ﴿۳۰﴾ پھر اس کو جہنم میں داخل کر دو ﴿۳۱﴾ پھر
ایک ایسی زنجیر میں جس کی لمبائی ستر ہاتھ کے برابر ہے اس کو جکڑ دو ﴿۳۲﴾ کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ جو
سب سے بڑے ہیں ان پر ایمان نہیں لاتا تھا ﴿۳۳﴾ اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی تاکید نہیں
کرتا تھا ② ﴿۳۴﴾ لہذا یہاں آج اس کا کوئی ہمدردی کرنے والا دوست نہیں ہے ﴿۳۵﴾ اور
غسلین کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے ③ ﴿۳۶﴾ جس کو گنہگار لوگ ہی کھائیں گے ﴿۳۷﴾

① جو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حالت میں چنے جاسکے [دوسرا ترجمہ] جھک پڑے ہوں گے۔
② [دوسرا ترجمہ] ترغیب نہیں دیتا تھا۔
③ زخم دھوتے وقت جو پانی گرتا ہے یا اس جیسی کوئی کھانے کی چیز۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۹ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝۴۰ وَّمَا
هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝۴۱ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۲
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝۴۴ لَاَخَذْنَا مِنْهُ
بِالْيَمِيْنِ ۝۴۵ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝۴۶ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝۴۷ وَاِنَّهٗ
لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝۴۹ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى
ع الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝۵۱ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝۵۲

اب میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جن کو تم دیکھتے ہو ﴿۳۸﴾ اور ان چیزوں کی جن کو تم
دیکھتے نہیں① ﴿۳۹﴾ کہ یقیناً یہ (قرآن) بہت ہی عزت والے پیغام لانے والے (فرشتے) کا
کلام ہے ﴿۴۰﴾ اور وہ (قرآن) کسی شاعر کا کلام نہیں ہے؛ (مگر) تم بہت تھوڑا ایمان لاتے ہو
﴿۴۱﴾ اور وہ کسی کاہن کا کلام نہیں ہے، تم بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۴۲﴾ یہ (قرآن) تمام عالموں
کی رب کی طرف سے اتارا جارہا ہے ﴿۴۳﴾ اور اگر (بالفرض) یہ نبی ہماری طرف کچھ (غلط)
باتیں (بیان کرکے) منسوب کردیتے ﴿۴۴﴾ تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ﴿۴۵﴾ پھر ہم ان کی
شہ رگ کاٹ دیتے② ﴿۴۶﴾ پھر تم میں سے کوئی بھی (ان کو) اس (قتل کی سزا) سے روکنے والا نہ
ہوتا ﴿۴۷﴾ اور یقین رکھو کہ وہ (قرآن تو) تقویٰ والوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۴۸﴾ اور
ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم میں بعض (اس قرآن کو) جھٹلانے والے ہیں ﴿۴۹﴾ اور یقیناً وہ
(قرآن) کافروں کے لیے حسرت کا ذریعہ ہے ﴿۵۰﴾ اور یقینا وہی (قرآن) حق اور یقینی ہے
﴿۵۱﴾ سو تم اپنے رب جو بڑی عظمت والے ہیں ان کے نام کی تسبیح پڑھیے ﴿۵۲﴾

① اس وقت حضور ﷺ نظر آتے تھے، حضرت جبرئیل نظر نہیں آتے تھے یا نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی مخلوق کی قسم کھائی گئی ہے۔ ② یعنی قتل کردیتے۔

سورة المعارج

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چوالیس (۴۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ حاقہ کے بعد اور سورۂ نبا سے پہلے (۷۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کی عظمت، برتری اور درجات کی بلندی کا تذکرہ ہے، یعنی اللہ بڑے فضائل والے، بڑے بلندیوں والے ہیں۔

معارج کا دوسرا مطلب ہے: فرشتے اور ایمان والوں کی روحیں درجہ بدرجہ طے کر کے اللہ کی بارگاہ قرب تک چڑھتی ہیں۔

تیسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ کے بندے اللہ کی تابعداری میں دل وجان سے کوشش کر کے اور اچھی عادتوں سے آراستہ ہوکر اللہ کے قرب اور وصول کے روحانی مرتبوں اور درجوں سے ترقی کرتے ہوئے اللہ کی حضوری سے مشرف ہوتے ہیں۔

معارج کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آسمان پر چڑھنے کے راستے، جن راستوں پر چڑھ کر فرشتے اوپر کی دنیا میں پہنچتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ ۱ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ ۲ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِؕ ۳
تَعْرُجُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ ۴ فَاصْبِرْ
صَبْرًا جَمِيْلًا ۵ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًاۙ ۶ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًاؕ ۷ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ
كَالْمُهْلِۙ ۸ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِۙ ۹ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًاۚۖ ۱۰

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے① جو کافروں پر آنے ہی والا ہے، اس (عذاب) کو کوئی ہٹانے والا نہیں ہے② ﴿۱﴾ ﴿۲﴾ (وہ عذاب) اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آئے گا) جو چڑھنے کے راستوں (یعنی آسمانوں) کے مالک ہیں③ ﴿۳﴾ فرشتے اور روح اس کی طرف اس دن میں چڑھتے ہوں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے④ ﴿۴﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم خوب صورتی کے ساتھ صبر کرتے جاؤ⑤ ﴿۵﴾ یہ لوگ اس (عذاب کے دن) کو (بہت) دور سمجھ رہے ہیں ﴿۶﴾ اور ہم اس کو قریب دیکھ رہے ہیں ﴿۷﴾ (وہ عذاب) اس دن (ہوگا) جب آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا⑥ ﴿۸﴾ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ﴿۹﴾ اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو پوچھے گا بھی نہیں ﴿۱۰﴾

---

① سأل کا صلہ "ب" آئے تو درخواست اور طلب کا معنی ہوتا ہے، یہ مطالبہ کرنے والا النضر بن حارث تھا۔

② [دوسرا ترجمہ] ایک مانگنے والے نے (ایسا) عذاب مانگا ہے جو (یقینا) پڑنے والا ہی ہے، کافروں پر سے اس عذاب کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] جو سیڑھیوں کے (یعنی آسمانوں) کے مالک ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) جو بلند درجات کے صاحب ہے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] جن سیڑھیوں سے فرشتے اور (ایمان والوں کی) روح اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہے وہ عذاب اس دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

⑤ یعنی ایسا صبر جس میں کوئی شکایت نہ ہو۔ ⑥ [دوسرا ترجمہ] تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهٖ
وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا
لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ
هَلُوْعًا ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾ الَّذِيْنَ
هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾
وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾

حالاں کہ وہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اپنے بیٹے کو ﴿۱۱﴾ اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو ﴿۱۲﴾ اور اپنے اس گھرانے کو جس میں وہ رہتا تھا ﴿۱۳﴾ اور زمین کے تمام رہنے والوں کو فدیہ میں دے ڈالے، پھر (فدیہ دے کر) خود کو بچائے ﴿۱۴﴾ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں ہوگا، وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۵﴾ جو کھال کھینچ لینے والی ہوگی ﴿۱۶﴾ وہ (آگ) اس شخص کو پکارتی ہوگی جس نے (ایمان سے) پیٹھ پھرالی ہوگی اور منہ پھرا کر چلا گیا ہوگا ﴿۱۷﴾ اور (مال کو) جمع کیا ہوگا اور سنبھال کر (حفاظت سے) رکھ دیا ہوگا[1] ﴿۱۸﴾ یقینا انسان بہت کم صبر کرنے والا پیدا کیا گیا ہے[2] ﴿۱۹﴾ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے ﴿۲۰﴾ اور جب کوئی بھلائی اس کو پہنچتی ہے تو (مال خرچ کرنے سے) بہت منع کرتا ہے[3] ﴿۲۱﴾ مگر ہاں وہ نمازی لوگ (ایسے نہیں ہے) ﴿۲۲﴾ جو اپنی نماز کی برابر پابندی رکھتے ہیں ﴿۲۳﴾ اور وہ جن کے مالوں میں متعین حصہ ہے ﴿۲۴﴾ سوال کرنے والے کا بھی اور سوال سے بچنے والے کا بھی ﴿۲۵﴾ اور وہ لوگ جو بدلے کے دن کا یقین (یعنی اعتقاد) رکھتے ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ﴿۲۷﴾

---

① یعنی مال میں جو حقوق ہے وہ ادا نہیں کرتا تھا۔

② [دوسرا ترجمہ] کم ہمت پیدا کیا گیا [تیسرا ترجمہ] کم حوصلہ پیدا کیا گیا۔

③ [دوسرا ترجمہ] بہت بخیل بن جاتا ہے۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ
ع مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

یقیناً ان کے رب کے عذاب سے نڈر (یعنی بے خوف) نہیں ہونا چاہیے ﴿۲۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی (برابر) حفاظت رکھتے ہیں① ﴿۲۹﴾ سوائے اپنی بیویوں کے یا ان باندیوں کے جو ان کی مالکی میں آچکی ہوں تو ان پر کوئی ملامت نہیں ہے ﴿۳۰﴾ اور جو بھی اس کے علاوہ (شہوت پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اپنانا) چاہے گا سو وہی لوگ (شریعت کی) حد سے آگے نکلنے والے ہیں ﴿۳۱﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کو اور اپنے عہدوں کو نبھاتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیاں ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور وہ لوگ جو اپنی (فرض) نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ وہی لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت (یعنی احترام) کے ساتھ رہیں گے ﴿۳۵﴾

(اے نبی!) تو ان کافروں کو کیا ہو گیا وہ داہنی طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی آپ کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر دوڑ دوڑ کر آرہے ہیں ﴿۳۶﴾ ﴿۳۷﴾ کیا ان میں سے ہر شخص یہ لالچ رکھتا ہے کہ اس کو نعمتوں والی جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا ﴿۳۸﴾ ہم نے ان کو جس چیز سے پیدا کیا ہے② اس کو وہ بھی جانتے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① یعنی قابو میں رکھتے ہیں۔

② یعنی منی کے بے جان نطفے سے۔

فَلَآ اُقۡسِمُ بِرَبِّ الۡمَشٰرِقِ وَالۡمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوۡنَ ۙ﴿۴۰﴾ عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ ۙ
وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرۡہُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَیَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ
یُوۡعَدُوۡنَ ﴿ۙ۴۲﴾ یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّہُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ ﴿ۙ۴۳﴾
خَاشِعَۃً اَبۡصَارُہُمۡ تَرۡہَقُہُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾ ع

سو اب میں مشرقوں اور مغربوں ① کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم یقیناً اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ ہم ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں کو (بدل کر کے) لے آئیں اور وہ ہمارے قابو سے نکل نہیں جائیں گے ﴿۴۰﴾ ﴿۴۱﴾ لہذا (اے نبی!) تم ان کو چھوڑ دو کہ وہ بیہودہ باتوں میں لگے رہیں اور کھیل کود کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۴۲﴾ جس دن وہ (کافر) قبروں سے اس طرح جلدی جلدی نکلیں گے جیسے وہ کسی بت کے تھان کی طرف دوڑ رہے ہوں ﴿۴۳﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ② ذلت ان پر چھا رہی ہوگی، یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۴۴﴾

① یعنی جن جگہوں سے ستارے طلوع ہوتے ہیں اور جن جگہوں پر ستارے غروب ہوتے ہیں۔
② [دوسرا ترجمہ] ان کی آنکھیں نیچی ہو رہی ہوں گی۔

سورۃ نوح

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نحل کے بعد اور سورۂ طور سے پہلے اکہتر (۷۱) یا تہتر (۷۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے ایک جلیل القدر نبی حضرت نوحؑ بن لامک کا تذکرہ ہے۔

کہتے ہیں: نوحہ یعنی کثرت سے رونے کی وجہ سے آپ کا نام نوح سے مشہور ہو گیا، اصلی نام عبد الجبار بھی بتایا جاتا ہے۔

آپ کا لقب ''آدمِ ثانی'' ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ①
قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ② اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ③ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ
مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ
تَعۡلَمُوۡنَ ④ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ⑤ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ⑥
وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی سزا سے) ڈراؤ اس سے پہلے کہ ان پر کوئی دردناک عذاب آپہنچے ﴿۱﴾ نوح (علیہ السلام) نے (اپنی قوم کو) کہا کہ: اے میری قوم! میں تمھارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۲﴾ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے کچھ گناہوں کی مغفرت کردیں گے اور تم کو مقرر وقت (یعنی جتنی زندگی مقدر ہے وہاں) تک باقی رکھیں گے ① یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے جب وہ آجائے گا تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جاسکتا، کاش تم یہ بات سمجھتے ہوتے ﴿۴﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں اپنی قوم کو رات اور دن (توحید کی) دعوت دیتا رہا ﴿۵﴾ لیکن میری دعوت سے وہ (ایمان سے) اور زیادہ بھاگنے لگے ﴿۶﴾ اور میں نے جب بھی ان کو (توحید کی) دعوت دی تاکہ آپ ان کی مغفرت کردے تو انھوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اپنے کپڑے اپنے اوپر (اوڑھ کر) لپیٹ لیے،

---

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کو مقرر وقت تک ڈھیل دیں گے۔

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ
وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ
لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا
كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

اور (کفر پر) اڑے رہے① اور انھوں نے انتہائی تکبر کیا ﴿۷﴾ پھر میں نے ان کو بلند آواز سے دعوت دی② ﴿۸﴾ پھر میں نے ان کو کھل کر (یعنی علانیہ) بھی سمجھایا اور چپکے چپکے بھی ان کو سمجھایا③ ﴿۹﴾ سو میں نے (ان سے) کہا کہ: تم اپنے رب سے استغفار کرو، یقین رکھو وہ بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۱۰﴾ وہ تمھارے اوپر آسمان سے خوب بارش برسائیں گے ﴿۱۱﴾ اور تمھارے مال اور اولاد میں مدد کریں گے④ اور تمھارے لیے باغات پیدا کردیں گے اور تمھارے لیے نہریں جاری کردیں گے⑤ ﴿۱۲﴾ تم کو کیا ہوگیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت سے بالکل ڈرتے نہیں ہو⑥ ﴿۱۳﴾ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (منی کے نطفے سے انسان بننے تک) مختلف دور سے گزار کر پیدا کیا ہے ﴿۱۴﴾ کیا تم (یہ) نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر نیچے سات آسمان پیدا فرمائے ہیں؟ ﴿۱۵﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] ضد کرنے لگے۔ ② یعنی مجلسوں میں جا جا کر مجمع عام میں بھی دعوت دی۔

③ یعنی انفرادی ملاقاتیں، تنہائی میں چپکے چپکے سمجھایا، غرض جس طرح بھی دعوت دی جاسکتی ہو ان تمام طریقوں سے دعوت دی۔ ④ [دوسرا ترجمہ] بڑھا دیں گے۔ قرآن کی آیتوں اور احادیث میں اولاد کی کثرت کو بطورِ نعمت بیان کیا گیا ہے اور بعض آیتوں میں بتایا گیا کہ نافرمان لوگ بھی اولاد کی کثرت کو فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں، افسوس! آج کے دور میں اولاد کی کثرت کو لوگ معیوب سمجھ رہے ہیں، کیسا الٹا حال ہے؟

⑤ استغفار کے عجیب فوائد اور حضرت حسن بصری کا واقعہ خطباتِ محمود میں ملاحظہ فرمائیں۔

⑥ [دوسرا ترجمہ] تم کو کیا ہوگیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی سے بالکل امید نہیں رکھتے، یعنی اللہ کی عظمت سے امید رکھو کہ اگر تم اطاعت کروں گے تو تم کو عزت ملے گی، یا بڑائی کا اعتقاد رکھ کر عظمت سے ڈرو۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ ع
لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ
اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

اور ان (آسمانوں) میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا ہے ﴿۱۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص طریقے سے زمین سے اگایا (یعنی پیدا کیا) ہے① ﴿۱۷﴾ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس (زمین) میں دوبارہ لے جائیں گے اور (قیامت میں وہیں سے) تم کو باہر نکالیں گے ﴿۱۸﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے زمین کو فرش (یعنی بچھونا) بنا دیا ﴿۱۹﴾ تاکہ تم اس کے کھلے (یعنی کشادہ) راستوں پر چلو پھرو ﴿۲۰﴾

نوح علیہ السلام نے کہا کہ: اے میرے رب! حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ان (سرداروں) کی بات پر چلے جن کو ان کے مال اور اولاد نے نقصان ہی زیادہ پہنچایا ﴿۲۱﴾ اور انھوں نے (میرے خلاف) بڑی بھاری مکاری (یعنی تدبیریں) کیں ﴿۲۲﴾ اور (ان سرداروں نے عوام سے) کہا کہ: تم اپنے معبودوں کو ہرگز مت چھوڑنا اور (خاص طور پر) بالکل مت چھوڑنا ''ودّ'' کو اور نہ تو ''سواع'' کو اور نہ تو ''یغوث'' کو اور (نہ تو) ''یعوق'' کو اور (نہ تو) ''نسر'' کو② ﴿۲۳﴾

---

① عام طور پر انسان منی سے پیدا ہوا ہے اور منی غذا سے بنی ہے اور غذا کا تعلق زمین سے اگنے والی چیزوں سے ہے اور انسانِ اول حضرت آدم علیہ السلام تو مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔

② حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں آج تک ان بتوں کی عبادت ہوتی ہے، نام یہاں بدلے ہوئے ہیں:

ود: بشن۔ سواع: برہما۔ یغوث: اندرا۔ یعوق: شیو۔ نسر: ہنومان۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا
كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ
النصف ع وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور پکی بات ہے کہ (اس طرح) ان سرداروں (اور بتوں) نے بہت سو کو گمراہ کر دیا؛ اور (اے رب!) آپ بھی ان ظالموں کو گمراہی میں اور زیادہ کر دیجیے ﴿۲۴﴾ وہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے (پانی میں) ڈبو دیے گئے اور آگ میں داخل کر دیے گئے، پھر اپنے لیے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں پایا (جو ان کو عذاب سے بچا لیوے) ﴿۲۵﴾ اور نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! آپ کافروں میں سے زمین پر کسی بسنے والے کو باقی نہ چھوڑیے① ﴿۲۶﴾ یقیناً اگر آپ ان کو باقی رکھیں گے تو وہ آپ کے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان سے بدکار، پکی کافر اولاد ہی پیدا ہوگی ﴿۲۷﴾ اے میرے رب! آپ میری مغفرت کر دیجیے اور میرے والدین کی اور جو میرے گھر میں ایمان لا کر داخل ہو جائے اس کی اور (قیامت تک آنے والے) ایمان والے مردوں کی اور ایمان والی عورتوں کی، اور ظالموں کی تو بربادی ہی زیادہ کر دیجیے ﴿۲۸﴾

① [دوسرا ترجمہ] زمین پر ایک گھر بھی باقی نہ رکھیے۔

سورة الجن

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ اعراف کے بعد اور سورۂ یٰسین سے پہلے چالس (۴۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

جناتوں کے قرآن سننے کے واقعے کو اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

"جن" اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہے، ان کی پیدائش آگ سے ہوئی، ان کی پیدائش کی تفصیلی کیفیت ہم کو معلوم نہیں، ہماری طرح وہ بھی احکامِ شرعیہ کے مکلف ہیں، توالد وتناسل کا سلسلہ بھی ہے، ایمان والے بھی ہیں، غیر ایمان والے بھی ہیں۔

"جِن" کا لفظ "جَنّ" سے بنا ہے، جس کا معنیٰ آتا ہے چھپا لینا، یہ عام طور پر نظروں سے غائب رہتے ہیں؛ اسی لیے ان کو "جن" کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی
الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً
وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ
الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۙ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن کو) غور سے سنا① پھر انھوں نے (اپنی قوم کو جا کر) کہا کہ: ہم نے تو ایک عجیب قرآن سنا ﴿۱﴾ جو نیک راستہ بتلاتا ہے؛ لہٰذا ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے ہیں② اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو (عبادت میں) بالکل شریک نہیں مانیں گے ﴿۲﴾ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بنایا ﴿۳﴾ اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف لوگ اللہ تعالیٰ کی شان میں حقیقت سے دور باتیں کرتے تھے③ ﴿۴﴾ اور ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ انسان اور جنات اللہ تعالیٰ کی شان میں کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہیں گے ﴿۵﴾

---

① یعنی حضرت نبی کریم ﷺ سے سنا، طائف کی مشقت پر دو نقد انعام دنیا ہی میں ملے:

(۱) جناتوں میں ایمان پھیلنا شروع ہوا۔

(۲) معراج۔

② یہ جناتوں کی قابلِ تقلید بات ہے کہ حق بات سنی تو فوری ایمان قبول کرلیا۔ اس سے پوچھیں گے۔ اس سے تحقیق کریں گے۔ غور کریں گے۔ اس طرح ٹالنے والے چکروں میں نہ پڑے۔

③ [دوسرا ترجمہ] (نامناسب) باتیں حد سے بڑھ کر کہتے تھے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمۡ
ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ
حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ
يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ
رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کے کچھ لوگوں سے پناہ لیا کرتے تھے، اس طرح ان (حفاظت لینے والے) انسانوں نے ان جناتوں کی شرارت (یعنی بد دماغی) زیادہ کردی① ﴿۶﴾ اور یہ کہ جس طرح تم (جناتوں) نے خیال قائم کر رکھا تھا ویسا ہی ان انسانوں نے خیال قائم کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو (مرنے کے بعد) دوسری مرتبہ ہرگز زندہ نہیں کریں گے② ﴿۷﴾ اور یہ کہ ہم نے آسمان کی تلاشی لینا چاہی③ تو اسے بڑے سخت چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ﴿۸﴾ اور یہ کہ (پہلے) ہم تو اس (آسمان) کی کچھ جگہوں پر سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے④ لیکن اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ دیکھتا ہے کہ ایک شعلہ اس کی گھات میں لگا ہے⑤ ﴿۹﴾ اور یہ کہ ہم (یہ) نہیں جانتے کہ (اس روک ٹوک سے) زمین کے رہنے والوں سے کوئی برا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کو سیدھا راستہ دکھانے کا ارادہ کیا ہے؟ ﴿۱۰﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور ہم میں سے کچھ ان کے سوا (دوسری طرح کے) بھی ہیں، (غرض) ہم الگ الگ طریقوں پر (چلے آرہے) تھے ﴿۱۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اس طرح جناتوں کو اور زیادہ سر پر چڑھا دیا۔

② [دوسرا ترجمہ] اب اللہ تعالیٰ کسی (رسول کو) ہرگز مبعوث نہیں کریں گے۔

③ [دوسرا ترجمہ] چھان بین کرنا چاہی۔

④ ملائکہ آسمان سے نیچے اتر کر بادل کے قریب جاری کیے جانے والے فیصلوں کا تذکرہ کرتے ہیں شیاطین ان باتوں کو سننے کی کوشش کرتے تھے۔

⑤ [دوسرا ترجمہ] ایک شعلہ کو (انتظار میں) تیار پاتا ہے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى
اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۴ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ
حَطَبًا ۝۱۵ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝۱۶ لِّنَفْتِنَهُمْ
فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝۱۷

اور یہ کہ ہم سمجھ چکے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں بالکل عاجز نہیں کر سکتے اور کہیں بھاگ کر کے ان کو تھکا (یعنی ہرا) نہیں سکتے ﴿۱۲﴾ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی شکل میں) ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے؛ لہٰذا جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو کسی کمی (یعنی نقصان) کا ڈر نہیں ہوگا اور نہ کسی زبردستی (یا زیادتی) کا ﴿۱۳﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ تو مسلمان (ہوگئے) ہیں اور ہم میں سے کچھ (تو ابھی بھی) ظالم ہیں، سو جو مسلمان ہوگئے تھے تو انھوں نے نیک راستہ تلاش کرلیا ہے① ﴿۱۴﴾ اور وہ لوگ جو ظالم ہیں سو وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے ﴿۱۵﴾ اور (اے نبی! تم) یہ (بھی کہو) کہ: (مجھ پر یہ وحی بھی آئی ہے کہ) اگر وہ لوگ (ہدایت کے) راستے پر سیدھے رہتے تو ہم ان کو وافر پانی سے سیراب کرتے ﴿۱۶﴾ تاکہ اس میں ہم ان کو آزماویں② اور جو شخص بھی اپنے رب کی یاد سے منہ پھرائے گا تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایک چڑھتے عذاب میں ڈال دیں گے③ ﴿۱۷﴾

① [دوسرا ترجمہ] نیکی کا راستہ اپنالیا ہے۔
② کہ ان نعمتوں پر کون شکر ادا کرتا ہے اور کون ناشکری کرتا ہے؟
③ صعدا:
[۱] ایسا عذاب جس میں پریشانی اور مصائب کی بلندیوں پر چڑھتے ہی رہنا پڑے۔
[۲] مشقت بھرا عذاب۔
[۳] جہنم کے ایک پہاڑ کا نام بھی صعدا ہے۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ ع
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

اور (مجھے) یہ (بھی وحی کی گئی) کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں، سو (ان میں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ① ﴿۱۸﴾ اور یہ بھی کہ جب اللہ تعالیٰ کے (خاص) بندے (یعنی حضرت محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ لوگ اس (بندے) پر ٹوٹ پڑتے ہوں ② ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں ﴿۲۰﴾ (اور یہ بھی) کہہ دو کہ: تمھارا کوئی نقصان میرے اختیار میں نہیں ہے اور نہ (تمھاری) کوئی بھلائی ﴿۲۱﴾ (اے نبی! یہ بات) کہہ دو کہ (تمھاری چاہت کے مطابق دین میں اگر میں تبدیلی کردوں تو) اللہ تعالیٰ سے مجھے کوئی بچا نہیں سکتا اور میں اس کو چھوڑ کر کوئی حفاظت کی جگہ پا نہیں سکتا ﴿۲۲﴾ (میرا تو) بس (اتنا ہی کام ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (احکامات) پہنچا دیتا ہوں اور اس کے پیغامات بھی (بندوں کو دے دیتا ہوں) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾

---

① پوری زمین اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اللہ تعالیٰ کی زمین پر غیر اللہ کی عبادت ہونی ہی نہیں چاہیے، خاص کر مساجد میں تو غیر اللہ کی عبادت کا خیال تک نہ آوے، مساجد غیر اسلامی رسومات سے پاک رہیں۔ (دوسرا ترجمہ) کہ تمام سجدے تو اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے (یعنی انسان کے بدن کے ہر عضو سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی فرماں برداری ظاہر ہو) سو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو مت پکارو۔

② ابتدائے اسلام میں حضور ﷺ پر دورانِ نماز حملے بھی ہوئے (دوسرا ترجمہ) اس بندے پر بھیڑ لگادیتے ہوں (کفار دشمنی میں بھیڑ لگادیتے اور مسلمان محبت میں شوق سے بھیڑ لگاتے)

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلۡ اِنۡ
اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ يَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّىۡۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلٰى غَيۡبِهٖۤ
اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰى مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ يَسۡلُكُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾
ع لِّيَـعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيۡهِمۡ وَاَحۡصٰى كُلَّ شَىۡءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

(اور یہ لوگ نافرمانی کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ جب وہ (نافرمان لوگ) اس چیز کو دیکھ لیں گے جس سے ان کو ڈرایا جارہا ہے تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور تعداد کے اعتبار سے کون کم ہے؟ ﴿۲۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا وعدہ تم سے کیا گیا ہے کیا وہ نزدیک (آنے والا) ہے یا میرے رب نے اس کے لیے کوئی لمبی مدت مقرر فرمائی ہے؟ ﴿۲۵﴾ (وہ اللہ تو) غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں، چناں چہ وہ اپنے غیب کی کسی کو خبر نہیں دیا کرتے ﴿۲۶﴾ سوائے کسی رسول کے جس کو انھوں نے پسند فرمالیا ہو، سو وہ بھی (اس اہتمام کے ساتھ کہ) اس (رسول) کے آگے ① اور اس کے پیچھے حفاظت کرنے والے (یعنی چوکیداروں) کو چلاتے ہیں ﴿۲۷﴾ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) یہ دیکھ لیویں کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (پوری حفاظت سے) پہنچادیا ② اور اس (اللہ) نے ان کے سارے حالات کا احاطہ کر رکھا ہے ③ اور (ان کی) ہر چیز کی پوری گنتی کر رکھی ہے ﴿۲۸﴾

① یسلک اور رصدا: سے چوری اور التباس سے حفاظت۔

② کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ فرشتوں نے پیغمبروں کو یا پیغمبروں نے دوسرے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات ہو بہو کمی زیادتی کیے بغیر پہنچادیے ہیں۔

③ أحاط: سے وسائط کی حفاظت، أحصی: نسیان سے حفاظت۔

سورة المزمل

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ مدثر کے بعد تین (۳) نمبر پر یا سورۂ نون والقلم کے بعد چار (۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبیٔ کریم ﷺ کو ایک خاص ادا یعنی ''چادر میں لپٹنا'' کے ذریعے خطاب کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ
وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ
وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۷﴾ وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ
تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے چادر میں لپٹنے والے! ﴿۱﴾ رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو ﴿۲﴾ اس کا آدھا حصہ (عبادت کے لیے کھڑے ہو) یا اس میں سے کچھ کم کرلو ﴿۳﴾ یا اس سے کچھ زیادہ کر دیا کرو اور قرآن کو اطمینان سے صاف صاف پڑھا کرو ﴿۴﴾ ہم عنقریب تم پر ایک وزن دار کلام اتارنے والے ہیں ﴿۵﴾ (اور) یقیناً رات کو اٹھنا وہ ایسا مؤثر عمل ہے جس سے نفس بڑی اچھی طرح کچلتا ہے اور بات بھی سیدھے طریقے پر نکلتی ہے ﴿۶﴾ یقیناً دن میں تو تمھارے ساتھ لمبی مشغولیات لگی رہتی ہیں① ﴿۷﴾ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے الگ ہو کر پورے طور پر اسی کی طرف متوجہ رہو② ﴿۸﴾ مشرق اور مغرب کے مالک ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، سو انہیں کو وکیل بنالو③ ﴿۹﴾

① حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی دن بھر کی مشغولیات خالص دینی، دعوتی ہوا کرتی تھی پھر بھی رات کو عبادت کے لیے یکسوئی کا حکم ہے، دین کا کام کرنے والے حضرات اس کی طرف خصوصی توجہ دیں، رات کی عبادت اور رونا، مانگنا اور دن میں محنت کرنا یہ کامیابی کی چابی ہے، وباللیل رھبان وبالنھار فرسان۔ صحیح بات کسی نے کہی: جب تک امت میں رات کو رونے کا عام ماحول تھا اللہ تعالیٰ دن کے اجالے میں امت کو خوشی، فتح وظفر کے حالات دکھاتے تھے، جب سے راتوں کا رونا ختم یا کم ہو گیا تب سے دن کے اجالے میں رلانے والے حالات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی۔

② [دوسرا ترجمہ] پورے طور پر اسی کے بن کے رہو۔ ③ یعنی سارے کام اللہ تعالیٰ کو سونپ دو، وہی کام بنانے والے ہیں۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ
وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ
اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ ع

اور وہ (کافر لوگ) جو بات کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور خوب صورتی کے ساتھ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو① ﴿١٠﴾ اور (تم کو) جھٹلانے والے جو عیش و آرام میں (پڑے) رہتے ہیں ان کے معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو ﴿١١﴾ یقیناً ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے ﴿١٢﴾ اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں پھنس جاتا ہو اور دردناک عذاب ہے ﴿١٣﴾ (یہ سزائیں اس دن ہوں گی) جس دن زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور (سارے) پہاڑ اڑتے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے② ﴿١٤﴾ یقیناً ہم نے تمھاری طرف (اللہ تعالیٰ کے یہاں) تم پر گواہی دینے والے رسول کو بھیجا ہے جیسا ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا ﴿١٥﴾ سو فرعون نے رسول کا کہنا نہیں مانا تو ہم نے اس کو ایسا پکڑ لیا جو اس کے لیے ایک زبردست وبال تھا ﴿١٦﴾ سو اگر تم کفر کے اوپر رہے تو اس (قیامت کے) دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے جو (دن) بچوں کو بوڑھا بنا دے گا③ ﴿١٧﴾ اس (دن) میں آسمان پھٹ پڑے گا، اس (اللہ تعالیٰ) کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ﴿١٨﴾ یقیناً یہ ایک نصیحت کی بات ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ (یعنی دینِ اسلام) اپنا لیوے ﴿١٩﴾

① یعنی مسلسل دعوت کے بعد بھی ایمان نہ لائے تب۔
② [دوسرا ترجمہ] پھسلتے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے [تیسرا] بکھرے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔
③ یعنی قیامت کے دن لمبے وقت کی وجہ سے یا بھیانک مناظر کی وجہ سے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

(اے نبی!) یقیناً تمھارے رب جانتے ہیں کہ تم دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (تہجد پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوتے ہو اور تمھارے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے) اور رات اور دن (کی صحیح مقدار) تو اللہ تعالیٰ ہی مقرر فرماتے ہیں ① اس (اللہ تعالیٰ) کو معلوم تھا کہ تم اس کا صحیح حساب ہرگز نہیں رکھ سکو گے؛ اس لیے اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر عنایت فرمائی، اب تم قرآن میں جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھو، وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور دوسرے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرنے کے لیے زمین میں سفر کر رہے ہوں گے اور دوسرے بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہوں گے؛ لہٰذا اب تم اس (قرآن) میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھ لیا کرو ② اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ کو اچھے طریقے سے قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ کر بہتر حالت میں اور بڑے ثواب کی شکل میں پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو ③ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحمت والے ہیں ﴿۲۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] رات اور دن کا پورا اندازہ تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں۔

② پہلے تہجد فرض تھی اور اس کے لیے مقدار بھی متعین تھی، بعد میں آسانی کر دی گئی، اب جتنی ہو سکے اتنی تہجد پڑھ لینا چاہیے، بہت ہی فائدے کی نماز ہے، آخری درجہ میں رات کو سونے سے قبل یا عشا کے ساتھ دو چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لو، اللہم وفقنا۔ ③ بہت سارے نیک اعمال کے ساتھ استغفار کا حکم ہے، کون ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکتا ہوں؟ ایسا لگتا ہے کہ اسی وجہ سے استغفار کا حکم ہوا ہے۔

سورة المدثر

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھپن (۵٦) آیتیں ہیں۔ سورۂ علق کی ابتدائی آیات کے بعد یا سورۂ مزمل کے بعد یا چار (۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں بھی خطاب کا انداز عشق و محبت کا ہے یعنی ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لحاف میں لپٹے ہوئے ہیں'' اس ادا کے ذریعے خطاب کیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ ثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ الرُّجۡزَ
فَاہۡجُرۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ لَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَکۡثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ لِرَبِّکَ فَاصۡبِرۡ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِکَ
یَوۡمَئِذٍ یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ غَیۡرُ یَسِیۡرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ﴿ۙ۱۱﴾
وَّ جَعَلۡتُ لَہٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ﴿ۙ۱۲﴾ وَّ بَنِیۡنَ شُہُوۡدًا ﴿ۙ۱۳﴾ وَّ مَہَّدۡتُّ لَہٗ تَمۡہِیۡدًا ﴿ۙ۱۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے لحاف میں لپٹنے والے! ﴿۱﴾ اٹھو! اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ① ﴿۲﴾ اور اپنے رب کی تکبیر کہو② ﴿۳﴾ اور اپنے کپڑوں کو (اچھے طریقے سے) پاک رکھو ﴿۴﴾ اور (ہر قسم کی) گندگی (یا بتوں کی گندگی) سے دور ہی رہو ﴿۵﴾ اور (کسی پر) اس غرض سے احسان مت کرو کہ زیادہ وصول کرو ﴿۶﴾ اور اپنے رب کے لیے صبر کرتے رہو ﴿۷﴾ پھر جب صور پھونکا جائے گا ﴿۸﴾ تو وہ دن بڑا مشکل دن ہوگا ﴿۹﴾ کافروں کے لیے آسان دن نہیں ہوگا ﴿۱۰﴾ اس شخص کا معاملہ میرے اوپر چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ﴿۱۱﴾ اور میں نے اس کو دور تک پھیلا ہوا مال دیا③ ﴿۱۲﴾ اور ایسے بیٹے (دیے) جو آنکھ کے سامنے رہتے ہیں④ ﴿۱۳﴾ اور میں نے اس کے لیے ہر کام کا راستہ آسان کر دیا⑤ ﴿۱۴﴾

---

① یعنی اپنی جگہ سے اٹھو، یا مستعد ہو جاؤ۔ ② تکبیر سے دوسروں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت آوے گی، خود کے دل میں اللہ کی بڑائی اور عظمت کا یقین پیدا ہوگا اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑے ہیں۔

③ یعنی میں نے اس کو بہت زیادہ مال دیا، مختلف مقامات پر اس انسان کی پھیلی ہوئی جائیداد اور مال کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ ④ جو اولاد نظروں کے سامنے ہوں وہ مستقل نعمت ہے، اس نعمت کی مزید وضاحت بندے کے خطبات جلد: دوم (۲) میں ملاحظہ فرمائیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اور میں نے اس کو سب طرح کا (دنیوی) سامان مہیا کر دیا۔

ثُمَّ يَطۡمَعُ اَنۡ اَزِيۡدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيۡدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ
وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ
وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَكۡبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ يُّؤۡثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ
الۡبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصۡلِيۡهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبۡقِىۡ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ
لِّلۡبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

پھر بھی وہ یہ لالچ کرتا ہے کہ میں (اس کو) اور زیادہ دوں؟[۱] ﴿۱۵﴾ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا، وہ تو ہماری آیتوں کا دشمن بن ہی گیا ہے ﴿۱۶﴾ عنقریب میں اس کو ایک مشقت والی چڑھائی پر چڑھاؤں گا ﴿۱۷﴾ اس نے (قرآن کے بارے میں) سوچ کر ایک بات طے کر لی ﴿۱۸﴾ سو اللہ تعالیٰ اس کو برباد کر دے! کیسی بات طے کر ڈالی؟ ﴿۱۹﴾ پھر (دوبارہ) اللہ تعالیٰ اس کو برباد کر ڈالے! کیسی بات طے کر ڈالی؟ ﴿۲۰﴾ پھر اس نے (حاضرین کی طرف) نظر دوڑائی ﴿۲۱﴾ پھر تیور چڑھائے اور منہ بگاڑا ﴿۲۲﴾ پھر پیٹھ پھرائی اور غرور دکھایا[۲] ﴿۲۳﴾ پھر کہنے لگا کہ: یہ (قرآن) کچھ نہیں، یہ تو ایک جادو ہے، جو نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہے ﴿۲۴﴾ یہ (قرآن) تو صرف (کسی) آدمی کا کلام ہے ﴿۲۵﴾ اب میں اس شخص کو (جلدی ہی) آگ میں ڈال دوں گا ﴿۲۶﴾ اور (اے نبی!) تم کو کچھ خبر ہے کہ وہ آگ کیا چیز ہے؟ ﴿۲۷﴾ وہ (داخل کیے جانے والی کسی چیز) کو باقی نہیں رکھے گی اور نہ (کسی کافر) کو چھوڑے گی ﴿۲۸﴾ کھال کو جھلس دینے والی ہے[۳] ﴿۲۹﴾ اس (جہنم) پر انیس (۱۹) (فرشتے) مقرر ہیں ﴿۳۰﴾

---

۱. آیت کا ایک اور مطلب یہ بھی ہے کہ اس کے گمان کے مطابق بالفرض اگر آخرت ہوگی تو دنیا سے زیادہ ہی اللہ تعالیٰ اس کو نعمت دیں گے (چونکہ مکہ کے کافر بعث بعد الموت کے منکر تھے)۔ ایک مطلب یہ ہے کہ دنیا کے اندر ہی مال کی حرص و طمع بڑھتی ہی رہے گی۔

۲. تاکہ دیکھنے والوں کو لگے کہ اس کو قرآن سے نفرت ہے۔

۳. یعنی چمڑی کو بگاڑ دینے والی (سیاہ کر دینے والی) ہے، (دوسرا ترجمہ) (دوزخ) انسان کے سامنے ظاہر ہو جائے گی۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا
ع ۱ ۲۱ ۱۵ يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۳۱ۧ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۳۲ۙ وَالَّيْلِ اِذْ
اَدْبَرَ ۳۳ۙ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۳۴ۙ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۳۵ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۳۶ۙ لِمَنْ شَاۗءَ
مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۳۷ۭ

اور ہم نے جہنم کے داروغے فرشتوں کے سوا اور کسی کو نہیں بنایا① اور ان (فرشتوں) کی گنتی صرف کافروں کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے مقرر کی ہے؛ تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے ان کو (سنتے ہی) یقین آجائے② اور ایمان والوں کا ایمان اور زیادہ (قوی) ہو جاوے، اور جن کو کتاب دی گئی وہ اور ایمان والے کسی شک (یعنی دھوکے) میں نہ پڑے اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے اور جو لوگ کافر ہیں وہ یہ کہیں کہ: اس قسم کی عجیب بات بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے؟ اسی طریقہ سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں اور تمھارے رب کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ (جہنم کے احوال اور اس طرح کی دوسری باتیں تمام) انسان کے لیے نصیحت ہی ہے ﴿۳۱﴾

خبردار! (جہنم کا انکار مت کرو، وہ تو بالکل سچی بات ہے) قسم ہے چاند کی! ﴿۳۲﴾ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھرا کر جانے لگے ﴿۳۳﴾ اور صبح کی جب روشنی پھیل جاوے ﴿۳۴﴾ یقیناً وہ (جہنم) تو بڑی (بھیانک) چیزوں میں سے ایک ہے ﴿۳۵﴾ جو لوگوں کو ڈرانے والی ہے ﴿۳۶﴾ اس کے لیے تم میں سے (نیکی میں) آگے بڑھنا چاہے، یا جو پیچھے ہٹنا چاہے (سب کے لیے) ﴿۳۷﴾

---

① یعنی ہم نے جہنم کے کارکن صرف فرشتے ہی کو بنایا انسان کو نہیں بنایا۔
② اہلِ کتاب کے یہاں جہنم کے ملائکہ کی تعداد انیس ۱۹ مشہور تھی۔

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾
عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى
اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا
يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع

ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے① ﴿۳۸﴾ مگر داہنی طرف والے ﴿۳۹﴾ کہ وہ جنتوں میں ہوں گے② (اور) مجرموں کے بارے میں پوچھتے ہوں گے ﴿۴۰﴾ ﴿۴۱﴾ تم کو کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ ﴿۴۲﴾ وہ جواب دیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہیں تھے ﴿۴۳﴾ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ﴿۴۴﴾ اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں لگے رہتے تھے ہم بھی ان کے ساتھ بیہودہ باتوں میں لگے رہتے تھے③ ﴿۴۵﴾ اور ہم بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو جھٹلاتے تھے ﴿۴۶﴾ یہاں تک کہ (وہ) یقینی چیز (یعنی موت) ہمارے پاس آ ہی گئی④ ﴿۴۷﴾ لہٰذا ایسے لوگوں کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہیں آئے گی ﴿۴۸﴾ سو ان (نافرمانوں) کو کیا ہو گیا کہ وہ نصیحت کی بات (یعنی قرآن) سے اس طرح منہ پھرا لیتے ہیں ﴿۴۹﴾ جیسے کہ وہ جنگلی گدھے ہوں ﴿۵۰﴾ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگ رہے ہوں ﴿۵۱﴾ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دے دیے جاویں ﴿۵۲﴾ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا (کہ ہر ایک کو کوئی آسمانی کتاب دے دی جاوے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ آخرت (کے عذاب) سے ڈرتے ہی نہیں ہیں ﴿۵۳﴾ ہرگز نہیں! وہ (قرآن) تو نصیحت ہے ﴿۵۴﴾ پھر جو شخص چاہے تو اس (نصیحت) کو قبول کر لیوے ﴿۵۵﴾ اور وہ لوگ نصیحت قبول کرنے والے نہیں ہیں؛ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہیں، تو (وہ نصیحت قبول کر لیں گے) وہی (اللہ تعالیٰ) اس بات کے لائق ہیں کہ ان (کی پکڑ)

سے ڈرا جاوے اور وہی (ایمان والوں کی) مغفرت کرنے کے لائق ہیں ﴿۵۶﴾

---

① انسان کی ذات رہن یعنی گروی رکھی ہوئی ہے، ایمان لایا تو پوری ذات کو نجات اور جنت ملے گی، ورنہ اس کی پوری ذات جہنم میں ڈالی جاوے گی۔

② جن کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ نیک لوگ۔

③ یہاں خاص طور پر کفار کے سردار مراد ہیں، جو دینِ اسلام کے متعلق نکتہ چینی اور مذاق کیا کرتے تھے اور اس کے لیے با قاعدہ مجلس قائم کرتے تھے، البتہ آیت کے عموم میں تمام قسم کی بیہودہ باتیں اور بیجا نکتہ چینیاں شامل ہیں، جو آخرت میں وبال کا ذریعہ بنے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے حفاظت میں رکھے۔

④ دنیا کے عیش میں آخرت کا یقین نہ آیا اور موت آئی تب آخرت کا یقین ہوا، اور وہ فائدہ مند نہ ہوا۔

سورة القيامة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چالیس (۴۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ القارعہ کے بعد اور سورۂ ہمزہ سے پہلے اکتیس (۳۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں قیامت کے دن کی قسم کھائی گئی ہے۔ القیامہ کا معنیٰ آتا ہے ایک بار کھڑا ہونا، قیامت کے دن سب لوگ یک بارگی کھڑے ہو جائیں گے، قیام کے ایک معنیٰ ثبوت کا بھی آتا ہے یعنی قیامت ثابت ہے، اٹل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ
نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ
اَمَامَہٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ
الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿ۚ۱۰﴾ کَلَّا لَا وَزَرَ ﴿ؕ۱۱﴾ اِلٰی رَبِّکَ
یَوۡمَئِذِ ۣالۡمُسۡتَقَرُّ ﴿ؕ۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ﴿۱﴾ اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی ① ﴿۲﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو ہرگز اکٹھا نہیں کر سکیں گے؟ ﴿۳﴾ کیوں نہیں (جب کہ) ہم کو اس پر بھی قدرت ہے کہ اس (کی انگلیوں) کے پوروں کو ٹھیک بنا دے ویں ﴿۴﴾ بلکہ (قیامت کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ) انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے کی زندگی میں (بے باک ہو کر) کھلے گناہ کرتا رہے ﴿۵﴾ (انکار کرنے کے لیے) سوال کرتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا ﴿۶﴾ سو جس وقت آنکھیں چندھیا جاویں گی ﴿۷﴾ اور چاند کو گرہن لگ جاوے گا ② ﴿۸﴾ اور سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا جاوے گا ③ ﴿۹﴾ اس دن انسان کہے گا کہ: کوئی جگہ ہے جہاں بھاگ کر چلا جاؤں؟ ﴿۱۰﴾ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! کوئی بچاؤ کی جگہ نہیں ہوگی ﴿۱۱﴾ اس دن (ہر ایک کو) تمھارے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہوگا ﴿۱۲﴾

①: (الف) جو نفس ہر وقت زیادہ نیکی کرنے کے لیے ٹوکتا ہو۔ (ب) کافروں کو اس کا نفس کفر پر ملامت کرے گا۔ (ج) قیامت میں مؤمن کا نفس نیکی زیادہ کیوں نہیں کی اس پر ملامت کرے گا۔ (د) دنیا میں دکھ سکھ کسی حال میں قرار نہیں ہے؛ اس لیے انسانی نفس احوال بدلنے پر ملامت کرتا ہے۔

② یعنی قیامت میں بے نور ہوگا۔ ③ یعنی دونوں کی روشنی قیامت میں ختم ہو جاوے گی۔

يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤ وَّلَوْ
أَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝١٦ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧ فَإِذَا
قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُوْنَ
الْاٰخِرَةَ ۝٢١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۝٢٤ تَظُنُّ أَنْ
يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥

اس دن (ہر) انسان کو اس کے اگلے پچھلے (تمام) اعمال سے آگاہ کر دیا جائے گا ﴿۱۳﴾ بلکہ انسان خود اپنی ذات سے اچھی طرح واقف ہوگا① ﴿۱۴﴾ چاہے وہ اپنے کتنے ہی بہانے بناوے ﴿۱۵﴾ (اے نبی! اس قرآن کے اترنے کے وقت) اس کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو ہلایا (یعنی چلایا) نہ کرو② ﴿۱۶﴾ یقین رکھو! اس (قرآن) کو (دل میں) یاد کروا دینا③ اور (زبان سے) اس کو پڑھوانا ہماری ذمے داری ہے ﴿۱۷﴾ پھر جب ہم اس کو (فرشتے کے واسطے سے) پڑھنے لگیں تو تم (ذہن اور فکر سے) اس کے پڑھنے کے ساتھ رہو④ ﴿۱۸﴾ پھر اس (کے معانی اور مطالب) کو کھول کر بتانا ہماری ذمے داری ہے ﴿۱۹﴾ سنو! (اے کافرو!) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلدی ملنے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت کرتے ہو ﴿۲۰﴾ اور تم آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو ﴿۲۱﴾ اس دن بہت سارے چہرے خوش وخرم ہوں گے⑤ ﴿۲۲﴾ وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ اور اس دن بہت سارے چہرے اداس ہوں گے⑥ ﴿۲۴﴾ وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائے گا⑦ ﴿۲۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) بلکہ انسان خود اپنے خلاف (یا اپنے واسطے) کھلی دلیل ہوگا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس قرآن کے اترنے کے وقت اس قرآن کو جلدی جلدی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دیا کرو۔ ③ اس قرآن کو آپ ﷺ کے قلبِ اطہر میں جمع کروا دینے کی اور یاد کروا دینے کی بھی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ ④ یعنی اس کے پڑھنے کے تابع رہو۔ جس طرح جبریل علیہ السلام نے پڑھا آئندہ اسی طرح آپ کو پڑھنا ہے، وحی کے نزول کو دھیان سے سن لیجیے، الفاظ ہم آپ کو یاد کروا ہی دیں گے، اور آیات پر عمل کی طرف متوجہ رہیے۔ ⑤ یعنی بارونق چمکتے ہوئے چہرے ہوں گے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) بگڑے ہوں گے، اداس ہوں گے۔ ⑦ یعنی ان پر سخت عذاب ہوگا۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٜرَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ
بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ڹ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

ہرگز نہیں! جب جان ہنسلیوں① تک پہنچ جاتی ہے ﴿۲۶﴾ اور (مریض کی خدمت کرنے والے کی طرف سے) کہا جاتا ہے کہ: کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟② ﴿۲۷﴾ اور وہ (مرنے والا) سمجھ جاتا ہے کہ جدائی کا وقت آ گیا ﴿۲۸﴾ اور (ایک) پنڈلی (دوسری) پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے ﴿۲۹﴾ اس دن تمھارے رب کی طرف کھینچ کر چلنا ہے③ ﴿۳۰﴾

ان سب کے باوجود بھی (انسان) نے نہیں مانا اور نہ نماز پڑھی ﴿۳۱﴾ بلکہ (حق کو) جھٹلایا اور (دین سے) منہ پھرا لیا ﴿۳۲﴾ پھر④ فخر کرتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چل دیا ﴿۳۳﴾ (اے انسان!) تیرے لیے بربادی ہے، سو بربادی ہے ﴿۳۴﴾ پھر تیری بربادی ہے سو بربادی ہے ﴿۳۵﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یوں ہی بے کار (یعنی مہمل) چھوڑ دیا جاوے گا ﴿۳۶﴾ کیا وہ ایک منی کا قطرہ نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے ﴿۳۷﴾ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے (اس کو انسان) بنایا، سو (اس کے اعضا کو) ٹھیک ٹھاک کیا ﴿۳۸﴾ پھر اسی سے مرد اور عورت دو قسمیں کر دی ﴿۳۹﴾ کیا (وہ خدا جنھوں نے انسان کو ابتدا میں بنایا) وہ اس بات پر قادر نہیں ہیں کہ وہ مردوں کو (دوبارہ) زندہ کر دیویں؟ ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) حلق تک۔ ② عام طور پر امراض میں علاج و معالجہ سے ہار کر لوگ عاملوں کو تلاش کرتے ہیں، عرب میں بھی اس کا بڑا دستور تھا۔ بعض حضرات نے ''راق'' کو ''الرقی'' یعنی لے کر چڑھنے کے معنی میں لیا ہے، یعنی انسان کا جب آخری وقت ہوتا ہے تب ملائکہ آپس میں بات کرتے ہیں کہ رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے میں سے کون اس کی روح کو لیکر آسمان کی طرف چڑھے گا؟۔ ③ لفظ ''مساق'' میں ہنکانا کے معنیٰ بھی نکلتے ہے۔ ④ سچے داعی کی دعوت کو چھوڑ کر۔

سورۃ الدھر

(المدنية)

یہ سورت مکی ہے، بعض اس کو مدنی کہتے ہیں، اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ رحمٰن کے بعد اور سورۂ طلاق سے پہلے اٹھانوے (۹۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں دہر یعنی زمانہ اور وقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ دہر یعنی عالم کے وجود میں آنے سے لے کر ختم ہونے تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ اسی طرح ہر بڑی مدت کو بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کا دوسرا نام ''انسان'' بھی ہے۔ سورت کے بالکل شروع میں انسان کا تذکرہ ہے۔

اس کا تیسرا نام ''امشاج'' بھی ہے۔ امشاج منی کے قطرے کو کہتے ہیں۔ جو مختلف غذاؤں سے مل کر اس کے خلاصے کے طور پر تیار ہوتا ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرد اور عورت کی منی مل کر انسان بنتا ہے۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمعہ کے دن فجر کی دوسری رکعت میں اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ یَكُنۡ شَیۡـًٔا مَّذۡكُوۡرًا ① اِنَّا خَلَقۡنَا
الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِیۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ② اِنَّا هَدَیۡنٰهُ السَّبِیۡلَ
اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ③ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِیۡرًا ④ اِنَّ
الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا ۚ⑤ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ
یُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِیۡرًا ⑥

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ وہ تذکرہ کرنے کے قابل چیز بھی نہیں تھا ①﴿۱﴾ ہم نے انسان کو (الگ الگ چیزوں سے) ملے ہوئے نطفے سے اس طرح پیدا کیا کہ ہم اس کو (مکلف بنا کر) آزماوے، پھر ہم نے اس کو سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا ﴿۲﴾ ہم نے اس کو (رسولوں کے ذریعے) راستہ دکھا دیا② اب وہ یا تو شکر کرنے والا بنے یا تو وہ ناشکری کرنے والا بنے③ ﴿۳﴾ یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور (گلے کے) طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۴﴾ البتہ (جو) نیک لوگ (ہیں وہ) ایسے جام سے (پینے کی چیزیں) پیویں گے جس میں کافور ملی ہوئی ہوگی ﴿۵﴾ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے پیتے ہوں گے، وہ (نیک) لوگ اس کو (جہاں چاہیں گے) آسانی سے بہا کر لے جائیں گے④ ﴿۶﴾

① دوسرا ترجمہ: پکی بات ہے کہ زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ جب وہ زبان پر لانے کے قابل چیز بھی نہیں تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس کو راستہ سمجھا دیا۔ ③ إما شاكرًا: اسمِ فاعل کے صیغے سے یہ نکلتا ہے کہ شکر کرنے والے قلیل ہوتے ہیں، اور مبالغہ کے صیغے سے یہ نکلتا ہے کہ ناشکری کرنے والے بکثرت ہوتے ہیں۔

④ وہ چشمہ ان کے اختیار میں کر دیا جائے گا جہاں دل چاہے وہاں جاری ہو جاوے گا، یہ بھی نقل کیا جاتا ہے کہ اس چشمے کا اصل منبع حضور ﷺ کا قصرِ عالی ہوگا، وہاں سے سب جگہ پانی پہنچتا ہوگا۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝٧ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ
مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا
شُكُورًا ۝٩ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝١٠ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ
الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝١٢ مُّتَّكِئِينَ
فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝١٣

وہ لوگ (اپنی اپنی) منتوں کو پورا کرتے ہیں① اور اس دن سے ڈرا کرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی②《۷》اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں مسکینوں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں③《۸》(اور وہ کھانا کھلانے والے ان سے کہتے ہیں کہ:) ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے کھانا کھلا رہے ہیں، ہم تم سے کسی طرح کا نہ تو بدلہ اور نہ شکریہ چاہتے ہیں《۹》ہم تو اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) اس دن سے ڈرتے ہیں جو دن بڑا سخت، بڑی مصیبت والا ہوگا④《۱۰》سو اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کی سختی سے بچا لیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی سے نوازیں گے《۱۱》اور ان لوگوں نے جو صبر کیا اس کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا کریں گے《۱۲》وہ ان (باغوں) میں (اونچے) تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھے) ہوں گے اور اس (جنت) میں نہ سورج کی گرمی اور نہ سخت سردی دیکھیں گے《۱۳》

---

① تمام شرعی واجبات کو پورا کرنا مراد ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) جس کی برائی (کے اثرات) ہر طرف پھیلے ہوں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور وہ اس کھانے کی خود کو رغبت کے باوجود مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ (خود یتامیٰ مساکین اور قیدیوں سے بھی محبت کرتے ہیں اور ان کو کھانا کھلاتے ہیں)

④ (دوسرا ترجمہ) ہم تو اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) اس دن سے ڈرتے ہیں جس (دن) میں چہرے اداسی سے بگڑے ہوئے ہوں گے۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ
وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا
كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ
نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ
فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

اور حالت یہ ہوگی کہ ان (باغوں) کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے① اور اس کے پھل ان کے اختیار میں کر دیے جائیں گے② ﴿۱۴﴾ اور ان لوگوں کے سامنے (کھانے پینے کی چیزیں پہنچانے کے لیے) چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے پھرائے جائیں گے③ ﴿۱۵﴾ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا ﴿۱۶﴾ اور ان لوگوں کو اس (جنت) میں ایسا جام پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہوئی ہوگی ﴿۱۷﴾ اس (جنت) میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا ﴿۱۸﴾ اور ان کے سامنے (خدمت کے لیے) ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، جب تم ان (لڑکوں) کو دیکھو گے تو ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے ﴿۱۹﴾ اور (سچی بات یہ ہے کہ) جب تم وہ جگہ دیکھو گے تو تم کو (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنتیں نظر آئیں گی ﴿۲۰﴾ ان (جنت والوں) کے اوپر باریک ریشم کے سبز رنگ کے کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) بھی (پہنائے جائیں گے) اور ان کو چاندی کے کنگنوں سے سجایا جائے گا اور ان کو ان کے رب (نہایت) پاکیزہ شراب پلائیں گے ﴿۲۱﴾

---

①: (الف) مراد جنت کے درختوں کی ٹہنیاں ہیں وہ جھکی ہوئی ہوں گی۔ (ب) واقعی اس طرح کا سایہ ہوگا۔
(ج) جنت میں سورج کی دھوپ تو نہیں ہے؛ لیکن انوارات انواع و اقسام کے پھیلے ہوئے ہوں گے۔

②(دوسرا ترجمہ) پھل ان کے قابو میں کر دیے جائیں گے۔

③(دوسرا ترجمہ) اور ان لوگوں کے سامنے چاندی کے برتن اور پیالے پیش کیے جائیں گے جو شیشے کے ہوں گے۔

إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ ع
تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲٦﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا
شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ
يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع

(اور ان جنت والوں کو کہا جائے گا کہ) یہ تمھارا (دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کا) بدلہ ہے اور تمھاری محنت کی پوری قدر کی گئی ① ﴿۲۲﴾

(اے نبی!) ہم نے تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے ﴿۲۳﴾ سو اپنے رب کے حکم پر جمے رہو اور ان میں سے کسی گنہگار یا کافر کی بات نہ مانو ﴿۲۴﴾ اور اپنے رب کے نام کا صبح وشام ذکر کیا کرو ﴿۲۵﴾ اور رات کے کچھ حصے میں بھی (اپنے) اس (رب) کے آگے سجدہ کیا کرو اور رات کے لمبے حصے میں اس (رب) کی تسبیح کرو ﴿۲٦﴾ یقیناً وہ (کافر) لوگ جلدی ملنے والی (دنیا کی) چیزوں سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے پیچھے (قیامت کا) جو بھاری دن آرہا ہے اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں ﴿۲۷﴾ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ بند کو مضبوط کیا اور ہم جب چاہیں گے ان کے بدلے ان کے جیسے دوسرے لوگ پیدا کر دیں گے ﴿۲۸﴾ یقیناً یہ تو نصیحت ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ اختیار کر لیوے ﴿۲۹﴾ اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر تم کوئی بات چاہ نہیں سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳۰﴾ جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیتے ہیں اور ظالم لوگ کہ ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور تمھاری محنت مقبول ہوگئی۔

سورۃ المرسلات

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاس (۵۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ ھمزہ کے بعد اور سورۂ ق سے پہلے تینتیس (۳۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ منیٰ کے ایک کے غار میں تھے اور سورۂ مرسلات نازل ہوئی۔

مکہ کے رہنے والے حضرات نے ہم کو منیٰ میں ایک غار دکھایا کہ اسی میں سورۂ مرسلات کا نزول ہوا۔

حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارثہؓ کہتی ہے کہ: میں نے مغرب کی نماز میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو سورۂ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا جو زندگی کے آخری نماز حضور ﷺ نے پڑھائی تھی۔ (بخاری، حدیث: ۷۲۹)

مرسلات سے کیا مراد ہے؟ (۱) ہوائیں جن کے لطیف جھونکے چلتے ہیں جن سے مخلوق کی زندگی اور منافع وابستہ ہے۔

(۲) فرشتے مراد ہیں جو عالم میں بہت ساری چیزوں کے پھیلانے پر مامور ہیں، اسی طرح احکام لے کر بھی ملائکہ بھیجے جاتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًاۙ ۝١ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًاۙ ۝٢ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًاۙ ۝٣ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًاۙ ۝٤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان ہواؤں کی جو فائدہ پہنچانے کے لیے① لگاتار بھیجی جاتی ہیں②﴿۱﴾ پھر ان (ہواؤں) کی (قسم) جو (طوفانی) آندھی بن کر زور سے چلتی ہیں (جن سے خطرات پیدا ہوتے ہیں)③﴿۲﴾ پھر (قسم ہے) ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو اور خوشبوؤں اور بدبوؤں کو) اچھی طرح پھیلا دیتی ہیں④﴿۳﴾ پھر (قسم ہے) ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں⑤﴿۴﴾

---

① بندوں کو فائدہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

② (دوسرا ترجمہ) قسم ہے ان ہواؤں کی جو (نرم نرم چل کر) دل کو خوش کر دے (اور ان سے مخلوقات کو بارش، کھیتی وغیرہ کی بڑی اچھی توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں) (تیسرا ترجمہ) قسم ہے ان فرشتوں کی جو نیکی کے کاموں کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو بہت تیزی سے (آنے جانے کا یا روح نکالنے کا) کام کرتے ہیں (ملائکہ آسمان سے زمین پر اور زمین سے آسمان پر بڑی تیزی سے آتے جاتے ہیں اور روح نکالنے کا کام بھی بڑی تیزی سے کرتے ہیں اور کفار کی روح بڑی سختی سے نکالتے ہیں)۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان ہواؤں کی جو (بخارات کو) اٹھا کر اوپر لے جاتے ہیں (جن سے بادل تیار ہوتے ہیں) (تیسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو (اپنے پروں کو ہوا میں اور شریعت کے احکام کو زمین میں) پورے طور پھیلاتے ہیں۔

⑤ (یعنی ہوائیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بادلوں کے حصے کر کے جہاں جہاں پہنچانا ہوتا ہے وہاں پہنچا دیتی ہیں، اسی طرح بارش جب برس جاتی ہے اس وقت بھی بادل متفرق جدا ہو جاتے ہیں) (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو (حق اور باطل کو) جدا جدا کر دیتے ہیں (تیسرا) پھر (قسم ہے) قرآن کی آیتوں کی جو (حق و باطل اور حلال و حرام کو) جدا کر دیتی ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

پھر ان (ہواؤں) کی (قسم) جو (دل میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں① ﴿۵﴾ (یہ اللہ تعالیٰ کی یاد) عذر کرنے کے لیے② یا ڈرانے کے لیے③ ﴿۶﴾ یقیناً جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور واقع ہوکر ہی رہے گا④ ﴿۷﴾ سو جب تارے مٹا دیے جائیں گے⑤ ﴿۸﴾ اور جب آسمان چیر دیا جائے گا⑥ ﴿۹﴾ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کرکے) اڑا دیے جائیں گے ﴿۱۰﴾ اور جب رسولوں کے (اپنی امت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) جمع ہونے کا وقت آجائے گا⑦ ﴿۱۱﴾ (اگر کوئی کافر سوال کرے کہ اس اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا معاملہ) کس دن کے لیے ملتوی کردیا گیا ہے؟⑧ ﴿۱۲﴾

---

①(نرم خوش گوار ہواؤں سے انسان کو دل میں ترغیب پیدا ہوتی ہے اور سخت آندھی سے دل میں ڈر پیدا ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہے)، (دوسرا ترجمہ) پھر ان ہواؤں کی (قسم) جو وحی (کی آواز) کو (کانوں تک) پہنچاتی ہیں۔ (تیسرا) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو نصیحت کی باتیں نازل کرتے ہیں (فرشتے انسانی رسولوں کو وحی پہنچاتے ہیں اور رسول تمام انسانوں اور جناتوں کو وحی کی باتیں پہنچاتے ہیں)

②یعنی ہواؤں کی ان کیفیات سے جب اللہ تعالیٰ کی طرف بندوں کی توجہ بڑھ جاتی ہے تو انسان اپنے گناہوں پر نادم ہوکر معذرت پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

③(دوسرا ترجمہ) (وحی کے ذریعہ کافروں کا) الزام دور کرنا ہے، یا (ان کو) ڈرانا ہے (تیسرا) (نیک لوگوں کے لیے وحی) معافی مانگنے کا سبب بنتی ہے یا (برے لوگوں کو) ڈرانے کا ذریعہ بنتی ہے (یعنی وحی سے گناہوں سے معافی مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے اور نافرمان لوگوں کو جہنم سے ڈرایا جاتا ہے)۔

نوٹ: سورۂ مرسلات کی ابتدائی آیات کے ترجمے میں جتنے اقوال زیادہ مناسب معلوم ہوئے ان کو سامنے رکھ کر تراجم پیش کیے گئے۔

④یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ۔

⑤(دوسرا ترجمہ) سو جب تارے بجھا دیے جائیں گے (تیسرا) سو جب تارے بے نور کردیے جاویں گے۔

⑥(دوسرا ترجمہ) اور جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔

⑦(دوسرا ترجمہ) اور جبکہ رسولوں کو ایک مقررہ وقت پر جمع کردیا جائے گا۔

⑧(دوسرا ترجمہ) کس دن کے لیے تاخیر (یعنی دیر) کی گئی ہے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٤ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٥ اَلَمْ
نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٧ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝١٨ وَيْلٌ
يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٩ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٢٠ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝٢١ اِلٰى
قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝٢٣ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٤ اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝٢٦ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً
فُرَاتًا ۝٢٧ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٨

(تو جواب یہ ہے کہ) فیصلہ کے دن کے لیے (تاخیر کی گئی ہے) ﴿۱۳﴾ اور تم کو کیا معلوم کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۴﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۱۵﴾ کیا ہم نے اگلے (کافر) لوگوں کو ہلاک نہیں کر دیا؟ ﴿۱۶﴾ پھر ہم (ان) بعد میں آنے والوں کو بھی ان (اگلے لوگوں) کے پیچھے (بربادی میں) چلتا کر دیں گے① ﴿۱۷﴾ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۹﴾ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (یعنی منی) سے پیدا نہیں کیا؟ ﴿۲۰﴾ پھر ہم نے اس (نطفے) کو ایک مقرر وقت تک مضبوط و محفوظ جگہ (یعنی عورت کی رحم) میں رکھا② ﴿۲۱﴾ ﴿۲۲﴾ پھر ہم نے (انسان کی بناوٹ میں) توازن کیا③، سو ہم کیسے اچھے توازن کرنے والے ہیں④ ﴿۲۳﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۲۴﴾ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا⑤؟ ﴿۲۵﴾ ﴿۲۶﴾ اور ہم نے اس (زمین) میں بوجھ کے لیے اونچے پہاڑ بنا دیے اور ہم نے تم کو میٹھا پیاس بجھانے والا پانی پلایا ﴿۲۷﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۲۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) پھر ہم بعد میں آنے والوں کو ان (اگلے لوگوں) کے ساتھ (بربادی میں) کر دیں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) جمے ہوئے ٹھکانے۔ ③ یعنی تمام اعضا برابر برابر بنائے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے (نطفے میں تصرفات کا) اندازہ مقرر کیا (نطفے کو مختلف مراحل سے گزار کر کامل انسان بنانے کا اندازہ اور جسم میں کوئی ضروری چیز باقی رہ نہ جاوے اور جسم میں کوئی زائد بیکار چیز پیدا نہ ہو جائے) سو ہم کتنے اچھے اندازہ کرنے والے ہیں (تیسرا) پھر ہم نے منصوبہ بنایا، سو ہم کتنے اچھے منصوبہ بندی کرنے والے ہیں۔ ⑤ زندہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور مُردے زمین میں سوتے ہیں۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا
ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
ع كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾

(ان کافروں سے کہا جائے گا کہ) جس (عذاب) کو تم جھٹلاتے تھے اس کی طرف چلو ﴿۲۹﴾ تم ایک ایسے سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں① ﴿۳۰﴾ اس (سائبان) میں ایسا گہرا سایہ نہیں ہے (جو گرمی سے بچائے) اور نہ آگ کی تپش سے بچائے ﴿۳۱﴾ وہ (جہنم) تو محل جیسے بڑے بڑے شعلے پھینکتی ہوگی② ﴿۳۲﴾ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں③ ﴿۳۳﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۴﴾ یہ ایسا دن ہے جس میں وہ لوگ بول بھی نہیں سکیں گے ﴿۳۵﴾ اور ان کو اس بات کی اجازت بھی نہیں ہوگی کہ وہ کوئی عذر پیش کریں④ ﴿۳۶﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۷﴾ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو جمع کر دیا ﴿۳۸﴾ پھر اگر تمھارے پاس کوئی داؤ (یعنی تدبیر) ہے؟ تو مجھ پر (اپنا) داؤ چلاؤ⑤ ﴿۳۹﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۰﴾

---

① آیت کا حاصل: دوزخ کی آگ سے بہت زیادہ دھواں اٹھے گا جو اونچا ہوگا اور سائبان کی طرح کفار کے سروں پر آجاوے گا اور اونچا ہو کر تین حصوں میں تقسیم ہوگا، ایک حصہ کفار کے سروں پر، دوسرا ان کی داہنی جانب، تیسرا حصہ بائیں جانب ہوگا، حساب ختم ہونے تک کفار اسی دھویں کے سائبان میں رہیں گے۔ (دوسرا ترجمہ) تم (دھوئیں) کے ایک سایہ کی طرف چلو جس کی شاخیں تین ہیں (دوزخ کی آگ سے نکلنے والے دھنویں کا سایہ ہوگا جو برائے نام سایہ ہوگا جس میں گرمی اور پیاس میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ مؤمنین کاملین ایسے وقت عرش کے سایہ میں ہوں گے، اللھم اجعلنا منھم بفضلک وکرمک۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ دھوئیں کا سائبان تو محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتا ہوگا۔

③ گہرا زرد کالے جیسا لگتا ہے اس لیے کالے کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

④ یعنی توبہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ ⑤ عذاب کو ٹالنے کی کوئی تدبیر ہو تو کر کے دکھاؤ۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَٰلٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا
وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ
ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾ ع

یقیناً تقویٰ والے سایوں① اور چشموں (کے درمیان) میں ہوں گے ﴿۴۱﴾ اور جن کو دل چاہتے ہوں ایسے میووں میں ہوں گے② ﴿۴۲﴾ (ان کو کہا جائے گا کہ) جو اعمال تم کرتے تھے اس کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو ﴿۴۳﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۴۴﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۵﴾ (اے کافرو! دنیا میں) کچھ وقت کھالو اور مزے اڑالو، بے شک تم مجرم ہو ﴿۴۶﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۷﴾ اور جب ان (کافروں) کو کہا جاتا ہے کہ: (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں ہیں ﴿۴۸﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۹﴾ اس (قرآن) کے بعد اب کونسی بات پر وہ ایمان لائیں گے؟ ﴿۵۰﴾

① پہلے عرش کا پھر جنت کا۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اپنے من پسند میووں میں ہوں گے۔

سورة النبا

(المكية)

یہ سورت مکی ہے،اس میں چالس(۴۰) آیتیں ہیں۔سورۂ معارج کے بعد اور سورۂ نازعات سے پہلے اسی (۸۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبأ عظیم یعنی عظیم الشان خبر یا ہیبت ناک بات یعنی قیامت کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''عم یتساءلون'' بھی ہے؛سورت کے شروع ہی میں یہ لفظ آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا
سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧
وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا
النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ (آخرت کا انکار کرنے والے) آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ﴿۱﴾ اس بڑی عظیم خبر کے متعلق (سوال کر رہے ہیں)① ﴿۲﴾ جس کے بارے میں خود ان کی باتیں مختلف ہیں ﴿۳﴾ خبر دار! ان کو بہت جلدی معلوم ہو جائے گا ﴿۴﴾ دوبارہ خبر دار! ان کو بہت جلدی پتہ چل جائے گا ﴿۵﴾ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ ﴿۶﴾ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟ ﴿۷﴾ اور ہم نے ہی تم کو (مرد و عورت کا) جوڑا بنایا ﴿۸﴾ اور ہم نے تمھاری نیند کو تھکن دور کرنے (یعنی راحت حاصل کرنے) کا ذریعہ بنایا ﴿۹﴾ اور ہم نے رات کو لباس (یعنی پردے کا ذریعہ) بنایا② ﴿۱۰﴾ اور ہم نے دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا ﴿۱۱﴾ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنا دیے ﴿۱۲﴾ اور ہم نے ہی ایک جگمگاتا چراغ (یعنی سورج) بنا دیا ﴿۱۳﴾ اور ہم نے ہی برسنے والے بادلوں میں سے موسلا دھار پانی برسایا③ ﴿۱۴﴾ تاکہ ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے اناج اور سبزیاں اگائیں ﴿۱۵﴾ اور (پتوں میں) لپٹے ہوئے (گھنے) باغات بنائے ﴿۱۶﴾

---

① قیامت یا قرآن کے متعلق سوالات۔ ②نکتہ: حضرت ابن عباسؓ کو کسی نے سوال کیا: نکاح کی مجلس رات میں یا دن میں ہو؟ ارشاد فرمایا: رات میں؛ اس لیے کہ قرآن میں عورتوں کو بھی لباس کہا گیا اور رات کو بھی لباس کہا گیا؛ اس لیے دونوں کو ایک دوسرے سے مناسبت ہے۔ ③(دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ہی پانی سے بھرے ہوئے بادلوں سے بکثرت پانی برسایا۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ
السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ
مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا
شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا
ع بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ
لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

یقیناً فیصلہ کا دن ایک وقت مقرر ہے ﴿۱۷﴾ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم سب الگ الگ جماعت ہو کر آؤ گے ① ﴿۱۸﴾ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے ② ﴿۱۹﴾ اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو وہ چمکتے ریت ہو جائیں گے ③ ﴿۲۰﴾ یقین رکھو! جہنم تو تاک میں لگی ہوئی ہے ④ ﴿۲۱﴾ وہ شریروں کا ٹھکانہ ہے ﴿۲۲﴾ وہ اس میں مدتوں (اس طرح) رہیں گے ﴿۲۳﴾ کہ اس (جہنم) میں وہ کسی ٹھنڈک (یا راحت) کا مزہ نہیں چکھیں گے اور نہ پینے کے قابل کوئی چیز کا ﴿۲۴﴾ مگر (ہاں!) سخت گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ (ملے گی) ﴿۲۵﴾ یہ ان کا پورا بدلہ ہوگا ⑤ ﴿۲۶﴾ کیوں کہ وہ (آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے ﴿۲۷﴾ اور انھوں نے ہماری آیتوں کو بڑھ چڑھ کر جھٹلایا تھا ⑥ ﴿۲۸﴾ اور ہر چیز کو ہم نے لکھ کر ضبط (یعنی محفوظ) کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ (اور ان کو کہا جائے گا) اب تم (عذاب کا) مزہ چکھو! سو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے ﴿۳۰﴾

یقیناً تقویٰ والوں کے لیے بڑی کامیابی ہے ﴿۳۱﴾ باغات اور انگور ہیں ﴿۳۲﴾ اور ابھرتی جوانی والی ہم عمر لڑکیاں ہیں ﴿۳۳﴾ اور چھلکتے ہوئے پیالے ہیں ﴿۳۴﴾

---

① یعنی مؤمن کافر سب الگ الگ جماعتوں میں ہوں گے، نیک اور برے اعمال کے اعتبار سے بھی مختلف جماعتیں ہوں گی۔ ② جس طرح بہت سارے دروازے کھلنے سے بہت بڑی جگہ کھل جاتی ہے اس طرح یہ آسمان کھل جائے گا۔
③ یعنی پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) یقین رکھو! جہنم گھات میں لگی ہوئی ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یہ ان کا (ان کے اعمال کے) موافق بدلہ ہوگا ⑥ (دوسرا ترجمہ) انھوں نے ہماری آیتوں کو بالکل ہی جھٹلا دیا تھا۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾ ع ٢

اس (جنت) میں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ① اور نہ جھوٹی بات (سنیں گے) ﴿۳۵﴾ تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا اور ایسی دین ہوگی جو اعمال کے حساب سے دی جائے گی ② ﴿۳۶﴾ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کے مالک ہیں، بڑی رحمت والے ہیں، کسی کو مجال نہیں ہوگی کہ ان کے سامنے بول سکے ③ ﴿۳۷﴾ جس دن روح ④ اور فرشتے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) صف بنا کر کھڑے ہوں گے اس دن کوئی شخص بول نہیں سکے گا؛ مگر (ہاں!) رحمٰن جس کو اجازت دیوے اور وہ بات بھی ٹھیک (یعنی معقول) کہے ⑤ ﴿۳۸﴾ یہ (قیامت کا) دن (کہ اس کا واقع ہونا) یقینی ہے، اب جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنالیوے ⑥ ﴿۳۹﴾ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم کو قریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن ہر شخص اپنے ان اعمال کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور کافر (یہ) کہے گا: کاش میں (کسی طرح) مٹی ہو جاتا! ﴿۴۰﴾

---

① یعنی جنت بھی لغویات سے پاک ہے، کاش ہم ہماری زندگی کو لغویات سے بچانے والے بن جائے۔ ② (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا جو (ان کی ضروریات کے) حساب سے دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا جو پورا انعام ہوگا۔ (انسان کمزور ہے، اعمال میں بھی کمزوریاں ہے، وہ کہاں اس قابل کہ اس کے بدلے جنت ملے، یہ جنت کا ملنا تو محض انعامِ الٰہی ہے، اس پر مزید یہ کہ اس کو ہمارے اعمال کے بدلے میں بتایا جاوے۔ اللھم لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کسی کو طاقت نہیں ہوگی کہ وہ ان سے بات کر سکے۔ ④ روح: (۱) تمام جاندار مراد ہیں (۲) روحِ اعظم مراد ہے (۳) جبرئیل علیہ السلام مراد ہے۔
⑤ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے صرف مستحق ہی کی سفارش کریں گے اور دنیا میں جو لوگ سب سے زیادہ ٹھیک بات یعنی کلمۂ شہادت دل وزبان سے بولتے تھے وہی سفارش کے مستحق ہوں گے۔
⑥ یعنی نیک اعمال کے ذریعے آخرت میں اچھا ٹھکانہ بنالیوے۔ آخرت کی تیاری کرلیوے۔

سورۃ النازعات

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ نبا کے بعد اور سورۂ انفطار سے پہلے اکیاسی (۸۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نازعات کی قسم کھائی گئی ہے۔ نازعات سے مراد: وہ فرشتے جو کافروں کی روحوں کو سختی سے جسم کی رگوں سے گھسیٹ کر نکال لیتے ہیں، جیسے بھیگی ہوئی روئی میں کانٹوں والی سلاخ ڈال کر کھینچی جائے تو روئی کے اجزاء کو لے کر سلاخ نکلتی ہے، ویسا حال کافروں کی روحوں کا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾
فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ﴿۶﴾ تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ
وَّاجِفَۃٌ ۙ﴿۸﴾ اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ﴿۹﴾ یَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی الۡحَافِرَۃِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا
نَّخِرَۃً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوۡا تِلۡکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا ہُمۡ بِالسَّاہِرَۃِ ؕ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (کافروں کی روح) نہایت سختی سے کھینچتے ہیں ﴿۱﴾ اور جو (ایمان والوں کی روح کی) گرہ نرمی سے کھول دیتے ہیں① ﴿۲﴾ اور (ہوا میں) تیرتے ہوئے (آتے) جاتے ہیں② ﴿۳﴾ پھر (جو حکم ملتا ہے اس کو پورا کرنے میں) دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں ﴿۴﴾ پھر جو حکم ملا اس (کو پورا کرنے) کی تدبیر (یعنی انتظام) کرتے ہیں ﴿۵﴾ کہ جس دن ہلا دینے والی (ہر چیز کو) ہلا ڈالے گی③ ﴿۶﴾ جس کے بعد پیچھے آنے والی چیز آوے گی④ ﴿۷﴾ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے ﴿۸﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ﴿۹﴾ وہ (قیامت کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ: کیا ہم پہلی والی حالت پر پھر لوٹا دیے جائیں گے؟⑤ ﴿۱۰﴾ کیا جب ہم کھوکھلی (یعنی بوسیدہ) ہڈیوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے؟ ﴿۱۱﴾ کہتے ہیں کہ: اگر ایسا ہوا تب تو بڑی نقصان دینے والی واپسی ہوگی ﴿۱۲﴾ سو وہ تو ایک ہی سخت آواز ہوگی ﴿۱۳﴾ جس کے بعد وہ سب لوگ فوراً کھلے میدان میں آجائیں گے ﴿۱۴﴾

① نہایت آسانی نرمی سے صالحین کی ارواح قبض کرتے ہیں۔ اللھم ارزقنا منه بفضلك وكرمك۔
② ملائکہ بڑی تیزی اور آسانی سے آتے جاتے ہیں۔ ③ پہلی صور کے وقت زلزلہ آوے گا جس سے ہر چیز ہلنے لگے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس کے پیچھے دوسرا جھٹکا آئے گا۔ ⑤ دنیوی موت کے بعد ایک دوسری نئی زندگی ہوگی؟

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ
اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ
ع يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ
لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾

(اے نبی!) کیا تم کو موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے [۱] ﴿۱۵﴾ جب ان کو ان کے رب نے طوی نامی ایک مقدس میدان میں آواز دی تھی ﴿۱۶﴾ کہ (موسیٰ!) تم فرعون کے پاس جاؤ؛ کیوں کہ وہ حد سے آگے بڑھ گیا ہے ﴿۱۷﴾ پھر (اس کو) کہو کہ: کیا تیرا دل چاہتا ہے کہ تو درست ہو جاوے؟ ﴿۱۸﴾ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں کہ تو (اس سے) ڈر جائے ﴿۱۹﴾ پھر موسیٰ نے اس کو بڑا معجزہ دکھایا ﴿۲۰﴾ پھر بھی اس (فرعون) نے (موسیٰ کو) جھٹلایا اور (اس نبی کی) بات نہیں مانی ﴿۲۱﴾ پھر پیٹھ پھرا کر چلا اور (موسیٰ کے خلاف) کوشش کرنے لگا [۲] ﴿۲۲﴾ پھر (لوگوں کو) جمع کیا اور اونچی آواز لگائی ﴿۲۳﴾ اور (یوں) کہا کہ: میں تمھارا سب سے بڑا رب ہوں ﴿۲۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت اور دنیا (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا ﴿۲۵﴾ یقیناً اس (واقعے) میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالیٰ کا) ڈر رکھتا ہو ﴿۲۶﴾

(اے انسانو!) کیا تم کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو؟ اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آسمان) کو بنایا ﴿۲۷﴾ اس کی چھت کو بلند کیا [۳] سو اس کو ٹھیک ٹھاک بنایا [۴] ﴿۲۸﴾ اور اس کی رات اندھیری بنائی اور اس کے دن کی دھوپ کو ظاہر کیا [۵] ﴿۲۹﴾

---

[۱] اس قدر سمجھانے کے باوجود لوگ قیامت کو مانتے نہیں جس کی وجہ سے حضرت نبیِ کریم ﷺ کے قلبِ اطہر پر بڑا اثر ہونا لازمی بات تھی؛ اس لیے آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لیے حضرت موسیٰؑ کا واقعہ سنایا جا رہا ہے۔ [۲] (دوسرا ترجمہ) پھر (موسیٰ کے خلاف) دوڑ دھوپ کرنے کے لیے پیٹھ پھرا کر چلا۔ [۳] (دوسرا ترجمہ) اس کی بلندی کو اونچا کیا۔ [۴] (دوسرا ترجمہ) سو (اس کی گولائی) برابر کر دی۔ [۵] رات دن کی تبدیلی سورج کے طلوع اور غروب سے ہے اور سورج آسمان میں ہے۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ
مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ
الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ
ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا
لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾ ع

اور زمین کو اس کے بعد بچھا دیا① ﴿۳۰﴾ اور اس (زمین) سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ﴿۳۱﴾ اور پہاڑوں کو اس پر گاڑھ دیا② ﴿۳۲﴾ تاکہ تم کو اور تمھارے جانوروں کو فائدہ پہنچاوے ﴿۳۳﴾ پھر جب وہ سب سے بڑا (قیامت کا) ہنگامہ برپا ہوگا ﴿۳۴﴾ جس دن انسان اپنے سب کیے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا ﴿۳۵﴾ اور جہنم کو دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کر دیا جائے گا ﴿۳۶﴾ سو جو شخص حد سے نکلا تھا ﴿۳۷﴾ اور دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا تھا③ ﴿۳۸﴾ تو جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہوگا ﴿۳۹﴾ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا تھا اور (اپنے) نفس کو (ناجائز) خواہشات سے روکا تھا ﴿۴۰﴾ تو جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہوگا ﴿۴۱﴾ وہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ: وہ (قیامت) کب قائم ہوگی؟ ﴿۴۲﴾ اس کا وقت بیان کرنے سے تمھارا کیا تعلق؟④ ﴿۴۳﴾ اس (قیامت) کے (واقع ہونے کے) علم کا منتہی تمھارے رب کی جانب ہے⑤ ﴿۴۴﴾ جو شخص اس (قیامت) سے ڈرتا ہو تم صرف اسی کو ڈرانے والے ہو ﴿۴۵﴾ وہ لوگ جس دن اس (قیامت) کو دیکھ لیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں یا قبر میں) ایک شام یا اس کی ایک صبح سے زیادہ نہیں رہے ﴿۴۶﴾

① زمین کو رہائش کے قابل بنایا، اس کے رہنے والوں کی تمام ضروریات کے اسباب مہیا کر دیے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور پہاڑوں کو (اس زمین پر) قائم کر دیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اس کا وقت بیان کرنے سے تمھارا کیا کام ہے؟ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اس (قیامت) کے واقع ہونے کا علم رب ہی کے حوالے ہے۔

سورۃ عبس

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ نجم کے بعد اور سورۂ قدر سے پہلے چوبیس (۲۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع ہی میں لفظ ''عبس'' آیا ہوا ہے۔

سورت کے شروع میں حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خاص ادا کا تذکرہ ہے۔

''عبس'' کہتے ہیں ''منہ بنالینے'' کو، جو انسان کے دل میں کسی چیز کے بارے میں تنگی ہوتی ہے تو اس کا ظہور پیشانی پر بل آجانے سے ہوتا ہے۔

اگر منہ بنانے کی وجہ سے دانت بھی ظاہر ہوجائے تو ''کَلَح'' کہتے ہیں۔

اور اگر منہ بنانے کا فکر اور اہتمام بھی ہو تو اس کو ''بَسر'' کہتے ہیں۔

اور ساتھ میں غصہ بھی ہو تو ''بَسل'' کہتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤىۙ ۱ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰىؕ ۲ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىۤۙ ۳ اَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنۡفَعَهُ
الذِّكۡرٰىؕ ۴ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰىۙ ۵ فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ ۶ وَمَا عَلَيۡكَ اَلَّا يَزَّكّٰىؕ ۷ وَاَمَّا مَنۡ
جَآءَكَ يَسۡعٰىۙ ۸ وَهُوَ يَخۡشٰىۙ ۹ فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰىۚ ۱۰ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ۚ ۱۱ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۱۲

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

پیشانی پر بل آیا[۱] اور منہ پھرالیا ﴿۱﴾ اس لیے کہ ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا تھا ﴿۲﴾ اور (اے نبی!) تم کو کیا خبر کہ (تمھاری تعلیمات کی برکت سے) شاید وہ سنور جاتا ﴿۳﴾ یا وہ کوئی نصیحت کی بات قبول کر لیتا تو اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا ﴿۴﴾ سو وہ شخص جو (دین سے) بے پروائی کرتا تھا ﴿۵﴾ تم اس کی فکر میں لگتے ہو (کہ وہ کسی طرح ایمان میں داخل ہو جائے) ﴿۶﴾ حالاں کہ وہ نہ سدھرے تو آپ پر کوئی ذمے داری نہیں آتی تھی ﴿۷﴾ اور جو شخص (پوری طلب سے) تمھارے پاس دوڑتا ہوا آیا ہے ﴿۸﴾ اور وہ ڈرتا بھی ہے ﴿۹﴾ تو تم اس کی طرف سے بے پرواہی کرتے ہو؟ ﴿۱۰﴾ ہرگز ایسا نہ کیجیے، وہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے[۲] ﴿۱۱﴾ اب جو کوئی چاہے اسے قبول کرے[۳] ﴿۱۲﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) منہ بنایا۔ حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے غائب کے صیغے استعمال ہوئے ہیں، آپ کے عالی مقام اور اعزاز واکرام کی بات ہے۔ اس سے ایک سبق ملا کہ کسی پر کسی وجہ سے عتاب کا اظہار کرنا ہو تو غائب کے صیغے یا عمومی انداز اختیار کیا جائے، جس پر عتاب کیا جارہا ہے وہ شخص سمجھ ہی جائے گا؛ لیکن ان کی عزتِ نفس سلامت رہے گی، کسی کو تعیین سے اس کا قصور وار ہونا معلوم نہیں ہو سکے گا، خود حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے طرزِ بیان میں بھی یہ انداز ملتا ہے۔

۲ اور آپ کے ذمے اس کی تبلیغ ہے۔

۳ (دوسرا ترجمہ) اب جو کوئی چاہے اس کو یاد کر لے۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ
مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ
يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

وہ (قرآن لکھا ہوا ہے) عظمت (یعنی تقدس) والے صحیفوں میں ہیں ﴿۱۳﴾ (وہ صحیفے اللہ تعالیٰ کی نظر میں) اونچے مرتبہ والے ہیں① بڑے پاکیزہ ہیں ﴿۱۴﴾ جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں ﴿۱۵﴾ جو خود بڑی عزت والے، بڑے نیک ہیں② ﴿۱۶﴾ انسان مارا جاوے! وہ کتنا نا شکرا ہے؟ ﴿۱۷﴾ (انسان ذرا سوچے تو) اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ﴿۱۸﴾ نطفے سے③ اس کو پیدا کیا، پھر اس کو (ہر چیز میں) ایک خاص انداز عطا فرمایا④ ﴿۱۹﴾ پھر اس کے لیے راستہ آسان کر دیا⑤ ﴿۲۰﴾ پھر اس کو موت دی اور اس کو قبر میں پہنچا دیا⑥ ﴿۲۱﴾ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے اس کو دوبارہ زندہ کر دیں گے ﴿۲۲﴾ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس (انسان) کو جس بات کا حکم دیا تھا ابھی تک اس نے اس کو پورا ہی نہیں کیا ﴿۲۳﴾

① اور ان کا ظاہری مقام بھی بہت اونچا ہے، ساتوں آسمان کے اوپر لوحِ محفوظ ہے۔
② لوحِ محفوظ سے نقل کرنے والے ملائکہ بھی بڑے معزز نیک ہیں اور دنیا میں کاتبینِ وحی حضراتِ صحابہ بھی ملائکہ جیسے اوصاف کے حاملین ہیں۔
③ یعنی منی کے ایک قطرے سے۔
④ انسان کو رحمِ مادر سے ہی اعضا کا حسین توازن عطا فرمایا، قدوقامت، شکل وصورت کا بہترین انداز عنایت فرمایا۔ (دوسرا ترجمہ) پھر اس کی تقدیر طے فرمائی۔ یعنی جب بچہ رحمِ مادر میں ہوتا ہے تب ہی سے اس کی تقدیر لکھ دی جاتی ہے۔
⑤ فرج کے نہایت تنگ راستے سے دنیا میں آنے کا راستہ آسان فرمایا، دنیا میں ایمان، اطاعت، نیکی، بھلائی یا کفر، نافرمانی سب راستے آسان ہے، اسی طرح انسان کی اپنی ضروریات کی تکمیل کی تمام راہیں بھی اللہ تعالیٰ نے آسان بنا دی۔
⑥ نعمتوں کے بیان میں موت اور قبر کا تذکرہ ہے؛ چوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ موت مؤمن کے لیے تحفہ ہے، دنیوی الجھنوں سے نجات پا کر راحت والی آخرت کی زندگی کا موت ذریعہ ہے اور غسل، کفن، نمازِ جنازہ، دفن یہ بھی ایک نعمت ہے، ورنہ جانوروں کا مرنے کے بعد کا حال ہمارے سامنے ہے اور کتنے انسان مرنے کے بعد اس طرح کی نعمت سے محروم رہتے ہیں، اللھم احفظنا، امین۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ
شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ
شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع

سو انسان کو اپنے کھانے کو دیکھ لینا چاہیے ﴿۲۴﴾ کہ ہم نے (اوپر سے) خوب پانی برسایا ﴿۲۵﴾ پھر ہم نے زمین کو عجیب طریقے سے پھاڑا ﴿۲۶﴾ پھر ہم نے اس (زمین) میں غلے اگائے ﴿۲۷﴾ اور انگور اور سبزیاں (اگائیں) ﴿۲۸﴾ اور زیتون اور کھجور (اگائی) ﴿۲۹﴾ اور گھنے باغات (اگائے) ﴿۳۰﴾ اور پھل فروٹ اور چارہ (پیدا کیا) ﴿۳۱﴾ یہ سب تم کو اور تمھارے جانوروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں ﴿۳۲﴾ پھر جب وہ کان پھاڑنے والی (صور کی) سخت آواز آجائے گی ﴿۳۳﴾ اس دن انسان اپنے بھائی سے ﴿۳۴﴾ اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ﴿۳۵﴾ اور اپنی رفیقۂ حیات سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ﴿۳۶﴾ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک فکر لگا ہوگا جو اس کو (دوسروں سے) بے پرواہ کر دے گا[1] ﴿۳۷﴾ اس دن کتنے چہرے چمکتے ہوں گے؟ ﴿۳۸﴾ ہنستے خوشی مناتے ہوں گے ﴿۳۹﴾ اور کتنے چہروں پر اس دن گرد و غبار پڑی ہوگی ﴿۴۰﴾ ان پر سیاہی چھائی ہوگی ﴿۴۱﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو کافر بدکار تھے ﴿۴۲﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) اس کو دوسروں کی طرف سے غافل کر دے گا۔

سورۃ التکویر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے،اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ فاتحہ یا سورۂ مسد کے بعد اور سورۂ اعلیٰ سے پہلے سات (۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ''کوّرت'' کا لفظ آیا ہے یعنی قیامت کے دن سورج کی شعائیں لپیٹ دی جائے گی اور سورج بے نور ہو جائے گا۔

عمرو بن حریثؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ سورت فجر کی نماز میں پڑھتے سنا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ﴿۷﴾ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۪ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا (جس کے نتیجے میں اس کی روشنی ختم ہو جائے گی) ﴿۱﴾ اور جب ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے ﴿۲﴾ اور جب پہاڑوں کو چلا دیا جائے گا ﴿۳﴾ اور جب دس مہینوں کی گابھن اونٹنی (جو ولادت کے قریب ہوتی ہے اس) کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا① ﴿۴﴾ اور جب وحشی جانور (ہولناک مناظر سے گھبرا کر) آپس میں مل جائیں گے② ﴿۵﴾ اور جب سمندروں کو بھڑکا دیا جائے گا③ ﴿۶﴾ اور جب لوگوں کے (عقائد اور اعمال کے اعتبار سے) جوڑے جوڑے بنا دیے جائیں گے④ ﴿۷﴾ اور جب جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا اس سے پوچھا جائے گا ﴿۸﴾ کہ کس گناہ کے بدلے میں اس کو مار دیا گیا تھا؟ ﴿۹﴾ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے⑤ ﴿۱۰﴾

① یعنی اتنی قیمتی دولت کو سنبھالنے کا ہوش نہ ہوگا، اس کی طرف توجہ نہ رہے گی۔

② (دوسرا ترجمہ) اور جب وحشی جانور (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے) اکٹھے کر دیے جائیں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور جب سمندروں کو خلط ملط کر دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) اور جب سمندروں کو بھر دیا جائے گا۔ (قیامت کے دن تمام قسم کے دریا، سمندر آپس میں ملا دیے جائیں گے، پھر سمندروں کو سورج، چاند، ستارے ڈال کر بھر دیا جائے گا، پھر سمندروں میں آگ بھڑکا دی جاوے گی۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور جب لوگوں (کی روح کو جسم کے ساتھ) جوڑ دیا جاوے گا۔

⑤ تاکہ سب لوگ اپنے اعمال کو دیکھ لیویں۔

وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ
نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ إِذَا
عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي
الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْأُفُقِ
الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ
تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا
تَشَآءُونَ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٩﴾ ع

اور جب آسمان کا پردہ ہٹادیا جائے گا① ﴿١١﴾ اور جب جہنم خوب بھڑکا دی جائے گی ﴿١٢﴾ اور جب
جنت قریب کردی جائے گی ﴿١٣﴾ (اس وقت) ہر شخص جو اعمال وہ لے کر آیا ہے ان کو جان لے گا
﴿١٤﴾ سو میں قسم کھاتا ہوں ان (ستاروں) کی جو (سیدھے چلتے ہوئے) پیچھے کی طرف چلنے لگتے
ہیں② ﴿١٥﴾ جو (پیچھے کی طرف) چلتے چلتے چھپ جاتے ہیں ﴿١٦﴾ اور میں قسم کھاتا ہوں رات کی
جب وہ جانے لگے ﴿١٧﴾ اور صبح کی (قسم کھاتا ہوں) جب وہ سانس لیوے③ ﴿١٨﴾ یقیناً وہ
(قرآن) ایک عزت والے فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے ﴿١٩﴾ جو بڑی قوت والا ہیں، عرش والے
(اللہ تعالیٰ) کے پاس بڑے رتبے والا ہے ﴿٢٠﴾ وہاں (فرشتوں میں) اس کی بات مانی جاتی ہے،
وہ امانت دار ہے ﴿٢١﴾ اور (اے مکہ والو!) تمھارے ساتھ رہنے والے (یعنی محمد ﷺ) دیوانے نہیں
ہیں ﴿٢٢﴾ اور پکی بات ہے کہ انھوں نے اس (جبریل فرشتے) کو (آسمان کے) صاف (یعنی کھلے)
کنارے پر دیکھا بھی ہے ﴿٢٣﴾ اور وہ غیب کی باتوں کو بتلانے میں بخیل نہیں ہیں④ ﴿٢٤﴾ اور
وہ (قرآن) کسی مردود شیطان کی (کہی ہوئی) بات نہیں ہے ﴿٢٥﴾ پھر بھی تم لوگ کس طرف چلے
جارہے ہو؟ ﴿٢٦﴾ وہ (قرآن) تو عالموں کے واسطے ایک نصیحت ہی ہے ﴿٢٧﴾ خاص تم میں سے
اس شخص کے لیے جو سیدھا راستہ چلنا چاہے ﴿٢٨﴾ اور سب عالموں کے رب اللہ تعالیٰ کے چاہے

بغیر تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے ﴿۲۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب آسمان کا چھلکا اتار دیا جائے گا (یعنی آسمان کھول دیا جاوے گا جس کی وجہ سے اندر کی چیزیں نظر آنے لگے گی) (تیسرا) جب آسمان کو لپیٹ دیا جائے گا (اِس وقت آسمان سروں پر چھت کی طرح ہے اس کو لپیٹ دیا جائے گا)۔

② ستارے کبھی مشرق سے مغرب کی طرف اور کبھی مغرب سے مشرق کی طرف چلتے نظر آتے ہیں، پھر چلتے چلتے غائب ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے۔

③ یعنی صبح طلوع ہو جائے، اسی طرح صبح صبح "نسیمِ ہوا" چلتی ہے اس کی طرف بھی آیت میں بلیغ اشارہ ہے، ایسے بھی ایسی ہوا میں سانس لینا نہایت مفید ہے۔

④ بضنین: ایک قرأت "ظا" کے ساتھ ہے جس کے معنی آتے ہیں "متہم ہونا"۔

سورۃ الانفطار

(المکیة)

یہ سورت مکی ہے، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ نازعات کے بعد اور سورۂ انشقاق سے پہلے بیاسی (۸۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ''انفطرت'' کا لفظ آیا ہے۔ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا یعنی آسمان کا پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾ کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب آسمان پھٹ جائے گا﴿۱﴾اور جب تارے (ٹوٹ کر) گر جائیں گے﴿۲﴾اور جب سمندروں کو ابال دیا جائے گا① ﴿۳﴾اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی② ﴿۴﴾ تو (اس وقت) ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا③ ﴿۵﴾ اے انسان! تیرے رب کے بارے میں جو بڑا کرم والا ہے کس چیز نے تجھے فریب میں ڈال رکھا ہے؟ ﴿۶﴾ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھ کو ٹھیک ٹھاک کیا، پھر تیرے اندر (خاص تناسب اور) اعتدال پیدا کیا ﴿۷﴾ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا﴿۸﴾ ہرگز (اللہ تعالیٰ کی قدرت، کرم کے بارے میں دھوکہ) نہیں (ہونا چاہیے) بلکہ تم تو (آخرت میں) بدلہ (ملنے) کو جھٹلاتے ہو﴿۹﴾اور یقینی بات ہے کہ تم پر دیکھ بھال کرنے والے (فرشتے) مقرر ہیں④ ﴿۱۰﴾ جو بڑے عزت والے (اعمال کو) لکھنے والے ہیں﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب (سب) سمندر (ملا کر ایک ساتھ) بہا دیے جائیں گے۔

② یعنی زمین کے اندر کی چیزیں باہر آجائیں گی، یہاں تک کہ مردے بھی باہر آجائیں گے۔

③ یعنی جو اعمال کر کے آخرت میں جمع کروا دیے اور جو اعمال نہیں کر سکا۔

④ (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ تمھارے اوپر تمھارے (اعمال کو) یاد رکھنے والے فرشتے مقرر ہی ہیں۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۝۱۴ یَّصْلَوْنَهَا
یَوْمَ الدِّیْنِ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ۝۱۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ۝۱۷ ثُمَّ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ۝۱۸ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۝۱۹

جوکام بھی تم لوگ کرتے ہو وہ ان سب کو جانتے ہیں ﴿۱۲﴾ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے ﴿۱۳﴾ اور یقین رکھو کہ بُرے کام کرنے والے لوگ ضرور جہنم میں ہوں گے① ﴿۱۴﴾ وہ اس (جہنم) میں انصاف کے دن داخل ہوں گے ﴿۱۵﴾ اور وہ اس (جہنم) سے کبھی غائب نہیں ہو سکیں گے ﴿۱۶﴾ اور (اے نبی!) تم کو کیا خبر وہ بدلہ ملنے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۷﴾ پھر (ہم دوبارہ کہتے ہیں:) تم کو کیا خبر وہ بدلہ ملنے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۸﴾ جس دن کوئی شخص کسی شخص کو کوئی نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا ہوگا، اور اس دن تمام حکم اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا ﴿۱۹﴾

① فجور کا معنی پھاڑنا، مراد جن لوگوں نے کفر و معصیت کے ہاتھ سے دین اور دیانت کا پردہ پھاڑ دیا۔

سورۃ المطففین

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ عنکبوت کے بعد اور سورۂ بقرہ سے پہلے چھیاسی (۸۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: مکہ مکرمہ میں سب سے اخیر میں یہ سورت نازل ہوئی اور بعض کے قول میں ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

مطففین کا لفظ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آیا ہے جس کا معنیٰ ہے گھٹانے والے۔ جس انسان کے دل میں ایمان کامل ہوتا ہے وہ لین دین میں دھوکا اور خیانت نہیں کرتا، کمی بیشی نہیں کرتا۔

اس سورت کا دوسرا نام "تطفیف" بھی ہے، تطفیف کا معنیٰ آتا ہے: کنارہ، کمی کرنے کو بھی تطفیف کہتے ہیں، برتن پورا نہ بھرے؛ بلکہ بھرنے کے قریب ہو اور اس کو چھوڑ دے تو اس کو تطفیف کہتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۝١ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ
وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۝٤ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝٥ يَّوۡمَ
يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٦ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِيۡ سِجِّيۡنٍ ۝٧ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا
سِجِّيۡنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۝٩ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١٠ الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ
الدِّيۡنِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۝١٢

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۱﴾ ان کی حالت ایسی ہے کہ جب لوگوں سے خود کوئی چیز ناپ کر لیتے ہیں تو پوری پوری (بھر کر) لیتے ہیں ﴿۲﴾ اور جب ان (لوگوں) کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں ﴿۳﴾ کیا وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ان کو بڑے (سخت) دن میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ﴿۴﴾ ﴿۵﴾ جس دن (وہ) لوگ تمام عالموں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے ﴿۶﴾ ہرگز ایسا (خیال مت کرو کہ قیامت) نہیں (آئے گی) یقین رکھو کہ برے کام کرنے والے لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہوگا[۱] ﴿۷﴾ اور تم کو کیا معلوم کہ سجین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے؟ ﴿۸﴾ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے[۲] ﴿۹﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کیے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۰﴾ جو بدلہ ملنے کے دن کو جھٹلاتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور اس دن کو ہر وہ شخص ہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے بڑھنے والا، بڑا گنہگار ہو ﴿۱۲﴾

---

① ساتویں زمین کے نیچے کافروں کی ارواح رکھنے کا قید خانہ جو تنگ اور اندھیرا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ ایک لکھا ہوا رجسٹر ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ٜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا
الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ (ایسا) کہتا ہے کہ: پچھلے زمانے کے لوگوں کے افسانے (یعنی کہانیاں) ہیں ﴿۱۳﴾ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر جو اعمال وہ کرتے ہیں انھوں نے زنگ چڑھا دیا ہے ﴿۱۴﴾ (جیسا کافروں کا خیال ہے ایسا) ہرگز نہیں! یقیناً وہ (کافر) لوگ اس دن اپنے رب کی زیارت سے روک دیے جائیں گے ﴿۱۵﴾ پھر یقیناً ان لوگوں کو جہنم میں داخل ہونا ہی پڑے گا ﴿۱۶﴾ پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ: یہ (عذاب) وہ چیز ہے جس کو تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۷﴾ (برے اور نیک لوگوں کا انجام) ہرگز (ایک جیسا) نہیں (ہوسکتا بلکہ) نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہوگا ﴿۱۸﴾ اور تم کو کچھ معلوم ہے کہ علیین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے؟ ﴿۱۹﴾ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ﴿۲۰﴾ جس کو (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتے دیکھتے رہتے ہیں ﴿۲۱﴾ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے ﴿۲۲﴾ تختوں پر (بیٹھے ہوئے شوق سے) نظارہ کررہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی (صاف) پہچان لو گے ① ﴿۲۴﴾ ان کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جو مہر لگی ہوئی ہوگی ﴿۲۵﴾ اس کی مہر بھی مشک ہوگی اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر للچانا چاہیے ② ﴿۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی رونق نمایاں پاؤ گے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور یہی تو وہ چیز ہے جس میں رغبت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رغبت دکھانی چاہیے۔

وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍۙ﴿۲۷﴾ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَؕ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا
مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَضۡحَكُوۡنَ ۖ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ ۖ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى
اَهۡلِهِمُ انۡقَلَبُوۡا فَكِهِيۡنَ ۖ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوۡنَۙ﴿۳۲﴾ وَمَاۤ اُرۡسِلُوۡا
عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَؕ﴿۳۳﴾ فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَۙ﴿۳۴﴾ عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ
ع يَنۡظُرُوۡنَؕ﴿۳۵﴾ هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ﴿۳۶﴾

اور اس (شراب) میں تسنیم کا پانی ملا ہوا ہوگا﴿۲۷﴾ جو (تسنیم) ایسا چشمہ ہے جس میں سے (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے پئیں گے ﴿۲۸﴾ یقیناً جو لوگ مجرم تھے وہ (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ﴿۲۹﴾ اور جب وہ (ایمان والے) ان (کافروں) کے سامنے سے گزرتے تھے تو وہ (کافر) آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے ﴿۳۰﴾ اور جب وہ (کافر) اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتے تھے تو (وہاں بھی ایمان والوں کا تذکرہ کر کے) مزہ لیتے ہوئے لوٹتے تھے① ﴿۳۱﴾ اور جب وہ (کافر لوگ) ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے: بے شک یہ لوگ بھٹکے ہوئے ہیں② ﴿۳۲﴾ حالاں کہ ان (کافروں) کو ان (مسلمانوں) پر نگران بنا کر بھیجا نہیں گیا تھا③ ﴿۳۳﴾ سو آج (قیامت) کے دن ایمان لانے والے کافروں پر ہنس رہے ہوں گے ﴿۳۴﴾ (اور جنتی) تختوں پر (بیٹھ کر اپنی خوش حالی، اور کافروں کی بدحالی) دیکھ رہے ہوں گے ﴿۳۵﴾ کہ واقعی کافر لوگوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ مل گیا ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب وہ (کافر) اپنے گھروں کے پاس لوٹتے تھے تو (مسلمانوں کا مزاق اڑاتے ہوئے) دل لگی کرتے جاتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) بے شک یہ لوگ (اسلام قبول کر کے) بڑی غلطی میں ہیں۔

③ کہ ہر وقت مسلمانوں کو دیکھتے رہیں کہ وہ کیا کیا کرتے ہیں۔

سورة الانشقاق

(المكية)

یہ سورت مکی ہے،اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں۔سورۂ انفطار کے بعد اور سورۂ روم سے پہلے تراسی (۸۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

''انشقت'' کا لفظ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آیا ہے،جس میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ پڑنے کا تذکرہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا
فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا
فَمُلٰقِیۡہِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾
وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ﴿ۙ۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا
ثُبُوۡرًا ﴿ۙ۱۱﴾ وَّ یَصۡلٰی سَعِیۡرًا ﴿ؕ۱۲﴾ اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ﴿ؕ۱۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(صور پھونکنے کے بعد) جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿۱﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم (سن کر) مان لے گا اور اس پر (رب کا حکم) ماننا لازم ہے ﴿۲﴾ اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی ﴿۳﴾ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اس کو (نکال کر) باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی ﴿۴﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم (سن کر) مان لے گی اور اس پر (رب کا حکم) ماننا لازم ہے ﴿۵﴾ اے انسان! تو اپنے رب کے پاس جانے تک پوری کوشش (کے ساتھ عمل) کر رہا ہے، پھر وہ اس (اپنے اعمال کی جزا) سے ملنے والا ہے① ﴿۶﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ﴿۷﴾ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿۸﴾ اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوشی مناتے ہوئے واپس آئے گا ﴿۹﴾ اور لیکن جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ تو وہ موت کو پکارے گا ﴿۱۱﴾ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ﴿۱۲﴾ (یہ) وہ شخص (ہے جو دنیا میں) اپنے گھر والوں میں بہت خوش (یعنی بے فکر) رہا کرتا تھا ﴿۱۳﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اے انسان! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی موت تک) بڑی تکلیف میں ہے، پھر تو اس (اللہ) سے ملنے ہی والا ہے (دنیا میں مختلف قسم کی مشقتیں، تکالیف لگی رہتی ہیں)۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰىۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ
وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

اس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ وہ کبھی پلٹ کر (اللہ تعالیٰ کے سامنے) نہیں جائے گا ﴿۱۴﴾ ہاں! ضرور جانا ہے یقیناً اس کے رب اس کو برابر دیکھ رہے تھے ﴿۱۵﴾ سو میں شفق کی قسم کھاتا ہوں① ﴿۱۶﴾ اور رات کی اور ان چیزوں کی جن (چیزوں) کو وہ سمیٹ لیتی ہے② ﴿۱۷﴾ اور چاند کی جب وہ بھر کر کے پورا ہو جاوے③ ﴿۱۸﴾ (ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ) ضرور تم کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے④ ﴿۱۹﴾ پھر ان (کافروں) کو کیا ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ ﴿۲۰﴾ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے ﴿۲۱﴾ بلکہ کافر لوگ (الٹا قرآن کو) جھٹلاتے ہیں ﴿۲۲﴾ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں جو باتیں وہ لوگ جمع کر رہے ہیں⑤ ﴿۲۳﴾ سو ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۲۴﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو ایسا ثواب ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۲۵﴾

---

① سورج ڈوبنے کے بعد لالی پھر سفیدی آجاتی ہے وہ شفق ہے۔

② انسان، جانور جو دن بھر ادھر ادھر ہوتے ہیں وہ رات کو اپنے ٹھکانے پر آجاتے ہیں۔

③ مراد چودھویں کا چاند "بدر کامل"۔

④ زندگی کے مختلف مراحل ہیں: بچپن، جوانی، بڑھاپا ہر ایک سے انسان کو گزرنا ہے، اسی مختلف احوال سے دنیا قیامت تک گزرتی رہے گی اور انسانی سوچ میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) بھر رہے ہیں (یعنی ان کے دل میں جو عقائد جمع ہیں اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، ان کے اعمال ناموں میں جو اعمال ظاہری ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتے ہیں)۔

سورة البروج

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بائیس (٢٢) آیتیں ہیں۔ سورۂ والشمس کے بعد اور سورۂ تین سے پہلے ستائیس (٢٧) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بروج والے آسمان کی قسم کھائی ہے۔

بروج سے مراد: برج کے معنیٰ بلند عمارت اور محل کے ہے، یہاں کیا مراد ہے؟:

(١) آسمان کے ستارے۔

(٢) آسمان کے بارہ برج جن کی مسافت سورج ایک سال میں طے کرتا ہے۔ یوں سمجھو! آسمان میں مشرق سے مغرب تک بارہ پھانک ہیں، جیسے خربوزے میں ہوتی ہیں، سورج برس بھر میں اس کو طے کرتا ہیں۔ (٣) آسمان کے وہ حصے جہاں فرشتوں کا پہرہ رہتا ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبیٔ کریم ﷺ ظہر وعصر میں "**والسماء ذات البروج**" اور "**والسماء والطارق**" اور ان ہی جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳ قُتِلَ اَصْحٰبُ
الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۷ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے برجوں والے آسمان کی① ﴿۱﴾ اور اس (قیامت کے) دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے ﴿۲﴾ اور اس کی جو حاضر ہوتا ہے اور اس (دن) کی جس میں حاضری ہوتی ہے② ﴿۳﴾ خندقوں والے مارے گئے ﴿۴﴾ یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ﴿۵﴾ جس وقت وہ (خندق کھودنے والے) اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے تھے ﴿۶﴾ اور وہ ایمان والوں کے ساتھ جو (ظلم) کر رہے تھے اس کو (اپنے سامنے) دیکھ رہے تھے ﴿۷﴾ اور وہ (خندق کھودنے والے) ان (ایمان والوں) کو صرف اس وجہ سے سزا دے رہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تھے جو بڑے زبردست، تمام صفات والے ہیں③ ﴿۸﴾ جس (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں ﴿۹﴾

---

① ایک قول یہ ہے کہ آسمانی قلعے مراد ہیں جن میں ملائکہ پہرا دیتے ہیں، یا بڑے ستارے مراد ہیں، یا آسمان کی منزلیں جو سورج سال بھر میں طے کرتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور اس (دن) کی جو حاضر ہوتا ہے۔ [۱] شاہد: یعنی جمعہ کا دن اور مشہود یعنی عرفہ کا دن [۲] شاہد سے مراد انسان اور مشہود یعنی قیامت کا دن؛ اس لیے کہ قیامت کے دن ہر انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو جائے گا [۳] شاہد یعنی گواہ اور مشہود یعنی جس کے حق میں گواہی دی جائے۔ قیامت کے دن حضرت نبیٔ کریم ﷺ ایمان والوں کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی گواہی دیں گے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور ان (خندق کھودنے والوں) نے ان (ایمان والوں) میں صرف یہی قصور پایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو بڑے زبردست خوبیوں والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ
وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ
اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ
ع مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

یقیناً جن لوگوں نے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو فتنہ میں ڈالا① پھر انھوں نے توبہ نہیں کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ میں جلنے کی سزا ہے ﴿۱۰﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۱﴾ یقیناً تمھارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ﴿۱۲﴾ وہی پہلی مرتبہ (بھی) پیدا کرتے ہیں اور (قیامت میں) دوبارہ بھی پیدا کریں گے ﴿۱۳﴾ وہی اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت محبت کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ عرش کے مالک ہیں، بڑی شان والے ہیں ﴿۱۵﴾ جو چاہتے ہیں اسے کر ہی ڈالتے ہیں ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) کیا تمھارے پاس ان لشکروں کا واقعہ پہنچا ﴿۱۷﴾ فرعون اور ثمود کا ﴿۱۸﴾ بلکہ (ان سب کا برا انجام سن لینے کے باوجود بھی) کافر لوگ (نبی کے) جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے ﴿۲۰﴾ (ان کافروں کے جھٹلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) بلکہ یہ تو ایک بڑی شان والا قرآن ہے ﴿۲۱﴾ جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ﴿۲۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) نشانہ بنایا (تیسرا ترجمہ) تکلیف پہنچائی۔

سورۃ الطارق

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں سترہ (١٧) آیتیں ہیں۔ سورۂ بلد کے بعد اور سورۂ قمر سے پہلے چھتیس (٣٦) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں طارق کی قسم کھائی گئی ہے۔

طارق: اندھیرے میں آنے والا۔ آیت میں رات میں ظاہر ہونے والا ستارہ مراد ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ
لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخۡرُجُ مِنۡۢ
بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنۡ
قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ
فَصۡلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ؕ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا ۚ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ
ع الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے آسمان کی اور (اندھیری) رات میں آنے والے (ستارے) کی ﴿۱﴾ اور (اے نبی!) تم کو کچھ معلوم ہے وہ رات میں آنے والا کیا ہے؟ ﴿۲﴾ وہ تو چمکتا ہوا ستارا ہے ﴿۳﴾ کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے جس پر کوئی نگرانی کرنے والا (فرشتہ) موجود نہ ہو ﴿۴﴾ سو انسان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ ﴿۵﴾ اسے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ﴿۶﴾ جو پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے درمیان سے نکلتا ہے[۱] ﴿۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اس (انسان) کو دوبارہ زندہ کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۸﴾ جس دن تمام بھیدوں کی جانچ ہوگی[۲] ﴿۹﴾ تو اس (انسان) کے پاس (خود کی طرف سے دفاع کرنے کا) نہ تو کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہوگا ﴿۱۰﴾ قسم ہے بارش والے آسمان کی[۳] ﴿۱۱﴾ اور (بیج سے کونپل نکلتے وقت) پھٹ پڑنے والی زمین کی قسم ﴿۱۲﴾ کہ یہ (قرآن) دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے ﴿۱۳﴾ اور وہ کوئی مذاق نہیں ہے ﴿۱۴﴾ بے شک وہ (کافر لوگ حق کے مقابلے میں) الگ الگ چالیں چل رہے ہیں ﴿۱۵﴾ میں بھی (ان کی چالوں کی توڑ کی) تدبیریں کر رہا ہوں ﴿۱۶﴾ لہذا (اے نبی!) تم ان

کافروں کو مہلت دو، ان کو تھوڑے دنوں (ان کے حال پر) چھوڑ دو ﴿۱۷﴾

---

①مرد کے منی کی جگہ پیٹھ اور عورت کی منی کی جگہ سینہ کے پاس بتلاتے ہیں۔

②(دوسرا ترجمہ) جس دن راز ظاہر ہوں گے۔

③ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ بارش بار بار پلٹ کر آتی ہے اس لیے ''رجع'' سے تعبیر کیا گیا۔

سورۃ الأعلیٰ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے ایک قول: مدنی ہے، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ تکویر کے بعد اور سورۂ اللیل سے پہلے آٹھ (۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ اعلیٰ استعمال ہوا ہے۔ اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ ہے، سب سے بلند ہے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ تلاوت فرماتے تھے۔

نبیٔ کریم ﷺ وِتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ، دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ اسی طرح تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کے ساتھ معوذتین بھی پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز (باجماعت) پڑھی تو آپ ﷺ نے (پہلی) دونوں رکعتوں میں ان دونوں سورتوں کی قرأت فرمائی:

سبح الاسم ربك الأعلیٰ اور **هل اتك حديث الغاشية**۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَہَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡۤ
اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾ سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّہٗ
یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾ وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی اور ایمان لانے والے!) تم اپنے رب کے نام کی تسبیح (یعنی پاکی بیان) کرو جس کی شان سب سے اونچی ہے① ﴿۱﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے (سب کچھ) پیدا کیا، سو ٹھیک ٹھاک بنایا ﴿۲﴾ اور جس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو ایک خاص اندازہ دیا، پھر (دنیا میں رہنے کا) مناسب طریقہ بتلا دیا② ﴿۳﴾ اور جس (اللہ تعالیٰ) نے (ہرا) چارہ زمین سے نکالا ﴿۴﴾ پھر اس کو کالے رنگ کا (سوکھا ہوا) کوڑا (کرکٹ) بنا ڈالا ﴿۵﴾ اے نبی! ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم بھولو گے نہیں③ ﴿۶﴾ مگر ہاں! اللہ تعالیٰ جو چاہے④ یقین رکھو! وہ (اللہ تعالیٰ) کھلی ہوئی چیزوں کو اور چھپی ہوئی چیزوں کو جانتے ہیں ﴿۷﴾ اور ہم آسان دین پر (عمل کے لیے) تم کو آسانیاں پہنچائیں گے⑤ ﴿۸﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے نام کی تعظیم و تکریم کرنا مراد ہے، جب بھی اللہ کا نام آئے ادب، خشوع خضوع کا لحاظ رکھو، جو نام اللہ کے لیے نصوص میں منقول ہے انہی سے پکارو، جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس کو کسی مخلوق کے لیے استعمال نہ کرو۔

② ہر چیز کو جس مقصد کے لیے بنایا اس کی سمجھ بھی عطا فرما دی۔ (دوسرا ترجمہ) اور جس (اللہ تعالیٰ) نے (اپنی مخلوق کی) تقدیر بنائی، پھر (نیکی اور برائی کا کا) راستہ بتلا دیا۔

③ یعنی جتنا قرآن نازل ہو رہا ہے ہم اتنا یاد بھی کروا دیں گے۔

④ جن آیات کا منسوخ ہونا اللہ کے یہاں طے ہے وہ بھول سکتے ہیں۔

⑤ شریعت خود آسان ہے، اس پر عمل دنیا آخرت میں آسانی کا ذریعہ ہے، شریعت کی سمجھ، اس پر عمل، اس کی تبلیغ بھی آسان ہے۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہے کہ ہم تمھارے لیے جنت (میں لے جانے والے اعمال کا کرنا) آسان کر دیں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱ الَّذِيْ
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ
اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِي
ع الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹

لہٰذا اگر نصیحت کا فائدہ ہوتا ہو تو تم نصیحت کرتے رہو① ﴿۹﴾ جو شخص (دل سے اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہے وہ جلدی ہی نصیحت قبول کرے گا ﴿۱۰﴾ اور جو بڑا بد بخت ہو وہی اس (نصیحت) سے دور بھاگتا ہے ﴿۱۱﴾ جو سب سے بڑی (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا ﴿۱۲﴾ پھر اس (آگ) میں نہ مرے گا اور نہ (آرام سے) زندہ رہے گا ﴿۱۳﴾ جو شخص (ظاہری باطنی ناپاکی سے) پاکیزہ ہوا یقیناً اس نے کامیابی حاصل کی ﴿۱۴﴾ اور اس نے اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی ﴿۱۵﴾ (اے کافرو!) بلکہ تم تو دنیاوی زندگی کو آگے رکھتے ہو② ﴿۱۶﴾ حالاں کہ آخرت بہت بہتر اور بہت زیادہ باقی رہنے والی ہے ﴿۱۷﴾ یقیناً یہ (مضامین) پچھلے (آسمانی) صحیفوں میں موجود ہیں ﴿۱۸﴾ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں ﴿۱۹﴾

①(دوسرا ترجمہ) سو اگر سمجھانے سے فائدہ ہو تو تم سمجھاتے رہو۔ نصیحت فی ذاتہٖ فائدے کی چیز ہے وہ کرتے رہو۔
②(دوسرا ترجمہ) بلکہ تم دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

سورۃ الغاشیۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے ،اس میں چھبیس(۲۶) آیتیں ہیں۔سورۂ ذاریات کے بعد اور سورۂ کہف سے پہلے سڑسٹھ(۶۷)یا(۶۸)نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں قیامت کے لیے ''غاشیہ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔قیامت کی ہولناکیاں سب پر چھا جائیں گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ؕ‏ ① وُجُوۡهٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ‏ ② عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ‏ ③ تَصۡلٰى
نَارًا حَامِيَةً ۙ‏ ④ تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ‏ ⑤ لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ‏ ⑥ لَّا يُسۡمِنُ
وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ‏ ⑦ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ‏ ⑧ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ‏ ⑨ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ‏ ⑩ لَّا
تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ‏ ⑪ فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ‌ ۘ‏ ⑫ فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ‏ ⑬

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا تم کو ڈھانک لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟① ﴿۱﴾ بہت سارے چہرے اس دن ذلیل ہونے والے ہیں② ﴿۲﴾ تکلیف جھیلتے ہوں گے، تھکن سے چور ہوں گے ﴿۳﴾ بہت ہی تیز گرم آگ میں داخل ہوں گے ﴿۴﴾ ان کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا③ ﴿۵﴾ ان کو ضریع (یعنی ایک کانٹے والے جھاڑ) کے سوا کوئی کھانا نہیں ملے گا④ ﴿۶﴾ جو جسم کا وزن بھی نہیں بڑھائے گا اور بھوک (دور کرنے) کے کام میں (بھی) نہیں آئے گا⑤ ﴿۷﴾ بہت سے چہرے اس دن رونق دار ہوں گے ﴿۸﴾ (دنیا میں) اپنی کی ہوئی (نیک) محنتوں سے خوش ہوں گے ﴿۹﴾ عالی شان جنت میں ہوں گے ﴿۱۰﴾ جس میں وہ کوئی لغوبات نہیں سنیں گے ﴿۱۱﴾ اس (جنت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے ﴿۱۲﴾ اس (جنت) میں اونچے اونچے تختے ہوں گے ﴿۱۳﴾

① قیامت کا اثر پورے عالم پر چھا جائے گا۔

② آخرت میں تو یہ حال کافروں کا ہوگا ہی۔ بعض حضرات نے اس کو دنیا سے بھی متعلق مانا ہے کہ بہت سارے لوگ دنیا میں ریاضت، محنتیں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں؛ مگر ان سب کی محنت حق پر نہ ہونے کی وجہ سے بے کار ہو جاتی ہے۔

③ جس کے اوپر حرارت کی کوئی ''ڈگری'' ہی نہ ہو، اتنا گرم ہوگا۔ ④ جہنم کا ایک درخت جو بہت ہی کڑوا، بدبو والا، آگ سے زیادہ گرم ہوگا۔

⑤ لا یسمن ولا یغنی من جوع: طعام کے دو فائدے: (۱) جسم کا وزن بڑھے۔ (۲) بھوک دور ہو۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى
الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ
نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ
عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ
النصف ع اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

اور (سامنے) رکھے ہوئے پیالے ہوں گے ① ﴿١٤﴾ اور ترتیب سے (قطار میں) رکھے ہوئے تکیے ہوں گے ﴿١٥﴾ اور سب طرف غالیچے پھیلے ہوں گے ﴿١٦﴾ تو کیا وہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے (عجیب طریقے سے) پیدا کیے گئے ہیں؟ ﴿١٧﴾ اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے اس کو اونچا کیا گیا؟ ﴿١٨﴾ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے کھڑے کر دیے گئے (کہ وہ اپنی جگہ سے ہلتے نہیں)؟ ﴿١٩﴾ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی؟ ﴿٢٠﴾ سو (اے نبی!) تم نصیحت کرتے رہو، بس تم نصیحت کرنے والے ہی ہو ﴿٢١﴾ تم ان پر ذمے دار نہیں ہو (کہ زبردستی منواؤ) ﴿٢٢﴾ (ہاں!) مگر جو شخص منہ پھرالیوے اور کفر کرے ﴿٢٣﴾ تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا عذاب دیں گے ﴿٢٤﴾ یقین جانو ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿٢٥﴾ پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے ﴿٢٦﴾

① جہاں پانی اور مشروبات ہو، وہیں اس کو پینے کے لیے گلاس، پیالے بھی ہوں؛ تاکہ تکلیف نہ ہو، ہر چیز اس کی مناسب جگہ پر رکھنا ادب ہے اور اسی میں سہولت ہے؛ ورنہ پیاس لگی، پانی ہے؛ لیکن گلاس کی تلاش میں پریشانی ہے۔

سورۃ الفجر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ اللیل کے بعد اور سورۂ ضحیٰ سے پہلے دس (۱۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں فجر کی قسم کھائی گئی ہے۔ صبح کی روشنی کو فجر کہتے ہیں۔ طلوعِ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کی روشنی کے عالم میں پھیل جانے کا منظر جب انسان دیکھ لیوے تو اس سے یہ یقینی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بس اسی طرح کفر اور گمراہیوں کی ظلمتیں نورِ نبوت کی برکت سے دور ہوجائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ۚ﴿۴﴾ هَلۡ فِیۡ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾ الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ ۪ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۪ۙ﴿۹﴾ وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

فجر (کے وقت) کی قسم① ﴿۱﴾ اور دس راتوں کی② ﴿۲﴾ اور جفت کی③ اور طاق کی ﴿۳﴾ اور رات کی جب وہ رخصت ہونے لگے ﴿۴﴾ کیا یہ (جو) قسمیں (کھائی گئیں وہ) ایک عقل والے کو یقین دلانے کے لیے کافی نہیں ہے؟ ﴿۵﴾ (اے نبی!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے عاد یعنی ارم قوم کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ ﴿۶﴾ جو اونچے اونچے ستون والے تھے④ ﴿۷﴾ کہ اس جیسی (لمبائی اور طاقت والی) کوئی اور قوم (دنیا کے تمام) شہروں میں پیدا نہیں کی گئی⑤ ﴿۸﴾ اور ثمود کے ساتھ (کیسا سلوک کیا) جنھوں نے وادی میں پتھر کی چٹانوں کو (گھر بنانے کے لیے) تراشا تھا ﴿۹﴾ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیسا سلوک کیا)⑥ ﴿۱۰﴾

① ہر دن صبح کا وقت ایک تازگی اور نئے کام کی آرزو کے ساتھ آتا ہے۔
② ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں میں عبادت کا بڑا ثواب ہے۔ یہ ایک تفسیر ہے۔
③ جفت یعنی عید الاضحیٰ کا دن دسویں تاریخ، طاق یعنی عرفہ نو ذی الحجہ۔ یہ ایک قول ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اے نبی! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ جو ارم کہلاتے تھے، جو اونچے اونچے ستونوں والے تھے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) کہ اس جیسی آبادی (دنیا کے شہروں میں) کوئی اور نہیں بنائی گئی۔
⑥ فرعون کسی کو سزا دینا چاہتا تو اس کو زمین پر پشت کی جانب لٹا کر اس کے ہاتھ پیر میں کیلیں مار کر زمین سے جکڑ دیتا تھا، اسی طرح اس کی فوج کے لیے بہت ساری میخیں گھاڑ کر خیمے بنائے جاتے تھے۔

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿١٣﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ
وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ
اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾
وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

جنھوں نے (دنیا کے مختلف) ملکوں میں سر اٹھایا تھا ﴿١١﴾ پھر انھوں نے ان (ملکوں) میں بہت فساد مچایا تھا ﴿١٢﴾ (اور) انجام یہ ہوا کہ تمھارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ﴿١٣﴾ یقین رکھو! تمھارے رب (نافرمانوں کو) پوری نظر میں رکھے ہوئے ہیں① ﴿١٤﴾ سو انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کو اس کے رب آزماتے ہیں، پھر اس کو (دنیا میں عزت اور) اکرام اور انعام سے نوازتے ہیں، تو کہنے لگتا ہے کہ: میرے رب نے میری عزت کی② ﴿١٥﴾ اور جب (اس کے رب) اس کو آزماتے ہیں اور اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ: میرے رب نے میری توہین کی③ ﴿١٦﴾ (جیسا تو سمجھ رہا ہے ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ہو ﴿١٧﴾ اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے آپس میں ترغیب نہیں دیتے ہو ﴿١٨﴾ اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو ﴿١٩﴾ اور تم مال سے بہت ہی محبت کرتے ہو ﴿٢٠﴾ (ایسا) ہرگز نہیں (ہونا چاہیے) جب زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا④ ﴿٢١﴾ اور (جب) تمھارے رب (اپنی شان کے مطابق محشر میں) آئیں گے اور فرشتے صفیں باندھ کر (حاضر ہوں گے) ﴿٢٢﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقین رکھو! تمھارے رب (نافرمانوں کی) تاک میں لگے ہوئے ہے۔
② یعنی میں میرے رب کے یہاں مقبول ہوں؛ اس لیے مجھے یہ سب نعمتیں ملی ہیں۔
③ یعنی میں انعام کا حق دار ہوں پھر بھی میرے رب نے مجھے گرا دیا ہے۔
④ یعنی زمین کے اونچے حصے جیسے پہاڑوں کو توڑ کر عام زمین کے برابر کر دیا جائے گا۔

وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ﴿٢٦﴾
يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ
عِبٰدِيْ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴿٣٠﴾ ع

اور جہنم اس دن (سامنے) لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی؛ اور اس وقت سمجھنا فائدہ والا کہاں ہوگا؟ ﴿۲۳﴾ وہ (انسان) کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی (آخرت کی مزیدار) زندگی کے لیے (کوئی نیک عمل) آگے بھیج دیا ہوتا ﴿۲۴﴾ پھر اس دن اس (اللہ تعالیٰ) کے عذاب کے جیسا کوئی عذاب دینے والا نہیں ہوگا ﴿۲۵﴾ اور نہ اس (اللہ تعالیٰ) کے باندھنے کے جیسا کوئی باندھنے والا ہوگا ﴿۲۶﴾ اے (اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں) اطمینان (یعنی سکون، چین) پانے والی جان! ﴿۲۷﴾ تو اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ کر آجا کہ تو اس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) تجھ سے راضی ہیں ﴿۲۸﴾ اور تو میرے (خاص نیک) بندوں میں شامل ہوجا ﴿۲۹﴾ اور تو میری جنت میں داخل ہوجا ﴿۳۰﴾

سورة البلد

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ ق کے بعد اور سورۂ طارق سے پہلے پینتیس (۳۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں بلدِ مقدس مکہ مکرمہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے لیے بہت ہی شرف کی بات ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

لَاۤ اُقۡسِمُ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ یَقُوۡلُ اَہۡلَکۡتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں اس (مکہ) شہر کی قسم کھاتا ہوں ﴿۱﴾ اور تمھارے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے① ﴿۲﴾ اور (قسم کھاتا ہوں) باپ (آدم) کی اور اس کی اولاد (بنی آدم) کی② ﴿۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت (تکلیف) میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے③ ﴿۴﴾ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا بس (یعنی قابو) نہیں چلے گا؟ ﴿۵﴾ کہتا ہے کہ: میں نے بہت زیادہ مال (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور رسول کی مخالفت میں) خرچ کر ڈالا ﴿۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور تم (ابھی) اس شہر میں اترے ہوئے (یعنی مقیم) ہو:

[۱] مکہ شہر پہلے سے ہی بابرکت ہے؛ لیکن حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی اس شہر میں ولادت باسعادت اور پھر آپ ﷺ کے مکہ میں قیام نے مکہ شہر کی برکتوں کو اور خوب بڑھا دیا۔ (تیسرا ترجمہ) اور تمھارا (قتل) اس شہر والوں (کی نظر میں) حلال (سمجھا جا رہا) ہے۔

[۲] مکہ والوں نے حرم کا بھی لحاظ نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کو قتل کرنے کے منصوبہ بنایا جس کے نتیجہ میں ہجرت کا واقعہ پیش آیا۔ مکہ ہمیشہ حرم ہے، صرف فتحِ مکہ کے دن حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے جنگ کو حلال کیا گیا، گرچہ باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے۔

② یہ انسان کے لیے بڑی شرافت کی بات ہے کہ خود باری تعالیٰ اس کی قسم کھاوے، کاش انسان اپنی اس شرافت کی خود قدر کر لیوے، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے۔

③ کسی نہ کسی طرح دنیا میں مشقتیں لگی ہوئی ہیں۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝٧ أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ أَوْ إِطْعٰمٌ
فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨
ع وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا ہے[۱] ﴿۷﴾ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ ﴿۸﴾ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟ ﴿۹﴾ اور ہم نے اس کو (خیر و شر) دونوں راستے بتلا دیے ہیں ﴿۱۰﴾ پھر بھی وہ (ثواب کی) گھاٹی میں داخل نہیں ہوسکا[۲] ﴿۱۱﴾ اور تم کو معلوم ہے وہ گھاٹی کیا ہے؟ ﴿۱۲﴾ کسی (غلام) کی گردن چھڑا دینا ہے ﴿۱۳﴾ یا بھوک کے دن میں کھانا کھلا دینا ہے ﴿۱۴﴾ کسی رشتے دار یتیم کو ﴿۱۵﴾ یا کسی مسکین کو جو مٹی پر بیٹھا رہتا ہو ﴿۱۶﴾ پھر وہ ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے ہوئے ہیں[۳] اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو (مخلوق پر) رحم کرنے کی تاکید کرتے ہیں ﴿۱۷﴾ وہی لوگ داہنی جانب والے ہیں[۴] ﴿۱۸﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں جانب والے ہیں[۵] ﴿۱۹﴾ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ مسلط کردی جائے گی (تاکہ وہ نکل ہی نہ سکے) ﴿۲۰﴾

---

① انسان گناہ کرے اور اس پر بے خوف ہوکر اترائے۔

② نیکی اور ثواب کو گھاٹی سے تعبیر فرمایا؛ اس لیے کہ دین کا کام کرنا، ثواب کمانا اس میں ہر طرح کے شیطانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا اور حرام سے دور رہنا جو خود نفس کے لیے شاق ہے۔ یہ ’’گھاٹی‘‘ میں چلنے سے کچھ کم مشکل کام نہیں ہے۔

③ تمام نیکیوں کی مقبولیت کا مدار ایمان پر ہے۔

④ عرش کی داہنی جانب والے جن کو داہنے ہاتھوں میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اور وہی لوگ اچھے نصیب والے ہیں۔

⑤ عرش کی بائیں جانب والے جن کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہی لوگ برے نصیب والے ہیں۔ (تیسرا) نحوست والے ہیں۔

سورة الشمس

(المكية)

یہ سورت مکی ہے،اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں۔سورۂ قدر کے بعد اور سورۂ بروج سے پہلے چھبیس (۲۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

شمس: سورج کو کہتے ہیں اور دھوپ کو بھی کہتے ہیں، دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ہیں۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: جب تم امامت کرو تو ''**والشمس وضحها**'' اور ''**اقرأ باسم ربك**'' اور ''**والليل اذا يغشىٰ**'' (وغیرہ) پڑھا کرو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ① وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ② وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ③ وَالَّيۡلِ اِذَا
يَغۡشٰىهَا ④ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ⑤ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰىهَا ⑥ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ⑦
فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا ⑧ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ⑨ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ⑩

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے سورج اور اس کی (پھیلی ہوئی) دھوپ کی ﴿۱﴾ اور چاند کی (قسم) جب وہ سورج کے پیچھے آوے ﴿۲﴾ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دیوے ﴿۳﴾ اور رات کی (قسم) جب وہ اس پر چھا جاوے① ﴿۴﴾ اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو بنایا ہے② ﴿۵﴾ اور زمین کی (قسم) اور اس ذات کی جس نے اس کو بچھایا ہے③ ﴿۶﴾ اور (انسان کی) جان④ کی اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا ہے ﴿۷﴾ پھر جو چیز اس کے لیے برائی کی ہے اور جو اس کے تقویٰ کی ہے وہ اس کے دل میں ڈال دی⑤ ﴿۸﴾ پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو پاکیزہ رکھا وہ کامیاب ہوگیا⑥ ﴿۹﴾ اور پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو (گناہ میں) چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا⑦ ﴿۱۰﴾

---

① رات کی تاریکی ہر چیز کو چھا جاتی ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور (قسم) ہے آسمان کی اور جیسی شان والا اس کو بنایا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور (قسم ہے) زمین کی اور جیسی عمدہ اس کو بچھایا ہے اس کی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور (انسان کی) جان کی (قسم) اور جیسا اس کو بنایا ہے اس کی۔
⑤ یعنی نیکی اور برائی دونوں سمجھائی، انسان اپنی مرضی سے جو چاہے اپنا وے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو سنوارا وہ فلاح پانے والا ہوگیا۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) اور پکی بات ہے جس نے اس نفس کو (نافرمانی میں) دھنسا دیا (یا، دبا دیا) وہ ناکام ہوگیا (تیسرا) اور جس نے اس (نفس) کو خراب کیا وہ ناکام ہوگیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ
وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا
يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ع ۱۵/۱۶

ثمود قوم نے اپنی شرارت سے (حضرت صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا ﴿۱۱﴾ جب کہ اس قوم میں (جو) سب سے زیادہ بد بخت (تھا وہ اونٹنی کو مارنے) اٹھ کھڑا ہوا① ﴿۱۲﴾ اس پر اللہ تعالیٰ کے رسول نے قوم کے لوگوں کو کہا کہ: اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کی پانی پینے کی باری کا پورا خیال رکھنا ﴿۱۳﴾ پھر بھی انھوں نے اس (رسول) کو جھٹلایا، سو اس (اونٹنی) کو کاٹ ڈالا، انجام یہ ہوا کہ ان کے گناہ کی وجہ سے ان کے رب نے ان پر عذاب بھیج دیا②، پھر سب کو (مٹا کر) برابر کر دیا③ ﴿۱۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کو اس (ثمود) کے انجام سے کوئی ڈر نہیں ﴿۱۵﴾

① اس کا نام ''قدار'' تھا، شاید اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آج بھی ''قدار ایشور'' کی پرستش کی جاتی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) عذاب الٹ دیا۔

③ اور اس ہلاکت کو سب پر برابر کر دیا۔

سورة الليل

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ اعلیٰ کے بعد اور سورۂ فجر سے پہلے نو (۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

رات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ سورت کی پہلی ہی آیت میں رات کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾ وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ
لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا
مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾ وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ﴿ؕ۱۰﴾ وَمَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ
مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ﴿ؕ۱۱﴾ اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡہُدٰی ﴿ۚ۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے رات کی جب کہ وہ ڈھانک لیوے① ﴿۱﴾ اور دن کی (قسم) جب خوب روشن ہو جاوے ﴿۲﴾ اور اس ذات کی (قسم) جس نے مذکر (یعنی نر) اور مؤنث (یعنی مادہ) کو پیدا کیا ﴿۳﴾ یقیناً تمھاری کوششیں الگ الگ قسم کی ہیں② ﴿۴﴾ سو جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا ﴿۵﴾ اور اچھی بات (اسلام) کو دل سے مانا ﴿۶﴾ تو ہم اس کو آسان چیز تک آسانی سے پہنچا دیں گے③ ﴿۷﴾ اور جس شخص نے بخیلی کی اور (دین پر عمل کرنے میں) بے پرواہی کی ﴿۸﴾ اور اچھی بات (اسلام) کو جھٹلا دیا ﴿۹﴾ تو ہم اس کو مشکل چیز (جہنم) تک آسانی سے پہنچا دیں گے ﴿۱۰﴾ اور ایسا شخص جب (آگ میں) گرے گا تب اس کا مال اس کو کچھ کام نہیں آئے گا ﴿۱۱﴾ یقیناً (ہدایت کا) راستہ بتلا دینا ہمارے ہی ذمے ہے ﴿۱۲﴾

① رات آفتاب اور دن کو اپنے اندھیرے میں چھپا لیتی ہے۔

② انسان کی دینی اور دنیوی کوششیں اور نیک اور برے اعمال الگ الگ قسم کے ہیں: اس لیے اس کا نتیجہ جنت اور جہنم الگ الگ قسم کا ہوگا۔

③ یعنی اس کے لیے نیکی کا راستہ آسان کر دیا جائے گا اور اس کی برکت سے جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔ دنیا میں شریعت پر عمل اور اس کی برکت سے آخرت میں جنت سب سے زیادہ راحت والی چیز ہے۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾
الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِاَحَدٍ
عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

اور یقینی بات ہے کہ آخرت اور دنیا ہمارے ہی ہاتھ میں ہیں ﴿١٣﴾ لہذا میں نے تم کو ایک بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا ﴿١٤﴾ اس میں سب سے بڑا بد بخت ہی داخل ہوگا① ﴿١٥﴾ جس نے (اسلام کو) جھٹلایا اور منہ پھرالیا ﴿١٦﴾ اور اس (آگ) سے بڑے تقویٰ والے کو دور رکھا جائے گا② ﴿١٧﴾ جو اپنا مال پاک کرنے کی غرض سے (اللہ کے راستے میں) دیتا رہا③ ﴿١٨﴾ حالاں کہ اس پر کسی کا احسان نہیں تھا کہ جس کا بدلہ دیا جائے ﴿١٩﴾ اس کا مقصد تو صرف اپنے رب کی خوشی حاصل کرنا ہے جن کی شان سب سے اونچی ہے ﴿٢٠﴾ اور یقین رکھو④ کہ ایسا شخص عنقریب خوش ہو جائے گا ﴿٢١﴾

---

① ایمان سے محرومی سب سے بڑی بد بختی ہے۔

② کفر سے بچالیا جانا اور ایمان ملنا سب سے بڑا تقویٰ ہے۔

③ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے سے خود مال بھی پاک ہوتا ہے، اور انسان کا نفس مال کی ناپاک محبت سے پاک ہوتا ہے۔

④ ان آیات کا نزول حضرت صدیق اکبرؓ کے لیے ہوا، مظلوم مؤمن غلاموں کو خرید خرید کر آزاد فرمایا کرتے تھے، اگر چہ آیت میں بیان کیے ہوئے صفات والا ہر مؤمن اس کا مصداق ہے۔

سورة الضحیٰ

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ فجر کے بعد اور سورۂ انشراح سے پہلے گیارہ (۱۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

چڑھتی دھوپ کے وقت کو ''ضحیٰ'' کہتے ہیں، جس کو ہم ہمارے عرف میں چاشت کا وقت بھی کہتے ہیں، سورت کی پہلی ہی آیت میں اس چڑھتی دھوپ کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ وقت بھی بڑا نرالا وقت ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ ایک کھلے میدان میں اسی وقت ہوا تھا، وان یحشر الناس ضحیٰ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ
الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ
ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ
ع ۱۱/۱۸ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں قسم کھاتا ہوں دن کے چڑھنے کے وقت کی ﴿۱﴾ اور رات کی (قسم) جب (اس کا اندھیرا) پوری طرح چھا جائے① ﴿۲﴾ تمھارے رب نے تم کو چھوڑا بھی نہیں اور ناراض بھی نہیں ہوئے ﴿۳﴾ اور یقینا آگے آنے والی حالت تمھارے لیے پہلی حالت سے بہتر ہے② ﴿۴﴾ اور یہ بات طے ہے کہ آگے چل کر تمھارے رب تم کو اتنا دیں گے کہ تم خوش ہو جاؤ گے ﴿۵﴾ کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا تھا؟ پھر (تم کو) ٹھکانہ دیا③ ﴿۶﴾ اور تم کو (شریعت کے راستے سے) ناواقف پایا تو (تم کو) شریعت کا راستہ دکھا دیا④ ﴿۷﴾ اور تم کو نادار پایا تو غنی کر دیا⑤ ﴿۸﴾ سو اب جو یتیم ہو تو اس پر سختی نہ کرنا ﴿۹﴾ اور جو سوال کرنے والا ہے تو اس کو جھڑکنا نہیں⑥ ﴿۱۰﴾ اور اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ کرتے رہنا⑦ ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میں قسم کھاتا ہوں چاشت کے وقت کی روشنی کی۔

② (دوسرا ترجمہ) یقینا آخرت تمھارے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے۔

③ آپ ﷺ پیدائش کے وقت سے یتیم تھے۔ دادا جان اور چچا جان کی شفقتوں میں بڑے ہوئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) تو تم کو (شریعت کی) منزل پر پہنچا دیا۔

⑤ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلبِ غنی تو حضور ﷺ کو ملا ہی تھا۔ ساتھ میں حضرت خدیجہؓ جیسی باوفا زوجۂ محترمہ نے اپنی دولت کے دہانے آپ کے لیے کھول دیے۔ ⑥ سوال کرنے والا مال کا ہو یا علم کا ہو۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) اس کو بیان کرتے رہنا۔

سورۃ الم نشرح

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ والضحیٰ کے بعد اور سورۂ عصر سے پہلے بارہ (۱۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینۂ اطہر کو کشادہ کرنے کا بیان ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوبیت کی بات ہے کہ آپ کے جسدِ اطہر کے مختلف اعضاء کا قرآنِ مجید میں تذکرہ آیا ہے۔

یہاں سینۂ مبارک کا ذکر ہے۔ دوسری جگہ قلب اطہر کا تذکرہ ہے۔ ایک جگہ آپ کی پشت مبارک کا تذکرہ ہے تو کہیں آپ کے ہاتھ مبارک کا تذکرہ ہے، کہیں آپ کے چہرۂ منور کا ذکر ہے، کہیں آپ کے عمر مبارک کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ﴿۳﴾
وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ
ع فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) کیا ہم نے تمھارے لیے تمھارے سینے کو کھول نہیں دیا؟① ﴿۱﴾ اور ہم نے تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار دیا② ﴿۲﴾ جس نے تمھاری کمر توڑ رکھی تھی ﴿۳﴾ اور ہم نے تمھارے لیے تمھارے تذکرے کو بلند کیا③ ﴿۴﴾ سو یقیناً (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے ﴿۵﴾ یقیناً (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے④ ﴿۶﴾ لہٰذا جب تم (مخلوق کی خدمت سے) فارغ رہو تب خود کو تھکاؤ⑤ ﴿۷﴾ اور اپنے رب ہی سے دل لگاؤ (یعنی عبادت اور دعا) ﴿۸﴾

---

① یعنی علوم و معارف کے لیے اور مخالفین کی ایذاؤں پر تحمل کے لیے اور اخلاقِ حسنہ کے لیے قلب کو وسیع کر دیا۔

② نبوت کی ذمہ داریاں بہت مشکل تھیں، اللہ تعالیٰ نے اس مشکل کام کو آسان کر دیا۔

③ اذان و اقامت میں، کلمہ میں، خطبہ میں، مجالس میں ہر جگہ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر ہے، پورے عالم کے اوقات پر غور کیا جاوے تو ۲۴ گھنٹے میں ہر وقت دنیا میں کسی نہ کسی جگہ اذان و اقامت میں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر بلند کیا جاتا ہے: اللھم صل و سلم و بارک علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و علی من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

④ دعوت کے کام میں سختیوں کے بعد آسانیاں نصیب ہوں گی، مادرِ علمی جامعہ ڈابھیل میں جن کے متبرک حجرے میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ مجید کا ترجمہ اور حواشی کا اکثر حصہ لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بہت خوب لکھتے ہیں: اب بھی عادۃ اللہ یہی ہے کہ جو شخص سختی پر صبر کرے اور سچے دل سے اللہ پر اعتماد رکھے اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی سے لو لگائے، اسی کے فضل و رحمت کا امیدوار رہے، امتدادِ زمانہ سے گھبرا کر آس نہ توڑ بیٹھے تو ضرور اللہ اس کے حق میں آسانی کرے گا، ایک طرح کی نہیں کئی طرح کی۔ ⑤ دن میں محنت، رات کی عبادت، اور دعا یہ ہر داعی کے لیے ضروری ہے۔

سورۃ التین (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ بروج کے بعد اور سورۂ ایلاف سے پہلے اٹھائیس (۲۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں تین یعنی انجیر کی قسم کھائی گئی ہے۔

قاضی بیضاویؒ لکھتے ہیں: ''انجیر اور زیتون'' اللہ تعالیٰ نے پھلوں میں خصوصیت کے ساتھ ان ہی دو کی قسم کھائی ہے؛ کیوں کہ انجیر ایک عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں ہوتا اور غذائے لطیف، سریع الہضم اور کثیر النفع ہے، طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے، گردوں کو صاف کرتا ہے، ریگ مثانہ کو نکالتا ہے، جگر اور تلی کے سدّے کھولتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے اور زیتون پھل کا پھل، سالن کا سالن اور دوا کی دوا ہے، اس کا تیل لطیف ہوتا ہے، جس کے فائدے بہت ہیں۔

(۱) تین سے انجیر کا درخت یا پھل اور زیتون نے زیتون کا درخت یا پھل مراد ہے، ان دونوں کی قسم سے ان کے فائدوں کی طرف اشارہ ہے، انجیر ایک ایسا پھل ہے جس میں گٹلی بھی نہیں ہوتی ہے اور چھلکا نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی، غذا بھی ہے اور دوا بھی، اس کے درخت پر کانٹے بھی نہیں ہوتے، انجیر کا درخت اتنا اونچا بھی نہیں ہوتا کہ پھل حاصل ہونے کے لیے تکلیف ہو۔

(۲) تین اور زیتون دو شہروں کے نام ہیں، تین دمشق کو کہتے ہیں اور زیتون بیت المقدس کو کہتے ہیں۔ (۳) دو پہاڑوں کے نام مراد ہے، بیت المقدس جس پہاڑ پر واقع ہے اس کے دو ٹکڑے ہیں، ایک جبلِ زیتون، دوسرا جبلِ تین۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سورۂ تین پڑھے اور ''الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین'' پر پہنچے تو ''بلیٰ وانا علیٰ ذلک لمن الشاہدین'' پڑھے۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے عشا کی دو رکعتوں میں ایک میں سورۂ ''**والتین**'' پڑھی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ
فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ع فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم کھاتا ہوں انجیر کی اور زیتون کی ﴿۱﴾ اور طور (پہاڑ جو) سینا (کے صحراء میں ہے اس) کی ﴿۲﴾ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی ﴿۳﴾ کہ ہم نے انسان کو اچھے سے اچھے انداز (یعنی اسلوب) پر بنایا ہے① ﴿۴﴾ پھر ہم اس کو نچلی حالت والوں میں سب سے زیادہ نچلی حالت میں کر دیتے ہیں② ﴿۵﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے ﴿۶﴾ پھر (اے انسان!) وہ کونسی چیز ہے جو اس کے بعد تجھ کو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟③ ﴿۷﴾ کیا اللہ تعالیٰ سب حکمرانوں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے؟④ ﴿۸﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے (تیسرا) کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت بناوٹ کے ساتھ پیدا کیا ہے (چوتھا) یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔

②انسان جب حق کا انکار کرے تو گرتے گرتے جانور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے، ایک جانور دو باسی روٹی کھلانے والے کے لیے جان تک دے دیتا ہے؛ لیکن یہ انسان اپنے خالق و مالک کی تمام تر نعمت استعمال کر کے نافرمان بنتا ہے اور جہنم کی پستی میں دھکیلا جاتا ہے (**نعوذ باللہ من ذلک**) دنیا میں اس کا بھی تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ جوان تندرست آدمی بڑھا ضعیف ہو کر ذلیل ترین عمر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔③(دوسرا ترجمہ) پھر اے انسان! اس (قدر دلیلوں) کے بعد تو بدلہ ملنے کے دن (قیامت) کو کیوں جھٹلاتا ہے؟④نوٹ: ابو داؤد اور ترمذی کی ایک حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کو پڑھنے کے وقت یہ کہنا مستحب ہے ''بلی وانا علی ذلک من الشاھدین'' (کیوں نہیں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران ہے)۔

سورة العلق

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، ابتدائی پانچ آیتیں سب سے پہلے غارِ حراء میں نازل ہوئی، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ قلم سے پہلے ایک (۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

علق: جما ہوا خون، یا عام خون، یا جو خون بہت زیادہ سرخ ہو۔ اس سورت کی دوسری آیت میں انسان کو علق یعنی جمے ہوئے خون سے پیدا کرنے کا تذکرہ ہے۔ ایک منی کا نطفہ جو چند دنوں میں جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے، اس میں مختلف تغیرات کے بعد کامل انسان کی شکل میں تیار ہوتا ہے، یہ اللہ کی عظیم قدرت کا نشان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③
الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ⑥ اَنْ
رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ⑦ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ⑧ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ⑨ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ⑩
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ⑪ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ⑫ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ⑬ اَلَمْ
يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ⑭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ⑮ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ
ع خَاطِئَةٍ ⑯ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ⑰ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ⑱ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ⑲ السجدة

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) اپنے رب کا نام لے کر (قرآن) پڑھو، جس نے (سب کچھ) پیدا کیا ﴿۱﴾ جس (رب) نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ﴿۲﴾ (اے نبی!) تم پڑھو اور تمھارے رب سب سے زیادہ کرم والے ہیں ﴿۳﴾ جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ﴿۴﴾ اس (رب) نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ جانتا نہیں تھا ﴿۵﴾ سچ بات یہ ہے کہ انسان حد سے نکل جاتا ہے ① ﴿۶﴾ کیوں کہ اس نے خود کو بے نیاز (مال دار) سمجھ لیا ہے ﴿۷﴾ یقیناً تمھارے رب ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے ﴿۸﴾ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ایک (خاص) بندے کو روکتا ہے ﴿۹﴾ جب کہ وہ بندہ نماز پڑھتا ہے ﴿۱۰﴾ بھلا بتاؤ اگر وہ (نماز پڑھنے والا بندہ) صحیح راستے پر قائم ہو ﴿۱۱﴾ یا تقویٰ سکھلاتا ہو (تو کیا اس کو نماز سے روکنا ظلم نہیں ہے؟) ﴿۱۲﴾ بھلا یہ بھی بتاؤ کہ اگر وہ (روکنے والا حق کو) جھٹلاتا اور منہ پھراتا ہو ﴿۱۳﴾ کیا اس شخص کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں ﴿۱۴﴾ (نماز سے) ہرگز (روکنا) نہیں (چاہیے) اگر وہ (روکنے والا) باز نہیں آیا تو ہم اس کو پیشانی ② کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ﴿۱۵﴾ وہ پیشانی جو گنہگار ہے (اور) خطا کار ہے ﴿۱۶﴾ سو وہ اپنی مجلس

والوں کو بلالیوے ﴿۱۷﴾ ہم زبانیہ③کو بلالیں گے ﴿۱۸﴾ ہرگز نہیں اس کی بات نہ مانو④اور (اللہ کے سامنے) سجدہ کرو، اور (اس کا) قرب (یعنی نزدیکی) حاصل کرو ﴿۱۹﴾

---

①(وسرا) کھلم کھلی شرارت کرتا ہے۔

②مراد ہے چوٹی کے بال پکڑ کر کھینچنا، عام طور پر سر کے سامنے والے حصہ میں بڑے بال ہوتے ہیں، ان بالوں کے ذریعے انسان کو مضبوطی سے پکڑا جاسکتا ہے؛ البتہ ہمارے عرف میں جس کو پیشانی کہتے ہیں وہاں بال ہی نہیں ہوتے؛ اس لیے اس کو مراد لینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

③دوزخ کے سخت فرشتے۔

④جیسے آج تک بات نہ مانی آئندہ بھی اس کی بات ماننا نہیں۔

سورۃ القدر (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے،اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔سورۂ عبس کے بعد اور سورۂ شمس سے پہلے پچیس (۲۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں بار بار لفظ قدر آیا ہے۔قدر کا ایک معنیٰ آتا ہے اندازہ اور دوسرا معنیٰ آتا ہے شرافت، عظمت۔شبِ قدر واقعی بڑے عظیم مرتبے والی رات ہے اور اس رات میں جو کتاب قرآن اتاری گئی وہ بھی بڑی عظیم المرتبت کتاب ہے اور جس نبی پر یہ کتاب اتاری گئی وہ بھی بڑے عظیم المرتبت ہیں اور جس امت کے لیے یہ کتاب اتاری گئی وہ بھی قابلِ قدر اور خیر الامم ہے۔

اس رات میں بندے جو اعمالِ صالحہ کرتے ہیں اس کی اللہ کے یہاں بڑی قدر و منزلت ہے اور اس رات میں سال بھر میں پیش آنے والی باتوں کا اندازہ کر دیا جاتا ہے یعنی تقدیری فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

یہ نکتہ بھی ہے اس طرح کی قدر اور عظمتوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے سورت میں تین مرتبہ قدر کا لفظ آیا ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: لفظ ''قدر'' تنگی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے ''ومن قدر علیہ رزقہ'' اور اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا گیا کہ زمین پر اور فضا میں اتنے زیادہ انوار اور برکات پھیل جاتے ہیں کہ زمین اور فضا اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۖ‌ۚ ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِؕ ﴿۲﴾ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ
اَلۡفِ شَهۡرٍؕ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ‌ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛۙ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِىَ
حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر (یعنی عظمت والی رات) میں اتارا ہے① ﴿۱﴾ اور تم کو معلوم ہے شبِ قدر کیا چیز ہے؟ ﴿۲﴾ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ﴿۳﴾ اس میں فرشتے اور روح② اپنے رب کے حکم سے ہر معاملہ کو لے کر اترتے ہیں③ ﴿۴﴾ وہ پوری رات سلامتی ہے④ صبح کے طلوع ہونے تک ﴿۵﴾

① دوسرا ترجمہ: یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو تقدیر لکھی جانے والی رات میں اتارا ہے۔ یعنی جس رات میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے۔

② روح سے مراد: (۱) حضرت جبریل علیہ السلام۔

(۲) ایک بڑا فرشتہ جس کے سامنے آسمان اور زمین ایک لقمہ کے بقدر ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مخلوق جو کھاتے پیتے ہیں؛ لیکن انسان اور فرشتے نہیں ہیں۔

(۴) حضرت عیسیٰؑ مراد ہے۔

(۵) فرشتوں کی ایک خاص جماعت جو لیلۃ القدر میں ہی نظر آتی ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت مراد ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہر کام کے لیے اترتے ہیں (پورے سال کے تقدیری فیصلے ملائکہ کے حوالے کر دیے جاتے ہیں اور پھر وہ موقع کے مطابق عمل کرتے ہیں)

④ ہر طرح کی بلا اور خوف جو دوسری راتوں میں پیش آیا کرتی ہے اس سے سلامتی ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں بندوں کے لیے سلامتی کے فیصلے فرماتے ہیں۔

سورۃ البینة

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے،بعض حضرات اس کومکی کہتے ہیں،اس میں آٹھ(۸) آیتیں ہیں۔سورۂ طلاق کے بعداورسورۂ حشر سے پہلے سو(۱۰۰) یاایک سوایک(۱۰۱)نمبر پر نازل ہوئی۔

''بینہ'' کھلی دلیل کو کہتے ہیں،اسی طرح عقلی،محسوس یاواضح دلالت کوبھی کہتے ہیں۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ کی ایک واضح دلیل اور حجت اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ ہے۔

ہمارے اکابر میں سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے''بینہ'' سے حضرت عیسیٰؑ کومرادلیا ہے،جوکھلی ہوئی نشانیاں لےکرآئے اورانھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی بشارت سنائی تھی۔

اس سورت کاایک نام بخاری ومسلم کی حدیث سے''لم یکن الذین کفروا'' بھی آیا ہے، سورت کی شروعات اسی کلمے سے ہورہی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ
الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ﴿۲﴾ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ
الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ
مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ (حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے) کافر تھے وہ اس وقت تک (کفر سے) باز آنے والے نہیں تھے، جب تک ان کے پاس کھلی دلیل نہ آجاتی ﴿۱﴾ (وہ کھلی دلیل) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول ہے جو پاک صحیفے (یعنی قرآن) پڑھ کر سنائے[۱] ﴿۲﴾ جن میں سیدھی سچی تحریریں (لکھی ہوئی) ہوں[۲] ﴿۳﴾ اور جو اہلِ کتاب ہیں ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آچکنے کے بعد ہی انھوں نے جدا راستہ اپنایا[۳] ﴿۴﴾ حالاں کہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کے لیے خالص رکھے، سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اور وہ نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ مضبوط ہے[۴] ﴿۵﴾

---

① قرآن کی ہر سورت ایک مستقل آسمانی صحیفے کی طرح ہے، سابقہ تمام آسمانی کتب اور صحائف کا خلاصہ قرآن مجید میں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) جن (صحائف) میں درست مضامین لکھے ہوئے ہو (تیسرا) جس میں صحیح صحیح احکام لکھے ہوئے ہیں (چوتھا) جن میں مضبوط کتابیں ہیں۔

③ دوسرا ترجمہ: وہ متفرق ہوگئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) یہی مضبوط امت کا دین ہے (تیسرا) اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے (چوتھا) اور یہی صحیح دین کا طریقہ ہے (پانچواں) مضبوط لوگوں کا یہی راستہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ
اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ
الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ
اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ ٪﴿۸﴾

یقیناً اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے جنھوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں (داخل) ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہی ساری مخلوق میں سب سے برے ہیں ﴿۶﴾ یقینا جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے وہ ساری مخلوق میں سب سے اچھے ہیں ﴿۷﴾ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے، یہ بدلہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے (دل سے) ڈرتا ہو ﴿۸﴾

سورۃ الزلزال

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے۔بعض حضرات مکی کہتے ہیں،اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔سورۂ نساء کے بعداور سورۂ حدید سے پہلے ترانویں (۹۳) یاچورانویں (۹۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی شروعات ہی میں قیامت کے موقع پر پیش آنے والے زلزلوں کا تذکرہ ہے۔

زلزلہ: زمین کا ہل جانا۔بعض حضرات کا قول ہے:اس میں حروف جومکرر آئے ہیں اس سے معنیٰ نکلتا ہے باربار ہلانا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ سورۂ اذازلزلت پڑھنے سے آدھے قرآن کے بقدر ثواب ملتا ہے۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وِتر کے بعد کی دونفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اذازلزلت اور دوسری میں قل یاایہاالکافرون پڑھتے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا
لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ
اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ
ع مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب زمین اپنے زلزلے سے خوب ہلائی جائے گی ﴿۱﴾ اور زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے اور مردوں) کو باہر نکال دے گی ﴿۲﴾ اور انسان کہنے لگے گا کہ: اس (زمین) کو کیا ہو گیا؟ ﴿۳﴾ اس روز زمین اپنی ساری باتیں (اور خبریں) بتا دے گی ﴿۴﴾ اس لیے کہ تمھارے رب نے اس کو یہی حکم دیا ہوگا ﴿۵﴾ اس دن لوگ الگ الگ جماعت بن کر واپس ہوں گے؛ تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیے جاویں① ﴿۶﴾ سو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ (اس کا بدلہ) دیکھ لے گا ﴿۷﴾ اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (اس کی سزا) دیکھ لے گا ﴿۸﴾

①: [۱] قبر سے قیامت کی طرف لوگوں کو لایا جاوے گا۔
[۲] ہر خاندان کا ہر فرد تتر بتر ہو جائے گا اور خود کے غم میں ایسا ہوگا کہ وہ کسی دوسرے کے کام نہیں آسکے گا۔
[۳] حساب کے بعد الگ الگ جماعت کی شکل میں اپنے اچھے یا برے نتائج دیکھ لیں گے۔

سورۃ العادیات

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات مدنی کہتے ہیں، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ عصر کے بعد اور سورۂ کوثر سے پہلے چودہ (۱۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں عادیات کی قسم کھائی گئی ہے۔ عادیات سے گھوڑے مراد ہیں یا اونٹنیاں۔

جو اللہ کی راہ میں چلے وہ اس قدر مبارک ہوجاتا ہے کہ اس کی مختلف اداؤں کو بھی قدر و منزلت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾
فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّہٗ
لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾
اِنَّ رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾ ع

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ﴿۱﴾ پھر جو (پتھر یا پتھریلی زمین پر اپنی) ٹاپ مار کر چنگاریاں اڑاتے ہیں ﴿۲﴾ پھر جو صبح سویرے (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں[۱] ﴿۳﴾ تو وہ اس وقت غبار اڑاتے ہیں ﴿۴﴾ پھر وہ اس وقت (دشمنوں کے) جمگھٹے کے بیچ میں گھس جاتے ہیں ﴿۵﴾ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶﴾ اور بے شک وہ (انسان)[۲] اپنی ناشکری پر خود گواہ بھی ہے[۳] ﴿۷﴾ اور یقیناً وہ انسان مال کی محبت (اور چاہت) میں بہت پکا ہے ﴿۸﴾ کیا بھلا اس (انسان) کو وہ وقت معلوم نہیں جب وہ مردیں جو قبروں میں ہیں ان کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ﴿۹﴾ اور سینوں میں جو کچھ (چھپا) ہے اس کو ظاہر کر دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ یقیناً ان کے رب اس دن ان کی (اس) حالت سے پوری خبر رکھتے ہوں گے ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو یلغار کرتے ہیں (تیسرا) حملہ کرتے ہیں۔

② خاص کر کافر انسان۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور یقیناً اس (انسان) کو اپنی اس ناشکری کی خبر ہے ہی (تیسرا) اور یقیناً اس (رب) کو (انسان کی) اس (ناشکری) کی پوری خبر ہے۔

سورة القارعة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ قریش کے بعد اور سورۂ قیامہ سے پہلے تیس (۳۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ ''القارعۃ'' آیا ہے۔ اچانک آنے والی مصیبت اسی طرح حادثہ کو قارعہ کہتے ہیں، قیامت بھی اچانک آنے والی مصیبت اور عظیم حادثہ ہے؛ اسی لیے اس کو قیامت کہتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡقَارِعَةُ ۙ‏ ﴿١﴾ مَا الۡقَارِعَةُ‌ ۚ‏ ﴿٢﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡقَارِعَةُ ؕ‏ ﴿٣﴾ يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ
كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ‏ ﴿٤﴾ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ‏ ﴿٥﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ
مَوَازِيۡنُهٗ ۙ‏ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ‏ ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ‏ ﴿٨﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ‏ ﴿٩﴾ ع
وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا هِيَهۡ ؕ‏ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ‏﴿١١﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ کھٹکھٹانے والی (قیامت کو یاد کرو)① ﴿۱﴾ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے؟ ﴿۲﴾ اور تم کو کیا معلوم وہ کھٹکھٹانے والی (قیامت) کیا ہے؟ ﴿۳﴾ جس دن لوگ (پریشان حال) پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ② ﴿۴﴾ اور پہاڑ دُھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ﴿۵﴾ سو جس شخص کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہوں گے ﴿۶﴾ تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا ﴿۷﴾ اور جس شخص کے پلے ہلکے ہوں گے ﴿۸﴾ تو اس کا ٹھکانہ ایک گہرا گڑھا ہوگا ﴿۹﴾ اور تم کو کچھ خبر ہے وہ گہرا گڑھا کیا چیز ہے③؟ ﴿۱۰﴾ وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۱﴾

① سخت حادثہ، بڑی بھاری مصیبت کو "قارعہ" کہتے ہیں، قیامت کے دن سخت گھبراہٹ ہونے کی وجہ سے دل مچل اٹھیں گے اور کان کڑاکے کی وجہ سے پھٹ پڑیں گے۔ (دوسرا ترجمہ) وہ کھڑکھڑانے والی چیز کو یاد کرو۔

② ہر پروانہ بے تاب چلا جاتا ہے اس طرح انسانوں کا حال ہوگا، اسی طرح پروانوں کی کمزوری یا کثرت یا بے انتظامی سے بھی تشبیہ ہو سکتی ہے۔

③ جہنم کا ایک نام ہاویہ بھی ہے، جہنم کے ایک طبقے کا نام بھی ہاویہ ہے۔

سورة التكاثر (المكية)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ کوثر کے بعد اور سورۂ ماعون سے پہلے سولہ (۱۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ تکاثر کا تذکرہ ہے۔

تکاثر: مال اور دولت کو زیادہ جمع کرنے کی لالچ، اور مال اور اولاد پر فخر کرنا۔

اس سورت کو ایک مرتبہ پڑھنے سے ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ؑ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تم لوگوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر (دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی لالچ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے ﴿۱﴾ یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ﴿۲﴾ ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہیے!) تم کو عنقریب پتہ چل جائے گا ﴿۳﴾ پھر (سن لو! تم کو) ہرگز ایسا نہیں (کرنا چاہیے!) تم کو عنقریب پتہ چل جائے گا ﴿۴﴾ اگر تم یقینی علم کے ساتھ جان لیتے تو ہرگز (ایسی لالچ) نہیں کرتے ﴿۵﴾ بیشک تم جہنم کو ضرور دیکھو گے ﴿۶﴾ پھر تم اس (جہنم) کو بالکل یقین کی آنکھ سے دیکھ ہی لو گے ﴿۷﴾ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا؟) ﴿۸﴾

سورة العصر (المكية)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات مدنی کہتے ہیں، اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ انشراح کے بعد اور سورۂ عادیات سے پہلے تیرہ (۱۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں زمانے کی قسم کھا کر انسان کو یہ بتایا گیا کہ زندگی کا وقت ایک عظیم سرمایہ ہے، فطری اور طبعی کمزوریوں کی وجہ سے انسان اس گراں قدر سرمایہ کو ضائع نہ کر جائے۔

حضراتِ صحابہ میں سے دو صحابی کا معمول تھا کہ جب آپس میں ملتے تو یہ سورت ایک دوسرے کو ضرور سناتے۔

لفظ عصر کا ایک معنیٰ ہے پچھلا پہر یعنی دن کا آخری حصہ اور مراد اس سے عصر کی نماز بھی ہے۔

ایک اہم نوٹ: قرآن میں بہت سی چیزوں کی قسم اللہ نے کھائی ہے، اس کا ایک مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ قسم کے ذریعے مخلوق کی عظمت ظاہر کر کے اللہ خود اپنی عظمت کو ثابت فرما رہے ہیں۔ اسی طرح ان چیزوں کے فائدے کی طرف بندوں کو توجہ دلانا بھی مقصد ہوسکتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَالۡعَصۡرِۙ ① اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍۙ ② اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا
بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

زمانے کی قسم ﴿۱﴾ یقیناً انسان بڑے نقصان میں ہے ﴿۲﴾ ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق (یعنی سچے دین پر قائم رہنے) کی تاکید کرتے رہے اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر (یعنی تحمل پر قائم رہنے) کی تاکید کرتے رہے ﴿۳﴾

سورۃ الھمزۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات کے نزدیک ''مدنی'' ہے۔اس میں نو(۹) آیتیں ہیں۔سورۂ قیامہ کے بعداورسورۂ مرسلات سے پہلے بتیس (۳۲)نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں ہمزہ کا تذکرہ ہے۔عیب گوئی کرنے والےاور کثرت سے غیبت کرنے والے کوہمزہ کہا جاتا ہے۔طعنہ دینا،عیب جوئی کرنا یہ تکبر کا نتیجہ ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ'' ہمزہ'' ایسے شخص کو کہتے ہیں جو رو برو عیب گوئی کرتا ہواور'' لمزہ''جو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہو۔بعض نے اس کا عکس بھی کہا ہے۔ایک رائے یہ بھی ہے کہ''ہمزہ''وہ شخص ہے جوکسی کے نسب میں طعنہ دیوے، جیسے فلاں کی ماں ایسی ہے، باپ ایسا تھا۔اور''لمزہ''وہ شخص ہے جو ہاتھ پاؤں کے اشارےاورحرکتوں سے دوسروں کی تحقیر اور توہین کرے، اسی طرح ''ہمزہ''ایسے شخص کو کہتے ہیں جوکسی کی زبان سے برائی کرےاور''لمزہ''ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کام کے ذریعے کسی کے دل کو تکلیف پہنچائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾ یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾ کَلَّا
لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی
الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ﴿۸﴾ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ٪﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کے لیے جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا اور منہ پر طعنہ دینے والا ہو ﴿۱﴾ جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا رہتا ہو① ﴿۲﴾ وہ (یوں) سمجھتا ہے کہ اس کا مال (اس کے پاس) ہمیشہ رہے گا② ﴿۳﴾ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)، اس کو تو ایسی جگہ میں پھینک دیا جائے گا جو ہر چیز کو چورا چورا کرنے والی ہے ﴿۴﴾ اور کیا تم کو معلوم ہے وہ چورا چورا کر دینے والی چیز کیا ہے؟ ﴿۵﴾ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے ﴿۶﴾ جو دلوں تک پہنچ جائے گی③ ﴿۷﴾ یقینا وہ (آگ) ان (جہنم والوں) پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی ﴿۸﴾ ان کی حالت یہ ہوگی کہ وہ لمبے لمبے ستون کے ساتھ (بندھے ہوئے) ہوں گے④ ﴿۹﴾

---

① انسان جس چیز کو بار بار دیکھتا ہے اس کی محبت دل میں ہوتی ہے؛ اس لیے مال جیسی چیز بلا ضرورت بار بار نہ دیکھے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ یوں سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

③ (دوسرا ترجمہ) جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔

④ [۱] آگ کے شعلے لمبے ستونوں کی طرح ہوں گے۔

[۲] نافرمانوں کو ان ستونوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا؛ تاکہ حرکت نہ کر سکے۔

[۳] یا چاروں طرف آگ کے ستون ہوں گے جس کی وجہ سے باہر نکلنے کا راستہ نہ ہوگا۔ یا جہنم پر آگ کے لمبے ستون رکھ دیے جائیں گے۔

سورۃ الفیل (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ کافرون کے بعد اور سورۂ فلق سے پہلے انیس (۱۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کعبۃ اللہ پر ناکام حملہ کرنے والے اور تباہ ہونے والے ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت سے ۵۰ یا ۵۵ دن پہلے پیش آیا، یہ واقعہ ایک طرف قدرتِ الٰہیہ کا نمونہ ہے تو دوسری طرف نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کی بھی دلیل ہے، گویا یہ واقعہ آپ کی ولادت کا ایک غیبی اشارہ اور اعلان تھا جس کو اصطلاح میں ارہاص کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرۡسَلَ
عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ٪﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمھارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ﴿۱﴾ کیا اس نے ان (ہاتھی والوں) کی تمام چالیں بیکار (یعنی ضائع) نہیں کر دی تھیں ﴿۲﴾ اور ان پر پرندوں کی بہت ساری ٹکڑیاں بھیجی[۱] ﴿۳﴾ جو ان پر پکی مٹی کے پتھر پھینکتے تھے ﴿۴﴾ انجام یہ ہوا کہ ان (ہاتھی والوں) کو اس (اللہ تعالیٰ) نے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا ﴿۵﴾

---

۱ ہمارے یہاں اردو گجراتی میں جن کو ابابیل کہتے ہیں وہ مراد نہیں، یہ کوئی خاص پرندے تھے جو کبوتر سے چھوٹے سمندر کی طرف سے آئے تھے، لال ہرے رنگ کے تھے، ہر ایک کے پاس تین کنکر تھی، ایک چونچ میں اور ہر پنجہ میں ایک ایک۔

سورۃ القریش (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ تین کے بعد اور سورۂ قارعہ سے پہلے انتیس (۲۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

عرب کا معزز خاندان قریش کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔ نضر ابن کنانہ کی اولاد عرب میں قریش کے نام سے مشہور ہوئیں، اسی خاندان میں نضر ابن کنانہ کی تیرھویں پوشت میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی۔ قریش: سمندر کے ایک طاقتور جانور کو کہتے ہیں، اور خاندان قریش بھی بڑا بہادر تھا۔ اور جس طرح یہ سمندری جانور ایک باحیثیت مقام رکھتا ہے اسی طرح قریش بھی پورے عرب میں ایک باحیثیت مقام رکھتے تھے۔

قریش کا ایک معنیٰ ہے جمع کرنا، خاندانِ قریش کے ایک محترم بزرگ ''قصی'' نے متفرق قوموں کو مکہ میں جمع کیا تھا۔ قریش کا ایک معنیٰ کسب یعنی کمائی کے بھی ہے، اور قریشی لوگ بڑے تجارت پیشہ تھے۔ ابوالحسن قزویؒ نے فرمایا کہ: جس شخص کو کسی دشمن یا اور کسی مصیبت کا خوف ہو اس کے لیے ''لایلاف قریش'' کا پڑھنا امان ہے، یہ عمل بزرگوں کا آزمایا ہوا اور مجرب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍۙ ۞ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِۚ ۞ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا
الۡبَيۡتِۙ ۞ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۞

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

چوں کہ قریش کے لوگ مانوس ہیں، ﴿۱﴾ وہ سردی اور گرمی میں (یمن اور شام کا) سفر کرنے سے مانوس ہیں ﴿۲﴾ اس لیے ان کو چاہیے کہ وہ اس گھر (یعنی کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں ﴿۳﴾ جس نے ان کو بھوک کی حالت میں کھانا دیا، اور خوف سے ان کو امن دیا ﴿۴﴾

سورۃ الماعون

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ: نصفِ اول مکہ میں اور نصفِ آخر مدینہ میں نازل ہوئی، اس میں سات (۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ تکاثر کے بعد اور سورۂ کافرون سے پہلے سترہ (۱۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ماعون کا تذکرہ ہے۔ ماعون سے کیا مراد ہے؟

(۱) جو چیز کسی مانگنے والے کو مدد کے لیے دی جاوے یا روک دی جاوے (از قبیلِ اضداد) جو چیز کسی کو دی جاتی ہے وہ دوسرے کے لیے معونۃ (مدد) بن جاتی ہے۔ اور جو نہیں دی جاتی ہے وہ اپنے لیے باعثِ معونت بن جاتی ہے۔

(۲) زکوٰۃ مراد ہے۔ دراصل قلیل چیز کو ماعون کہتے ہیں اور کثیر مال میں زکوٰۃ کی مقدار قلیل اور معمولی ہوا کرتی ہے۔

(۳) برتنے کی معمولی معمولی چیزیں جس کے دینے میں نہ مالی بوجھ ہو، نہ مشکلی ہو اور بہ وقتِ ضرورت مانگنا عیب نہ سمجھا جاتا ہو، اور ایسی چیز دینے میں عام طور پر بخل نہیں کیا جاتا اور ایسی چیز مانگنے کو عیب بھی نہیں سمجھا جاتا، جیسے ڈول، کلہاڑی، ہانڈی، موبائل کا چارجر، لائٹر، عام طور پر ایسی معمولی چیز نہ دینے والا بڑا کنجوس اور کمینہ سمجھا جاتا ہے۔

(۴) عاریت مراد ہے۔

(۵) جس سے کسی کو روکنا شرعاً حلال نہ ہو جیسے پانی، نمک۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِؕ‏ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَۙ‏ ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى
طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِؕ‏ ﴿۳﴾ فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَۙ‏ ﴿۴﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَۙ‏ ﴿۵﴾
ع الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَۙ‏ ﴿۶﴾ وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو (قیامت میں) بدلہ ملنے کو جھٹلاتا ہے ﴿۱﴾ سو وہ یہی شخص تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ﴿۲﴾ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب تک نہیں دیتا ﴿۳﴾ پھر بڑی خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے ﴿۴﴾ جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں[1] ﴿۵﴾ جو دکھاوا کرتے ہیں ﴿۶﴾ اور (روزمرہ کے برتنے کی) معمولی چیز بھی نہیں دیتے[2] ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں۔ یعنی قضا کر دیتے ہیں، نماز کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، پڑھی تو پڑھی، نہ پڑھی تو نہ پڑھی، نماز میں سستی کرتے ہیں، نماز فوت ہونے پر افسوس نہیں کرتے، نماز نہ پڑھنے پر عذاب سے نہیں ڈرتے، نماز پڑھ بھی لیوے تو ثواب کی امید نہیں رکھتے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور وہ زکوۃ بھی نہیں دیتے۔ (زکوۃ کل مال کی معمولی مقدار ہے پھر بھی نہیں دیتے)۔

سورۃ الکوثر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ عادیات کے بعد اور سورۂ تکاثر سے پہلے پندرہ (۱۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

کلمات اور حروف کی تعداد میں سب سے چھوٹی سورت ہے۔

اس سورت کے شروع میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا کیے جانے کا تذکرہ ہے۔

کوثر سے مراد:

(۱) خیرِ کثیر یعنی حکمت، یا ہر قسم کی دینی، دنیوی، حسی، معنوی نعمتیں، یا نبوت، یا قرآن اس سے مراد ہے۔

(۲) جنت کی ایک نہر یا حوض جو قیامت کے دن نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر عنایت کیا جائے گا، اسی پر آپ کا منبر مبارک ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کا ایک گھونٹ بھی پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

دنیا میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کو ایک معنوی حوضِ کوثر یعنی رشد و ہدایت کے سمندر سے سیراب فرمایا تو آخرت میں حوضِ کوثر سے خوش نصیبوں کو سیراب فرمائیں گے، اللھم اسقنا من حوضہ، أمین۔

حدیث میں ہے کہ معراج کی رات میں بھی کوثر نہر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی گئی، جس کے کنارے موتیوں کے خیمے تھے، اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار۔ جبرئیل امینؑ نے عرض کیا: یہ وہی کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے، اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوگی کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نورانی ہاتھوں سے اپنی امت کو اس کے پانی سے سیراب فرمائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ع إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو کوثر عطا کر دی ہے① ﴿۱﴾ لہٰذا تم اپنے رب (کا شکر ادا کرنے) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو ﴿۲﴾ یقینا جو تمھارا دشمن ہے اسی کی جڑ کٹی ہوئی ہے② ﴿۳﴾

---

① دوسرا ترجمہ:۔ بہت زیادہ بھلائی (۱) (جیسے: نبوت، قرآن، شفاعت وغیرہ)۔ (۲) جنت کا ایک حوض جو محشر میں ہوگا، اس پر آسمان کے ستاروں کی مقدار میں برتن رکھے ہوں گے، اور بڑی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ دستِ بابرکت سے سیراب فرمائیں گے، اللھم اجعلنا منھم بفضلک و کرمک (۳) اسی طرح وہ تمام بھلائیاں بھی اس میں شامل ہیں جو حضور ﷺ کے طفیل اس امت کو مل رہی ہیں اور ملتی رہیں گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) جس کی نسل آگے نہیں چلے گی (تیسرا) جس کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

❁❁❁

سورۃ الکافرون
(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھ(۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ ماعون کے بعد اور سورۂ فیل سے پہلے اٹھارہ(۱۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کافروں سے خطاب ہے کہ ایک مسلمان اپنے مذہب کی خصوصی روایات کو کبھی ترک نہیں کرسکتا۔ کفر کے معنیٰ لغت میں چھپانے کے آتے ہیں، کافر فطری تقاضائے ایمان کو چھپاتا ہے، ایک کفرِ شرعی ہوتا ہے جس میں ایمان کا انکار ہے۔ کفر کا ایک مطلب ہے نعمت کی ناشکری۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طواف کے بعد دو رکعت میں سورۂ کافرون اور اخلاص تلاوت فرمائی، فجر سے پہلے اور مغرب کے بعد کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافروں اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

رات کو بستر پر لیٹتے وقت بھی سورۂ کافرون تلاوت فرماتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؓ کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت کفر اور شرک سے برأت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سورۂ کافرون پڑھنے سے ربع قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو: اے (سچائی کا انکار کرنے والے) کافرو!﴿۱﴾ تم جن (معبودوں) کی پوجا کرتے ہو میں ان کی پوجا نہیں کرتا﴿۲﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت نہیں کرتے جن کی میں عبادت کرتا ہوں﴿۳﴾ اور (آئندہ بھی) جن (معبودوں) کی پوجا تم کرتے ہو میں ان کی پوجا کرنے والا نہیں﴿۴﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی عبادت میں کرتا ہوں﴿۵﴾ تمھارے لیے تمھارا دھرم ہے[1] اور میرے لیے میرا دین ہے﴿۶﴾

① کچھ لوگ اپنے مذہب کے لیے "دھرم" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس عرف کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

سورۃ النصر
(المکیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، ایک روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایامِ تشریق میں منیٰ میں یہ سورت نازل ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ فتحِ مکہ سے پہلے نازل ہوئی۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ حشر یا سورۂ توبہ کے بعد اور سورۂ نور سے پہلے ایک سو تین (۱۰۳) یا (۱۱۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

نصرت اور فتح یہ رحمتِ الٰہیہ کی ایک شکل ہے۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ کی نصرت کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا ایک نام "سورۃ التودیع" بھی ہے، اس کے نزول پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سمجھ لیا کہ یہ میرے لیے پیغامِ الوداع ہے اور اسی کے بعد نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع دیا، ایک حدیث میں اس سورت کو بھی رُبعِ قرآن کہا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ
بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجاوے ﴿۱﴾ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں ﴿۲﴾ تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو① یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۳﴾

① اس سے یہ اشارہ نکلا کہ جس کو اندازہ ہو جائے کہ میری موت کا وقت قریب ہے وہ استغفار و تسبیح کثرت سے کرے۔

سورۃ اللھب

(المکیة)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد اور سورۂ تکویر سے پہلے چھ (۶) نمبر پر نازل ہوئی۔ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ابولہب کا تذکرہ ہے۔

لہب: آگ بھڑکنا، دھوئیں اور غبار کو بھی لہب کہتے ہیں۔ عبد العزیٰ بن عبد المطلب بہت حسین آدمی تھا، آگ کے شعلے کی طرح اس کا چہرہ چمکتا تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہوگئی۔ نبیٔ کریم ﷺ کے نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے جہنمی ہوا۔ ابولہب کنیت سے اس کا جہنمی ہونا بھی ظاہر ہو رہا ہے۔

اس سورت کا ایک دوسرا نام "سورۃ المسد" بھی ہے؛ ابولہب کی بیوی جس کا نام اروی تھا، حسن و جمال کی وجہ سے ام جمیل کہلاتی تھی۔ مونج ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جس میں سے رسی بنائی جاتی ہے اس رسی کو عربی میں مسد کہتے ہیں۔ ابولہب کی بیوی اپنے گلے میں ہار پہنا کرتی تھی، بخل کی وجہ سے یا آگے چل کر فقر کے حالات کی وجہ سے جنگل سے لکڑیاں لاد کر لایا کرتی تھی وہی اس کے گلے کے لیے پھندا بن گئی۔ گلا گھونٹا اور تڑپ تڑپ کر مر گئی، محلِ حسن محلِ عذاب بن گئی۔

اس سورت کا ایک نام "تبت" بھی ہے، اس لفظ سے یہ سورت شروع ہوتی ہے، یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے، وہ تباہ و برباد ہوگیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚۖ﴿۳﴾ وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ٪﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے ﴿۱﴾ اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہیں آئی ﴿۲﴾ وہ عنقریب (مرتے ہی) ایک بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا ﴿۳﴾ اور اس کی بیوی بھی جو سر پر جلانے کی لکڑی اٹھا کر لاتی ہے ﴿۴﴾ اس کی گردن میں خوب مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی① ﴿۵﴾

① آخرت میں جہنم کے طوق سلاسل اس کی گردنوں میں پڑے ہوں گے، اور دنیا میں بھی اسی طرح ایک رسی گلے میں پھنس گئی جو موت کا سبب بنی، ''گردن'' عورت کے لیے محلِ حسن ہے، جہاں خوب صورت ہار پہن کر زینت کی نمائش کرتی ہے، اس عورت امِ جمیل کے لیے محلِ زینت محلِ عذاب ہوگیا۔

نوٹ: ابولہب اور اس کی بیوی کا مفصل واقعہ خطباتِ محمود جلد: ۸ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ الاخلاص

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔سورۂ ناس کے بعد اور سورۂ نجم سے پہلے بائیس (۲۲) نمبر پر نازل ہوئی۔اس سورت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف ایک ''زیر'' ہے۔

اس سورت میں اخلاص کے ساتھ اللہ کی خالص عبادت کی دعوت دی گئی ہے اور یہی اخلاص انسان کے لیے عذاب سے خلاصی کا ذریعہ ہوتا ہے۔سورۂ اخلاص کو ایک بار پڑھنے سے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔اس سورت کی محبت جنت میں لے جانے والی اور اللہ کی محبت دلانے والی ہے۔دس مرتبہ پڑھنے سے جنت میں ایک محل بنتا ہے۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین نے پوچھا کہ آپ کے رب کا نسب بتلائیے یا یہ کہ آپ کا رب کس چیز سے بنا ہے؟ چونکہ وہ اللہ رب العزت کو اپنے خود بنائے ہوئے پتھر، تانبا، پیتل کے معبود کی طرح سمجھنے لگے تھے اس لیے یہ سوال کیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم (لوگوں کو) کہہ دو: وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں اور سب ان کے محتاج ہیں ﴿۲﴾ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) کسی سے پیدا نہیں ہوئے ہیں ﴿۳﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے[1] ﴿۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔

سورۃ الفلق

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ فیل کے بعد اور سورۂ ناس سے پہلے بیس (۲۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ فلق آیا ہے۔ فلق کا معنیٰ آتا ہے ''پھاڑنا'' اور صبح کی روشنی سیاہی کے پردے کو پھاڑ کر نکلتی ہے اس لیے اس کو فلق کہتے ہیں۔ فلق کا ایک معنیٰ ہے مخلوق اور مخلوق عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں آتی ہے اس لیے اس کو فلق کہتے ہیں۔

''فلق'' کے متعلق ایک اور روایت میں ہے کہ جہنم میں ایک سر پوش کنواں ہے، جب اس کو کھولا جائے گا اور اس کے اندر سے آگ نکلے گی تو اس کی تیزی کی وجہ سے آگ بھی چیخ گی اور خود جہنمی لوگ ادھر ادھر بھاگیں گے۔

آخری ان دونوں سورتوں کو فرض نماز میں پڑھنا نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ۝۱ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ۝۲ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ۝۳ وَ مِنۡ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ۝۴ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم (لوگوں کو) کہہ دو کہ میں صبح کے رب (اللہ تعالیٰ) کی حفاظت لیتا ہوں ﴿۱﴾ ان کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کی برائی سے ﴿۲﴾ اور اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا) چھا جاوے ﴿۳﴾ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں (سحر کے کلمات پڑھ پڑھ کر) پھونک مارتی ہیں① ﴿۴﴾ اور (ہر) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ﴿۵﴾

① سحر کرنے والے مردوں کی بھی جماعت ہوتی ہے۔

سورۃ الناس

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ مکی ہے، اس میں چھ(۶) آیتیں ہیں۔ سورۃ فلق کے بعد اور سورۃ اخلاص سے پہلے اکیس (۲۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ ''ناس'' آیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک ناس کا ماخذ ''نسی'' معنی بھولنا ہے، حروف کی جگہ بدل کر ناس بنایا؛ گویا انسان نسیان سے ہے جس کا ظہور ہوتا ہی رہتا ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ: نَوس سے ہے جس کا معنی ہے ''لہریں مارنا، مضطرب ہونا'' اور یہ دونوں چیزیں انسانوں میں مختلف طریقوں سے دیکھنے میں آتی رہتی ہیں۔ جب لفظ ناس سے خطاب کیا جائے تو اس سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جن میں مخاطب ہونے کی صلاحیت ہو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِۙ﴿۴﴾ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو: میں حفاظت لیتا ہوں سب لوگوں کے رب کی[1] ﴿۱﴾ سب لوگوں کے بادشاہ کی ﴿۲﴾ سب لوگوں کے معبود کی ﴿۳﴾ اس وسوسہ ڈالنے والے (شیطان) کے شر سے جو پیچھے چھپ جاتا ہے[2] ﴿۴﴾ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ﴿۵﴾ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو ﴿۶﴾

---

①رب: جو ابتدا ہی سے انسان کے لیے تدبیر و اصلاح کرے، ہوا سے بارش، بارش سے کھیتی، کھیتی سے غذا، غذا سے منی کا نطفہ، پھر رحمِ مادر کے تمام مراحل ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کارفرما ہے، پھر یہ اصلاح و تدبیر کا سلسلہ زندگی بھر جاری رہتا ہے اور یہ اصلاح و تدبیر کا سلسلہ چند خصوصی افراد کے لیے نہیں، تمام انسانوں بلکہ اپنی تمام مخلوق کے لیے ہے۔②انسان ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے چلا جاتا ہے، اور ذکر سے غفلت کرتا ہے تو شیطان آکر وساوس ڈالتا ہے۔

یہ میرے رب کی نوازش ہے کہ جنھوں نے حیرت انگیز ترتیب سے اس بے علم وعمل کمزور بندے سے اپنی کتاب قرآنِ مجید کے ترجمہ اور حواشی کا کام کروالیا۔

زبان، دل، قلم اس کا شکر ادا نہیں کرسکتا

بس: اللھم لا نحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

بس درخواست یہ ہے کہ جس طرح اپنے فضل وکرم سے یہ کام کروالیا فضل وکرم فرما کر اس کو قبول فرمالیجیے۔

اپنے بندے بندیوں کے لیے ہدایت کا، خیر کا، قرآن فہمی کا، قرآن پر عمل اور اشاعت کا ذریعہ بنادیجیے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے اور خود بندے کے لیے اور گھر والوں کے لیے اور والدین اور اساتذہ کے لیے اور اس کارِ خیر میں کسی طرح کا تعاون کرنے والوں کے لیے اور پوری امت محمدیہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنادیجیے۔

اے اللہ تعالیٰ! اپنا فضل فرما کر قبولیت سے مالا مال فرمادیجیے اور اس کو مقبول بنادیجیے۔

آپ کی کتاب کا حق ہم ادا نہیں کرسکتے، کوتاہیوں سے درگذر فرمادیجیے۔

اہلِ قرآن میں شمولیت کا ذریعہ بنادیجیے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، وتب علینا یا مولانا انک انت التواب الرحیم

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین

مؤلف کی دیگر تالیفات

لغت	اسمائے کتب	نمبر شمار
گجراتی	عرفات کی دعائیں اور اعمال	۱
اردو، گجراتی، ہندی، انگریزی	ظہورِ مہدی	۲
گجراتی	ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے ضروری مسنون دعائیں	۳
اردو، گجراتی، ہندی، انگریزی	خاص خاص فضیلتوں والی مسنون دعائیں	۴
گجراتی	مختصر سیرتِ نبوی ﷺ پہلا حصہ (اسٹوڈنٹس کے لیے)	۵
گجراتی	ہندستان کی جنگ آزادی اور جمعیتِ علمائے ہند (زیرِ طبع)	۶
گجراتی	احمدیہ قادیانی جماعت کا تعارف	۷
اردو	ترتیبِ مبادیاتِ حدیث	۸
گجراتی	ماہِ رمضان کو وصول کرنے کا جامع مختصر نسخہ	۹
گجراتی	عید الاضحیٰ مسائل وفضائل (پمفلٹ)	۱۰
گجراتی	مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت کا تعارف	۱۱
گجراتی	مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعوے	۱۲
گجراتی	قادیانی غیر مسلم (دیوبندی، بریلوی، غیر مقلد اور جماعتِ اسلامی کے علما کے فتاوی)	۱۳
گجراتی	ختمِ نبوت، قرآن وحدیث کی روشنی میں	۱۴
اردو	دیکھی ہوئی دنیا (اول، دوم، سوم، چہارم)	۱۵

۱۶	خطباتِ محمود (اول تا نہم) یعنی کل نو (۹) حصے	اردو
۱۷	دینی بیانات (اول تا ہشتم)	گجراتی
۱۸	مسنون وظائف	اردو، گجراتی
۱۹	منتخب مسنون دعائیں	اردو
۲۰	بیعت	اردو، گجراتی
۲۱	آسان حج	گجراتی
۲۲	اسلام کا امن اور شانتی کا پیغام	گجراتی، ہندی
۲۳	حج کے پانچ ایام	گجراتی
۲۴	ممبئی سے مکہ مکرمہ	گجراتی
۲۵	زیارت مدینہ منورہ	گجراتی
۲۶	مختصر عرفات کے اعمال اور دعائیں	اردو
۲۷	مکتب کے بچوں کے لیے منتخب مسنون دعائیں	اردو، گجراتی، ہندی
۲۸	تذکرۂ قاریان بارڈولی	اردو
۲۹	حضرت شیخ الہندؒ اور ریشمی رومال	گجراتی
۳۰	مسلمانوں کا خزانہ	گجراتی
۳۱	قرآن میں آئے ہوئے خواتین کے واقعات (تین جلد)	اردو
۳۲	قادیانیت کا تعارف	اردو

نوٹ: انٹرنیٹ پر: بخارا، مسجد اقصی، ترکی، اسپین، طائف وغیرہ اسفار کی کارگزاری اور دیگر علمی بیانات اور سورت میں ہونے والی ہر پیر کی قرآن مجید کی تفسیر کی مجلس اور جلالین شریف کا درس اور مکاتب میں تعلیم کا انوکھا آسان سہل طریقہ یہ سب چیزیں دیکھنے اور سننے کے لیے حسب ذیل ویب سائٹ کا استعمال کریں: WWW.NOORANIMAKATIB.COM